



وزارة اوقاف وامن الاسلامي الكويت



# موسوعة فقہیة

جلد - ۵

اشراف - اقاله

# موسوعة فقهية

شائع كروه

وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت

© جملہ حقوق بحق وزارت اوقاف و اسلامی امور کویت محفوظ ہیں

پوسٹ بکس نمبر ۱۳، وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت

اردو ترجمہ

اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)

161-F، جوگابائی، پوسٹ بکس 9746، جامعہ مگرئی دہلی - 110025

فون: 26982583، 26981779-11-91

Website: <http://www.ifa-india.org>

Email: [ifa@vsnl.net](mailto:ifa@vsnl.net)

اشاعت اول : ۱۴۳۰ھ / ۲۰۰۹ء

ناشر

جینوین پبلیکیشنز اینڈ میڈیا (پرائیویٹ لمیٹڈ)

**Genuine Publications & Media Pvt. Ltd.**

B-35, Basement, Opp. Mogra House

Nizamuddin West, New Delhi - 110 013

Tel: 24352732, 23259526,

وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت

# موسوعه فقیهیه

اردو ترجمہ

جلد - ۵

إشراف — إقالة

مجمع الفقه الإسلامی الهند



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً  
فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي  
الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾

(سورہ توبہ، ۱۲۲)

”اور مومنوں کو نہ چاہئے کہ (آئندہ) سب کے سب نکل کھڑے ہوں، یہ کیوں نہ ہو کہ  
ہر گروہ میں سے ایک حصہ نکل کھڑا ہوا کرے، تاکہ (یہ باقی لوگ) دین کی سمجھ بوجھ  
حاصل کرتے رہیں اور تاکہ یہ اپنی قوم والوں کو جب وہ ان کے پاس واپس  
آجائیں ڈراتے رہیں، عجب کیا کہ وہ محتاط رہیں!“

”من یرد اللہ بہ خیرا“

یفقہہ فی الدین“

(بخاری، مسلم)

”اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے

اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔“

## فہرست موسوعہ فقہیہ

جلد - ۵

| صفحہ  | عنوان   | فقہ  |
|-------|---|------|
| ۴۶-۴۵ | إشراف   | ۷-۱  |
| ۴۵    | تعریف   | ۱    |
| ۴۵    | إشراف بلندی کے معنی میں   | ۲    |
| ۴۵    | الف-قبر کا بلند کرنا  | ۲    |
| ۴۵    | ب-گھروں کو بلند کرنا  | ۳    |
| ۴۵    | إشراف اوپر سے جھانکنے کے معنی میں                                 | ۴    |
| ۴۶    | إشراف و مدد دارانہ نگرانی کے معنی میں                             | ۶    |
| ۴۶    | إشراف نزدیک ہونے اور ایک دوسرے سے قریب ہونے کے معنی میں           | ۷    |
| ۵۴-۴۷ | إشراك   | ۱۲-۱ |
| ۴۷    | تعریف   | ۱    |
| ۴۷    | اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا                                  | ۲    |
| ۴۷    | الف-شرک اکبر  | ۲    |
| ۴۷    | ب-شرک اصغر یا شرک خفی   | ۲    |
| ۴۸    | جن باتوں سے شرک ہوتا ہے   | ۳    |
| ۴۸    | الف-شرک استتال  | ۳    |
| ۴۸    | ب-شرک تعجیض   | ۳    |
| ۴۸    | ج-شرک تقریب   | ۳    |
| ۴۸    | د-شرک تقلید   | ۳    |
| ۴۸    | ه-اللہ کے مائل کردہ قانون کے خلاف فیصلہ اسے جائز سمجھتے ہوئے کرنا | ۳    |

| صفحہ  | عنوان  | فقیرہ |
|-------|--|-------|
| ۴۹    | و-شُرکِ افراط  | ۲     |
| ۴۹    | ز-شُرکِ اسباب  | ۳     |
| ۴۹    | متعلقہ الفاظ: کفر، شریک                                      | ۴-۵   |
| ۴۹    | اشراک کا شرعی حکم  | ۶     |
| ۵۰    | مشرک کا اسلام  | ۷     |
| ۵۰    | مشرک مرد و عورت کا نکاح                                      | ۸     |
| ۵۰    | جہاد میں مشرکین سے مدد لینا                                  | ۹     |
| ۵۱    | مشرکین سے جزیہ لینا  | ۱۰    |
| ۵۲    | مشرک کو ایمان دینا   | ۱۱    |
| ۵۳    | مشرک کا شکار اور اس کا ذبیحہ                                 | ۱۲    |
| ۴۸-۵۴ | اشربہ  | ۱-۳۷  |
| ۵۴    | تعریف  | ۱     |
| ۵۵    | نشأ و مشروبات کے اقسام اور ہر قسم کی حقیقت                   | ۲     |
| ۵۵    | پہلی قسم: شراب   | ۳     |
| ۵۵    | تعریف  | ۳-۴   |
| ۵۶    | دوسری قسم: دوسری نشأ و مشروبات                               | ۵     |
| ۴۸-۵۸ | خمر کے احکام   | ۶-۳۷  |
| ۵۸    | پہلا حکم: خمر کی قلیل و کثیر مقدار کا حیا حرام ہے            | ۷-۹   |
| ۶۱    | شراب کے تلخت پینے کا حکم                                     | ۱۰    |
| ۶۱    | کے ہوئے انگور یا اس کے رس کا حکم                             | ۱۱    |
| ۶۲    | کھجور اور مٹھی کی کچی ہوئی غیزہ اور دوسری تمام غیزہوں کا حکم | ۱۲-۱۳ |
| ۶۳    | دوسری مشروبات کا حکم   | ۱۵    |
| ۶۳    | بعض مشروبات کے بارے میں بعض مذاہب کی تفصیلات                 | ۱۶    |
| ۶۳    | الف - خلیطین   | ۱۶    |

| صفحہ  | عنوان   | فقیرہ |
|-------|---|-------|
| ۶۵    | ب۔ غیر نشہ آور خبث                                    | ۱۷    |
| ۶۶    | برتنوں میں خبث بنانا                                  | ۱۸    |
| ۶۷    | انظر اور کے حالات                                     | ۱۹    |
| ۶۷    | الف۔ اکروہ  | ۲۰    |
| ۶۷    | ب۔ لقمہ کا خلق میں اٹکنا یا پیاس                      | ۲۱    |
| ۶۸    | دوسرا حکم: اس کے حال سمجھنے والے کی تکفیر کی جائے گی  | ۲۲    |
| ۶۸    | تیسرا حکم: شراب پینے والے کی سزا                      | ۲۳    |
| ۶۹    | نشہ کا ضابطہ  | ۲۴    |
| ۷۰    | نشہ کو ثابت کرنے کے ذرائع                             | ۲۵    |
| ۷۰    | شراب کا مالک بننے اور بنانے کی حرمت                   | ۲۶    |
| ۷۱    | شراب کو تلف کرنے یا غصب کرنے کا ضمان                  | ۲۷    |
| ۷۱    | شراب سے انتفاع کا حکم                                 | ۲۸    |
| ۷۲    | غیر مکلف لوگوں کو شراب پلانے کا حکم                   | ۲۹    |
| ۷۳    | شراب کا حقہ لگایا اسے مالک میں ہے حلال                | ۳۰    |
| ۷۳    | شرابیوں کی مجلس میں بیٹھنے کا حکم                     | ۳۱    |
| ۷۳    | شراب کی نجاست   | ۳۲    |
| ۷۳    | شراب کے سرکہ بن جانے یا بنالینے کا اثر                | ۳۳    |
| ۷۳    | کسی عمل کے ذریعہ شراب کو سرکہ بنانا                   | ۳۴    |
| ۷۷    | شراب کو منتقل کر کے یا سرکہ کے ساتھ ملا کر سرکہ بنانا | ۳۵    |
| ۷۷    | شراب کو سرکہ بنانے کے لئے روک رکھنا                   | ۳۶    |
| ۷۷    | برتن کی طہارت   | ۳۷    |
| ۷۸-۷۹ | اشعار   | ۴-۱   |
| ۷۸    | تعریف   | ۱     |
| ۷۸    | متعلقہ الفاظ: تہلیلہ                                  | ۲     |

| صفحہ   | عنوان  | فقیرہ |
|--------|--|-------|
| ۷۸     | اجمالی حکم   | ۳     |
| ۷۹     | بحث کے مقامات  | ۴     |
| ۸۰-۷۹  | اشہاد  | ۴-۱   |
| ۷۹     | تعریف  | ۱     |
| ۷۹     | متعلقہ الفاظ: شہادت  | ۲     |
| ۸۰     | اجمالی حکم   | ۳     |
| ۸۰     | بحث کے مقامات  | ۴     |
| ۸۰-۱۰۱ | اشہاد  | ۴۲-۱  |
| ۸۰     | تعریف  | ۱     |
| ۸۰     | متعلقہ الفاظ: شہادت، استشہاد، اعلان اور اشہار  | ۴-۱   |
| ۸۱     | اشہاد کا شرعی حکم  | ۵     |
| ۸۱     | کو ادینا کے مواقع  | ۶     |
| ۸۱     | اجنبی کا اس قیمت کو واپس لینا جو اس نے میت کی تجویز، عقیقین پر خرچ کی ہو اور کو ادینا لیا ہو | ۶     |
| ۸۲     | بچے کی زکوٰۃ نکالنے پر کو ادینا  | ۷     |
| ۸۲     | بیچ میں کو ادینا   | ۸-۱۰  |
| ۸۲     | مقدور بیچ پر کو ادینا  | ۸     |
| ۸۳     | وکیل بیچ سے کو ادینا کا مطالبہ کرنا  | ۹     |
| ۸۳     | مابا بیع بچے کے مال کو ادینا ضرورت کرنے پر کو ادینا  | ۱۰    |
| ۸۴     | دیگر تمام عقود پر کو ادینا   | ۱۱    |
| ۸۴     | دین کا وثیقہ سپرد نہ کرنے پر کو ادینا  | ۱۲    |
| ۸۵     | غیر کی طرف سے قرض لیا کرنے پر کو ادینا   | ۱۳    |
| ۸۵     | شیئ مرہون کے لوٹانے پر کو ادینا  | ۱۴    |
| ۸۵     | مابا بیع کے مال کو قرض لگاتے وقت کو ادینا  | ۱۵    |
| ۸۵     | حجر (پابندی) کے حکم پر کو ادینا  | ۱۶    |
| ۸۶     | حجر کے ختم کرنے پر کو ادینا  | ۱۷    |

| صفحہ | عنوان  | فقیرہ |
|------|--|-------|
| ۸۶   | بچے کے بالغ ہونے کے بعد مال اس کے سپرد کرنے پر کواد بنانا  | ۱۸    |
| ۸۷   | جس چیز پر قبضہ کرنے کے لئے وکیل بنایا گیا اس پر کواد بنانا | ۱۹    |
| ۸۷   | دین وغیرہ کی ادائیگی کے وکیل کا کواد بنانا                 | ۲۰    |
| ۸۸   | امانت رکھنے پر کواد بنانا                                  | ۲۱    |
| ۸۸   | امانت رکھنے والے کا کواد بنانا                             | ۲۱    |
| ۸۸   | مال امانت اس کے مالک کو لوٹانے پر کواد بنانا               | ۲۲    |
| ۸۹   | مالک کے قاصد یا وکیل کو ودیعت کے لوٹانے پر کواد بنانا      | ۲۳    |
| ۸۹   | امین کو غدر پیش آ جانے کے وقت کواد بنانا                   | ۲۴    |
| ۹۰   | شفعہ میں کواد بنانا  | ۲۵    |
| ۹۱   | کواد بنانے کے لئے امانت کی واپسی میں تاخیر کرنا            | ۲۶    |
| ۹۱   | ہبہ میں کواد بنانے کا قبضہ کے قائم مقام ہونا               | ۲۷    |
| ۹۲   | قبضہ سے قبل شے مہوہوب میں تصرف پر کواد بنانا               | ۲۸    |
| ۹۳   | وقف میں کواد بنانا   | ۲۹    |
| ۹۳   | وقف کی زمین میں اپنے لئے مکان کی تعمیر پر کواد بنانا       | ۳۰    |
| ۹۴   | لقطہ پر کواد بنانا   | ۳۱    |
| ۹۵   | کواد بنانے کی صورت میں ضمان کی نفی                         | ۳۲    |
| ۹۵   | کواد بنانا اور احاطہ کرنا                                  | ۳۳    |
| ۹۵   | تبیط پر کواد بنانا   | ۳۴    |
| ۹۶   | تبیط کے نفقہ پر کواد بنانا                                 | ۳۵    |
| ۹۶   | حق تک پہنچنے کے لئے باطل طریقے پر کواد بنانا               | ۳۶    |
| ۹۷   | وصیت لکھنے پر کواد بنانا                                   | ۳۷    |
| ۹۸   | نکاح پر کواد بنانا   | ۳۸    |
| ۹۹   | رجعت پر کواد بنانا   | ۳۹    |
| ۱۰۰  | مبالغہ لڑکے پر خرچ کرنے والے کا کواد بنانا                 | ۴۰    |

| صفحہ    | عنوان  | فقیرہ |
|---------|--|-------|
| ۱۰۰     | جس کے مدنی کا شفقہ اسب ندیواں پر ج کرنے کا وودنلا تا کہ وودنا شرق ویدس لے کے ۱۰۰ | ۴     |
| ۱۰۰     | ظہاں و اسب کرنے کے لئے جھکی یونی، پور پر وودنلا                                  | ۴۲    |
| ۱۰۱-۱۰۲ | اشبار  | ۳-۱   |
| ۱۰۱     | تعریف  |       |
| ۱۰۱     | اجمالی حکم   | ۲     |
| ۱۰۲     | بحث کے مقامات  | ۳     |
| ۱۰۳-۱۰۴ | اشج  | ۴-۱   |
| ۱۰۲     | فقہاء کے نزدیک حج کے مہینوں کی تحدید   |       |
| ۱۰۳     | حج کے مہینوں کا حرام مہینوں سے خلق   | ۲     |
| ۱۰۳     | اجمالی حکم   | ۳     |
| ۱۰۳     | بحث کے مقامات  | ۴     |
| ۱۰۴-۱۰۷ | اشحرم  | ۶-۱   |
| ۱۰۴     | اشحرم سے م   |       |
| ۱۰۴     | اشحرم، اشج کے درمیان قتال  | ۲     |
| ۱۰۵     | حرمت، لے مہینوں کی اصلیت   | ۳     |
| ۱۰۵     | شیر حرم کے مخصوص احکام   | ۶-۴   |
| ۱۰۵     | الف: حرمت، لے مہینوں میں قتال  | ۴     |
| ۱۰۶     | ب: یا حرمت، لے مہینوں میں جنگ منسوخ ہے   | ۵     |
| ۱۰۷     | حرمت، لے مہینوں میں قتال، بیت کا طایفہ ہوا                                       | ۶     |
| ۱۰۷-۱۰۹ | اشج  | ۶-۱   |
| ۱۰۷     | تعریف  |       |
| ۱۰۷     | اجمالی حکم اور بحث کے مقامات   | ۶-۲   |
| ۱۰۷     | الف: فہمو میں، دونوں ہاتھوں اور، دونوں پیروں کی انگلیوں کا خلال کرنا             | ۲     |
| ۱۰۸     | خلال کرنے کی عیت   | ۳     |

| صفحہ    | عنوان  | فقیرہ |
|---------|--|-------|
| ۱۰۸     | ب: وہ ان کے ہمت و ہوش کا نون میں انگلیوں کا داخل کرنا  | ۴     |
| ۱۰۸     | ج: نماز میں انگلیوں سے متعلق احکام                     | ۵     |
| ۱۰۹     | د: انگلیوں کو کاٹنا                                    | ۶     |
| ۱۰۹-۱۱۱ | ا: صرار  | ۴-۱   |
| ۱۰۹     | تعریف  |       |
| ۱۰۹     | اجمالی حکم   | ۲     |
| ۱۱۰     | صرار کو باطل کرنے والی چیزیں                           | ۳     |
| ۱۱۱     | بحث کے مقامات  | ۴     |
| ۱۱۱     | اسطیاد   |       |
|         | دیکھئے: صید  |       |
| ۱۱۱-۱۱۹ | ا: اصل   | ۲۰-۱  |
| ۱۱۱     | تعریف  | ۲-    |
| ۱۱۲     | الف: اصل بمعنی دلیل                                    | ۳     |
| ۱۱۲     | ب: اصل بمعنی تائید و کلیہ                              | ۴     |
| ۱۱۲     | ج: اصل بمعنی مصحوب یعنی گزری ہوئی حالت                 | ۵     |
| ۱۱۲     | د: اصل بمعنی مقابل و صف                                | ۶     |
| ۱۱۳     | ه: انسان کے اصول                                       | ۷     |
| ۱۱۴     | و: اصل بمعنی مقرر و مر                                 | ۸     |
| ۱۱۵     | ز: اصل بمعنی مبدل و مر                                 |       |
| ۱۱۵     | ح: قیاس میں اصل  | ۹     |
| ۱۱۵     | ط: کمرہ مقابلہ منفعت اور رخت مبادلہ چل کے معنی میں اصل | ۱۰    |
| ۱۱۵     | ی: مسئلہ کی اصل  | ۱۱    |
| ۱۱۶     | مسائل کے اصول کی تبدیلی                                | ۱۲    |
| ۱۱۷     | ک: روایت کے باب میں اصل                                | ۱۳    |



| صفحہ    | عنوان  | فقیرہ |
|---------|--|-------|
| ۱۱۷     | ل: اصول العلوم   | ۷     |
| ۱۱۸     | الف: اصول تفسیر  | ۱۸    |
| ۱۱۸     | ب: اصول حدیث   | ۱۹    |
| ۱۱۸     | ج: اصول فقہ  | ۲۰    |
| ۱۱۹     | اصل مسئلہ  |       |
|         | دیکھئے: اصل  |       |
| ۱۱۹-۱۲۲ | اصلاح  | ۶-۱   |
| ۱۱۹     | تعریف  |       |
| ۱۱۹     | متعلقہ احکام: تزئیم، ارشاد،                              | ۲-۲   |
| ۱۲۰     | وہ چیزیں جن میں اصلاح ہو سکتی ہے اور جن میں نہیں ہو سکتی | ۳     |
| ۱۲۰     | اصلاح کا اجمالی حکم                                      | ۵     |
| ۱۲۱     | اصلاح کے ذرائع اور بحث کے مقامات                         | ۶     |
| ۱۲۱     | الف: یقین کی تکمیل کرنا                                  | ۶     |
| ۱۲۱     | ب: ضرر یا ممانعت دینا                                    | ۶     |
| ۱۲۱     | ج: رکعات   | ۶     |
| ۱۲۱     | د: عقوبات  | ۶     |
| ۱۲۱     | ه: کفارات  | ۶     |
| ۱۲۱     | و: ضرر سے بچانے کے لئے اختیار روکنا لے کر تصرف سے روکنا  | ۶     |
| ۱۲۱     | ز: ولایت، وصایت اور حضانت                                | ۶     |
| ۱۲۲     | ح: حفظ   | ۶     |
| ۱۲۲     | ط: قہر   | ۶     |
| ۱۲۲     | ی: احیاء الاموات (خجہ زمین کو آباد کرنا)                 | ۶     |
| ۱۲۲-۱۲۳ | اصم  | ۵-۱   |
| ۱۲۲     | تعریف  |       |
| ۱۲۲     | اجمالی حکم   | ۲-۲   |

| صفحہ    | عنوان  | فقیرہ |
|---------|--|-------|
| ۱۲۲     | عبادات میں                                     | ۲     |
| ۱۲۳     | معاملات میں                                    | ۳     |
| ۱۲۳     | نصف: سپرد کا ٹیکل اور اس کی ضمانت              | ۳     |
| ۱۲۳     | سبب قوت ناعت پر جنایت                          | ۴     |
| ۱۲۳     | بحث کے مقامات                                  | ۵     |
| ۱۲۴-۱۲۴ | اصیل   | ۲-۱   |
| ۱۲۴     | تعریف  |       |
| ۱۲۴     | ہجالی حکم                                      | ۲     |
| ۱۲۴     | اضاحی  |       |
|         | دیکھئے: اصحیح                                  |       |
| ۱۲۴-۱۲۵ | اضافت  | ۲۹-۱  |
| ۱۲۵     | تعریف  |       |
| ۱۲۵     | محتاج، غناظ، تعلیق، تھوید، استثناء، وقف، تعیین | ۷-۳   |
| ۱۲۷     | اضافت کے شرائط                                 | ۸     |
| ۱۲۷     | اضافت کی اقسام                                 | ۲۹-۹  |
| ۱۲۸     | پہلی قسم: وقت کی طرف نسبت                      | ۲۵-۱۰ |
| ۱۲۸     | دو تصرفات جو وقت کی طرف اضافت کو قبول کرتے ہیں |       |
| ۱۲۸     | طلاق   |       |
| ۱۲۸     | تخصیص طلاق کی اضافت مستقبل کی طرف سے           | ۲     |
| ۱۲۸     | وقت کی طرف طالع کی اضافت سے                    | ۳     |
| ۱۲۹     | وقت کی طرف ایلاء کی اضافت سے                   | ۴     |
| ۱۲۹     | وقت کی طرف ظہار کی اضافت سے                    | ۵     |
| ۱۲۹     | وقت کی طرف یحیٰ کی اضافت سے                    | ۶     |
| ۱۲۹     | وقت کی طرف نذر کی اضافت سے                     | ۷     |

| صفحہ    | عنوان  | فقیرہ |
|---------|--|-------|
| ۱۲۹     | وقت کی طرف اجارہ کی اضافت کرنا                       | ۱۸    |
| ۱۲۹     | مستقبل کی طرف مضاربہ کی اضافت کرنا                   | ۱۹    |
| ۱۲۹     | کنالہ کی اضافت کرنا                                  | ۲۰    |
| ۱۳۰     | ہفت کی اضافت   | ۲۱    |
| ۱۳۰     | مزارعت اور مساجد کی اضافت کرنا                       | ۲۲    |
| ۱۳۰     | وقت کی طرف مضاربہ اور ایسا کی اضافت کرنا             | ۲۳    |
| ۱۳۱     | ہفت کی اضافت وقت کی طرف کرنا                         | ۲۴    |
| ۱۳۱     | دو ہفتوں میں کی اضافت مستقبل کی طرف صحیح نہیں ہے     | ۲۵    |
| ۱۳۱     | دوسری قسم: آدمی کی طرف اضافت کرنا                    | ۲۶-۲۹ |
| ۱۳۱     | الف: تعریف کی اضافت خود صاحب تعریف کی طرف کرنا       | ۲۷    |
| ۱۳۲     | ب: صاحب تعریف کا اپنے غیر کی طرف تعریف کی اضافت کرنا | ۲۸    |
| ۱۳۲-۱۳۳ | انصاج  | ۱-۴   |
| ۱۳۳     | تعریف  |       |
| ۱۳۳     | متعلقہ الفاظ: انصاج، احتکاء                          | ۲     |
| ۱۳۴     | جہالی حکم، ربح کے مقامات                             | ۳     |
| ۱۳۴-۱۳۸ | انصیہ  | ۱-۶۹  |
| ۱۳۴     | تعریف  |       |
| ۱۳۵     | متعلقہ الفاظ: قربان، مدی، بقیۃ غریب، رزق             | ۲-۵   |
| ۱۳۶     | قربانی کی مشروعیت اور اس کی دلیل                     | ۶     |
| ۱۳۸     | قربانی کا حکم  | ۷-۲۰  |
| ۱۳۹     | نذر کی قربانی  |       |
| ۱۴۱     | طلی قربانی   | ۲     |
| ۱۴۱     | قربانی کے وجوب یا سمیت کے شرائط                      | ۳     |
| ۱۴۳     | انسان کا اپنے مال سے اپنے لڑکے کی طرف سے قربانی کرنا | ۲۱    |
| ۱۴۴     | قربانی کی صحت کے شرائط                               | ۲۲-۳۸ |

| صفحہ | عنوان  | فقیرہ |
|------|--|-------|
| ۱۴۴  | پہلی قسم بڑبانی کی دات سے تعلق شدہ   | ۲۳-۳۴ |
| ۱۴۴  | پہلی ٹر طہ بڑبانی کا جانور موشی ہو   | ۲۳    |
| ۱۴۵  | دوسری ٹر طہ جانور بڑبانی کی عمر کو پہنچ گیا ہو                               | ۲۴    |
| ۱۴۶  | تیسری ٹر طہ بڑبانی کے جانور کا ظاہری عیوب سے پاک ہونا                        | ۲۶    |
| ۱۵۱  | قر بانی کے جانور کی عین کے بعد ہی ایسے عیب کا لاحق ہو جانا بڑبانی سے مانع ہو | ۳۰    |
| ۱۵۳  | چوتھی ٹر طہ جانور داغ کرنے والے کی طبیعت ہو یا اسے اجازت دے دی گئی ہو        | ۳۲    |
| ۱۵۴  | دوسری قسم بدوثر طہ بڑبانی کرنے والے سے تعلق میں                              | ۳۵-۳۹ |
| ۱۵۴  | پہلی ٹر طہ بڑبانی کی نیت   | ۳۵    |
| ۱۵۵  | دوسری ٹر طہ نیت داغ کے ساتھ ہو   | ۳۶    |
|      | تیسری ٹر طہ بڑبانی کا جانور جس میں شرکت کا احتمال بڑبانی کرنے والے           | ۳۷    |
| ۱۵۵  | کے ساتھ کوئی ایسا شخص نہ ہو جس کی مہارت کی نیت نہیں ہے                       |       |
| ۱۵۷  | قر بانی کے وقت کی ابتدا اور انتہاء   | ۳۹-۴۶ |
| ۱۵۷  | ابتداء وقت   | ۳۹    |
| ۱۵۹  | قر بانی کا آخری وقت  | ۴۰    |
| ۱۵۹  | یاد رکھ کی باتوں میں قر بانی   | ۴۱    |
| ۱۵۹  | قر بانی کے وقت کے فوٹ ہو جائے سے یا واجب ہے                                  | ۴۲    |
| ۱۶۱  | قر بانی سے قبل تجب امور  | ۴۵    |
| ۱۶۲  | قر بانی سے قبل کی مہربانیاں  | ۴۶    |
| ۱۶۶  | امر بہر بانی کے وقت کے مہربانیاں اور مستحبات                                 | ۵     |
| ۱۶۶  | قر بانی کے وقت قر بانی سے متعلق مستحبات مہربانیاں                            | ۵۲    |
| ۱۶۷  | قر بانی میں قر بانی کرنے والے سے متعلق تجب امور                              | ۵۳    |
| ۱۶۹  | قر بانی کے وقت سے متعلق مستحبات مہربانیاں                                    | ۵۷    |
| ۱۷۰  | قر بانی کے بعد کے مستحبات و مہربانیاں  | ۵۸-۶۳ |
| ۱۷۰  | الحق: قر بانی کرنے والے کے لئے ذبح کے بعد کچھ چیزیں مستحب ہیں                | ۵۸    |

| صفحہ    | عنوان  | فقیرہ |
|---------|--|-------|
| ۱۷۳     | بہ خفیہ کے ایک دن کے بعد قربانی کرنے والے کے لئے چند چیزیں مکتوب ہیں | ۶۲    |
| ۱۷۵     | قربانی کے دن کرنے میں نیابت  | ۶۵    |
| ۱۷۶     | میت کی طرف سے قربانی   | ۶۷    |
| ۱۷۷     | کیا قربانی کے علاوہ دیگر صدقات قربانی کا بدلہ ہو سکتے ہیں            | ۶۸    |
| ۱۷۷     | قربانی اور صدقہ میں کون افضل ہے                                      | ۶۹    |
| ۱۷۸-۱۸۰ | إضراب  | ۴-۱   |
| ۱۷۸     | تعریف  | ۱     |
| ۱۷۹     | مقائدہ القائل: استثناء   | ۲     |
| ۱۷۹     | اجمالی حکم اور بحث کے مقامات   | ۳     |
| ۱۸۰     | إضرار  |       |
|         | دیکھئے ہنر   |       |
| ۱۸۱-۱۸۰ | انطباع   | ۵-۱   |
| ۱۸۰     | تعریف  |       |
| ۱۸۰     | مقائدہ القائل: استدلال، احتمال البصائر                               | ۲     |
| ۱۸۱     | اجمالی حکم   | ۳     |
| ۱۸۱     | بحث کے مقامات  | ۵     |
| ۱۸۲-۱۸۳ | انطباع   | ۶-۱   |
| ۱۸۲     | تعریف  | ۱     |
| ۱۸۲     | مقائدہ القائل: استثناء، استناد، اضمحاض                               | ۲     |
| ۱۸۲     | اجمالی حکم   | ۵     |
| ۱۸۳     | بحث کے مقامات  | ۶     |
| ۱۸۳     | انظر   |       |
|         | دیکھئے ہنر و ہر  |       |

| صفحہ    | عنوان                             | فقیرہ |
|---------|-----------------------------------|-------|
| ۱۸۳     | ۱ حاقہ                            |       |
|         | دیکھئے: استطاعت                   |       |
| ۱۸۴-۱۸۴ | ۲ اطراف                           | ۴-۱   |
| ۱۸۴     | تعریف                             |       |
| ۱۸۴     | جنابی حکم                         | ۲     |
| ۱۸۴     | اطراف پر جنابت                    | ۲     |
| ۱۸۴     | تجدد میں اطراف                    | ۳     |
| ۱۸۵-۱۸۷ | ۳ اطراف                           | ۸-۱   |
| ۱۸۵     | تعریف                             |       |
| ۱۸۵     | متعلقہ اقسام: عکس، مراں، طہ، عموم | ۵-۲   |
| ۱۸۶     | جنابی حکم                         | ۶     |
| ۱۸۶     | الف: طہ کا طہر و ہونا             | ۶     |
| ۱۸۶     | ب: عادت کا طہر و ہونا             | ۷     |
| ۱۸۷     | بحث کے مقامات                     | ۸     |
| ۱۸۷-۱۸۹ | ۴ اطعام                           | ۳۱-۱  |
| ۱۸۷     | تعریف                             | ۱     |
| ۱۸۷     | متعلقہ اقسام: تسلیم، اباحت        | ۳-۲   |
| ۱۸۸     | اس کا شرعی حکم                    | ۴     |
| ۱۸۸     | شرعاً مطلوب کھانے کے اسباب        | ۷-۵   |
| ۱۸۹     | الف: امتناس                       | ۵     |
| ۱۸۹     | ب: حفظ                            | ۶     |
| ۱۸۹     | ج: آرام                           | ۷     |
| ۱۸۹     | کفارات میں کھانا کھانا            | ۱۱-۸  |
| ۱۸۹     | وہ کفارات جن میں کھانا کھانا ہے   | ۹     |

| صفحہ | عنوان                                   | فقیرہ |
|------|---|-------|
| ۱۸۹  | الف: کنارہ صوم                          | ۹     |
| ۱۹۰  | ب: کنارہ یمنین                          | ۱۰    |
| ۱۹۰  | ج: کنارہ ظہار                           |       |
| ۱۹۰  | کنارہ میں واجب طعام کی مقدار            | ۱۲    |
| ۱۹۱  | کنارہ میں باحت اور تملیک                | ۱۳    |
| ۱۹۱  | فدیہ میں طعام                           | ۱۴    |
| ۱۹۱  | الف: روزے کا فدیہ                       | ۱۴    |
| ۱۹۲  | ب: شمار کے فدیہ میں طعام                | ۱۵    |
| ۱۹۲  | نقصات میں طعام                          | ۶-۸   |
| ۱۹۲  | ضرورت کی حالتوں میں طعام                | ۶     |
| ۱۹۲  | حفظ کو کھانا دینے سے باز رہنا           | ۷     |
| ۱۹۳  | نقصہ میں طعام کی تحدید                  | ۸     |
| ۱۹۳  | اطعام میں توسع                          | ۹     |
| ۱۹۳  | قیدی کو کھانا دینا                      | ۲۰    |
| ۱۹۳  | باندھے ہوئے جانور کو کھانا کھانا        | ۲     |
| ۱۹۵  | قریبانی سے کھانا                        | ۲۲    |
| ۱۹۶  | میت کے گھر۔ انوں کو کھانا کھانا         | ۲۳    |
| ۱۹۶  | وقت۔ رات دن میں کھانا کھانا مستحب ہے    | ۲۴    |
| ۱۹۷  | اطعام پر قدرت                           | ۲۵    |
| ۱۹۸  | دوسری طرف سے کھانا کھانا                | ۲۷    |
| ۱۹۸  | بیوی کا اپنے شوہر کے مال سے کھانا کھانا | ۲۸    |
| ۱۹۸  | کھانا کھانے کی قسم کھانا                | ۲۹    |
| ۱۹۹  | کھانا کھانے کی وصیت                     | ۳۰    |
| ۱۹۹  | کھانا کھانے کے لئے وقف رہا              | ۳     |

| صفحہ    | عنوان   | فقیرہ |
|---------|---|-------|
| ۲۵۰-۲۰۰ | اُطعمہ  | ۱۰۱-۱ |
| ۲۰۰     | تعریف   | ۱     |
| ۲۰۰     | اُطعمہ کی تقسیم   | ۲     |
| ۲۰۱     | شرعی حکم  | ۴-۶   |
| ۲۰۲     | جن چیزوں کا کھانا مختلف اسباب کی بنا پر حرام ہے                                     | ۳-۷   |
| ۲۰۳     | وہ چیزیں جن کا کھانا مختلف اسباب کی بنا پر مکروہ ہے                                 | ۴     |
| ۲۰۵     | برکی جانور ان میں سے کون حال اور کون حرام ہے  | ۵     |
| ۲۱۲     | برکی جانور ان میں سے کون حال اور کون حرام ہے  | ۶۳-۲  |
| ۲۱۲     | پولی قسم: ہوسنی جانور   | ۲۲    |
| ۲۱۲     | دوسری قسم: شربوش  | ۲۳    |
| ۲۱۳     | تیسری قسم: دودے   | ۲۴    |
| ۲۱۴     | چوتھی قسم: وہ جنگلی جانور جس کے منہ پھاڑنے والا اب ہے اور نہ وہ کھڑے کھڑے میں سے ہے | ۳۰    |
| ۲۱۵     | پانچویں قسم: ہیر وہ پرندہ جسے شکار کرنے والا چنگل ہو                                | ۳     |
| ۲۱۵     | چھٹی قسم: وہ پرندہ جو عام طور پر صرف مردار کھاتا ہے                                 | ۳۳    |
|         | ساتویں قسم: وہ پرندہ جس میں بچے ملاخون ہو اور شکار کرنے والا                        | ۴     |
| ۲۱۷     | چنگل نہ ہو اور اس کی اشد توارک ۱۰ ارندہ ہو  |       |
| ۲۱۹     | آٹھویں قسم: گھوڑا   | ۴۴    |
| ۲۲۰     | نویں قسم: پالتو گدھا  | ۴۶    |
| ۲۲۲     | دسویں قسم: خنزابر   | ۴۸    |
| ۲۲۳     | یازدہویں قسم: شہادت   | ۵     |
| ۲۲۴     | بڑی   | ۵۳    |
| ۲۲۴     | کوہ   | ۵۴    |
| ۲۲۵     | کیتڑ  | ۵۵    |
| ۲۲۶     | باقی شہادت  | ۵۶    |
| ۲۲۷     | بارہویں قسم: متولدات، وہی میں سے نچر ہے   | ۵۷    |



| صفحہ | عنوان  | فقیرہ |
|------|--|-------|
| ۲۳۰  | تیرہویں قسم: وہ حیوانات جنہیں اہل عرب اپنے ملک میں نہیں جانتے تھے        | ۶۲    |
| ۲۳۱  | وہ حلال جانور جو ان عارضی جب سے حرام یا مکروہ ہو جاتے ہیں                | ۶۳    |
| ۲۳۱  | تحريم کے عارضی اسباب   | ۶۴-۶۵ |
| ۲۳۱  | الف: حج یا عمرہ کا احرام باندھنا   | ۶۵    |
| ۲۳۲  | ب: حرم کی کھدو میں شکار کا پایا جانا                                     | ۶۷    |
| ۲۳۳  | کراہت کا عارضی سبب (نجاست کھانے والے جانور)                              | ۶۹    |
| ۲۳۶  | جانور کے اجزاء اور اس سے جہد ہونے کا حکم                                 | ۷۱-۷۲ |
| ۲۳۶  | جہد کے گئے عضو کا حکم  | ۷۳    |
| ۲۳۶  | الف: زندہ جانور کا جہد کیا ہوا عضو                                       | ۷۳    |
| ۲۳۶  | ب: مرہ اور جہد آیا ہوا عضو   | ۷۳    |
|      | ج: ذبح کئے جانے والے حلال جانور سے ذبح کے دور میں ذبح کے                 | ۷۴    |
| ۲۳۶  | مکمل ہوئے سے قبل جہد اور وہ عضو کا حکم                                   |       |
| ۲۳۶  | ذبح کی تکمیل کے بعد روح نکلنے سے قبل حلال ذبیحہ سے جہد اگر وہ عضو کا حکم | ۷۴    |
| ۲۳۷  | جہد شکار کئے گئے جانور سے آلہ شکار کے ذریعہ جہد کئے گئے عضو کا حکم       | ۷۴    |
| ۲۳۷  | مذبوح جانور کے اجزاء کا حکم  | ۷۵    |
| ۲۳۸  | جانور سے جہد ہونے والی چیزوں کا حکم                                      | ۸۰    |
| ۲۳۹  | مل: ذبح سے   | ۸۱    |
| ۲۴۰  | م: ذبح سے  | ۸۳    |
| ۲۴۱  | سوم: انجھ  | ۸۵    |
| ۲۴۱  | چہارم: نیش   | ۸۶    |
| ۲۴۳  | مضط کا مرہ اور غیہ دکھانا  | ۸۷    |
| ۲۴۴  | مرہ اور غیہ دے کے مباح ہونے کا مقصد کیا ہے                               | ۹۰    |
| ۲۴۵  | مباح کر کے مباحی نہ مرت لی نہ  | ۹۲    |
| ۲۴۶  | ان خرمات کی تفصیل جو نہ مرت لی نہ ہے سے مباح ہو جاتی ہیں                 | ۹۳    |
| ۲۴۷  | مضط کے لئے مرہ اور غیہ دے کے مباح ہونے کی شرائط                          | ۹۵    |

| صفحہ    | عنوان                              | فقیرہ |
|---------|------------------------------------|-------|
| ۲۴۷     | دل: دو عام شرائط جو متعلق ملے ہیں  | ۹۶    |
| ۲۴۹     | وہم: دو عام شرائط جو مختلف فیہ ہیں | ۹۹    |
| ۲۵۵-۲۵۰ | اطلاق                              | ۱۵-۱  |
| ۲۵۰     | تعریف                              |       |
| ۲۵۰     | متعلقہ اناطہ: عموم، تنگی           | ۲-۳   |
| ۲۵۱     | مطلق، مطلق اور مطلق شئی            | ۴     |
| ۲۵۲     | اطلاق کے سوا تع                    | ۵-۴   |
| ۲۵۲     | طہارت میں نیت کا اطلاق             | ۶     |
| ۲۵۲     | لعنہ: لغو، برائے                   | ۶     |
| ۲۵۲     | ب: تحیم                            | ۷     |
| ۲۵۳     | نہار میں بیت کا اطلاق              | ۸     |
| ۲۵۳     | لعنہ: فرض نہار                     | ۸     |
| ۲۵۳     | ب: طہر مطلق                        | ۹     |
| ۲۵۳     | ن: سمن موکد و اہرکتیہ منتیں        | ۱۰    |
| ۲۵۴     | رہ: دوس نیت کا اطلاق               |       |
| ۲۵۴     | حرام کی بیت کا اطلاق               | ۲     |
| ۲۵۵     | یا طلاق اصل ہے یا تعیین            | ۳     |
| ۲۵۵     | بحث کے مقامات                      | ۵     |
| ۲۵۸-۲۵۶ | طمینان                             | ۷-۱   |
| ۲۵۶     | تعریف                              |       |
| ۲۵۶     | متعلقہ اناطہ: علم، یقین            | ۲-۳   |
| ۲۵۶     | طمینان نفس                         | ۴     |
| ۲۵۶     | نہایتیوں سے طمینان حاصل ہوتا ہے    | ۵     |
| ۲۵۷     | دوسری طمینان                       | ۶     |
| ۲۵۷     | طمینان کے اثرات                    | ۷     |

| صفحہ    | عنوان   | فقیرہ |
|---------|---|-------|
| ۲۵۸-۲۶۴ | اظہار   | ۱-۱۲  |
| ۲۵۸     | تعریف   |       |
| ۲۵۸     | ماخن سے متعلق احکام                                   | ۲-۲   |
| ۲۵۸     | ماخن کا نا  | ۲     |
| ۲۵۹     | دشمن کے شہر میں مہاجرین کے لئے ماخن کا پرھانا         | ۳     |
| ۲۵۹     | حج میں ماخن کا کا نا اور اس میں جو کچھ واجب ہوتا ہے   | ۴     |
| ۲۶۰     | ترکابی کرنے والے کا ماخن کاٹنے سے باز رہنا            | ۵     |
| ۲۶۰     | ماخن کے تراشہ کو فتنہ کرنا                            | ۶     |
| ۲۶۱     | ماخن سے دینج کرنا                                     | ۷     |
| ۲۶۱     | ماخن کے پالش کا حکم                                   | ۸     |
| ۲۶۲     | طہارت پر ماخن کے بعد جمع ہونے والے میل چیل کا اثر     | ۹     |
| ۲۶۲     | ماخن پر نہایت   | ۱۰    |
| ۲۶۳     | ماخن کے ذریعہ زیادتی کرنا                             |       |
| ۲۶۳     | ماخن کی طہارت اور اس کی نجاست                         | ۲     |
| ۲۶۸-۲۶۴ | اظہار   | ۱-۱۲  |
| ۲۶۴     | تعریف   |       |
| ۲۶۴     | محتاجہ اتقاظہ افشاہ جبر، اعلان                        | ۲-۴   |
| ۲۶۵     | شرعی حکم  | ۵     |
| ۲۶۵     | علماء تجوید کے نزدیک اظہار                            | ۵     |
| ۲۶۵     | اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اظہار                        | ۶     |
| ۲۶۶     | آدمی کا اپنے حقیقی عقیدہ کے خلاف اظہار کرنا           | ۷     |
| ۲۶۶     | عائدین کا اپنے مقصد کے خلاف اظہار کرنا                | ۸     |
| ۲۶۷     | ہیلہ کے ذریعہ ثارے کے قصد کے خلاف (کسی تصرف) کا اظہار | ۹     |
| ۲۶۷     | جن بیچوں میں اظہار مشروع ہے                           | ۱۰    |
| ۲۶۸     | وہ امور جن کا اظہار جائز ہے                           |       |

| فقیرہ | عنوان  | صفحہ    |
|-------|--|---------|
| ۱۲    | وہ امور جن کا اظہار جائز نہیں  | ۲۶۸     |
| ۱۱-۱  | ۱۔ عمارت   | ۲۶۹-۲۷۳ |
| ۱     | تعریف  | ۲۶۹     |
| ۲-۲   | متعلقہ الفاظ: مگرار، قضاء، استخفاف                                       | ۲۶۹     |
| ۵     | شرعی حکم   | ۲۷۰     |
| ۶-۶   | عمارہ کے اسباب   | ۲۷۱     |
| ۶     | الف: صحت کی شرائط کے مکمل نہ پائے جانے کی وجہ سے کسی عمل کا صحیح نہ ہونا | ۲۷۱     |
| ۷     | ب: عمل کے واقع ہونے میں شک کا ہونا                                       | ۲۷۱     |
| ۸     | ج: عمل کے واقع ہونے کے بعد اس کو باطل کرنا                               | ۲۷۲     |
| ۹     | د: مانع کا زائل ہو جانا  | ۲۷۲     |
| ۱۰    | ہ: صاحب حق کا حق ضائع کرنا   | ۲۷۲     |
| ۱۱    | واجب کا ساتھ ہونا  | ۲۷۲     |
| ۲۶-۱  | ۱۔ عمارت   | ۲۷۳-۲۹۳ |
| ۱     | تعریف  | ۲۷۳     |
| ۲-۲   | متعلقہ الفاظ: عمری، اجارہ، انتفاع  | ۲۷۳     |
| ۵     | اس کی مشروعیت کی دلیل  | ۲۷۳     |
| ۶     | اس کا شرعی حکم   | ۲۷۵     |
| ۷     | عمارہ کے ارکان   | ۲۷۶     |
| ۸     | وہ چیزیں جن کا عمارہ جائز ہے   | ۲۷۷     |
| ۹     | لڑیم اور عدم لڑیم کے اعتبار سے عمارہ کی حقیقت                            | ۲۷۷     |
| ۱۰    | رجوع کے اثرات  | ۲۷۹     |
| ۱     | کاشت کے لئے زمین عاریت پر دینا   | ۲۸۱     |
| ۲     | چوپائے اور اس جیسے جانور کا عمارہ  | ۲۸۲     |
| ۳     | عمارہ کی تخلیق اور مستقبل کی طرف اس کی اضافت                             | ۲۸۳     |
| ۱۳    | عمارہ کا حکم اور اس کا اثر   | ۲۸۳     |

| صفحہ    | عنوان   | فقیرہ |
|---------|---|-------|
| ۲۸۴     | اعارہ کا ضمان   | ۱۵    |
| ۲۸۶     | ظہاں کی غی کی شرط   | ۱۶    |
| ۲۸۶     | صاحب قرار دینے کی ہیئت  | ۷     |
| ۲۸۷     | معیر اور مستعیر کے درمیان اختلاف                                | ۱۸    |
| ۲۸۹     | عاریت کا نفعہ   | ۲۰    |
| ۲۹۰     | عاریت کے لوٹانے کا فرق  | ۲     |
| ۲۹۰     | مستعیر جس چیز سے یہی ہوتا ہے                                    | ۲۲    |
| ۲۹۲     | اعارہ جن چیزوں سے تم ہوتا ہے                                    | ۲۳    |
|         | عاریت میں ہر سہاقت ثابت ہو جائے اور مستعار جس میں ہر سہاقت ثابت | ۲۴    |
| ۲۹۲     | ہو اس کا تلف ہو جائے اور اس میں نقصان نہ ہو                     |       |
| ۲۹۳     | انتفاع پر عاریت کے استحقاق کا اثر                               | ۲۵    |
| ۲۹۳     | اعارہ کی ہیئت   | ۲۶    |
| ۲۹۳-۳۰۰ | امانت   | ۱۸-۱  |
| ۲۹۳     | تعریف   | ۱     |
| ۲۹۳     | متعلقہ الفاظ (امانت، استعانت)                                   | ۲     |
| ۲۹۴     | شرعی حکم  | ۳-۱۴  |
| ۲۹۴     | ۱۰ جب امانت   | ۵     |
| ۲۹۴     | ۱۱ بے مضرتی امانت   | ۵     |
| ۲۹۴     | ۱۲ بے بدل کو پچائے کے لئے امانت                                 | ۶     |
| ۲۹۴     | ۱۳ بے مسلمانوں سے نہ رکھ کر فح کرنے کے لئے امانت                | ۷     |
| ۲۹۵     | ۱۴ چوپایوں کی امانت   | ۸     |
| ۲۹۶     | ۱۵ تحب امانت  | ۹     |
| ۲۹۶     | ۱۶ ضرر و امانت  | ۱۰    |
| ۲۹۶     | ۱۷ حرام پر امانت  |       |
| ۲۹۷     | ۱۸ کلہ کی امانت   | ۲     |

| صفحہ    | عنوان                        | فقیرہ |
|---------|------------------------------|-------|
| ۲۹۷     | الحب: قلبی صدق کے ریچہ اعانت | ۲     |
| ۲۹۷     | حب: نقد کے ریچہ اعانت        | ۳     |
| ۲۹۷     | حب: حامت اظہر ارمیں اعانت    | ۴     |
| ۲۹۷     | اعانت کے اثرات               | ۵     |
| ۲۹۸     | الحب: اعانت پر اثر           | ۵     |
| ۲۹۸     | حب: اعانت پر اثر             | ۶     |
| ۲۹۹     | حب: خلمان                    | ۸     |
| ۳۰۰     | اخلاق                        |       |
|         | دیکھئے: حق                   |       |
| ۳۰۱-۳۰۰ | اعتبار                       | ۳-۱   |
| ۳۰۰     | تعریف                        |       |
| ۳۰۰     | احمالی علم                   | ۲     |
| ۳۰۱     | بحث کے مقامات                | ۳     |
| ۳۰۲-۳۰۱ | اعتجار                       | ۳-۱   |
| ۳۰۱     | تعریف                        |       |
| ۳۰۱     | ہی ہاڈ بی علم                | ۲     |
| ۳۰۳-۳۰۲ | اعتداء                       | ۳-۱   |
| ۳۰۲     | تعریف                        |       |
| ۳۰۲     | احمالی علم                   | ۲     |
| ۳۰۳     | ریاضتی کو نفع رسا            | ۳     |
| ۳۰۳     | اعتداد                       |       |
|         | دیکھئے: عدت                  |       |
| ۳۰۴-۳۰۳ | اعتدال                       | ۲-۱   |
| ۳۰۴     | تعریف                        |       |

| صفحہ    | عنوان                                      | فقیرہ |
|---------|--|-------|
| ۳۰۴     | شرعی حکم اور بحث کے مقامات                 | ۲     |
| ۳۰۴     | اعتراف                                     |       |
|         | دیکھئے: اقرار                              |       |
| ۳۰۶-۳۰۵ | اعتقاد                                     | ۲-۱   |
| ۳۰۵     | تعریف                                      | ۱     |
| ۳۰۵     | اجمالی حکم اور بحث کے مقامات               | ۲     |
| ۳۰۸-۳۰۶ | اعتقاد                                     | ۸-۱   |
| ۳۰۶     | تعریف                                      | ۱     |
| ۳۰۶     | متعلقہ اناطہ اعتقاد، علم، یقین، طین        | ۵-۲   |
| ۳۰۷     | اجمالی حکم                                 | ۶     |
| ۳۰۷     | تصریحات میں اعتقاد کا اثر                  | ۷     |
| ۳۰۸     | جہل اور اعتقاد                             | ۸     |
| ۳۰۸     | اعتقاد                                     |       |
|         | دیکھئے: اجہاس، ایمان                       |       |
| ۳۳۵-۳۰۹ | اعتکاف                                     | ۵۲-۱  |
| ۳۰۹     | تعریف                                      |       |
| ۳۰۹     | متعلقہ اناطہ: خلوقہ، رباط اور مرابطہ، جوار | ۴-۱   |
| ۳۱۰     | اعتکاف کی حکمت                             | ۵     |
| ۳۱۰     | اس کا شرعی حکم                             | ۶     |
| ۳۱۱     | اعتکاف کے اقسام                            | ۹-۷   |
| ۳۱۱     | انف: تحجب، اعتکاف                          | ۷     |
| ۳۱۱     | ب: واجب، اعتکاف                            | ۸     |
| ۳۱۲     | ج: مستنون، اعتکاف                          | ۹     |
| ۳۱۲     | اعتکاف کے ارکان                            | ۶-۱۰  |

| صفحہ | عنوان   | فقیرہ |
|------|---|-------|
| ۳۱۲  | مختلف   |       |
| ۳۱۲  | عورت کا اعتکاف                                  | ۲     |
| ۳۱۳  | اعتکاف میں نیت                                  | ۱۳    |
| ۳۱۳  | اعتکاف کی جگہ                                   | ۴     |
| ۳۱۳  | ایک دم، کے لئے اعتکاف کی جگہ                    | ۴     |
| ۳۱۵  | ب: عورت کے اعتکاف کی جگہ                        | ۵     |
| ۳۱۶  | مسجد میں ٹھہرنا                                 | ۶     |
| ۳۱۷  | اعتکاف میں روزہ                                 | ۷     |
| ۳۱۸  | نذر والے اعتکاف کے لئے روزہ کی نیت              | ۸     |
| ۳۱۹  | اعتکاف کی مدت                                   | ۱۹    |
| ۳۱۹  | ایک دم، مسلسل                                   | ۲۰    |
| ۳۱۹  | ب: دم، مطلق اور مقررہ مدت                       | ۲     |
| ۳۲۰  | واجب اعتکاف کے شروع کرے کا وقت                  | ۲۲    |
| ۳۲۱  | نذر مانے ہوئے اعتکاف کے ساتھ روزہ کی نذر        | ۲۳    |
| ۳۲۱  | اعتکاف میں نماز کی نذر                          | ۲۴    |
| ۳۲۱  | کسی متعین جگہ میں اعتکاف کی نذر                 | ۲۵    |
| ۳۲۳  | اعتکاف میں شرط طائفا                            | ۲۶    |
| ۳۲۴  | اعتکاف کو قائم نہ کرے، ملتی ہیں                 | ۲۷-۲۸ |
| ۳۲۴  | مل: جہاں، ۱۰۰، ملتی جہاں                        | ۲۷    |
| ۳۲۵  | ۱۰۰: مسجد سے نکلتا                              | ۲۸    |
| ۳۲۵  | ایک: تساہے حاجت، غصہ اور غسل، واجب کے لئے نکلتا | ۲۹    |
| ۳۲۶  | ب: کھانے پینے کے لئے نکلتا                      | ۳۰    |
| ۳۲۶  | ج: جھوٹا عید کے غسل کے لئے نکلتا                | ۳     |
| ۳۲۷  | د: نماز جمعہ کے لئے نکلتا                       | ۳۲    |
| ۳۲۷  | ه: زیاروں کی عیادت اور نماز جنازہ کے لئے نکلتا  | ۳۳    |



| صفحہ | عنوان   | فقیرہ |
|------|---|-------|
| ۳۲۸  | وہ تبول کر نکلتا                                    | ۳۴    |
| ۳۲۹  | نہ شہادت دینے کے لئے نکلتا                          | ۳۵    |
| ۳۲۹  | حج: مرض کی وجہ سے نکلتا                             | ۳۶    |
| ۳۳۰  | طہ: مسجد کے منہدم ہونے کی وجہ سے نکلتا              | ۳۸    |
| ۳۳۰  | ی: حالت اکراہ میں نکلتا                             | ۳۹    |
| ۳۳۰  | ک: عذر کے بغیر مختلف کا نکلتا                       | ۴۰    |
| ۳۳۰  | ل: مسجد سے نکلنے کی حد                              | ۴۱    |
| ۳۳۰  | م: کون سا حصہ مسجد میں شامل ہوتا ہے اور کون سا نہیں | ۴۲    |
| ۳۳۱  | سوم: جنون   | ۴۳    |
| ۳۳۱  | چہارم: ابلہ   | ۴۴    |
| ۳۳۲  | پنجم: ابلہ  | ۴۵    |
| ۳۳۲  | ششم: جنین و نفاس                                    | ۴۶    |
| ۳۳۳  | مختلف کے لئے مباح اور مکرمہ و غیر                   | ۴۷-۵۲ |
| ۳۳۳  | الف: کھانا، پینا اور سونا                           | ۴۷    |
| ۳۳۳  | ب: مسجد میں عقود اور وسعت                           | ۴۸    |
| ۳۳۴  | ج: خاموش رہنا                                       | ۵۰    |
| ۳۳۴  | د: کلام   | ۵۰    |
| ۳۳۵  | ه: توشہ اور لباس                                    | ۵۲    |
| ۳۳۵  | اعتبار  |       |
|      | دیکھئے: عمرہ  |       |
| ۳۳۶  | انجام   |       |
|      | دیکھئے: نماز  |       |
| ۳۳۶  | استناق  |       |
|      | دیکھئے: معافیت، اعتقاد                              |       |

| صفحہ    | عنوان  | فقیرہ |
|---------|--|-------|
| ۳۳۶     | انتیاد   |       |
|         | دیکھئے: عادت   |       |
| ۳۳۶-۳۴۰ | انتیاض   | ۸-۱   |
| ۳۳۶     | تعریف  |       |
| ۳۳۶     | اجمالی حکم   | ۲     |
| ۳۳۷     | دو چیزیں جن میں عوض جاری ہوتا ہے اور اس کے اسباب     | ۳     |
| ۳۳۸     | معامضات کی اقسام                                     | ۴     |
| ۳۳۸     | الف: معامضات فیہ حصہ                                 | ۴     |
| ۳۳۸     | ب: معامضات فیہ حصہ                                   | ۴     |
| ۳۳۸     | عوض لینے کی اجمالی شرائط                             | ۵     |
| ۳۴۰     | بحث کے مقامات  | ۸     |
| ۳۴۰-۳۴۱ | اعجی   | ۵-۱   |
| ۳۴۰     | تعریف  |       |
| ۳۴۰     | متعلقہ الفاظ: انجم، انجان                            | ۲     |
| ۳۴۱     | اجمالی حکم   | ۳     |
| ۳۴۱     | بحث کے مقامات  | ۵     |
| ۳۴۱     | اعذار  |       |
|         | دیکھئے: عذر  |       |
| ۳۴۴-۳۵۸ | اعذار  | ۲۷-۱  |
| ۳۴۴     | تعریف  |       |
| ۳۴۴     | متعلقہ الفاظ: اذراء، اذام، اذالان، تجدد، امبال، بکوم | ۷-۲   |
| ۳۴۴     | شرعی حکم   | ۸     |
| ۳۴۴     | شرعیہ کی دلیل  | ۹     |
| ۳۴۴     | رأت میں اعذار (توپ کسا)                              | ۱۰    |

| صفحہ    | عنوان  | فقیرہ |
|---------|--|-------|
| ۳۴۴     | مرتد سے توبہ طلب کرنے کا حکم   |       |
| ۳۴۵     | وجوب کے قائلین کی دلیل   | ۲     |
| ۳۴۵     | مرتد عورت سے توبہ طلب کرنا   | ۳     |
| ۳۴۶     | جہاد میں اسلام کی دعوت کا پہنچانا  | ۴     |
| ۳۴۸     | باغیوں تک پیغام پہنچانا  | ۵     |
| ۳۴۹     | دعویٰ میں مدعا علیہ کو مہلت دینا   | ۶     |
| ۳۴۹     | وہ اسباب جن سے رفع الزام کا موقع دینا سائنہ ہو جاتا ہے                       | ۷     |
| ۳۵۱     | عذر بیان کرنے کے لئے مہلت دینا   | ۸     |
| ۳۵۱     | شارع کی طرف سے مقررہ عذر   | ۱۹    |
| ۳۵۱     | ایلاء کرنے والے کا اعذار   | ۲۰    |
| ۳۵۲     | پنی بیوی کی بیٹی سے بار بار بے اولے کا اعذار                                 | ۲     |
| ۳۵۳     | پنی بیوی کو انتہاء بیٹے سے بار بار بے اولے کا اعذار                          | ۲۲    |
| ۳۵۵     | مہ معطل کے سلسلہ میں تکست کا اعذار   | ۲۳    |
| ۳۵۶     | مقررہ عذر کا اعذار   | ۲۴    |
| ۳۵۶     | افطاری کی بنیاد پر لینے کے وقت اعذار   | ۲۵    |
| ۳۵۷     | اعذار کا حق کس کو ہے؟ اعذار کیسے ہوگا؟ اور رفع الزام سے باز رہنے والے کی سزا | ۲۶    |
| ۳۵۸     | اعراب  |       |
|         | نکیمے بہ   |       |
| ۳۵۸-۳۵۸ | اعرج   | ۲-۱   |
| ۳۵۸     | تعریف  |       |
| ۳۵۸     | اجمالی حکم   | ۲     |
| ۳۷۳-۳۵۹ | اعسار  | ۲۵-۱  |
| ۳۵۹     | تعریف  |       |
| ۳۵۹     | متعلقہ الفاظ: ایلاس فقر  | ۳۲    |

| صفحہ | عنوان   | فقیرہ |
|------|---|-------|
| ۳۵۹  | دو تیز یہ سن سے نکل، ق ثابت ہوتی ہے                               | ۴     |
| ۳۶۰  | نکل دتی کے آثار   | ۲۴-۵  |
| ۳۶۰  | بول: اللہ کے مالی حقوق میں نکل، ق کے آثار                         | ۵     |
| ۳۶۰  | الح: زکوٰۃ کے دیوب کے بعد اس کے ساتھ ہونے میں نکل، ق کا اثر       | ۵     |
| ۳۶۰  | ب: ابتدا، دیوب حج کے رہنے میں نکل، ق کا اثر                       | ۶     |
| ۳۶۱  | ق: مزار کے ساتھ ہونے میں نکل، ق کا اثر                            | ۷     |
| ۳۶۲  | و: کفار، یمن میں نکل، ق کا اثر                                    | ۸     |
| ۳۶۲  | ح: خنسا، برٹش کے لئے پانی کی قیمت میں نکل، ق                      | ۹     |
| ۳۶۳  | و: اند یہ میں نکل، ق کا اثر                                       | ۱۰    |
| ۳۶۳  | و: حقوق العباد میں نکل دتی کے آثار                                | ۲۴-   |
| ۳۶۳  | الح: میت کی تہذیب و تعلیم کے رقی میں نکل، ق                       |       |
| ۳۶۳  | ب: ہمز، رکی اثرات، اگر گھر وغیرہ کے رانی کی، انگلی سے نکل دست ہوا | ۲     |
| ۳۶۳  | ق: محال ملید کا نکل دست ہو جانا                                   | ۳     |
| ۳۶۵  | و: مقررہ کی، انگلی سے شوم کا نکل دست ہو جانا                      | ۴     |
| ۳۶۶  | ح: ہمز یوں کا اپنے اپنے، جب، ین کی، انگلی سے نکل دست ہوا          | ۵     |
| ۳۶۹  | و: تہذیب، بنے سے نکل دست ہوا                                      | ۶     |
| ۳۶۹  | ر: ترک میں، جب شد و حقوق کی، انگلی سے اس کا نکل دست ہو جانا       | ۷     |
| ۳۶۹  | ق: اپنی، اس پر شرفی کرنے سے نکل دست ہو جانا                       | ۸     |
| ۳۷۰  | ط: بیوی کے نفقہ کی، انگلی سے نکل دست ہو جانا                      | ۹     |
| ۳۷۱  | ی: رشید، اروں کے نفقہ کی، انگلی میں نکل، ق                        | ۲۰    |
| ۳۷۱  | ک: حسانت اور، چھپانے کی اثرات                                     | ۲     |
| ۳۷۱  | ل: برک، کر رکھے گئے جانور کا نفقہ                                 | ۲۲    |
| ۳۷۲  | م: قیدی کے چھڑانے سے نکل دتی                                      | ۲۳    |
| ۳۷۲  | ن: صائم کا نکل دست ہوا  | ۲۴    |
| ۳۷۳  | س: جب اثر اجات کی، انگلی سے صورت کا نکل دست ہوا                   | ۲۵    |

| صفحہ    | عنوان                                      | فقیرہ |
|---------|--|-------|
| ۳۷۵-۳۷۳ | اعضاء                                      | ۵-۱   |
| ۳۷۳     | تعریف                                      |       |
| ۳۷۳     | متعلقہ القاطنہ: اطراف                      | ۲     |
| ۳۷۳     | برائی حکم                                  | ۳     |
| ۳۷۴     | اعضاء کا تکلف کرنا                         | ۴     |
| ۳۷۴     | زبرد جانہ کے بعد آراء و اعضاء              | ۵     |
| ۳۷۵     | اعطیات                                     |       |
|         | دیکھئے: اعضاء                              |       |
| ۳۷۶-۳۷۵ | اعناف                                      | ۳-۱   |
| ۳۷۵     | تعریف                                      |       |
| ۳۷۵     | برائی حکم                                  | ۲     |
| ۳۷۶     | انسان کا اپنے اصول کو پاک: آئین رکھنا      | ۳     |
| ۳۷۶     | اعلام                                      |       |
|         | دیکھئے: اشارہ                              |       |
| ۳۷۸-۳۷۶ | اعلام المحرم                               | ۵-۱   |
| ۳۷۶     | تعریف                                      |       |
| ۳۷۷     | حرم کنشانات کی تجدید                       | ۳     |
| ۳۸۱-۳۷۹ | اعلان                                      | ۱۳-۱  |
| ۳۷۹     | تعریف                                      |       |
| ۳۷۹     | متعلقہ القاطنہ: نظائر، انشاء، احکام، اشارہ | ۵-۲   |
| ۳۷۹     | برائی حکم                                  | ۶     |
| ۳۷۹     | الحق: اسلام میں اس کی تعلیمات کا احسان     | ۶     |
| ۳۸۰     | ب: کائنات کا احسان                         | ۷     |
| ۳۸۰     | ج: تمدن کا کام کرنے کا احسان               | ۸     |

| صفحہ    | عنوان  | فقیرہ |
|---------|--|-------|
| ۳۸۰     | وہ عام مصالح کے سلسلہ میں اعلان                | ۹     |
| ۳۸۰     | وہ انی شخص کی موت کے بارے میں اعلان            | ۱۰    |
| ۳۸۱     | وہ ڈرانے کے لئے اعلان                          |       |
| ۳۸۱     | وہ امور جن کا اظہار درست و غیر اعلان درست نہیں | ۱۳    |
| ۳۸۲-۳۸۱ | ۱. اعمار                                       | ۲-۱   |
| ۳۸۱     | تعریف  |       |
| ۳۸۲     | ۲. اعمی  |       |
|         | دیکھئے: ۱. اعمی                                |       |
| ۳۸۲     | ۳. اعموان                                      |       |
|         | دیکھئے: ۱. اعمانت                              |       |
| ۳۸۲     | ۴. اعمور                                       |       |
|         | دیکھئے: ۱. اعمور                               |       |
| ۳۸۳-۳۸۲ | ۵. اعمیان                                      | ۳-۱   |
| ۳۸۳     | تعریف  |       |
| ۳۸۳     | ۶. متعلقہ الفاظ: دین، غرض                      | ۲     |
| ۳۸۳     | ۷. اعمیان سے متعلق احکام                       | ۳     |
| ۳۸۴     | ۸. اعمائے                                      |       |
|         | دیکھئے: ۱. اعمائے                              |       |
| ۳۸۵-۳۸۴ | ۹. اعمارہ                                      | ۲-۱   |
| ۳۸۴     | تعریف  |       |
| ۳۸۴     | ۱۰. اعمالی حکم اور بحث کے مقامات               | ۲     |
| ۳۸۵     | ۱۱. اعمترار                                    |       |
|         | دیکھئے: ۱. اعمترار                             |       |

| صفحہ    | عنوان                                       | فقیرہ        |
|---------|---|--------------|
| ۳۸۵     | اتصال                                       | دیکھئے: غس   |
| ۳۸۵     | اتصال                                       | دیکھئے: میلہ |
| ۳۸۶-۳۸۵ | اغراء                                       | ۳-۱          |
| ۳۸۵     | تعریف                                       |              |
| ۳۸۵     | متحدہ الفاظ: تخریض                          | ۲            |
| ۳۸۵     | جمالی حکم                                   | ۳            |
| ۳۸۸-۳۸۶ | اغراق                                       | ۶-۱          |
| ۳۸۶     | تعریف                                       |              |
| ۳۸۶     | جمالی حکم                                   | ۲            |
| ۳۹۵-۳۸۸ | اغواء                                       | ۱۹-۱         |
| ۳۸۸     | تعریف                                       |              |
| ۳۸۸     | متحدہ الفاظ: نوم، بکیر، بنون                | ۴-۲          |
| ۳۸۹     | ہیت پر بے ہوشی کا اثر                       | ۵            |
| ۳۸۹     | ہر فی مباحات پر بے ہوشی کا اثر              | ۶-۶          |
| ۳۸۹     | لب: ہمو، ریمیم پر                           | ۶            |
| ۳۸۹     | ب: نمار کے ساتھ ہوئے پر بے ہوشی کا اثر      | ۷            |
| ۳۹۰     | ن: دروں پر بے ہوشی کا اثر                   | ۸            |
| ۳۹۱     | و: حج پر بے ہوشی کا اثر                     | ۹            |
| ۳۹۲     | زکاۃ پر بے ہوشی کا اثر                      | ۲            |
| ۳۹۲     | قولی تصرفات پر بے ہوشی کا اثر               | ۳            |
| ۳۹۳     | معاوضہ، لے متوا، معاملات میں بے ہوشی کا اثر | ۴            |
| ۳۹۳     | نکاح کے ولی کی بے ہوشی                      | ۵            |

| صفحہ    | عنوان  | فقیرہ |
|---------|--|-------|
| ۳۹۴     | تقاضی کی بے ہوئی   | ۶     |
| ۳۹۴     | تہنعات پر بے ہوئی کا اثر                                   | ۷     |
| ۳۹۴     | جنایات پر بے ہوئی کا اثر                                   | ۸     |
| ۳۹۴     | سیا معقولہ کی بے ہوئی میب شمار کی جائے گی                  | ۱۹    |
| ۳۹۶-۳۹۵ | افاضہ  | ۴-۱   |
| ۳۹۵     | تعریف  |       |
| ۳۹۵     | جمالی حکم اور بحث کے مقامات                                | ۲     |
| ۳۹۹-۳۹۶ | افتادہ   | ۹-۱   |
| ۳۹۶     | تعریف  |       |
| ۳۹۶     | جمالی حکم اور بحث کے مقامات                                | ۲     |
| ۳۹۶     | فتاویٰ کے وقت طہارت حاصل کرنا                              | ۳     |
| ۳۹۷     | فتاویٰ کے حد نماز  | ۴     |
| ۳۹۸     | رد و پڑ فتاویٰ کا اثر                                      | ۵     |
| ۳۹۸     | فتاویٰ حاصل ہونے تک حد شہ پر غر کا موثر کرنا               | ۶     |
| ۳۹۸     | مخبر طہارت کا فتاویٰ                                       | ۷     |
| ۳۹۸     | حج میں فتاویٰ  | ۸     |
| ۳۹۹     | مجنون کو جب فتاویٰ حاصل ہو جائے تو اس کی شادی کرانے کا حکم | ۹     |
| ۳۹۹     | افتاء  |       |
|         | دیکھیے: فتویٰ  |       |
| ۴۰۱-۳۹۹ | افتداء   | ۶-۱   |
| ۴۰۱     | تعریف  |       |
| ۴۰۱     | جمالی حکم  | ۲     |
| ۴۰۱     | امام بکرم کا اندیشہ  | ۲     |



| صفحہ    | عنوان                                    | فقیرہ |
|---------|--|-------|
| ۴۰۰     | ب: جنگجو کفار قیدیوں کا فدیہ             | ۴     |
| ۴۰۰     | مسلمان قیدیوں کو چھڑانا                  | ۴     |
| ۴۰۰     | ج: ممنوعاتِ احرام کا فدیہ دیدینا         | ۵     |
| ۴۰۱     | بحث کے مقامات                            | ۶     |
| ۴۰۲-۴۰۳ | افتراء                                   | ۳-۱   |
| ۴۰۲     | تعریف                                    |       |
| ۴۰۲     | جھوٹ اور افتراء کے درمیان فرق            |       |
| ۴۰۳     | اجمالی حکم                               | ۲     |
| ۴۰۳-۴۰۴ | افتراش                                   | ۴-۱   |
| ۴۰۳     | تعریف                                    |       |
| ۴۰۳     | اجمالی حکم                               | ۲     |
| ۴۰۳     | الف: دونوں ہاتھوں اور پیر میں کو چھانا   | ۲     |
| ۴۰۳     | ب: نجاست پہ چھائے ہوئے کپڑے پہ مارنا حکم | ۳     |
| ۴۰۳     | ج: ریشم کے چھائے حکم                     | ۴     |
| ۴۰۴-۴۰۵ | افتراق                                   | ۵-۱   |
| ۴۰۵     | تعریف                                    |       |
| ۴۰۵     | متعلقہ الفاظ: غرق، غفریق                 | ۲     |
| ۴۰۵     | اجمالی حکم                               | ۳     |
| ۴۰۶     | بحث کے مقامات                            | ۵     |
| ۴۰۶     | انقضاض                                   |       |
|         | دیکھیے: بکارت                            |       |
| ۴۰۷-۴۰۸ | انقیات                                   | ۸-۱   |
| ۴۰۷     | تعریف                                    |       |
| ۴۰۷     | متعلقہ الفاظ: تعدی، انقضالہ              | ۳ ۲   |

| صفحہ    | عنوان  | فقیرہ |
|---------|--|-------|
| ۴۰۷     | جمالِ علم  | ۴     |
| ۴۰۷     | الف: حد: تا تم نے میں زیادتى                     | ۵     |
| ۴۰۸     | ب: تقاس لینے میں زیادتى سرا                      | ۶     |
| ۴۰۸     | ج: کھانے میں زیادتى سرا                          | ۷     |
| ۴۰۸     | بحث کے مقامات                                    | ۸     |
| ۴۰۹-۴۱۴ | افراد  | ۱-۱۴  |
| ۴۰۹     | تعریف  |       |
| ۴۰۹     | الف: حق میں افراد                                | ۲     |
| ۴۰۹     | ب: وصیت میں افراد                                | ۳     |
| ۴۰۹     | ج: کھانے میں افراد                               | ۴     |
| ۴۰۹     | د: حج میں افراد                                  | ۵     |
| ۴۰۹     | معاذہ النظار: قرآن متبع                          | ۶     |
| ۴۱۰     | افراد قرآن اور متبع میں سے کون کس سے افضل ہے     | ۷     |
| ۴۱۴     | افراد کے واجب ہونے کی حالت                       | ۹     |
| ۴۱۴     | افراد کی میت                                     |       |
| ۴۱۴     | افراد میں تلبیہ                                  | ۲     |
| ۴۱۴     | مغفروکن چیزوں میں متبع اور کارن سے ممتاز ہونا ہے | ۳     |
| ۴۱۴     | الف: مغفرو کے لئے طواف                           | ۳     |
| ۴۱۴     | ب: بصرہ پر دم کا واجب نہ ہونا                    | ۴     |
| ۴۱۵-۴۱۶ | افراز  | ۷-۱   |
| ۴۱۵     | تعریف  |       |
| ۴۱۵     | معاذہ النظار: حلال قسمت                          | ۲-۳   |
| ۴۱۵     | جمالِ علم  | ۴     |

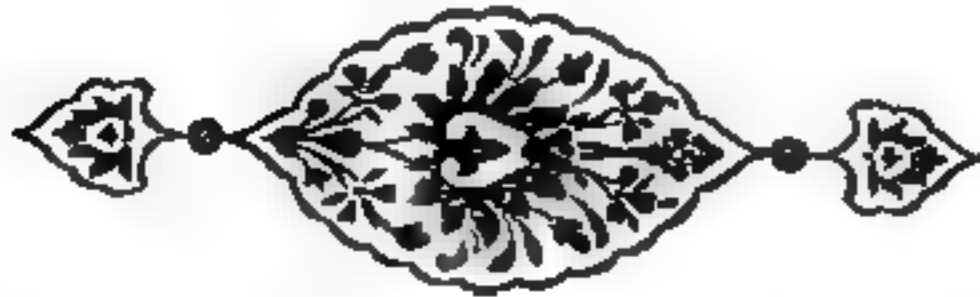
| صفحہ    | عنوان  | فقیرہ |
|---------|--|-------|
| ۴۱۶-۴۲۲ | افساد  | ۱-۱۴  |
| ۴۱۶     | تعریف  |       |
| ۴۱۷     | متعلقہ الفاظ: افساف، افساد، توف  | ۲-۴   |
| ۴۱۷     | شرعی حکم   | ۵     |
| ۴۱۸     | عبادت پر فاسد کرنے کا اثر  | ۶     |
| ۴۱۸     | روزے کو فاسد کرنا  | ۷     |
| ۴۱۹     | عبادت کو فاسد کرنے کی نیت  | ۹     |
| ۴۲۰     | مقد کے فاسد کرنے میں فاسد شرائط کا اثر                                 | ۱۰    |
| ۴۲۰     | کاح کو فاسد کرنا   | ۱     |
| ۴۲۱     | زچین کے درمیان وراثت کے جاری ہونے میں افساد کا اثر                     | ۲     |
| ۴۲۱     | شوہر کے خلاف بیوی کو بکاڑنا  | ۳     |
| ۴۲۱     | مسلمانوں کے درمیان فساد پیدا کرنا                                      | ۴     |
| ۴۲۳-۴۲۹ | افشاء السرا  | ۱-۱۲  |
| ۴۲۳     | تعریف  |       |
| ۴۲۳     | متعلقہ الفاظ: اثامت، استمان، تجسس، تجسس                                | ۲-۵   |
| ۴۲۴     | اس کا شرعی حکم   | ۶     |
| ۴۲۴     | راز کے اقسام   | ۶     |
| ۴۲۴     | پہلی قسم: وہ راز جس کے چھپانے کا ثبوت نے حکم دیا ہے                    | ۶     |
| ۴۲۵     | دوسری قسم: وہ راز جسے صاحب راز چھپانے کا مطالبہ کرے                    | ۷     |
| ۴۲۷     | تیسری قسم: وہ راز جسے اس کا ساتھی پیٹے کے تقاضے بنایا، پر مطلع ہو جانے | ۸     |
| ۴۲۷     | وہ امور جن میں چھپانا اور ظاہر کرنا دونوں جائز ہیں لیکن چھپانا افضل ہے | ۱۰    |
| ۴۲۸     | پرہیزی سے بچنے کے لئے تو ریکاسٹ استعمال                                |       |
| ۴۲۹     | جنگ میں افشائے راز سے پرہیز  | ۲     |

| صفحہ    | عنوان                                  | فقیرہ |
|---------|--|-------|
| ۴۲۹-۴۳۱ | ۱. افشاء                               | ۶-۱   |
| ۴۲۹     | تعریف                                  |       |
| ۴۳۰     | ۱. افشاء کا حکم                        | ۳     |
| ۴۳۰     | شوم کا افشاء                           | ۴     |
| ۴۳۱     | جھبی کا افشاء                          | ۵     |
| ۴۳۱     | کھان کا اندر میں افشاء                 | ۶     |
| ۴۳۲-۴۳۳ | ۱. افطار                               | ۷-۱   |
| ۴۳۲     | تعریف                                  |       |
| ۴۳۲     | شرعی حکم                               | ۵-۲   |
| ۴۳۳     | افطار کا اثر                           | ۶     |
| ۴۳۳     | الف: روزہ کے تسلسل کو ختم کرنے میں     | ۶     |
| ۴۳۳     | ب: افشاء وغیرہ کے لازم ہونے میں        | ۷     |
| ۴۳۴-۴۳۴ | ۱. فک                                  | ۲-۱   |
| ۴۳۴     | تعریف                                  |       |
| ۴۳۴     | ۱. فکالی حکم، رجسٹر کے مقامات          | ۲     |
| ۴۳۵-۴۳۶ | ۱. فلاس                                | ۵۹-۱  |
| ۴۳۵     | تعریف                                  |       |
| ۴۳۵     | متعلقہ، تناظر، تفہیم، احوال، سارے تجرب | ۳-۲   |
| ۴۳۶     | ۱. فلاس کا حکم                         | ۵     |
| ۴۳۶     | تفہیم کا شرعی حکم                      | ۶     |
| ۴۳۷     | مفسر پر تجربہ انداز کے کی شیطانی       | ۷-۷   |
| ۴۳۹     | غائب مقرر جس پر تجربہ انداز            | ۲     |
| ۴۴۰     | مفسر پر کون تجربہ انداز کرے گا         | ۳     |
| ۴۴۱     | ثبت کرنا                               | ۴     |

| صفحہ | عنوان   | فقیرہ |
|------|---|-------|
| ۴۴۱  | افلاس کی وجہ سے کئے گئے حجر کی تشبیہ اور اس پر کولوہنا                        | ۵     |
| ۴۴۱  | مفلس پر حجر کے اثرات  | ۵۷-۱۶ |
| ۴۴۲  | پلاٹریٹیل کے ساتھ قرینہ دیوں کے حق کا تعلق ہونا                               | ۲۲    |
| ۴۴۲  | مقرر  | ۸     |
| ۴۴۳  | مال میں مفلس کے تصرفات  | ۱۹    |
| ۴۴۴  | دیوں کی وجہ سے جس پر حجر کیا گیا ہوا اس کا وہ میں باقی رہنے والا تصرف         | ۲۰    |
| ۴۴۴  | حجر کے غرض سے قبل کے تصرفات کو نافذ نہ کیا جائے گا                            | ۲     |
| ۴۴۵  | حجر کی مدت میں مفلس پر لازم ہونے والے حقوق کا حکم                             | ۲۲    |
| ۴۴۵  | دیہاتیوں سے مطالبہ کا اہم ہونا  | ۲۳    |
| ۴۴۶  | تیسرا اثر: عین موہل کا فوری احباب ہو جانا                                     | ۲۴    |
| ۴۴۷  | چوتھا اثر: اگر جس کو دینا میں مال پالے تو وہ اس حد تک اس کے لیے کا مستحق ہوگا | ۲۵    |
| ۴۴۸  | ثریہ اری کے مابعد سی۔ سرے عقد کے ذریعہ دیوں کے قبضہ کر دہ مال میں رجوع        | ۲۷    |
| ۴۴۹  | عین مال میں رجوع کرنے کی شرطیں  | ۲۸-۳۹ |
| ۴۵۳  | عین قیمت کا رجوع کرنا   | ۴۰    |
|      | عین کے ثریہ اری کو اس کے لیے باقی ہے اگر نہ سخت کنندہ پر افلاس کی وجہ سے      | ۴     |
| ۴۵۳  | اس پر قبضہ لائے سے قبل خیر ماند ہو جائے                                       |       |
| ۴۵۴  | یار جوٹ کے لئے کسی حاکم کا فیصلہ مری ہے                                       | ۴۲    |
| ۴۵۴  | وہ چیز جس سے رجوع ثابت ہوتا ہے  | ۴۳    |
| ۴۵۴  | مفلس کے مال میں وہ سے کسی میں کا غائب ہونا                                    | ۴۴    |
| ۴۵۵  | زمین میں تعمیر کرنے یا پودا لگانے کے بعد اسے واپس لینا                        | ۴۵    |
| ۴۵۵  | کرایہ دار کا مفلس ہو جانا   | ۴۶    |
| ۴۵۶  | اجارہ پر دینے والے کا مفلس ہو جانا  | ۴۷    |
| ۴۵۶  | مفلس پر حجر کے اثرات میں سے پانچوں اثر: حاکم اس کے مال کو فروخت کرنا          | ۴۸-۵۷ |
| ۴۵۶  | مفلس کے لئے اس کے مال میں سے کیا یا بیچیں چھوڑی جائیں گی                      | ۴۹    |
| ۴۵۶  | الف: بیڑے   | ۴۹    |

| صفحہ    | عنوان  | فقیرہ |
|---------|--|-------|
| ۴۵۹     | ب: کتابیں  | ۴۹    |
| ۴۵۹     | ج: رہنمائی گھر   | ۴۹    |
| ۴۵۹     | د: کاریگر کے اوزار   | ۴۹    |
| ۴۵۹     | ه: تجارت کاراں المال   | ۴۹    |
| ۴۵۹     | و: بیضہ وری خوراک  | ۴۹    |
|         | تجربہ مدت میں مفلس کے مال قرض خواہوں پر تقسیم کرنے سے قبل اس پر  | ۵۰    |
| ۴۶۰     | وہ اس کے مال پر خیال پر مشتمل رہا                                |       |
| ۴۶۱     | مفلس کے مال کو اس کے قرض خواہوں کے درمیان تقسیم کرنے میں جلدی نہ | ۵۱    |
| ۴۶۱     | یا تقسیم سے قبل قرض خواہوں کی پوری تعداد کا معلوم نہ کرے         | ۵۲    |
| ۴۶۱     | تقسیم کے بعد کسی قرض خواہ کا ظاہر ہوا                            | ۵۳    |
| ۴۶۲     | مفلس کے مال کو اس کے قرض خواہوں کے درمیان تقسیم کرنے کا طریقہ    | ۵۴    |
| ۴۶۳     | مفلس کے مال کی تقسیم کے بعد اس سے یا مطالب یا جائے گا            | ۵۵    |
| ۴۶۳     | مفلس کا خرچہ سچے سے سچہ ہوتا ہے                                  | ۵۶    |
| ۴۶۵     | تجربہ کے ستم ہونے کے بعد مفلس پر جو دیون لازم ہوں                | ۵۷    |
| ۴۶۶     | جو شخص مفلس مر جائے اس کے احکام                                  | ۵۸    |
| ۴۶۶     | دوسرے احکام جو مفلس قرضہ دینے کے بعد جاری ہوتے ہیں               | ۵۹    |
| ۴۶۶     | اقارب  |       |
|         | دیکھئے ہر بہت  |       |
| ۴۶۷-۴۷۵ | اقالہ  | ۱-۱۷  |
| ۴۶۷     | تعریف  |       |
| ۴۶۷     | متعلقہ اناظر: منق، منق   | ۲-۳   |
| ۴۶۷     | اقالہ کا شرعی حکم  | ۴     |
| ۴۶۸     | اقالہ کا رکن   | ۵     |
| ۴۶۸     | وہ اناظر جن سے اقالہ ہو جاتا ہے                                  | ۶     |
| ۴۶۹     | اقالہ کی شرائط   | ۷     |

| صفحہ    | عنوان  | فقیرہ |
|---------|--|-------|
| ۴۷۰     | اس کی شہنی حقیقت                                       | ۸     |
| ۴۷۰     | اتحاد کی حقیقت میں نقباء کے اختلاف کے اثرات            | ۹     |
| ۴۷۰     | اول بخش سے کم یا زیادہ پر اتحاد                        | ۹     |
| ۴۷۱     | ۰۰ ہم: اتحاد کے درمیان جوئی کو مافی جاے اس میں حق شعبہ | ۱۰    |
| ۴۷۲     | بیکل کا اتحاد  |       |
| ۴۷۲     | اتحاد کا مکمل  | ۲     |
| ۴۷۳     | اتحاد میں تاسدث اور کاثر                               | ۳     |
| ۴۷۳     | صرف میں اتحاد  | ۴     |
| ۴۷۴     | اتحاد کا اتحاد   | ۵     |
| ۴۷۴     | جوئی اتحاد کو باطل کرتی ہے                             | ۶     |
| ۴۷۴     | اتحاد کرے ۰۰ لے ۰۰ نور میں اتحاد                       | ۷     |
| ۴۷۵-۴۷۹ | تراجم نقباء  |       |



موسوع فقهيہ



قبراً مشرفاً إلا موبته<sup>(۱)</sup> (کیا میں تمہیں اس کام کے لئے نہ بھیجوں جس کام کے لئے رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا تھا؟ کہ تم کسی مجسمے کو نہ بنائے بغیر اور کسی اونچی قبر کو نہ بنائے بغیر نہ جھوڑا)۔  
اور کوہان کی طرح بنی ہوئی قبر کو بلند شمار کرنے میں اختلاف ہے جس کی تفصیلی بحث کتب فقہ کی کتاب بنائے میں ملے گی<sup>(۲)</sup>۔

## اشراف

تعریف:

۱- اشراف کے لغوی معنی: اشراف اشرف کا مصدر ہے، اشرف کے معنی ہیں: اوپر سے کسی چیز پر جھانکا<sup>(۱)</sup>۔

اور "اشراف الموضع" کے معنی ہیں: جگہ کا بلند ہونا، اور اشراف کے معنی ہیں: نزدیک، اور ایک دوسرے سے قریب ہونا۔  
پہلے معنی کی بنیاد پر محدثین نے لفظ اشراف کا استعمال<sup>(۲)</sup> اور انہ کی نگرانی کے معنی میں کیا ہے<sup>(۳)</sup>۔

اور اس معنی کو فقہاء نے دوسرے لغوی معانی کی طرح استعمال کیا ہے، چنانچہ انہوں نے اس کو ناظر وقف، وصی، قسیم اور اس طرح کے دوسرے لوگوں کی نگرانی کے مفہوم میں استعمال کیا ہے۔

ب- گھروں کو بلند کرنا:

۳- اس کے لئے، بشرطوں کے ساتھ اپنی عمارت کو بلند کرنا جائز ہے: پہلی شرط یہ ہے کہ دوسرے کو ضرر نہ پہنچائے، مثلاً، دوسرے کی روشنی اور ہوا کو روکنا<sup>(۳)</sup>۔

دوسری شرط یہ ہے کہ صاحب عمارت ذمی نہ ہو، اگر وہی ہوگا تو اسے اپنی عمارت کو مسلمانوں کی عمارت سے بلند کرنے سے روک دیا جائے گا، خود مسلمان اس پر رخصی ہو، تاکہ وہیں عمارتیں متنازع ہو جائیں، اور تاکہ مسلمان کے گھر کی بے پروگی نہ ہو<sup>(۴)</sup>، فقہاء نے "کتاب الخیر" میں اس کی تفصیل دہری ہے۔

اشراف اوپر سے جھانکنے کے معنی میں:

۴- آدمی کو دوسرے کے گھر میں جھانکنے سے منع کیا جائے گا، لایہیک خود صاحب مکان اس کی اجازت دے، اسی بنا پر اسے چنی دیوار میں

ر اشرف بندی کے معنی میں:

ب- قبر کا بلند کرنا:

۲- قبر کا بلند کرنا بالاتفاق جائز نہیں، اس روایت کی بنیاد پر جسے مسلم وغیرہ سے ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "ألا ابغضک علی ما بعثنی علیہ رسول اللہ ﷺ: ألا تدع تمثالاً إلا طمستہ، ولا

(۱) حرمۃ "لا تدع تمثالاً إلا طمستہ..." کی روایت مسلم (صحیح مسلم تحقیق محمد زود عبدالماتی ۶۶۶/۳ طبع عیسیٰ الخلیف) نے کی ہے۔

(۲) مطالب اولیٰ انہی ۱۰۰ طبع المکتب الاسلامی، جوہر لا طویل ۱۰۰ طبع شترطون، حامیہ اقلیدی ۱۰۱/۳ طبع مصطفیٰ الخلیف، حاشیہ ابن ماجہ ۱۰۱/۱۔

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ۱۰۱/۳ طبع ول برواق۔

(۴) انہی مطالب ۱۰۱/۳، ۲۲۰/۳ طبع المکتب الاسلامی، حاشیہ ابن ماجہ ۱۰۱/۳، ۲۲۰/۳، ۲۲۱/۳۔

(۱) لسان العرب، الصحاح مادہ اشرف۔

(۲) مجمع البحرین: مادہ اشرف۔

## اشراف ۵-۷

اشراف نزدیک ہونے اور یک دوسرے سے قریب ہونے کے معنی میں:

۷- اس معنی کے اعتبار سے اشراف پر بہت سے احکام مرتب ہوتے ہیں، جن کا ذکر فقہاء نے اس کے جواب میں کیا ہے، اس میں سے چند احکام طور پر بیان کیے گئے ہیں:

الف- ایٹیم کا کھانا جائز نہیں ہے جس کو اس وقت میں دیکھ لیا گیا ہو جب دوسرے سے قریب ہو۔ اس میں فقہاء کا اختلاف ہے اور کچھ تفصیل ہے جو کتاب اللہ یا سنت (تذکیہ) میں مذکور ہے۔

ب- جو شخص موت سے قریب ہو، مثلاً آؤ بیٹے والا وغیرہ، تو اگر اس کا کھانا اور پینا محسن ہو تو ایسا کرنا واجب ہوگا۔

ج- لفظ (سری پڑی تیر) جو اٹھالی گئی ہو، اگر اس کے ضائع نہ جانے کا اندیشہ ہو تو اس سے انتفاع واجب ہے، جیسا کہ کتاب (المنطقہ) میں مذکور ہے۔



کوئی یہ رشتہ دان کھولنے سے منع کیا جائے گا جس سے وہ اپنے پرہیز ور اس کے اہل و عیال کی طرف جھانک سکے<sup>(۱)</sup>۔

۵- وہ جہاں تک کعبہ کی طرف جھانکے اور دیکھنے کی بات ہے تو وہ تمام عبادتوں کی طرح ایک عبادت ہے اور صفا ہرود کے رمیون علی سرے والا صفا اور ہرود پر چڑھے گا تاکہ وہ کعبہ کی طرف جھانک سکے۔ فقہاء نے اسے ”کتاب الحج“ میں صفا ہرود کے رمیون علی پر بحث کرتے ہوئے ذکر کیا ہے۔

## شرف ذمہ دارانہ نگرانی کے معنی میں:

۶- ان مصالح کو بروئے کار لانے کے لئے جو شارب کے مقاصد میں سے ہیں، اس طرح کی نگرانی قائم کرنا واجب ہے، اور یہ چیز رتبہ ذیل صورتوں میں ظاہر ہوتی ہے:

الف- ولایت: خود ولایت عام ہو، جیسے میرا مومنین اور عائشہ وغیرہ کی ولایت، یہ ولایت خاص ہو، جیسے باپ کی ولایت اپنے مابالغ بچے کے پر۔ جیسا کہ اس کی تفصیل (ولایت) کی بحث میں آئے گی۔

ب- وصایت: مثلاً، مجبور شخص پر بھی مقرر کرنا۔ اس کی وضاحت (نجر) کی بحث میں آئے گی۔

ج- قنوت: مثلاً، مرد کی قومیت اپنی بیوی پر، جیسا کہ اس کی تفصیل (نکاح) کی بحث میں مذکور ہے۔

د- نظارت: مثلاً، ناظر الوقت (وقف کا نگراں)، جیسا کہ اس کی تفصیل کتب فقہ کی ”کتاب الوقت“ میں مذکور ہے۔

## اشراک ۱-۲

(ایک دوسرے کے ساتھ شریک ہو) (اس کی تفصیل (تولید و شریعت) کی اصطلاح میں ملے گی۔

اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرنا:

۲- اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانا ایک جنس ہے جس کی بہت سی قسمیں ہیں اور وہ سب کی سب مذموم ہیں، اگرچہ اس میں سے بعض شرک بعض سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اور شرک کے بہت سے درجات ہیں۔ ان میں سے ایک درجہ شرک کبیر ہے اور یہ شرک اصغر ہے۔ اور شرک اصغر کو شرک منی کہتے ہیں۔

الف- شرک اکبر: اللہ تعالیٰ کی الوہیت و مہابت میں کسی کو اس کا شریک بنانا ہے، اللہ تعالیٰ کے ورثہ ذیل قول میں یہی شرک مراد ہے: ”إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ“<sup>(۱)</sup> (بیشک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے)۔ صحیحین میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ”مذماتے ہیں: ”سألت رسول اللہ ﷺ أي الدنوب أعظم عند الله؟“ قال: ”أن تجعل لله نداً وهو خلقك“<sup>(۲)</sup> (میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا نافرمانیہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ کا شریک ٹھہرو، حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے)۔

ب- شرک اصغر یا شرک منی: یہ مہابت میں غیر اللہ کی رعایت کرنا ہے، مثلاً: ریا، رفاق، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”وَلَا تُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا“<sup>(۳)</sup> (اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے)۔

(۱) سورہ لقمان ۱۳۔

(۲) صحیح مسلم ۳۰۰۰، ای اللہ اعظم... کی روایت بخاری و مسلم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود سے کی ہے۔ الفاظ مسلم کے ہیں (صحیح ابی داؤد ۳۹۲۰، صحیح ابن ماجہ ۱۰۰۰، صحیح ترمذی ۱۰۰۰، صحیح ابن کثیر ۱۰۰۰)۔

(۳) سورہ کہف ۱۱۰۔

## اشراک

تعریف:

۱- اشراک: اشروک کا مصدر ہے، جس کے معنی شریک بنانے کے ہیں، کہا جاتا ہے: اشروک باللہ اس نے اللہ کے ملک میں اس کے ساتھ شریک بنالیا، اور اس کا اسم شرک ہے<sup>(۱)</sup>، اللہ تعالیٰ نے ائمہ صلیہ السلام کی بات نقل کرتے ہوئے فرمایا: ”يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ“<sup>(۲)</sup> (اے جے! اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرنا، بیشک شرک کرنا بڑا بھاری ظلم ہے)، جب شرک مطلق بولا جائے تو اس سے یہی معنی مراد ہوں گے، اسی طرح اس کا اطلاق اس کفر پر بھی ہوتا ہے جو اسلام کے علاوہ تمام مل و مذاہب کو شامل ہے، تو شرک عام اطلاق کی بنیاد پر غیر سے خاص ہے، چنانچہ ہ شرک کفر ہے اور کفر شرک نہیں۔

اسی طرح اشراک کا اطلاق و شریک کے باہم ملنے پر ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے: اشروک غیرہ فی الامر او البیع (اس نے کسی معاملہ میں یا بیع میں دوسرے کو شریک کر لیا) یعنی اسے اپنا شریک کار بنالیا، اسی طرح کہا جاتا ہے: تشارك الرجلان واشترکا (دونوں نے باہم شرکت کی) اور شارك الرجلان الآخر<sup>(۳)</sup>

(۱) لسان العرب، المصباح ۱۰۰ (شوکر)۔

(۲) سورہ لقمان ۱۳۔

(۳) شرح المروغی مع حاشیہ لاری ۱۳۳۱۔

اشک

ہوں ان میں سب سے زیا، و خوف کی بات اللہ کے ساتھ شریک کرنا ہے، میں یہ نہیں کہتا کہ دو سورت، چاند، و ربہ کی پوجا کریں گے لیکن غیہ اللہ کے لئے کچھ کام کریں گے، و خوش خواہشات میں مبتلا ہوں گے)۔

جن باتوں سے شرک ہوتا ہے:

۳- شرک کا حقیق پیرامور کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اہل مور کے مشہور ہے اس کا نام مختلف ہوتا ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱- شرک امتثال: یہ دین و دوا سے زیادہ مستحق معبود ماننا ہے۔ مثلاً: بعد امانے، اہل کا شرک۔

ب- شرک بتعمیس: یہ اس بات کا اعتقاد رکھنا ہے کہ ۔۔۔ دیند  
معبودوں سے مرکب ہے، مثلاً: ساری کائنات کو تخلیق کرنے والا تعالیٰ (الہام)  
(۱۴) کے قائل ہیں۔ اور یہ تمام کائناتیں شرک۔

ج۔ شکر تہ: یہ بیغیر اللہ کی اس مقصد سے عبادت کرنا ہے کہ  
 ۴۰ (عبادت کرنے والے کو) اللہ سے توبہ کریں، مثلاً شروع  
 ۴۱۔ جاہلیت کے شرکین کا شرک۔

۱۔ شرکِ قہید: یہ امر ہے کہ تابع ہو کر غیر اللہ کی عبادت کرنا ہے۔ مثلاً: اپنے امورِ جاہلیت کے لوگوں کا شرک۔

۵۔ لہٰذا کے مائل کردہ قانون کے خلاف فیصلہ اسے جائز دیا

=  
 اور احمد و روحا کم نے اس کی روایت عبد الواحد بن رطل کے طریق سے شداد بن  
 اویس سے ایک قصہ کے ضمن میں تفصیل کے ساتھ کی ہے۔ حاکم نے فرمایا: یہ  
 حدیث صحیح سند کی ہے۔ شیخین نے اس کی روایت نہیں کی ہے۔ علامہ ابی سے  
 یہ کہتے ہوئے اس کا مقابل کیا ہے کہ عبد الواحد مترکک ہیں۔ واضح رہے کہ  
 ابن ماجہ کی سند میں عبد الواحد نہیں ہے۔ (سخن ابن ماجہ تحقیق محمد ابو احمد السی  
 ۱۴۰۶ھ طبع عینی الجلی، مشہ احمد بن حنبل ۴۴۳ھ تا ۴۴۸ھ مکتب  
 اسلامی، مصر۔ رک ۴۳۰ تا ۴۴۸ھ مکتب دارالکتب المصری، مصر۔ ابی فی  
 ترتیب مشہ امام احمد بن حنبل المصنف ۱۴۰۶ھ)۔

بن حجر فرماتے ہیں کہ یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل  
 ہوئی ہے جو اپنی عبادتوں اور اپنے اعمال سے تعریف و سراہہ چاہتے  
 ہیں، اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”یٰ اَہْلَ الْاِیْمَانِ الْاِسْحَیاءُ  
 الشُّرَکَ، وَاحِبِ الْعِیْدِ اِلٰی اللّٰهِ الْاِتْقِیاءُ الْاَسْحَیاءُ  
 الْاَحْیِیاءُ“ (۱) (یہ ظاہری درجہ شُرک ہے، اور اللہ تعالیٰ کے سب  
 سے محبوب بندے وہ ہیں جو حقیقی میں سچی ہیں اور شہادت سے سچے  
 والے ہیں)، اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”اِیُّ اَحْوَفِ  
 مَا اَنْحَوَفُ عَلٰی اُمَّتِی الْاِشْرَاکَ بِاللّٰهِ، اَمَّا بَاقِیُ لَسْتُ اَقُوْلُ  
 یَعْبُدُوْنَ شَمْسًا وَلَا قَمَرًا وَلَا وُثْنًا، وَلٰکِنْ اَعْمَالًا لِّعِزِّ اللّٰهِ  
 وَشَهْرَةِ حَقِیْقَةِ“ (۲) (میں اپنی امت پر بہن باتوں کا خوف کرتا

( ) حدیث: "ان ادنیٰ الرباء شرک... کی روایت حاکم اور ابن ماجہ نے حضرت سہاذ بن جبیل رضی اللہ عنہ سے مروی مادرج ذیل الفاظ کے ساتھ کی ہے: "ان البسور من الرباء شرک وإن من عادی ولی اللہ فقد بادر به لدائی بالمحاربة وإن الله يحب الأتقاء الأتقاء اللہین. ن غابوا لم یقتلوا، وإن حضروا لم یذبحوا ولم یجرفوا، فلو بهم مصابیح یومئذ یخرجون من کل خواء مظلمة" (بیشک ہر ایک کو اس تھوڑا سا حصہ بھی شرک ہے اور جس شخص نے اللہ کے ولی سے دشمنی کی تو اس نے کھل کر اللہ سے جنگ کی اور بیشک اللہ ایسے متقی، پر شہیدہ اور مکرم لوگوں سے محبت کرتا ہے کہ اگر وہ غائب ہو جائیں تو انہیں تلاش نہ کیا جائے، اور اگر وہ موجود ہوں تو انہیں نہ بلایا جائے، نہ پھانسا جائے، ان کے دل ہر امت کے چمک رہے ہیں اور ہر تار یک سر زمین سے پراساری نکل جاتے ہیں کہ حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے بخدی و مسلم نے اس کی روایت نہیں کی ہے اور ذہبی نے ان کی مخالفت کی ہے حافظ بیہقی نے ابن ماجہ کی سند پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا اس کی سند میں عبد اللہ بن ابیہ ہیں اور وہ ضعیف ہیں (المستدرک ص ۳۲۸) تاریخ کردہ دارالکتب العربیہ شریعہ ابن ماجہ تحقیقی مجلہ ص ۱۰۰ (مردار ص ۳۲۰، ۳۲۱ طبع عربی المجلد ۱)

(۴) حدیث: ”ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد بن عباس سے سنا ہے کہ حضرت علیؑ کے ساتھ ابن ماجہ نے حجۃ الودع کی تھی۔“



## اشراک ۷-۹

مشرک مرد و عورت کا نکاح:

۸- کفار کے مذہب کی رو سے اس کی آپس کی شادیوں میں اصل یہ ہے کہ دو بیٹے ہیں۔ اور ان میں اس پر مقرر رکھا جائے گا (۱) اس سلسلہ میں قدرے اختلاف اور تفصیل ہے جس کا مقام (نکاح و نفقہ) کی اصطلاح میں ہے۔

اہل کتاب کفار کے نکاح کا حکم شرکین کے نکاح کے حکم سے مختلف نہیں ہے البتہ اگر کافر اسلام قبول کر لے اور اس کی بیوی تہیہ ہو تو اس سے اس کے نکاح کو باقی رکھتے کا حق ہے، لیکن اگر وہ غیر تہیہ شرک ہو تو پھر اس سے اس کا حق نہیں ہے۔ تفصیل ”نکاح“ کے عنوان کے تحت دیکھئے۔

جہاد میں شرکین سے صلہ دینا:

۹- یہاں شرک سے مراد یہ کافر ہے جس کی یکجہاں ہے گا: اگر وہ خدمت کے لئے نکلا ہے، مثلاً گاڑی کا ڈرائیور وغیرہ، تو یہ بالاتفاق جائز ہے۔

لیکن اگر وہ جنگ کے لئے نکلا ہے تو یہاں پر تمین قطعہ ہائے نظر ہیں: جمہور کا مذہب مطاعاً جو ازکا ہے، خواہ اس کو نکلنے کے لئے کہا گیا ہو یا نہیں، اور اس سلسلہ میں ان کی دلیل یہ ہے کہ: ”ان رسول اللہ ﷺ استعان بناس من الیہود فی حروبہ“ (۲) (رسول اللہ ﷺ نے اپنی جنگ میں کچھ یہودیوں سے مدد لی تھی)، اسی طرح ایک روایت یہ ہے کہ:

”ابن صفوان بن امیہ خروج مع النبی ﷺ یوم حنین“

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۸۶/۳ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰ ۱۰۰۱ ۱۰۰۲ ۱۰۰۳ ۱۰۰۴ ۱۰۰۵ ۱۰۰۶ ۱۰۰۷ ۱۰۰۸ ۱۰۰۹ ۱۰۱۰ ۱۰۱۱ ۱۰۱۲ ۱۰۱۳ ۱۰۱۴ ۱۰۱۵ ۱۰۱۶ ۱۰۱۷ ۱۰۱۸ ۱۰۱۹ ۱۰۲۰ ۱۰۲۱ ۱۰۲۲ ۱۰۲۳ ۱۰۲۴ ۱۰۲۵ ۱۰۲۶ ۱۰۲۷ ۱۰۲۸ ۱۰۲۹ ۱۰۳۰ ۱۰۳۱ ۱۰۳۲ ۱۰۳۳ ۱۰۳۴ ۱۰۳۵ ۱۰۳۶ ۱۰۳۷ ۱۰۳۸ ۱۰۳۹ ۱۰۴۰ ۱۰۴۱ ۱۰۴۲ ۱۰۴۳ ۱۰۴۴ ۱۰۴۵ ۱۰۴۶ ۱۰۴۷ ۱۰۴۸ ۱۰۴۹ ۱۰۵۰ ۱۰۵۱ ۱۰۵۲ ۱۰۵۳ ۱۰۵۴ ۱۰۵۵ ۱۰۵۶ ۱۰۵۷ ۱۰۵۸ ۱۰۵۹ ۱۰۶۰ ۱۰۶۱ ۱۰۶۲ ۱۰۶۳ ۱۰۶۴ ۱۰۶۵ ۱۰۶۶ ۱۰۶۷ ۱۰۶۸ ۱۰۶۹ ۱۰۷۰ ۱۰۷۱ ۱۰۷۲ ۱۰۷۳ ۱۰۷۴ ۱۰۷۵ ۱۰۷۶ ۱۰۷۷ ۱۰۷۸ ۱۰۷۹ ۱۰۸۰ ۱۰۸۱ ۱۰۸۲ ۱۰۸۳ ۱۰۸۴ ۱۰۸۵ ۱۰۸۶ ۱۰۸۷ ۱۰۸۸ ۱۰۸۹ ۱۰۹۰ ۱۰۹۱ ۱۰۹۲ ۱۰۹۳ ۱۰۹۴ ۱۰۹۵ ۱۰۹۶ ۱۰۹۷ ۱۰۹۸ ۱۰۹۹ ۱۱۰۰ ۱۱۰۱ ۱۱۰۲ ۱۱۰۳ ۱۱۰۴ ۱۱۰۵ ۱۱۰۶ ۱۱۰۷ ۱۱۰۸ ۱۱۰۹ ۱۱۱۰ ۱۱۱۱ ۱۱۱۲ ۱۱۱۳ ۱۱۱۴ ۱۱۱۵ ۱۱۱۶ ۱۱۱۷ ۱۱۱۸ ۱۱۱۹ ۱۱۲۰ ۱۱۲۱ ۱۱۲۲ ۱۱۲۳ ۱۱۲۴ ۱۱۲۵ ۱۱۲۶ ۱۱۲۷ ۱۱۲۸ ۱۱۲۹ ۱۱۳۰ ۱۱۳۱ ۱۱۳۲ ۱۱۳۳ ۱۱۳۴ ۱۱۳۵ ۱۱۳۶ ۱۱۳۷ ۱۱۳۸ ۱۱۳۹ ۱۱۴۰ ۱۱۴۱ ۱۱۴۲ ۱۱۴۳ ۱۱۴۴ ۱۱۴۵ ۱۱۴۶ ۱۱۴۷ ۱۱۴۸ ۱۱۴۹ ۱۱۵۰ ۱۱۵۱ ۱۱۵۲ ۱۱۵۳ ۱۱۵۴ ۱۱۵۵ ۱۱۵۶ ۱۱۵۷ ۱۱۵۸ ۱۱۵۹ ۱۱۶۰ ۱۱۶۱ ۱۱۶۲ ۱۱۶۳ ۱۱۶۴ ۱۱۶۵ ۱۱۶۶ ۱۱۶۷ ۱۱۶۸ ۱۱۶۹ ۱۱۷۰ ۱۱۷۱ ۱۱۷۲ ۱۱۷۳ ۱۱۷۴ ۱۱۷۵ ۱۱۷۶ ۱۱۷۷ ۱۱۷۸ ۱۱۷۹ ۱۱۸۰ ۱۱۸۱ ۱۱۸۲ ۱۱۸۳ ۱۱۸۴ ۱۱۸۵ ۱۱۸۶ ۱۱۸۷ ۱۱۸۸ ۱۱۸۹ ۱۱۹۰ ۱۱۹۱ ۱۱۹۲ ۱۱۹۳ ۱۱۹۴ ۱۱۹۵ ۱۱۹۶ ۱۱۹۷ ۱۱۹۸ ۱۱۹۹ ۱۲۰۰ ۱۲۰۱ ۱۲۰۲ ۱۲۰۳ ۱۲۰۴ ۱۲۰۵ ۱۲۰۶ ۱۲۰۷ ۱۲۰۸ ۱۲۰۹ ۱۲۱۰ ۱۲۱۱ ۱۲۱۲ ۱۲۱۳ ۱۲۱۴ ۱۲۱۵ ۱۲۱۶ ۱۲۱۷ ۱۲۱۸ ۱۲۱۹ ۱۲۲۰ ۱۲۲۱ ۱۲۲۲ ۱۲۲۳ ۱۲۲۴ ۱۲۲۵ ۱۲۲۶ ۱۲۲۷ ۱۲۲۸ ۱۲۲۹ ۱۲۳۰ ۱۲۳۱ ۱۲۳۲ ۱۲۳۳ ۱۲۳۴ ۱۲۳۵ ۱۲۳۶ ۱۲۳۷ ۱۲۳۸ ۱۲۳۹ ۱۲۴۰ ۱۲۴۱ ۱۲۴۲ ۱۲۴۳ ۱۲۴۴ ۱۲۴۵ ۱۲۴۶ ۱۲۴۷ ۱۲۴۸ ۱۲۴۹ ۱۲۵۰ ۱۲۵۱ ۱۲۵۲ ۱۲۵۳ ۱۲۵۴ ۱۲۵۵ ۱۲۵۶ ۱۲۵۷ ۱۲۵۸ ۱۲۵۹ ۱۲۶۰ ۱۲۶۱ ۱۲۶۲ ۱۲۶۳ ۱۲۶۴ ۱۲۶۵ ۱۲۶۶ ۱۲۶۷ ۱۲۶۸ ۱۲۶۹ ۱۲۷۰ ۱۲۷۱ ۱۲۷۲ ۱۲۷۳ ۱۲۷۴ ۱۲۷۵ ۱۲۷۶ ۱۲۷۷ ۱۲۷۸ ۱۲۷۹ ۱۲۸۰ ۱۲۸۱ ۱۲۸۲ ۱۲۸۳ ۱۲۸۴ ۱۲۸۵ ۱۲۸۶ ۱۲۸۷ ۱۲۸۸ ۱۲۸۹ ۱۲۹۰ ۱۲۹۱ ۱۲۹۲ ۱۲۹۳ ۱۲۹۴ ۱۲۹۵ ۱۲۹۶ ۱۲۹۷ ۱۲۹۸ ۱۲۹۹ ۱۳۰۰ ۱۳۰۱ ۱۳۰۲ ۱۳۰۳ ۱۳۰۴ ۱۳۰۵ ۱۳۰۶ ۱۳۰۷ ۱۳۰۸ ۱۳۰۹ ۱۳۱۰ ۱۳۱۱ ۱۳۱۲ ۱۳۱۳ ۱۳۱۴ ۱۳۱۵ ۱۳۱۶ ۱۳۱۷ ۱۳۱۸ ۱۳۱۹ ۱۳۲۰ ۱۳۲۱ ۱۳۲۲ ۱۳۲۳ ۱۳۲۴ ۱۳۲۵ ۱۳۲۶ ۱۳۲۷ ۱۳۲۸ ۱۳۲۹ ۱۳۳۰ ۱۳۳۱ ۱۳۳۲ ۱۳۳۳ ۱۳۳۴ ۱۳۳۵ ۱۳۳۶ ۱۳۳۷ ۱۳۳۸ ۱۳۳۹ ۱۳۴۰ ۱۳۴۱ ۱۳۴۲ ۱۳۴۳ ۱۳۴۴ ۱۳۴۵ ۱۳۴۶ ۱۳۴۷ ۱۳۴۸ ۱۳۴۹ ۱۳۵۰ ۱۳۵۱ ۱۳۵۲ ۱۳۵۳ ۱۳۵۴ ۱۳۵۵ ۱۳۵۶ ۱۳۵۷ ۱۳۵۸ ۱۳۵۹ ۱۳۶۰ ۱۳۶۱ ۱۳۶۲ ۱۳۶۳ ۱۳۶۴ ۱۳۶۵ ۱۳۶۶ ۱۳۶۷ ۱۳۶۸ ۱۳۶۹ ۱۳۷۰ ۱۳۷۱ ۱۳۷۲ ۱۳۷۳ ۱۳۷۴ ۱۳۷۵ ۱۳۷۶ ۱۳۷۷ ۱۳۷۸ ۱۳۷۹ ۱۳۸۰ ۱۳۸۱ ۱۳۸۲ ۱۳۸۳ ۱۳۸۴ ۱۳۸۵ ۱۳۸۶ ۱۳۸۷ ۱۳۸۸ ۱۳۸۹ ۱۳۹۰ ۱۳۹۱ ۱۳۹۲ ۱۳۹۳ ۱۳۹۴ ۱۳۹۵ ۱۳۹۶ ۱۳۹۷ ۱۳۹۸ ۱۳۹۹ ۱۴۰۰ ۱۴۰۱ ۱۴۰۲ ۱۴۰۳ ۱۴۰۴ ۱۴۰۵ ۱۴۰۶ ۱۴۰۷ ۱۴۰۸ ۱۴۰۹ ۱۴۱۰ ۱۴۱۱ ۱۴۱۲ ۱۴۱۳ ۱۴۱۴ ۱۴۱۵ ۱۴۱۶ ۱۴۱۷ ۱۴۱۸ ۱۴۱۹ ۱۴۲۰ ۱۴۲۱ ۱۴۲۲ ۱۴۲۳ ۱۴۲۴ ۱۴۲۵ ۱۴۲۶ ۱۴۲۷ ۱۴۲۸ ۱۴۲۹ ۱۴۳۰ ۱۴۳۱ ۱۴۳۲ ۱۴۳۳ ۱۴۳۴ ۱۴۳۵ ۱۴۳۶ ۱۴۳۷ ۱۴۳۸ ۱۴۳۹ ۱۴۴۰ ۱۴۴۱ ۱۴۴۲ ۱۴۴۳ ۱۴۴۴ ۱۴۴۵ ۱۴۴۶ ۱۴۴۷ ۱۴۴۸ ۱۴۴۹ ۱۴۵۰ ۱۴۵۱ ۱۴۵۲ ۱۴۵۳ ۱۴۵۴ ۱۴۵۵ ۱۴۵۶ ۱۴۵۷ ۱۴۵۸ ۱۴۵۹ ۱۴۶۰ ۱۴۶۱ ۱۴۶۲ ۱۴۶۳ ۱۴۶۴ ۱۴۶۵ ۱۴۶۶ ۱۴۶۷ ۱۴۶۸ ۱۴۶۹ ۱۴۷۰ ۱۴۷۱ ۱۴۷۲ ۱۴۷۳ ۱۴۷۴ ۱۴۷۵ ۱۴۷۶ ۱۴۷۷ ۱۴۷۸ ۱۴۷۹ ۱۴۸۰ ۱۴۸۱ ۱۴۸۲ ۱۴۸۳ ۱۴۸۴ ۱۴۸۵ ۱۴۸۶ ۱۴۸۷ ۱۴۸۸ ۱۴۸۹ ۱۴۹۰ ۱۴۹۱ ۱۴۹۲ ۱۴۹۳ ۱۴۹۴ ۱۴۹۵ ۱۴۹۶ ۱۴۹۷ ۱۴۹۸ ۱۴۹۹ ۱۵۰۰ ۱۵۰۱ ۱۵۰۲ ۱۵۰۳ ۱۵۰۴ ۱۵۰۵ ۱۵۰۶ ۱۵۰۷ ۱۵۰۸ ۱۵۰۹ ۱۵۱۰ ۱۵۱۱ ۱۵۱۲ ۱۵۱۳ ۱۵۱۴ ۱۵۱۵ ۱۵۱۶ ۱۵۱۷ ۱۵۱۸ ۱۵۱۹ ۱۵۲۰ ۱۵۲۱ ۱۵۲۲ ۱۵۲۳ ۱۵۲۴ ۱۵۲۵ ۱۵۲۶ ۱۵۲۷ ۱۵۲۸ ۱۵۲۹ ۱۵۳۰ ۱۵۳۱ ۱۵۳۲ ۱۵۳۳ ۱۵۳۴ ۱۵۳۵ ۱۵۳۶ ۱۵۳۷ ۱۵۳۸ ۱۵۳۹ ۱۵۴۰ ۱۵۴۱ ۱۵۴۲ ۱۵۴۳ ۱۵۴۴ ۱۵۴۵ ۱۵۴۶ ۱۵۴۷ ۱۵۴۸ ۱۵۴۹ ۱۵۵۰ ۱۵۵۱ ۱۵۵۲ ۱۵۵۳ ۱۵۵۴ ۱۵۵۵ ۱۵۵۶ ۱۵۵۷ ۱۵۵۸ ۱۵۵۹ ۱۵۶۰ ۱۵۶۱ ۱۵۶۲ ۱۵۶۳ ۱۵۶۴ ۱۵۶۵ ۱۵۶۶ ۱۵۶۷ ۱۵۶۸ ۱۵۶۹ ۱۵۷۰ ۱۵۷۱ ۱۵۷۲ ۱۵۷۳ ۱۵۷۴ ۱۵۷۵ ۱۵۷۶ ۱۵۷۷ ۱۵۷۸ ۱۵۷۹ ۱۵۸۰ ۱۵۸۱ ۱۵۸۲ ۱۵۸۳ ۱۵۸۴ ۱۵۸۵ ۱۵۸۶ ۱۵۸۷ ۱۵۸۸ ۱۵۸۹ ۱۵۹۰ ۱۵۹۱ ۱۵۹۲ ۱۵۹۳ ۱۵۹۴ ۱۵۹۵ ۱۵۹۶ ۱۵۹۷ ۱۵۹۸ ۱۵۹۹ ۱۶۰۰ ۱۶۰۱ ۱۶۰۲ ۱۶۰۳ ۱۶۰۴ ۱۶۰۵ ۱۶۰۶ ۱۶۰۷ ۱۶۰۸ ۱۶۰۹ ۱۶۱۰ ۱۶۱۱ ۱۶۱۲ ۱۶۱۳ ۱۶۱۴ ۱۶۱۵ ۱۶۱۶ ۱۶۱۷ ۱۶۱۸ ۱۶۱۹ ۱۶۲۰ ۱۶۲۱ ۱۶۲۲ ۱۶۲۳ ۱۶۲۴ ۱۶۲۵ ۱۶۲۶ ۱۶۲۷ ۱۶۲۸ ۱۶۲۹ ۱۶۳۰ ۱۶۳۱ ۱۶۳۲ ۱۶۳۳ ۱۶۳۴ ۱۶۳۵ ۱۶۳۶ ۱۶۳۷ ۱۶۳۸ ۱۶۳۹ ۱۶۴۰ ۱۶۴۱ ۱۶۴۲ ۱۶۴۳ ۱۶۴۴ ۱۶۴۵ ۱۶۴۶ ۱۶۴۷ ۱۶۴۸ ۱۶۴۹ ۱۶۵۰ ۱۶۵۱ ۱۶۵۲ ۱۶۵۳ ۱۶۵۴ ۱۶۵۵ ۱۶۵۶ ۱۶۵۷ ۱۶۵۸ ۱۶۵۹ ۱۶۶۰ ۱۶۶۱ ۱۶۶۲ ۱۶۶۳ ۱۶۶۴ ۱۶۶۵ ۱۶۶۶ ۱۶۶۷ ۱۶۶۸ ۱۶۶۹ ۱۶۷۰ ۱۶۷۱ ۱۶۷۲ ۱۶۷۳ ۱۶۷۴ ۱۶۷۵ ۱۶۷۶ ۱۶۷۷ ۱۶۷۸ ۱۶۷۹ ۱۶۸۰ ۱۶۸۱ ۱۶۸۲ ۱۶۸۳ ۱۶۸۴ ۱۶۸۵ ۱۶۸۶ ۱۶۸۷ ۱۶۸۸ ۱۶۸۹ ۱۶۹۰ ۱۶۹۱ ۱۶۹۲ ۱۶۹۳ ۱۶۹۴ ۱۶۹۵ ۱۶۹۶ ۱۶۹۷ ۱۶۹۸ ۱۶۹۹ ۱۷۰۰ ۱۷۰۱ ۱۷۰۲ ۱۷۰۳ ۱۷۰۴ ۱۷۰۵ ۱۷۰۶ ۱۷۰۷ ۱۷۰۸ ۱۷۰۹ ۱۷۱۰ ۱۷۱۱ ۱۷۱۲ ۱۷۱۳ ۱۷۱۴ ۱۷۱۵ ۱۷۱۶ ۱۷۱۷ ۱۷۱۸ ۱۷۱۹ ۱۷۲۰ ۱۷۲۱ ۱۷۲۲ ۱۷۲۳ ۱۷۲۴ ۱۷۲۵ ۱۷۲۶ ۱۷۲۷ ۱۷۲۸ ۱۷۲۹ ۱۷۳۰ ۱۷۳۱ ۱۷۳۲ ۱۷۳۳ ۱۷۳۴ ۱۷۳۵ ۱۷۳۶ ۱۷۳۷ ۱۷۳۸ ۱۷۳۹ ۱۷۴۰ ۱۷۴۱ ۱۷۴۲ ۱۷۴۳ ۱۷۴۴ ۱۷۴۵ ۱۷۴۶ ۱۷۴۷ ۱۷۴۸ ۱۷۴۹ ۱۷۵۰ ۱۷۵۱ ۱۷۵۲ ۱۷۵۳ ۱۷۵۴ ۱۷۵۵ ۱۷۵۶ ۱۷۵۷ ۱۷۵۸ ۱۷۵۹ ۱۷۶۰ ۱۷۶۱ ۱۷۶۲ ۱۷۶۳ ۱۷۶۴ ۱۷۶۵ ۱۷۶۶ ۱۷۶۷ ۱۷۶۸ ۱۷۶۹ ۱۷۷۰ ۱۷۷۱ ۱۷۷۲ ۱۷۷۳ ۱۷۷۴ ۱۷۷۵ ۱۷۷۶ ۱۷۷۷ ۱۷۷۸ ۱۷۷۹ ۱۷۸۰ ۱۷۸۱ ۱۷۸۲ ۱۷۸۳ ۱۷۸۴ ۱۷۸۵ ۱۷۸۶ ۱۷۸۷ ۱۷۸۸ ۱۷۸۹ ۱۷۹۰ ۱۷۹۱ ۱۷۹۲ ۱۷۹۳ ۱۷۹۴ ۱۷۹۵ ۱۷۹۶ ۱۷۹۷ ۱۷۹۸ ۱۷۹۹ ۱۸۰۰ ۱۸۰۱ ۱۸۰۲ ۱۸۰۳ ۱۸۰۴ ۱۸۰۵ ۱۸۰۶ ۱۸۰۷ ۱۸۰۸ ۱۸۰۹ ۱۸۱۰ ۱۸۱۱ ۱۸۱۲ ۱۸۱۳ ۱۸۱۴ ۱۸۱۵ ۱

## اشراک ۱۰

تزیہ لے جانے پر فقہاء کا اتفاق ہے، اس لیے کہ صریح حدیث ہے: "مَسُوا بِهِمْ مَسَ فُهِلِ الْكِتَابُ" <sup>(۱)</sup> (اں (مجوس) کے ساتھ اہل کتاب جیسا سلوک نہ ہو، ورنہ اس سے بھی کتاب پر اہل کتاب ہونے کا شبہ ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے تزیہ مقرر کیا ہے۔ جہاں تک اں کے علاوہ دوسرے کناریں تو اں کی تیس قسمیں ہیں:

### الف- مرتدین:

ان لوگوں سے بالاتفاق تزیہ قبول نہیں یا جائے گا، اس سے کہ مرتد نے اسلام کی بدعت پانے اور اس کی خوبیوں سے وقف ہونے کے بعد اپنے رب کا انکار کیا ہے، لہذا وہ اسلام قبول کرے گا یا اسے قتل کر دیا جائے گا۔

### ب- عرب کے شرکین:

حنفی، شافعی، مالکیہ اور بعض مالکیہ کے روایات ان سے تزیہ قبول نہیں یا جائے گا، اس لیے کہ نبی ﷺ نے ان کے درمیان شہرہ پانی اور قرآن انیس کی زبان میں مازل ہوا، اس لیے معجزہ ان کے حق

(۱) حدیث: "مَسُوا بِهِمْ..." کی روایت مالک نے محمد بن علی کے طریق سے حضرت عبدالرحمن بن عوف سے مروی ہے۔ ابن مبارک نے کہا یہ منقطع ہے اس لئے کہ محمد بن علی کی ملاقات حضرت عمر سے ہوئی حضرت عبدالرحمن بن عوف سے ثابت نہیں ہے البتہ اچھے طریق سے اس کے معنی کا متصل ہونا ثابت ہے۔ طبرانی نے سائب بن یزید کی سند سے اس کی روایت کی ہے۔ طبری نے کہا کہ اس کی سند میں وہ روایت ہے جسے میں نہیں پہچانتا ہوں۔ ابن جریر نے کہا ابو عبیدہ صحیح سند سے یہ روایت حضرت حذیفہ سے کی ہے "لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ أَصْحَابِي أَخْلَوْا الْعِزَّةَ مِنَ الْمَعْوِ مَا أَعْدَلْتُهَا" کہ اگر میں اپنے اصحاب کو مجوس سے جزیرہ لے جوتے نہ دیکھتا تو میں نہ بیٹا (توبہ الخواک ۱۳۷۳) صحیح کردہ مکتبہ الحسینی، مجمع الزوائد ۶/۳۱۳ مع کردہ مکتبہ التقدی، فتح الباری ۶/۲۱۱ طبع التقدیر

وہو علی شرکہ فاسہم لہ" <sup>(۱)</sup> (مغیر بن یزید غزوہ حنین کے دن نبی ﷺ کے ساتھ تھے حالانکہ وہ اس وقت مشرک تھے، اور آپ ﷺ نے انہیں (قیمت میں) حصہ دیا)۔

مالکیہ کا مذہب معتد قول کی رہے یہ ہے کہ مشرک سے مدایما ممنون ہے یمن نہ خود سے تھے تو اسے رہا نہیں جائے گا، اور مالکیہ کی دہریہ رہے (جسے صریح نے اختیار کیا ہے) یہ ہے کہ اسے ہر حال میں رہا جائے گا <sup>(۲)</sup>۔

### مشرکین سے جزیرہ لینا:

۱۰- فقہاء اس بات پر اتفاق ہے کہ اہل کتاب سے تزیہ قبول کیا جائے گا، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"لَا تَلْبِسُوا الْإِيمَانِ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ الْإِيمَانِ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ" <sup>(۳)</sup> (اہل کتاب جو کہ نہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ قیامت کے دن پر، اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول نے حرام بتلایا ہے، اور نہ بچے، یں کو قبول کرتے ہیں، ان سے یہاں تک لڑو کہ ماتحت ہو کر اور رعیت بن کر جزیرہ دینا قبول کر لیں)، اسی طرح مجوس (آتش پرستوں) سے

ہے (۳/۳۷۹ طبع الدرر النعمیہ) اور ابن جریر نے انہیں میں مرسل ہوئے کی وجہ سے مغلوط کہا ہے (۱۰۰/۳۷۹ طبع لشرکۃ المصیر)۔

(۲) حدیث: "أَنْ صَعِدَ بِي أُمِّيَّةٌ عَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حَبَسَ وَهُوَ عَلَى شِرْكِهِ فَأَسْهَمَ لِي" کی روایت مسلم (۲/۳۷۷ طبع انہیں) نے کی ہے۔

(۳) حاشیہ ابن عابد بن ۲۳۵۳، انہی ۲۵۹۹ طبع الدرر النعمیہ، الدرر النعمیہ، ۳۷۸۲۔

(۳) سورہ توبہ ۲۹۔

## اشراک ۱۱

میں زیادہ ظاہر ہے، اس لئے اس سے اسلام کے ساتھ کچھ اور قبول نہیں کیا جائے گا، پس اگر وہ مسلمان نہیں ہوں گے تو قتل کر دیا جائے گا، اور مالکیہ کا رجحان قبول یہ ہے کہ ان سے یہ قبول کیا جائے گا۔

### ج۔ غیہ عرب مشرکین:

شامیہ کے نزدیک اس سے یہ قبول نہیں کیا جائے گا، امام احمد کا ظاہر مذہب یہی ہے، ان سے اسلام یا کفر کے علاوہ کچھ بھی قبول نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "فَاَقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ" (۱) (وہ مشرکوں کو جہاں پاؤ۔ مارو)۔ اور رسول اللہ ﷺ کا قول ہے: "امروا لی بالافعال الناس حتی یقولوا لا اِلهَ اِلاَّ اللہ، فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوا مِنِّیْ دِمَاءِہُمْ وَاَمْوَالِہُمْ اِلاَّ بِحَقِّہَا" (۲) (مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک جہاد کرنا رہوں جب تک کہ وہ لا اِلهَ اِلاَّ اللہ کا اقرار نہ کر لیں، پس اگر وہ اس کے قائل ہو جائیں گے تو مجھ سے اپنا خون اور پناہ محفوظ کر لیں گے، البتہ اس کا یہ کی وجہ سے جو حق تعلق ہو اس کی واپسی ان پر ضروری ہوگی)۔

مرحفیہ، مالکیہ اور ایک قول کی رو سے امام احمد کے نزدیک ان سے یہ قبول کیا جائے گا، اس لئے کہ ان میں ایمان بنا جائے ہے، لہذا ان پر جزیہ مقرر کرنا بھی جائز ہوگا (۳)۔

### مشرک کو مان دینا:

۱۱۔ علماء نے مشرک کے لئے مان دینے کو تاکہ وہ اللہ کا کلام سنے،

(۱) سورہ توبہ ۵۔

(۲) حدیث: "امروا لی بالافعال الناس" کی روایت کثرتوں (۵۷۷)۔

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ۲۷۸/۳، اختتامی المندہ ۱۶۰/۲، حاشیہ الدوسلی

جائز قرار دیا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "وَنُوحِیْ اِلَیْہِ الْمُرْسَلٰتِ اَلْمُشْرِکِیْنَ اَسْجَارُکَ فَاَحْرِہُ حَتّٰی یَسْمَعَ کَلَامَ اللّٰہِ ثُمَّ اَنْبَلَعْہُ مَامَہُ" (۱) (اور اگر کوئی مشرکین میں سے آپ سے پناہ کا طالب ہو تو آپ اس کو پناہ دیجئے تاکہ وہ کلام ہی سن لے پھر اس کو اس کے آئین کی جگہ میں بیٹھا دیجئے)، امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ یہ حکم قیامت تک کے لئے ہے، جیسا کہ انہوں نے سے قاصدوں کے لئے جائز قرار دیا ہے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ مشرکین کے قاصدوں کو مان دیتے تھے، اور آپ ﷺ نے مسیحیہ مذہب کے دونوں قاصدوں سے فرمایا: "لَوْلَا اَنْ الرَّسُلَ لَا تَقْتُلُ لَقَتَلْتُکُمَا" (۲) (اگر یہ ضابطہ نہ ہوتا کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا ہے تو میں تم دونوں کو قتل کر دیتا)۔

اور مان نام کی طرف سے ہوگا، اس لئے کہ اس کی ولایت عام ہے، اور امیر کی طرف سے ان مشرکین کے لئے ہوگا جو اس کے مقابلہ میں ہوں، اور مکلف با اختیار مسلمان کی طرف سے ہوگا، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "ذِمَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَةٌ یَسْعٰی بِہَا اَدْبَاحُہُمْ، فَمَنْ اَخْرَجَ مُسْلِمًا فَعِنْدَہُ لَعْنَةُ اللّٰہِ وَالْمَلَائِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ، وَلَا یَقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ" (۳)

= ۲۰۱/۲، مفتی محمد سعید، ۲۳۳، رد المحتار ج ۱ ص ۳۰۵/۲۔

(۱) سورہ توبہ ۶۔

(۲) حدیث: "لَوْلَا اَنْ الرَّسُلَ لَا تَقْتُلُ لَقَتَلْتُکُمَا" کی روایت احمد اور ابوداؤد نے حم بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کی ہے۔ دونوں کے الفاظ تقریباً برابر ہیں، اس حدیث کے حلق ابوداؤد و ابوداؤد نے سکوت اختیار کیا ہے اور صاحب فتح الباری نے کہا کہ اس کی سند اچھی ہے (مسند احمد بن حنبل ۳۸۷-۳۸۸، فتح کردہ المکتب الاسلامی ۳۸۷، عون المعبود ۳۸، طبع البند، فتح الباری ۶۲/۲، طبع ۱۴۰۰)۔

(۳) حدیث: "ذِمَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَةٌ یَسْعٰی بِہَا اَدْبَاحُہُمْ" کی روایت بخاری (فتح الباری ۲۷۹/۲-۲۸۰) طبع انتقادی سے حضرت علی بن ابی طالب



### اشراک ۱۳

(۱) مارے لے، اور، اور چھلی «رند کی حلاں کئے گئے ہیں»، اور سمندر کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "هو الظهور ماؤه، الحبل مبطه" (۱) (اس کا پانی پاک ہے اس کا مروا حلال ہے)۔

ان طرح تباہی کے شکار اور اس کے بیچ کی صحت پر فقہاء مذاہب کا اتفاق ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وطعام الیمیں اوتوا الکتاب حل لکم" (۲) (اور جو لوگ کتاب دیئے گئے ہیں اس کا ذبیحہ تمہارے لئے حلال ہے)، امام بخاری فرماتے ہیں کہ ان کے کمانے سے مراد اس کا ذبیحہ ہے، ابن مسعود، درناہل علم سے یہی مروی ہے، اور اس لئے کہ قیس بن اسکن الاسدی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بکم نزلتم بفارس من البط، فاداً اشتريتم لحماً فان كان من يهودي أو نصراني فكلوا، وإن كان ذبيحة محوسى فلا تأكلوا" (۳) (ملک

(مسد نوب کا کسی کو ممنوع دینا یکساں ہے، ان کا «نی بھی اس کا قصد کرتا ہے، تو جو شخص کسی مسلمان کی عمدہ شے کرے اس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی عنت ہے، اور اس کی نہ کوئی عقلی عمدت قبول ہوں نہ فرض)۔

اس کی تفصیل (مستامین) کی اصطلاح میں ملے گی (۱)۔

مشرک کا شکار و رس کا ذبیحہ:

۱۲۔ بخاری کے شکار اور اس کے ذبیحہ کی حرمت پر علماء کا اتفاق ہے، اہل جہاد و حق کی ضرورت نہیں ہے جیسے چھلی اور رند کی، تو علماء کا اس کی بوجہ پر اتفاق ہے۔

اور تمام کفار، خود وہ دیت پرست ہوں یا ربہ یق ہوں، یا ان کے علاوہ ہوں، ان سب کا حکم ان کے بخاری حرمت کے سلسلہ میں مجوسیوں جیسا ہے، سوائے ان جانوروں کے جنہیں اللہ نے نہیں کیا جاتا، مثلاً چھلی اور رند کی، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "أحلت لنا ميتتان: الحوت والجراد" (۲)

= سے مرفوعا کی ہے

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۲۷، المغنی ص ۸۸، مجمع ۲۰۵/۵۔ ۲۰۶-۲۰۷، قلیوبی ص ۲۶۱، الدرر ص ۲/۱۸۵-۱۸۳، جوہر لا طبع ۲۵۸-۲۵۹، بدیع المعانی ص ۳۳۱، طبع لا مام۔

(۲) حدیث: "أحلت لنا ميتتان: الحوت والجراد" کی روایت ابن ماجہ نے کی ہے، الفاظ اسی کے ہیں اور امام احمد، امام شافعی، عہد بن حید، دارقطنی، ابن عدی اور ابن مردویہ نے زید بن اسلم بن ابن عمر کے طریق سے مرفوعا کی ہے۔ ابن جریر مانتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے اور بخاری نے اس کی روایت کی ہے جو عہد اللہ بن عمر، سقوف ہے و مانتے ہیں یہ سند صحیح ہے و وہ سند کے معنی میں ہے و در دارقطنی نے بھی اس کے سقوف ہوئے کو صحیح کہا ہے نووی مانتے ہیں اگرچہ اس کا سقوف معنی صحیح ہے لیکن وہ مرفوع کے حکم میں ہے، اس لئے کہ اپنی رائے سے یہ بات نہیں کہی جاسکتی (سنن ابن ماجہ ص ۲/۱۰۷، طبع عینی الحلی، دارقطنی ص ۲۷۱-۲۷۲، طبع

= دارالاسلام للطباعة، اسنن الکبریٰ للیمینی ص ۲۵۳، ۲۵۷، طبع دارالحدیث، احادیث الدیوب فی تخریج احادیث، ہدیہ ص ۲/۲۰۲، طبع مطبعہ الجلالہ لحدیث ص ۳۸۳، فیض القدیر ص ۲۰۰، طبع المکتبۃ البخاریہ ص ۳۵۶۔ (۱) رد المحتار علی الحدائق، اشیر، ابن ماجہ ص ۱۸۹، الکافی ص ۶۳، طبع المکتبۃ الاسلامی، اسنن ص ۸/۵۶۷، ۵۷۰، الدرر ص ۲/۱۸۵، طبع ۱۰۳، نہاد المکتبۃ ص ۱۰۶، طبع المکتبۃ الاسلامی دمشق۔ حدیث "هو الظهور ماؤه" حضرت ابویہ ص ۵، جامع، علی بن ابی طالب، اس، عہد اللہ بن عمر، فرای اور ابوبکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ حضرت ابویہ ص ۵ کی حدیث کی روایت ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابویہ، ابن ماجہ سے مرفوعا کی ہے۔ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بخاری نے اسے صحیح قرار دیا ہے جیس کہ ترمذی نے من سے نقل کیا ہے۔ (تختہ الاخوان ص ۲۳۰، ۲۳۳، طبع کردہ المکتبۃ الشریعہ، سنن ابی حاتم ص ۱۶۷، طبع المطبعۃ المصریہ، ابوداؤد، ابویہ، ابن ماجہ ص ۳، ۳۲، طبع المکتبۃ الشریعہ، ابن ماجہ، تحقیق محمد بن عبدالباقی ص ۶، طبع عینی الحلی، نصب الراية ص ۹۵-۹۶، طبع دارالطاسون، المجلد ص ۱۲، ۹، طبع شرکت المطابع ہندیہ احمد)۔

(۲) سورۃ مائدہ ص ۵۔

(۳) حدیث: "بکم نزلتم بفارس من البط، فاداً اشتريتم لحماً"۔

1 = 2

فارس کے مدربط میں جب تم کوئی اور کشت فریاد ہو تو اُس پہنچنے والا یہودی نصرانی ہو تو کھانا، اور نرمی مجبوری کا دیکھو موت کھانا۔  
تفصیل کے لئے دیکھئے: (صید اور دباغ)۔

آشپز

تقریب:

۱- مشروبہ شراب کی جڑ ہے اور شراب "مری" جانی جانے والی چیز کا نام ہے، خود وہ جس نوعیت کی ہو، پانی ہو یا کچھ اور، اور جس حالت میں بھی ہو، اور ہر وہ چیز جس میں چہا مانہ ہواں کے تحقق نہ جاتا ہے، اسے پیا جاتا ہے<sup>(۱)</sup>۔

اصطلاح شریعت میں اشرجہ کا اطلاق اس مشروب پر ہوتا ہے جو شے آمر ہو، جو لوگوں میں اگورتر تکجور اور نیچے سے بنا ہو، یا نپوں مشا، گندم یا جو سے یا شیشی پیچ میں مشا شہد سے اور خواہ وہ پینا ہو یا یوگ کپ (۲)۔ اور خواہ وہ پرانے نام سے مشہور ہو مشا (خمر) کہنے نام سے (جیسے عرق اور خمیس وغیرہ) اس لئے کہ نبی ﷺ کی حدیث ہے: ”لوشرب اناس من فہنی الخمر وہستویہا بغیر اسمہا“ (۳)



=  
روایت عبدالرزاق نے اپنے معنف میں قیس بن مکس کی کے طریق سے،  
حضرت عبداللہ بن مسعود سے ان الفاظ میں کی ہے اور یہ عبداللہ بن مسعود پر  
موقوف ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: "لکم لولسم لولسا لا یقصب بہا  
بمسلمونہ، إلیما ہم البط - أو لال، البیط - وفارسی، إلیما  
اشتریس لجماً فسلوا، فإن کان ذبیحة یهودی أو نصرانی  
لکموا، فإن طعامهم حل لکم" (تم کسی لکی جگہ ترو جہاں مسلمان  
تصاب نہ ہوں، بلکہ وہ لوگ بظنی ایسا ہی لوگ ہوں تو جب تم گوشت خریدو  
معلوم کر لو، اگر وہ یہودی یا نصرانی کا ذبیحہ ہو تو اس کو کھاؤ کہ ان کا ذبیحہ تمہارے  
لئے حلال ہے) (معنف عبدالرزاق ۳۷۷-۳۸۸، تاریخ کردہ المکتب  
لوزن کی)۔

(۱) لسان العرب ۵ ج طبع ۱۲۸۵ مع القاموس المکمل، مختار الصحاح ۵ ج (شوب)۔  
 (۲) تخمین الحقائق ۱۸ ج طبع ۱۲۸۳ در المعرف، مکتبہ فتح القدیر مع الہدایہ ۹ ج ۱۲۸۳ طبع دار احیاء التراث، ابن طبری ۵ ج ۱۲۸۸ طبع دار احیاء التراث، البدونہ ۶ ج ۱۲۶۱ طبع دار احیاء التراث، الدرر السنی مع الشرح الکبیر ۱۳ ج طبع دار الفکر، الخزانہ فی ۱۱۲ ج در الفکر، کلی مع جامعہ القدیونی و میرہ ۳ ج ۱۲۰۲ طبع عیسیٰ الحلی، مشی الحکام ۳ ج ۱۸۷۷ طبع مکتبہ عیسیٰ بنیامین، الحکام ۸ ج ۱۸۷۷-۱۸۷۸ طبع کردہ المکتبۃ الاسلامیہ، جامعہ النجف علی شرح ۵ ج ۱۵۷۷-۱۵۷۸ طبع دار احیاء التراث، انشی ۸ ج ۱۲۰۳ طبع المراسلہ، کشاف القناع ۶ ج ۱۲۶۶ طبع کردہ مکتبۃ انصر۔  
 (۳) حدیثہ الکبشویہ، اناس میں لکھی، کی روایت احمد ابو داؤد اور ابن ماجہ سے ابو مالک اشعری سے عرفوا کی ہے اس کی سند میں کلام ہے کہ حجر نے فتح مبارکی میں اس کے اچھے شوبہ کر کے ہیں (عین المعودہ ۳ ج ۷۹)۔

(میری امت کے کچھ لوگ شراب پیئیں گے اور اسے دوسرے عام سے موسوم کریں گے)۔

نشہ آور مشروبات کے قسام و درجہ قسم کی حقیقت:

۲- فقہاء کے نزدیک نشہ آور مشروبات کا اطلاق ان کے مذهب کے اختلاف کے ساتھ دو قسم پر ہوتا ہے: شراب اور دوسری مشروبات۔

### پہلی قسم: شراب

تعریف:

۳- لالت میں خمر (شراب) انگور کے رس کو کہتے ہیں جو شہ آور ہو۔ اس کا پیام اس لئے رکھا گیا کہ وہ عقل کو چھپا دیتی ہے۔ حقیقی شراب وہ ہے جو انگور سے تیار ہو، دوسری چیزوں سے تیار شدہ حقیقی شراب نہیں ہے (۱)۔ میرزا بدای کی کہتے ہیں: شراب وہ شہ آور مشروب ہے جو انگور کے رس سے بنا ہو، یہ وہ عام ہے، عام رکھا ہی رہا، دیکھتے ہیں اس لئے کہ جب اس کی حرمت مازل ہوئی اس وقت مدینہ میں انگور کی شرب نہیں تھی، ان کی شراب گدہ رکھو اور خشک کھجور کی تھی (۲)۔

صاحب قاموس کے قول ”او عامہ“ (یا وہ عام ہے) کی تشریح کرتے ہوئے ربیدی کہتے ہیں: یعنی یہ چیز کا وہ رس جو شہ آور ہو، اس سے کہ نہ نشہ پر عقل کے غائب ہو جائے پر ہے، مجبور نے اسی کو اختیار کیا ہے، و خمر (شراب) کا نام خمر اس لئے رکھا گیا کہ وہ عقل کو چھپو کر دیتی ہے اور چھپا دیتی ہے، یا اس لئے کہ اس سے چھوڑا یا طبع بہداس اس بارہ ۱۳۳۳ طبع عملى النجفی، مستحق بن حنبل ۵۲۰ طبع بیروت، بیچ اماری ۵۱۱-۵۲۰ طبع انتقید۔

(۱) مساب العرب: بارہ (حمور)۔

(۲) القاموس المکب: بارہ (حمور)۔

جاتا ہے۔ ماں تک نہ ہو چک جاتی ہے اور نشہ آور ہو جاتی ہے۔  
تو پہلے قول کی بنیاد پر تمام نشہ آور چیزیں پر خمر (شراب) کے نام کا اطلاق قیاس لغوی کے باب سے ہے۔ یہ تک اس میں عقل چھپ جاتی ہے (۳)۔

۴- اصطلاحی تعریف: خمر (شراب) کی تعریف میں فقہاء کا اختلاف ہے، اس بنا پر کہ ان کے درمیان اس کی لغوی حقیقت اور شریعت کے اطلاق کے سلسلہ میں اختلاف ہے، اہل مدینہ تمام اہل تہذیب تمام اہل حدیث، متبادلہ بعض ثنائیہ کا مذہب یہ ہے کہ خمر (شراب) کا اطلاق اس چیز پر ہوتا ہے جس کی قلیل یا بیش مقدار نشہ آور ہو، درخواہ وہ انگور سے بنائی گئی ہو یا کھجور یا گندم یا جو وغیرہ سے، ان کا استدلال نبی ﷺ کے اس قول سے ہے: ”کل مسکر حمور، وکل حمور حرام“ (۴)۔ (نشہ آور چیز خمر ہے، اور ہر خمر حرام ہے)۔

اور اسی طرح حضرت عمرؓ کے اس قول سے: ”لیہا الناس: إله نزل تحريم الحمر، وهي من خمسة: من العنب والنمر والعسل والمخطة والشعير، والخمر ما حامر العقل“ (۵) (اے لوگو! خمر کی حرمت مازل ہو چکی ہے اور وہ پانچ چیزوں سے بنتی ہے: انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو سے، اور خمر وہ ہے جو عقل کو چھپا دے)۔

قرآن میں جب شراب کی حرمت مازل ہوئی تو صحابہ نے (جو اہل زبان تھے) یہ سمجھا کہ ہر وہ چیز جو خمر (شراب) کہلاتی ہے اس نفی میں داخل ہے، چنانچہ انہوں نے اس شراب کو بہادیا جو خشک اور

(۱) تاریخ العرب: بارہ (حمور)۔

(۲) روح المعانی: ۸۸ طبع انتقید۔

(۳) حدیث: کل مسکر حمور، وکل حمور حرام کی روایت مسلم

(۴) ۵۸۷/۳ طبع النجفی، اور ابوداؤد (۸۵/۳ طبع عزت علی) نے کی ہے۔

(۵) حضرت عمرؓ کا ”لیہا الناس إله نزل تحريم الحمر وهي خمسة“

کی روایت بخاری (۳۵۱۰/۱ طبع انتقید) اور مسلم (۳۳۲۲/۳ طبع

النجفی) نے کی ہے۔

## اثر پہ ۵

ترکھوڑ سے بنائی گئی تھی، اور اس کو انہوں نے انگور سے بنی ہوئی شراب کے ساتھ خاص نہیں کیا، مزید برآں یہ کہ لغت کے اعتبار سے رائج عموم ہے، جیسا کہ پہلے گذرا، پھر اگر یہ بات تسلیم کر لی جائے کہ خمر سے مراد وہ شراب ہے جو صرف انگور کے رس سے بنی ہوئے ہے یہ کہا جائے گا کہ شریعت کی طرف سے نہ نشہ آور چیز کا خمر نام رکھنا حقیقت شریعہ ہے جو حقیقت غویہ پر مقدم ہے<sup>(۱)</sup>۔

ثانیہ: حنفیہ میں سے امام ابو یوسف اور امام محمد، انہیں مالک کا مذہب یہ ہے کہ خمر انگور کا وہ رس ہے جو نشہ آور ہو جب کہ اس میں شدت آجائے، خود وہ جہاں پہلے یا نہیں، مثلاً مانی کے ایک یہی زیادہ رائج ہے<sup>(۲)</sup>۔

امام ابو حنیفہ اور بعض ثانیہ کا مذہب یہ ہے کہ خمر انگور کا رس ہے جب کہ اس میں شدت آجائے<sup>(۳)</sup>، صرف امام ابو حنیفہ نے اس میں شدت آجائے کے ساتھ<sup>(۴)</sup> جہاں پہلے کی قید لگائی ہے<sup>(۵)</sup>، اور

(۱) افی ۵۹/۱، کشف الاستیخار ۱۱/۱۶۱، المدونہ ۲۶۱/۱، المروءۃ ۱۶۸/۱۰ طبع المکتب الاسلامی، المطبوعی علی سنن ابی داؤد ۲۶۲/۳-۲۶۳ طبع المطبعہ حلب، جامعہ البیہانی علی شرح المرقاۃ ۱۱۲/۱، فتح الباری ۸/۱۰، المستقیب، احکام و احکام لابن دینار، المعجم ۲۸۳/۳-۲۸۳/۴، تفسیر المذاہبی ۲۲۴/۱ اور اس کے بعد کے صفحات طبع المطبعہ البیہانی، المکتبۃ البیہانی ۲۳/۱۲، احکام القرآن بطریق ۲۳/۵۲، فتح الباری ۲۸۶/۱، فتح الباری ۲۳/۵۲۔

(۲) ابن ماجہ ۵/۲۸۸، شرح الکبیر مع جامعہ المدونۃ ۳۵۳/۳، تحفہ المحتاج ۳۶۱/۷ دار صادر، المروءۃ ۱۶۸/۱۰، پہلے المحتاج ۹/۸، تفسیر الانصاری ۱۱۲/۴، طبری ۵۷۷/۲، المکرانی شرح المذاہبی ۲۰/۱۲۰، مجمع الفکدی ۱۶۶/۴ اور اس کے بعد کے صفحات۔

(۳) شدت و خیر کی آئے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تاثیر میں قوت پیدا ہو جائے اس طرح کہ وہ نشہ آور ہو جائے (حاشیہ ابن ماجہ ۵/۲۸۸)۔

(۴) تفسیر لہربہ کا مطلب ہے جہاں پہلے نکلا (ساجد مراجع)۔

(۵) حاشیہ ابن ماجہ ۵/۲۸۸، فتح الباری ۲۶۱/۹، اسکی الطالب ۵۸/۳ طبع المکتبۃ البیہانی، مفتی المحتاج ۱۶/۳۔

حنفی نے انگور کے رس میں یہ شرط لگائی ہے کہ انگور کچا ہو۔ سابقہ تفسیلات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ فریقوں کے نزدیک ہر قسم کی نشہ آور چیز پر خمر کا اطلاق حقیقت کے باب سے ہے لہذا ان کے نزدیک نشہ آور شراب خمر ہے۔

لیکن دوسرے دوسرے فریق کے نزدیک خمر کی حقیقت انگور کا رس ہے جب کہ اسے جوش دیا جائے<sup>(۱)</sup>، اور فریق مانی کے نزدیک جب اس میں شدت آجائے، اور فریق مالک کے نزدیک جب کہ وہ جہاں بھی پہلے آئے۔

دوسری شریعتی بات پر خمر کا اطلاق مانی ہے، حاشیہ نہیں۔

## دوسری قسم: دوسری نشہ آور مشروبات

۵- جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ نہ نشہ آور چیز کا خمر ہونا حقیقت لغوی ہے یا حقیقت شرعی، جیسا کہ سابقہ تفسیلات سے معلوم ہوا، اور جمہور ثانیہ جن کا مذہب یہ ہے کہ خمر وہ ہے جو انگور کے رس سے بنی ہو، جمہور کے ساتھ ان کا اختلاف اس بات میں نہیں ہے کہ جس کی نشہ آور شدت کم ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے، جمہور اور کثر ثانیہ کے درمیان خمر کے اطلاق کے بارے میں اختلاف ہے ان احکام میں فرق نہیں پڑتا کہ انہوں نے ایک تہوڑی شراب پینے پر حد واجب ہوئی اور وہاں پاک ہوئی، اس کے علاوہ خمر سے متعلق دیگر احکام میں بھی اتفاق ہے، ماں ایک مسئلہ مختلف فیہ ہے اور وہ یہ ہے کہ خمر کے حادہ اور نشہ آور چیزوں کو حلال سمجھنے والے کی تکلیف کی جائے کی یا نہیں؟ تو اس اختلاف کی وجہ سے اس کی حرمت کا انکار کرنے والے کی تکلیف نہیں لی جائے گی، سب کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

(۱) العلان، یعنی آگ پر پڑ جائے بغیر جوش ملنا۔

## اثر پہ ۵

آگے آ رہی ہے (۱)۔

ان قسم کے حکم میں وہ شراب ہے جو شش سے بنائی جائے، اس کی دہشیں تین:

(۱) تسبیح از سبب: وہ یہ ہے کہ متقی کو پانی میں چھوڑ دیا جائے پکایا نہ جائے۔ یہاں تک کہ اس کی شیرینی نکل کر پانی میں جائے پھر اس میں شدت آجائے اور جوش پیدا ہو جائے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک جھاگ پھٹنے لگے اور صافشیں کرے ایک خواجہ جھاگ پھٹنے لگانا چاہیے۔

(۲) نبیذ از سبب: اور یہ متقی کا کپ پانی ہے جب کہ سے تھوڑا پانی جائے اور جوش مارے اور تیز ہو جائے (۲)۔

دوسری قسم: وہ ہے جو خشک یا تر سمجھ کر سے بنائی گئی ہو (اور وہ نشہ ہے)، اور لادھ پکی سمجھ کر سے بنائی گئی ہو (اور وہ شیرہ انگور ہے)، اسی قسم کے حکم میں علیلاب ہے، اور وہ متقی اور خشک سمجھ کر یا متقی اور لادھ پکی سمجھ کر یا متقی اور تر سمجھ کر کے پانی کی شراب ہے جو یک دوسرے سے مل گئے ہوں، جب کہ انہیں معمولی طور پر پکایا جائے اگرچہ اس میں شدت آجائے، اور وہ تہائی مقدار کے خشک ہو جانے کا اعتبار نہیں ہے (۳)۔

تیسری قسم: انگور اور سمجھ کر کے علاوہ شہد یا انجیر یا گدہ وغیرہ کی غنیہیں ہیں (۴)۔

حنفیہ کے نزدیک یہی حرام مشروبات ہیں، جہاں تک خمر

حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ شراب جس کا تھوڑا سا اور زیادہ حرام ہے اور جس کی وجہ سے حد جاری ہوتی ہے اور جس کے حال سمجھنے والے کی تکفیر کی جاتی ہے وغیرہ وغیرہ، یہ وہ خمر ہے جو صرف انگور کے رس سے بنائی گئی ہو یکن نبیذوں کے پینے والے پر ان کے نزدیک صرف اس صورت میں حد جاری ہوں جب کہ اس کی وجہ سے اسے نشہ آجائے (۵)۔

حنفیہ کے نزدیک حرام مشروبات لی تین قسمیں ہیں:

پہلی قسم: انگور سے بنائی گئی شراب، یہ درج ذیل ہیں:

نصف - خمر: یہ صامین (جو یوسف اور محمد) کے نزدیک وہ شراب ہے جو کپے انگور کے رس سے تیار کی گئی ہو، اس میں جوش پیدا ہو گیا ہو اور شدت آگئی ہو، اور امام ابوحنیفہ نے جھاگ پھٹنے کی شرط لگائی ہے، صامین کے قول میں جھاگ پھٹنے کی شرط نہیں ہے (۶)۔ اسی کے قائل، ابن کثیر (مالک، شافعی اور احمد) ہیں (۷)۔

انگور کے رس کو پکانے کی صورت میں اس کے کچھ اثرات باقی رہ جاتے ہیں، اس کے اعتبار سے اس کی مختلف قسمیں ہیں، مثلاً با ذوق (انگور کا شیرہ تھوڑا سا پکایا ہوا)، طلاء (انگور کا وہ رس جسے پکانے کی وجہ سے تہائی جاتا رہے)، مثلث (انگور کا وہ رس جسے پکانے کی وجہ سے تہائی خشک ہو جائے ایک تہائی باقی رہے)، منصف (انگور کا وہ رس جسے پکانے کی وجہ سے آدھا جاتا رہے) یکن ن سب کے حکم میں کوئی اختلاف نہیں ہے، جیسا کہ تفصیل

(۱) الفتاویٰ الہندیہ ۵/۳۹۹، ابن ماجہ بن مع الدردی ۵/۲۹۰، البدائع ۲/۲۹۳ طبع الامام۔

(۲) المصباح المہیر، الفتاویٰ الہندیہ ۵/۳۹۹، فتح القدیر مع البدیع ۳۰۹/۳۱۰۔

(۳) المنی ۸/۳۱۸-۳۱۹، تبیین الحقائق ۵/۵۷۶، البدائع ۲/۲۹۳۔

(۴) البدائع ۶/۴۹۳، الفتاویٰ الہندیہ ۵/۳۱۲، ابن ماجہ بن مع الدردی ۵/۲۹۳، البدائع مع فتح القدیر ۳۲۸۔

(۵) الہدایہ مع فتح القدیر ۹/۳۰۳۔

(۶) رد المحتار ۵/۳۸۸۔

(۷) منی ۸/۳۰۳، الحاوی للذوق ۲/۳۸۹، البدائع مع المشرح المکیر ۳۵۳، منی ۳/۶۸۳، المصباح المہیر، أساس الفقہ۔

## اشربہ ۶-۸

(شراب) کا تحقق ہے تو وہ بھاری امت حرام ہے، اور انگور اور کھجور کی نبیذ کی نشہ، مقدمہ، امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف کے نزدیک حرام ہے، بخلاف امام محمد کے (کہ وہ قہوری مقدمہ کو بھی حرام کہتے ہیں)۔ اور شہد، نجی، گندم، جو وغیرہ کی نبیذ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف کے نزدیک مباح ہے بشرطیکہ اسے سویا طرب (مستی) کی خاطر نہ پیو جائے، امام محمد نے اس سے اختلاف لیا ہے۔ اور حنفیہ کے نزدیک اس کی رائے پر فتویٰ ہے (۱) حسیا کہ آگے چل کر اس کی مناسبت ہوگی۔

### خمر کے حکام:

۶- جمہور کے مسلک کی رو سے یہاں خمر (شراب) سے مراد تمام شرابیں ہیں اور اس کے حکام درج ذیل ہیں:

پہلا حکم: خمر کی قلیں و شیر مقدمہ کا پینا حرام ہے:

۷- خمر کی حرمت کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور اہل بیت سے ثابت ہے، جب تک کتاب اللہ قاطع ہے تو اللہ تعالیٰ فرمان ہے: ”لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ“ (۲) (تم نماز کے پاس بھی ایسی حالت میں مت جاؤ کہ تم نشہ میں ہو)، تو بعض لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا اور کہا کہ جو چیز ہمیں ہمارے غافل کر دے اس کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے، بعض لوگ سے ہمارے جلد و دماغ پر اوقات میں پیتا رہے، یہاں تک کہ یہ قیامت مازں ہوئی: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّمَّنْ جَعَلَ لِلَّهِ أَنْتُمْ مُنْتَهَىٰ“ (۳) (اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب، جو، بت وغیرہ اور قمار کے تیر یہ سب گندہ باتیں، شیطان کام ہیں، سو ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کو گندہ ہو، شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب

اور جوئے کے وسیع سے تمہارے دین میں مدد مت، بغض، نفع نہ کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کی یا، سے اور نماز سے تم کو باز رکھے سو اب بھی مازا آئے گے)۔

شراب کی حرمت بتدریج اور متعدد درجات کے ضمن میں ہوئی، یہ تکہ لوگ شراب پینے کے شوقین تھے، سب سے پہلے اس سے نفرت لانے کے لئے صراحت جو آیت مازل ہوئی وہ اللہ تعالیٰ کا پیر ماں ہے: ”يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ لِيَهُمَا نَجَسٌ كَبِيرٌ وَمَنَعَ لِلنَّاسِ“ (۱) (لوگ آپ سے شراب و جوئے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، آپ فرما دیجئے کہ اس دونوں (کے استعمال) میں گناہ کی بڑی بڑی باتیں بھی ہیں اور لوگوں کو (بھٹ) نامہ لے بھی ہیں)، جب یہ آیت مازل ہوئی تو کچھ لوگوں نے اسے چھوڑ دیا اور کہا کہ جس چیز میں بڑا گناہ ہو اس کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے، اور کچھ لوگوں نے اسے نہیں چھوڑا اور کہا کہ ہم اس کی منفعت لے لیں گے اور اس کا گناہ چھوڑ دیں گے، اس کے بعد یہ آیت مازل ہوئی: ”لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَىٰ“ (۲) (تم نماز کے پاس بھی ایسی حالت میں مت جاؤ کہ تم نشہ میں ہو)، تو بعض لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا اور کہا کہ جو چیز ہمیں ہمارے غافل کر دے اس کی ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے، بعض لوگ سے ہمارے جلد و دماغ پر اوقات میں پیتا رہے، یہاں تک کہ یہ قیامت مازں ہوئی: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّمَّنْ جَعَلَ لِلَّهِ أَنْتُمْ مُنْتَهَىٰ“ (۳) (اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب، جو، بت وغیرہ اور قمار کے تیر یہ سب گندہ باتیں، شیطان کام ہیں، سو ان سے بالکل الگ رہو تاکہ تم کو گندہ ہو، شیطان تو یوں چاہتا ہے کہ شراب

۸- اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوئے کی حرمت کو تاکید کے مختلف

(۱) سورہ بقرہ ۲۱۹۔

(۲) سورہ مائدہ ۳۳۔

(۱) سورہ بقرہ ۲۱۹۔

(۲) سورہ مائدہ ۳۳۔

پہلو اس سے ہو گیا ہے:

ہل یہ ہے کہ جملہ کوٹھہ حصہ "انصاف" کے ساتھ شرب نہ کیا۔

دوسرے یہ کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے شراب اور جو کو بت پرستی کے ساتھ دیا۔

تیسرے یہ کہ گند کی تر دیا۔

چوتھے یہ کہ ان دونوں کو شیطانی عمل قرار دیا، اور شیطان سے محض شرب نہ ہوتا ہے۔

پانچویں یہ کہ اللہ نے مسکروں سے نپتے کا حکم دیا۔

چھٹے یہ کہ اس سے بچنے کو کامیابی قرار دیا، اور جب ان سے اجتناب کامیابی بخیر کی تو اس کا ثواب ماحولی اور جہاں قرار پانی۔

ساتویں یہ کہ شراب نوشی اور جو کے نتیجے میں جوہ مال، جوہ میں آتا ہے اس کا اللہ نے دیکھا، اور وہ ہے شراب اور جوہ مالوں میں باطنی بدعت اور غرض و حسد کا واقع ہونا، اور یہ بتایا کہ یہ دونوں اللہ کے کر اور اوقات نماز کی رعایت سے ہا ز رکھنے کا سبب بنتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: "لَقَدْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ" (ذاتیاتم بار آتے ہو؟) یہ ممانعت کی سب سے بلیغ تجویز ہے، گویا یہ بپایا کہ تم پر ایسی چیزیں پر نظر نہ دینی گئی ہیں جن میں طرح طرح کے موانع، عوائق ہیں، تو کیا تم ان تمام رکاوٹوں کے باوجود بار آتے ہو یا اپنی سادہ حالت پر قائم رہو گے، گویا کہ تمہیں نہ کوئی نیحت لی گئی ہو اور نہ کوئی زبردستی ہو۔

۵۔ جہاں تک سنت کا تعلق ہے تو شراب کی قلیل بیش مقدار کی حرمت

(۱) تفسیر دشتری ۱/ ۶۷۳-۶۷۵ تا ۶۷۷ کریم دارالکتب المرآۃ تفسیر قرطبی ۲۸۵/ ۱ اور اس کے بعد کے صفحات مطبعہ دارالکتب تفسیر طبری ۳۱۷ اور اس کے بعد کے صفحات مطبعہ المصطفیٰ الجلی، تفسیر رازی ۱۷۹/ ۱ اور اس کے بعد کے صفحات المطبوعہ المہر، تفسیر روح المعانی ۱۵۷/ ۱ اور اس کے بعد کے صفحات المطبوعہ المہر یہ

سے تعلق بہت ہی احادیث وارد ہیں، جمہور عالم فرماتے ہیں کہ ہر وہ شراب جس کی زیادہ مقدار پینے سے نشہ طاری ہو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے، تو یہ صحیح اور منطقی وغیرہ کے نشہ اور نیشہ کو عام ہوگا، ان کی دلیل مذکور بالا آیت اور اس کی دلیل حدیث میں: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کل مشروب مسکر فہو حرام" (۱) (ہر وہ شراب جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے)۔

"ربنہ" نے فرمایا: "کل مسکر خمور، وکل خمور حرام" (۲) (ہر نشہ آور چیز حرام ہے، ہر خمور حرام ہے)۔

حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "انہاکم عن للیل ما مسکر کثیرہ" (۳) (جس کی زبودہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار کے استعمال سے بھی تم کو منع کرتا ہوں)۔

"ربنہ" کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ما مسکر کثیرہ فقلیلہ حرام" (۴) (جس کی بیش مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے)۔

اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "کل مسکر حرام،

(۱) حدیث: "کل مشروب مسکر فہو حرام" کی روایت بخاری (صحیح ۳۱۷۱ طبع استنباطی) اور مسلم (۱۵۸۵۳ طبع المکتبۃ) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: (فخرہ نمبر ۳) میں گذر چکا ہے۔

(۳) حدیث: "انہاکم عن للیل ما مسکر کثیرہ" کی روایت در تلمیذ (۲۵۱۳ طبع دارالحکامین قاہرہ) بخاری (۳۰۱۸۸ طبع المکتبۃ التجاریہ) نے کی ہے، مندرجہ اس حدیث کو مختصر السنن (۵/ ۲۷۷ طبع کردہ دارالعرفہ) میں محفوظ دیا ہے۔

(۴) حدیث: "ما مسکر کثیرہ فقلیلہ حرام" کی روایت ابن ماجہ (۲۵۰۲ طبع المکتبۃ) اور دار تلمیذ (۲۵۱۳ طبع دارالحکامین قاہرہ) نے کی ہے، اس حدیث کے لئے فتح المبارکی میں محفوظ دیا ہے (۲۳۱۰ طبع استنباطی)۔

حرام ہے، اور انہیں احادیث میں سے رسول اللہ ﷺ کا قول: ”کل مسکرو خمر“ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر نشہ آور چیز کا نام خمر (شراب) رکھا جائے گا، جیسا کہ بعض احادیث میں بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نشہ آور چیز حرام لھجیہ ہے، خواہ وہ کم ہو یا زیادہ، اور خواہ اس کے پینے والے کو اس سے نشہ آئے یا نہ آئے، یہ جمہور کے نزدیک ہے<sup>(۱)</sup>۔

حیہ کا مذہب یہ ہے کہ انگور کے پتے رس میں صاف نہیں کے، نہ ایک جب بوش اور شدت آجائے، ورنہ ام ہونے کے نزدیک حجاب نچینک، تو یہی دھرم (شراب) ہے جس کی قلیل و کثیر مقدار کا مابین حرام و حلال ہے، یہ نکتہ وہ حرام لھجیہ ہے، اس لئے اس کی تعمیری اور زیادہ مقدار حرمت میں نہ آتا ہے۔

لیکن انگور اور کھجور کے علاوہ دوسری چیزوں کا رس یا ان دونوں سے پانی ہوئی چیز اس کی شرط کے ساتھ حرام لھجیہ نہیں ہے<sup>(۲)</sup>، اس بنا پر اس میں سے صرف نشہ آور مقدار کا چھ حرام ہوگا، جیسا کہ اس کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔

نشہ آور چیز، انگور کا رس، کھجور کی شراب، و خشک انگور کی شراب کے بارے میں تمام مذاہب کا اتفاق ہے کہ اس کی قلیل بیشہ مقدار کا چھ حرام ہے، ان احادیث کی بنیاد پر جو پتے گندہ چکیں، اور مخصوص عیدہ اصولۃً اسام کے اس فرمان کی وجہ سے کہ: ”الخمیر من ہاتین الشحرقین“<sup>(۳)</sup> (شراب ان دونوں درختوں سے تیار ہوتی ہے)، اور پھر حضور ﷺ نے کھجور اور انگور کے درخت کی طرف اشارہ

و ما أسکر من الخمر قبل الکف من حرام“ (ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس کا ایک فرق<sup>(۱)</sup> نشہ پیدا کرے اس کا ایک چلو بھی حرام ہے)<sup>(۲)</sup>۔

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ: ”نبی رسول اللہ ﷺ عن کل مسکر و منصر“<sup>(۳)</sup> (رسول اللہ ﷺ نے ہر نشہ آور اور منصر پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا)۔

یہ تمام احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ ہر نشہ آور چیز

(۱) قوی (راہ کے لٹنے کے ساتھ) ایک پیمانہ ہے جس میں سولہ رطل ملتا ہے اور قوی (راہ کے مکون کے ساتھ) ایک پیمانہ ہے جس میں ایک سو بیس رطل ملتا ہے حدیث میں یہی مراد ہے (الکھایہ لابن الاثیر، لسان العرب مادة (قوی)۔)

(۲) حدیث: ”کل مسکر حرام و ما أسکر من الخمر قبل الکف من حرام“ کی روایت ابو داؤد ترمذی اور ابن حبان نے حضرت جابرؓ سے کی ہے۔ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے اور ترمذی نے اس کو یقیناً اور کہا ہے۔ شوکانی نے کہا کہ دارقطنی نے اس کے ساتھ ہونے کی وجہ سے مطول قرار دیا ہے (معجم المعبود ۳۷۷ طبع المکتبۃ التحدیثیہ لاہور ۱۹۷۷ء) ۱۰۷۷ تاریخ کردہ المکتبۃ الشریعہ، اور الملتان الی زوائد ابن حبان ۳۳۶ تاریخ کردہ دار لکھنؤ، بکمل لا و طار ۱۹۵۶ء ۱۶۱ تاریخ کردہ دار الفکر ۱۹۷۳ء)۔

(۳) حدیث: ”نبی عن کل مسکر و منصر“ کی روایت ابو داؤد نے حضرت ام سلمہؓ سے کی ہے۔ ترمذی نے کہا کہ اس کی سند میں شریح بن حبیب ہیں جنہیں احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے تخریجاً اور دیا ہے اور بہت سے لوگوں نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔ شوکانی نے کہا کہ یہ حدیث اس وقت ہے کہ اس سے استدلال کیا جائے۔ جامع الاصول کے تحقق عبدالقادر انوار نے کہا کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔ حاکم ابن حجر نے فتح الباری میں اسے حسن قرار دیا ہے۔ اسی طرح اس کی سند میں حکم بن صمد ہے ابن حبان نے ثقات میں کہا کہ وہ مؤثر نہیں کہتا تھا اور اس نے اس حدیث کو محض بیان کیا ہے (معجم المعبود ۳۷۷ء ۳۷۷ء طبع المکتبۃ الشریعہ، لاہور ۱۹۷۷ء) ۱۰۷۷ تاریخ کردہ المکتبۃ الشریعہ، لاہور ۱۹۷۷ء) ۱۰۷۷ تاریخ کردہ دار الفکر ۱۹۷۳ء)۔

(۱) مفتی محمد جعفر، ۱۸۷۷ء، اہمسی ۸، ۳۰۴، الدور ۱۶/۱۱، کتب الفتاویٰ ۱/۱۷۱، اشعیر الکبیر ۱/۲۲۲-۲۲۵۔

(۲) بیحد ہی کھجور یا انگور سے بنائی جاتی ہیں جیسا کہ پہلے کہ۔

(۳) حدیث: ”الخمیر من ہاتین الشحرقین“ کی روایت مسلم (۳۷۷) طبع الفتاویٰ (۱۸۷۷ء) ۱۰۷۷ تاریخ کردہ دار الفکر ۱۹۷۳ء)۔



شریہ تھوڑا سا پکایا ہوا) اور مصنف (نگور کا دس جسے پکانے کی وجہ سے آدھا رہ جاتا ہے) کے پینے میں ہوتا ہے (۱)۔

کچے ہوئے انگور یا اس کے رس کا حکم:

۱۱- انگور کے رس کو اگر معمولی طور پر پکایا گیا ہو کہ وہ تہائی سے کم مقدار میں نہ خشک ہوئی ہو اور وہ نشہ آور نہ ہو تو عام فقہاء کے نزدیک اس کی تکلیف و شریعتی مقدار کا جیسا حرام ہوگا، اس لئے اگر پکانے کی وجہ سے وہ تہائی سے کم مقدار جاتی رہی تو اس میں حرام باقی ہے اور وہ تہائی سے زیادہ مقدار ہے، لیکن اگر پکانے سے وہ تہائی مقدار چلی گئی اور ایک تہائی باقی رہا تو اگرچہ اس میں شدت اور تیزی آگئی ہو پھر بھی امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک حلال ہے، امام محمد اس کی حرمت کے قائل ہیں، اور یہ اختلاف اس صورت میں ہے جب کہ اس کے استعمال کا مقصد قوت حاصل کرنا ہو، اگر سر ہو، ہستی مقصود ہو تو بالاتفاق حرام ہے، امام محمد سے ایک قول شیخیوں کی طرح بھی منقول ہے، اور ان سے ایک روایت یہ ہے کہ انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا ہے، اور ایک روایت یہ ہے کہ انہوں نے اس میں توقف کیا ہے۔

یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ انگور کے رس کو پکایا جائے، اور اگر انگور کو اس کی اصلی حالت میں پکایا جائے تو امام ابو یوسف نے امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے کہ اس کا حکم رس جیسا ہے، جب تک کہ اس کی وہ تہائی مقدار نہ چلی جائے حلال نہ ہوگا۔

اور حسن نے امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے کہ اس کا حکم منگی جیسا ہے، یہاں تک کہ اگر تھوڑا پکایا ہے تو وہ بخورہ منگی کے ہو جائے گا، یعنی اس میں سے جو نشہ آور نہ ہو خواہ اس کی وہ تہائی مقدار نہ نکلے ہو وہاں ہوگا، کیونکہ اسے نچوڑنے سے قبل پکا کر شراب کی صفت سے بعید ہے،

فرمایا، اور جو یہاں ہے وہی ضرر کہہا، نے کا مستحق ہے، لہذا وہ حرام ہوگا۔ یہ اس وقت ہے جب کہ اس میں وہیوں کا رس پکایا ہو، پکا ہوا نہ ہو، اور صاحبین کے نزدیک جوش مارنے لگا ہو اور اس میں شدت اور تیزی آگئی ہو، اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک جھاگ پھٹنے لگا ہو۔

اور چون چیزوں سے پکا کر بنائی گئی حنفیہ کے نزدیک اس کا کیا حکم ہے؟ پیا گئے آ رہا ہے۔

شراب کے تلچھٹ پینے کا حکم (۱):

۱۰- جمہور فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ شراب کا تلچھٹ جیسا حرام ہے اور اس کے پینے والے پر حد جاری ہوگی، اس لئے کہ وہ بلاشبہ شراب ہے، اور شراب کے تلچھٹ مردہ، شہداء، رتین کے تلچھٹ کا حکم یکساں ہے، ان سب میں کوئی فرق نہیں ہے، اور تلچھٹ کے گازھے جسے کو گر کوئی کھالے تو اس پر حد نافذ ہوگی۔

حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ شراب کے تلچھٹ کا پینا مکروہ ہے (۲)، کیونکہ اس میں شراب کے منتشہ رات ہوتے ہیں، اور اس کا تھوڑا حصہ اس کی کثیف مقدار کے مانند ہے، لیکن تلچھٹ کے پینے پر نہ اس وقت جاری ہوگی جب کہ اس پر شہ جاری ہو جائے، اس لئے کہ تلچھٹ کو شراب میں بہا جاتا ہے، پس جب اس کی وجہ سے اس پر شہ جاری ہو جائے تو اس پر نہ واجب ہو جائے کی جیسا کہ باقی (نگور کا

اس حدیث کی بنیاد پر نگور اور انگور میں شراب کو خالص کرنا ہے۔ جمہور نے ان کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ حدیث میں حد نہیں ہے اور یہ جائز ہے کہ شراب ان دلوں درختوں کے علاوہ میں بھی ہو (دیکھئے لہذا ۸۳/۳۵۳-۳۵۴ طبع دوم ۱۴۱۶ھ، مجلد ۷، ۳۳۳ اور اس کے بعد کے صفحات)۔

(۱) رد ذی الحصر، وہ تلچھٹ ہے جو اس کے نیچے باقی نہ جاتا ہے (ترتیب القاسم کی لکھا)۔

(۲) یہاں پر مکروہ سے مراد مکروہ تحریمی ہے اور وہ کسی ظنی دلیل کی بنیاد پر کسی فعل سے یا درجہ کے طلب کا ثبوت ہے (مسلم اثبوت ۸۵۸ طبع بلاق)۔

(۱) البدیع ۳۶۱، منی الحدیث ج ۴، ۸۸، مجلد ۷، ۵۷۵۔

لہذا وہ تہائی کے جانے کا اعتبار نہیں کیا جائے گا<sup>(۱)</sup>۔

(۱) یہ کہ اس کا بیجا عاقبت حاصل کرنے وغیرہ جیسے منصفہ کے

لے ہو۔

(۲) یہ کہ اسے سوا بلع اور طرب مسقی کی غرض سے نہ پئے، نہ

اس مقصد سے پئے گا تو خواہ مقدار کم ہو یا زیادہ وہوں صورتیں حرام ہوں گی۔

(۳) یہ کہ وہ اتنی مقدار میں نہ پئے جس کے بارے میں غالب

گمان ہو کہ وہ نشہ آور ہو جائے گی، نہ اس طرح پئے تو وہ شرکی پیوہ حرام ہوگا جس کے پینے سے نشہ جاری ہو، نہ شرکی پیوہ ہوگا جس کے نشہ آور ہونے کا یقینی علم ہو یا غالب گمان ہو یا عادت اس سے نشہ آجاتا ہو<sup>(۱)</sup>۔

۱۲۔ یہ سب امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہے جیسا کہ پہلے گذر رہا تھا، اور اس کے بعد فقہاء اہل سنت میں سے سنیوں، ثوری، ابن ابی لیلیٰ، شریک، ابن شہرہ، وراقیہ تمام فقہائے کوفہ اور ائمہ علمائے مصر کی بھی یہی رائے ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ شراب کے علاوہ دوسری اس تمام بینہ میں میں من کی شیر مقدار نشہ پیدا کرتی ہے، حرام چیز نفس مکر ہے نہ کہ بذات خود نبیذ، اور یہ صرف اس نبیذ میں ہوتا ہے جسے پکایا گیا ہو<sup>(۲)</sup>۔

۱۳۔ امام ابو حنیفہ اور ان کے ہم خیال فقہاء کی دلیل، روایت اجماعیہ ہیں<sup>(۳)</sup>۔

۱۴۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ: ان السبی سبیلہ  
تھی سبیلہ فشمہ فقطب وحبہ لشفہ، ثم دعا بماء فصبہ علیہ

(۱) بدائع الصنائع ۱/ ۲۹۳، حاشیہ ابن ماجہ میں مع الدرر السنی ۵/ ۲۹۱-۲۹۲۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ میں مع الدرر السنی ۵/ ۲۹۱-۲۹۲، مہذب المسیح مع تقدیرہ ۹/ ۳۷، بدائع الصنائع ۱/ ۳۸۷۔

(۳) البدائع ۱/ ۲۹۳ اور اس کے بعد کے صفحات، مہذب المسیح مع تقدیرہ ۹/ ۳۳، المصوب ۵/ ۲۳ اور اس کے بعد کے صفحات۔

کھجور اور منقہ کی پکی ہوئی نبیذ اور دوسری تمام نبیذوں کا حکم: ۱۲۔ جمہور علماء ہندسب (جیسا کہ پہلے گذرا) یہ ہے کہ بچے یا بیکے ہوئے میں سے جو نشہ آور ہو، خواہ اسے انگور سے بنایا گیا ہو یا کھجور یا منقہ وغیرہ سے، اس کی قیاساً بیشہ مقدار بیجا حرام ہے۔ ان کے لالہ پئے ذکر کے جا چکے ہیں۔

جب تک منقہ کا تعلق ہے تو امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ کھجور کی نبیذ و منقہ کی تصبیح نشہ آور پکایا گیا ہو اس کا بیجا حرام ہے، البتہ اس کی نشہ آور مقدار بیجا حرام ہے۔

امام محمد سے دو روایتیں ہیں: اول یہ کہ اس کا بیجا حرام نہیں لیکن نشہ کے بغیر حد، جب نہ ہو کہ دوسری روایت میں امام محمد فرماتے ہیں کہ میں اسے حرام نہیں دیتا لیکن میں اسے چیتا بھی نہیں ہوں۔

امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف نے اپنے اس قول پر اس سے استدلال کیا ہے کہ اس کو اس طرح پکایا جائے (کہ اس میں سے وہ تہائی سے کم مقدار خشک ہو جائے) تو اس کی صرف نشہ آور مقدار ہی حرام ہوگی اگرچہ اس میں شدت آجائے، مگر جہاں بیکے سے بیشہ ٹپکا، اسے یہ غالب گمان ہو کہ اس کے پینے سے نشہ نہیں آئے گا، اور یہ اس لئے کہ اس میں بذات خود نشہ پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔

اور اس کی وہ تھوڑی مقدار جو نشہ آور نہ ہو امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک اگرچہ اس کا بیجا حرام ہے لیکن یہ علت علی الاطلاق نہیں ہے، بلکہ وہ کچھ شرائط کے ساتھ متعید ہے جو درج ذیل ہیں:

(۱) بدائع الصنائع ۱/ ۲۹۳، مہذب المسیح مع تقدیرہ ۹/ ۳۷، الدرر السنی ۵/ ۲۹۱-۲۹۲۔

و شرب مہ" (۱) (بی ﷺ کے پاس نبیہ لائی تھی، آپ ﷺ نے سے سوکھا تو آپ ﷺ کا چہرہ انور اس کی شدت کی وجہ سے متبش ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے پانی منایا اور اس میں ڈال دیا اور اس سے پیا۔)

ب نبی ﷺ نے فرمایا: "لا تسموا الزهو (۲) والربط جميعا، ولا تسموا الربط والربيب جميعا، ولكن استلوا كل واحد منهما على حلقته" (کھجور کے چال کی سب ک اس کا رنگ خالص سرخ یا زرد ہو گیا ہو، اور کھجور کی ایک ساتھ نبیہ نہ بنا، اور نہ کھجور اور مٹگی کی ایک ساتھ نبیہ بنا، بلکہ اس میں سے م ایک کی علیحدہ نبیہ بنا)، اور بخاری کی روایت میں رطب (کھجور) کے بجائے تمر (کھجور) کا ذکر ہے (۳)، فقہاء نے فرمایا کہ اس میں اس کی صراحت ہے کہ ان دونوں میں سے ہر ایک سے علیحدہ بنائی گئی نبیہ مباح ہے۔

ج۔ "عن ابی سعید رضى الله عنه ان النبی ﷺ بھی عن التمر والزبيب ان يخلط بهما يعني في الابتداء" (حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کھجور اور مٹگی کو باہم ملا کر نبیہ بنانے سے منع فرمایا ہے)، اور ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ "آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "من شربه معكم فليشربه ربيعا فردا، ونعرا فردا وبسرا فردا" (۴) (تم میں سے جو شخص اسے پیا چاہے، اسے چاہئے کہ تین شش تہا تک کھجور یا تہا کھجور کی نبیہ پئے)۔

(۱) حدیث: "ان النبي ﷺ لم يبيعه" کی روایت دارقطنی (۳/۲۷۳ طبع دار الحاسن) اور بیہقی (۸/۳۰۳ طبع دار الفوائد) نے لکھی ہے۔  
(۲) الزهو کھجور کا پھل جب کہ اس کا رنگ خالص سرخ یا زرد ہو جائے (المصباح)۔  
(۳) حدیث: "لا تسموا الزهو" کی روایت مسلم (۱۵۶۱ طبع المکتب) نے کی ہے۔ بخاری نے درج دلی لفظ کے ساتھ اس کی روایت کی ہے۔  
(۴) "لہی ان یجمع بین التمر والزهو" (۱۰/۱۷۰ طبع المستقر)۔  
(۵) حضرت ابو سعیدؓ کی حدیث: "ان النبي ﷺ لم یجمع علی التمر" کی

۱۔ ان حضرات نے انہوں کے مخلوط نبیہ کی بابت پر حضرت عائشہؓ کی روایت سے استدلال کیا ہے، ورنہ ماتی میں کہ: "كما يستبدل رسول الله في سقاء، فتأخذ قبضة من تمر، وقبضة من زبيب، فطر حهما فيه، ثم يصب عليه الماء فتستبدل غدوة فیشربه عشية، وتستبدل عشية فیشربه غدوة" (۱) (نم رسول اللہ ﷺ کے لئے پانی پینے کے برتن میں نبیہ بناتے تھے۔ جس نم ایک مٹگی خجور اور ایک مٹگی مٹگی پیتے تھے پھر ہم اس دونوں کو اس میں ڈال دیتے تھے پھر ہم اس میں پانی ڈالتے تھے جس نم صبح کے وقت اس سے نبیہ بناتے تھے تو آپ ﷺ شام کے وقت اسے پیتے تھے، اور ہم شام کے وقت اس سے نبیہ بناتے تو آپ صبح کے وقت اسے پیتے تھے)۔

#### ۱۳۔ ان کے دلائل آثار سے:

الف۔ وہ روایت ہے جو حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ثمار بن یاسر کو کھانا کھانے کے پاس شام کا ایک مشروب لایا، یہ جسے اتنا پایا یا کہ اس کا وہ تہا حصہ پیا، یہ وہ ایک تہا ہوا رہا، جس اس سے اس کا شیطان (یعنی شہ) اس کے بنوں کی بو چلی گئی اور اس کا حال اور طیب حصہ باقی رہا، پس تم اپنے اطراف کے مسلمانوں سے کہو کہ وہ اپنی مشروبات میں توست سے کام لیں (۲)، تو حضرت عمرؓ نے اس بات کی صراحت فرمادی ہے کہ ایک تہا سے زائد حرام ہے،

روایت مسلم (۳/۱۵۷۳-۱۵۷۵ طبع المکتب) نے کی ہے۔

- (۱) حضرت عائشہؓ کی حدیث: "كما یصل" کی روایت ابن ماجہ (۲۶/۳ طبع المکتب) نے کی ہے، شکانی نے ثل طوطار میں اس حدیث کے ایک روایت کے مچول ہونے کی وجہ سے مطلق کہا ہے (۳/۸۳ طبع المکتب)۔  
(۲) ثل طوطار ۸/۷۷، البدائع ۲/۲۹۳ اور اس کے بعد کے صفحات، الموطأ ۵/۲۳ اور اس کے بعد کے صفحات۔

بن ابی ہشام، ابی بن عب، اُس، عائشہ، بن عباس، جابر بن عبد اللہ، نعمان بن شیبہ، معاویہ بن جبل وغیرہ فقہ نے صحیحہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

ابن المسوب، عطاء بن حاتم، مجاہد، قاسم بن عبد العزیز، ابو ثور، ابو جہید، اسحاق بن راہویہ، وزعی، جہور فقہ نے تیار اور فقہائے تابعین اور ان کے بعد کے لوگوں سے روایت کرنے والے جہور حدیثین اسی کے قائل ہیں (۱)۔

بعض مشروبات کے بارے میں بعض مذہب کی تفصیلات:  
۱۶- مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کا بعض یہ مشروبات جو ان کے نزدیک غیر شرعی ہیں مثلاً خلیطیس (دوبند جو دھیرے کو پانی میں ملا کر پانی بنی ہو)، "دوبند" رشتا (جو کی شراب) کے حکم میں اختلاف ہے۔

### الف- خلیطیس:

مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ جو چیزیں فہیم بنائے جانے کے قابل ہیں مثلاً "جو کچھ سمجھو اور سمجھو اور مٹائی ان میں سے" دھیرے میں کا، یا حرام ہے، اگرچہ ان میں شدت پیدا نہ ہوئی ہو، اس سے کہ رسول اللہ ﷺ نے تر سمجھو اور "جو کچھ سمجھو" ایک ساتھ فہیم بنانے سے منع فرمایا ہے (۲)، اور ممانعت تحریم کا تقاضہ کرتی ہے جب کہ ہاں تحریم کے بجائے کرہت وغیرہ کی طرف پھیرنے والا کوئی اثر نہ ہو، یعنی اس جیسی حدیث کے ظاہر

اور اس طرف اشارہ نہ ہو کہ جب تک اس کا وہ تہائی حصہ ختم نہ ہو اس وقت تک اس میں نشہ پیدا کرنے والی قوت قائم رہتی ہے، اور انہوں نے اس مشروب میں رخصت دی ہے جس کا وہ تہائی حصہ ختم ہو کر ایک تہائی باقی رہ گیا ہو۔

ب- وہ اثر جو حضرت عمرؓ سے ہی مروی ہے کہ وہ تینہ پیتے تھے، اور یہ کہ وہ اور حضرت علی، ابو جہید بن الجراح، معاویہ بن ابی سفیان، ابو ذر، اور ابوسوی شعری، کو یعنی ان کے اس میں کو جسے پانے سے وہ تہائی ختم ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے، حال قرآن پیتے تھے، اور سے پیتے تھے، اور حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ یہ ظاہر اس کے ظہور کی طرح ہے، پھر انہوں نے اس کے پینے کا حکم دیا، اور حضرت علیؓ لوگوں کو وہ ظاہر کھلاتے تھے جس میں مکھی پڑ جاتی تھی، اس کی حاکمیت کی وجہ سے نکل نہیں سکتی تھی۔

### دوسری مشروبات کا حکم:

۱۵- یہ بات پہلے گذر چکی کہ جہور ظاہر کا مذہب یہ ہے کہ مشہور مشروب کا تھوڑا اور زیادہ حصہ حرام ہے، اسی بنیاد پر وہ مشروبات جو سبب، شہد، اور نجیہ وغیرہ سے بنائے گئے ہوں، اگر ان کی زیادہ مقدار کے پینے سے نشہ آجائے تو ان کی تھوڑی مقدار کا حرام ہوگا، خلیطیس میں محمد بن الحسن اسی کے قائل ہیں، "اور خلیطیس کے ذریعے ایک مٹی کی قوت مٹتی ہے" اور اس کی وجہ وہ لائل ہیں جو پہلے گذر چکے کہ "ان کل شراب مسکو خمر وکل خمر حرام" (۳) مشہور مشروب شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے (۴) وغیرہ۔

جہور کی رائے حضرت عمرؓ، ابن مسعود، ابن عمر، ابو ہریرہ، سعد

(۱) الحنفی ۳۰۵ اور اس کے بعد کے منہات، المواقف ۳۱۸، مغنی المحتاج

۱۸۶۳، ۱۸۸۷، المستطی علی الاموال ۳۷، ۱۲، الروضہ ۶۸۰ -

(۲) اس حدیث کی ترجیح گذر چکی (تھور نمبر ۱۲)۔

(۳) المدخل ۳۹۳، ۳۹۴، تمیز الفقہ ۳۶۱، ۳۷۷، حاشیہ ابن ماجہ

۳۹۳-۳۹۴

پر عمل کرتے ہوئے غلیظیں سزاوردی کے طور پر حرام ہوں گے<sup>(۱)</sup>، اگرچہ اس دنوں سے بلاواسطہ شرب نشہ نہ ہو۔

شافعیہ فرماتے ہیں کہ غیر نشہ آور شرابات میں مصنف جو حنک اور تر کھجور سے بنائی جاتی ہے، اور غلیظ جو کچی کھجور اور تر کھجور سے بنائی جاتی ہے، اس لئے کہ تغیر سے پہلے ہی خللائی وجہ سے اس میں نشہ تیزی کے ساتھ پیدا ہو جاتا ہے۔ تو پینے والا یہ سمجھتا ہے کہ وہ نشہ آور نہیں ہے حالانکہ وہ نشہ آور ہوتی ہے۔ پس اگر اس کے نشہ آور نہ ہونے کا طمیس ہو اور اس میں طرب ہستی پیدا کرنے والی شدت نہ ہو تو اس کا استعمال حلال ہوگا<sup>(۲)</sup>۔

حنابلہ فرماتے ہیں کہ غلیظیں مکروہ ہیں، اور وہ یہ ہے کہ پانی میں، حیر وں کی میز بنائی جائے، کیونکہ بنائے غلیظیں سے منع فرمایا ہے<sup>(۳)</sup>۔

ہام حنڈ سے مروی ہے کہ غلیظیں حرام ہیں، قاضی کہتے ہیں کہ ہام احمد جو اسے حرام کہتے ہیں اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ جب اس میں شدت اور شہ پیدا ہو جائے، اور انشاء اللہ یہی صحیح ہے، اور نبی ﷺ سے اس سے منع فرمایا ہے کہ اس میں تیزی سے حرام نشہ پیدا ہو جاتا ہے، لہذا اگر نشہ نہ ہو تو حرمت ثابت نہ ہوگی<sup>(۴)</sup>۔

ب۔ غیر نشہ آور بنیذ (۵)؛

۱۔ حنابلہ وغیرہ فرماتے ہیں کہ اگر میز بنانے کی مدت قریب ہو یا

(۱) المصلح علی الموطا ۳۹۱، ابوداؤد الحکم ۱/۲۸۷ اور اس کے بعد کے صفحات، شائع کردہ مکتبۃ الکلیات الادبیہ

(۲) مفتی اکتاج ۳/۱۸۷۔

(۳) اس حدیث کی تخریج گذر چکی (نظر نمبر ۱۶)۔

(۴) ایسی ۳۱۸/۸ اور اس کے بعد کے صفحات، کتاب احتیاج ۹۱/۶ اور اس کے بعد کے صفحات۔

(۵) وہ وہ کھجور یا تر وغیرہ وہ غلے ہیں جن میں پانی میں ڈالا جائے تاکہ اس پانی میں اس کا مزہ آجائے، بشرطیکہ اس پر تمین دن نہ گذریں ورنہ وہ حرام ہوگا، جیسا

مختصر ہو اور وہ ایک اس ایک رات ہے تو مکروہ نہیں ہے، لیکن اگر بنیذ اتنی مدت تک رو جائے کہ اس میں نشہ پیدا ہوجانے کا احتمال ہو تو وہ مکروہ ہوگا، اور مالکیہ اور شافعیہ کے نزدیک نشہ آور ہونے سے پہلے حرمت ثابت نہیں ہوتی، تو انہوں نے مدت کا یہ جوش پیدا ہونے کا اعتبار نہیں لیا ہے<sup>(۱)</sup>، اور حنابلہ کے نزدیک اس میں جب تک جوش نہ پیدا ہو یا اس پر تمین اس میں رات کی مدت نہ گذر جائے حرمت ثابت نہ ہوتی۔

۲۔ اگر اس یا بنیذ کو اس میں جوش پیدا ہونے یا شدت پانے یا اس پر تمین دن گذرنے سے قبل پکایا جائے یہاں تک کہ اس کا نشہ مٹم ہو جائے تو وہ مباح ہے جیسے اس (پایا ہو گاڑھارے)، اور اس طرح کے اور سے مراد ہے، اور رخت و رب کے شراب، یہ تک تحریم تو نشہ آتی، مگر ثابت ہوتی ہے، اس لئے اس کے ماسواش اصل اباحت باقی رہے گی<sup>(۲)</sup>۔

۳۔ انہوں نے حضرت ابن عباسؓ کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ: "ان النبی ﷺ کان یمنع لہ الربیب، فیشربہ الیوم والعد وبعد العد الی مساء الثالثة، ثم یأمر بہ فیسقی أو یہراق" (۳) (نبی ﷺ کے لئے منقہ کو پانی میں بھگویا جاتا تھا اور آپ ﷺ اسے اس دن اور اس کے گئے دن اور گئے دن کے بعد تیس دن کی شام تک پیتے تھے، پھر آپ ﷺ کے حکم کے مطابق وہ اسے کو پانی یا باری جاتی تھی)۔

کرا کے اس کی وضاحت آ رہی ہے (المجموع الموسیطہ ۱۰/۱۰۷)۔

(۱) اروضہ ۱۰/۶۸، طہر و ن ۱/۲۳۳ بیوزیہ الحکم ۱/۲۹۰۔

(۲) مفتی ۸/۳۱۷۔

(۳) حدیث ۳۴۱۱ النبی ﷺ کان یمنع لہ الربیب... کی روایت مسلم (۵۸۹/۳) طبع انجلی نے کی ہے۔

برتنوں میں نبید بنانا:

۱۸- منافیہ جاز نبید بنانا، فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ چڑے سے بنائے گئے برتنوں میں نبید بنانا جائز ہے اور وہ مشک میں، اور ان کے علاوہ میں سب کا اتفاق ہے۔

حنفی کا مذہب یہ ہے کہ قسم کے برتن میں نبید بنانا جائز ہے، ثواب و دوزخ، (۱) حتم (۲)، مزفت (۳)، برقیہ (۴)، یا اس کے علاوہ دوسرے برتنوں میں لے کر برتنوں میں نبید بنانے کے درمیان حاصل ہونے والے شرب میں طرب پیدا کرنے والی شدت نہیں ہوتی، اس سے صرف یہ کہ اس برتنوں میں اور ان کے علاوہ میں نبید بنانا مباح ہو، اور برتنوں میں نبید بنانے کے سلسلہ میں جو ممانعت و روئے ہو وہی علیہ السلام کے اس قول سے منسوخ ہے: "كنت نهيتكم عن الأشربة في ظروف الأدم، فاشربوا في كل وعاء، غير أن لا تشربوا مسكراً" (میں نے تمہیں چڑے کے برتنوں میں پینے سے منع کیا تھا، پس اب تم ہر برتن میں پی سکتے ہو، البتہ نشہ آور چیز مت پیو)، اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: "نهيتكم عن الظروف، وإن ظرف لا يحل شياً ولا يحرمه، وكل مسكر حرام" (۵) (میں نے تمہیں بعض برتنوں

میں پینے سے منع کیا تھا، اور بے شک برتن نہ کی چیز کو حرام کرنا ہے نہ حرام، اور نہ نشہ آور چیز حرام ہے)، یہ حدیث صراحتاً دلالت کرتی ہے کہ گذشتہ زمانے میں ان برتنوں سے منع کیا گیا تھا اور یہ حدیث اس کے لئے ماسخ ہے۔

اس پر دور روایت بھی دلالت کرتی ہے جسے امام احمد نے حضرت انس سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہیں: "نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشبذ في الدباء والنقير والحشم والمرقت" (۱) (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دبا، نکیر، حشم اور مزفت میں نبید سے منع فرمایا)، پھر اس کے بعد فرمایا: "ألا كنت نهيتكم عن الشبذ في الأوعية فاشربوا فيما شئتم، ولا تشربوا مسكراً، من شاء أو كس سقاء، ه علیٰ قس" (۲) (دیکھو! میں نے تمہیں بعض برتنوں میں نبید بنانے سے منع کیا تھا، تو اب تم جس برتن میں چاہو پوین نشہ آور چیز مت پیو، جو چاہے وہ اپنے مشکیزہ کے منہ کو باندھ کر گناہ کا مرتکب ہو)۔

مذکورہ دونوں میں نبید بنانے (کی حرمت) کے منسوخ ہونے کا قول جمہور فقہاء کا ہے، ان میں سے ثانیہ "پینے والی چیزوں میں حرماً - لا يحل شياً ولا يحرمه، وكل مسكر حرام" کی روایت مسلم (۱۵۸۵ طبع النسخ) نے کی ہے۔

- (۱) حدیث: "نہی عن الشبذ في الدباء والنقير والحشم و جزات" کی روایت مسلم (۱۵۷۹ طبع النسخ) نے کی ہے۔
- (۲) یعنی جو شخص چاہے مشکیزہ کا منہ باندھ دے (یعنی چڑے سے ہونے والے برتن کا منہ) شرب کو محفوظ رکھے کی خاطر، حالانکہ اس میں حرام شرب ہے پس وہ اس کی سزا کا مستحق ہوگا، اور اگر وہ سرکش بن گیا ہو تو اس کو پھانسی واجب ہے (تلطوط طار ۸/۱۸۳)۔

حدیث: "ألا كنت نهيتكم عن الشبذ في الأوعية..." کی روایت احمد (۳۸۱۳ طبع المبرور) نے ابن ابرہم سے کی ہے اور انہی نے جمع (۱۳/۱۳ طبع المبرور) میں کہا اس کی سند میں یحییٰ بن عبد اللہ جاہل ہیں اور وہ جمہور کے نزدیک ضعیف ہیں اور ابن ابرہم کو میں نہیں جانتا۔

- (۱) دباء دلی کے منہ و دبا کی تکیہ کے ساتھ واحد دباء ہے یہ وہ مشک توڑ دان ہے جس کو کدو سے گودا نکال کر نکالایا گیا ہو (المصباح المبرور: مابعد ص ۱۰۰)۔
- (۲) حشم سبز رنگ کا روغن زرد تھا جس میں شرب رکھ کر مدینہ لائی جاتی تھی ر التبیہ لابن ابرہم۔
- (۳) جزات وہ برتن ہے جس میں ناکول لگایا گیا ہو، وروہ وہ برتن ہے جو شرب میں جلد تیزی پیدا کرتا ہے (المصباح المبرور، مادة (وقت)۔
- (۴) نقیر گڑی (مردے) کاٹ کر پیلا اور بڑے پیلا کے مانند بنائی جاتی ہے اور اس میں بیدیاں جاتی ہیں (المصباح المبرور، مادة (نقیر)۔
- (۵) حدیث: "كنت نهيتكم عن الأشربة في ظروف الأدم" اور ایک روایت کے مطابق "نهيتكم عن الظروف - وإن الظروف أو

”إِنَّ اللَّهَ فَجَّازٌ عَنِ الْخَطَا وَالنِّسْيَانِ وَمَا اسْتَكَرَ هُوَ عَلَيْهِ“<sup>(۱)</sup> (اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطا و غلطیاں کو اور الگناہوں کو جن پر انہیں مجبور کیا جائے معاف فرمادیا ہے)، لیکن شافعیہ نے جواز کے قول کے ساتھ کراؤ کے وقت شراب پینے والے (اور حرام خمر کھانے یا پینے والے) پر یہ لازم قرار دیا ہے کہ اگر اسے طاقت ہو تو اس کی تہ کرے اس سے کہ اگر وہی وجہ سے اس کا بیجا مباح قرار دیا گیا ہے، اور سب کے رال ہو جانے کے بعد ہیٹ میں اس کا باقی رہنا مباح نہیں ہے،<sup>(۲)</sup> مزید تفصیل کے سے دیکھئے: (اکراؤ) کی اصطلاح۔

### ب۔ اتمہ کا حلق میں انگٹنا یا پیاس:

۲۱۔ مسئلہ اگر شراب کے کچھ نہ پائے (خود یا پاک پانی میں یوں نہ ہو جیسا کہ مالکیہ اور حنابلہ نے اس کی حرمت کی ہے) تو حلق میں لگے اتمہ کو پیے اتارنے کے لئے شراب چھینا جائز ہے، اس پر چاروں مذاہب کے فقہاء کا اتفاق ہے، مالکیہ میں سے بن عمرؓ نے اس سے اختلاف لیا ہے، ان کی رائے یہ ہے کہ حلق میں اتمہ کے اٹھانے کی ضرورت نہ کو مانتا ہے، ان میں حرمت کو اتمہ میں کر کے، ان کے حامی و مؤید فقہاء کے، ایک جان کو ملاکت سے بچانے کے لئے شراب کے درجہ اتمہ کو حلق سے اتارنا جائز ہے، اگر اس کے

حنا بد میں لہد کن بھی برتن میں غیذ بنانا حرام ہے، نہ مکروہ<sup>(۱)</sup>۔ ایک جماعت جن میں، بن عمر، ابن عباس، مالک اور اسحاق ہیں، کہتی ہے کہ وہاء و مزفت میں غیذ بنانا مکروہ ہے امام مالک کے نزدیک اگر بہت ال سی وہنوں برتنوں میں ہے، لہد (ان کے زہ، یک) وہاء و مزفت کے طہ و سی برتن میں غیذ بنانا مکروہ نہیں ہے، ایک روایت میں امام احمد نے ”وہ رکی نے وہاء“ حتم فقیر ہر مزفت میں غیذ بنانے کو مکروہ نہ ہے اس لئے کہ نبی ﷺ نے ان میں غیذ بنانے سے منع کیا ہے۔ اس حضرات کے نزدیک سد و رائق کے طور پر منافعت مافی ہے، کیونکہ یہ برتن میز میں جلدی شدت پیدا کرتے ہیں۔

### بشطر رکے حالات:

۱۹۔ شہید کرنے کی صورت میں شراب یا غیذ میں کی تحریم کا جو حکم پہلے گذرا وہ عام حالات میں ہے، لیکن بعض ارکی حالت میں حکم مختلف ہے، شراب یا شراب پینے کی رخصت ہی جائے کی میں اس شرعی معیار پر جس کی وجہ سے محرمت حاصل ہو جاتی ہیں، جیسے پیاس، یا اتمہ حلق سے نیچے اتارے کی ضرورت یا کراؤ میں، تو مجبور انسان اتنی مقدار میں سے استعمال کرتا ہے جس سے ضرورت پوری ہو جائے، یہ تمام مسائل حرامی نہیں ہیں بلکہ ان میں مقبایا کے درمیان حسب میل اختلاف ہے:

### نتیجہ۔ کراؤ (مجبور کرنا):

۲۰۔ حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کا مذاہب یہ ہے کہ حالت کراؤ میں شراب چھینا جائز ہے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

(۱) ”إِنَّ اللَّهَ فَجَّازٌ عَنِ الْخَطَا وَالنِّسْيَانِ وَمَا اسْتَكَرَ هُوَ عَلَيْهِ“ (اللہ تعالیٰ نے میری امت سے خطا و غلطیاں کو اور الگناہوں کو جن پر انہیں مجبور کیا جائے معاف فرمادیا ہے) (صحیح مسلم ۳۵۰ طبع مجلس)۔

(۲) الدسوقی مع شرح الکبیر ۳۵۳ ص ۵۳۳، الحاوی للدرر ۲/۲۸۹، الاحیاء ۱/۳۸۸، کشاف القناع ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، القواعد ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳

شراب کا دوسرا حکم: اس کے حلال سمجھنے والے کی تکفیر کی جائے گی:

۲۲- شراب کی حرمت دلیل قطعی یعنی قرآن کریم، سنت اور جہت سے ثابت ہے۔ جیسا کہ پہلے گذر تو بعض سے حال تھے وہ مضر، مہلک، مہلک، مہلک اور مہلک اہمال ہے، اس کی تفصیل کے سے کیجئے: "راۃ" کی اصطلاح۔

اس کے ساتھ یہ بات بھی پیش کر رہے ہیں کہ شراب کے حلال سمجھنے والے کی تکفیر کی جاتی ہے وہ شراب ہے جو انگور کے رس سے بنائی گئی ہو، اور انگور کے کپے رس کے علاوہ جو شہ آور ہواں کے حلال سمجھنے والے کو کافر نہیں کہا جائے گا، فقہاء کے درمیان یہ مسئلہ متفق صیہ ہے، اس لئے کہ اس کی حرمت شراب کی حرمت کے مقابلے میں جو دلیل قطعی سے ثابت ہے کم، رہے کی ہے، اس کی حرمت دلیل قطعی غیر قطعی یعنی نبی ﷺ کے اخبار آحاد اور آثار صحابہ سے ثابت ہے (۱)۔

تیسرا حکم: شراب پینے والے کی سزا:

۲۳- شراب پینے والے کی حد سنت سے ثابت ہے، چنانچہ شراب پینے والے کی حد کے بارے میں بہت سی احادیث وارد ہیں، ان میں سے ایک روایت حضرت انس سے مروی ہے: "ان السبي منہ انہی

ذریعہ ساقی یثقی ہو، اور یہ شافعیہ کے نزدیک موجب رخصت کے قبیل سے ہے (۱)۔

اور جہاں تک پیاس کو دور کرنے کے لئے شراب پینے کا مسئلہ ہے تو حنفیہ کا مذہب (اور یہ قول شافعیہ کے اصح قول کے مقابلہ میں ہے) یہ ہے کہ ضرورت کی حالت میں اس کا پینا جائز ہے جیسا کہ مضطر کے لئے مرد اور خورق پرہا کھانا مہلک ہے، اور حنفیہ اس میں یہ قید لگاتی ہے کہ شراب اس پیاس کو دور کرے (۲) اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ پیاس کو دور نہ کرے تو جائز نہیں ہے۔

دوسرا لکھیہ کا مذہب (اور شافعیہ کا اصح قول) یہ ہے کہ پیاس دور کرنے کے سے اس کا پینا حرام ہے مالمالک کہتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ شراب پیاس کو دور نہیں کرتی بلکہ وہ اپنی حرارت اور خشکی کی وجہ سے پیاس کی حرمت کو بڑھا دیتی ہے (۳)۔ تاہم اس کے پیتے کو اس وقت حرام تر اور پیا ہے جب کہ وہ مائل ہو یعنی پیاس کو دور کرے والی کوئی چیز اس میں نہ ملانی گئی ہو، لیکن اگر پیاس کو دور کرے والی کوئی چیز اس کے ساتھ ملے ہوئی ہو تو نہ حرمت پوری کرے کے لئے اس کا پینا جائز ہے (۴)۔ اور اس کا جواب یہ ہے کہ حرمت (کی بنا پر شراب کا استعمال جائز ہے یا نہیں) کی تفصیل اس بحث کے آخر میں کی جائے گی۔

(۱) الفتاویٰ الہندیہ ۱۲/۵، الدرر مع الشرح الکبیر ۵۲/۳، الفواکیر

الدواۃ ۲۸۹/۳، الخطاب ۳۱۸/۱، الخرش علی ظیل ۱۰۸/۸، کشاف الفتاویٰ

۱۱۷/۱، الاصاب ۲۲۹/۱۰، مفتی الحق الحق ۱۸۸/۳۔

(۲) الفتاویٰ الہندیہ ۱۲/۵، تہذیب الفقہ ۱۲/۸۔

(۳) الدرر مع الشرح الکبیر ۵۳/۳، الفواکیر الدواۃ ۲۸۹/۲، الخطاب

۳۸/۱۔

(۴) کشاف الفتاویٰ ۱۱۷/۱۔

(۱) الفتاویٰ الہندیہ ۱۲/۵، تہذیب الفقہ ۱۲/۸، مفتی الحق الحق ۱۸۸/۳۔

۳۰۲ شرح روضہ الخطاب ۱۵۸/۳۔

(۲) الفتاویٰ الہندیہ ۱۲/۵، تہذیب الفقہ ۱۲/۸، مفتی الحق الحق ۱۸۸/۳۔

۳۰۲ شرح روضہ الخطاب ۱۵۸/۳، تہذیب الفقہ ۱۲/۸، مفتی الحق الحق ۱۸۸/۳۔

الفتاویٰ ۱۸۶/۳، مفتی الحق الحق ۱۸۶/۳، تہذیب الفقہ ۱۲/۸، مفتی الحق الحق ۱۸۸/۳۔

سمجھنے والے کی اس طرح تکفیر کرتے ہیں کہ شراب کے کھانے کو کھانے کی،

جس پر سب کا اتفاق ہے۔



مقدار میں فقہاء کا اختلاف ہے، جمہور علماء اسی کوڑوں کے قائل ہیں<sup>(۱)</sup>، اس کی تفصیل (حد شراب) کے تحت آئے گی۔

اس بنا پر شراب پینے والے پر خواہ اس پر نشہ طاری ہوا ہو یا نہ ہو جمہور کے نزدیک حد جاری کی جائے گی یہی حکم ہے ہر نشہ و ریزہ پینے والے کا ہے خواہ اس نے زیاں دیا ہو یا کم خفیہ کرے ایک مقلی بقول یہ ہے کہ جس شخص نے شراب پی کر زیاں دہی ہو یا کم، اس پر حد جاری کی جائے گی۔ اسی طرح اس شخص پر بھی حد جاری کی جائے گی جس پر شراب کے دھاموں کی وجہ سے نشہ طاری ہو گیا ہو<sup>(۲)</sup>۔

#### نشہ کا ضابطہ:

۲۴- ما لہیہ، ثانیہ، کتابہ، در حنفیہ میں سے صاحبین نے یہ حکم مذکور کیا ہے کہ نشہ ۵۰ آدمی ہو ہے جس کی اثبات ہلکی ہلکی اور خلط ملط ہو، اس لئے کہ لوگوں کے عرف و عادت میں مدہوش ایسے ہی آدمی کو کہا جاتا ہے، کیونکہ لوگوں کے عرف میں مست اور مدہوش اس آدمی کا نام ہے جو بکواس کرے، اسی کی طرف حضرت علیؑ نے اپنے اس قول سے اشارہ فرمایا<sup>(۳)</sup>: ”إذا سکر هدی وإذا هدی الفتری، وحده المفقري ثمانون“ (جب مدہوش ہوگا تو بکواس کرے گا،

وہ رجل قد شرب الحمر، فجلده بجزینتین نحو أربعین، قال وفعده أبو بکر، فلما کان عمر انتشار الناس، فقال عبد الرحمن أحد الحدود ثمانون، فامر به عمر<sup>(۴)</sup> (نبی ﷺ کے پاس ایک یہاڑی لایا گیا جس نے شراب پی لی تھی۔ آپ ﷺ نے سے تھوڑا سا چالیس کوڑے بھجور کی ۱۰۰ ٹانگوں سے لگائے حضرت ابن عمرؓ مانتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ نے بھی ایسا کیا۔ پھر جب حضرت عمرؓ کا وہاڑی تو آپ نے لوگوں سے مشورہ کیا، حضرت عبد الرحمنؓ نے فرمایا کہ سب سے ہلکی حد اسی کوڑے میں، تو حضرت عمرؓ نے اسی کا حکم دیا)۔

اور حضرت صاحب بن یزید سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: ”کنا نوتی بالشارب فی عهد رسول اللہ ﷺ، وامرہ ابی بکر، فصدراً من خلافة عمر، فنقوم إلیہ بأیدینا وبعالنا وأرذیتنا، حتی کان آخر إمرة عمر، فجلده أربعین، حتی إذا عتوا وفسقوا حدد ثمانین“<sup>(۵)</sup> (رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں، اور حضرت ابو بکرؓ کے عہد خلافت میں، ۱۰۰ زمرت عمرؓ کے ہتھائی عہد خلافت تک جب کسی شراب پینے والے کو ہمارے پاس لایا جاتا تھا تو ہم کھڑے ہو کر اپنے ہاتھوں، جوڑوں اور چادر میں سے اسے مارتے تھے، یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کا آخری ۱۰۰ خلافت آیا تو آپ نے چالیس کوڑے لگائے، لیکن پھر جب لوگوں میں سرکشی اور فساد و فحش پھیل گیا تو حضرت عمرؓ نے اسی کوڑے لگائے)۔

شراب پینے والے کو کوڑ لگائے جانے پر حضرات صحابہؓ اور ان کے بعد کے مسلمانوں کا اتفاق ہے، لیکن چالیس یا اسی کے مابین اس کی

(۱) حضرت انسؓ کی حدیث میں ابن عباسؓ نے فرمایا: ”کی روایت مسلم (۳۳۰/۳ طبع النسخ) نے کی ہے۔“

(۲) حضرت صاحب بن یزیدؓ کی حدیث میں قال کنا نوتی بالشارب کی روایت بخاری (فتح الباری ۶/۱۲ طبع المستقیم) نے کی ہے۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ بن مع الدارقانی ۲۸۹/۵، الحااکہ الحدیثی ۲۹۰/۲، مفتی الکناج ۳/۳۷، النسخ ۱۸/۳۰۳ و اس کے بعد کے صفحات، نیل را وطار ۱۳۶/۷ و اس کے بعد کے صفحات۔

(۲) بدائع الصنائع ۱۹۳/۵ و اس کے بعد کے صفحات، تبیین الحقائق ۶/۳۵، مفتی الکناج ۳/۳۷، النسخ ۱۸/۳۰۳ و اس کے بعد کے صفحات، الدوسقی علی الشرح الکبیر ۳/۵۲، حاشیہ ابن ماجہ بن ۳/۱۶۲-۶۳، ۲۸۹/۵-۲۹۳۔

(۳) حضرت علیؑ کے مژدہ ”إدا سکر هدی...“ کو امام بکٹ نے مؤلف (۳۲/۲ طبع النسخ) میں روایت کیا ہے اور ابن جریر نے مجمع میں سے معلول قرار دیا ہے (۳۵/۳ طبع دارالکتاب)۔

اور جب بکواس کرے گا تو لوگوں پر جھوٹا الزام لگائے گا، یہ جھوٹا الزام لگانے والے کی حد اسی کوڑے ہے۔

پس اس نشہ کا معیار جس میں عبادت نہ سمجھیں اور جس نشہ کی وجہ سے فیذ وغیرہ کے پینے والے پر فتنے کا حکم لگایا جاتا ہے وہ وہ ہے جس کو کلام سمجھنے اور سمجھانے والوں میں اضطراب ہو، ہر چلنے اور کھڑے ہونے کی حالت میں بھی ڈنگاہت ہو، پس دولت پٹائی زبان میں بات کرے، بے ربط کلام کرے، ڈنگاتا اور جھومتا ہو، چلے، اور اس سے زیادہ جن باتوں کا ذکر امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا ہے، ۱۰۰ نشہ کی حد یعنی اس کی مقدار میں اضافہ ہے (۱)۔

امام ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ جس شے سے جو بحد متعلق ہے وہ وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے، اس طور پر کہ مدہوش آدمی کو نہ کسی چیز کا شعور رہے اور نہ کسی بات کو سمجھ سکے، اور مرد، عورت اور زمین و آسمان کے درمیان فرق نہ کر سکے، کیونکہ حد میں نہ کوئی دفع کرنے کی غرض سے اس کے اسباب میں سب سے آخری سب کو یا جاتا ہے۔ اس لئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے: "أحدوا الحدود عن المسلمين ما استطعتم" (۴) (جہاں تک تم سے ہو سکے نہ۔۔۔ کو مسلمانوں سے منع کرو)۔

( ) مختصر اعلیٰ وی رمس ۷۸، المبداء ۷۵، حاشیہ ابن ماجہ ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔

(۲) اربعہ ۱۶/۱-۲۴۳-۷۴۳ھ کے اپنی ایجاد کو پہنچنے سے پہلے امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک حدیث نئی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ایسا شخص مر کا مستحق نہیں ہے بلکہ تعزیر کی مر اس طرح جو جب ہوگی کہ وہ روکے کے لئے کافی ہو، جیسا کہ معلوم ہے۔ اور حدیث ۳۱۰۷ اور ذوالجلود میں المسلمین ما استطعتم کی روایت ترمذی (۳۳۴ طبع انگلیسی) اور حاکم (۳۸۲ طبع دائرۃ المعارف احسان) نے کی ہے اور ابن جریر نے تحقیق (۱۵۴ طبع دائرۃ المعارف) میں اسے ضعیف قرار دیا ہے اور انہوں نے حضرت ابن مسعودؓ پر اس کے ساتھ ہونے کو صحیح قرار دیا ہے۔

اور صاحبین (مام ابو یوسف اور امام محمد) کے قول کی طرف ستر  
مشائخ حنفیہ کا میلان ہے، اور توفی کے لئے ان کے نزدیک وہی قول  
پسندیدہ ہے، اور مختار میں ہے: صاحبین کے قول کو توفی کے لئے اختیار  
کیا جائے گا، کیونکہ امام صاحب کی دلیل کمزور ہے (۱)۔

نشیہ کو ثابت کرنے کے ذریعہ:

۲۵۔ پینے والے پر حد کی ضمانت دینے کے سے شراب کا ثبوت ثبات کے واسطے ہو گیا تا کہ وہ یہودیہ تے دہیہ و کے واسطے اس کی تفصیل ”حد شراب خمر“ میں ہے، دیکھئے: (ثبات) کی اصطلاح۔

شراب کا مالک بننے اور رہانے کی حرمت:

۲۶۔ مسلمان پر شراب کا مالک بنانا ملک کے اختیاری یہ راہی اسباب میں سے کسی سبب سے، مثلاً شریعہ فروخت و ربہ وغیرہ سے ہو حرام ہے، اس لئے کہ رسول ﷺ کا فرمان ہے: "إن الدی حرم شربها حرم بیعها" (۲) (جس اللہ نے اس کے پینے کو حرام قرار دیا ہے اسی نے اس کی بیع کرنے کو بھی حرام قرار دیا ہے)۔

حضرت جابرؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَامٌ بِبَيْعِ الْحَمْرِ وَالْمَيْمَةِ وَالْخَنَازِيرِ وَالْأَصْصَامِ" (۴) (بیشک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر، و بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار دیا ہے)۔

(١) الذي اتفقوا عليه ابن طبري في ١٦٥.

(۲) حدیث: "بِإِنِّ اللّٰہِ حَرَّمَ خَرِیْبًا حَرَّمَ بَعْدَهَا" کی روایت مسلم (۱۴۰۶/۳ فتح الباری) نے کی ہے۔

(۳) حدیث: ”اِنَّ اللہَ ورسولہ حُرُمٌ...“ کی روایت بخاری و مسلم نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے (فتح الباری ص ۲۳۳ طبع مستطیع مطبع مسلم تحقیق محمد فواد عبدالمہدی ص ۱۲۰ طبع مجلس المدینۃ العلمیۃ)۔



اس میں شریعت و سنت کا تکرار جاری ہوگا۔ فی طرح اس سے جلدی  
مخفیاب ہونے کی غرض سے حدیث تراجم ہے، شرطیکہ کی عادت  
مسلمان! نے اس کی خبر دی ہو یا وہ خود اس کے ذریعہ علاج کرنا  
جانتا ہو، اور یہ بھی شرط ہے کہ استعمال کی جانے والی مقدار تین کم ہو کہ  
نہ بیدار رہے۔

نام تو ہی نے ترمیم کے ساتھ سے حرام کہا ہے، چنانچہ وہ نکلتے  
ہیں: ”غالب صحیح یہ ہے کہ حدیث کے طور پر بھی شراب کا استعمال حرام  
ہے“ (۱)۔

غیر مکلف لوگوں کو شراب پنانے کا حکم:

۲۹- مکلف مسلمان پر حرام ہے کہ وہ بچے یا مجنون کو شراب پلانے،  
بیس ارمودائیں پلانے کا تو ناہی کو ہوگا، پینے، لے کوئیں اور پینے  
والے پر کوئی حد نہیں ہے، اس لئے تحریم کا حکم ناقص و بالغ کے سے  
ہے (۲)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ”الحمر ام الجہنم“ (۳)  
(شراب تمام رادیوں کی جڑ ہے) اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”لن  
الله الحمر وشاربها وسافها وباعها ومبتاعها وعاصرها  
ومعتصرها وحاملها والمحمولة إليه وآكل ثملها“ (۴)  
(اللہ تعالیٰ نے شراب پر، اس کے پینے، لے پر، پانے، لے پر، پینے  
والے پر، خریدنے والے پر، نچوڑنے والے پر، شراب بنانے والے  
پر، اس سے اٹھارے جانے والے پر، اس کے پاس وہ کھانے والے

انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے اس قول سے استدلال کیا ہے کہ:  
”إن الله لم يجعل شفاءكم فيما حرم عليكم“ (۱) (اللہ  
تعالیٰ نے تمہاری شفاء اس چیز میں نہیں رکھی ہے جسے اس نے تم پر حرام  
کیا ہے) اور امام مسلم وغیرہ نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ: ”ان  
طارق بن سويد رضي الله عنه سأل النبي ﷺ عن الخمر  
فنهاه - أوكره لى يصعبها - فقال إنما أصعبها للدواء،  
فقال: إنه ليس بدواء ولكنه داء“ (۲) (طارق بن سويد نے  
نبی ﷺ سے شراب کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ  
نے انہیں اس سے منع کیا (یا آپ ﷺ نے ان کے شراب بنانے کو  
ناپسند کیا) تو انہوں نے کہا: میں تو صرف دوا کے لئے بنانا ہوں تو  
”آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ نہیں ہے بلکہ دوسرے ہے)۔

مجموعہ کہتے ہیں کہ جو شخص سے دوا کی غرض سے پنے گا اس پر حد  
جاری کی جائے گی (۳)۔

شافعیہ کا صحیح قول یہ ہے کہ شراب کے ذریعہ علاج حرام ہے جب  
کہ شراب حال ہی میں دوسری دوسری چیز کے ساتھ ملی ہوئی نہ ہو جس  
سے ملنے کے بعد اس کا وجود ختم ہو جائے، اور نہ وہ سبب ہوئی بین ارمودائیں  
اور کسی دوسری شے کے ساتھ ملی ہوئی ہو جس سے مل کر مودا پنا ہو۔  
کھو، اور کوئی پاک چیز علاج کے لئے ہو جو نہ ہو تو ایسی صورت  
میں اسے علاج کے لئے استعمال کرنا جائز ہے، اور اس صورت میں

(۱) حدیث ”إن الله لم يجعل شفاءكم فيما حرم عليكم“ کی روایت  
ابن حبان (مواہد الخصال ص ۳۹ طبع انتقادی) نے کی ہے اور ابو یعلیٰ نے کی  
ہے جیسا کہ مجمع المروءہ (۸۶/۵ طبع القدی) میں ہے شیخ نے کہا کہ اس  
کے رجس صحیح کے رجس ہیں، سو اے مسلمان بن طارق کے۔

(۲) طارق بن سويد کی حدیث ”إنه ليس بدواء ولكنه داء“ کی روایت مسلم  
(۳۳/۵۷۳ طبع کنز) نے کی ہے۔

(۳) حاشیہ اللہ ساقی مع اشرار الکبیر ص ۵۲۳ طبع ۱۳۸۸ھ، کتاب  
القناع ۱/۱۱۶-۱۱۷ طبع ۱۳۵۶ھ

(۱) المجموع ص ۵۵، القلیلی ص ۲۰۲، حاشیہ ۲۸۸، طبع ۱۳۸۸ھ۔

(۲) البدائع ص ۵۳۵، طبع ۱۳۸۸ھ، حاشیہ ۱۸۸، طبع ۱۳۸۸ھ۔

(۳) حدیث ”الحمر ام الجہنم“ کی روایت ابو داؤد، ابو یعلیٰ، ماجہ کے ہے  
اس میں ”وآكل ثملها“ کا اضافہ ہے یہ حدیث حضرت اس مڑتے مروعا  
مروی ہے ابو ترغی ابو داؤد، ماجہ نے حضرت اس بن مالک سے مروعا اس کی  
روایت کی ہے ترغی کے الفاظ ہیں: ”الحمر ام الجہنم“ فی مجموع

جائی جاے اس پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر بعت کی ہے اور مسکن کے لئے چوپائے کو شراب پلانا بھی حرام ہے، مالکیہ اور حنابلہ نے اس کی صراحت کی ہے۔

شراب کا حقہ گانا سے ناک میں چہ حاما:

۳۰- حنیفہ کے یہاں شراب کا حقہ گانا (یعنی پیچھے کے راستہ سے چہ حاما) ناک میں ڈال جائے، اس میں مائرتہ حاما مکرہ و تحریمی ہے اس سے نہ یہ حرام و ناپاک چیز سے نفع اٹھاتا ہے۔ بین اس میں حد و جب نہیں ہے، کیونکہ حد کا حلقہ پینے سے ہے، اور یہی حد کے جاری کرنے کا سبب ہے بین یہ ملحوظ رہے (جیسا کہ پہلے گذرا) کہ اس پر بطور تقریر و امر کی سخت رو بہب ہوگی۔

شافعیہ اور حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ حقہ کے ذریعہ اسے چہ حاما حرام ہے۔ حنیفہ کے ساتھ ان کا اختلاف صرف نام رکھنے میں ہے، حنیفہ سے مکرہ و تحریمی کا نام دیتے ہیں جس کے ترک کا مطالبہ شارع سے متعلق ہے، دہرہ بری طور پر ہیں۔ لعل لعلی کے رویہ یا ہو، جس کے جمہور اسے ہی حرام کا نام دیتے ہیں وہ حنیفہ کے ساتھ اس بات میں

عسرة، عصرا، وعصرا، وخاربها وحاملها والمحمولة اليه وسالها وبانها واكل ثمنها والمشوي لها والمشوية له (رسول اللہ ﷺ) شراب کے سلسلہ میں دس لوگوں پر لعنت فرمائی ہے شراب پھڑے والے، اس کو ہلانے والے، اس کو پینے والے، اس کو ڈھانے والے، اس کو منگانے والے، اس کے پلانے والے، اس کے پیچھے والے، اس کی قیمت کھانے والے، اس کو فروغ دینے والے، اس کو فروغ دینے والے پر لعنت فرمائی ہے کہ اگر یہ حضرت اس کے واسطے سے غریب ہے حافظ ابن حجر ورمزوری نے کہا اس کے رجال فقہ ہیں (عن المجوز ۳۶۱ طبع ہندوستان، سنن ابن ماجہ تحقیق محمد فواد عبدالباق ۱۱۲۱-۱۱۲۲ طبع عینی لکھنؤ، تحفۃ الراؤذی ۱۶۸۵ طبع کریمہ المکتبۃ الشریعۃ، لطیف المسیر ۳۸۳ طبع شرکت المطبوعہ القریۃ، القریب والقریب ۲۹۲-۲۹۳ طبع مطبعہ المحدثہ)۔

اتفاق کرتے ہیں کہ شراب کا حقہ گانے میں حد نہیں ہے، اس لئے کہ حد زہرہ بتیج کے لئے ہوتی ہے اور اس حالت میں زہرہ کی کوئی نہ دہرت نہیں ہے، کیونکہ نفس عادی اس کی طرف راغب نہیں ہوتا ہے، لیکن حنابلہ کے ذریعہ شراب داخل کرنے کی صورت میں حد کے دہرہ کے قائل ہیں۔ یہ نکتہ اس میں آئی ہے حلق کے ذریعہ شراب کو اپنے پیٹ میں داخل کرنا ہے (۱)۔

شرابیوں کی مجلس میں بیٹھنے کا حکم:

۳۱- شرابی لوگ جب شراب پینے میں مشغول ہوں تو ان کی مجلس میں بیٹھنا حرام ہے، اسی طرح اس دسترخوان پر کھانا حرام ہے جس پر نشہ آور مشروبات پی جا رہی ہیں خواہ وہ شراب ہوں یا کچھ اور اس لئے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يقعد على مائدة يشرب عليها الخمر" (۲) (جو شخص اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اس دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب پی جا رہی ہو)۔

شراب کی نجاست:

۳۲- جمہور فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ شراب چھ ثاب و رخن کی طرح

(۱) نہایت النجاسۃ ۸، الامی ۸۸، ۵۷۷، شرح الکبیر ۵۲۸، حاشیہ ابن ماجہ میں مع الدرر المختار ۲۹۰۔

(۲) کتاب النجاسۃ ۱۸۸، حدیث: "من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يقعد على مائدة يشرب عليها الخمر" کی روایت دہلی کے حضرت جابر سے مرفوعہ ہے اس کی اصل سنن ابی داؤد میں، امام عسکری کے واسطے سے صحیح ذیل الفاظ کے ساتھ ہے: "لہی دسوں حدیثیں عن مطعین عن الجلولوس علی مائدة يشرب عليها الخمر، وانها تاكل (ابو جری) وهو مبطل علی بطلان" (رسول اللہ ﷺ) نے جو کھانے کی جگہیں سے متفرق ہیں: ایسے دسترخوان پر بیٹھنے جس پر شراب پی جاے، اور یہ کہ انسان اس طرح کھائے کہ وہ پیٹ کے بل لیتا ہو، اور اگر اسے کہہ اس



یہی ہے کہ شراب کو کوئی عمل مثلاً سرک، پیاز، سرنگ کے درمیان یا اس کے پاس ”گجھا“ سرک بنانا جائز نہیں ہے اور ایسی صورت میں وہ پاک نہ ہوں، یہ نکتہ ہم اس سے نتجے کے مکلف میں دیکھ کر بنانا مال بنانے کے طور پر شراب سے قریب ہونا ہوگا اور یہ اجتناب کے حکم کے خلاف ہے اور ہماری وجہ یہ ہے کہ جو چیز شراب میں داخل جائے وہ شراب سے مل کر پاک ہو جائے گی اور شراب کے سرک بن جانے کے بعد وہ نجس شے سے پاک کر دے گی اور تیسری وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سورگامہ میں خمر کی حمت سے متعلق آیت کمازں ہونے کے بعد شراب کو پائے کا حکم دیا۔

حضرت ابوطلحہ سے مروی ہے کہ: ”انہ سال النبی ﷺ عن ایتام وروثوا حمراء فقال: افرقھا، قال: افلا احللھا؟ قال لا“ (۱) (حضرت ابوطلحہؓ بنا ﷺ سے کچھ ایسے یتیم بچوں کے بارے میں پوچھا جنہیں ارث میں شراب حاصل ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا: اسے یہاں، حضرت ابوطلحہؓ نے کہا کہ یا میں اس کا سرک نہ بنالوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں)۔

اور حضرت عباسؓ سے مروی ہے کہ: ”اھلہی رھل لرسول اللہ ﷺ واویۃ حمراء، وقال لہ رسول اللہ ﷺ: اما علمت ان اللہ حرمھا؟ فقال: لا، فسارہ رھل الی جنبہ،

(۱) حدیث: ”سال ابو طلحہ النبی ﷺ عن ایتام وروثوا حمراء...“ کی روایت میں ابو داؤد اور دارمی نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کی ہے۔ شعیب اماؤد کہتے ہیں کہ اس کی سند قوی ہے اور اس کی اصل صحیح مسلم میں حضرت انس کے واسطے سے بن الفاظ کے ساتھ ہے ”ان النبی ﷺ سئل عن النحر فصاحت عرا فقال: لا“ (بی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کب شراب کو سرک بنالیا جائے، تو آپ نے فرمایا: نہیں) (مسند احمد بن حنبل ۱۱۸/۲ طبع المیسرہ، جون المیود ۳۶۱/۳-۳۶۲ طبع ہندوستان، سنن دارمی ۱۱۸/۲ مباح کردہ احیاء السنۃ المیوبہ شرح السنۃ للبیہقی تحقیق شعیب الداماد ۲۸/۲ مباح کردہ المکتب الاسلامی)۔

فقال: ہم ساروتہ؟ فقال: امرتہ ان یبعھا، فقال لہ رسول اللہ: ان اللہ حرم شربھا حرم یبعھا، ففتح الرجل المرافق حتی دھب ما فیھا“ (۱) (ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کو شراب کا مشک بدیہ یا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا: یا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ نے اسے حرم کر دیا ہے؟ تو اس نے کہا: نہیں، تو اس کے پیلو میں بیٹھے ہوئے ایک شخص نے اس سے پکے سے کچھ بات کی تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے اس سے پکے پکے یا بات کی؟ تو اس نے کہا کہ میں نے اسے حکم دیا کہ وہ اسے فروخت کرے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس اللہ نے اس کے پیٹ کو حرام کیا ہے اس نے اس کے فروخت کرنے کو بھی حرام کیا ہے، تو اس شخص نے: تو توں مشک کو کھس دیا یہاں تک کہ اس دھبوں میں جو تھا دو بہ گیا)۔

لہذا وہی نے حدیث کا جواب یہ دیا ہے کہ یہ تخلیل ورتشہد پر محسوس ہے اس لئے کہ یہ ابتداء اسلام میں تھا جیسا کہ کتب کے جوہر میں ہوا، یعنی کہ یہ عام عذمانہ میں تحریم کے مکمل ہونے کی وجہ سے حکم ہو چکا ہے اس لئے لہذا میں پڑنے کا اہل نہیں ہے جیسا کہ ابتداء تحریم میں اس کا اہل تھا، اس لئے کہ نفوس شراب سے متعلق تھے، لہذا اگر شراب گھر میں رہتی رکھی جاتی تا کہ کچھ عرصہ کے بعد اسے سرک بنالیا جائے تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ لوگ سے پیے کے مکمل میں جلا ہو جائے۔

اور بعض حنفیہ نے یہ جواب دیا ہے کہ حضرت ابوطلحہ کی حدیث ایک دوسرے طریق سے بھی مروی ہے جس میں آیا ہے کہ نبی ﷺ نے اس کے سرک بنانے کی اجازت دی، اس طرح دونوں روایوں میں تضاد نہیں ہوگا، لہذا حدیث سے احتمال ماقول ہو گیا (نصب الراعی ۳۱۱/۳، البدیع ۳۱۵/۳)۔ (۱) حضرت ابن عباسؓ کی حدیث ”اھلہی رھل...“ کو امام مالک نے مؤلف میں اور احمدی مسلم ورنسائی نے روایت کیا ہے (مجل الاطوار ۶۹/۲، البیہقی علی ابو طاس ۱۵۳/۱) ”واویۃ“ کا لفظ جو حدیث میں آیا ہے اس سے مراد کبھی چڑے سے لیا گیا ہے جس میں پانی کھا جاتا ہے اور وہ وہ مشک ہے جسے بعض چڑوں کو بعض کے ساتھ لگا کر بنالیا جاتا ہے اس میں پانی کھا جاتا ہے۔

تو اس آدمی نے وہاں مشک میں موجود شراب کو نبی ﷺ کے سامنے پہنچا دیا۔ آپ ﷺ نے اس پر نکیہ نہیں فرمائی، اگر اس کا سرک ہٹا جائے تو آپ اس کو، سے پانے کی اجازت نہ دیتے بلکہ اس کے سرک ہٹانے کی تاکید کرتے۔

یہ ممانعت ہے جو تحریم کا تقاضا کرتی ہے اور اگر اس کی اصلاح کا کوئی جائز طریقہ ہوتا تو اس کا ہٹا جائے نہ ہوتا بلکہ آپ ان کی اس طرف رہنمائی فرماتے، خاص طور پر جب کہ وہ قیام پجوں کی قسمی جن کے مال میں کوئی برکتا حرام ہے۔

یہ انہوں نے (جیسا کہ کہتے ہیں) اہل بیت سے استدلال یا ہے، چنانچہ مسلم نے حضرت عمرؓ سے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں: "اور فرمایا: لا تأکل خلا من خمر الفسدت، حتی یبدأ اللہ تعالیٰ الفسادھا، وذلك حين طاب الحل، ولا بأس علی امرئ اصاب خلا من اهل الکتاب ان یتباعه ما لم یعلم انهم تعمدوا الفسادھا" (اس شراب کا سرک مٹ گیا، جو شراب ہوگئی ہو یہاں تک اللہ تعالیٰ خود اسے سرک ہٹا دے اور یہ اس وقت جب کہ سرک خوشگوار ہو اور جس آدمی کو اہل کتاب کے پاس سرک ملے اس پر کوئی حرج نہیں ہے کہ وہ اسے شرب لے جب تک کہ اسے یہ نہ معلوم ہو کہ انہوں نے اسے جاب و جوڑ کر نکالا ہے)۔

اسی صورت میں ممانعت، قیح ہوگی (۱)، اور یہ قول لوگوں کے درمیان مشہور ہے، اس لئے کہ یہ سب پر لوگوں کے درمیان حکم کا اعلان ہے، اور کسی سے اس پر نکیہ نہیں کی، مزہری اسی کے قائل ہیں۔

حسین کے نزدیک ظاہر روایت اور مالکیہ کے نزدیک راجح قول یہ

(۱) حضرت عمرؓ کے نزدیک جو عید کے کلب لاسول میں تقریباً اسی مضمون میں روایت کیا ہے ص ۱۰۲ اور اس کے بعد کے صفحات (المنی ۸/۳۳۰)۔

ہے کہ اس کا بیجا حلال ہے "سرک ہٹا بھی جائز ہے" (۱)۔ اس لئے کہ سرک ہٹانے میں اس کی اصلاح ہے اور اصلاح مباح ہے، چڑے کی باغشت پر قیاس کرتے ہوئے، اس سے کہ باغشت سے چڑے پاک ہو جاتا ہے، اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ قول ہے: "لیھا لھاب دیغ فقد طھر" (۲) (جس چڑے کو باغشت دے دی جائے وہ پاک ہو جاتا ہے)۔

نیز آپ ﷺ نے مرد ریکری کے چڑے کے بارے میں فرمایا: "ان دباعھا یحلہ کما یحل حل الخمر" (۳) (اس کی باغشت اسے حلال کر دیتی جیسا کہ شراب کا سرک حلال ہوتا ہے)۔ تو نبی ﷺ نے سرک ہٹانے کو جائز قرار دیا جیسا کہ شرعاً سرک کی حلت آپ ﷺ کے اس ارشاد سے بھی ثابت ہے: "عبر حکم حل الخمر کم" (۴) (تمہارا سب سے بہتر سرک تمہاری شراب کا سرک ہے)۔ اور آپ ﷺ کے اس قول سے بھی ثابت ہے جس کا ترجمہ درکنار چٹا ہے: "نعم الا دم الحل" (سرک بہترین سامن ہے)۔ یہ نکتہ آپ ﷺ نے سرک ہٹانے یا خواہ سرک بن جانے کے

(۱) البدائع ص ۱۱۳، جامع رد المحتار ص ۲۹۸، المغنی علی الموطا ص ۵۳-۵۴، جریہ الجہد ص ۶۱، التواہین المربعہ ص ۳۳۔

(۲) حدیث: "لیھا لھاب دیغ فقد طھر" کی روایت اس لفظ کے ساتھ سنائی دے گی ہے (۵/۳۷۳ طبع المکتبۃ النجدیہ)، اور مسلم (۱/۲۷۷ طبع المکتبۃ النجدیہ) نے اس حدیث کے ساتھ روایت کیا ہے: "لھاب دیغ لھاب فقد طھر"۔

(۳) حدیث: "ان دباعھا یحلہ کما یحل حل الخمر" (یعنی مرد ریکری کے چڑے کو باغشت پاک کر دیتی ہے) کی روایت در المنی (۳/۲۶۴ طبع دارالاحسان) نے کی ہے، اور انہوں نے کہا کہ فرج بن فضالہ نے سے تنہا روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہیں۔

(۴) حدیث: "عبر حکم حل الخمر کم" کی روایت بخاری نے اس میں کی ہے اور انہوں نے کہا کہ اس کی روایت تنہا صحیح بن زیاد نے کی ہے اور وہ قوی نہیں ہیں (نصب الرایۃ للعلانی ص ۳۱۱ طبع المکتبۃ النجدیہ)، اور یہ بات ملحوظ رہے کہ اہل حجاز انگوٹے کے سرک کا شراب کا سرک کہتے ہیں۔



### اشرہ ۳۵-۳۷

نہ ہو، تاکہ وہ عمل کے وسیعہ سرک بنائی گئی ہے جس کے اس صورت میں سبک اس میں کوئی تیز نہ کی جائے۔

شراب کو سرکہ بنانے کے لئے روک رکھنا:

۳۶- شراب کو سرکہ بنانے کے ارادے سے روک رکھنے کے جواز کے سلسلہ میں فتاویٰ کا اختلاف ہے، حنفی و شافعی اس کے جواز کے قائل ہیں۔ اور یہ سرکہ اس کے لئے ایک طہارت و پاک ہے۔

حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ شراب کو سرکہ بنانے کے ارادے سے روک رکھنا حرام ہے، لیکن ان کے نزدیک سرکہ بنانے والے کے لئے جائز ہے کہ وہ شراب کو سرکہ بن جائے کے مقصد سے روک رکھے تاکہ اس کا مل ضائع نہ ہو<sup>(۱)</sup>۔

برتن کی طہارت:

۳۷- شراب کے سرکہ بن جانے کے بعد اس کی طہارت و نجاست کے سلسلہ میں علماء کا جو اختلاف مذکور ہوا اس کے مطابق جب شراب سرکہ بن جائے اور طہار قرار پائے تو اکثر علماء کے نزدیک وہ برتن جس میں شراب تھی اس کے اوپر اور نیچے دھوا حصہ پاک ہو جائے گا، البتہ مالکیہ کے نزدیک یہاں پر برتن کے اوپر دھوئے کی طہارت کے سلسلہ میں اختلاف منقول ہے، لیکن دسوقی کے حاشیہ میں اس کی

درمیان فرق نہیں کیا ہے، اس لئے کہ نفس مطلق ہے<sup>(۱)</sup> اور ہری وجہ یہ ہے کہ سرکہ بنانے سے اس کا وہ وصف جو فساد پیدا کرنے والا ہے زائل ہو جاتا ہے، و شراب میں صلاح کی صفت پیدا ہو جاتی ہے اور صلاح مباح ہے، تاکہ وہ شراب کے بنانے کے شائبہ ہے۔

ورامام مالک کی قیسری روایت یہ ہے کہ سرکہ بنانا مکروہ ہے اور یہی روایت مشہور ہے۔

شراب کو منتقل کر کے یا سرکہ کے ساتھ ملا کر سرکہ بنانا:

۳۵- اگر شراب کو سایہ سے دھوپ میں یا دھوپ سے سایہ میں منتقل کیا جائے، چاہے یہ سرکہ بنانے کے ارادے سے ہو، اور وہ سرکہ بن گئی تو اس سے حاصل شدہ سرکہ حنفیہ مالکیہ و شافعیہ کے نزدیک حلال ہوگا۔ حنفیہ کا یہ قول یہ ہے کہ اگر سایہ سے دھوپ میں منتقل سے بغیر شراب پر دھوپ پڑی مثلاً وہ چھت اٹھائی گئی جو اس کے اوپر تھیں تو سے منتقل کرنا جائز نہیں ہے۔ شافعیہ نے حال ہوئے کی سلسلہ یہ بیان کی ہے کہ طرب و مستی پیدا کرنے والی شدت (یعنی شہید کرنے کی صفت) جو نجاست اور تحریم کی سلسلہ ہے وہ زائل ہوتی اور اس کے بعد برتن میں کوئی نجاست نہیں پڑی، لہذا وہ پاک ہے۔

حنابلہ کہتے ہیں کہ شراب اگر ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کی جائے اور اس میں کوئی تیز نہ لے بغیر وہ سرکہ ہو جائے تو اس کے سرکہ بنانے کا وہ نہیں تھا تو وہ اس کی وجہ سے حلال ہو جائے گی، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سرکہ بن گئی اور اگر اس سے منتقل کرنا سرکہ بنانے کے ارادے سے تھا تو اس کے پاک ہوئے کا احتمال ہے، کیونکہ وہ دنوں میں قصد و ارادہ کے علاوہ کوئی فرق نہیں ہے اس سے اس کا حرام ہونا ضروری نہیں ہے اور وہ "احتمال" یہ ہے کہ پاک

(۱) مفتی الکناج ۱/۱۸، جامعہ قلیوبی و مصر علی شرح کلی ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰،

طہارت کو یقینی نہایا ہے (۱)۔

درخشید کے مذہب میں معتق ہے یہ کہ یہ تن کے اوپر والا حصہ تابع ہونے کی حیثیت سے پاک ہو جائے گا، اور بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ اس کا اوپر کی حصہ پاک نہ ہوگا، اس لئے کہ وہ حائل شرب ہے، البتہ اگر اسے سرکہ سے دھویا جائے اور وہ ان وقت سرکہ بن جائے تو پاک ہو جائے گا (۲)۔

## اشعار

تعریف:

۱- اشعار کے معنی کتاب جانے کے ہیں، کہ جاتا ہے: اشعار البلدہ: جہ پر کتاب لکایا، اور یہ اس طور پر کہ اس کے چڑے کو کات دے یا اس کے کولوں میں کسی ایک طرف نشتر وغیرہ کے وسیع چیز، تاکہ یہ معلوم ہو کہ وہ دی ہے (۱)۔  
مثلاً، بھی اسے اس انداز میں استعمال کرتے ہیں (۲)۔

متعلقہ الفاظ:

تقلید:

۲- تقلید: جو بدہ کے لئے ہو، وہ یہ ہے کہ اس کی ٹرون میں جو تا وغیرہ جیسی کوئی چیز لکائی جائے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ دی ہے، پس تقلید میں خون نہیں ہوتا ہے، اس سے دونوں میں فرق ظاہر ہے (۳)۔

اجمائی حکم:

۳- ہدی کے سب کے اشعار کے حکم میں فقہاء کا اختلاف ہے،



(۱) لسان العرب الحیوطیۃ (شعر)، المصنف علی ابوب المصنف ص ۲۰۵ ۲۰۶

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۷۷ طبع بیروت، المصنف ص ۵۳ طبع بیروت، جوہر والکیل ص ۲۰۳ طبع المصنف

(۳) المصنف علی ابوب المصنف ص ۲۰۶، المصنف ص ۳۳ طبع دار المصنف

(۱) حاشیہ طحاوی مع ابن القمام ص ۱۱۱، حاشیہ المدنی علی المشرح الکبیر ص ۵۲،

المصنف علی المصنف ص ۲۷۷، کتاب المصنف ص ۱۸۷

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۷۷

جمہور فقہاء (مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ اور حنفیہ میں صاحبیں) کا مسلک یہ ہے کہ اہنت کا اشعار مسنون ہے، ان کی دلیل حضرت عائشہؓ کی یہ روایت ہے، "و فرماتی ہیں: "قلت قلنا لا ہدی الہی ﷺ، ثم اشعرھا و قلنا ہا" (۱) (نبی ﷺ کی ہدی کے لئے پٹے تیار کئے گئے، پھر آپ ﷺ نے ان کا اشعار کیا اور پٹے لٹا دیے)، اور صحابہ نے بھی یہی کیا، مہر کی وجہ یہ ہے کہ ہدایک صحیح مقصد کے لئے "تکلیف پہنچانا ہے اس لئے جائز ہوگا، جیسا کہ احادیث نشان دہاں کر رہی ہیں اور پھر یہ دکھانا جائز ہے، اور گائے کو بھی اہنت کی طرح نشان دہا کر دیا جائے گا کیونکہ وہ بھی بدنہ ہے۔

اور امام ابو حنیفہ نے ہر نہ کے اشعار کو مکروہ قرار دیا ہے، کیونکہ وہ مشکہ ہے اور تکلیف پہنچاتا ہے، امام ابو حنیفہ نے اصل اشعار کو مکروہ نہیں کہا ہے بلکہ انہوں نے اپنے زمانہ کے لوگوں کے اشعار کو نا پسند فرمایا جس میں (جانور کی) مذاکرت کا اندیشہ ہوتا تھا۔ اور جو شخص صرف چمڑے کو کاٹے، گوشت کو نہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے، اور جو شخص اسے بہتر طور پر انجام دے اس کے لئے مستحب ہے (۲)۔

ارشاد

تقریب:

۱۔ اہل وقت میں اُشلی الکلب کا مصدر ہے، یہ اس وقت بولتے ہیں جب کہ کتے کو اس کے مام کے ساتھ پکارا جائے، ورنہ جو شخص "اُشلیت الکلب علی الصید" کہے تو اس کے مُتقی یہ ہیں کہ میں نے اس کو پکارا پھر اس کو شکار پکڑنے کے لئے روک دیا۔

۱۰۔ یہ بات ثابت ہے کہ ”اشلاء وکلب“ کو برا بیعتہ کرنے کے معنی میں استعمال کرنا صحیح ہے، اور اس سے مراد شکار کے اعضاء پر مسلط کرنا ہے، اَشْلَاءُ الصَّیْدِ کے معنی ہیں: شکار کے اعضاء (۱)۔

مقام، اعلیٰ، کے لئے کوغز، (بجڑ کاتے) اور شکار پر مسط کرنے کے معنی میں استعمال کرتے ہیں (۲)۔

### بحث کے مقدمات:

۴۔ بعض فقہاء نے حج میں بدنہ (اونٹ، گائے) کے اشعار کے مسئلہ کو بھی پرکلام کرتے ہوئے، بعض دوسرے فقہاء نے احرام کے بقت نیت پر کلام کرتے ہوئے، فرمایا ہے۔

حدیث: "كنت فلاناً هدي النبي ﷺ ثم أشعرها" کی روایت بخاری  
 اور مسلم نے حضرت عائشہؓ کے واسطے سے کی ہے۔ الفاظ بخاری کے چپے (فتح)  
 اماری ص ۵۳۳ طبع انتقادی صحیح مسلم قحطی محمد فواد عبدالمطیٰ ص ۵۷۷ طبع  
 عیسیٰ الخلیف۔

(۳) جوہر لکھنؤ ۱/ ۷۷، المہمب ۱/ ۲۳۶-۲۳۳، انجی ۳۹، المہمب ۱۳۸، حاشہ ۱۲۰، جلد ۱۲/ ۱۹۷۔

(۱) لسان العرب الجيد، العرب في ترتيب العرب، حجم ثمانية من المعجم، الشهد في خروج المعجم والارتقاء بالعلم.

(۲) المخطوطات ۲۲۳ طبع المنطقة، ط ۳/ ۲۱۶، ۲۱۸، حایة النعمان، و النعمان  
 ۲۱۹ طبع المراسل، کتشاف القناع، ط ۲۲۳ طبع طبعه، انوار العرف.

”فانرجو“ یعنی شکاری نے کتے کو شکار کا پتہ کرنے سے روکا تو  
رک گیا، تو اس شکار سے ”رجو“ ”اشلاء“ کی ضد ہے (۱)۔

جہاں حکم:

۳- کتے کا پکارنے پر آجانا اس کے معنی (زہیت یافتہ) ہونے کی  
علامت نہیں ہے، خاص طور پر کتا، چونکہ وہ پانچ جانور ہے، محض مالک  
سے اپنے مالک کے پاس آ جاتا ہے، اور یہاں پر زہیت یافتہ  
ہو جانے کی علامت یہ ہے کہ وہ ایسا عمل کرے جو اس کی طبیعت کے  
خلاف ہو۔

”رکتہ بدلتے پر“ جے یعنی (شکار پر) بھیجنے سے چاہا جائے اور  
روک دینے سے رک جائے تو جمہور فقہاء کے نزدیک یہ کتے کے معنی  
(زہیت یافتہ) ہونے کی علامت ہے، اس طرح کہ وہ اس پکار کو قبول  
کرے اور اس کا مالک جو چاہے اسے مانڈ کرے (۲)۔

بحث کے مقامات:

۴- فقہاء نے اشلاء کو شکار کے باب میں شکار کی حالت کے شرائط  
سے بحث کرتے ہوئے استعمال کیا ہے۔

## اشہاد

تعریف:

۱- اشہاد لغت میں اشہد کا مصدر ہے، ”اشہدۃ عسی کدا  
فشہد علیہ“ یعنی میں نے اس کو فلاں چیز کا گواہ بنا دیا تو وہ اس کا گواہ  
بن گیا، اور ”فشہد عسی عقد ذواجمہ“ کے معنی ہیں: اس نے مجھے  
اپنے عقد نکاح میں شریک یا (۱)۔

فقہاء اشہاد کو انیس، بیس معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔  
لیکن یہاں پر اشہاد کی بحث پہلے معنی یعنی گواہ بننے کے مطالبہ تک  
محدود رہے گی۔

مختارۃ الفاظ:

الف- شہادت:

۲- کبھی شہادت (گواہی دینا) پہلے سے اشہاد (گواہ بنانا) کے بغیر  
ہوتی ہے، مطالبہ کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے یا بغیر مطالبہ کے، اور  
”اشہاد“ کا مطلب گواہ بننے کا مطالبہ کرنا ہے۔

ب- استشہاد:

۳- ”استشہاد“ اشہاد کے معنی میں آتا ہے یعنی گواہ بننے کا مطالبہ کرنا،  
جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے: ”وَالسَّكَّانُ شَهِيدُونَ“

(۱) ص ۱۸۷ عربی لکچر۔

(۲) المصنوع ۱۱۲۲-۱۲۲۳، المدونہ ۵۱۴، طبع درمات نہایت النسخ مع

خوش ۱۱۶/۸ طبع لکھنؤ، کتاب النسخ ۱۱۶/۸۔

(۱) اصلاح لغت عربیہ دار (شہادۃ) مع لکچر ۱۱۶/۸ ۱۱۶/۸۔

بنانا<sup>(۱)</sup>۔

اور اہل علم کی ایک جماعت کا مذہب یہ ہے کہ ہر اس چیز پر گواہ بنانا واجب ہے جس کے بارے میں گواہ بنانے کا حکم دیا گیا ہے<sup>(۲)</sup>۔

گواہ بنانے کے مواقع

اجنبی کا اس قیمت کو واپس لینا جو اس نے تمغیر و تحفین پر خرچ کی ہو اور گواہ بنالیا ہو:

۶- خفیہ اور ثانیہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ بھی بی مسائر (جس پر میت کی تجنیز بھی نہیں لازم تھی) اس نے میت کو فسخ مثل (یعنی وہ فسخ جو اس جیسے میت کے مناسب تھا) دیا، اسی طرح اس کی ضروریات کا انتظام یا تو اس نے وہیں کی نیت سے شرعی یا ہو ورنہ اس پر گواہ بنانا یا نہ تو اس کی قیمت کے بقدر وہیں لے سکتا ہے، البتہ ثانیہ کے نزدیک گواہ بنانے کا اعتبار اس وقت ہوگا جب کہ حاکم سے اجازت حاصل نہ ہو، ورنہ میت کا مال ہو جو نہ ہو، یہ کہ جس پر میت کی تجنیز بھی نہیں واجب ہے وہ اس کا انتظام نہ کرے<sup>(۳)</sup>۔

مثال کے طور پر ایک واپس لینے کے لئے گواہ بنانا شرط نہیں ہے، مگر اس نے واپس لینے کی نیت کی ہے تو واپس لے سکتا ہے، خواہ گواہ بنالیا ہو یا نہ بنالیا ہو اور حاکم سے اجازت لی ہو یا نہ لی ہو<sup>(۴)</sup>، اور مالک کے نزدیک گواہ بنانے کی شرط ہے یا نہیں؟ یہ معلوم نہ ہو سکا<sup>(۵)</sup>۔

مَنْ رَجَعَكُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَجْلِيًّا وَافْرَانًا<sup>(۱)</sup>  
(وردہ شخصوں کو آپ مردوں میں سے گواہ بنالیا نہ، بچہ اُردو، وگواہ مرد) (یعنی) نہ ہوں تو ایک مرد و مرد عورتیں (گواہ بنائی جائیں)۔

اور کبھی استنبہ و نئے شہادت کا مطالبہ کرنے کے معنی میں آتا ہے<sup>(۲)</sup>۔ اسی طرح متنبہ اللہ کے راستہ میں قتل نہ جانے کے معنی میں آتا ہے۔

ج- علان (ور شہر یعنی مشہور کرنا):

۴- کبھی شہاد کے بغیر طاب پایا جاتا ہے، مثلاً اگر لوگ نکاح کا طاب بچہ کی موجودگی میں دعوتوں کے سامنے لیں<sup>(۳)</sup>۔  
اور کبھی شہاد کے بغیر پایا جاتا ہے، مثلاً وہ آدمیوں کو نکاح پر گواہ بنانا، ورنہ دونوں سے مخفی رکھنے کے لئے کہتا۔

شہاد کا شرعی حکم:

۵- شہاد کے پانچ احکام ہیں: کبھی گواہ بنانا واجب ہوتا ہے جیسا کہ نکاح میں ہے<sup>(۴)</sup>، اور کبھی مستحب ہوتا ہے، جیسا کہ یہ فراموشی میں سنٹر فقہاء کے نزدیک<sup>(۵)</sup>، اور کبھی جائز ہوتا ہے جیسا کہ فریہ فراموشی میں بعض فقہاء کے نزدیک<sup>(۱)</sup>، اور کبھی مکروہ ہوتا ہے، جیسے کہ بعض فقہاء کے نزدیک<sup>(۲)</sup>، کو عطیہ یا بد کرے پر گواہ بنانا، گریہ و عطیہ میں فرق، قلع ہو، اور کبھی حرام ہوتا ہے، مثلاً ظلم پر گواہ

(۱) سورۃ بقرہ ۲۸۲

(۲) طہذیب الفقہ ص ۱۳۲، العظم المسند ص ۲۴۵، طبع مصطفیٰ لکھنؤ، رقاہ ص ۶۶، فخری ص ۱۸۸۔

(۳) فتح القدیر ص ۳۵۲، طبع بوق نہایہ لکھنؤ ص ۱۱۷، طبع لکھنؤ۔

(۴) اختار علی المہدیہ ص ۳۵۱، طبع ول بوق نہایہ لکھنؤ ص ۱۱۳، طبع ص ۳۰، ص ۳۰۸۔

(۵) اختار علی المہدیہ ص ۲۲۸، تہذیب الفقہ ص ۱۸۶۔

(۶) المجموع ص ۱۵۵، طبع المہدیہ۔

(۱) مبین احکام ص ۱۰۲، نہایہ لکھنؤ ص ۱۲۵، مطالب اولیٰ ص ۳۰۰، ص ۳۰۲، الفروع ص ۶۰۶۔

(۲) تہذیب الفقہ ص ۱۸۶-۱۸۷، الفروع ص ۳۰۲۔

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ص ۵۸، طبع ول بوق، حاشیہ علی مسند ص ۶۳۔

(۴) کتاب الفقہ ص ۳۰۲، فتح کردہ مکتبہ مصر۔

(۵) فتح البکری ص ۷۰۔

## اشہاد ۷-۸

بچے کی زکاۃ نکالنے پر گواہ بنانا:

۷۔ کہ فقہاء جنہوں نے بچے کے مال میں زکاۃ کو واجب کیا ہے وہ اس کے نکالنے پر گواہ بنانے کا حکم نہیں دیتے<sup>(۱)</sup>۔

مالکیہ میں سے اس حسیب کہتے ہیں کہ بچے کے مال کی زکاۃ نکالنے پر گواہ بنانے کا عین ضرر و کوہ نہ بنائے اور وہ قائل احتیاء و احتیاط کی ہوتے ہوئے اس کی ہوتے ہوئے نکال دینے کی ضرر و قائل احتیاء نہ ہوتے ہوئے یا اس سے مال کا تاوان لیا جائے گا یا حلف لے کر اس کی بات مان لی جائے گی؟<sup>(۲)</sup> خطاب کو اس سلسلے میں کوئی صراحت نہیں ملی ہے۔ امر ان کے ایک صدقہ اور بھی زکاۃ ہی کی طرح ہے<sup>(۳)</sup>۔

فقہ میں گواہ بنانا:

عقیدہ فقہ پر گواہ بنانا:

۸۔ عقیدہ فقہ پر گواہ بنانا نزاع کو بالکل ختم کرنے والا ہے، اور اس میں ایک ہرے کے انکار کا امکان بعید ہے، اس لئے عام فقہاء کے نزدیک اس پر گواہ بنانا مناسب ہے، مگر یہ کہ اس کے شرعی حکم کے سلسلہ میں ان کے درمیان اختلاف ہے، اور اس سلسلہ میں ان کی تین رائے ہیں:

۱۔ جس چیز کی روایت ہو اس میں گواہ بنانا صحیح ہے، یہ حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ کا قول ہے، شافعیہ کی بعض کتابوں میں بھی یہی آیا ہے، ان حضرات سے اس پر مقلدوں کے اس قول سے استدلال کیا ہے: "وَأَشْهَلُوا إِذَا قَبِلْتُمْ"<sup>(۴)</sup> "اگر شریعت پر مست کرتے وقت آواز بنالیا کرو"۔ مگر کوئی نے انتخاب پر محمول کیا ہے، جو ب سے (تحتاب کی طرف) پیچھے ۷ کے سلسلے میں ان کے نزدیک بہت

(۱) غلط ۱۹۹۸ء تا ۱۹۹۹ء لکھنؤ ۱۲۷۷ قمری ۱۲۷۷ھ میں ۶۳۔

(۲) غلط ۱۹۹۸ء۔

(۳) سورۃ بقرہ ۲۸۴۔

۸۔ لال میں، ان میں سے ایک یہ ہے: "أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِسَبْعَةِ دَرَاهِمَ رَهًا"<sup>(۱)</sup> "واشتری من رجلٍ سُرَّوِيلَ"<sup>(۲)</sup> "ومن أعرابيٍّ فَرَسًا"<sup>(۳)</sup> فبجده الأعرابي حتى شهد له خريجه بن ثابت، ولم ينقل أنه أشهد

(۱) حدیث ۳۴۳۳ اشترى رسول الله ﷺ من يهودي... کی روایت بخاری و مسلم نے حضرت عائشہ سے کی ہے الفاظ مسلم کے ہیں (فتح الباری ص ۳۳۳ طبع انتہی صحیح مسلم تحقیق محمد ابو عبد اللہ قاسم ۱۲۶۹ھ طبع مکتبہ النہج)۔

(۲) حدیث "شراء النبي ﷺ سُرَّوِيلَ" کی روایت احمد بن حنبل، ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے سہیل بن قیس سے کی ہے ترمذی کے الفاظ درج ذیل ہیں: "بُعِثْتُ أَنَا وَمَعْرُوفَةُ الْعَبْدِيِّ بَرَاءً مِنْ هَجْرٍ فَجَاءَهُ لَا سِيَّ إِلَّا فَمَاؤُنَا بِسُرَّوِيلٍ وَعَبْدِي وَرَأَى بَرَاءً بِالْأَجْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِلْوَدَّانِ: (ذَنْ وَأَوْجَحْ)" (میں اور معروفہ عہدی براء سے روٹی کا کپڑے کر آئے تو نبی ﷺ ہمارے پاس آئے اور ہم سے براء کے ذریعے میں بھڑک گیا، اور میرے پاس ایک وزن کرنے والے تھا جو اجماع نے کروڑ کرنا تھا تو نبی ﷺ نے وزن کرنے والے سے کہا کہ بھڑک کر وزن کرو، ترمذی نے کہا کہ سہیل کی حدیث صحیح صحیح ہے، حاکم نے کہا کہ مسلم کی شرط پر صحیح ہے لیکن بخاری و مسلم نے اس کی روایت نہیں کی ہے ذہبی نے اسے ثابت بنا ہے (مسند احمد بن حنبل ۳۵۲ ص ۳۵۲ طبع المکتبۃ، تحت الإجازۃ ۵۳۲-۵۳۳) تاریخ کردہ المکتبۃ انتہی سنن ابن ماجہ تحقیق محمد ابو عبد اللہ قاسم ۱۲۷۷ھ طبع مکتبہ النہج، المستدرک ۳۰-۳۱ ص ۳۱۱ طبع کردہ دار الکتب العلمیہ)۔

(۳) حدیث ۳۴۳۳ اشترى من أعرابيٍّ فرساً فبجده الأعرابي... کی روایت احمد، ابوداؤد، نسائی اور حاکم نے عمارہ بن یزید صاری کے چچا سے تفصیل سے کی ہے اس حدیث کے سلسلہ میں ابوداؤد اور منذری نے سکوت اختیار کیا ہے اور حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح سند کی ہے اور اس کے رجال ورواقہ خاق بخاری و مسلم ثقہ ہیں، ورنہ شیعین نے اس کی روایت نہیں کی ہے ذہبی نے اسے ثابت بنا ہے (مسند احمد بن حنبل ۲۱۵-۲۱۶ ص ۲۱۵ طبع کردہ المکتبۃ الاسلامیہ، عون المعبود ۳۳۰-۳۳۱ ص ۳۳۱ طبع ہندوستان، سنن نسائی ۳۰۱-۳۰۲ ص ۳۰۲ طبع المکتبۃ العلمیہ، المستدرک ۱۷-۱۸ ص ۱۸ طبع کردہ دار الکتب العلمیہ، فتح الباری ۱۵۵-۱۵۶ ص ۱۵۵ طبع مکتبہ النہج)۔

مستند معاوضہ ہے۔ لہذا نکاح کی طرح اس پر بھی کواد بنانا ضروری ہوگا<sup>(۱)</sup>۔

وکیل نٹ سے گواد بنانے کا مطالبہ کرنا:

۹- حسبہ اور ثانیہ کا مذہب یہ ہے کہ مومل نے وکیل کو بیچ کا اور کواد بنانے کا حکم دیا۔ پھر اس نے بیچ کی اور کواد نہیں بنایا تو بیچ جائز ہے۔ اس لئے کہ مومل نے اسے مطلقاً بیچ کا حکم دیا۔ اور کواد بنانے کے حکم کو بیچ کے حکم پر مضاف یا ہے۔ لہذا اس کے باوجود بیچ کا حکم مطلق رہے گا۔ یا نہیں دیکھتے کہ فقہ تعالیٰ نے بیچ پر کواد بنانے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ماری ہے: ”وَأَشْهَدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ“<sup>(۲)</sup> (اور جب تم آپس میں بیچ کر وقت کر دو کواد بناؤ)۔

پھر اگر کوئی شخص بیچ کرے اور کواد نہ بنائے تو اس کی بیچ جائز ہوگی۔ لیکن اگر اس پر کواد بنانے کی شرط لگا دے مثلاً مومل یہ کہے کہ کواد بنانے کی شرط کے ساتھ بیچ کر تو ثانیہ نے کہا کہ اس توں سے کواد بنانا واجب ہو جائے گا<sup>(۳)</sup>، اور اگر وکیل کواد بنائے پھر بیچ کرے تو مومل کی منظوری کے بغیر اس پر بیچ لازم نہ ہوگی۔

مالیہ اور تابلہ کے رویہ ایک اس مسئلہ کا حکم یہ ہے کہ اس کی صراحت نہیں مل سکتی۔

تابلہ بچے کے مال کو، دھار فرخت کرنے پر گواد بنانا:

۱۰- ثانیہ اور تابلہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر تابلہ بچے کے مال کو دھار فرخت کریں تو اس پر کواد بنانا ضروری ہے اس خوف سے کہ

فی شہء من دلتک“ (نبی ﷺ نے ایک یہودی سے نذر اوحار خریدے، اور اسے رحمن کے طور پر اپنی زمرہ دے دی، اور ایک شخص سے پوجا شدہ خرید، اور ایک اہل بل سے ایک گھوڑا خرید، پھر اہل بل نے اس کا انکار کر دیا یہاں تک کہ حضرت شریعہ میں ثابت ہے آپ ﷺ کے حق میں کوئی وی، اور یہ منقول نہیں کہ آپ ﷺ نے ان میں سے کسی معاوضہ میں کواد بنایا ہو، دوسری وجہ یہ ہے کہ صحابہ آپ ﷺ کے زمانہ میں بار بار اس میں دوام شریعت پر دست کرتے تھے، اور آپ ﷺ نے انہیں کواد بنانے کا حکم نہیں دیا۔ ہر حال سے ایسا منقول ہے۔

یعنی وہ تیری جو کم قیمت رکھتی ہیں مثلاً پارہ ن فرشتہ، ہری فرشتہ اور عطر فرشتہ اور ان جیسے دوسرے تیار کے سامان تو ان میں کواد بنانا مستحب نہیں ہے، اس لئے کہ غلو و کثرت سے پیش آتے ہیں۔ اس سے ان پر کواد بنانا مشقت کا باعث ہوگا، اور ان پر بیع قائم رہا اور ان کی وجہ سے حاکم کے پاس مقدمہ لے جانا معیوب سمجھا جاتا ہے، میں ہم تیری کا معاملہ اس کے برعکس ہے<sup>(۱)</sup>۔

ب- کواد بنانا جائز ہے، یہ ثانیہ کا قول ہے، وہ فرماتے ہیں کہ قیمت میں ہر رہنمائی کرنے کے لئے ہے۔ اس میں انہیں لوگوں کو ثاب ہوگا جو قبیل حکم کے واسطے سے ایسا کریں<sup>(۲)</sup>۔

ج- کواد بنانا واجب ہے، یہ اہل علم کی ایک جماعت کا قول ہے اور یہی حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے، اور جو لوگ بیچ پر کواد بنائے کو حجت قرار دیتے ہیں ان میں سے عطاء، جابر بن ربیعہ، ابن عمر، ابن کی دلیل (آیت کا) ظاہر اس ہے اور دوسری دلیل یہ ہے کہ یہ ایک

(۱) الخطاوی علی الدرر ۳۳۸، نظام القرآن للبحر ۳۷۲، ۳۷۳ طبع البیہ، تبصرۃ نظام ۱۸۶، المجموع ۱۵۵، تاریخ کرد المکتبۃ الشیخ ۳۰۳، ۳۰۴ طبع المیزان، شرح مشکوٰۃ لدات ۱۵۷ طبع المیزان۔

(۲) الجمل علی صحیح مسلم ۸۷۔

(۱) الشیخ ۳۰۳، ۳۰۴۔

(۲) سورۃ بقرہ ۲۸۲۔

(۳) الموسط ۸/۱۹، ۸/۲۰، ۸/۲۱، ۸/۲۲، ۸/۲۳، ۸/۲۴، ۸/۲۵، ۸/۲۶، ۸/۲۷، ۸/۲۸، ۸/۲۹، ۸/۳۰، ۸/۳۱، ۸/۳۲، ۸/۳۳، ۸/۳۴، ۸/۳۵، ۸/۳۶، ۸/۳۷، ۸/۳۸، ۸/۳۹، ۸/۴۰، ۸/۴۱، ۸/۴۲، ۸/۴۳، ۸/۴۴، ۸/۴۵، ۸/۴۶، ۸/۴۷، ۸/۴۸، ۸/۴۹، ۸/۵۰، ۸/۵۱، ۸/۵۲، ۸/۵۳، ۸/۵۴، ۸/۵۵، ۸/۵۶، ۸/۵۷، ۸/۵۸، ۸/۵۹، ۸/۶۰، ۸/۶۱، ۸/۶۲، ۸/۶۳، ۸/۶۴، ۸/۶۵، ۸/۶۶، ۸/۶۷، ۸/۶۸، ۸/۶۹، ۸/۷۰، ۸/۷۱، ۸/۷۲، ۸/۷۳، ۸/۷۴، ۸/۷۵، ۸/۷۶، ۸/۷۷، ۸/۷۸، ۸/۷۹، ۸/۸۰، ۸/۸۱، ۸/۸۲، ۸/۸۳، ۸/۸۴، ۸/۸۵، ۸/۸۶، ۸/۸۷، ۸/۸۸، ۸/۸۹، ۸/۹۰، ۸/۹۱، ۸/۹۲، ۸/۹۳، ۸/۹۴، ۸/۹۵، ۸/۹۶، ۸/۹۷، ۸/۹۸، ۸/۹۹، ۸/۱۰۰، ۸/۱۰۱، ۸/۱۰۲، ۸/۱۰۳، ۸/۱۰۴، ۸/۱۰۵، ۸/۱۰۶، ۸/۱۰۷، ۸/۱۰۸، ۸/۱۰۹، ۸/۱۱۰، ۸/۱۱۱، ۸/۱۱۲، ۸/۱۱۳، ۸/۱۱۴، ۸/۱۱۵، ۸/۱۱۶، ۸/۱۱۷، ۸/۱۱۸، ۸/۱۱۹، ۸/۱۲۰، ۸/۱۲۱، ۸/۱۲۲، ۸/۱۲۳، ۸/۱۲۴، ۸/۱۲۵، ۸/۱۲۶، ۸/۱۲۷، ۸/۱۲۸، ۸/۱۲۹، ۸/۱۳۰، ۸/۱۳۱، ۸/۱۳۲، ۸/۱۳۳، ۸/۱۳۴، ۸/۱۳۵، ۸/۱۳۶، ۸/۱۳۷، ۸/۱۳۸، ۸/۱۳۹، ۸/۱۴۰، ۸/۱۴۱، ۸/۱۴۲، ۸/۱۴۳، ۸/۱۴۴، ۸/۱۴۵، ۸/۱۴۶، ۸/۱۴۷، ۸/۱۴۸، ۸/۱۴۹، ۸/۱۵۰، ۸/۱۵۱، ۸/۱۵۲، ۸/۱۵۳، ۸/۱۵۴، ۸/۱۵۵، ۸/۱۵۶، ۸/۱۵۷، ۸/۱۵۸، ۸/۱۵۹، ۸/۱۶۰، ۸/۱۶۱، ۸/۱۶۲، ۸/۱۶۳، ۸/۱۶۴، ۸/۱۶۵، ۸/۱۶۶، ۸/۱۶۷، ۸/۱۶۸، ۸/۱۶۹، ۸/۱۷۰، ۸/۱۷۱، ۸/۱۷۲، ۸/۱۷۳، ۸/۱۷۴، ۸/۱۷۵، ۸/۱۷۶، ۸/۱۷۷، ۸/۱۷۸، ۸/۱۷۹، ۸/۱۸۰، ۸/۱۸۱، ۸/۱۸۲، ۸/۱۸۳، ۸/۱۸۴، ۸/۱۸۵، ۸/۱۸۶، ۸/۱۸۷، ۸/۱۸۸، ۸/۱۸۹، ۸/۱۹۰، ۸/۱۹۱، ۸/۱۹۲، ۸/۱۹۳، ۸/۱۹۴، ۸/۱۹۵، ۸/۱۹۶، ۸/۱۹۷، ۸/۱۹۸، ۸/۱۹۹، ۸/۲۰۰، ۸/۲۰۱، ۸/۲۰۲، ۸/۲۰۳، ۸/۲۰۴، ۸/۲۰۵، ۸/۲۰۶، ۸/۲۰۷، ۸/۲۰۸، ۸/۲۰۹، ۸/۲۱۰، ۸/۲۱۱، ۸/۲۱۲، ۸/۲۱۳، ۸/۲۱۴، ۸/۲۱۵، ۸/۲۱۶، ۸/۲۱۷، ۸/۲۱۸، ۸/۲۱۹، ۸/۲۲۰، ۸/۲۲۱، ۸/۲۲۲، ۸/۲۲۳، ۸/۲۲۴، ۸/۲۲۵، ۸/۲۲۶، ۸/۲۲۷، ۸/۲۲۸، ۸/۲۲۹، ۸/۲۳۰، ۸/۲۳۱، ۸/۲۳۲، ۸/۲۳۳، ۸/۲۳۴، ۸/۲۳۵، ۸/۲۳۶، ۸/۲۳۷، ۸/۲۳۸، ۸/۲۳۹، ۸/۲۴۰، ۸/۲۴۱، ۸/۲۴۲، ۸/۲۴۳، ۸/۲۴۴، ۸/۲۴۵، ۸/۲۴۶، ۸/۲۴۷، ۸/۲۴۸، ۸/۲۴۹، ۸/۲۵۰، ۸/۲۵۱، ۸/۲۵۲، ۸/۲۵۳، ۸/۲۵۴، ۸/۲۵۵، ۸/۲۵۶، ۸/۲۵۷، ۸/۲۵۸، ۸/۲۵۹، ۸/۲۶۰، ۸/۲۶۱، ۸/۲۶۲، ۸/۲۶۳، ۸/۲۶۴، ۸/۲۶۵، ۸/۲۶۶، ۸/۲۶۷، ۸/۲۶۸، ۸/۲۶۹، ۸/۲۷۰، ۸/۲۷۱، ۸/۲۷۲، ۸/۲۷۳، ۸/۲۷۴، ۸/۲۷۵، ۸/۲۷۶، ۸/۲۷۷، ۸/۲۷۸، ۸/۲۷۹، ۸/۲۸۰، ۸/۲۸۱، ۸/۲۸۲، ۸/۲۸۳، ۸/۲۸۴، ۸/۲۸۵، ۸/۲۸۶، ۸/۲۸۷، ۸/۲۸۸، ۸/۲۸۹، ۸/۲۹۰، ۸/۲۹۱، ۸/۲۹۲، ۸/۲۹۳، ۸/۲۹۴، ۸/۲۹۵، ۸/۲۹۶، ۸/۲۹۷، ۸/۲۹۸، ۸/۲۹۹، ۸/۳۰۰، ۸/۳۰۱، ۸/۳۰۲، ۸/۳۰۳، ۸/۳۰۴، ۸/۳۰۵، ۸/۳۰۶، ۸/۳۰۷، ۸/۳۰۸، ۸/۳۰۹، ۸/۳۱۰، ۸/۳۱۱، ۸/۳۱۲، ۸/۳۱۳، ۸/۳۱۴، ۸/۳۱۵، ۸/۳۱۶، ۸/۳۱۷، ۸/۳۱۸، ۸/۳۱۹، ۸/۳۲۰، ۸/۳۲۱، ۸/۳۲۲، ۸/۳۲۳، ۸/۳۲۴، ۸/۳۲۵، ۸/۳۲۶، ۸/۳۲۷، ۸/۳۲۸، ۸/۳۲۹، ۸/۳۳۰، ۸/۳۳۱، ۸/۳۳۲، ۸/۳۳۳، ۸/۳۳۴، ۸/۳۳۵، ۸/۳۳۶، ۸/۳۳۷، ۸/۳۳۸، ۸/۳۳۹، ۸/۳۴۰، ۸/۳۴۱، ۸/۳۴۲، ۸/۳۴۳، ۸/۳۴۴، ۸/۳۴۵، ۸/۳۴۶، ۸/۳۴۷، ۸/۳۴۸، ۸/۳۴۹، ۸/۳۵۰، ۸/۳۵۱، ۸/۳۵۲، ۸/۳۵۳، ۸/۳۵۴، ۸/۳۵۵، ۸/۳۵۶، ۸/۳۵۷، ۸/۳۵۸، ۸/۳۵۹، ۸/۳۶۰، ۸/۳۶۱، ۸/۳۶۲، ۸/۳۶۳، ۸/۳۶۴، ۸/۳۶۵، ۸/۳۶۶، ۸/۳۶۷، ۸/۳۶۸، ۸/۳۶۹، ۸/۳۷۰، ۸/۳۷۱، ۸/۳۷۲، ۸/۳۷۳، ۸/۳۷۴، ۸/۳۷۵، ۸/۳۷۶، ۸/۳۷۷، ۸/۳۷۸، ۸/۳۷۹، ۸/۳۸۰، ۸/۳۸۱، ۸/۳۸۲، ۸/۳۸۳، ۸/۳۸۴، ۸/۳۸۵، ۸/۳۸۶، ۸/۳۸۷، ۸/۳۸۸، ۸/۳۸۹، ۸/۳۹۰، ۸/۳۹۱، ۸/۳۹۲، ۸/۳۹۳، ۸/۳۹۴، ۸/۳۹۵، ۸/۳۹۶، ۸/۳۹۷، ۸/۳۹۸، ۸/۳۹۹، ۸/۴۰۰، ۸/۴۰۱، ۸/۴۰۲، ۸/۴۰۳، ۸/۴۰۴، ۸/۴۰۵، ۸/۴۰۶، ۸/۴۰۷، ۸/۴۰۸، ۸/۴۰۹، ۸/۴۱۰، ۸/۴۱۱، ۸/۴۱۲، ۸/۴۱۳، ۸/۴۱۴، ۸/۴۱۵، ۸/۴۱۶، ۸/۴۱۷، ۸/۴۱۸، ۸/۴۱۹، ۸/۴۲۰، ۸/۴۲۱، ۸/۴۲۲، ۸/۴۲۳، ۸/۴۲۴، ۸/۴۲۵، ۸/۴۲۶، ۸/۴۲۷، ۸/۴۲۸، ۸/۴۲۹، ۸/۴۳۰، ۸/۴۳۱، ۸/۴۳۲، ۸/۴۳۳، ۸/۴۳۴، ۸/۴۳۵، ۸/۴۳۶، ۸/۴۳۷، ۸/۴۳۸، ۸/۴۳۹، ۸/۴۴۰، ۸/۴۴۱، ۸/۴۴۲، ۸/۴۴۳، ۸/۴۴۴، ۸/۴۴۵، ۸/۴۴۶، ۸/۴۴۷، ۸/۴۴۸، ۸/۴۴۹، ۸/۴۵۰، ۸/۴۵۱، ۸/۴۵۲، ۸/۴۵۳، ۸/۴۵۴، ۸/۴۵۵، ۸/۴۵۶، ۸/۴۵۷، ۸/۴۵۸، ۸/۴۵۹، ۸/۴۶۰، ۸/۴۶۱، ۸/۴۶۲، ۸/۴۶۳، ۸/۴۶۴، ۸/۴۶۵، ۸/۴۶۶، ۸/۴۶۷، ۸/۴۶۸، ۸/۴۶۹، ۸/۴۷۰، ۸/۴۷۱، ۸/۴۷۲، ۸/۴۷۳، ۸/۴۷۴، ۸/۴۷۵، ۸/۴۷۶، ۸/۴۷۷، ۸/۴۷۸، ۸/۴۷۹، ۸/۴۸۰، ۸/۴۸۱، ۸/۴۸۲، ۸/۴۸۳، ۸/۴۸۴، ۸/۴۸۵، ۸/۴۸۶، ۸/۴۸۷، ۸/۴۸۸، ۸/۴۸۹، ۸/۴۹۰، ۸/۴۹۱، ۸/۴۹۲، ۸/۴۹۳، ۸/۴۹۴، ۸/۴۹۵، ۸/۴۹۶، ۸/۴۹۷، ۸/۴۹۸، ۸/۴۹۹، ۸/۵۰۰، ۸/۵۰۱، ۸/۵۰۲، ۸/۵۰۳، ۸/۵۰۴، ۸/۵۰۵، ۸/۵۰۶، ۸/۵۰۷، ۸/۵۰۸، ۸/۵۰۹، ۸/۵۱۰، ۸/۵۱۱، ۸/۵۱۲، ۸/۵۱۳، ۸/۵۱۴، ۸/۵۱۵، ۸/۵۱۶، ۸/۵۱۷، ۸/۵۱۸، ۸/۵۱۹، ۸/۵۲۰، ۸/۵۲۱، ۸/۵۲۲، ۸/۵۲۳، ۸/۵۲۴، ۸/۵۲۵، ۸/۵۲۶، ۸/۵۲۷، ۸/۵۲۸، ۸/۵۲۹، ۸/۵۳۰، ۸/۵۳۱، ۸/۵۳۲، ۸/۵۳۳، ۸/۵۳۴، ۸/۵۳۵، ۸/۵۳۶، ۸/۵۳۷، ۸/۵۳۸، ۸/۵۳۹، ۸/۵۴۰، ۸/۵۴۱، ۸/۵۴۲، ۸/۵۴۳، ۸/۵۴۴، ۸/۵۴۵، ۸/۵۴۶، ۸/۵۴۷، ۸/۵۴۸، ۸/۵۴۹، ۸/۵۵۰، ۸/۵۵۱، ۸/۵۵۲، ۸/۵۵۳، ۸/۵۵۴، ۸/۵۵۵، ۸/۵۵۶، ۸/۵۵۷، ۸/۵۵۸، ۸/۵۵۹، ۸/۵۶۰، ۸/۵۶۱، ۸/۵۶۲، ۸/۵۶۳، ۸/۵۶۴، ۸/۵۶۵، ۸/۵۶۶، ۸/۵۶۷، ۸/۵۶۸، ۸/۵۶۹، ۸/۵۷۰، ۸/۵۷۱، ۸/۵۷۲، ۸/۵۷۳، ۸/۵۷۴، ۸/۵۷۵، ۸/۵۷۶، ۸/۵۷۷، ۸/۵۷۸، ۸/۵۷۹، ۸/۵۸۰، ۸/۵۸۱، ۸/۵۸۲، ۸/۵۸۳، ۸/۵۸۴، ۸/۵۸۵، ۸/۵۸۶، ۸/۵۸۷، ۸/۵۸۸، ۸/۵۸۹، ۸/۵۹۰، ۸/۵۹۱، ۸/۵۹۲، ۸/۵۹۳، ۸/۵۹۴، ۸/۵۹۵، ۸/۵۹۶، ۸/۵۹۷، ۸/۵۹۸، ۸/۵۹۹، ۸/۶۰۰، ۸/۶۰۱، ۸/۶۰۲، ۸/۶۰۳، ۸/۶۰۴، ۸/۶۰۵، ۸/۶۰۶، ۸/۶۰۷، ۸/۶۰۸، ۸/۶۰۹، ۸/۶۱۰، ۸/۶۱۱، ۸/۶۱۲، ۸/۶۱۳، ۸/۶۱۴، ۸/۶۱۵، ۸/۶۱۶، ۸/۶۱۷، ۸/۶۱۸، ۸/۶۱۹، ۸/۶۲۰، ۸/۶۲۱، ۸/۶۲۲، ۸/۶۲۳، ۸/۶۲۴، ۸/۶۲۵، ۸/۶۲۶، ۸/۶۲۷، ۸/۶۲۸، ۸/۶۲۹، ۸/۶۳۰، ۸/۶۳۱، ۸/۶۳۲، ۸/۶۳۳، ۸/۶۳۴، ۸/۶۳۵، ۸/۶۳۶، ۸/۶۳۷، ۸/۶۳۸، ۸/۶۳۹، ۸/۶۴۰، ۸/۶۴۱، ۸/۶۴۲، ۸/۶۴۳، ۸/۶۴۴، ۸/۶۴۵، ۸/۶۴۶، ۸/۶۴۷، ۸/۶۴۸، ۸/۶۴۹، ۸/۶۵۰، ۸/۶۵۱، ۸/۶۵۲، ۸/۶۵۳، ۸/۶۵۴، ۸/۶۵۵، ۸/۶۵۶، ۸/۶۵۷، ۸/۶۵۸، ۸/۶۵۹، ۸/۶۶۰، ۸/۶۶۱، ۸/۶۶۲، ۸/۶۶۳، ۸/۶۶۴، ۸/۶۶۵، ۸/۶۶۶، ۸/۶۶۷، ۸/۶۶۸، ۸/۶۶۹، ۸/۶۷۰، ۸/۶۷۱، ۸/۶۷۲، ۸/۶۷۳، ۸/۶۷۴، ۸/۶۷۵، ۸/۶۷۶، ۸/۶۷۷، ۸/۶۷۸، ۸/۶۷۹، ۸/۶۸۰، ۸/۶۸۱، ۸/۶۸۲، ۸/۶۸۳، ۸/۶۸۴، ۸/۶۸۵، ۸/۶۸۶، ۸/۶۸۷، ۸/۶۸۸، ۸/۶۸۹، ۸/۶۹۰، ۸/۶۹۱، ۸/۶۹۲، ۸/۶۹۳، ۸/۶۹۴، ۸/۶۹۵، ۸/۶۹۶، ۸/۶۹۷، ۸/۶۹۸، ۸/۶۹۹، ۸/۷۰۰، ۸/۷۰۱، ۸/۷۰۲، ۸/۷۰۳، ۸/۷۰۴، ۸/۷۰۵، ۸/۷۰۶، ۸/۷۰۷، ۸/۷۰۸، ۸/۷۰۹، ۸/۷۱۰، ۸/۷۱۱، ۸/۷۱۲، ۸/۷۱۳، ۸/۷۱۴، ۸/۷۱۵، ۸/۷۱۶، ۸/۷۱۷، ۸/۷۱۸، ۸/۷۱۹، ۸/۷۲۰، ۸/۷۲۱، ۸/۷۲۲، ۸/۷۲۳، ۸/۷۲۴، ۸/۷۲۵، ۸/۷۲۶، ۸/۷۲۷، ۸/۷۲۸، ۸/۷۲۹، ۸/۷۳۰، ۸/۷۳۱، ۸/۷۳۲، ۸/۷۳۳، ۸/۷۳۴، ۸/۷۳۵، ۸/۷۳۶، ۸/۷۳۷، ۸/۷۳۸، ۸/۷۳۹، ۸/۷۴۰، ۸/۷۴۱، ۸/۷۴۲، ۸/۷۴۳، ۸/۷۴۴، ۸/۷۴۵، ۸/۷۴۶، ۸/۷۴۷، ۸/۷۴۸، ۸/۷۴۹، ۸/۷۵۰، ۸/۷۵۱، ۸/۷۵۲، ۸/۷۵۳، ۸/۷۵۴، ۸/۷۵۵، ۸/۷۵۶، ۸/۷۵۷، ۸/۷۵۸، ۸/۷۵۹، ۸/۷۶۰، ۸/۷۶۱، ۸/۷۶۲، ۸/۷۶۳، ۸/۷۶۴، ۸/۷۶۵، ۸/۷۶۶، ۸/۷۶۷، ۸/۷۶۸، ۸/۷۶۹، ۸/۷۷۰، ۸/۷۷۱، ۸/۷۷۲، ۸/۷۷۳، ۸/۷۷۴، ۸/۷۷۵، ۸/۷۷۶، ۸/۷۷۷، ۸/۷۷۸، ۸/۷۷۹، ۸/۷۸۰، ۸/۷۸۱، ۸/۷۸۲، ۸/۷۸۳، ۸/۷۸۴، ۸/۷۸۵، ۸/۷۸۶، ۸/۷۸۷، ۸/۷۸۸، ۸/۷۸۹، ۸/۷۹۰، ۸/۷۹۱، ۸/۷۹۲، ۸/۷۹۳، ۸/۷۹۴، ۸/۷۹۵، ۸/۷۹۶، ۸/۷۹۷، ۸/۷۹۸، ۸/۷۹۹، ۸/۸۰۰، ۸/۸۰۱، ۸/۸۰۲، ۸/۸۰۳، ۸/۸۰۴، ۸/۸۰۵، ۸/۸۰۶، ۸/۸۰۷، ۸/۸۰۸، ۸/۸۰۹، ۸/۸۱۰، ۸/۸۱۱، ۸/۸۱۲، ۸/۸۱۳، ۸/۸۱۴، ۸/۸۱۵، ۸/۸۱۶، ۸/۸۱۷، ۸/۸۱۸، ۸/۸۱۹، ۸/۸۲۰، ۸/۸۲۱، ۸/۸۲۲، ۸/۸۲۳، ۸/۸۲۴، ۸/۸۲۵، ۸/۸۲۶، ۸/۸۲۷، ۸/۸۲۸، ۸/۸۲۹، ۸/۸۳۰، ۸/۸۳۱، ۸/۸۳۲، ۸/۸۳۳، ۸/۸۳۴، ۸/۸۳۵، ۸/۸۳۶، ۸/۸۳۷، ۸/۸۳۸، ۸/۸۳۹، ۸/۸۴۰، ۸/۸۴۱، ۸/۸۴۲، ۸/۸۴۳، ۸/۸۴۴، ۸/۸۴۵، ۸/۸۴۶، ۸/۸۴۷، ۸/۸۴۸، ۸/۸۴۹، ۸/۸۵۰، ۸/۸۵۱، ۸/۸۵۲، ۸/۸۵۳، ۸/۸۵۴، ۸/۸۵۵، ۸/۸۵۶، ۸/۸۵۷، ۸/۸۵۸، ۸/۸۵۹، ۸/۸۶۰، ۸/۸۶۱، ۸/۸۶۲، ۸/۸۶۳، ۸/۸۶۴، ۸/۸۶۵، ۸/۸۶۶، ۸/۸۶۷، ۸/۸۶۸، ۸/۸۶۹، ۸/۸۷۰، ۸/۸۷۱، ۸/۸۷۲، ۸/۸۷۳، ۸/۸۷۴، ۸/۸۷۵، ۸/۸۷۶، ۸/۸۷۷، ۸/۸۷۸، ۸/۸۷۹، ۸/۸۸۰، ۸/۸۸۱، ۸/۸۸۲، ۸/۸۸۳، ۸/۸۸۴، ۸/۸۸۵، ۸/۸۸۶، ۸/۸۸۷، ۸/۸۸۸، ۸/۸۸۹، ۸/۸۹۰، ۸/۸۹۱، ۸/۸۹۲، ۸/۸۹۳، ۸/۸۹۴، ۸/۸۹۵، ۸/۸۹۶، ۸/۸۹۷، ۸/۸۹۸، ۸/۸۹۹، ۸/۹۰۰، ۸/۹۰۱، ۸/۹۰۲، ۸/۹۰۳، ۸/۹۰۴، ۸/۹۰۵، ۸/۹۰۶، ۸/۹۰۷، ۸/۹۰۸، ۸/۹۰۹، ۸/۹۱۰، ۸/۹۱۱، ۸/۹۱۲، ۸/۹۱۳، ۸/۹۱۴، ۸/۹۱۵، ۸/۹۱۶، ۸/۹۱۷، ۸/۹۱۸، ۸/۹۱۹، ۸/۹۲۰، ۸/۹۲۱، ۸/۹۲۲، ۸/۹۲۳، ۸/۹۲۴، ۸/۹۲۵، ۸/۹۲۶، ۸/۹۲۷، ۸/۹۲۸، ۸/۹۲۹، ۸/۹۳۰، ۸/۹۳۱، ۸/۹۳۲، ۸/۹۳۳، ۸/۹۳۴، ۸/۹۳۵، ۸/۹۳۶، ۸/۹۳۷، ۸/۹۳۸، ۸/۹۳۹، ۸/۹۴۰، ۸/۹۴۱، ۸/۹۴۲، ۸/۹۴۳، ۸/۹۴۴، ۸/۹۴۵، ۸/۹۴۶، ۸/۹۴۷، ۸/۹۴۸، ۸/۹۴۹، ۸/۹۵۰، ۸/۹۵۱، ۸/۹۵۲، ۸/۹۵۳، ۸/۹۵۴، ۸/۹۵۵، ۸/۹۵۶، ۸/۹۵۷، ۸/۹۵۸، ۸/۹۵۹، ۸/۹۶۰، ۸/۹۶۱، ۸/۹۶۲، ۸/۹۶۳، ۸/۹۶۴، ۸/۹۶۵، ۸/۹۶۶، ۸/۹۶۷، ۸/۹۶۸، ۸/۹۶۹، ۸/۹۷۰، ۸/۹۷۱، ۸/۹۷۲، ۸/۹۷۳، ۸/۹۷۴، ۸/۹۷۵، ۸/۹۷۶، ۸/۹۷۷، ۸/۹۷۸، ۸/۹۷۹، ۸/۹۸۰، ۸/۹۸۱، ۸/۹۸۲، ۸/۹۸۳، ۸/۹۸۴، ۸/۹۸۵، ۸/۹۸۶، ۸/۹۸۷، ۸/۹۸۸، ۸/۹۸۹، ۸/۹۹۰، ۸/۹۹۱، ۸/۹۹۲، ۸/۹۹۳، ۸/۹۹۴، ۸/۹۹۵، ۸/۹۹۶، ۸/۹۹۷، ۸/۹۹۸، ۸/۹۹۹، ۸/۱۰

ہے اور غیر کا حق متعلق ہونے کے بعد جب ہے۔ یہی طرح اس سے غیر کا حق تعلق نہ ہو اور فریقین میں سے کوئی ایک کواد بنانے کا مطالبہ کرے تو کواد بنانا واجب ہے (۱)، اور تسلی نے شرح الفقہ میں جوہر لیا ہے اس سے عقد تہن، مث، متب، مبد، وصیت، اور یہی طرح ہر وہ عقد و معاملہ جس میں معاہدہ نہ ہو مثلاً وکیل بنانا، رضائن بنانا وغیرہ میں کواد بنانے کا وجوب معلوم ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے اس عقود میں کواد بنانے کو شرط صحت قرار دیا ہے (۲)۔

دین کا ہر شیعہ چاہے وہ نہ کرنے پر گواہ بنانا:

۱۲- اگر ارادے شیعہ کی آدمی کا کوئی حق دوسرے پر ہو تو جس شخص پر حق ہے اگر وہ حق "آکرے" اس سے شیعہ طلب کرے یہ سے ہا! اپنے کا مطالبہ کرے تو مالکیہ "وہ حنا بلہ کا سب یہ ہے کہ شیعہ کا دینا واجب نہیں ہے، بلکہ مدیون کو چاہیے کہ صاحب دین پر کواد بنادے اور شیعہ اس کے پاس باقی رہے، اس لئے کہ وہ اس کے ذریعہ اپنے نفس سے دفاع کرے گا، کیونکہ ایسا ممکن ہے کہ جس پر دین تھا وہ پیر طلب کرے کہ جس میں گواہوں نے صاحب دین کا یہ قرار دیا ہو کہ اس نے اپنے دین پر قبضہ کر لیا ہے، یا یہ کہ وہ لوگ اس وقت موجود تھے جب متر بن صاحب دین کو اس کا دین "آکر رہا تھا،" راکس اس کا علم نہ ہو کہ یہ دین اس نوعیت کا تھا، جس کو یہ دعویٰ کرے کہ اس نے اسے مال بلہ تر غرض یا بلہ رو، بیعت دیا تھا، اور وہ یہ کہے کہ بینہ لا، جو تیرے حق میں کوئی دے کہ جو مال تو نے مجھ سے یا دتیر، جب حق تھا، جس شیعہ کا باقی رہنا، اس کا شیعہ پر قابض رہنا اس دعویٰ کو ساقط کر دے گا جو اس پر لازم ہو رہا ہے، اور حنا بلہ کہتے ہیں کہ

وہ اس کا انکار کر دے (۱)، شافعیہ فرماتے ہیں کہ اگر کواد بنانا چھوڑ دے تو معتد قول کی رو سے بیع باطل ہو جائے گی (۲)، پس اگر کواد بنانا دشواری ہو مثلاً ایک بھئی یا مین بچے کے مال سے تہن و تہن، کر کے نہ ہمت نہ تھا تو اس صورت میں ان کی مات قبول کی جائے گی، ورنہ وہ دونوں بڑی مقدار میں ایک ساتھ ہمت نہ کریں تو یہی صورت میں کواد بنانا ضروری ہوگا (۳)۔

حنفیہ کے نزدیک مال بائع کے مال کو ادا فرما دینا مست کرنے کی صورت میں کواد بنانا ضروری نہیں ہے باپ کے تعلق سے مالکیہ کا قول بھی یہی ہے (۴)، مین بھئی کے بارے میں، قول تیرہ ایک یہ کہ بغیر کسی بینہ کے اس کی بات مان لی جائے گی، اور یہ قول یہ ہے کہ اس پر بینہ لازم ہوگا (۵)۔

دیگر تمام عقود پر گواہ بنانا:

۱۱- دیگر تمام عقود اور تصرفات پر گواہ بنانے کا حکم حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک بیع پر کواد بنانے کے حکم کی طرح ہے۔ ان دونوں کے نزدیک صرف بیع مشکلی ہے اور شافعیہ کے نزدیک رہت بھی مستثنیٰ ہے کہ ان میں کواد بنانا واجب ہے، اس کی تفصیل آئے آئے کی (۱)۔

مالکیہ کے نزدیک دیگر تمام حقوق اور دیون، بیع کی طرح ہیں کہ جب تک ان کے ساتھ غیر کا حق متعلق نہ ہو ان میں کواد بنانا مستنون

(۱) شرح الفروض ۳۳۷، نہایۃ المحتاج ۳۶۱/۲، مطالب ولی امی ۳۱۰/۳۔

(۲) المحمل علی المحتاج ۳۳۸۔

(۳) بشیر امسی علی نہایۃ ۳۷۰/۳۔

(۴) الفتاویٰ امیر ربیعہ ۲۳/۵۔

(۵) الفتاویٰ علی ۳۹۹/۳۔

(۶) المحمل علی الفتاویٰ ۳۲۸، المجموع ۱۵۳/۴۔

(۱) تجرۃ لکام ۱۸۶/۱۔

(۲) المسبح شرح المسبح علی راجعہ ۲۲۸/۲۔



مرتبہ (جس کے پاس رہن رہا گیا ہے) رخصتی میں مرہون کے لوٹانے کا  
بحوث کرے اور رہن کا رے تو رہن کا قوں معتبر ہوگا اور رہن کے  
بغیر مرتبہ کی بات نہیں مانی جائے گی (۱)۔

حنفیہ کے قواعد کا تقاضا یہ ہے کہ مرتبہ کی بات قوں کی جائے اس  
لئے کہ وہ ائین ہے اور ائین کی اس کے دعویٰ میں تصدیق کی جاتی  
ہے اور حنبلیہ دوسرے قول کی رو سے (جو اصح قول کے مقابلے میں  
ہے) اس میں حنفیہ کے موافق ہیں (۲)۔

ماباغ کے مال کفرض لگاتے وقت گوہ بنانا:

۱۵- ثانیہ کے روئے اگر ولی ماباغ بچے کے مال کفرض پر دے تو  
اس پر گوہ بنانا ضروری ہے اور باقی موقوفہ جو بچے کے مال کو بطور  
قرض دینا جائز کہتے ہیں ان کے نزدیک گوہ بنائے بغیر قرض دینا  
جائز ہے اور چہ ایسے موقع پر احتیاطاً گوہ بنایا بہتر ہے (۳)۔

حجر (پابندی) کے حکم پر گوہ بنانا:

۱۶- حجر (پابندی) پر دہانے کے سلسلے میں فقہاء کی دو رائیں ہیں:  
ایک یہ کہ واجب ہے اور دوسری یہ کہ حجر کے سلسلے میں حصہ میں  
سے صاحبین کا قول ہے اس صورت میں گوہ بنانا اس لئے ضروری  
ہے کہ حجر قاضی کی طرف سے حکم ہے اور اس سے بہت سے حکام  
متعلق ہیں اور بسا اوقات اس میں انکار واقع ہو جاتا ہے لہذا اسے  
ثابت کرنے کی ضرورت پڑتی ہے اور یہ حکم حجر اور اس پر مرتب

(۱) المشرح المکمل ۳۳۸/۳ طبع دارالطہارۃ الباقوری علی بن حامد ۱۳۷۸ھ  
الاصناف ۱۶۹/۵

(۲) الاختیار ۶۵۲/۲ طبع مصطفیٰ الملکی، الشاہ وافظ لایس کیم ص ۵۷۵، حاشیہ  
ابن ماجہ ۵۰۶/۳، الاصناف ۵۹۵

(۳) جامع الفصولین ۱۳۲-۱۳۱، طبع ۲۰۰۸ء، بیروت ۲۰۰۸ء

بسا اوقات اس نے جس مال پر قبضہ کیا ہے دوسرے کا نکل آئے گا  
سے پہلے کے لئے حجت کی ضرورت پڑے گی حنبلیہ کہتے ہیں کہ  
کسی حاکم کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس کو وثیقہ دینے پر مجبور  
کرے (۱) اور میں نے دیکھا کہ بعض کہتے ہیں کہ اسے وثیقہ لینے کا  
حق ہے حنبلیہ میں سے "مستقی" کے شارح بھی ان کے قائل  
ہیں (۲) ثانیہ حنفیہ اور شافعیہ کے نزدیک اس کا کیا حکم ہے اس کی  
صراحت نہیں ملتی (۳)۔

غیر کی طرف سے قرض ادا کرنے پر گوہ بنانا:

۱۳- اگر کسی شخص نے دوسرے کا دین ادا کر دیا اور اس کی نیت اس  
سے رجوع کرے کی تھی تو جمہور فقہاء دین کی لوٹگی اور رجوع کی  
نیت پر گوہ بنانے کو ضروری نہیں دیتے۔

حنابلہ میں سے قاضی کہتے ہیں کہ رجوع کے صحیح ہونے کے لئے  
رجوع کی نیت پر گوہ بنانا ضروری ہے اس لئے کہ عرف یہ ہے کہ جو  
شخص دوسرے کا دین جبراً کوہ بنائے ادا کرے وہ شرم اور احسان  
کرنے والا سمجھا جاتا ہے (۴)۔

رخصتی میں مرہون کے دہانے پر گوہ بنانا:

۱۴- مالکیہ، ثانیہ، صحیح قول کی رو سے حنبلیہ کا مذہب یہ ہے کہ

(۱) خطاب ۵۵/۵، ۵۶/۵، ۵۷/۵، ۵۸/۵، ۵۹/۵، ۶۰/۵، ۶۱/۵، ۶۲/۵، ۶۳/۵، ۶۴/۵، ۶۵/۵، ۶۶/۵، ۶۷/۵، ۶۸/۵، ۶۹/۵، ۷۰/۵، ۷۱/۵، ۷۲/۵، ۷۳/۵، ۷۴/۵، ۷۵/۵، ۷۶/۵، ۷۷/۵، ۷۸/۵، ۷۹/۵، ۸۰/۵، ۸۱/۵، ۸۲/۵، ۸۳/۵، ۸۴/۵، ۸۵/۵، ۸۶/۵، ۸۷/۵، ۸۸/۵، ۸۹/۵، ۹۰/۵، ۹۱/۵، ۹۲/۵، ۹۳/۵، ۹۴/۵، ۹۵/۵، ۹۶/۵، ۹۷/۵، ۹۸/۵، ۹۹/۵، ۱۰۰/۵، ۱۰۱/۵، ۱۰۲/۵، ۱۰۳/۵، ۱۰۴/۵، ۱۰۵/۵، ۱۰۶/۵، ۱۰۷/۵، ۱۰۸/۵، ۱۰۹/۵، ۱۱۰/۵، ۱۱۱/۵، ۱۱۲/۵، ۱۱۳/۵، ۱۱۴/۵، ۱۱۵/۵، ۱۱۶/۵، ۱۱۷/۵، ۱۱۸/۵، ۱۱۹/۵، ۱۲۰/۵، ۱۲۱/۵، ۱۲۲/۵، ۱۲۳/۵، ۱۲۴/۵، ۱۲۵/۵، ۱۲۶/۵، ۱۲۷/۵، ۱۲۸/۵، ۱۲۹/۵، ۱۳۰/۵، ۱۳۱/۵، ۱۳۲/۵، ۱۳۳/۵، ۱۳۴/۵، ۱۳۵/۵، ۱۳۶/۵، ۱۳۷/۵، ۱۳۸/۵، ۱۳۹/۵، ۱۴۰/۵، ۱۴۱/۵، ۱۴۲/۵، ۱۴۳/۵، ۱۴۴/۵، ۱۴۵/۵، ۱۴۶/۵، ۱۴۷/۵، ۱۴۸/۵، ۱۴۹/۵، ۱۵۰/۵، ۱۵۱/۵، ۱۵۲/۵، ۱۵۳/۵، ۱۵۴/۵، ۱۵۵/۵، ۱۵۶/۵، ۱۵۷/۵، ۱۵۸/۵، ۱۵۹/۵، ۱۶۰/۵، ۱۶۱/۵، ۱۶۲/۵، ۱۶۳/۵، ۱۶۴/۵، ۱۶۵/۵، ۱۶۶/۵، ۱۶۷/۵، ۱۶۸/۵، ۱۶۹/۵، ۱۷۰/۵، ۱۷۱/۵، ۱۷۲/۵، ۱۷۳/۵، ۱۷۴/۵، ۱۷۵/۵، ۱۷۶/۵، ۱۷۷/۵، ۱۷۸/۵، ۱۷۹/۵، ۱۸۰/۵، ۱۸۱/۵، ۱۸۲/۵، ۱۸۳/۵، ۱۸۴/۵، ۱۸۵/۵، ۱۸۶/۵، ۱۸۷/۵، ۱۸۸/۵، ۱۸۹/۵، ۱۹۰/۵، ۱۹۱/۵، ۱۹۲/۵، ۱۹۳/۵، ۱۹۴/۵، ۱۹۵/۵، ۱۹۶/۵، ۱۹۷/۵، ۱۹۸/۵، ۱۹۹/۵، ۲۰۰/۵، ۲۰۱/۵، ۲۰۲/۵، ۲۰۳/۵، ۲۰۴/۵، ۲۰۵/۵، ۲۰۶/۵، ۲۰۷/۵، ۲۰۸/۵، ۲۰۹/۵، ۲۱۰/۵، ۲۱۱/۵، ۲۱۲/۵، ۲۱۳/۵، ۲۱۴/۵، ۲۱۵/۵، ۲۱۶/۵، ۲۱۷/۵، ۲۱۸/۵، ۲۱۹/۵، ۲۲۰/۵، ۲۲۱/۵، ۲۲۲/۵، ۲۲۳/۵، ۲۲۴/۵، ۲۲۵/۵، ۲۲۶/۵، ۲۲۷/۵، ۲۲۸/۵، ۲۲۹/۵، ۲۳۰/۵، ۲۳۱/۵، ۲۳۲/۵، ۲۳۳/۵، ۲۳۴/۵، ۲۳۵/۵، ۲۳۶/۵، ۲۳۷/۵، ۲۳۸/۵، ۲۳۹/۵، ۲۴۰/۵، ۲۴۱/۵، ۲۴۲/۵، ۲۴۳/۵، ۲۴۴/۵، ۲۴۵/۵، ۲۴۶/۵، ۲۴۷/۵، ۲۴۸/۵، ۲۴۹/۵، ۲۵۰/۵، ۲۵۱/۵، ۲۵۲/۵، ۲۵۳/۵، ۲۵۴/۵، ۲۵۵/۵، ۲۵۶/۵، ۲۵۷/۵، ۲۵۸/۵، ۲۵۹/۵، ۲۶۰/۵، ۲۶۱/۵، ۲۶۲/۵، ۲۶۳/۵، ۲۶۴/۵، ۲۶۵/۵، ۲۶۶/۵، ۲۶۷/۵، ۲۶۸/۵، ۲۶۹/۵، ۲۷۰/۵، ۲۷۱/۵، ۲۷۲/۵، ۲۷۳/۵، ۲۷۴/۵، ۲۷۵/۵، ۲۷۶/۵، ۲۷۷/۵، ۲۷۸/۵، ۲۷۹/۵، ۲۸۰/۵، ۲۸۱/۵، ۲۸۲/۵، ۲۸۳/۵، ۲۸۴/۵، ۲۸۵/۵، ۲۸۶/۵، ۲۸۷/۵، ۲۸۸/۵، ۲۸۹/۵، ۲۹۰/۵، ۲۹۱/۵، ۲۹۲/۵، ۲۹۳/۵، ۲۹۴/۵، ۲۹۵/۵، ۲۹۶/۵، ۲۹۷/۵، ۲۹۸/۵، ۲۹۹/۵، ۳۰۰/۵، ۳۰۱/۵، ۳۰۲/۵، ۳۰۳/۵، ۳۰۴/۵، ۳۰۵/۵، ۳۰۶/۵، ۳۰۷/۵، ۳۰۸/۵، ۳۰۹/۵، ۳۱۰/۵، ۳۱۱/۵، ۳۱۲/۵، ۳۱۳/۵، ۳۱۴/۵، ۳۱۵/۵، ۳۱۶/۵، ۳۱۷/۵، ۳۱۸/۵، ۳۱۹/۵، ۳۲۰/۵، ۳۲۱/۵، ۳۲۲/۵، ۳۲۳/۵، ۳۲۴/۵، ۳۲۵/۵، ۳۲۶/۵، ۳۲۷/۵، ۳۲۸/۵، ۳۲۹/۵، ۳۳۰/۵، ۳۳۱/۵، ۳۳۲/۵، ۳۳۳/۵، ۳۳۴/۵، ۳۳۵/۵، ۳۳۶/۵، ۳۳۷/۵، ۳۳۸/۵، ۳۳۹/۵، ۳۴۰/۵، ۳۴۱/۵، ۳۴۲/۵، ۳۴۳/۵، ۳۴۴/۵، ۳۴۵/۵، ۳۴۶/۵، ۳۴۷/۵، ۳۴۸/۵، ۳۴۹/۵، ۳۵۰/۵، ۳۵۱/۵، ۳۵۲/۵، ۳۵۳/۵، ۳۵۴/۵، ۳۵۵/۵، ۳۵۶/۵، ۳۵۷/۵، ۳۵۸/۵، ۳۵۹/۵، ۳۶۰/۵، ۳۶۱/۵، ۳۶۲/۵، ۳۶۳/۵، ۳۶۴/۵، ۳۶۵/۵، ۳۶۶/۵، ۳۶۷/۵، ۳۶۸/۵، ۳۶۹/۵، ۳۷۰/۵، ۳۷۱/۵، ۳۷۲/۵، ۳۷۳/۵، ۳۷۴/۵، ۳۷۵/۵، ۳۷۶/۵، ۳۷۷/۵، ۳۷۸/۵، ۳۷۹/۵، ۳۸۰/۵، ۳۸۱/۵، ۳۸۲/۵، ۳۸۳/۵، ۳۸۴/۵، ۳۸۵/۵، ۳۸۶/۵، ۳۸۷/۵، ۳۸۸/۵، ۳۸۹/۵، ۳۹۰/۵، ۳۹۱/۵، ۳۹۲/۵، ۳۹۳/۵، ۳۹۴/۵، ۳۹۵/۵، ۳۹۶/۵، ۳۹۷/۵، ۳۹۸/۵، ۳۹۹/۵، ۴۰۰/۵، ۴۰۱/۵، ۴۰۲/۵، ۴۰۳/۵، ۴۰۴/۵، ۴۰۵/۵، ۴۰۶/۵، ۴۰۷/۵، ۴۰۸/۵، ۴۰۹/۵، ۴۱۰/۵، ۴۱۱/۵، ۴۱۲/۵، ۴۱۳/۵، ۴۱۴/۵، ۴۱۵/۵، ۴۱۶/۵، ۴۱۷/۵، ۴۱۸/۵، ۴۱۹/۵، ۴۲۰/۵، ۴۲۱/۵، ۴۲۲/۵، ۴۲۳/۵، ۴۲۴/۵، ۴۲۵/۵، ۴۲۶/۵، ۴۲۷/۵، ۴۲۸/۵، ۴۲۹/۵، ۴۳۰/۵، ۴۳۱/۵، ۴۳۲/۵، ۴۳۳/۵، ۴۳۴/۵، ۴۳۵/۵، ۴۳۶/۵، ۴۳۷/۵، ۴۳۸/۵، ۴۳۹/۵، ۴۴۰/۵، ۴۴۱/۵، ۴۴۲/۵، ۴۴۳/۵، ۴۴۴/۵، ۴۴۵/۵، ۴۴۶/۵، ۴۴۷/۵، ۴۴۸/۵، ۴۴۹/۵، ۴۵۰/۵، ۴۵۱/۵، ۴۵۲/۵، ۴۵۳/۵، ۴۵۴/۵، ۴۵۵/۵، ۴۵۶/۵، ۴۵۷/۵، ۴۵۸/۵، ۴۵۹/۵، ۴۶۰/۵، ۴۶۱/۵، ۴۶۲/۵، ۴۶۳/۵، ۴۶۴/۵، ۴۶۵/۵، ۴۶۶/۵، ۴۶۷/۵، ۴۶۸/۵، ۴۶۹/۵، ۴۷۰/۵، ۴۷۱/۵، ۴۷۲/۵، ۴۷۳/۵، ۴۷۴/۵، ۴۷۵/۵، ۴۷۶/۵، ۴۷۷/۵، ۴۷۸/۵، ۴۷۹/۵، ۴۸۰/۵، ۴۸۱/۵، ۴۸۲/۵، ۴۸۳/۵، ۴۸۴/۵، ۴۸۵/۵، ۴۸۶/۵، ۴۸۷/۵، ۴۸۸/۵، ۴۸۹/۵، ۴۹۰/۵، ۴۹۱/۵، ۴۹۲/۵، ۴۹۳/۵، ۴۹۴/۵، ۴۹۵/۵، ۴۹۶/۵، ۴۹۷/۵، ۴۹۸/۵، ۴۹۹/۵، ۵۰۰/۵، ۵۰۱/۵، ۵۰۲/۵، ۵۰۳/۵، ۵۰۴/۵، ۵۰۵/۵، ۵۰۶/۵، ۵۰۷/۵، ۵۰۸/۵، ۵۰۹/۵، ۵۱۰/۵، ۵۱۱/۵، ۵۱۲/۵، ۵۱۳/۵، ۵۱۴/۵، ۵۱۵/۵، ۵۱۶/۵، ۵۱۷/۵، ۵۱۸/۵، ۵۱۹/۵، ۵۲۰/۵، ۵۲۱/۵، ۵۲۲/۵، ۵۲۳/۵، ۵۲۴/۵، ۵۲۵/۵، ۵۲۶/۵، ۵۲۷/۵، ۵۲۸/۵، ۵۲۹/۵، ۵۳۰/۵، ۵۳۱/۵، ۵۳۲/۵، ۵۳۳/۵، ۵۳۴/۵، ۵۳۵/۵، ۵۳۶/۵، ۵۳۷/۵، ۵۳۸/۵، ۵۳۹/۵، ۵۴۰/۵، ۵۴۱/۵، ۵۴۲/۵، ۵۴۳/۵، ۵۴۴/۵، ۵۴۵/۵، ۵۴۶/۵، ۵۴۷/۵، ۵۴۸/۵، ۵۴۹/۵، ۵۵۰/۵، ۵۵۱/۵، ۵۵۲/۵، ۵۵۳/۵، ۵۵۴/۵، ۵۵۵/۵، ۵۵۶/۵، ۵۵۷/۵، ۵۵۸/۵، ۵۵۹/۵، ۵۶۰/۵، ۵۶۱/۵، ۵۶۲/۵، ۵۶۳/۵، ۵۶۴/۵، ۵۶۵/۵، ۵۶۶/۵، ۵۶۷/۵، ۵۶۸/۵، ۵۶۹/۵، ۵۷۰/۵، ۵۷۱/۵، ۵۷۲/۵، ۵۷۳/۵، ۵۷۴/۵، ۵۷۵/۵، ۵۷۶/۵، ۵۷۷/۵، ۵۷۸/۵، ۵۷۹/۵، ۵۸۰/۵، ۵۸۱/۵، ۵۸۲/۵، ۵۸۳/۵، ۵۸۴/۵، ۵۸۵/۵، ۵۸۶/۵، ۵۸۷/۵، ۵۸۸/۵، ۵۸۹/۵، ۵۹۰/۵، ۵۹۱/۵، ۵۹۲/۵، ۵۹۳/۵، ۵۹۴/۵، ۵۹۵/۵، ۵۹۶/۵، ۵۹۷/۵، ۵۹۸/۵، ۵۹۹/۵، ۶۰۰/۵، ۶۰۱/۵، ۶۰۲/۵، ۶۰۳/۵، ۶۰۴/۵، ۶۰۵/۵، ۶۰۶/۵، ۶۰۷/۵، ۶۰۸/۵، ۶۰۹/۵، ۶۱۰/۵، ۶۱۱/۵، ۶۱۲/۵، ۶۱۳/۵، ۶۱۴/۵، ۶۱۵/۵، ۶۱۶/۵، ۶۱۷/۵، ۶۱۸/۵، ۶۱۹/۵، ۶۲۰/۵، ۶۲۱/۵، ۶۲۲/۵، ۶۲۳/۵، ۶۲۴/۵، ۶۲۵/۵، ۶۲۶/۵، ۶۲۷/۵، ۶۲۸/۵، ۶۲۹/۵، ۶۳۰/۵، ۶۳۱/۵، ۶۳۲/۵، ۶۳۳/۵، ۶۳۴/۵، ۶۳۵/۵، ۶۳۶/۵، ۶۳۷/۵، ۶۳۸/۵، ۶۳۹/۵، ۶۴۰/۵، ۶۴۱/۵، ۶۴۲/۵، ۶۴۳/۵، ۶۴۴/۵، ۶۴۵/۵، ۶۴۶/۵، ۶۴۷/۵، ۶۴۸/۵، ۶۴۹/۵، ۶۵۰/۵، ۶۵۱/۵، ۶۵۲/۵، ۶۵۳/۵، ۶۵۴/۵، ۶۵۵/۵، ۶۵۶/۵، ۶۵۷/۵، ۶۵۸/۵، ۶۵۹/۵، ۶۶۰/۵، ۶۶۱/۵، ۶۶۲/۵، ۶۶۳/۵، ۶۶۴/۵، ۶۶۵/۵، ۶۶۶/۵، ۶۶۷/۵، ۶۶۸/۵، ۶۶۹/۵، ۶۷۰/۵، ۶۷۱/۵، ۶۷۲/۵، ۶۷۳/۵، ۶۷۴/۵، ۶۷۵/۵، ۶۷۶/۵، ۶۷۷/۵، ۶۷۸/۵، ۶۷۹/۵، ۶۸۰/۵، ۶۸۱/۵، ۶۸۲/۵، ۶۸۳/۵، ۶۸۴/۵، ۶۸۵/۵، ۶۸۶/۵، ۶۸۷/۵، ۶۸۸/۵، ۶۸۹/۵، ۶۹۰/۵، ۶۹۱/۵، ۶۹۲/۵، ۶۹۳/۵، ۶۹۴/۵، ۶۹۵/۵، ۶۹۶/۵، ۶۹۷/۵، ۶۹۸/۵، ۶۹۹/۵، ۷۰۰/۵، ۷۰۱/۵، ۷۰۲/۵، ۷۰۳/۵، ۷۰۴/۵، ۷۰۵/۵، ۷۰۶/۵، ۷۰۷/۵، ۷۰۸/۵، ۷۰۹/۵، ۷۱۰/۵، ۷۱۱/۵، ۷۱۲/۵، ۷۱۳/۵، ۷۱۴/۵، ۷۱۵/۵، ۷۱۶/۵، ۷۱۷/۵، ۷۱۸/۵، ۷۱۹/۵، ۷۲۰/۵، ۷۲۱/۵، ۷۲۲/۵، ۷۲۳/۵، ۷۲۴/۵، ۷۲۵/۵، ۷۲۶/۵، ۷۲۷/۵، ۷۲۸/۵، ۷۲۹/۵، ۷۳۰/۵، ۷۳۱/۵، ۷۳۲/۵، ۷۳۳/۵، ۷۳۴/۵، ۷۳۵/۵، ۷۳۶/۵، ۷۳۷/۵، ۷۳۸/۵، ۷۳۹/۵، ۷۴۰/۵، ۷۴۱/۵، ۷۴۲/۵، ۷۴۳/۵، ۷۴۴/۵، ۷۴۵/۵، ۷۴۶/۵، ۷۴۷/۵، ۷۴۸/۵، ۷۴۹/۵، ۷۵۰/۵، ۷۵۱/۵، ۷۵۲/۵، ۷۵۳/۵، ۷۵۴/۵، ۷۵۵/۵، ۷۵۶/۵، ۷۵۷/۵، ۷۵۸/۵، ۷۵۹/۵، ۷۶۰/۵، ۷۶۱/۵، ۷۶۲/۵، ۷۶۳/۵، ۷۶۴/۵، ۷۶۵/۵، ۷۶۶/۵، ۷۶۷/۵، ۷۶۸/۵، ۷۶۹/۵، ۷۷۰/۵، ۷۷۱/۵، ۷۷۲/۵، ۷۷۳/۵، ۷۷۴/۵، ۷۷۵/۵، ۷۷۶/۵، ۷۷۷/۵، ۷۷۸/۵، ۷۷۹/۵، ۷۸۰/۵، ۷۸۱/۵، ۷۸۲/۵، ۷۸۳/۵، ۷۸۴/۵، ۷۸۵/۵، ۷۸۶/۵، ۷۸۷/۵، ۷۸۸/۵، ۷۸۹/۵، ۷۹۰/۵، ۷۹۱/۵، ۷۹۲/۵، ۷۹۳/۵، ۷۹۴/۵، ۷۹۵/۵، ۷۹۶/۵، ۷۹۷/۵، ۷۹۸/۵، ۷۹۹/۵، ۸۰۰/۵، ۸۰۱/۵، ۸۰۲/۵، ۸۰۳/۵، ۸۰۴/۵، ۸۰۵/۵، ۸۰۶/۵، ۸۰۷/۵، ۸۰۸/۵، ۸۰۹/۵، ۸۱۰/۵، ۸۱۱/۵، ۸۱۲/۵، ۸۱۳/۵، ۸۱۴/۵، ۸۱۵/۵، ۸۱۶/۵، ۸۱۷/۵، ۸۱۸/۵، ۸۱۹/۵، ۸۲۰/۵، ۸۲۱/۵، ۸۲۲/۵، ۸۲۳/۵، ۸۲۴/۵، ۸۲۵/۵، ۸۲۶/۵، ۸۲۷/۵، ۸۲۸/۵، ۸۲۹/۵، ۸۳۰/۵، ۸۳۱/۵، ۸۳۲/۵، ۸۳۳/۵، ۸۳۴/۵، ۸۳۵/۵، ۸۳۶/۵، ۸۳۷/۵، ۸۳۸/۵، ۸۳۹/۵، ۸۴۰/۵، ۸۴۱/۵، ۸۴۲/۵، ۸۴۳/۵، ۸۴۴/۵، ۸۴۵/۵، ۸۴۶/۵، ۸۴۷/۵، ۸۴۸/۵، ۸۴۹/۵، ۸۵۰/۵، ۸۵۱/۵، ۸۵۲/۵، ۸۵۳/۵، ۸۵۴/۵، ۸۵۵/۵، ۸۵۶/۵، ۸۵۷/۵، ۸۵۸/۵، ۸۵۹/۵، ۸۶۰/۵، ۸۶۱/۵، ۸۶۲/۵، ۸۶۳/۵، ۸۶۴/۵، ۸۶۵/۵، ۸۶۶/۵، ۸۶۷/۵، ۸۶۸/۵، ۸۶۹/۵، ۸۷۰/۵، ۸۷۱/۵، ۸۷۲/۵، ۸۷۳/۵، ۸۷۴/۵، ۸۷۵/۵، ۸۷۶/۵، ۸۷۷/۵، ۸۷۸/۵، ۸۷۹/۵، ۸۸۰/۵، ۸۸۱/۵، ۸۸۲/۵، ۸۸۳/۵، ۸۸۴/۵، ۸۸۵/۵، ۸۸۶/۵، ۸۸۷/۵، ۸۸۸/۵، ۸۸۹/۵، ۸۹۰/۵، ۸۹۱/۵، ۸۹۲/۵، ۸۹۳/۵، ۸۹۴/۵، ۸۹۵/۵، ۸۹۶/۵، ۸۹۷/۵، ۸۹۸/۵، ۸۹۹/۵، ۹۰۰/۵، ۹۰۱/۵، ۹۰۲/۵، ۹۰۳/۵، ۹۰۴/۵، ۹۰۵/۵، ۹۰۶/۵، ۹۰۷/۵، ۹۰۸/۵، ۹۰۹/۵، ۹۱۰/۵، ۹۱۱/۵، ۹۱۲/۵، ۹۱۳/۵، ۹۱۴/۵، ۹۱۵/۵، ۹۱۶/۵، ۹۱۷/۵، ۹۱۸/۵، ۹۱۹/۵، ۹۲۰/۵، ۹۲۱/۵، ۹۲۲/۵، ۹۲۳/۵، ۹۲۴/۵، ۹۲۵/۵، ۹۲۶/۵، ۹۲۷/۵، ۹۲۸/۵، ۹۲۹/۵، ۹۳۰/۵، ۹۳۱/۵، ۹۳۲/۵، ۹۳۳/۵، ۹۳۴/۵، ۹۳۵/۵، ۹۳۶/۵، ۹۳۷/۵، ۹۳۸/۵، ۹۳۹/۵، ۹۴۰/۵، ۹۴۱/۵، ۹۴۲/۵، ۹۴۳/۵، ۹۴۴/۵، ۹۴۵/۵، ۹۴۶/۵، ۹۴۷/۵، ۹۴۸/۵، ۹۴۹/۵، ۹۵۰/۵، ۹۵۱/۵، ۹۵۲/۵، ۹۵۳/۵، ۹۵۴/۵، ۹۵۵/۵، ۹۵۶/۵، ۹۵۷/۵، ۹۵۸/۵، ۹۵۹/۵، ۹۶۰/۵، ۹۶۱/۵، ۹۶۲/۵، ۹۶۳/۵، ۹۶۴/۵، ۹۶۵/۵، ۹۶۶/۵، ۹۶۷/۵، ۹۶۸/۵، ۹۶۹/۵، ۹۷۰/۵، ۹۷۱/۵، ۹۷۲/۵، ۹۷۳/۵، ۹۷۴/۵، ۹۷۵/۵، ۹۷۶/۵، ۹۷۷/۵، ۹۷۸/۵، ۹۷۹/۵، ۹۸۰/۵، ۹۸۱/۵، ۹۸۲/۵، ۹۸۳/۵، ۹۸۴/۵، ۹۸۵/۵، ۹۸۶/۵، ۹۸۷/۵، ۹۸۸/۵، ۹۸۹/۵، ۹۹۰/۵، ۹۹۱/۵، ۹۹۲/۵، ۹۹۳/۵، ۹۹۴/۵، ۹۹۵/۵، ۹۹۶/۵، ۹۹۷/۵، ۹۹۸/۵، ۹۹۹/۵، ۱۰۰۰/۵

(۲) خطاب ۵۵/۵، ۵۶/۵، ۵۷/۵، ۵۸/۵، ۵۹/۵، ۶۰/۵، ۶۱/۵، ۶۲/۵، ۶۳/۵، ۶۴/۵، ۶۵/۵، ۶۶/۵، ۶۷/۵، ۶۸/۵، ۶۹/۵، ۷۰/۵، ۷۱/۵، ۷۲/۵، ۷۳/۵، ۷۴/۵، ۷۵/۵، ۷۶/۵، ۷۷/۵، ۷۸/۵، ۷۹/۵، ۸۰/۵، ۸۱/۵، ۸۲/۵، ۸۳/۵، ۸۴/۵، ۸۵/۵، ۸۶/۵، ۸۷/۵، ۸۸/۵، ۸۹/۵، ۹۰/۵، ۹۱/۵، ۹۲/۵، ۹۳/

ثریعت کے حکم کے مطابق اس کا ولی ہے عین سب سفید ہونے کی حالت میں دو باغ ہو تو اس پر حجر مانند آنا اور اس سے حجر کا دور آنا قاضی کا کام ہے۔ اور اس میں کوئی بنا نہ دہی ہے۔

لین اور اس کا اگر اس دہی مٹا یا قاضی کی طرف سے دہی ہو تو وہ اس سے حجر کے دور کرنے میں کوئی بنا نہ دہی اور اس کو مشہور کرنے کا محتاج ہے اس لئے کہ اس دہی کی ولایت قاضی سے حاصل ہوتی ہے<sup>(۱)</sup>۔

بچے کے باغ ہونے کے بعد مال س کے سپرد کرنے پر گواہ بنانا:

۱۸۔ اگر جب باغ ہو جائے تو مال اس کے سپرد کرنے پر گواہ بنانے کے سلسلہ میں قیام کی دہی میں ہیں:

اول: پہلی رائے یہ ہے کہ گواہ بنانا واجب ہے، شافعیہ کا صحیح قول یہی ہے<sup>(۲)</sup>، امام مالک اور ابن القاسم اسی کے قائل ہیں<sup>(۳)</sup>، وہ اللہ تعالیٰ کے قول: ”فَإِذَا دَفَعْتُمْ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ فَأَشْهِدُوا عَلَيْهِمْ“<sup>(۴)</sup> (پھر جب تم ان کے اموال ان کے حوالے کرنے لگو تو ان پر گواہی بنایا کرو) میں جو ”أَشْهِدُوا“ امر کا صیغہ ہے، اس کے ظاہر پر عمل کرتے ہوئے گواہ بنانے کو واجب کہتے ہیں، اور نابالغ کے مال کو لوٹانے کا دعویٰ کو اسی کے بغیر قبول نہیں کیا جائے گا<sup>(۵)</sup>۔

دوم: دہی رائے یہ ہے کہ گواہ بنانا مستحب ہے، یہ حنفیہ و حنبلیہ

ہونے والے دوسرے احکام میں مدیون ہی جیسا ہے<sup>(۱)</sup> لیکن امام ابو حنیفہ اس دونوں پر حجر کو منع کرتے ہیں، اگرچہ وہ ایسے شخص پر حجر کے قائل ہیں جس کے تصرفات سے ضرر عام مرتب ہو، مثلاً جابل طیب، لاپرواہ دہی اور یہ پڑھنے والا مفلس<sup>(۲)</sup>۔

دوم: یہ کہ قیام و رجز یا ت سے کوئی بنا نہ دہی کا جو بظاہر ہوتا ہے اسباب میں ہے: جو شخص اپنے لڑکے پر حجر عام آنا چاہتا ہو وہ امام کے پاس آئے تاکہ وہ اس پر حجر مانند آئے اور مجمع ہمارا اس میں اس کا مطلب کرے اور اس پر کوئی بنا نہ دہی دہی وہ یہ ہے کہ اس سے غیر کا حق متعلق ہے، لہذا اس پر کوئی بنا نہ دہی ہے<sup>(۳)</sup>۔

حادی: مستظہر کی میں ابولی بن ابی جریہ کے حوالہ سے سفید کے حجر کے سلسلہ میں شافعیہ کا ایک قول یہ منقول ہے کہ گواہ بنانا واجب ہے، اور انہوں نے اسے شافعیہ اردو کیا ہے<sup>(۴)</sup>۔

دوسری رائے یہ ہے کہ گواہ بنانا مستحب ہے، یہ شافعیہ اور مالک کا قول ہے، غواہ یہ حجر انسان کی اپنی مصلحت کی خاطر ہو یا دین کی وجہ سے ہو<sup>(۵)</sup>، اور حاکم ہی گواہ بنانے کا<sup>(۶)</sup>۔

حجر کے ختم کرنے پر گواہ بنانا:

۱۷۔ اگر عقل و شعور کے ساتھ باغ ہو اور باپ ہی اس کا ولی ہو تو حجر دور کرے اس کو دہی کی ضرورت نہیں ہے، اس لئے کہ وہ

(۱) ان لوگوں پر اور ان جیسے لوگوں پر حجر کا قضا یہ ہے کہ گواہ بنایا جائے اور سلطان کیا جائے رکھیں۔

(۲) شرح أبی القاسم لخصاص ۸۸۲، احکام القرآن للجصاص ۵۸۲، طبع بیروت۔

(۳) کتاب ۱۳/۵، احکام القرآن للجصاص ۵۸۲، جمرۃ الکرام ۱۸۷۔

(۴) روضۃ اللہ ص ۳۹۔

(۵) شرح المروض ۱۸۲، ۲۱۳، المروض ۳۰، ۱۹۰، الخ ۵۲۰، شرح

نکتی لمراد ت ۳۷۷۔

(۶) بہد مرجع۔

(۱) الشرح المفیر ص ۳۸۳، طبع دار المعارف، الدہلی ۲۹۱/۳۔

(۲) المفیر المفیر لمراد ت ۱۹۲، طبع بیروت۔

(۳) الخ و الاکیل ۳۰۵/۶۔

(۴) سورۃ تاج ۳۔

(۵) المفیر المفیر لمراد ت ۱۹۲، الخ و الاکیل ۳۰۵/۶۔

کا قول ہے، اس لئے کہ اس میں یتیم اور اس کے مال کے دلی دلوں کے لئے احتیاط ہے، ثانیہ کا ایک قول ضعیف بھی ہے، جہاں تک یتیم کے لئے احتیاط کا مسئلہ ہے تو وہ اس طرح ہے کہ جب اس پر بندہ قائم ہو جائے گا تو وہ کسی بھی چیز کا دعویٰ نہیں کرے گا جو اس کی نہیں ہے، اور جہاں تک وصی کا تعلق ہے تو وہ اس طرح ہے کہ اس یتیم کا یہ دعویٰ بطل ہو جائے گا کہ وصی نے اسے اس کا مال نہیں دیا ہے<sup>(۱)</sup>۔

امام ابو حنیفہ، ورنہ ان کے اصحاب کے نزدیک بھی اسی اُمر مال کے لوٹا دینے کا دعویٰ کرے تو اس کی بات مانی جائے گی<sup>(۲)</sup>، ثانیہ کا ایک قول صحیح قول کے مقابلے میں بھی ہے<sup>(۳)</sup>۔

حنیفہ اور حنابلہ کے قول سے قریب مالکیہ میں سے ابن المبارک اور ابن عبدالحکم کا قول ہے کہ یحییٰ کے ساتھ وصی کی بات مانی جائے گی، اگرچہ وہ کووندہ بنائے اور زمانہ دراز ہو جائے، جیسا کہ مشہور مذہب ہے، اور ”الموازیہ“ میں یہ ہے کہ اگر زمانہ دراز ہو جائے، مثلاً بیس سال گزر جائے اور وہ لوگ بھی اسے ساتھ مقیم ہوں اور مطالبہ نہ کریں تو اس صورت میں وصی کا قول یحییٰ کے ساتھ معتد ہوگا، اس لئے کہ عرف یہ ہے کہ جب بچہ بالغ اور با شعور ہو جاتے ہیں تو وہ اپنے مال پر قابض ہو جاتے ہیں، اور ابن زرب نے آٹھ سال کو یحییٰ مدت قرار دیا ہے<sup>(۴)</sup>۔

جس چیز پر قبضہ کرنے کے لئے وکیل بنایا گیا اس پر کووندہ بنانا:  
۱۹۔ جس چیز پر قبضہ کرنے کے لئے وکیل بنایا گیا اس پر قبضہ کے

بارے میں اُمر وکیل اور موکل کے دعویٰ میں اختلاف ہو جائے تو خبیہ کے نزدیک وکیل کی حیثیت صاحب امانت کی طرح ائین کی ہے، البتہ اس کے قبضہ کا وکیل اگر موکل کی موت کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ اس نے اس پر قبضہ کر لیا ہے اور اس کی زندگی میں اس کے یہ اُمر دیا ہے تو بندہ کے بغیر اس کا دعویٰ قبول نہیں کیا جائے گا<sup>(۱)</sup>، اور اس کے لوٹانے کے سلسلہ میں اگر اختلاف ہو جائے تو مالکیہ اور ثانیہ کے نزدیک بھی اس مسئلہ میں وکیل امانت رکھنے والے کی طرح ہے<sup>(۲)</sup>، اسی طرح حنابلہ کے نزدیک میراثت والے وکیل کا حکم امانت رکھنے والے سے الگ نہیں ہے البتہ اس کا قول کووندہ بنائے بغیر قبول یا جائے گا، لیکن اُمر مودعت پر وکیل ہو تو اس میں، بصورتیں میں جہاں یہ مطالبہ نہ دیا ہے<sup>(۳)</sup>، ثانیہ کا ایک ضعیف قول بھی ہے<sup>(۴)</sup>۔

دین و خبیہ کی ادائیگی کے وکیل کا کووندہ بنانا:

۲۰۔ مقتدا، مالک اس پر اتفاق ہے کہ موکل جب وکیل کو مال دے اور اسے قرض کی ادائیگی کا اور ادائیگی پر کووندہ بنانے کا حکم دے اور وہ دین تو ادا کر دے لیکن کووندہ بنائے اور صاحب حق انکار کرے تو اس صورت میں وکیل ضامن ہوگا، مستحق کی بات مانی جائے گی، اور اگر موکل نے دین ادا کرنے کا حکم دیا، کووندہ بنانے کا حکم نہیں دیا، وکیل نے کہا کہ تو نے اس پر قبضہ کر لیا اور مستحق نے انکار کیا تو یہی صورت میں بالاتفاق مستحق کی بات مانی جائے گی، ورنہ قرض خود کے

(۱) الاشیاء بخلاف ابن عمر ص ۲۷۵۔

(۲) الخرشنی ص ۸۲، ابن عساکر فی علی غلیل ص ۶، القیو بی ص ۵۵، شرح الرومی ص ۵۵۔

(۳) انہی ص ۱۰۵، مطالب بولی ص ۲۷۲۔

(۴) القیو بی ص ۵۰۔

(۱) حکام القرآن للجصاص ص ۵۹۲، مطالب بولی ص ۲۷۲، القیو بی ص ۵۵۔

(۲) انہی ص ۱۰۵، مطالب بولی ص ۲۷۲۔

(۳) القیو بی ص ۵۵۔

(۴) ابن عساکر فی علی غلیل ص ۵۰۔

خلاف ہوگی کی بات قبول نہیں کی جائے گی، اور اسے موکل سے مطابقت ہوگا، کیونکہ موکل کا وعدہ اپنے ہوکیل کے لئے ہے، نہ اسے بری نہیں ہوگا (۱)، اس کی تفصیل (ہکایت اور شہادت) میں دیکھی جائے۔

مانت رکھنے پر گواہ بنانا:

مانت رکھنے والے کا گواہ بنانا:

۲۱- حنفیہ، مالکیہ اور شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ مال لمانت کو لمانت رکھنے والے کے سپرد کرتے وقت اعتماد کے لئے گواہ بنانا مستحب ہے، یہ بیع پر قیاس ہے، اور حنابلہ کے ظاہر نصوص سے جواز سمجھ میں آتا ہے (۲)۔

مال لمانت اس کے مالک کو لوٹانے پر گواہ بنانا:

۲۲- فقہائے حنفیہ، حنابلہ اور اصح قول کی رو سے شافعیہ کے نزدیک یہ ضروری نہیں ہے کہ امین مال لمانت کو اس کے مالک کے سپرد کرے پر گواہ بنائے، کیونکہ مال لمانت کو اس کے مالک کے سپرد کرے کے سلسلہ میں اس کی بات مانی جائے گی، اس لئے گواہ بنانے میں کوئی فائدہ نہیں ہے (۳)، اور مالکیہ کے قول کے مطابق اس وقت گواہ بنانا ضروری نہیں ہوگا جب امین نے اسے گواہ بنائے بغیر لیا ہو (۴)، اور

(۱) الموسوط ۱/۱۹۱، المروانی علی غلیل ۸۵/۱، منہاج المحتاج ۱۴/۵، انہی ۱۳/۵۔

(۲) احکام القرآن للجصاص ۸۳/۲، تہذیب الوکام ۸۸/۱، المجموع ۵۳/۹، شرح المروسی ۵۳/۵، لائق التجاوی ۵۸/۳۔

(۳) الموسوط ۱۰/۱۰، منہاج المحتاج ۸۳/۲، احکام القرآن للجصاص ۸۳/۲، حواشی شرح المروسی ۵۳/۵، انہی ۹۱/۱، کشف اللہ ربہ ص ۳۰۳، طبع استنبیہ۔

(۴) المرقی ۱/۱۱۶، منہاج المحتاج ۵۸/۳، لائق التجاوی ۵۸/۳، طبع لیبیا۔

اگر اس نے گواہ بنا کر یا ہوتو ایسی صورت میں اس کے لوٹانے کا دعویٰ بینہ کے بغیر قبول نہیں کیا جائے گا، اس سے کہ جب اس نے اس پر گواہ بنایا تو گواہ اس نے اس کی لمانت پر کت نہیں کیا اور یہ ضروری ہے کہ بینہ ہمد کے ارادے سے ہو، بینہ اگر اس نے سے گواہوں کے سامنے دیا اور اس پر کسی کو گواہ نہیں بنایا تو وہ شہادت نہیں ہے جب تک کہ وہ بینہ کہے کہ "تم لوگ اس پر گواہ ہو کہ میں نے اس کے پاس ملاں ملاں بیچ لمانت رکھی ہے" (۱)۔

اور امین نے طور تجارت سے پر گواہ بنایا تو وہ گواہ بنائے بغیر بری نہیں ہوتا (۲)۔

امین نے گواہ بنا کر لمانت لیا ہوتو امام احمد کی ایک روایت کی رو سے لوٹانے پر گواہ بنانا ضروری ہے۔ ابن عقیل نے اس اصول پر اس کی تخریج کی ہے کہ جو حقوق بینہ کے ذریعہ ثابت ہوں ان کے د کرنے پر گواہ بنانا واجب ہے، اس لئے اس کا ترک کرنا کفای ہے، لہذا اس میں ضمان واجب ہوگا (۳)۔

پس اگر امین کہے کہ جب تک تم گواہ نہ بناؤ میں وہیں نہیں کروں گا، تو جو لوگ اس کے قائل ہیں کہ اس کا قول یحیٰی کے ساتھ قبول کر لیا جائے گا جیسا کہ شافعیہ کا ایک قول اور امام احمد کی ایک روایت ہے (اور یہ وہاں ہے جہاں اس کے خلاف روایت پر بینہ موجود ہو) تو ان کے نزدیک سے گواہ بنانے تک تاخیر کا حق نہیں ہے، اس لئے کہ جب اس کا قول یحیٰی کے ساتھ قائل ہوں ہے تو اس کے دھوکے کی براہ راست کاشیت موجود ہے (۴)۔

(۱) مکتبہ طہالب الدینی ۲۲/۱، احکام القرآن لابن عمر بنی ۳۲/۷۔

(۲) معج اللیل ۵۶/۳۔

(۳) الوصاف ۳۳۸/۱، صحیح الفروع ۶۰۵/۲، طبع لبنان۔

(۴) تبیین الحقائق ۵۷/۵، المروسی ۵۳/۵، ۳۳۳/۱، الفروع تبصیر ۶۰۵/۳۔

کی وجہ سے اسے امانت رکھنا ہوں<sup>(۱)</sup>، اور انہذا پر کو دہانے کے وجوب کے سلسلہ میں حنفیہ کا اختلاف نہیں ہے اس سے کہ اس کے رکنین ائین ائین کی مذہب کی وجہ سے کی جنہی کو ماں و دیت پر د کرنے کا دعویٰ کرے تو بیٹہ کے بغیر اس کا دعویٰ قبول نہیں کیا جائے گا<sup>(۲)</sup>۔

”شافعیہ کے رکنین ائین ائین کو لوٹنا مامور ہو جائے تو وہ سے کاغذی کے پر اور لے گا اور کاغذی اس پر پے قبضے کا کو دہانے گا، جیسا کہ ماموری نے کہا ہے، بین معتقدوں اس کے خلاف ہے، اور رکن کاغذی ہو جو یہ ہو تو وہ اس سے سی ائین کے پر اور لے گا، اور کیا اس وقت اس پر کو دہانا لازم ہے؟ اس سلسلہ میں دہانوں میں جنہیں ماموری نے نقل کیا ہے، ربا اور حج توں عدم وجوب کا ہے جیسا کہ کاغذی کے مسئلہ میں ہے<sup>(۳)</sup>، یہ اس وقت ہے جب کہ وہ سفر کا رہا کرے، اور آگ لگنا اور ذبیحی غارت کری بھی سفر جیسے ہند رہیں۔

پس ائین سی دھماک مرض میں مبتلا ہو جائے اور حکم یہ مین کو لوٹنے سے عازر ہو تو اس پر واجب ہوگا کہ وہ حاکم یا ائین تک پہنچانے کی وصیت کرے اور اس پر کو دہانا لے<sup>(۴)</sup>، حنا بلہ نے ائین کو مذر پیش آجانے کے وقت کو دہانا لے کی صراحت نہیں کی ہے<sup>(۵)</sup>، اور ائین سی سلسلہ کی وجہ سے مال و دیت کو کسی جنہی کے پر د کرے تو وہ ان کے رکنین شہاں میں ہوگا، اس شخص کی طرح جس

مالک کے قاصد یا وکیل کو دیت کے لوٹانے پر کو دہانا:

۲۳- مالک کا مذہب جسے شافعیہ میں سے بغوی نے بھی صحیح قرار دیا ہے، یہ ہے کہ ”دیت رکھنے والا رمال“ دیت کو مالک کے قاصد یا اس کے وکیل کے پر د کرے تو اس کے لئے کو دہانا لے تک تاجہ کی منع پیش ہے<sup>(۱)</sup> لہذا اس نے کو دہانیں بنایا تو قاصد یا وکیل کو پر د کرنے کا دعویٰ تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

”حنابلہ کا مذہب جسے شافعیہ میں سے امام غزالی نے صحیح قرار دیا ہے یہ ہے کہ ”رچہ وہ اس پر کو دہانا لے قسم کے ساتھ اس کا دعویٰ تسلیم کیا جائے گا“<sup>(۲)</sup>۔

”شافعیہ نے وکیل کو (مال امانت) لوٹانے پر کو دہانا لے کی صراحت نہیں کی ہے، بین انہوں نے کہا ہے کہ ائین ائین مال و دیت کو بغیر کسی مذر کے فیہ مالک کے یا سی، ایسے شخص کے پر د کرے جو ائین کے ان متعلقین میں سے نہ ہوں کے درمیان دہانا اپنے مال کی حفاظت کرتا ہے تو وہ ضامن بنا کر دیا جائے گا، اس سے پتہ چلتا ہے کہ کو دہانا بہتر ہے تاکہ وہ کار کی صورت میں اپنے سے ضمان کو دفع کر سکے<sup>(۳)</sup>۔

مین کو مذر پیش آجانے کے وقت کو دہانا:

۲۴- مالک نے ان انہذا پر کو دہانا لے کو لا ر مذر اور دیت میں نہ لے وجہ سے مال و دیت اس کے ہاتھ میں باقی رہنا مامور ہو، اور مذر کو مذر اس کا اعتبار ہوگا، شخص اس کا یہ مانا کافی نہیں ہے کہ کو دہانا ہو کہ میں مذر

(۱) مخ الجلیل ۳۶۵/۳۔  
(۲) تبیین الحقائق ۵/۵۷۷، شرح کردہ در المعرفۃ الموسط ۱۱/۱۲۵۔  
(۳) کتب کی رائے یہ ہے کہ یہاں کاغذی کا اپنے پر کو دہانا غلط کا مسئلہ ہے جو زمانہ کے حالات کی تبدیلی کے باعث ہے مثلاً عدالت کے رجسٹر پر اسے لوٹ کر لینے پر یا بعض کامل صحت پر جس نے نئے نئے سطور پر کتا کتا۔  
(۴) نہایہ لکھنؤ وغیرہ اسی علیہ ۱۱/۱۸۔  
(۵) اصناف ۳۲۹/۶ اور اس کے بعد کے صفحات۔

(۱) مخ الجلیل ۳۷۳/۴، الموضار ۳۲۵/۱۔  
(۲) اصناف ۳۲۹/۶، ۳۲۵/۴، الموضار ۳۲۹/۶۔  
(۳) الموضار ۱۱/۱۲۳۔

و موت کا وقت گنیا ہو یا نہ گنیا اور وہ (۱)۔

مطالبوں کے قائم مقام ہو جائے گا (شفعہ اور اشہاد کے ملک ملک مطالبہ کی ضرورت نہیں ہوگی) (۱)۔

شفعہ میں گواہ بنانا:

۲۵- شفعہ یا توثیق کے وقت حاضر ہوگا یا غائب۔ اگر وہ حاضر ہو تو حنفیہ، شافعیہ و حنبلیہ کے نزدیک شفعہ کے ثابت ہونے کے لئے حق شفعہ کا نوری طور پر طلب کرنا اس پر لازم ہے۔

شفعہ طلب کرنے پر گواہ بنانا اس پر لازم نہیں ہوگا بلکہ صرف شفعہ کا طلب کرنا کافی ہوگا (۲)۔ اور شفعہ شہر میں موجود نہ ہو تو حنبلیہ کی طرح شفعہ کے طلب کرنے اور اس پر گواہ بنانے کو لازم قرار دیتے ہیں۔ اور اگر وہ ایسا نہیں کرے گا تو اس کا حق ساتھ ہو جائے گا، خواہ وہ مکمل بنانے پر کاربہا ہو یا نہ ہو، اور جانے کے بعد سترے یا منہم ر ہے (۳)۔

البتہ حنفیہ کہتے ہیں کہ دراصل شفعہ کے طلب پر شفعہ کا گواہ بنانا وثوق کے لئے سبقت کرنا ہے، اور طلب پر یہ گواہ بنانا ثبوت کے لئے شرط نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ اگر شہر یا رشفعہ کے طلب کا اتکار کرے تو حق شفعہ ثابت ہو سکے۔

شافعیہ کے نزدیک اگر شفعہ غائب ہو تو اس کے لئے مطالبہ کرنا لازم ہے، اگر وہ اس سے عاجز ہو تو اس پر وکیل بنانا ضروری ہے، اور اگر وہ مکمل بنانے سے عاجز ہو تو اسے چاہئے کہ گواہ بنائے (۴)۔ اور اگر مطالبہ شفعہ اور وکیل بنانے پر قدرت ہے تو پھر ان دونوں کو چھوڑ کر صرف گواہ بنانا کافی نہیں ہوگا (۵)۔

اور گواہ بنانے کا مطالبہ کرنا اس وقت صحیح ہوگا جب یہ ار یا فر وخت کنندہ کی موجودگی میں ہو یا صبیح کے پاس ہو (۶)۔

مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ شفعہ کے لئے حق شفعہ ثابت ہونے کے لئے گواہ بنانا شرط نہیں ہے بلکہ اگر وہ گواہ نہ بنائے جب بھی اس کا حق ثابت ہوگا، لیکن انہوں نے صراحت کی ہے کہ وراثت ذیل صورتوں میں اس کا حق شفعہ ساتھ ہو جائے گا:

پھر گواہ بنانے کا مطالبہ کرنا گواہ بنانے کی قدرت پر موقوف ہے، لہذا جب اسے ان تینوں میں سے کسی ایک کی موجودگی میں گواہ بنانے پر قدرت حاصل ہو اور گواہ بنانے کا مطالبہ نہ کرے تو شہر یا ر سے ضرر کو دلیع کرنے کے لئے اس کا شفعہ باطل ہو جائے گا (۷)۔

۱- شہر یا مکان کو منہدم کر رہا ہے یا اس کی تعمیر کر رہا ہے یا اس میں پودا لگا رہا ہے، اس کے باوجود وہ مطالبہ سے خاموش رہ جائے۔

ورشفعہ کے طلب کرنے، پھر اس کے بعد اس پر گواہ بنانے کا مطالبہ کرنے کی ضرورت اس وقت ہوگی جب کہ شفعہ کے طلب کرے کے وقت گواہ بنانا ممکن نہ ہو، اس طور پر کہ اس نے فر وخت کی خبر اس وقت سنی جب وہ شہر یا ر فر وخت کنندہ اور فر وخت شدہ گھر سے دور تھا، میں اگر اس سے اس تینوں میں سے کسی ایک کی موجودگی میں خبر سنی اور اس پر گواہ بنانا یہ اس کے لئے کافی ہوگا، اور دونوں

(۱) الفتاویٰ الہندیہ ۵/۱۷۲-۱۷۳۔

(۲) مطالبہ اولیٰ النبی ۳/۱۱۰، نہایۃ المحتاج ۵/۲۳۔

(۳) النبی ۵/۳۳۱۔

(۴) نہایۃ المحتاج ۵/۲۳، اقلیوی ۳/۵۰۳۔

(۵) اقلیوی ۳/۵۰۳۔

(۶) مطالبہ اولیٰ النبی ۳/۱۵۵۔

(۷) نہایۃ المحتاج ۵/۲۳، اقلیوی ۳/۵۰۳، النبی ۵/۳۳۱، الفتاویٰ الہندیہ ۵/۷۲۔

۳ الفتاویٰ الہندیہ ۵/۱۷۳۔

ب یہ کہ شہد قہدق کے ہقت حاضہ ہو اور اس پر کوہے اور  
(بغیر کسی عذر کے) وہ وہاں خاموش رہے۔

ن یہ کہ وہ قہدق کے وقت حاضہ ہو اور کوہے اور قہد کے  
دن سے یک سال تک (بغیر کسی عذر کے) خاموش رہے (۱)۔

گوہ بنانے کے سے مانت کی وہی میں تاخیر نہ:

۲۶- ر وہرے کی کوئی چیز سی کے قبضہ میں ہو تو اگر قبضہ نہ رہے  
و لے کے اس ہوی کا انکار پایا جائے کہ اس نے وہی مالک کو لوٹا دی  
ہے تو اس کا ہوی قائل قبول ہو گا نہیں؟ اگر اس کا ہوی قائل قبول ہو  
جیہ کہ مانت میں ہوتا ہے تو کوہ بنانے کے لئے واپسی کی تاخیر کے  
سلسلہ میں تین آراء ہیں:

ول: یہ کہ تاخیر ممنوع ہے، شافعیہ کے نزدیک زیادہ صحیح قول بھی  
ہے (۲)، اور بھی حنا بد کا صحیح قول ہے (۳)، ر جمہور مالکیہ اس کے  
حدیث میں ہیں، پس اگر اس سے سے موثر یا تو اور ثابہ کے  
ر: یک ملاک ہوے کی صورت میں وہ نہا ن ہوگا (۴)۔

وہم: یہ کہ کوہ بنانے کے لئے تاخیر جاز ہے، یہ تکہ بینہ مانت  
وہیں کرے والے سے یحییٰ کو سا قہد کر دیتا ہے۔ مالکیہ میں سے  
بن عبد السلام کا بھی قول ہے (۵) اور یہ قول شافعیہ (۱) کے صحیح قول  
اور حنا بد کے صحیح قول کے باقائل ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ بھی قول

قوی ہے، خاص طور پر اس زمانہ میں (۱)۔

یس: اگر قبضہ والے کا قول لوٹانے کے سلسلہ میں بینہ کے بغیر قہوں  
نہ پایا جائے جیسا کہ غصب کی صورت میں ہے تو مالکیہ کے نزدیک اس  
کے لئے کوہ بنانے کے واسطے تاخیر جاز ہے (۲)۔

ہم: یہ کہ انن نے مال مانت بینہ کے ساتھ یا ہے یا بغیر بینہ  
کے، انوں کے حکم میں فرق ہے اگر اس نے بینہ کے ساتھ یا ہے تو  
وہی کے وقت کوہ بنانے تک اس کو تاخیر کا حق ہے، شافعیہ و حنا بد  
کا قول یہی ہے اور اگر اس نے بغیر بینہ کے یا ہو تو شافعیہ میں سے  
بغوی کے ر: یک سر امت ہے، تاخیر کا قہو ہی صحیح ہے۔

ر: حنا بد کے ر: یک اس کے درمیں اور اس شخص کے درمیں  
جس کا قول یحییٰ کے ساتھ قبول یا جاتا ہے کوئی فرق نہیں ہے (۳)۔

خفیہ کے فروغ کا تتبع کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ وہ کوہ بنانے  
کے لئے واپسی کی تاخیر کو ممنوع قرار دیتے ہیں، خود اس کا قبضہ قبضہ  
ضمان ہو یا قبضہ مانت ہو اور ہم نے ان میں سے کسی کو کوہ بنانے کے  
لئے تاخیر کا قائل نہیں پایا (۴)۔

ہمہ میں گوہ بنانے کا قبضہ کے قائم مقام ہونا:

۲۷- مالکیہ اور حنا بد کا مذہب یہ ہے کہ اگر ملی نے اپنے مجور  
(ر: ملاکت) کو کوئی چیز دی اور اپنے پر کوہ بنایا تو مہتام ہے، اور  
کوہ بنانے کے بعد قبضہ کی ضرورت باقی نہیں رہے گی، اس پر

(۱) المدنی ۳۳۸۳

(۲) اقلیوی ۵۱۲، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶

ہے۔ اور قبضہ کی اہمیت یہ ہے کہ اس سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کر دے، اور مجھے اس کی اہمیت نہ ہو کی کہ متاثرین میں سے کن لوگوں نے کوہٹانے کی شرط رکھی ہے، لیکن "تأب لائم" میں ہے کہ مہاجرین میں کے بغیر مکمل نہیں ہوتا ہے: کوہٹانا، اور قبضہ کرنا، اور قبضہ کے بغیر صرف کوہٹانا کافی نہیں ہے۔<sup>(۱)</sup>

قبضہ سے قبل شق مہاجرین میں تصرف پر گواہ بنانا:

۲۸- مالک کا مذہب یہ ہے کہ مہاجرین (جس کو مہاجر یا مہاجرین) کے مہاجر بننے پر قبضہ کرنے سے قبل فروخت کرے یا کرے یا مہاجر کرے تو اس کا تصرف مانع ہوگا، تو اس کا یہ عمل ہی اس پر قبضہ کر پائے گا بشرطیکہ وہ اس پر گواہ بنائے اور جو کچھ کیا ہے اس کا عدل کرے<sup>(۲)</sup>۔

غیر مہاجرین کے لیے ایک گواہ بنانا قبضہ کے قائم قائم نہیں ہو سکتا اور اس پر قبضہ کے بغیر مہاجر کا حکم ثابت نہیں ہو سکتا، اور یہی حکم ان کے لیے ایک کیلی اور مہاجرین میں سے ہے، اس سے کہ ان کے لیے ایک ان میں سے قبضہ کے بغیر مہاجر نہیں ہوتا<sup>(۳)</sup>۔

مالک کے لیے ایک صدقہ مہاجر کی طرح ہے، پس اگر کسی نے مال صدقہ اس شخص کو دیا جو فقیر، مسکین کے درمیان تقسیم کرتا ہے، اور اس نے اس پر قبضہ نہیں بنایا، اور لیے، لے لے سے صدقہ نہیں لیا، اور مال اس کے پاس رہا یہاں تک کہ مہاجر کرنے والا مر گیا تو صدقہ باطل ہو جائے گا اور اسے اس کے وارث کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔

لیکن اگر اس نے مال صدقہ کرنے والے کے سپرد کرتے وقت

انہوں نے اس روایت سے استدلال کیا ہے جسے مالک نے زید سے روایت کیا ہے کہ حضرت عثمان نے فرمایا: "من محل ولدا له صغيرا لم يبلغ أن يحوز بحسنه، فأعلن ذلك وأشهد على نفسه فليجاءه"۔ وان وليها ابوہ" (جس نے اپنے نابالغ لڑکے کو مہاجر کیا جو مہاجر پر قبضہ کرنے کی عمر کو نہیں پہنچا تھا پھر اس نے اس کا اعلان کر دیا اور اپنے "اپنے کوہٹانے کو یہاں کرنا جائز ہے۔ اگرچہ باپ ہی اس پر قابض و تصرف ہو)۔

مالک نے اس سے اس گھر کو مستثنیٰ کیا ہے جس میں مہاجر نے خود رو کر دیا، اور اس لباس کو بھی جسے پہنے ہوا ہو کہ اگر وہ ان دونوں کو پہنے ہو کر مہاجر کرے تو یہی صورت میں مہاجر پر گواہ بنائے یا کتنا نہیں کرے گا بلکہ گھر کو حالی کرے اور اسی طرح پہنے ہوئے کپڑے کو اتار دینا ضروری ہے، اور یہ بھی ضروری ہے کہ گواہ اس کے خالی کرنے کو دیکھ لیں، اور اگر گواہ قبضہ کو نہ دیکھ سکیں تو جس مکان میں وہی نہیں رہتا ہے، اور جس کپڑے کو اس نے نہیں پہن رکھا ہے اس میں مہاجر پر گواہ بنانے کے بعد قبضہ کی ضرورت نہیں رہے گی۔

اسی طرح سے مالک نے عدوی، وزنی اور کیلی جیسی چیزیں جو پانچ ذرات سے نہیں پہنچی جاتی ہیں اس کو مستثنیٰ قرار دیا ہے، پس ان میں قبضہ ضروری ہے، اور مہاجر کے لیے ایک مہاجر ان کے لیے اور گواہ بنانے سے بھی مکمل ہو جاتا ہے، اور گواہ بنانا شرط نہیں ہے، مگر صرف حقیقہ کے لیے ہے<sup>(۴)</sup>۔

ثانفیع کے نزدیک باپ عقد کے دونوں جانب کا ذمہ دار ہو سکتا

(۱) الموضوع ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱



جیسے الفاظ<sup>(۱)</sup>۔

”اور اگر وقفہ میں وقفہ پر کوئی بنانے سے متعلق شے نہیں کی گئی ہے۔ اس لیے کہ ان کے نزدیک وقفہ کی صحت کے لیے قبضہ شرط نہیں ہے۔“

وقف کی زمین میں اپنے لیے مکان کی تعمیر پر گواہ بنانا:

۳۰- اگر وقفہ کا نگران وقفہ کی زمین میں اپنے لیے مکان سے کوئی عمارت بنائے یا کاشت کرے اور اس پر گواہ بنائے تو حنفیہ اور حنبلیہ اس کو گواہ بنانے کا اعتبار کرتے ہیں، اور عمارت کو درخت اور پودوں کو نگران کی ملکیت قرار دیتے ہیں۔ اس لیے کہ اس پر گواہ بنایا ہو، اور اگر کوئی قبضہ ہو تو وقفہ کے تابع سمجھا جائے گا۔ حنفیہ کہتے ہیں کہ ”وہ بنانا تعمیر اور پودوں کا بنانے سے قبل ضروری ہے“<sup>(۲)</sup>، مگر یہ گواہ بنانے کا کوئی اثر مرتب نہیں کرتے<sup>(۳)</sup>، تعمیر اور مرمت پر مرتب ہونے والی تعمیرات کا اس کے اصلی مقام (وقف) میں ہے۔

ثانیہ کے نزدیک وقفہ کرنے والے کو (اور نگران کو ہر جہت اولیٰ) یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے لیے وقفہ کی زمین کاشت کرے یا تعمیر کرے، اس کا اس میں درخت بنانا، درخت بنانا، باغ بنانا، اور اس سلسلہ میں ان کے نزدیک گواہ بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے<sup>(۴)</sup>۔

وقف کی اراضی میں تعمیر کرنے اور پودوں کا بنانے کے احکام کی تفصیل

(۱) الفرائض والحدود، ۵/۸۵، فقہ شرح ابن حجر، ۲/۲۲۸۔

(۲) جامع الفصولین، ۲/۲۱۲، حنفیہ درمکتبہ دارالافتاء، ۳/۲۹۳، مطابقت میں آئی ۳۳۱/۳۔

(۳) الدرر السنی، ۱/۹۶۔

(۴) مفتی محمد سعید، ۳۴۳۷۸، طبع مصنفی النجف، فتاویٰ العبد المذنب المکرمی ۳۶۷/۳۔

اس پر گواہ بنانا یا تو بھر صدقہ کرے، یا لے کی موت سے صدقہ باطل نہ ہوگا، فقرہ ”مسکین کو دیا جائے گا“<sup>(۱)</sup>۔  
حنفیہ، ثانیہ اور حنبلیہ کے نزدیک جس طرح قبضہ کے بغیر صرف کوئی بنانا باطل نہیں جیسا کہ پہلے گذرا صدقہ کا بھی یہی حکم ہے<sup>(۲)</sup>۔

وقف میں گواہ بنانا:

۲۹- لکھ کے نزدیک اگر کسی شخص نے اپنے مجاور پر وقفہ یا مرودہ مجاور اس کا مال بوجھ کر دیا ہے جو اس کی پرورش میں ہے یا سیہ ہے یا مٹی نے اپنے قیم پر وقفہ یا تو وقفہ کے قبضہ میں قبضہ کسی ضروری نہیں ہے، بلکہ اس میں ختمی قبضہ کافی ہے، ”مرودہ یہ ہے کہ اس پر گواہ بنائے، قبضہ کرنے والا خود پودہ یا حاکم یا مقرر مرودہ ہو تو وقفہ صحیح ہو جائے گا، اگرچہ وہ قبضہ کرے،“ لے کے قبضہ میں اس کی موت یا اس کے مفلس ہونے یا اس کے مرض الموت تک رہے، البتہ یہ شرط ہے کہ گواہ بنانے کے ساتھ باقی شرطیں بھی پائی جائیں، اور اگر وقفہ کسی جنبی پر ہو تو وقفہ پر کوئی بنانے کے وقت کو امان کا پیمانہ ضروری ہے، صرف وقفہ کرے، لے کا اثر باقی نہیں ہوتا، اس لیے کہ موقوفہ علیہ (جن پر وقفہ یا کیا ہے) سے نزاع کرے، لے یا تو مرنا، ہوس گئے یا جنبی لوگ۔

یہ ضروری ہے کہ وقفہ کرے، والا وقفہ پر گواہ بنانے قبل اس کے کہ وقفہ کرے، لے کے لیے تصرف سے کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے، اور یہ ضروری نہیں ہے کہ مال وقفہ پر گواہ بنانے کے وقت یہ کہے کہ میں نے قبضہ ملک تم پر کیا اور قبضہ حفاظت باقی رکھا اور اس

(۱) الفرائض، ۱/۹۶۔

(۲) الدرر السنی، ۳/۲۹۳، حنفیہ، ۳/۲۹۳۔

”کتاب الوقت“ میں دیکھی جائے۔

نقطہ (۱) کی چیز کے ٹھکانے پر گواہ بنانا:

۳۱- حدیث میں آیا ہے: ”من وجد نقطة فليشهدها عدل او دوي عدل، ولا يحكم، ولا يعيب“ (۱) (جو شخص کوئی نقطہ پائے تو سے جائے کہ کسی ایک یا دو عدل کو گواہ بنائے اور نہ چھپائے اور نہ غائب کرے) اور نقطہ پر گواہ بنانے کا یہ حکم اس لئے ہے کہ نقطہ اس آدمی کی لاج سے محفوظ رہے، اور اگر اس کی موت ہو جائے تو اس کے ورثہ سے محفوظ رہے، اور اگر وہ مفلس ہو جائے تو اس کے قرض خواہوں سے محفوظ رہے۔

نقطہ پر گواہ بنانے کے سلسلہ میں حدیث میں جو امر وارد ہے اس کے تحقق اور میں ہیں:

الف- گواہ بنانا مستحب ہے، یہ حنا بل کا مذہب ہے، اور شافعیہ کا مذہب ہے، اور یہی مالکیہ کا قول ہے، اگر یہ طریقہ ہو کہ رہا نہ رہا ہوے کے بعد وہ اس کا دعویٰ کر بیٹھے گا (۲)، ان حضرات نے حدیث بالا کو انتخاب پر محمول کیا ہے، اور انتخاب پر زید بن خالد کی اس مرفوع

(۱) حدیث: ”من وجد نقطة فليشهد...“ کی روایت ابو ذر اور ابن ماجہ نے عرض بن حاتم سے مرفوعاً کی ہے، الفاظ ابو ذر کے ہیں، ابو ذر نے اس کے بارے میں سکوت اختیار کیا ہے اور لمبانی اور عبد القادر انانکوت نے اسے صحیح قرار دیا ہے (معجم المصنفین ۶/۱۶۱ طبع المکتبۃ السنن من ماجہ تحقیق محمد فواد عبدالمبارکی ۸۳۷ھ طبع بیروتی، معجم الجامع المصنف ۳/۱۶۱ طبع کتب المکتبۃ السنن، جامع الاصول تحقیق عبد القادر انانکوت ۱۰/۴۰۷-۴۰۸ طبع کردہ مکتبۃ البیروتی ۱۳۹۲ھ)۔

(۲) شرح مشکوٰۃ الارباب ۲/۷۸۲ طبع المکتبۃ السنن علی القند ۳/۱۹۶ طبع دارالحدیث، شرح علی کتب ۳/۶۳، المذہب ۱۲/۱۳ طبع بیروتی، المرقاۃ فی علی غلیل ۱۲۰ طبع کتب المکتبۃ السنن، جوہر لا کلیل ۳/۶۰۳، انصاری ۵/۴۰۸-۴۰۹۔

روایت سے استدلال کیا ہے: ”اعرف وکاءھا وعصاھا“ (۱) (اس کے تیل اور دھن کو پیچیں لو) اور ابن بن حب کی حدیث سے استدلال کیا ہے، اور ابن دونوں روایتوں میں گواہ بنانے کا حکم نہیں دیا گیا ہے (۲) بلکہ صرف اعلان کرنے پر کفایت ہے، جب کہ ضرورت کے وقت مناسبت میں تاخیر جاز نہیں ہوتی ہے پھر اگر گواہ بنانا واجب ہوتا تو نبی ﷺ اس سے ضروری فرما دیتے۔ خاص طور پر جب کہ آپ ﷺ سے نقطہ کے حکم کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نقطہ کے بارے میں ہی امر واجب کے بیان کرنے میں ہی نہیں ترستے تھے بلکہ حضرت عائشہ کی روایت میں امر کو انتخاب پر محمول کرنا متعین ہے، امری وہ یہ ہے کہ وہ ثابت ہے، لہذا روایت کی طرح اس میں گواہ بنانے کی ضرورت نہیں ہے (۳)۔

ب- گواہ بنانا واجب ہے: یہ امام ابو حنیفہ کا قول ہے، حنفی کی کتابوں میں آیا ہے کہ امام صاحب کے نزدیک گواہ بنانا ضروری ہے (۴)، مالکیہ کا بھی یہی قول ہے اگر نقطہ اٹھانے والے کو یقین ہو غالب گمان ہو کہ وہ نقطہ کا انکار کر دے گا (۵)، اور گواہ بنانے کا وجوب شافعیہ کے نزدیک مشابہ قول کے مقابل میں ہے، وہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں امری احادیث کے مقابلہ میں اضافہ ہے، اور گواہ بنانے کا حکم ہے، اور شیعہ کی روایتی مقبول ہوتی ہے، اور اس میں اصل وجوب ہے، اور اس روایت میں امرن امری حدیث میں ن میں

(۱) زید بن خالد کی مرفوع روایت ”اعرف وکاءھا وعصاھا“ کی روایت بخاری و مسلم (فتح المبارکی ۵/۸۰ طبع المکتبۃ السنن، معجم المصنفین ۳/۱۶۱ طبع بیروتی) نے کی ہے۔

(۲) حدیث ابی بن کعبہ ”احفظ وعاھا وعاھا وعصاھا وکاءھا“ کی روایت بخاری و مسلم (فتح المبارکی ۵/۸۰ طبع المکتبۃ السنن، معجم المصنفین ۳/۱۶۱ طبع بیروتی) نے کی ہے۔

(۳) انصاری ۵/۴۰۸-۴۰۹۔

(۴) حاشیہ ابن ماجہ ۳/۱۹۶ طبع اول بلاق۔

(۵) الدرر ۳/۶۱۶۔

میں نہیں ہے کوئی تہ نہیں<sup>(۱)</sup>۔

گر غلط تھے تے وقت کواد بنانا ممکن ہو تو کواد بنائے گا ورنہ اسے جس وقت قدرت ہو اس وقت بنائے گا<sup>(۲)</sup>۔

گواد بنانے کی صورت میں ضمان کی نفی:

۳۲- فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ لفظ اٹھانے والا اس پر کواد بنالے تو وہ لفظ کا ضمان نہ ہوگا، اور اگر کواد نہ بنائے، مگر لفظ کا مال تلف ہو جائے تو جمہور فقہاء کے نزدیک وہ اس کا ضمان ہوگا، حنا بلہ اور امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ لفظ اٹھانے والے پر کوئی ضمان نہیں ہے، خواہ اس نے کواد بنایا ہو یا نہ بنایا ہو، اور ”بدلت“ میں ہے کہ صاحبیں کے نزدیک لفظ اٹھانے والے پر کوئی ضمان نہیں ہے، خواہ اس نے کواد بنایا ہو یا نہیں، و امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر اس سے کواد میں بنایا تو ضمان نہ ہوگا<sup>(۳)</sup>۔

پس اگر اس پر کسی عام کے غائب آجائے مگر وہ کواد بنانے سے باز رہے گا، اور اگر کواد بنائے گا تو ضمان ہوگا<sup>(۴)</sup>، حنفیہ فرماتے ہیں کہ اگر اس پر کسی عام کے طلبہ کے خوب سے کواد نہ بنائے تو ضمان نہیں ہوگا، اسی طرح اگر اس سے کواد بنانے پر قدرت نہ ہوگی تو وہ ضمان نہ ہوگا<sup>(۵)</sup>۔

(۱) مجلس علیٰ مجمع سہ ۱۰۳، اشروانی علیٰ القہر ۱۹۸۱ء۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ بن ۱۹۳۳ء اشروانی علیٰ طیل ۱۴۰۷ء، المغنی ۵/۸۰۸۔

(۳) المروئی ۷/۲۳۹ طبع بلاق، البدائع ۲۰۱/۶ طبع الجلیب، کشف القناع ۳۳۰، مجلس علیٰ مجمع سہ ۱۰۳، المغنی ۵/۸۰۸۔

(۴) مجلس علیٰ مجمع سہ ۱۰۳، شرح لروض ۳۸۷۔

(۵) الفتاویٰ الجدیدہ ۲/۴۹۱، حاشیہ ابن ماجہ بن ۲۰۳، الموطا ۱۱/۱۲۱، البدائع

کردہ درمورد۔

گواد بنانا اور امدان کرنا:

۳۳- اشہاد کے بریک امدان کو چھوڑ کر صرف کواد بنانا کافی نہ ہوگا، اور بعض حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر کواد بنایا تو امدان کی ضرورت نہیں ہے<sup>(۱)</sup>۔

تبیط (نومولود پھینکنے ہوئے بچے کے ٹھکانے) پر گواد بنانا: ۳۴- مالکیہ کے بریک تبیط کے اٹھانے پر کواد بنانے کا حکم یہی ہے جو تبیط پر کواد بنانے کا ہے<sup>(۲)</sup>، اور ثانیہ کے بریک تبیط میں یک قوس کے مطابق کواد بنانا واجب ہے<sup>(۳)</sup>، حنا بلہ کے نزدیک یک قوس یہی ہے اور ان کی بعض کتابوں میں اس پر اکتفاء کیا گیا ہے<sup>(۴)</sup>۔

ان حضرات نے لفظ اور تبیط کے درمیان کواد بنانے کے سلسلہ میں فرق کیا ہے، اس لئے کہ لفظ کا مقصد ماں ہے، مگر مالی تصرف میں کواد بنانا مستحب ہے اور تبیط کو اٹھانے کی غرض اس کی آزادی اور نسب کی حفاظت کرنا ہے، اس لئے کواد بنانا واجب ہے، جیسا کہ نکاح میں کواد بنانا واجب ہے، اور اس لئے بھی ہے کہ لفظ کا معنی عدل سے مشبہ رہتا ہے اور تبیط میں کوئی اعلان نہیں ہے<sup>(۵)</sup>۔

ابن قدامہ نے رائج اس کو قرار دیا ہے کہ اگر مال کا اٹھانے والا لانت دار نہ ہو تو اس کے ساتھ ایک نگران کا نام واجب ہے۔

حنا بلہ کا دوسرا قول یہ ہے کہ کواد بنانا مستحب ہے<sup>(۶)</sup>۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ بن ۱۹۳۳، البدائع ۲۰۱/۶ طبع الجلیب، کشف القناع ۳۳۰، مجلس علیٰ مجمع سہ ۱۰۳، المغنی ۵/۸۰۸۔

(۲) البدائع ۲۰۱/۶۔

(۳) شرح لروض ۳۹۶/۲۔

(۴) شرح تہذیب لادولت ۲/۴۸۸۔

(۵) المغنی ۵/۵۶۱، شرح لروض ۳۹۶/۲۔

(۶) المغنی ۵/۵۶۱۔

## اشہاد ۳۵-۳۶

وہ شافعیہ کے نزدیک تینوں کے ساتھ جو کچھ مل جائیگا وہ ہے اس کو تینوں کے تابع کر کے اس پر گواہ بنانا واجب ہے اور اگر وہ یہ ہے کہ وہ اس کا مالک نہ ہو جائے اور یا وہی نے تینوں اور اس کے ساتھ موجود مال پر گواہ بنانے کو اس حالت میں ضروری قرار دیا ہے سب ک وہ خود بخود والا ہو، بین حاکم نے اس کو پرورش کرنے کے لئے یہ دیکھا ہو تو اس کے سے کو دینا قطعاً ضروری ہے (۱)۔

### حقیقہ کے فقہ پر گواہ بنانا:

۳۵- تینوں کو، ٹھانے والا تینوں پر جو کچھ شریعتی کر رہا ہے اس کو واپس مانگنے کے جواز کے لئے حنفیہ اور شافعیہ نے بیٹا طائفائی ہے کہ واپس مانگنے کے ارادہ پر اس نے گواہ بنایا ہو۔ شافعیہ نے مذکورہ طائفوں صورت کے ساتھ حاصل یا ہے کہ شریعتی کرے ملا حاکم سے اجازت پینے پر قادر نہ ہو (۲)، اور کو دینا کے وجوب کا قول تاضی شریعت اور حنفی کا ہے (۳)، حنا بد کہتے ہیں کہ کو دینا شریعت میں ہے (۴)۔  
اور مالکیہ کے نزدیک کو دینا کا قول آتا ہی نہیں، اس لئے کہ ان کے نزدیک بخود سے والا پچھ پر خرچ کرے گا اور اس سے واپس نہیں مانگے گا، کیونکہ اس سے بھی رخصت کو پابند کر دیا ہے (۵)۔

### حق تک پہنچنے کے سے باطل طریقے پر گواہ بنانا:

۳۶- فقہاء حنفیہ، مالکیہ اور حنبلیہ کا مسلک یہ ہے کہ کچھ صورتوں میں جنہیں انہوں نے ذکر کیا ہے حق تک پہنچنے کے لئے باطل طریقے پر

کو دینا جائز ہے، چنانچہ حنفیہ کے نزدیک وہ باطل طریقہ جس کا نکاح باپ یا اس کے عداؤ کوئی اور علی کرے، اور سے نکاح میں شرعی خیار بلوغ علی الفور حاصل ہو ایسی لڑکی شریعت میں حیض کا خوش دیکھے اور وہ ذرا فتح نکاح کو اختیار کرے تو صبح کو جس وقت بلوغ پر کو دینا کی حق کو زبردستی کی ضرورت کے پیش نظر کہے گی کہ میں ابھی باطل ہونی ہوں (۱)، اس لئے کہ خیار بلوغ تاخیر سے ساتھ ہو جاتا ہے، تو اس کے کہے کہ میں نے اپنا نکاح فتح کر دیا اور بعد میں گواہ بنایا تو خیار سے اس کو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

۳۷- مالکیہ کے نزدیک اگر انسان کا کوئی متعین وارث نہ ہو اور میت اہل کا صحیح نظام نہ ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنے مرنے کے بعد اپنے مال کو فقہ کی اجازت میں شریعتی کرنے کے سے حنفیہ اختیار کرے، اور اس کی صورت یہ ہے کہ وہ اپنی وصیت کے ارادہ اپنے دمہ میں ہی حق فقہ کے ہونے پر گواہ بنالے، مثلاً، رکاوٹ یہ وہ کفارے جن کا مال اہل مال سے نکالا، واجب ہے، اگرچہ بین سے متعلق حقوق کی دیکھی کے بعد اس کا تمام مال اس حق اللہ میں خرچ ہو جائے (۲)۔

حنابلہ نے اس کی متعدد صورتیں دہری ہیں، ان میں سے ایک وہ ہے جس کا امام مسئلہ ”ایہ ان الشہادۃ“ ہے، مثلاً اس سے فریق حنفی لف یوں کہے کہ میں تمہارے لئے قرآن میں کر رہا گا یہاں تک کہ تم مجھے نصف یا تباہین سے بری کر لو، اور تم نے خلاف اس بات پر گواہ بنا لو کہ اس کے بعد تمہارا مجھ پر کوئی حق باقی نہیں رہے گا، پھر صاحب حق وہ آدمیوں کے پاس آئے اور کہے کہ تم دونوں کو لو کہ میں فلاں سے اپنا پورا حق وصول کرنا چاہتا ہوں اور میں نے اس کو اپنے

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۳۱۰/۲۔

(۲) الصلوٰۃ علی الدردیر ص ۶۱۸/۲۔

(۱) شروع عروض ص ۳۹۱/۲۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ص ۳۱۰/۲ شروع عروض ص ۳۹۱/۲۔

(۳) اسی ص ۵۲/۵۔

(۴) اسی ص ۵۲/۵۔

(۵) المدنی ص ۱۲۳/۲۵۰ شرح کردہ دار الفکر۔

### اشہاد ۳۷

کسی حق سے بری نہیں کیا ہے، اور میں چاہتا ہوں کہ بعض حق پر اس کے ساتھ مصاحبت کا صرف ظہار نہ ہو تاکہ صبح کے درمیان میں اپنا بعض حق وصول کر سکوں، اور جب میں اس بات پر گواہ بناؤں کہ میں نے اس سے جس مقدار پر صبح کی ہے اس کے علاوہ میرا کوئی حق اس کے ذمہ باقی نہیں ہے تو یہ گواہ بنانا باطل ہو، میں نے تو اس پر صرف اپنا بعض حق وصول کرنے کے لئے یہ گواہ بنایا ہے جس پر وہ ایسا کر لے تو اس کے سے یہ جواز ہے کہ وہ اس پر اپنے حق کے باقی رہے گا دعویٰ کرے اور اس پر گواہ پیش کرے<sup>(۱)</sup> اس لئے کہ انسان کو اپنے حق تک ہر جا ہر طریق سے پہنچنے کا اختیار ہے، ہر کبھی منکوم اپنے حق تک یہ طریق سے رہائی حاصل کرتا ہے کہ وہ اس کے درمیان کسی کا حق ساتھ نہیں کرتا، اور وہ اس کے درمیان کوئی ایسی چیز نہیں لیتا جس کا بھانہ اس کے سے جار نہیں ہے لہذا وہ اس کے درمیان ہی حق سے نہیں نکلتا، ورنہ ہی باطل میں داخل ہوتا ہے۔

اور اس کی نظیر یہ ہے کہ عورت کا کسی مرد پر کوئی حق ہو، اور وہ اس کا انکار کرے، اور کہے کہ جب تک تو میری بیوی ہوئے گا تو اسے نہیں کرے گی میں تیرے حق کا قرض نہیں کروں گا، تو وہ اپنے اپنے گواہ بنائے کہ میں فلاں کی بیوی نہیں ہوں اور میں اس کے لئے راجعت کا صریح مجبوز قرض جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، اس لئے کرنا چاہتی ہوں کہ اس سے پناہ مال لے سکوں جو اس کے پاس ہے، تم لوگ اس بات پر گواہ رہو کہ جب میں اس کی بیوی ہونے کا قرض کروں گی تو یہ قرض باطل ہوگا، صرف اپنا حق وصول کرنے کے لئے ہوگا۔

اور اس کی مثال یہ بھی ہے کہ کوئی اپنے بھائی کے نسب کا انکار کرے، اور کہے کہ میں اس وقت تک تیرے بھائی ہونے کا قرض نہیں کروں گا جب تک کہ تم اس بات پر گواہ نہ بناؤ کہ تم اپنے والد کے

ترک میں کسی چیز کے حق دار نہیں ہو، ترک میں سے سے میرے ذمہ تمہارا ہستمال آتا ہے تم نے مجھ کو اس سے بری کر دیا ہے، یہ وہ سب مجھ کو سہہ کر دیا ہے یا تم نے اس پر قبضہ پالیا ہے یا تم نے اس کا معوضہ لے لیا ہے یا اسی طرح کی باتیں، پس وہ دو عادل آدمیوں کو اس پر گواہ بنائے کہ اس کا حق باقی ہے اور وہ اس قرض کا اظہار اس لئے کر رہا ہے کہ اس کا بھائی اس کے نسب کا قرض کر لے، اور یہ کہ اس نے اپنے باپ کی میراث میں سے کچھ بھی نہیں لیا ہے، ورنہ اس نے اپنے بھائی کو یہ لیا ہے، اور وہ اس نے اس کا معوضہ لیا ہے، ورنہ سہہ لیا ہے<sup>(۱)</sup>۔

وصیت لکھنے پر گواہ بنانا:

۳۷-۳- اگر وصیت کرنے والے نے اپنی وصیت لکھی اور اس پر گواہ بنایا پھر اسے گواہوں کے سامنے پڑھ کر سنایا تو فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ وصیت نافذ ہوگی<sup>(۲)</sup>۔

اور اگر اس نے وصیت لکھی اور گواہوں نے نہیں جانا کہ اس میں کیا لکھا ہے تو اس صورت میں فقہاء کا اختلاف ہے، خواہ اس نے اسے لکھا ہو اور اس پر گواہ بنایا ہو یا گواہوں کے غائبانے میں اسے لکھا ہو پھر انہیں اس پر گواہ بنایا ہو، پس اگر اس نے اسے مبہم لکھا پھر گواہوں کو بلا کر کہا کہ یہ میری وصیت ہے، اس نوشتے میں جو کچھ ہے تم لوگ اس پر گواہ ہو تو اس وصیت کے عدم میں فقہاء کی دو رائیں ہیں:

۱۔ بقول عدم مدعا ہے، اس کے قائل حنفی، حنبلی، مالکی، شافعی، و جمہور اصحاب ثنائیہ ہیں، حسن بصری، ابو قلابہ، و ابو ثریب کے قائل ہیں،

(۱) اعلام الموقعین ۳/۱۳۱

(۲) شرح ادب المفاتیح للکشاف ۳/۳۲۷ طبع بیروت المربعہ ۱۴۱۶ھ، بخاری

۱۹۰۸ھ، انصاری ۶/۶۹، کتاب النکاح ۳/۳۳۷

اعلام الموقعین ۳/۳۲۷ طبع اول انتشاریہ

ثمن، ثمن گاو (حلت حرمت) اور ہواں سے ہے تھے اور اس کو برہمہر بھیجا کہ ان میں لے جانے والے کو کچھ نہیں تھی کہ اس میں یہ لکھا ہے، اور اس کو رزوں نے اس احکام کو تھے ہونے طریقے پر مانڈیا۔ ابو عبید نے یہ بھی لکھا ہے کہ سید بن عبد الملک نے حضرت عمر بن عبد العزیز کو اپنی ایک تحریر کے واسطے خلیفہ بنو جس پر اس کی مر تھی۔ ان قدمہ کہتے ہیں کہ میں معلوم میں کہ اس کی شہادت کے باوجود اس زمانے کے کسی عام نے اس کا انکار کیا ہو لہذا اسے جرح بھیجے جائے گا<sup>(۱)</sup>۔

اور امام ابو حنیفہ اور ثانیہ کے ایک یہ وصیت مانڈیا ہوگی، امام احمد بن حنبل سے بھی یہی نقل آیا ہے، صاحب مغنی لکھتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایک ایسی تحریر ہے کہ وہ اس پر مانتا ہے کہ اس میں یا لکھا ہوا ہے لہذا یہ جائز نہیں کہ وہ اس کی کوئی دے جس طرح قاضی کے امام قاضی کے خط (کتاب القاضی رالی القاضی) کا مسئلہ ہے (یعنی جس شخص کو اس خط پر گواہ بنایا ہے اور اس کو کو خط کے مضمون کا علم نہیں ہے تو قاضی کا یہ خط معتبر نہیں ہوگا)<sup>(۲)</sup>۔

نکاح پر گواہ بنانا:

۳۸- ثانیہ اور ثانیہ فائدہ سب اور امام احمد کا مشہور قول یہ ہے کہ عقد نکاح پر گواہ بنانے جیسے نکاح صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: لا نکاح الا بولي وشاهدي عدل<sup>(۳)</sup> (نکاح مبی اور عادل گواہوں کے بغیر درست نہیں)

(۱) کتاب القاضی ۳۷۷، الفہم ۶۹۶-۷۰۰۔

(۲) شرح طرہ ۳۲۲، الفہم ۶۹۶-۷۰۰، شرح کتاب القاضی ۳۳۳۔

(۳) حدیث لا نکاح الا بولي وشاهدي عدل کی روایت در تلمیذ اور بیہقی نے حسن بن عمر بن حصین سے مرفوعاً کی ہے اس کی سند میں عبد اللہ بن عمر ہیں جو متروک ہیں امام شافعی نے ایک ہر سے طریق سے حسن سے مراد روایت کی ہے یہ حدیث حضرت عائشہ سے منقول ہے طرق سے مروی ہے

امدہ حنا بلکہ کی بعض کتابوں میں یہ قول مطلق آیا ہے، اور بعض کتابوں نے اس کو اس صورت کے ساتھ مفید کیا ہے جس میں کاتب کی تحریر نہ بھیجی جاسے، اس مقبلاً نے وصیت مانڈیا نہ ہونے کی علت بیان کرتے ہوئے کہا کہ شہادت پر شامد کی تحریر کو دیکھ کر فیصلہ کرنا بالاتفاق جارہا نہیں ہوتا ہے لہذا یہاں بھی یہی ہوگا<sup>(۱)</sup>۔

دوسری رائے یہ ہے کہ یہ گواہ بنانا جارہا ہے اور اس کے ذریعہ وصیت مانڈیا ہوئی اگرچہ وہ سے شامدوں کو پڑھ کر نہ سہے۔ یہ مالکیہ کا قول ہے اور ثانیہ میں سے محمد بن ضرر مزی کا قول ہے<sup>(۲)</sup>، اور یہی تابعین کی ایک جماعت کا قول بھی ہے جن میں سے سام اور قاضی بصرہ عبد الملک بن یعلیٰ ہیں<sup>(۳)</sup>۔

پس اگر اس نے اس کی موجودگی میں، سے لکھا اور ان میں اس پر گواہ بنایا، اور ان میں اس کی کچھ چیز نہیں کہ اس میں یا لکھا ہے تو مالکیہ کے نزدیک یہ وصیت مانڈیا ہوگی، امام ابو یوسف سے ایک روایت یہی ہے جب کہ وہ اسے اپنے پاس رکھے<sup>(۴)</sup>، یہی امام احمد کا مذہب ہے اس شرط کے ساتھ کہ اس کی تحریر معروف ہو اور اس صورت میں عمل تحریر نہ ہوگا، نہ کہ گواہ بنانے پر، جو لوگ اس کے قائل ہیں، ان میں عبد الملک بن یعلیٰ، بکھول، لیث، اوزاعی، محمد بن مسلمہ، ابو عبید اور اسحاق ہیں۔ اور ابو عبید نے اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کے ان خطوط اور رسائل سے استدلال کیا ہے جو آپ ﷺ نے اپنے عاملین اور گورنروں کے نام کی گورنری اور طریقہ کار کے احکام کے سلسلہ میں ارسال فرمائے تھے، پھر جس پر آپ ﷺ کے بعد خلفائے راشدین نے عمل کیا، اور نبی سے بھی اپنے گورنروں کو وہ احکام اس کا تعلق

(۱) شرح کتاب القاضی ۳۷۷، الفہم ۶۹۶-۷۰۰۔

(۲) الفہم ۶۹۶-۷۰۰، الفہم ۶۹۶-۷۰۰۔

(۳) شرح کتاب القاضی ۳۳۳۔

(۴) الفہم ۶۹۶-۷۰۰، شرح کتاب القاضی ۳۳۳۔

۴۹۰

یہ اس موضوع پر کوئی بنانے سے متعلق کچھ شرم و رنجیدگی  
میں جن کے لئے ”سکاح“ کی اصطلاح کی طرف رجوع کیا جائے۔

رحمت پر گواہی: :

۳۹۔ رجعت پر کہ دو ننانے کے حکم میں فتاویٰ اور میں ہیں؛  
 اول: یہ کہ کو دو ننانا مستحب ہے یہ خفیہ کا مذنب اور مالکیہ کا صحیح  
 قول ہے، اور ثانیہ کا قول بھی یہی ہے، اور اس کے نزدیک رجعت یہ  
 اس کے قرآن پر کو دو ننانا جائے گا، حنبلیہ کی ایک روایت یہی ہے۔  
 دوم: یہ ہے کہ کو دو ننانا واجب ہے، اور یہ مالکیہ میں سے بن یکہ  
 وغیرہ کا قول ہے، اور حنبلیہ کی بھی ایک روایت یہی ہے۔

اور توفیق نے وہ بیانات کے مطلوب ہونے پر اللہ تعالیٰ کے  
اس قول سے استدلال کیا ہے: "فَإِذَا بَعَثَ أَحَدُهُمْ لَمَسْكُونَةٍ  
بِمَعْرُوفٍ أَوْ لِمَرْقُومَةٍ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهَلُوا ذُوِي عَمَلٍ  
مَعَكُمْ" (۱) (پھر جب وہ عورتیں اپنی مدت گزارنے کے قریب پہنچ  
جائیں تو ان کو مائدہ کے موافق نکاح میں رہنے دیا تاکہ وہ کے موافق  
ان میں رہ سکیں۔ اور آپس میں سے وہ ہر شخص کو کوہنہ والو)۔

پہلے فریق نے امر کو استحباب پر محمول کیا ہے اور یہ اس سے کہ  
رجعت کے صحیح ہونے کے لئے عورت کا قبضہ کرنا ضروری نہیں ہے،  
لہذا اس میں شہادت کی بھی ضرورت نہیں ہوتی، جیسا کہ شہرہ کے دہم  
تمام حقوق میں شہادت ضروری نہیں ہے، اور اس سے بھی کہ رجعت  
میں نکاح کو برقرار رکھنا ہے اور اس میں گواہ بنانے کی ضرورت نہیں  
ہے، اور دوسرے فریق نے امر کو جوہر پر محمول کیا ہے جو ظاہر امر کا  
نقض ہے (۲)۔

ہے)، یہ حدیث حضرت عمر اور حضرت علی سے مروی ہے، حضرت ابن عباس، سعید بن المسیب، جابر بن زید، حسن، نجفی، قتادہ، ثاری اور ابن ابی قحول بھی یہی ہے۔

اور اس کا مقصد نکاح کو انکار سے محفوظ رکھنا اور طلب جمعہ کے دورے میں حقیقہ کرنا ہے (۱) اور مالکیہ کے نزدیک مقصد نکاح پر کواد بنانا مستحب ہے بین دخول کے وقت کواد بنانا ضروری ہے۔ جس اثر رہجین دخول سے قبل کواد بنائے اور اس کا مقصد عقد کو چھپانا نہ ہو تو نکاح صحیح ہوگا مگر اس کا مقصد نکاح کو پوشیدہ رکھنا ہو تو انہیں نکاح پر ہوتی نہیں رکھا جائے گا اس لئے کہ نبی ﷺ نے پوشیدہ طور پر نکاح کرنے سے منع فرمادیا ہے اور حکم دیا جائے گا کہ بیوی کو حلال دے کر نہ کرے سے نکاح کرے اگرچہ بیوی مدت گزر چکی ہو اور اگر ان دونوں نے کواد بنائے بغیر دخول کر لیا ہو تو بھی نکاح صحیح ہو جائے گا اور دونوں صورتوں میں اگر نکاح مشہور نہ ہو، نہ ہو تو انہوں پر حد جاری کی جائے گی (۲)۔

ابن معین نے ان سب کو ضعیف قرار دیا ہے پہلی اے اے ثابت قرار دیا ہے اور در لفظی نے ابن عباس سے مرفوعا اس کی روایت کی ہے اور در لفظی نے در لفظی سے نقل کیا ہے کہ اس حدیث کے دو حال تھے ہیں مگر یہ کہ یہ ابن عباس کے قلوب سے محفوظ ہے اور حدیث ابن الفضل کے علاوہ کسی نے اسے مرفوعا روایت نہیں کیا ہے، اور اس حدیث کے دوسرے طرق بھی ہیں۔ شعیب ابن ذوط نے کہا کہ اس طریق و روشدید میں سے بعض بعض کے مشابہ ہیں اس بنا پر یہ حدیث اعتقاد کے لائق ہے (امسنن بکھری للبیہقی ۱/۲۵۷ طبع دائرة المعارف بیروتین، سنن الدار لفظی ۴۲۱، ۴۲۷ طبع دارالاحسان للطباعة، نیل لاوطار ۶/۲۵۸، ۲۶۰ طبع دارالاحسان فیض القدیر ۶/۳۳۸، ۳۳۹ طبع کردہ المکتبۃ التجاریۃ بکھری شرح السنۃ متفق شعیب لا نا ووط ۵/۳۵۸، ۳۵۹ طبع کردہ المکتبۃ الاسلامی، ارواء الغلیل فی تخریج احادیث منار السبیل ۶/۲۳۳ طبع کردہ المکتبۃ الوحدیہ ک۔

( ) الخاتمة على المهرية ٣٥١/٢ - طبع بول بلاق نهاية الخراج ١٤٣٤ هـ  
بمصر ١٤٥٠ هـ

(۳) خطاب و انجاء و اذکار کلیل ۳/۸، ۵۰۸، ۱۰۵۴، جوہر و اذکار کلیل ۱/۲۷۵۔

(۱) سوزناک - ۲۴

(۴) الحقیقی / ۲۸۳ طبع الیاض۔

پھر اس لوگوں کے نزدیک ہنروں نے کوہ بنانے کو واجب قرار دیا ہے، اگر شوہر کوہ بنانے بغیر رجعت نہ لے تو کیا یہ رجعت صحیح ہوگی؟  
 ان لوگوں نے کوہ بنانے کو شرط قرار دیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ رجعت صحیح نہ ہوگی، ورنہ لوگوں نے اسے صرف دیا ہے، واجب ہوا ہے ان کے نزدیک گناہ گار تو ہوگا مگر رجعت صحیح ہو جائے گی، اس کی تفصیل رجعت کی بحث میں ہے۔

نابالغ لڑکے پر خرچ کرنے والے کا گواہ بنانا:

۴۰- نابالغ کے پاس اگر مال ہو تو اس کا نفقہ اس کے مال میں ہوگا، ورنہ جس شخص پر اس کا نفقہ شرعاً واجب ہے وہ اس پر خرچ کرنے کا ذمہ دار ہوگا ورنہ اس میں کوہ بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔

ورنہ اگر اس کے پاس مال ہو اور اس کا ولی یا وصی اپنے مال میں سے اس پر خرچ کرے اس ارادے سے کہ وہ اس سے واپس لے گا تو نابالغ کے مال سے واپس لینے کے جواز کے لئے کوہ بنانا ضروری ہے۔

یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب اس پر وہ لوگ خرچ کریں جن پر اس کا نفقہ واجب نہیں ہے۔

ورنہ سلسلہ میں تفصیل اور اختلاف ہے، جس کے لئے فقہ کی اصطلاح کی طرف رجوع کیا جائے۔

جس کے ذمہ کسی کا نفقہ جب نہ ہو اس پر خرچ کرنے کا گواہ بنانا تا کیہ؟ پنا خرچ واپس لے سکے:

۴۱- وہ شخص ہوگی جسے یہی پر جس کا نفقہ اس پر واجب نہیں ہے اس ارادے سے خرچ کرے کہ اپنی خرچ کی ہوئی رقم اس سے واپس لے لے گا یا کسی سے شخص پر خرچ کرے جس کا نفقہ اس پر لازم نہ ہو

اس پر ضروری ہوگا کہ وہ کوہ بنانے کا پنا خرچ واپس لے سکے، ورنہ یہ اس صورت میں ہے جب کہ اس کے سے حکم یا جس پر بچے کا نفقہ واجب ہے اس سے اجازت عاقلانہ نہ ہو، یہ تا فیہ کی رائے ہے، امام احمد سے بھی ایک روایت یہی ہے، مالکیہ کے نزدیک یہ بات ہے کہ خرچ کرنے والا قسم کھا کر یہ کہے کہ اس نے واپس لینے کے ارادے سے خرچ کیا ہے، اور حنفیہ کہتے ہیں کہ وقف کا ٹکڑا کر واپس لینے کے ارادے سے وقف پر اپنے مال سے خرچ کرے تو کوہ بنانا ضروری ہے، اور اس قاعدہ پر حنفیہ کے نزدیک اس صورتوں کا حکم معلوم یا جاسکتا ہے جو وقف کے مشابہ ہے (۱)۔

اس مضمون میں تفصیل ہے جس کے سے (وقف، بیعت، رہن، نفقہ، لفظ اور تہیظ) کی طرف رجوع کیا جائے۔

ضمان واجب کرنے کے لئے جھگی ہوئی دیوار پر گواہ بنانا:

۴۲- اگر جھگی ہوئی دیوار گر جائے اور اس کے گرنے سے کوئی چیز تلف ہو جائے تو حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ دیوار و املا ضمان نہ ہوگا، البتہ اگر اس سے دیوار کے گرنے سے قبل اس کے ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا چاہے یہ مطالبہ کسی سمجھ دار بچے ہی نے کیا ہو ورنہ اس پر کوہ بنالیا گیا تو اس پر ضمان واجب ہوگا، اگر دیوار کے گرنے سے کسی کا مال ضائع ہو ہو تو ضمان اس پر اس کے مال میں واجب ہوگا، اگر کوئی ملاک ہو جائے تو اس صورت میں اسے قتل خطا قرار دے کر صاحب دیوار کے مالک پر ضمان واجب ہوگا۔

مالکیہ کی رائے یہ ہے کہ کوہ تا ضمی ہی بناسکتا ہے یا وہ جسے اس جیسے معاملات پر نظر رکھنے کا اختیار ہے جیسے کہ اس وقت میونسپل

(۱) البحر علی الخلیف ۴/۶۸، ص ۵۹۹، فروع ۴/۵۹۹-۶۰۰، البدیع ۴/۱۳۳-۱۳۵، مجمع البحرین ۴/۲۶۳۔



## اشہار

تعریف:

۱- اشہار: اشہار کا مصدر ہے جس کے معنی اعلان کرنے کے ہیں، اور "الشہر" کے معنی لغت میں اعلان و اظہار کے ہیں، کہا جاتا ہے: "شہرتہ بین الناس وشہرتہ"، یعنی میں نے اسے لوگوں کے درمیان مشہور کیا اور نمایاں کیا<sup>(۱)</sup>۔

۲- اشہار لغوی طور پر غیر منقول ہے (جیسا کہ یومی نے کہا ہے) نہیں مقولہ (خاص طور پر مبالغہ) نے سے حدت کے معنی میں استعمال کیا ہے۔

اجمائی حکم:

۳- فقہاء نے اشہار کو بہت سے مقامات میں استعمال کیا ہے، ان میں سے بعض ایسے ہیں جن کا اعلان مطلوب ہے، مثلاً نکاح، حجر، عتق اور عمو کا اعلان کرنا، اور ان میں سے بعض ممنوع ہیں، مثلاً بدکاری کو مشہور کرنا۔

پہنا چ نکاح کے اعلان میں جمہور فقہاء کی رائے یہ ہے کہ وہ کسی بھی معروف چیز کے درمیان مستحب ہے، مثلاً اس پر کھانا کھانا، یا کواہوں کے ساتھ لوگوں کی ایک جماعت کو بلانا، یا اس میں دف بجانا

گر عام لوگ دیگر کے اعلان کا مطالبہ کریں اور اس پر کہہ دینا میں: وجوب ضام کے سلسلہ میں اس کا اعتبار نہیں لیا جائے گا، البتہ اگر وہاں قاضی اور اس طرح کے امور کا وہ دوسرا جو نہ ہو تو ان کا مطالبہ کرنا درست ہو گا، اور مالکیہ کے نزدیک مال اور جاب وہاں میں ترصد سبب و چوری طرف سے کوئی کوتاہی ہونی ہوتی ان پر ضام واجب ہوگا۔

ثامیہ و حناجد مطالبہ پر کہہ دینا کو واجب قرار نہیں دیتے بلکہ ب کے نزدیک ضام کے واجب ہونے کے لئے تخص مطالبہ کرنا کافی ہے۔  
وہ جہاں تک ضام کے واجب ہونے کے شرط کا تعلق ہے تو اس کی اقصیت کے سے ضام اور دنیاویات کے منصوص کی طرف رجوع کیا جائے گا۔



(۱) تہذیب الکلام ۲/۳۳۷، حاشیہ ابن ماجہ ج ۵/۳۸۳-۳۸۵، فتح القدیر ۲/۳۳۲، الروضہ ۲/۳۳۱، البیہقی ۷/۸۲۸ اور اس کے بعد کے صفحات، الفتاویٰ الہندیہ ۳/۳۲۰، الخرشبی ۷/۲۱۷۔ کتب کی رائے یہ ہے کہ قاضی کے کو اعلان کی شرط کا جو ذکر کیا گیا وہ انتظامی نوعیت کی چیز ہے اور حاکم وقت کو اس کا اختیار ہے کہ وہ رمانے کے حالات کی رعایت کرتے ہوئے لکھا کارروائی کرے، جس کے درمیان وہ عام لوگوں سے ضرر کو دفع کر سکے۔

(۱) المصباح المہیر، مجمع معانی، المصباح ۲/۱۵۷، اشہار ۱، الحدیث ۱/۳۶۳۔

تاکہ نکاح مشہور و معروف ہو جائے<sup>(۱)</sup>، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا نذر مہ ہے: "أظهروا النکاح"<sup>(۲)</sup> (نکاح کا اظہار کرو، اور دوسری روایت میں ہے: "أعلنوا النکاح"<sup>(۳)</sup>) (نکاح کا اعلان کرو)۔

## اشہر حج

بحث کے مقامات:

۳- نکاح کے اعلان کے مسئلہ پر "کتاب النکاح" میں اس کے رکات و روایہ کے ذیل میں بحث کی جاتی ہے۔ "نذر مہ" کے عدل کا مسئلہ "کتاب الصلوة" میں سنن بنو اخیل پر یکایک کرتے ہوئے ذکر کیا جاتا ہے، ورنہ نذر کے فیصلے سے تعلق اماں پر "نکاح" کتاب "عبر" میں مجاورت کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے کی جاتی ہے۔

فقہاء کے نزدیک حج کے مہینوں کی تحدید:

۱- جمہور فقہاء کے نزدیک حج کے مہینے یہ ہیں: شوال، ذی القعدہ، ذی الحجہ کے اس، اس، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے قول: "الْحَجُّ اشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ"<sup>(۱)</sup> (حج چند مہینے میں جو معلوم (مقرر) ہیں) کا مقصد حج کے حرام کا وقت بتانا ہے، یہ تکہ حج میں مہینوں کی ضرورت نہیں پڑتی ہے تو اس سے پتہ چلا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی مراد حرام کا وقت ہے، اور یہ بات حوالہ درجہ: ابن عباس، ابن عمر، ابن عمر و ابن ربیع رضی اللہ عنہم سے مروی ہے، "اس سے کہ حج اس ذی الحجہ کے گزر جانے سے فوت ہو جاتا ہے اور وقت کے باقی رہتے ہوئے فوت کا تحقق نہیں ہوتا، اس سے پتہ چلا کہ "تیمت سے مراد" ذی الحجہ و ذی القعدہ مہینوں کا بعض تیسرے مہینے کا بعض حصہ ہے پورا مہینہ نہیں، اس سے کہ مہینے کا بعض کل کے تمام مقام ہوتا ہے"<sup>(۲)</sup>، "اس تحدید میں نہ جبہ و نہ نام ابو یوسف کے سوا باقی حنفیہ کے نزدیک بانی کا دن (۱۰ ربیع الثانی) داخل ہے، اور ثانیہ "در حنفیہ میں سے ابو یوسف کے نزدیک بانی کا دن اس میں داخل نہیں ہے، بلکہ یک اعتبار سے ثانیہ کے نزدیک یوم آخر کی رات (۱۰ ربیع الثانی شب) بھی اس میں داخل نہیں ہے، یہ تکہ راتیں دن کے تابع ہیں، ورنہ بانی کے دن حرام باندھنا صحیح نہیں ہے، تو اسی طرح اس کی رات میں بھی صحیح نہ ہوگا۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۶۱ طبع برواق حاشیہ الدسوقی ۲۱۷ طبع دار الفکر حاشیہ الشروانی ۲۲۷، انصاری ۳۷۷ طبع المیزان۔

(۲) حدیث: "أظهروا النکاح" کی روایت دیلمی نے "مسند الحارثی" میں حضرت ام سلمہؓ سے کی ہے منقول لکھتے ہیں اس کی سند میں ایک روایت غیر معروف ہے لیکن اس حدیث کے شواہد ہیں جن سے اس کو تقویت پہنچتی ہے (فیض القدیر ص ۹۸ طبع المکتبۃ البخاریہ)۔

(۳) حدیث: "أعلنوا النکاح" کی روایت احمد، ابن حبان اور حاکم نے حضرت عبداللہ بن ربیع سے مروی ہے حاکم نے کہا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے بخاری و مسلم نے اس کی روایت نہیں کی ہے، ورنہ بنی نے اسے ثابت قرار دیا ہے اور ثانی لے کہ حدیث کی روایت کے بحال تھے ہیں (سواء اہل ان روى ۳۳ طبع دار الکتب المطبعیہ، المستدرک ص ۱۸۳ طبع کردہ دار الکتب المصری، فیض القدیر ص ۱۰۸ طبع المکتبۃ البخاریہ شرح الریة للبیہقی ص ۷۷ طبع کردہ المکتب الاسلامی۔

(۱) سورہ بقرہ ص ۱۹۷۔

(۲) تفسیر القرطبی ص ۳۰۵۔

۴-۲۳

صرف حج کا مہینہ ہے اور جب اور ذی الحجہ کا باقی ماندہ حصہ اور محرم  
صرف حرام مہینوں میں سے ہے۔

اجمائی حکم:

۳- حج کے مہینوں کی تحدید کا مقصد یہ ہے کہ حج کا احرام اسی مدت میں باندھا جاتا ہے، اسی بنا پر حنفیہ، مالکیہ اور حنبلیہ کی رائے یہ ہے کہ اس کے علاوہ دیگر اوقات میں حج کا احرام باندھنا مکروہ ہے۔ اگر حنفیہ کے نزدیک مکروہ سے مراد مکروہ تحریمی ہے، ہستائی نے اس کی صراحت کی ہے۔ لیکن ثانویہ کے نزدیک حج کا احرام اس کے علاوہ دیگر اوقات میں صحیح نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ عمرہ کا احرام ہو جاتا ہے، اس نے کہ حج ایک مخصوص وقت کی عبادت ہے، تو اگر اسے دوسرے وقت میں کوئی شروع کرے تو اس کی جنس کی، مہری عبادت صحیح ہو جائے گی، مثلاً صبر کی مارا کہ اگر زہل سے قبل کوئی اس کی نیت پامال لے تو اس کا تحریمہ نفل کے لئے ہوگا۔

### بحث کے مقامات:

۴- حج کے مہینوں میں حج کے مناسب یعنی اہرم، طواف، سعی اور  
بقوف وغیرہ ادا کئے جاتے ہیں۔ دیکھئے: (حج، طواف، سعی اور  
اہرام) کی اصطلاح۔



درم لکھ کر چہ یہ کہتے ہیں کہ حج کے مینے شوال، دوی قعدہ اور  
ذی الحجہ ہیں مین اس سے س کی مراد یہ ہے کہ حرام کا وقت شوال سے  
شروع ہو رہا ہے یعنی دوی الحجہ کی فجر تک رہتا ہے، مین  
حج سے فارغ ہوا (احوال) دوی حجہ کے اخیر تک ہوتا ہے (۱)۔

حج کے مہینوں کی تحدید میں اختلاف کا نتیجہ:

حج کے مہینوں کی تحدید میں اختلاف کا اثر جیسا کہ ابن رشد نے ذکر کیا ہے، یہ ہے کہ مالک کے نزدیک طواف (طواف زیارت) کو فی عید کے شرک موثر کرنا جاہل ہے، اور اگر اسے حرم تک موثر کر دیا تو اس پر ہم واجب ہوگا، اور حسیب کے نزدیک اگر اس سے یہ نزع سے موثر کر دیا تو اس پر ہم واجب ہوگا۔

شافعیہ و حنابلہ کے نزدیک اس کے آثار کی کوئی تحدید نہیں ہے، بلکہ حاجی جب تک رمدور ہے اس کا وقت باقی ہے، اور اس پر کوئی م

نہیں ہے (۲)۔

### حج سے مہینوں کا حرام مہینوں سے تعلق:

۲۔ رسالہ اللہ علیہ السلام کی مشہور احادیث سے ثابت ہے کہ شر حرم (حرام مبیہ) رجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور حرم ہیں، اس اہل تہذیب کا قول یہی ہے (۳)، اس قول کی بنیاد پر حج کے مہینے حرام مہینوں کے ساتھ ذی قعدہ اور ذی الحجہ کے مہینوں میں مشتمل ہیں، اور اس بل

(۱) حاشیہ ابن عابدین ۱۴۳۰ھ طبع ۱۴۳۰ھ، مکتبہ اسلامیہ شرح  
فتویٰ لاہور ۱۱ طبع دار الفکر مفتی کھٹک ۱۳۷۷ھ طبع مصطفیٰ النجفی، المہذب  
۱۳۷۷ھ طبع دار الفکر غیر مستند، جامع الکلیل ۱۳۷۸ھ طبع دار الفکر غیر مستند۔  
(۲) مخجلین ۱/ ۹۴ مکتبہ المجدد ۱۳۷۸ھ، حاشیہ ابن عابدین ۱۴۳۰ھ -  
۱۴۳۳ھ، المکتب ۱۳۷۳ھ، انصاح ۱۳۷۳ھ۔

اس وقت پر کھوم کر آگیا جس پر اللہ نے اسے اس وس بلیا تھا جس دن کہ اس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا، سال کے بارہ مہینے ہیں جن میں سے چار حرمت والے مہینے ہیں، تین مسلسل ہیں: ۱۔ یقعدہ ذی الحجہ اور محرم، اور چوتھا رجب مضر ہے جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان ہے۔

۲۔ رانی کے مثل حضرت ابومریدہؓ اور حضرت قتادہؓ سے مروی ہے، اور یہ بھی عام اہل تہذیب کا قول ہے (۱)۔

## اشہر حرم

شہر حرم سے مراد:

۱۔ حرمت: لے مہینے (۱) وہ ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے: "إِنَّ عَذَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ" (۲) (یقیناً مہینوں کی تعداد کتاب الہی میں اللہ کے نزدیکی بارہ مہینے ہیں جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کئے تھے، ان میں چار مہینے احرام لے لیں)۔

۲۔ وہ رجب مضر (۳) کی قعدہ، ذی الحجہ، محرم میں، اور اس تحدید کے سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ سے روایت سے احادیث مروی ہیں، چنانچہ حضرت ابو بکرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ الرِّمَانَ قَدْ اسْتَلَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، أَلَسَ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ: ثَلَاثُ مَتَوَالِيَاتٍ، ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمَحْرَمِ وَرَجَبُ مَضَرَ الَّذِي بَيْنَ حِمَادَى وَشُعْبَانَ" (۴) (زمانہ اپنی

(۱) المبارک ماہ (شہر)۔

(۲) سورہ توبہ ۳۶۔

(۳) قبیلہ مضر کی طرف نسبت ہے رجب مضر اس لئے کہا گیا کہ اس قبیلہ کے لوگ اس مہینے کی دھڑوں کے مقابلہ میں زیادہ تقسیم کرتے تھے۔

(۴) حدیث ابن الزمان قد استعار کہیئتہ یوم خلق السموات والارض .. کی روایت بخاری و مسلم نے حضرت ابو بکرؓ سے مروی ہے رفع الماری ۸/ ۳۲۲ طبع المکتبہ المدینہ ۳۰۵/۳ طبع المکتبہ المدینہ۔

اشہر حرم اور اشہر حج کے درمیان تقابل:

۲۔ حج کے مہینوں کا ذکر اللہ تعالیٰ کے اس قول میں آیا ہے: "الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ" (۱) (حج چند مہینے ہیں جو معلوم (مقرر) ہیں)۔ اہل تہذیب کا اس سلسلہ میں اتفاق ہے، ایک قول یہ ہے کہ حج کے مہینے شوال، یقعدہ، اور پورہ ذی الحجہ ہے، اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ وہ حج کے مہینے ہیں بحرہ کے مہینے ہیں، اور عمرہ کے مہینے ان کے علاوہ سال کے دیگر مہینے ہیں، "ایک قول یہ ہے کہ معلوم مہینوں سے مراد شوال، یقعدہ، اور ذی الحجہ کے مہینے ہیں۔

طبری نے اس قول کو تصحیح فرمایا ہے، کیونکہ اللہ کی طرف سے حج کے وقت کے بارے میں خبر دی گئی ہے، حالانکہ مہینے کے یوم گذر جانے کے بعد حج کا کوئی عمل میں نہ رہتا ہے (۲)۔

۳۔ اس بنا پر حج کے مہینوں "حرمت" لے مہینوں کے درمیان تصور اللہ افضل ہے، کیونکہ ذی قعدہ، ذی الحجہ، محرم کے مہینے بھی ہیں اور حرمت والے مہینے بھی، "شوال" صرف حج کے مہینوں میں سے ہے اور محرم و رجب صرف حرمت والے مہینوں میں سے ہیں۔

(۱) الطبری ۸/ ۱۸۸۔

(۲) سورہ بقرہ ۱۹۷۔

(۳) الطبری ۸/ ۱۵۰۔

### حرمت والے مہینوں کی فضیلت:

۳- حرام مہینوں کو اللہ نے سال کے تمام مہینوں پر فضیلت دی ہے اور انہیں تمام مہینوں پر شرف بخش ہے، چنانچہ ان میں نماز کرنے کو خاص طور پر سنگین قرار دیا گیا ہے، اسی طرح اس نے انہیں خصوصی شرف بخش ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر ہے: ”حَافِظُوا عَلٰی الصَّلٰوٰتِ وَالصَّلٰوۃَ الْاَوْسَطٰی“<sup>(۱)</sup> (حفاظت کرو سب نمازوں کی (عموماً) اور درمیان والی نماز (عصر) کی (خصوصاً))۔ حضرت بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سال کے مہینوں میں چار مہینوں کو خاص کیا، وہ نہیں حرمت والا قرار دیا ہے، اور ان کی حرمتوں کو عظیم قرار دیا ہے، اور ان میں گناہ کرنے کو سنگین اور نیک عمل کرنے کو اچھ عظیم کا سبب قرار دیا ہے، حضرت قتادہ سے مروی ہے کہ حرمت والے مہینوں میں ظلم کا گناہ اور بوجھ دہر مہینوں کے مقابلے میں بڑھا ہوا ہے اگرچہ ظلم ہر حال میں سنگین ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے معاملہ میں سے جسے چاہتا ہے عظیم قرار دیتا ہے، بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کچھ بڑے بڑے بندوں کو چنا، اس نے فرشتوں میں سے پیغام پہنچانے والے کو منتخب یا مرسلانوں میں سے رسول منتخب کیا، اور کلام میں سے اپنے ذکر کو چنا، درمیان میں سے مساجد کو منتخب کیا، اور مہینوں میں سے رمضان اور حرمت والے مہینوں کو منتخب کیا، اور دنوں میں سے جمعہ کے دن کو منتخب کیا اور راتوں میں سے شب قدر کو منتخب کیا۔ قتادہ کہتے ہیں کہ اللہ نے جسے عظمت بخشا ہے اس کی تعظیم کر، اس لئے کہ اہل فہم اور ارباب عقل و دانش کے نزدیک چیزوں کی عظمت ان سبب کی بنا پر ہے جن کی بنیاد پر اللہ نے انہیں عظیم قرار دیا ہے۔<sup>(۲)</sup>

### اشہر حرم کے مخصوص احکام:

الف- حرمت والے مہینوں میں قتال:

۴- اسلام سے قبل زمانہ جاہلیت میں حرمت والے مہینوں میں لڑائی حرام تھی، چنانچہ اہل جاہلیت ان کی تعظیم کرتے تھے اور اس میں جنگ کو حرام قرار دیتے تھے، یہاں تک کہ اگر اس میں سے کوئی آدمی اس مہینوں میں اپنے باپ یا بھائی کے قاتل سے ملتا تو اسے بھی چھوڑ دیتا تھا۔

لہذا تعالیٰ کے قول: ”ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیْمُ“<sup>(۱)</sup> (یہی دین مستقیم ہے) کی تفسیر میں نیرا پوری لکھتے ہیں: یعنی یہ وہ سیدھا مستقیم دین ہے جس پر حضرت ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، جبرائیلؑ، اسماعیلؑ، اور اہل عرب نے اسے انہیں سے دراست میں پایا تھا، چنانچہ وہ اس میں جنگ کو حرام قرار دیتے تھے<sup>(۲)</sup>، پھر اسلام نے آخر حرمت والے مہینوں میں قتال کی حرمت کی تائید اللہ تعالیٰ کے اس قول سے کی: ”يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَجَاهِلْ فِيْهِ، قُلْ فَحَالٌ فِيْهِ كَثِيْرٌ مِّنْ ذُنُوْبٍ عَنِ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُفُوْرٌ بِهِۦ وَالْمَسْحَدُ الْحَرَامِ وَاجْرَاحُ اَنفُسٍ مِّنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ وَالْعَنَّةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ“<sup>(۳)</sup> (لوگ آپ سے شہر حرام میں قتال کرنے کے متعلق سوال کرتے ہیں، آپ فرمادیجئے کہ اس میں خاص طور پر قتال کرنا حرم عظیم ہے، اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روک ٹوک کرنا اور اس کے ساتھ عمر کرنا اور مسجد حرام کے ساتھ اور جو لوگ مسجد حرام کے اہل تھے ان کو اس سے نکالنا اللہ کے نزدیک زیادہ برا ہے۔ رفقہ پر، زنی کرنا قتل سے بدتر جہاں بڑھ کر ہے)۔

(۱) سورہ قیامہ ۳۶

(۲) نیرا پوری، ہاشم الطبری ۹/۱۰ ص ۷۷

(۳) سورہ بقرہ ۲۱۷

(۱) سورہ بقرہ ۲۳۸

(۲) الطبری ۸/۱۰ ص ۸۹

ب۔ کیا حرمت والے مہینوں میں جنگ منسوخ ہے؟

۵۔ وہ آیت جس سے حرمت والے مہینوں میں جنگ کی حرمت ثابت ہوتی ہے اس میں اہل تشیع کا اختلاف ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: "يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشُّهُرِ الْحَرَامِ فَقَالَ فِيهِ، قُلْ قَدْ كَانَ لَهُ كَيْدٌ" (لوگ آپ سے شہر حرام میں قتل کرنے کے متعلق سوال کرتے ہیں، آپ فرمادیجئے کہ اس میں خاص طور پر قتل کرنا حرم عظیم ہے) کیا یہ آیت منسوخ ہے یا اس کا حکم باقی ہے؟

بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ حکم باقی ہے لہذا حرمت والے مہینوں میں کسی کے لئے جنگ حلال نہیں، یہ کہہ کر اللہ تعالیٰ نے اس میں جنگ کرنے کو برا قرار دیا ہے، اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ یہ آیت اللہ تعالیٰ کے اس قول سے منسوخ ہے: "وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً" (۱) (اور ان تمام مشرکین سے لڑو جیسا کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں)، یہ قول زہری اور عطاء بن میسرہ سے منقول ہے۔

عطاء بن میسرہ کہتے ہیں کہ حرام مہینے میں جنگ کرنے کو سورۃ "برمت" میں اللہ تعالیٰ کے اس قول کے ذریعہ حلال قرار دیا گیا ہے: "فَلَا تَضُمُوا فِيهِمْ أَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً" (۲) تم ان مہینوں کے بارے میں اپنے آپ پر ظلم مت کرو، اور ان سب مشرکین سے لڑو جیسا کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں، اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ان حرمت والے مہینوں میں "ان کے ماہ و مہینوں میں (مشرکین سے قتل کرو)۔"

زہری سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں: "كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا

بلغا يحرم القتال في الشهر الحرام ثم أحل بعد" (۱) (تم تک جو روایت پہنچی ہے اس کے مطابق نبی ﷺ حرمت والے مہینے میں جنگ کو حرام قرار دیتے تھے، پھر اس کے بعد اسے حلال قرار دیا)۔ طبری کہتے ہیں: اس میں درست قول وہ ہے جو عطاء بن میسرہ نے کہا کہ مشرکین سے حرمت والے مہینوں میں قتل کی ممانعت اللہ تعالیٰ کے اس قول سے منسوخ ہے (۲): "يُنْزِلُ عَذَابَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ إِنَّا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ذَلِكَ الْغَيْبُ الْقَتْلُ فَلَا تَضُمُوا فِيهِمْ أَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً" (۳) (یقیناً مہینوں کی تعداد کتاب الہی میں اللہ کے ذریعہ ایک بارہ مہینے ہیں، جس روز اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین پیدا کئے تھے، اس میں چار مہینے حرام والے ہیں، یہی دین مستقیم ہے، سو تم ان مہینوں کے بارے میں اپنا نقصان مت کرو اور ان سب مشرکین سے لڑو جیسا کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں)، اور ہم نے اس آیت کو اللہ تعالیٰ کے اس قول "يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشُّهُرِ الْحَرَامِ فَقَالَ فِيهِ، قُلْ قَدْ كَانَ لَهُ كَيْدٌ" کا نسخ اس لئے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں بہت سی احادیث مروی ہیں۔

(۱) حدیث: "كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا بُلُغًا..." کو طبری نے اللہ تعالیٰ کے قول "يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشُّهُرِ الْحَرَامِ فَقَالَ فِيهِ" کی تفسیر کے ذیل میں ذکر کیا ہے۔ احمد محمدی نے اس کی تخریج کرتے ہوئے کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے، دونوں سے ہٹائیں، مروی ہے اور وہ دونوں زہری اور ابن عباس کے ہونے قسم ہیں (تفسیر الطبری تحقیق محمد محمدی ص ۸۴-۸۵ مع کردہ تراجم اب معمر)۔

(۲) الطبری ص ۲۰۶۔

(۳) سورہ توبہ ص ۲۶۱۔

حرمت والے مہینوں میں قتل کی دیت کا غلیظ ( سخت ) ہونا:

۶- حرمت والے مہینوں میں قتل کی دیت کے سخت ہونے یا نہ ہونے

کے سلسلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے، شافعیہ اور حنابلہ کی رائے یہ ہے

کہ حرمت والے مہینوں میں قتل کی دیت سخت ہوئی<sup>(۱)</sup>، حنفیہ اور امام

مالک کے نزدیک دیت سخت نہ ہوئی۔

جو لوگ دیت غلیظ کے قائل ہیں، ان کا اس کی صفت کے بارے

میں اختلاف ہے چنانچہ ایک قول یہ ہے کہ دتیس حقے (اس کا تین

سارہ بچہ)، تیس جزد ( اس کا چار سارہ بچہ ) اور چالیس حاملہ

اوستیوں ہیں اس کے علاوہ دوسرے قول بھی ہیں، اور فقہاء اس کی

تفصیل "دیت" میں بیان کرتے ہیں۔

## اصح

تعریف:

۱- اصح (اُنکی) لغت اور عرف میں مشہور و معروف ہے۔

اجمالی حکم اور بحث کے مقامات:

الف- وضو میں دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں کی

انگلیوں کا خلال کرنا:

۲- مقامات مذکور یہ ہے کہ وضو میں، دونوں ہاتھوں اور دونوں پیروں

کی انگلیوں کا خلال کرنا مطلوب ہے، اور جمہور فقہاء کی رائے یہ ہے

کہ، دونوں ہاتھوں اور پیروں میں خلال کرنا مستنون ہے، مالک کے

رائے یہ ہے کہ، دونوں ہاتھوں میں خلال کرنا واجب ہے، البتہ، دونوں

پیروں میں خلال کے واجب ہونے کے بارے میں ان کے مابین

اختلاف ہے، چنانچہ ان میں سے ایک جماعت وجوب کی قائل ہے،

اور دوسرے حضرات دونوں پیروں میں خلال کرنے کو مستنون قرار

دیتے ہیں۔ جن حضرات نے ہاتھ اور پیروں کے حکم میں فرق کیا ہے ان کی

رائے یہ ہے کہ دونوں پیروں کی انگلیوں میں خلال کرنے میں یک قسم

کی مشقت ہے، دوسروں نے وجوب پر حضرت ابن عباسؓ کی ایک

روایت سے استدلال کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اداء

توصات فخلل یس اصابع یدیک ورجلیک" (جب تم

(۱) حرمۃ اداء توصات فخلل: "کی وجہ ترمذی نے یہ لفظ استعمال



(۱) نہیہ الحج ۷/۲۰۰، اشع ۴/۳۹۹، طہ و تہ ۱۶/۱۰۷، البقرہ ۱۱۱/۱۰۷

ہمو کر تو پے دونوں ہاتھوں و دونوں پیر میں کی انگلیوں کے درمیان خدل کرے۔

در جمہور کا سلیت پر تدلل اس بات سے ہے کہ غصہ کی آیت مطلق ہے اس میں خدل کرنے کا رخص ہے (۱)۔

خدل کرنے کی کیفیت:

۳- انگلیوں کے درمیان خدل کرنے میں جو طریقہ بھی اختیار کیا جائے خدل کے صحیح ہونے کے لئے کافی ہے البتہ بعض فتواء نے کیفیت کے یہاں کرے میں قوت سے کام لیا ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں خلال کرنا اس طرح ہوگا کہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا جائے اس طرح کہ وہ میں ہاتھ کے اندرونی حصے کو دامن ہاتھ کی پشت پر پچھ ۱۰ میں ہاتھ کی تھیں کو باہر میں تھیلی کی پشت پر رکھا جائے اور دونوں پیروں میں دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خلال کرے دائیں پیر کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور بائیں پیر میں انگوٹھے سے شروع کرے چھوٹی انگلی پر ختم کرے (۲)۔

ی کے ہیں، یز ابن ماجہ نے روایت کی ہے دونوں کے دہی حضرت ابن مسعود ہیں ہندی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے ابن جریر و مشکاتی نے کہا کہ اس میں تو آمد کے ساری صالح ہیں جو ضعیف ہیں لیکن بخاری نے حدیث کو حسن کہا ہے اس لئے کہ اسے موسیٰ بن خبیر نے صالح سے روایت کیا ہے اور موسیٰ کا صالح سے صالح ہونے کے قائل تھا (تحتہ خودی ۱۵۱-۱۵۲) شائع کردہ المکتبۃ المستقبر، سنن ابن ماجہ متفق محمد بن عبد الباقی ۱۵۳ طبع عینی الجلی، تحقیق البیہر ۱۴ طبع شرکت المباحۃ العیہ المتحدہ تل الاوطار ۱۴۰ طبع دار الفکر لک۔

(۱) النجاشی علی المسماج صحیح الترمذی ۵۳ طبع مصطفیٰ الجلی، حاشیہ ابن ماجہ ۸۰ طبع اول بلاق اسی ۱۰۸ المایضہ لفرشی و صلیہ لحدوی ۱۲۳، ۱۲۶ شائع کردہ درمصادر لفرقانی علی طیل ۵۷ شائع کردہ دار الفکر (۲) النجاشی علی المسماج ۵۳ حاشیہ ابن ماجہ ۸۰ لفرقانی علی طیل ۵۷،

ب- اذان کے وقت دونوں کانوں میں انگلیوں کا داخل کرنا: ۳-۱۰ ان کے وقت مسنون یہ ہے کہ مومن اپنی دونوں (شہادت کی) انگلیوں کو اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں میں داخل کرے، یہ تکبیر یہ آواز کو زیا و بلند کرنے والی صورت ہے (۱)، اس لئے کہ آنحضور ﷺ نے حضرت بلالؓ سے فرمایا تھا: "اجعل اصبعک فی اذنیک فبانہ لرفع لصوتک" (۲) (تم اپنی دونوں انگلیوں اپنے دونوں کانوں میں ڈال لو، اس سے تیری آواز بلند ہوں)۔

ج- نماز میں انگلیوں سے متعلق حکام:

۵- نماز میں انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنا، انہیں پٹنی ماور ذریت، یہاں کہ وہ ہے صرف تشہد کے وقت انگلی کو حرکت دے گا، اس طور پر کہ نعلی (یعنی تشہد فی لا الہ) کہتے وقت شہادت کی انگلی اٹھائے گا اور اثبات (یعنی لا اللہ) کہتے وقت اس کو رکھے گا (۳)۔

کتاب القناع ۱۰۲ شائع کردہ مکتبۃ العصر للحدیث۔ (۱) حاشیہ ابن ماجہ ۸۱، ۱۲۶، الجوامع ۳۸ شائع کردہ المکتبۃ المستقبر، سنن ابن ماجہ ۲۲۲-۲۲۳۔

(۲) حدیث ۴ جعل اصبعک فی اذنیک... کی روایت ابن ماجہ اور حاکم نے رسول اللہ ﷺ کے مؤذن حضرت سعد بن حاکم سے کی ہے ابن ماجہ کے الفاظ یہ ہیں: "ان رسول اللہ ﷺ امر بالان یجعل اصبعہ فی اذنیہ و قال لا لرفع لصوتک" (حضرت بلال کو حکم دیا کہ وہ اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ڈال لیں، اور بلال یہ تمہاری آواز کو بلند کرنے والی چیز ہے، حاکم اور ابی یوسف سے اس پر سکوت اتھا کیا ہے حدیث بصری نے کہا یہ سند ضعیف ہے سعد کی روایت کے صحیح ۱۰ سے من وجہ سے (حاکم کی سند میں بھی سعد کی روایت ہیں)، سنن ابن ماجہ متفق محمد بن عبد الباقی ۱۲۶ طبع عینی الجلی، المستدرک ۳۸-۶۰ شائع کردہ دار الفکر لک۔

(۳) جوہر و التلیل ۵۲، ۵۳، شرح لروض ۱۸۳ طبع لمیویہ، اسی ۱۲ طبع المایضہ فتح التھذیر ۲۲۰ طبع بلاق، القناع ۱۲۳۔



و۔ انگلیوں کو کاٹنا:

۶۔ صلی انگلی کو کاٹنا اگر جان بوجھ کر ہو تو اس میں تمساح ہے، اور اگر مدھنکی سے ہو تو اس میں دیت ہے، اور وہ جان کی دیت کا، سو اس سے منع ہے، اور اگر مدھنکی کاٹنی ہو تو اس میں جمہور فقہاء کے نزدیک عادل لوگ فیصلہ کریں گے، اور مالکیہ کی رائے یہ ہے کہ اگر وہ زائد انگلی تو تہ و رصالت میں صلی انگلی کی طرح ہو تو اس میں انگلی کی دیت ہوگی اور اس کی تفصیل ”بناءً دت“ اور ”دیات“ میں آئے لی (۱)۔

## اصرار

تعریف:

- ۱۔ اصرار کا لغوی معنی: کسی چیز پر مدھمت کرنا، اس کو لازم پکڑ لینا اور اس پر ثابت قدم رہنا ہے (۱)۔
- اصطلاح میں: اصرار دل سے کسی کام کے کرنے اور اس کے نہ چھوڑنے کا پختہ ارادہ کر لینے کا نام ہے (۲)۔
- اصرار کا لفظ اکثر، مادہ معصیت میں مستعمل یا جاتا ہے (۳)۔

اجمائی حکم:

- ۲۔ اصرار یا تو حمايت کی وجہ سے ہوگا یا علم کے ساتھ ہوگا، اگر اصرار حمايت کی بنا پر ہو تو مدھمت جسے اس فعل کی حرمت کا علم نہیں ہے جس پر اس نے اصرار کیا ہے اسے معذور قرار دیا جائے گا، میں اگر حکم کو جانے کے باوجود اصرار کرے تو اگر یہ اصرار معصیت پر ہو تو اصرار کرنے والا نہ کار ہوگا، اگر جرم کی مقدار کے لحاظ سے اس کے گناہ میں اضافہ ہوگا، اس لئے کہ صفحہ پر اصرار گناہ ہے وہی مرکب پر اصرار کرنے سے اس کا گناہ بڑھائیں ہو جاتا ہے اور اس کا پوچھ بڑھ جاتا ہے (۴)۔



(۱) المصباح المفید، لسان العرب، مادہ اصرار۔

(۲) المقریض، ۳/۱۱۱، اصرار جات لکھ جاتی۔

(۳) لسان العرب، مادہ اصرار۔

(۴) طہارۃ القلوب، ص ۱۱۲، تصدیق ۲، ۴۳، تحریر مدینہ ۱۴۰۰ھ۔

(۵) حاشیہ ابن ماجہ، ۱/۳۷۱، ۳۷۲، جویم الاول، ۲/۴۷۰، اقلیوبی

۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶

نہ۔ ہر اس پر عمل نہ کرے تو اس پر گناہ نہیں لکھا جائے گا، لیکن اگر وہ اس پر عمل نہ کرے اس پر ایک گناہ لکھا جائے گا۔  
قرطبی نے اس رائے کو ضعیف قرار دیا ہے، اور اس حدیث کو اس مفہوم پر محمول کیا ہے کہ اس پر عمل نہ کرنے کا مطلب اس کے کرنے کا پتہ ارادہ نہ کرنا ہے<sup>(۱)</sup>۔

اصرار کو باطل کرنے والی چیزیں:

۳- انکار: توبہ کی وجہ سے معصیت پر اصرار باطل ہو جاتا ہے، یہ تک توبہ کے ساتھ اصرار نہیں ہے، اس لئے کہ روایت ہے: ”ما أصر من استغفر، وإن عاد في اليوم سبعين مرة“<sup>(۲)</sup> (جس نے استغفار کیا اس نے اصرار نہیں کیا، جو لوہ دن میں ستر بار گناہ کرے)، اور مشہور روایت ہے: ”لا كبيرة مع الاستغفار، ولا صغيرة مع الإصرار“ (استغفار کے ساتھ کوئی گناہ کبیرہ نہیں رہتا اور اصرار کے ساتھ کوئی گناہ صغیرہ نہیں رہتا)۔

ب: جس عمل پر اصرار کر رہا ہے اگر اس کو چھوڑ دے ”وَرَدَّ عَمَلَهُ“ تو اصرار باطل ہو جائے گا<sup>(۳)</sup>۔

کعبہ اللہ لا عنده حسنة كاملة فإن هو هم بها لعنه كعبه...  
لہ سبحة واحدة“ (جس نے کسی برحق کا ارادہ کیا لیکن اسے سبھی نہیں دی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اپنے پاس ایک کھل نکل لکھے ہیں اور اگر اس نے ارادہ کیا اور اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک برائی لکھے ہیں) (فتح الباری ۱۱/۳۲۳ طبع استغفر)۔

(۱) القرطبی ۲/۱۵۸۔

(۲) حدیث ”ما أصر من استغفر...“ کی روایت ابو داؤد (۲/۷۷۲) طبع عزت عید دہاسی) ورنہ غنی (۵/۵۵۸ طبع المجلدی) نے کی ہے، ورنہ مدنی نے کعبہ بعد من غریب ہے اس کی سندوں میں ہے۔

(۳) القرطبی ۱۱/۳۱۱، المجلدی ۱۸۳، الشہاب ۳/۷۳۔

میں اگر ہر کسی سے فعل پر ہو جو معصیت نہیں ہے تو کبھی دو مستحب ہوگا، مثلاً شمسوں کی طرف سے پختے ہوئے اوتوں کے ماہ جو اس کے سامنے مسکنوں کے رکوع طالع نہ کرنے پر اصرار۔  
ور کبھی، جب ہوگا، مثلاً جماعات (جماعت) کے نہ کرنے پر اور معاصی کے ترک پر مدد مت۔ ہر کسی معصیت کو عمل میں لائے بغیر اس کے کرنے کے رد پر اصرار کے سلسلہ میں، ہر میں ہیں:

۱- دل: اس پر انسان کا موحد ہوگا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”ومن يرد فيه يأك حاد بصله من عذاب اليم“<sup>(۱)</sup> (جو شخص اس میں کوئی خدافہ، ین کام تصدرا ظلم کے ساتھ کرے گا تو ہم اس کو دردناک عذاب چکھائیں گے)، اور حضور ﷺ کا ارشاد ہے: ”إذا التقى المسلمان بسيفيهما فالتقاتل والمقتول في النار، فالتوا يا رسول الله هذا القتال، فما بال المقتول؟“ قال: انه كان حريصا على قتل صاحبه“<sup>(۲)</sup> (جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ ایک دوسرے کے مقابلہ میں آئیں تو قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہیں، صحابہ نے پوچھا اب اللہ کے رسول اس قاتل کی مر تو مقتول ہے بین مقتول یوں جہنمی ہوا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اپنے ساتھی کے قتل کا دریں تھا)۔

۲- ہم: یہ کہ اس پر انسان کا موحد نہ ہوگا، یہ تک آ حضور ﷺ کا ارشاد ہے: ”من هم بسينة فلم يعملها لم تكن عليه، فإن عملها كتبت عليه سينة واحدة“<sup>(۳)</sup> (جو شخص کسی گناہ کا ارادہ

(۱) سورۃ رعد ۵۔

(۲) حدیث ”إذا التقى المسلمان...“ کی روایت بخاری (فتح الباری ۸/۸۵ طبع استغفر) ورمسلم (۳/۲۲۳-۲۲۱۳ طبع المجلدی) نے کی ہے الفاظ دونوں کے ترجمہ میں ہیں۔

(۳) حدیث ”من هم بسينة...“ کی روایت بخاری نے حضرت ابن عباس سے مروی ہے دلی الفاظ کے ساتھ کی ہے ”من هم بسينة فلم يعملها“



## اصل ۳-۶

### ب۔ اصل بمعنی قاعدہ کلیہ:

۴- قاعدہ کلیہ ایک اکثری حکم ہے جو اپنے موضوع کے بشرطیات پر منطبق ہوتا ہے<sup>(۱)</sup>، اور اس قاعدہ کلیہ کے تحت جو احکام ہوتے ہیں وہ اس کے ذریعہ نکلتے ہیں، اور قاعدہ کلیہ سے اس احکام کے اقتضائے لازم نکلتے ہیں۔

چنانچہ فقہاء کا قول: "الیقین لا یروول بالشک" (یقین شک سے دور نہیں ہوتا) اسی معنی کے اعتبار سے اصول فقہ کی ایک اصل ہے، اور چہ وہ اپنے معنی معنی کے تحت سے اصول فقہ میں داخل نہیں ہے، یہ یاد آگئے آ رہا ہے۔

تفصیل کے لئے، یقیناً: (قواعد) کی اصطلاح اور "اصولی ضمیر"۔

### ف۔ اصل بمعنی دلیل:

۳- اصل کا ط، ق، لیل کے معنی میں ہوتا ہے<sup>(۱)</sup>، مثلاً: قیاس کا یہ بنا کہ حج کے وجوب کے سلسلہ میں اصل کتاب، سنت، اجماع ہے۔ کتاب اللہ سے دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: "وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ" (۲) (اور لوگوں پر اللہ کے لئے بیت اللہ کا حج فرض ہے)۔

اور وہ اصول جن سے مسلم شریعت میں جمہور کے نزدیک استدلال کیا جاتا ہے، وہ چار ہیں: قرآن عظیم، سنت نبوی، اجماع، اور قیاس۔ اور کچھ ایسے دلائل بھی ہیں جن کی حجیت میں فقہاء کا اختلاف ہے، اس کی تفصیل "اصولی ضمیر" میں دیکھی جائے۔

وراثت کے اصول: وہ دلائل ہیں جو عدالتی مقدمات میں ثبوت کے لئے پیش کئے جاتے ہیں، مثلاً: بیعت، اقرار، رمل، رمل۔

(۱) کتب اصطلاحات الفنون، شرح مسلم الثبوت، ۸/۱ طبع بولاق۔

(۲) سورہ آل عمران، ۹۷۔

(۱) الاشارة الى اصطلاحات الفنون، ۲۲۔

(۲) نہایہ اصول کی شرح منہاج واصول، ۱۲/۳ طبع مکتبۃ المدینہ، مدینہ منورہ۔

۸/۱ طبع بولاق، الکلیات والابقیاء، الکتاب، شرح مسلم الثبوت، ۸/۱۔

## اصل ۷-۹

۱۔ لے سکتے ہیں۔

(۳) اگر آپ کے لئے کئی نئی وصیت میں وہ داخل نہیں ہو سکتے۔

(۴) ان میں سے ہر ایک کی موقوفہ (جس سے جماع کیا گیا

ہو) اور منکوحہ اور بے پر حرام ہے۔

(۵) ان میں سے جو بھی وہ لے گا مالک ہوگا اس کی طرف سے

وہ آزاد ہو جائے گا۔

(۶) ان میں سے جو مسلمان ہو وہ اپنے کافر مملوک کو بیچ سکتا ہے،

اس لئے کہ وہ اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا۔

(۷) عاجز ہونے کی صورت میں نفقہ کا وجوب، یہ مسئلہ نظر کا

وجوب، دیکھئے: ”زکاة الفطر“ کی بحث۔

اس مسائل میں سے بعض میں کچھ تیسیرت، شرط اور اختلاف

ہے، اس کی واقعیت کے لئے ہر مسئلہ کو اس کے باب میں دیکھا

جائے (۱)۔

۹۔ اصل کے کچھ مخصوص احکام میں جن کی بنیاد پر ذر و ذرہ تمام

رشتہ داروں سے منہ دینا، ثنائیہ میں سے سیوٹی نے ان میں سے

کچھ کا حصر کیا ہے، جو درج ذیل ہیں:

(۱) اصل کفر کے بدلہ میں قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا، اسی

طرح اصل کو قصاص میں اس وقت بھی قتل نہیں کیا جائے گا جب کہ

قصاص کاملی فرٹ ہو، لیکن فرٹ کو اصل کے بدلہ میں قتل کیا جائے گا،

اسی طرح اس کو اصل کے لئے بھی قتل کیا جائے گا، اور یہ اس وقت

جب کہ قصاص کاملی ہو، جیسا کہ راز کا اپنے چچا کو قتل کر دے اور اس

کا باپ قصاص کاملی ہو۔

(۲) اصل ذر و ذرہ پر بدکاری کی تحت لگائے تو اس پر عذق

ہوگا، اس کی تفصیل ”بتان“ اور ”فساد“ کی اصطلاح میں آئے لی (۱)۔

۱۰۔ نشان کے اصول:

۷۔ نسب کے اصول اس کے باپ، ماں، دادا، دادی اور نانا اور

نانی ہیں، اور نہیں اصول اس لئے نہایا ہے کہ انسان ان کی فرٹ

ہے، اور اصول اور فروغ کو نسب کے دوستوں کہا جاتا ہے، اور

وہ وہ قسموں کے درمیان جو رشتہ ہوتا ہے اس کا نام قرابت الاولاد یا

قرابت الاولاد ہے۔

اور اصول انسان کی رشتہ داریوں میں سب سے قریبی رشتہ ہے،

اسی بنا پر شریعت میں ان کے لئے کچھ احکام ہیں جن میں وہ تمام

رشتہ داروں کے ساتھ شریک ہوتے ہیں یعنی حرم ہونا، میراث پانا،

بھائی اور صلہ رحمی وغیرہ۔

پھر اصول کا نفقہ (ذروغ) اس صورت میں واجب ہے جب

کہ وہ محتاج ہو، ان پر ذر و ذرہ صرف کرنا جائز نہیں ہے۔ اس میں کچھ

تفصیل ہے، دیکھئے: ”زکاة الفطر“ کی بحث، اور اصول کی قسم کے

کچھ مخصوص احکام ہیں، دیکھئے: ”اب“، ”ام“، ”جد“، ”جدة“ کی

اصطلاحات۔

۸۔ اصول ذر و ذرہ میں سے ایک کے لئے (۱۰۰۰ سے

متعلق) کچھ متعین احکام ہیں جو ان کے لئے خاص ہیں، ۱۰۰۰ سے

رشتہ داروں کے سے نہیں ہے، علامہ سیوٹی ثنائی نے ان میں شمار کیا ہے

جو درج ذیل ہیں:

(۱) اصول ذر و ذرہ میں سے کسی ایک کا ہاتھ ۱۰۰۰ مرے کا مال

چھپنے کی وجہ سے نہیں کاٹا جائے گا۔

(۲) وہ ایک ۱۰۰۰ مرے کے حق میں نہ فیصلہ کر سکتے ہیں اور نہ وہی

(۱) شاہ و ظاہر للسیوطی ص ۲۱۶، شاہ و ظاہر لابن کیم حلیہ کلمہ ص

## اصل ۱۰

جاری نہیں ہوئی، اگر نذر اصل پر یہ تمت لگائے تو اس پر حد قذف جاری ہوں۔

(۳) اصل کفر نذر کے ذین کی وجہ سے قید نہیں کیا جائے گا۔

(۴) نذر کی شہادت اپنے اصل کے خلاف ایسے معاملات میں قبول نہیں کی جائے گی جو موجب قتل ہوں۔

(۵) نابالغ نذر کو سفر میں لے جانا اس کے اصل کی اجازت کے بغیر درست نہیں ہے۔

(۶) نذر کے لئے اصل کی اجازت کے بغیر جہاد میں نکلتا جائز نہیں ہے۔

(۷) اگر اصل اور نذر دونوں غلام ہوں تو بیچ کے ذریعہ ان دونوں کے درمیان تفریق سنا جا رہی نہیں۔

(۸) اصل کو حق ہے کہ وہ نذر کو احرام باندھنے سے روک دے۔

(۹) اگر نذر کو نماز کی حالت میں اس کا اصل پکارے تو وہ اس کا جو پ دے گا، ایسی صورت میں نماز کے باطل ہونے میں اختلاف ہے۔

(۱۰) اصل کفر نذر کی نادید اور تعزیر کا اختیار ہے۔

(۱۱) اصل نے نذر کو جو کچھ بہہ یا ہے اسے وہ واپس لے سکتا ہے۔

(۱۲) نذر (اگر نابالغ ہو تو وہ) اسلام میں اپنے اصل کے تابع ہوگا۔

(۱۳) بچے کی ولادت پر ہر اصل کو مبارکبادی جائے گی۔

حصہ میں سے اس قسم سے اس میں سے، نذر نذر سے اتفاق کیا ہے، اور نذر پر اضافہ کرتے ہوئے کہا ہے:

(۱۴) نذر کے لئے اپنے حربی اصل کو قتل سنا جائز نہیں، البتہ

اپنی طرف سے دفاع کرتے ہوئے قتل کر سکتا ہے (۱)۔

انسان کے اصل سے تعلق جو خاص احکام گذرے اس میں کچھ اختلاف اور تفصیلات ہیں جن کو دیکھنے کے لئے اس کے جواب کی طرف رجوع کیا جائے۔

و- اصل بمعنی متفرع منہ:

۱۰- اس مفہوم کے مطابق اصل سے کچھ شرعی احکام متعلق ہیں جن میں سے کچھ فتنی تو اللہ میں، نہیں میں سے وہ ہیں جو "مخلات الاحکام العبادیہ" میں درج ہیں، ان نفعات میں آئے ہیں:

۱- کبھی اصل کے ثبوت کے بغیر نذر ثابت ہو جاتی ہے (فقہ ۸۱)، چنانچہ اگر کسی شخص نے وہابیوں پر دعویٰ کیا کہ اس میں سے ایک نے اس سے کچھ رقم قرض لی ہے، اور اس کا ٹیبل بنا ہے، اور ٹیبل نے قرار دیا کہ وہ دوسرے نے انکار کیا اور مدعی اپنے دعویٰ کا ثبوت کرنے سے عاجز رہا یا تو کفیل سے وہ مقدمہ لے جائے گی، اس لئے کہ آدمی اپنے قرض کی وجہ سے قائل ہو گا، یہاں تک کہ اس نے قرض کی وجہ سے قائل ہو گا۔

اسی طرح اگر کسی شخص نے کسی مہول نسب آدمی کے لئے قرار دیا کہ وہ اس کا بھائی ہے اور باپ نے انکار کر دیا، کوئی بیٹہ نہیں ہے تو قرار کرنے والا اپنے قرار کی وجہ سے مایوس ہوگا، چنانچہ جس کے لئے قرار کیا گیا ہے وہ اس سے میراث میں حصہ تقسیم کر لے گا، اور باپ کا باپ ہونا ثابت نہ ہوگا۔

ب: جب اصل ساتھ ہوئی تو نذر بھی ساتھ ہوں (فقہ ۵۰) ۱- نذر کے ساتھ ہونے سے اصل کا ساتھ ہونا لازم نہیں آئے گا، پس اگر قرض خو کو نے متقاضی کو بری کر دیا اور اس کی عیال پر رہن کے ساتھ مربوط تھا تو ان کیل بھی بری ہو جائے گا، اور رہن بھی ساتھ ہو جائے گا،

(۱) الشاہد اعظم للشریعت، الشاہد اعظم للشریعت، الشاہد اعظم للشریعت۔

## اصل ۱۱-۱۳

جاری ہونے میں ٹکی کو گندم پر قیاس کرے اور ان دونوں میں مسک  
جامعہ ان دونوں کا کیلی ہونا ہو تو گندم اس قیاس میں اصل اور ٹکی فرع  
ہے، اور کیلی ہونا ملحد ہے، اور ربا کا حرام ہونا حکم ہے (۱)۔  
اس کی تفصیل کے لئے اصول کی کتابوں میں قیاس کے مباحث  
دیکھے جائیں، نیز اصولی ضمیمہ۔

ط: گھر بمقابلہ منفعت، درخت بمقابلہ پھل کے معنی میں  
اصل:

۱۳- اصل کی بیج پھل کے بعیر، اور پھل کی بیج اصل کے بعیر، اور پھل کی  
شرط کے ساتھ اصل کی بیج پر فقہاء بحث کرتے ہیں، چنانچہ وہ کہتے  
ہیں کہ اگر کسی نے مثلاً سمجھور کا درخت فروخت کیا اور فریقین نے  
مراستہ میں کی کہ پھل اس کا ہوگا؟ تو وہ تاپیر (گا بھٹا) کے بعد  
جسور کے ر، ایک باغ کے لئے ہوگا اور توڑنے تک اسے چھوڑ  
دیا جائے گا، سمجھور کے ملاوہ، تمام درختوں کا بھی یہی حکم ہے اگر  
اس کے شک کے کھل جانے یا پھل کے ظاہر ہونے کے بعد اس کی بیج  
نی جائے، اور اس سلسلہ میں قدرے اختلاف درمیں ہے جس کا  
دکتر فقہاء کتاب الجمع کے ”درختوں اور پھلوں کی بیج کے دب“ کے  
ضمن میں کرتے ہیں (۲)۔

ی- مسند کی اصل:

فقہاء اور علمائے اصول کے نزدیک اصل مسئلہ:

۱۳- فقہاء ”اصل مسئلہ“ کے لفظ کا اطلاق قرآن و سنت سے مستط  
کئے ہوئے فقہی قاعدہ پر کرتے ہیں اور اس پر جس کے سے فروع

(۱) شرح مسلم الثبوت ۴/۲۲۸، مسیحی ۲/۳۳۲ طبع بلاق۔

(۲) انہی ۴/۳۷۳۔

بخلاف اس صورت کے کہ اگر قرض خواہ فاضل کو بری کر دے یا رہن کو  
لوٹا دے تو وہین سا طعنہ ہوگا۔

ز- صل بمعنی مبادل منہ:

۱۱- جیساکہ لفظ کے ایک قاعدہ میں ہے جس کی عبارت ہے: ”اگر  
صل و شوری ہو جائے تو بدل کی طرف رجوع کیا جائے گا“ (فقہاء  
۵۳) اور اس کی مثال یہ ہے کہ مال مصدوب اگر مویو ہو تو اس کو  
بعینہ لوٹا واجب ہے، اور اگر وہ طاک ہو جائے تو اس کا بدل  
لوٹا جائے گا خواہ اس کا مثل ہو یا اس کی قیمت ہو۔

اور اگر عیب و ریشہ کا لوٹا ہی شرعی مانع کی وجہ سے شوری  
ہو جائے، مثلاً اگر جمع کپڑا تھا اور خریدار نے اس کو رنگ دیا، پھر اس  
میں کوئی پرانا عیب ظاہر ہوا تو عیب کی وجہ سے واقع ہونے والے  
نقصان کو بدل سے واپس لے لے گا۔

یعنی اگر بدل سے مقصود کے وصول پانے سے قبل اصل پختہ رت  
اصل ہو جائے تو حکم اصل کی طرف منتقل ہو جائے گا، مثلاً کوئی عورت  
حیض کے بدلے مینوں کے ساتھ عدت گذار رہی تھی، تو اگر عدت  
کے دوران اسے حیض آجائے تو حکم اصل کی طرف لوٹ جائے گا اور  
وہ حیض کے ذریعہ عدت گذارے گی، اور مثلاً تیمم کرے، ملا اور نماز  
کے درمیان پانی پائے تو اس پر اس نماز کے لئے مبرا لازم  
ہو جائے گا۔

ح- قیاس میں اصل:

۱۲- قیاس کے چار ارکان میں سے ایک رکن اصل ہے، اور وہ  
چاروں ارکان یہ ہیں: اصل، فرع، ملحد اور حکم، پس جو شخص ربا کے

(۱) شرح لکھنؤ لکھنؤ ۱۱۶ اور اس کے بعد کے صفحات۔

## اصل ۱۵

صحت و شہادت دیں<sup>(۱)</sup> جیسا کہ پہلے گذرا۔

اصل مسئلہ (۲۴) سے ہوگا۔

ان سب کی تفصیل میراث میں اصول مسائل کی بحث میں مذکور ہے۔

یہی طرح وہ میراث میں اس کا اطلاق اس چھوٹے سے چھوٹے عدد پر کرتے ہیں جس سے فرض مسئلہ یا اس کے حصوں کو نکالا جائے<sup>(۲)</sup>۔

مسائل کے اصول کی تبدیلی:

۱۵۔ یہ اصول بھی ایسے ہوتے ہیں جو مستحقین پر براہ تقسیم ہوجاتے ہیں۔<sup>(۳)</sup> یہ بھی نہیں ہوتے، اور اس وقت اس پر اضافہ کر کے یا اس میں کمی کر کے یا اس میں اصلاح جاری کر کے بھی ضرورت ہوتی ہے۔

الف۔ اس پر زیادتی اس وقت ہوتی ہے جب کہ مستحقین کے حصے اصل مسئلہ سے زیادہ ہوں، اور اس وقت کہا جاتا ہے کہ مسئلہ میں عول ہوا ہے (دیکھئے: ”عول“ کی بحث)۔

ب۔ اور اس سے کم کرنا اس وقت ہوتا ہے جب کہ مستحقین کے حصے اصل مسئلہ کے سهام کے عدد سے کم ہوں، اور اس وقت کہا جاتا ہے کہ اس مسئلہ میں رد کا قاعدہ جاری ہوا ہے (دیکھئے: ”رد“ کی اصطلاح)۔

ج۔ اور اصلاح اس طرح ہوتی ہے کہ تبدیلی سے صرف اس کی شکل بدلتی ہے، اس کی مالیت میں فرق نہیں آتا، اور اس کی چند حالتیں ہیں:

پہلی حالت: اگر بعض مرثیہ کو اصل مسئلہ سے ملنے والا حصہ ان پر کسر کے بغیر تقسیم ہونے کے قابل نہ ہو اور اس وقت سرکور مل کرنے کے لئے اصلاح جاری کرنے کی ضرورت پڑے تو اس اصلاح کا نام ”اصلاح مسائل“ ہے۔

دوسری حالت: اگر تقسیم ہونے کے حصے وصاحت کا مقدار ررنے کی ضرورت پڑے تاکہ ارشوں کو وہ حصوں میں سے کم دیا جائے (جیسا کہ اس صورت میں ہوتا ہے جب کہ میت کی وفات کے وقت

میراث میں اصل مسئلہ میراث کے مستحق ارشوں کے حصوں کے مخارج میں نظر کر کے جانا جاتا ہے، اس ارش مسئلہ میں صرف ایک وارث ہو تو اصل مسئلہ اس کے حصے کے مخارج سے ہوگا (مثلاً مٹ کا مخارج مٹ ہے)، اور اگر مسئلہ میں ایک سے زیادہ وارث ہوں ہیں تمام وارثوں کے حصوں کے مخارج صرف نصف مخارج کے چند ہوں یا صرف مٹ کے مخارج کے دو چند ہوں تو اصل مسئلہ ان کے سهام کا سب سے بڑا مخارج ہوگا، مثلاً جب مسئلہ میں  $\frac{1}{2}$  (نصف) اور  $\frac{1}{4}$  (ربع) اور  $\frac{1}{8}$  (ثمان) جمع ہوں تو اصل مسئلہ (۸) سے ہوگا، اس لئے کہ وہ ان کا سب سے بڑا عدد (مخارج) ہے، اور مثلاً جب  $\frac{1}{2}$  (مٹ)،  $\frac{1}{4}$  (دو مٹ) اور  $\frac{1}{8}$  (سبب) جمع ہوں تو اصل مسئلہ (۶) سے ہوگا اس لئے کہ وہ ان کا سب سے بڑا عدد (مخارج) ہے۔

تین جب مسئلہ میں وہ حصہ جمع ہو جس کا مخارج  $\frac{1}{2}$  (نصف) یا اس کے مضاعفات (یعنی ربع، ثمن) ہوں، اس حصے کے ساتھ جس کا مخارج  $\frac{1}{4}$  (مٹ) یا اس کے مضاعفات (یعنی دو مٹ اور سبب) ہیں تو دیکھا جائے گا:

اگر مسئلہ میں  $\frac{1}{2}$  (نصف) اور  $\frac{1}{4}$  (مٹ) ہو تو اصل مسئلہ (۶) سے ہوگا، اور اگر مسئلہ میں  $\frac{1}{2}$  (ربع) اور  $\frac{1}{4}$  (مٹ) ہو تو اصل مسئلہ (۱۲) سے ہوگا، اور اگر مسئلہ میں  $\frac{1}{8}$  (ثمان) اور  $\frac{1}{4}$  (سبب) ہو تو

(۱) المقدمات المہدیات لابن رشد ۲۲ طبع مطبعہ دار فہم المصنفات للعلما طبع

۲۹۱ اور اس کے بعد کے مضامین، پہلا مقدمہ طبع المکتبۃ التجاریۃ البکری۔

(۲) ادبک: خلاص شرح عمدة القاضی ۱۵۸ طبع مصطفیٰ المہاجر المجلدی، حامیہ اقصیٰ بی ۱۵۱۳ طبع مصطفیٰ المہاجر المجلدی۔



## اصل ۱۶-۱۷

ہونا ممکن ہے، اس لئے کہ روایت کی صحت کے لئے اس دونوں کی صداقت ضروری ہے، اور اس کے فوت ہو جانے سے حدیث قائل حجت نہیں رہے گی، اس لئے کہ اس تکذیب نے ایک ایسا قوی شک پیدا کر دیا جس کے بعد حدیث قائل حجت نہیں رہ سکتی۔

لیکن اصل نے کہا: ”لا ادوی“ (میں نہیں جانتا) یعنی اس نے سرحدی راوی کی تکذیب نہیں کی تو ان لوگ کہتے ہیں کہ روایت حجت رہے گی اور اس کے لا ادوی کہنے سے اس کا حجت ہونا ساتھ نہ ہوگا۔ امام ربیع اور ابو زید کا قول اس کے خلاف ہے، اور امام احمد سے اس سلسلہ میں روایتیں ہیں، اور پوری بحث ”اصولی ضمیمہ“ میں اور اصول کی کتابوں کے باب السنۃ میں دیکھی جائے (۱)۔

### ل۔ اصول العلوم:

۱۷۔ بسا اوقات لفظ (اصول) کی نسبت علوم کے اسماء کی طرف کی جاتی ہے، اور اس وقت اس سے مراد وہ عمومی قواعد ہوتے ہیں جن کی پیروی اس علم کے اصحاب اس کی تعلیم میں کرتے ہیں، اور وہ قواعد اس علم میں بحث و استنباط کے طریقے بتلاتے ہیں، اور کبھی وہ اصول یک مستقر علم کو، جو، بنتے ہیں۔

چنانچہ اسی میں سے اصول تفسیر، اصول حدیث اور اصول فقہ ہے، لیکن اصول دین (جس کا امام طہ عقائد، علم کلام اور فقہ کبیر بھی ہے) اس باب سے نہیں ہے، بلکہ وہ جیسا کہ صاحب کشف الظنون نے کہا ہے: ایسا علم ہے جس کے ذریعہ دینی عقائد پر حجت لا کر اور ثبوت کو ان سے دہر کر کے ان کو ثابت کرنے کی قدرت حاصل ہوتی ہے (۲)، اور اس کا امام اصول اس حیثیت سے نہیں ہے کہ وہ استنباط

اس کی بیوی حامد ہو) تو اس صورت میں مسئلہ کا حساب دہر کر دیا جاتا ہے: پہلی صورت میں حمل کو نہ فرض نہ کر کے، دہر دہری صورت میں سے مومنہ فرض کر کے۔ پھر وہ دونوں مسلوں کے، دونوں اصل پر اصلاح جاری ہوتی ہے جامع مسئلہ بنا کر، جیسا کہ اس کی تفصیل میراث کی کتابوں میں (حمل کی وراثت) کی بحث میں آتی ہے۔

تیسری حالت: اگر دہر دہر پر متفق ہو جائیں کہ کوئی وراثت ایک متعین مقدار کے لئے اپنے حصہ سے دست بردار ہو جائے تو اس کو ملنے والا حصہ دتی وراثتوں میں تقسیم کیا جائے گا، اور یہ ”مخارج“ کے نام سے مشہور ہے (دیکھئے: ”مخارج“ کی بحث)۔

چوتھی حالت: اگر کسی آدمی کی وفات ہو جائے اور اس کی میراث بعض وراثتوں کی وفات کے بعد ہی تقسیم کی جائے اور دوسرے میت کے بھی ورثہ ہوں تو اس کا نام ”مناخ“ ہے (دیکھئے: مناخ کی بحث)، اور یہ سب میراث کی کتابوں میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہے۔

### ک۔ روایت کے باب میں اصل:

۱۶۔ حاویث کے راویوں اور اخبار کے نقل کرنے والوں کے نزدیک اصل وہ شیء ہے جس سے روایت لی جائے، اور اس کے مقابلہ میں نثر وہ راوی ہے جو اس شیء سے روایت کرے (۱)، اور کتابوں کے نکتے میں بھی ایسا ہی کہا جاتا ہے، اصل وہ نسخہ کہلاتا ہے جس سے نقل کیا جائے اور نقل یا نسخہ نثر ہے۔

اور حائے اصول دہر کرتے ہیں کہ اگر اصل نثر کی اپنے سے روایت کرنے میں تکذیب کرے تو وہ روایت کی نئی حدیث بالاتفاق ساتھ ہو جائے گی، کیونکہ اس حدیث میں ایک وقت اس دونوں کا سچا

(۱) شرح مسلم المصنف ۲/۲۷۲۔

(۲) کتاب اصطلاحات المصنف ۱/۲۷۲۔

(۳) شرح مسلم المصنف ۲/۲۷۲۔

اصل ۱۸-۲۰

۱۰. غور و فکر کے قوال ہیں بلکہ اس حیثیت سے ہے کہ ان پر، یں کی بنیاد ہوتی ہے، جس پیشہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اسلام اور اس کے مختلف فرقہ و جماعتوں میں ہے۔

غف - اصول فقہ :

۱۸۔ علم اصول فقہ : ایسے قواعد کے مجموعہ کا نام ہے جن سے مفسرین کو قرآن کے معانی کو سمجھنے اور آیات سے احکام اور خبریں معلوم کرنے میں رہنمائی حاصل کرنا چاہئے یا (جیسا کہ ابن تیمیہ کے کلام سے سمجھ میں آتا ہے) اس قواعد طبعیہ کا نام ہے جن سے قرآن کے سمجھنے، اس کی تفسیر و معانی کے جاننے اور اس میں حق اور باطل کے درمیان تمیز کرنے میں مدد ملتی ہے (۱)۔

ب۔ اصول حدیث :

۱۹۔ اس کا نام ”علوم احادیث“، ”تسلح احادیث“، ”علم احادیث“ ہے۔ اور علم احادیث ”اسلام“ کی سند بھی ہے، اور وہ ایسے عمومی قواعد کا مجموعہ ہے جن کے وسیع حدیث و روایت میں مقبول ہر احادیث کا علم ہوتا ہے، اور یہ اس طرح ہوتا ہے کہ ان کے وسیع حدیث فی سند متن، الفاظ و معنی کے حالات معلوم ہوتے ہیں، اور اسی طرح حدیث کے سننے، اس کے لکھنے کی کیفیت اور اس کے راویوں اور حالیوں کے آداب کا علم ہوتا ہے۔

### ج۔ اصول فقہ:

۲۰۔ ایسا علم ہے جس سے شریعت کے فروعی احکام کو ان کے تفصیلی دلائل سے مستنبط کرنے کی کیفیت معلوم ہوتی ہے اور علم

اصول فقہ کا موضوع شریعت کے کلی دلائل ہیں اس حیثیت سے کہ اس سے شریعت کے فروعی احکام کے استنباط کی کیفیت معلوم ہو، اور اس کے اصول، عربی اور بعض شرعی علوم، مثلاً علم کلام، علم فقہ، علم حدیث اور بعض عقلی علوم سے ماخوذ ہیں۔

اور اس کی غرض شریعت کے فروعی احکام کو اس کے چاروں دلائل: کتاب و سنت اور اجماع و قیاس سے مستحکم کرنے کا ملکہ حاصل کرنا ہے۔ اور اس کا نام دہی احکام کو صحیح طریقے پر مستحکم کرنا ہے۔

اور اس کے وضع کرنے کا محرک یہ ہے کہ فقہاء نے احکام اور  
دلائل کی تفصیلات اور اس کے عموم میں غور و فکر کیا تو انہوں نے پایہ کہ  
دلائل کتاب و سنت اور اجماع و قیاس ہیں اور احکام واجب، احتساب،  
باحث، راست و حرمت ہیں۔ اور انہوں نے احکام کی تفصیلات پر  
غور کے بغیر ان دلائل سے ان احکام پر جملا استدلال کرنے کی  
شیعت پر غور یا اجتہاد تمثیل کے لئے نہیں کہیں تفصیل پر بھی غور یا  
ہیں انہیں ان دلائل سے احکام پر استدلال کرنے کی کیفیت سے  
معلق نہ اس کے طریقوں و شرائط کے یوں سے متعلق کچھ ایسے  
تنبیہا طبعیہ حاصل ہو انہیں تنبیہ کے وسیع بہت سے جزئی احکام کا  
ان کے تفصیلی دلائل سے استنباط یا جاسکتا ہے، چنانچہ انہوں نے ان  
قواعد کو ضبط کیا اور محفوظ و مدون کیا اور ان پر کچھ مزید قواعد کا اضافہ  
کیا، اور اس سے متعلق علم کا کام انہوں نے اصول فقہ رکھا، اس فن میں  
سب سے پہلی تصنیف نام شافعی کی ہے (۱)۔

فقہ اور اصول فقہ کے درمیان فرق یہ ہے کہ فقہ نام ہے تفصیلی دلائل سے مستحکم کئے گئے عملی احکام کو جاننے کا۔ پس فقہاء کا قول کہ ہمارا واجب ہے، اللہ تعالیٰ کے اس قول کی وجہ سے: ”وَأَقِمْ وُجُوهَكَ لِلدِّينِ الْكَافِرِ“

( مقدمہ فی اصول الفیہ ابن تیمیہ ص ۳ مطبعہ اترنی دہلی )

(۱) کشف المون در ۱۱۰، کشف اصطلاحات المون در ۲۷۰

## اصل مسئلہ، اصلاح ۱-۲

المضمونہ<sup>(۱)</sup> (وہ نماز قائم نہ) اور یہ وجوب کے لئے آتا ہے، یہ وہ حکم پر مشتمل ہے، اس میں سے ایک فقہی حکم ہے اور وہ اصولی حکم ہے۔ فقہ کا یہ ہناک نمبر وہ جب ہے تو یہ ایک فقہی مسئلہ ہے، اور ان کا یہ ہناک نمبر وجوب کے لئے ہے یہ اصولی تاعدہ ہے۔

## اصلاح

### تعریف:

۱- اصلاح لغوی اعتبار سے افساد (فاسد کرنا) کی ضد ہے، اور اصلاح حکمت کے تقاضے کے مطابق حالت کو درست کرنے کے سے تہدیلی کرنے کا نام ہے<sup>(۲)</sup>۔

فقہاء بھی اسی معنی میں اس لفظ کا استعمال کرتے ہیں۔

اس تعریف سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ لفظ اصلاح کا اطلاق اس چیز پر بھی ہوتا ہے جو مادی ہے اور اس چیز پر بھی جو معنوی ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے: ”اصلاح العمامة“ (میں نے عمامہ کو درست کیا)، اور اصلاح بین المتخاصمین (میں نے دو ٹکڑے لوگوں کے درمیان صلح کرانی)۔

متعلقۃ الفاظ:

الف ستریم:

۲ ستریم کے لفظ کا اطلاق ہی ”رگھر جب کہ اس کا بعض حصہ زراب ہو جائے“ وغیرہ کی اصلاح پر ہوتا ہے، اور یہ محض مادی امور ہیں، اور اگر لفظ ستریم کا اطلاق اس چیز پر ہو جو معنوی ہے تو یہ اطلاق مجازی



(۱) لسان العرب، الصحاح، القاموس المحیط، المصباح المہیر، دار الفکر، ص ۱۱۹۔  
(۲) الفرقان، لفظ اولیٰ ہول، اسکرین ۲۰۳۔

### اصلاح ۳-۵

ہے، مجازاً کہا جاتا ہے: **أَحْيَا وَصِيمَ الْإِحْلَاقِ**<sup>(۱)</sup> (اس نے مردود خدق کو مردود کیا)۔

نہ دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ اصلاح عام ہے، اس لئے کہ حقیقتاً اس کا طاق مادی، معنوی، دنیوی پر ہوتا ہے اور یہ اصطلاح دونوں کو جامع ہوتا ہے جبکہ ترمیم، ترمیمی ہوتی ہے۔

ب۔ رشاد:

۳۔ رشاد لغت میں دلالت (تلائے) کے معنی میں ہے، فقہاء اسے غیر مصطلحت پر دلالت کرنے کے معنی میں استعمال کرتے ہیں، مصطلحت خود دنیوی، معنوی، مادی، اور رشاد کے فقہ کا اطلاق بیان کرنے پر ہوتا ہے، اور یہ ضروری نہیں ہے کہ تمہیں (بیان کرنے) میں اصلاح ہو، جب کہ اصلاح میں اصلاح حاصل ہوتا ہے۔

وہ چیزیں جن میں اصلاح ہو سکتی ہے اور جن میں نہیں ہو سکتی:

۴۔ تصرفات کی قسمیں ہیں:

الف۔ وہ تصرفات جو حقوق اللہ ہیں، ان کے شرائط میں سے کسی شرط یا ان کے ارکان میں سے کسی رکن میں اگر خلل پیدا ہو جائے تو پھر کسی طرح اس کی اصلاح نہیں ہو سکتی، جیسا کہ اگر نمازی اپنی نماز میں قرآن کی قرات چھوڑ دے اور حاجی بقوف عرفات چھوڑ دے تو اس نماز اور اس حج کی اصلاح کی کوئی صورت نہیں ہے، جیسا کہ فقہی کتابوں میں ”کتاب المسلاۃ“ اور ”کتاب الحج“ میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔

(۱) فرق ظہر کرے کے لئے دیکھئے: **فہام العربیہ** اسامی الجملۃ: مذکورہ ماورے  
بغداد، ۱۳۰۳ھ، ۲۰۷۔

لینیں اور حقوق اللہ میں شرط اور رکاب کے مادی و مادی میں خلل واقع ہوئے اس کی اصلاح ہو سکتی ہے مثلاً جہاد سہو کے ریہ نماز کی اصلاح، اور مثلاً مسموعات احرام میں سے کسی مسموع چیز کے قتل آجانے کی صورت میں دم کے ذریعہ حج کی اصلاح اور اس طرح کی اصلاحیں ہیں۔

ب۔ وہ تصرفات جو حقوق العباد ہیں، اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) وہ تصرفات جو عقد نہیں ہیں، مثلاً امانت (کلف کرنا)، قذف (کسی پر زنا کا الزام لگانا) اور غصب وغیرہ، ان میں سے کوئی چیز اگر واقع ہو جائے تو کسی طرح اس کی اصلاح نہیں ہو سکتی، لیکن یہ اس بات سے مانع نہیں ہے کہ ان پر مرتب ہونے والے اثرات میں اصلاح ہو، اس بنا پر مثلاً اگر ضرر امانت کے آثار میں سے ہو تو اس ضرر کو نہان کے ذریعہ رفع کیا جاسکتا ہے جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔

(۲) وہ تصرفات جو عقد ہیں: اس تصرفات کے کسی رکن میں اگر خلل واقع ہو یہاں تک کہ عقد اپنی اصل اور وصف دونوں اعتبار سے غیر مشروع ہو جائے تو پھر اس کی اصلاح نہیں ہو سکتی جیسا کہ ”بتائون“ کی اصطلاح میں اس کی وضاحت آئے گی۔

لیکن اگر خلل اصل کے بجائے وصف میں واقع ہو تو خفیہ کہتے ہیں کہ اس عقد کی اصلاح ہو سکتی ہے، جب کہ جمہور کا قول اس کے خلاف ہے، یہ بحث (فساد) کی اصطلاح میں آ رہی ہے<sup>(۱)</sup>۔

اصلاح کا اجمالی حکم:

۵۔ فقہاء کے کلام کا تتبع کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اصلاح کا سب سے کم درجہ انتخاب ہے، مثلاً مالک کا عاریت پر دی گئی چیز کی اصلاح کرنا تاکہ عاریت سے انتفاع برآمد جاری رہے، جیسا کہ یہ فقہ کی

(۱) المصححی ۱/۱۹۵، مکتوبی ۱۹۸۔

## اصلاح ۶

کتبوں میں ”کتاب المعاریۃ“ میں مذکور ہے۔

و کبھی اصلاح واجب ہوتی ہے جیسا کہ مجدد سہو میں ذکر و نماز میں وقوع ہونے والے اصل کی اصلاح کے لئے واجب ہے، جیسا کہ یہ ”کتاب المصلوۃ“ کے باب ”جوہ المسمو“ میں مذکور ہے، ہر ضائع کردہ چیزوں کا ضابطہ واجب ہے، جیسا کہ یہ فقہ کی کتابوں کے ”کتاب المصنوع“ میں مذکور ہے، اور وہائی برہوں کے رمین مسیح کرنا واجب ہے (۱) جیسا کہ فقہاء و مفسرین نے اسے اللہ تعالیٰ کے قول: ”وَإِنَّ طَائِفَتًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَتَلْمِزُوا فَأَصْلَحُوا بِيَدِهِمْ“ (۲) (اور ترجمانوں میں: وہ لوگوں میں سے ہیں جو آپس میں تو اس کے درمیان صلح کرو) کی تفسیر میں دیکھا ہے۔

اصلاح کے ذریعہ اور بحث کے مقامات:

۶۔ فقہی حرام کے تتبع سے پتہ چلتا ہے کہ اصلاح متعدد رائج سے ہوتی ہے:

۱۔ نقص کی تکمیل کراؤ: تو اگر امعاء و ضموم میں سے کسی حصے پر پانی نہ پہنچے اور وہ خشک رہ جائے تو اس خشک حصے کو پانی سے دھو کر صبر کی اصلاح کی جاسکتی ہے، اس میں کچھ شرائط ہیں جن کا ذکر فقہاء نے وضو کی بحث میں کیا ہے، اور اسی طرح غسل کا حکم ہے۔

اسی طرح اگر اجارہ پر لی ہوئی چیز میں ایسا خلل یا نقصان پیدا ہو جائے جس کی وجہ سے اس سے فائدہ و انجمن نہ رہے تو مالک پر واجب ہوگا کہ وہ اس کو درست کرائے، جیسا کہ فقہاء نے اسے ”کتاب الاجارۃ“ میں بیان کیا ہے۔

ب۔ خد کا معاوضہ دینا: اس کی مثال جنابوت پر دیت کا واجب ہونا ہے، جیسا کہ فقہاء نے اسے ”کتاب الدیوت“ میں بیان کیا ہے، اور ان طرح ادا کیا جاتا ہے جسے فقہاء نے ”کتاب المصنوع“ میں بیان کیا ہے اور جیسا کہ (اکتاف) کی اصلاح کے دلیل میں گزر چکا۔

ج۔ زکوٰۃ: مثلاً مال کی زکوٰۃ جو زکوٰۃ دینے والے کے سے پائیے کی کا ارتقیہ کے لئے کنیت کا ریوہ ہے، ہر صدقہ جو رمزدار کے لئے پائیے کی ارتقیہ کے لئے کنیت کا ریوہ ہے (۱)۔  
۱۔ حقوقات (برائیں): یعنی حدود و تناس، قرابت اور تائب، اور اس سب کی شریعت اس سے ہوتی ہے کہ وہ اصلاح کا ریوہ نہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ“ (۲) (اور اے عقل والو! قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے)۔

ح۔ کناریات: ان کی شریعت اس غسل کی اصلاح کے سے ہوتی ہے جو موس و قمرات میں واقع ہوتا ہے، جیسے کنارہ یمن، طہارہ، اور قتل ظالم وغیرہ کا کنارہ، جیسا کہ وہ اپنے ابوب میں مشہور ہے۔  
۲۔ ضرر سے بچانے کے لئے اختیار، وہیں لے کر تصرف سے رہنا: ضرر سے بچانے کا مطلب اصلاح ہے اور اختیار اس سے پس لینا مختلف حالات میں اصلاح کا سبب ہوتا ہے، ان میں سے ایک اس کا ضعیف کو معزز بل کرنا ہے جو صحیح فیصلہ نہ کرے، اور ماں جب شادی کر لے اس کے حق حضانت کو ختم کرنا، مرنے پر حیرمانڈ کرنا وغیرہ، جیسا کہ مودقہ کی کتابوں میں اپنے ابوب میں مذکور ہے۔

د۔ ملاہیت، مصاہیت اور حضانت: ان سب کی شریعت محض اس

(۱) تفسیر قرطبی ۱۶/۳۱۷ طبع دارالکتب احکام القرآن للجصاص ۳۹۰

طبع اول۔

(۲) سورہ حجر ۶۹۔

(۱) حیا و علوم الدینیہ ۱/۲۳۳۔

(۲) سورہ بقرہ ۱۷۹۔

وجہ سے ہوئی ہے کہ جس پر ولایت حاصل ہے اس کی اصلاح ہو یا اس کے مال کی اصلاح ہو، جیسا کہ یہ مسائل فقہی کتابوں میں ”کتاب النکاح“، ”باب النکاح“ اور ”حصانت“ میں مذکور ہیں۔

ح۔ وعظاً مثلاً اس بیوی کو نصیحت کرنا جس کی نافرمانی کا اندیشہ ہو، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَالَّذِينَ يُحَافِظُونَ مَشُورَهْنَ فَعَظُوهُنَّ“ (۱) (اور جو عورتیں ایسی ہوں کہ تمہیں ان کی نافرمانی کا اندیشہ ہو تو ان کو روٹی نصیحت کر)۔ فقہاء اس کا ذکر ”کتاب النکاح“ کے ”باب النکاح“ میں کرتے ہیں، اور مثلاً عام حالات میں مرد بمعرفہ ورنہ نہیں اس کی تفصیل شرعی آیات کی کتابوں میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے باب میں ہے۔

ط۔ توبہ: یہ فسان کی حالت کی اصلاح دیتی ہے، اور اس نادر کو مٹاتی ہے جس کا اس نے ارتکاب کیا ہے اس کے بارے میں تفصیلی کلام ”باب القذف“ اور شرعی ”باب کی کتابوں میں ہے۔

ی۔ احواء الموات (بجز زمین کو آباد کرنا) زمین کی اصلاح، بجز اور ناقابل کاشت زمین کو قابل کاشت بنا کر ہوتی ہے، جیسا کہ اس کی تفصیل فقہی کتابوں کی ”کتاب احواء الموات“ میں مذکور ہے۔

خدا صہ کلام یہ ہے کہ جو معاصی سے باز رکھنے یا بتانی کا کام کرے کا درجہ ہو وہ صراح ہے۔



## اصم

تعریف:

۱۔ اصم: وہ شخص ہے جس میں بہرہ پن ہو، اور بہرہ پن قوتِ سماعت کا فقدان ہے، اور یہ کان اور آدمی کی صفت کے طور پر استعمال ہوتا ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے: ”رجل اصم“، بہرہ آدمی، ”امراة صماء“، بہرہ عورت، ”اذن صماء“، بہرہ کان، جمع ”صمم“ آتی ہے (ک)۔ فقہاء کے یہاں اس کا استعمال لغوی معنی سے الگ نہیں ہے۔

اجمائی حکم:

بہرے مرد یا عورت سے چند حاتم تعلق ہیں، جن میں سے زیادہ اہم دین دہیل ہیں:

عبادات میں:

۲۔ سطرہ جمعہ کے سننے کے لئے جتنی تعداد کا ہونا شرط ہے، اگر وہ سب (یا ان میں سے بعض) بہرے ہوں تو یہ کالی ہوگا یا نہیں؟ اس سلسلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ جمہور کا مذہب یہ ہے کہ ان کا موجود ہونا کافی ہے، اس میں ثنائیہ کا اختلاف ہے، انہوں نے بہرہ نہ ہونے کی شرط لگائی ہے البتہ اگر ایک آدمی بہرہ ہو تو جائز ہے، اور متبادل کے نزدیک ان کا ہونا کافی ہے اگر سب بہرے نہ ہوں، متبادل

(۱) لسان العرب، المصباح المیزان: ۱۵۵ (ص ۱۵۵)۔

اور شافعیہ بہرے کے پیچھے نماز کو صحیح قرار دیتے ہیں اور اس کی امامت صحیح ہے۔

ورما لکیر کے نزدیک بہرہ کا مقررہ مستحق امام ہونا مناسب نہیں ہے، یونکہ کبھی اس سے بہرہ ہو جائے گا اور اسے ائمہ یا جائے گا (یعنی پیچھے سے بہرہ لگایا جائے گا) تو وہ نہیں سن سکتے گا تو یہ نماز کو ناسد کرنے کا سبب ہوگا (۱)۔

واجب ہوئی۔ اس لئے کہ حدیث ہے: "وَلِي السَّمْعِ الْمَدِينَةُ" (اور کان میں اہمیت ہے)۔ اور اس سے کہ حضرت عمرؓ نے ایک ایسے شخص کے مقدمہ میں جس نے کسی شخص کو مارا تھا اور جس سے اس کی سماعت، بصارت، قوت جہات اور عقل زائل ہوئی تھی یہاں وہ دینی ذمہ تھا، چار اہمیت کا فیصلہ فرمایا تھا (۲)، اس میں فقہاء کا اختلاف ہے کہ قصاص واجب ہوگا یا نہیں (۳)۔

### بحث کے مقامات:

۵- بہرے سے متعدد احکام متعلق ہیں، مثلاً بہرہ کے اعتبار سے حدود، عبادت کا حکم، جو لوہہ پڑھنے والا ہو یا سننے والا، اور مثلاً بہرہ کے حقوق یعنی تنائج، نفی وغیرہ، ان میں اس کے مقامات پر ایک جائے۔



### معدلت میں:

نف- بہرہ کا فیصلہ اور اس کی شہادت:

۳- یہ جائز نہیں کہ بہرہ دہی قضاء کی ذمہ داری قبول کرے، اور اگر وہ قاضی بنا دیا جائے تو اس کو معزول کرنا واجب ہے، اس لئے کہ اس کے قاضی بنائے جائے اس میں لوگوں کے حقوق کا سبب ہے، اور اس پر ترم فقہاء کا اتفاق ہے (۴)۔

جہاں تک اس کی شہادت کا تعلق ہے تو جو بیعتیں سننے سے تعلق رکھتی ہیں مثلاً قول، تو ان میں اس کی شہادت قبول نہیں کی جائے گی، لیکن جن انصاف کو وہ دیکھتا ہے مثلاً کہ "اے مارا، تو اس میں اس کی شہادت قبول کی جائے گی (۵)۔"

### ب- قوت سماعت پر جنائیت:

۴- کان پر زیادتی کی وجہ سے اگر اس کی منفعت باقی رہے تو دیت

(۱) منتہی لا رادت ۱/ ۲۵۷، مفتی الحاج ۲۳۱/ ۲، طبع مسقطی الجلی، قطیف ۱۳۲۲ طبع انوار لیبیا۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۳/ ۱۵۴، قطیف ۱۰۰/ ۱، منتہی لا رادت ۳/ ۶۵، نہایت المحتاج ۲۲۶/ ۸۔

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ۳/ ۸۵، جوہر لا کلل ۲۳۳/ ۲، طبع دار المعرفہ بیروت، منتہی لا رادت ۳/ ۵۵۲، المہذب ۲۳۶/ ۲، طبع دار المعرفہ۔

(۱) حدیث علی السمع دینہ کی روایت بخاری (۸۵/ ۸) طبع دار الفکر العربی (مطابق) نے کی ہے اور اس کی سند کو ضعیف کہا ہے۔

(۲) حضرت عمرؓ کے مرض کی روایت بخاری نے کی ہے (۸۸/ ۸) طبع دار الفکر العربی (مطابق) اور عبد الرزاق نے کی ہے (۱۲/ ۱۰) طبع مکتبہ المدینہ، اس کی سند متصل ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں، دیکھئے منتہی لا رادت ۳/ ۵۵۲۔

(۳) المہذب ۲۰۲/ ۲، جوہر لا کلل ۲۶۸/ ۲، منتہی لا رادت ۳/ ۷۳، الاختیار ۲۳/ ۵، طبع دار المعرفہ۔

## اصیل ۱-۲، اضافی

بری نہیں ہوتا ہے، اس لئے کہ کفارہ کے معنی مطالبہ کی ذمہ داری میں شریک ہونا ہے، لیکن کفارہ میں فی الجملہ وکیل نہیں کی جگہ لے دینا ہے، ان میں سے ایک کی تحصیل اس کے باب میں موجود ہے۔

## اصیل

تعریف:

۱- میلعت میں صل سے مشتق ہے۔ "اصل ثنی ی چیز کی بنیاد اور اس چیز کو کہتے ہیں جس پر اس فی کا وجود مقوف ہو۔" اصل کا اطلاق اصل پر بھی ہوتا ہے (۱)، اور عصر کے بعد سے سورۃ ڈوب جانے کے وقت کے معنی میں بھی آتا ہے (۲)۔

فقہاء بھی اس لفظ کو ان ہی دونوں لغوی معنوں میں استعمال کرتے ہیں، فقہاء کفارہ اور حوالہ میں اصیل اس کو کہتے ہیں جو ابتدا و مطالبہ کا حق رکھتا ہو، اور کفارہ میں اس کو کہتے ہیں جو ابتدا و تصرف کا مالک ہو۔

جس کا حکم:

۲- فقہی استعمالات کے اختلاف کی وجہ سے علم مختلف ہوتا ہے، چنانچہ حوالہ میں جمہور فقہاء کے نزدیک اصیل نہی ہو جاتا ہے (۳)، اس لئے کہ حوالہ کا معنی حق کو منتقل کرنا ہے، "رجب تک اصیل کا نام فارغ نہ ہو حق کو منتقل کرنا تحقیق نہیں ہوگا" (۴)، لیکن کفارہ میں اصیل



(۱) ضرورت پر صیغہ فی، اصطلاح لغویہ، نکالیاں لابی البقاء، الفروق فی اللغة، اصطلاح مادہ (اصل)۔

(۲) مختار اصطلاح۔

(۳) الموسوعۃ ۱۹۷۱-۱۹۸۱، جوہر والکلیل ۱۰۸/۲ طبع دار المعرفۃ منی الحج ۱۴۰۲، ج ۳، ص ۵۳۳ طبع المریض۔

(۴) الموسوعۃ ۱۹۷۱-۱۹۸۱، ج ۳، ص ۵۳۳۔







## ۱- ضافت ۷-۹

«تعمین کفار و یمن کے افعال میں ہوتی ہے اس سے کہ جو شخص حادث ہو جائے تو اسے کفار و یمن کی «مٹی میں غلام زد کرنے، کھانا کھانے «رکپڑا پھانے کے ارمیوں اختیار ہے، تو کہ رد و زد کی طرف اس وقت تک منتقل نہیں ہوگا جب تک کہ اسے اس قیوں اعمام میں سے کسی ایک پر قدرت ہو، اور اگر اسے اس قیوں میں سے کسی ایک پر قدرت ہو تو اس پر اس کا متعین کرنا لازم ہوگا (۱)۔

اضافت کے شرائط:

۸- اضافت کے صحیح ہونے کے لئے تین شرائط ہیں:

اول: یہ کہ اضافت اپنے اہل سے ثابت ہو، اور وہ ایسی شرط ہے جو تمام عقود، تصرفات میں مشتمل ہے۔

۱۰م: یہ کہ یہ اضافت عقد یا تصرف کے ساتھ متصل ہو۔

سوم: یہ کہ یہ اضافت اس عقود، غیر وہ میں ہوتی ہیں ضافت جاز

ہے، ان دونوں شرائط کی تسلسل گئے رہی ہے۔

اضافت کی اقسام:

۹- اضافت کی، قسمیں ہیں:

۱- وقت کی طرف نسبت کرنا۔

۱۰م: شخص کی طرف نسبت کرنا۔

وقت کی طرف نسبت کرنے کے معنی یہ ہیں کہ عقد پر مرتب

ہونے والے اثرات کو اس وقت کے لئے تک موثر کیا جائے جس کی

طرف اس عقد کی نسبت کی گئی ہے، یہ تک بعض عقود وہ ہیں جو وقت کی

طرف نسبت کئے جانے کو قبول کرتے ہیں، بعض وہ ہیں جو وقت کی

طرف نسبت کئے جانے کو قبول نہیں کرتے، مرنے والے شخص کی طرف

۱۰م: یہ ہے کہ تصرف یہ شخص سے صادر ہوا ہے جسے عقد میں ولایت حاصل نہیں ہے۔

۱۰م: یہ کہ عقد موقوف میں حکم اجازت کے بعد تصرف کے وقت

عی سے مانڈ ہوتا ہے، اس لئے کہ اس میں بعد کی اجازت سائبہ

جازت کی طرح ہوتی ہے، بخلاف عقد مصاف کے، کیونکہ اس میں

حکم اسی وقت ثابت ہوتا ہے جب وہ زمانہ آئے جس کی طرف حکم کی

نسبت کی گئی ہے۔

سوم: یہ کہ عقد مصاف پر حکم ہی زمانہ میں مرتب ہو جاتا ہے جس

کی طرف یہ عیب کی نسبت کی گئی ہے، جب تک کہ ایجاب صحیح ہو،

بخلاف عقد موقوف کے، اس لئے کہ اس میں جس شخص کو ولایت

حاصل ہے، اس سے اجازت نہیں دی ہے تو یہ عقد صحیح بھی ہو سکتا

ہے، اور بھی ہو سکتا ہے، تو مثلاً مصلوٰی کی بیع، مرنے والے کی اجازت

ند سے تو مانڈ نہ ہوگی (۱)۔

تعمین:

۷- تعمین کے معنی تحدید، اختیار کے ہیں، تو جو شخص اپنی بیویوں میں

سے کسی ایک کو طلاق دے، اسے اس وقت تک کہ متعین نہ کرے تو تعمین کے

مطابق کے وقت اس پر تعمین لازم ہوگی، جس پر تعمین کے وقت اس

سے بہا کہ یہ معتد ہے اور یہ یہا کہ یہ مطلق ہے بلکہ یہ یہا کہ یہ

معتد ہے پھر یہ، تو قیوں صورتوں میں پہلی متعین ہو جائے گی، کیونکہ

تعمین اختیار کو جو د میں لانا ہے نہ کہ حد شیعہ کی خبر دینا ہے، اور بیان

اس کے برعکس ہے، تو یہا پر تعمین «اضافت کے درمیان مشابہت

ہے اس طرح پر کہ تصرف کا حکم یمن تک یا اس زمانے تک موثر

ہو جاتا ہے جس کی نسبت کی گئی ہے۔

(۱) حاشیہ قلوبی وغیرہ ۵۳/۲، ۵۳/۳، ۵۳/۴، ۵۳/۵، ۵۳/۶، ۵۳/۷، ۵۳/۸، ۵۳/۹، ۵۳/۱۰، ۵۳/۱۱، ۵۳/۱۲، ۵۳/۱۳، ۵۳/۱۴، ۵۳/۱۵، ۵۳/۱۶، ۵۳/۱۷، ۵۳/۱۸، ۵۳/۱۹، ۵۳/۲۰، ۵۳/۲۱، ۵۳/۲۲، ۵۳/۲۳، ۵۳/۲۴، ۵۳/۲۵، ۵۳/۲۶، ۵۳/۲۷، ۵۳/۲۸، ۵۳/۲۹، ۵۳/۳۰، ۵۳/۳۱، ۵۳/۳۲، ۵۳/۳۳، ۵۳/۳۴، ۵۳/۳۵، ۵۳/۳۶، ۵۳/۳۷، ۵۳/۳۸، ۵۳/۳۹، ۵۳/۴۰، ۵۳/۴۱، ۵۳/۴۲، ۵۳/۴۳، ۵۳/۴۴، ۵۳/۴۵، ۵۳/۴۶، ۵۳/۴۷، ۵۳/۴۸، ۵۳/۴۹، ۵۳/۵۰، ۵۳/۵۱، ۵۳/۵۲، ۵۳/۵۳، ۵۳/۵۴، ۵۳/۵۵، ۵۳/۵۶، ۵۳/۵۷، ۵۳/۵۸، ۵۳/۵۹، ۵۳/۶۰، ۵۳/۶۱، ۵۳/۶۲، ۵۳/۶۳، ۵۳/۶۴، ۵۳/۶۵، ۵۳/۶۶، ۵۳/۶۷، ۵۳/۶۸، ۵۳/۶۹، ۵۳/۷۰، ۵۳/۷۱، ۵۳/۷۲، ۵۳/۷۳، ۵۳/۷۴، ۵۳/۷۵، ۵۳/۷۶، ۵۳/۷۷، ۵۳/۷۸، ۵۳/۷۹، ۵۳/۸۰، ۵۳/۸۱، ۵۳/۸۲، ۵۳/۸۳، ۵۳/۸۴، ۵۳/۸۵، ۵۳/۸۶، ۵۳/۸۷، ۵۳/۸۸، ۵۳/۸۹، ۵۳/۹۰، ۵۳/۹۱، ۵۳/۹۲، ۵۳/۹۳، ۵۳/۹۴، ۵۳/۹۵، ۵۳/۹۶، ۵۳/۹۷، ۵۳/۹۸، ۵۳/۹۹، ۵۳/۱۰۰، ۵۳/۱۰۱، ۵۳/۱۰۲، ۵۳/۱۰۳، ۵۳/۱۰۴، ۵۳/۱۰۵، ۵۳/۱۰۶، ۵۳/۱۰۷، ۵۳/۱۰۸، ۵۳/۱۰۹، ۵۳/۱۱۰، ۵۳/۱۱۱، ۵۳/۱۱۲، ۵۳/۱۱۳، ۵۳/۱۱۴، ۵۳/۱۱۵، ۵۳/۱۱۶، ۵۳/۱۱۷، ۵۳/۱۱۸، ۵۳/۱۱۹، ۵۳/۱۲۰، ۵۳/۱۲۱، ۵۳/۱۲۲، ۵۳/۱۲۳، ۵۳/۱۲۴، ۵۳/۱۲۵، ۵۳/۱۲۶، ۵۳/۱۲۷، ۵۳/۱۲۸، ۵۳/۱۲۹، ۵۳/۱۳۰، ۵۳/۱۳۱، ۵۳/۱۳۲، ۵۳/۱۳۳، ۵۳/۱۳۴، ۵۳/۱۳۵، ۵۳/۱۳۶، ۵۳/۱۳۷، ۵۳/۱۳۸، ۵۳/۱۳۹، ۵۳/۱۴۰، ۵۳/۱۴۱، ۵۳/۱۴۲، ۵۳/۱۴۳، ۵۳/۱۴۴، ۵۳/۱۴۵، ۵۳/۱۴۶، ۵۳/۱۴۷، ۵۳/۱۴۸، ۵۳/۱۴۹، ۵۳/۱۵۰، ۵۳/۱۵۱، ۵۳/۱۵۲، ۵۳/۱۵۳، ۵۳/۱۵۴، ۵۳/۱۵۵، ۵۳/۱۵۶، ۵۳/۱۵۷، ۵۳/۱۵۸، ۵۳/۱۵۹، ۵۳/۱۶۰، ۵۳/۱۶۱، ۵۳/۱۶۲، ۵۳/۱۶۳، ۵۳/۱۶۴، ۵۳/۱۶۵، ۵۳/۱۶۶، ۵۳/۱۶۷، ۵۳/۱۶۸، ۵۳/۱۶۹، ۵۳/۱۷۰، ۵۳/۱۷۱، ۵۳/۱۷۲، ۵۳/۱۷۳، ۵۳/۱۷۴، ۵۳/۱۷۵، ۵۳/۱۷۶، ۵۳/۱۷۷، ۵۳/۱۷۸، ۵۳/۱۷۹، ۵۳/۱۸۰، ۵۳/۱۸۱، ۵۳/۱۸۲، ۵۳/۱۸۳، ۵۳/۱۸۴، ۵۳/۱۸۵، ۵۳/۱۸۶، ۵۳/۱۸۷، ۵۳/۱۸۸، ۵۳/۱۸۹، ۵۳/۱۹۰، ۵۳/۱۹۱، ۵۳/۱۹۲، ۵۳/۱۹۳، ۵۳/۱۹۴، ۵۳/۱۹۵، ۵۳/۱۹۶، ۵۳/۱۹۷، ۵۳/۱۹۸، ۵۳/۱۹۹، ۵۳/۲۰۰، ۵۳/۲۰۱، ۵۳/۲۰۲، ۵۳/۲۰۳، ۵۳/۲۰۴، ۵۳/۲۰۵، ۵۳/۲۰۶، ۵۳/۲۰۷، ۵۳/۲۰۸، ۵۳/۲۰۹، ۵۳/۲۱۰، ۵۳/۲۱۱، ۵۳/۲۱۲، ۵۳/۲۱۳، ۵۳/۲۱۴، ۵۳/۲۱۵، ۵۳/۲۱۶، ۵۳/۲۱۷، ۵۳/۲۱۸، ۵۳/۲۱۹، ۵۳/۲۲۰، ۵۳/۲۲۱، ۵۳/۲۲۲، ۵۳/۲۲۳، ۵۳/۲۲۴، ۵۳/۲۲۵، ۵۳/۲۲۶، ۵۳/۲۲۷، ۵۳/۲۲۸، ۵۳/۲۲۹، ۵۳/۲۳۰، ۵۳/۲۳۱، ۵۳/۲۳۲، ۵۳/۲۳۳، ۵۳/۲۳۴، ۵۳/۲۳۵، ۵۳/۲۳۶، ۵۳/۲۳۷، ۵۳/۲۳۸، ۵۳/۲۳۹، ۵۳/۲۴۰، ۵۳/۲۴۱، ۵۳/۲۴۲، ۵۳/۲۴۳، ۵۳/۲۴۴، ۵۳/۲۴۵، ۵۳/۲۴۶، ۵۳/۲۴۷، ۵۳/۲۴۸، ۵۳/۲۴۹، ۵۳/۲۵۰، ۵۳/۲۵۱، ۵۳/۲۵۲، ۵۳/۲۵۳، ۵۳/۲۵۴، ۵۳/۲۵۵، ۵۳/۲۵۶، ۵۳/۲۵۷، ۵۳/۲۵۸، ۵۳/۲۵۹، ۵۳/۲۶۰، ۵۳/۲۶۱، ۵۳/۲۶۲، ۵۳/۲۶۳، ۵۳/۲۶۴، ۵۳/۲۶۵، ۵۳/۲۶۶، ۵۳/۲۶۷، ۵۳/۲۶۸، ۵۳/۲۶۹، ۵۳/۲۷۰، ۵۳/۲۷۱، ۵۳/۲۷۲، ۵۳/۲۷۳، ۵۳/۲۷۴، ۵۳/۲۷۵، ۵۳/۲۷۶، ۵۳/۲۷۷، ۵۳/۲۷۸، ۵۳/۲۷۹، ۵۳/۲۸۰، ۵۳/۲۸۱، ۵۳/۲۸۲، ۵۳/۲۸۳، ۵۳/۲۸۴، ۵۳/۲۸۵، ۵۳/۲۸۶، ۵۳/۲۸۷، ۵۳/۲۸۸، ۵۳/۲۸۹، ۵۳/۲۹۰، ۵۳/۲۹۱، ۵۳/۲۹۲، ۵۳/۲۹۳، ۵۳/۲۹۴، ۵۳/۲۹۵، ۵۳/۲۹۶، ۵۳/۲۹۷، ۵۳/۲۹۸، ۵۳/۲۹۹، ۵۳/۳۰۰، ۵۳/۳۰۱، ۵۳/۳۰۲، ۵۳/۳۰۳، ۵۳/۳۰۴، ۵۳/۳۰۵، ۵۳/۳۰۶، ۵۳/۳۰۷، ۵۳/۳۰۸، ۵۳/۳۰۹، ۵۳/۳۱۰، ۵۳/۳۱۱، ۵۳/۳۱۲، ۵۳/۳۱۳، ۵۳/۳۱۴، ۵۳/۳۱۵، ۵۳/۳۱۶، ۵۳/۳۱۷، ۵۳/۳۱۸، ۵۳/۳۱۹، ۵۳/۳۲۰، ۵۳/۳۲۱، ۵۳/۳۲۲، ۵۳/۳۲۳، ۵۳/۳۲۴، ۵۳/۳۲۵، ۵۳/۳۲۶، ۵۳/۳۲۷، ۵۳/۳۲۸، ۵۳/۳۲۹، ۵۳/۳۳۰، ۵۳/۳۳۱، ۵۳/۳۳۲، ۵۳/۳۳۳، ۵۳/۳۳۴، ۵۳/۳۳۵، ۵۳/۳۳۶، ۵۳/۳۳۷، ۵۳/۳۳۸، ۵۳/۳۳۹، ۵۳/۳۴۰، ۵۳/۳۴۱، ۵۳/۳۴۲، ۵۳/۳۴۳، ۵۳/۳۴۴، ۵۳/۳۴۵، ۵۳/۳۴۶، ۵۳/۳۴۷، ۵۳/۳۴۸، ۵۳/۳۴۹، ۵۳/۳۵۰، ۵۳/۳۵۱، ۵۳/۳۵۲، ۵۳/۳۵۳، ۵۳/۳۵۴، ۵۳/۳۵۵، ۵۳/۳۵۶، ۵۳/۳۵۷، ۵۳/۳۵۸، ۵۳/۳۵۹، ۵۳/۳۶۰، ۵۳/۳۶۱، ۵۳/۳۶۲، ۵۳/۳۶۳، ۵۳/۳۶۴، ۵۳/۳۶۵، ۵۳/۳۶۶، ۵۳/۳۶۷، ۵۳/۳۶۸، ۵۳/۳۶۹، ۵۳/۳۷۰، ۵۳/۳۷۱، ۵۳/۳۷۲، ۵۳/۳۷۳، ۵۳/۳۷۴، ۵۳/۳۷۵، ۵۳/۳۷۶، ۵۳/۳۷۷، ۵۳/۳۷۸، ۵۳/۳۷۹، ۵۳/۳۸۰، ۵۳/۳۸۱، ۵۳/۳۸۲، ۵۳/۳۸۳، ۵۳/۳۸۴، ۵۳/۳۸۵، ۵۳/۳۸۶، ۵۳/۳۸۷، ۵۳/۳۸۸، ۵۳/۳۸۹، ۵۳/۳۹۰، ۵۳/۳۹۱، ۵۳/۳۹۲، ۵۳/۳۹۳، ۵۳/۳۹۴، ۵۳/۳۹۵، ۵۳/۳۹۶، ۵۳/۳۹۷، ۵۳/۳۹۸، ۵۳/۳۹۹، ۵۳/۴۰۰، ۵۳/۴۰۱، ۵۳/۴۰۲، ۵۳/۴۰۳، ۵۳/۴۰۴، ۵۳/۴۰۵، ۵۳/۴۰۶، ۵۳/۴۰۷، ۵۳/۴۰۸، ۵۳/۴۰۹، ۵۳/۴۱۰، ۵۳/۴۱۱، ۵۳/۴۱۲، ۵۳/۴۱۳، ۵۳/۴۱۴، ۵۳/۴۱۵، ۵۳/۴۱۶، ۵۳/۴۱۷، ۵۳/۴۱۸، ۵۳/۴۱۹، ۵۳/۴۲۰، ۵۳/۴۲۱، ۵۳/۴۲۲، ۵۳/۴۲۳، ۵۳/۴۲۴، ۵۳/۴۲۵، ۵۳/۴۲۶، ۵۳/۴۲۷، ۵۳/۴۲۸، ۵۳/۴۲۹، ۵۳/۴۳۰، ۵۳/۴۳۱، ۵۳/۴۳۲، ۵۳/۴۳۳، ۵۳/۴۳۴، ۵۳/۴۳۵، ۵۳/۴۳۶، ۵۳/۴۳۷، ۵۳/۴۳۸، ۵۳/۴۳۹، ۵۳/۴۴۰، ۵۳/۴۴۱، ۵۳/۴۴۲، ۵۳/۴۴۳، ۵۳/۴۴۴، ۵۳/۴۴۵، ۵۳/۴۴۶، ۵۳/۴۴۷، ۵۳/۴۴۸، ۵۳/۴۴۹، ۵۳/۴۵۰، ۵۳/۴۵۱، ۵۳/۴۵۲، ۵۳/۴۵۳، ۵۳/۴۵۴، ۵۳/۴۵۵، ۵۳/۴۵۶، ۵۳/۴۵۷، ۵۳/۴۵۸، ۵۳/۴۵۹، ۵۳/۴۶۰، ۵۳/۴۶۱، ۵۳/۴۶۲، ۵۳/۴۶۳، ۵۳/۴۶۴، ۵۳/۴۶۵، ۵۳/۴۶۶، ۵۳/۴۶۷، ۵۳/۴۶۸، ۵۳/۴۶۹، ۵۳/۴۷۰، ۵۳/۴۷۱، ۵۳/۴۷۲، ۵۳/۴۷۳، ۵۳/۴۷۴، ۵۳/۴۷۵، ۵۳/۴۷۶، ۵۳/۴۷۷، ۵۳/۴۷۸، ۵۳/۴۷۹، ۵۳/۴۸۰، ۵۳/۴۸۱، ۵۳/۴۸۲، ۵۳/۴۸۳، ۵۳/۴۸۴، ۵۳/۴۸۵، ۵۳/۴۸۶، ۵۳/۴۸۷، ۵۳/۴۸۸، ۵۳/۴۸۹، ۵۳/۴۹۰، ۵۳/۴۹۱، ۵۳/۴۹۲، ۵۳/۴۹۳، ۵۳/۴۹۴، ۵۳/۴۹۵، ۵۳/۴۹۶، ۵۳/۴۹۷، ۵۳/۴۹۸، ۵۳/۴۹۹، ۵۳/۵۰۰، ۵۳/۵۰۱، ۵۳/۵۰۲، ۵۳/۵۰۳، ۵۳/۵۰۴، ۵۳/۵۰۵، ۵۳/۵۰۶، ۵۳/۵۰۷، ۵۳/۵۰۸، ۵۳/۵۰۹، ۵۳/۵۱۰، ۵۳/۵۱۱، ۵۳/۵۱۲، ۵۳/۵۱۳، ۵۳/۵۱۴، ۵۳/۵۱۵، ۵۳/۵۱۶، ۵۳/۵۱۷، ۵۳/۵۱۸، ۵۳/۵۱۹، ۵۳/۵۲۰، ۵۳/۵۲۱، ۵۳/۵۲۲، ۵۳/۵۲۳، ۵۳/۵۲۴، ۵۳/۵۲۵، ۵۳/۵۲۶، ۵۳/۵۲۷، ۵۳/۵۲۸، ۵۳/۵۲۹، ۵۳/۵۳۰، ۵۳/۵۳۱، ۵۳/۵۳۲، ۵۳/۵۳۳، ۵۳/۵۳۴، ۵۳/۵۳۵، ۵۳/۵۳۶، ۵۳/۵۳۷، ۵۳/۵۳۸، ۵۳/۵۳۹، ۵۳/۵۴۰، ۵۳/۵۴۱، ۵۳/۵۴۲، ۵۳/۵۴۳، ۵۳/۵۴۴، ۵۳/۵۴۵، ۵۳/۵۴۶، ۵۳/۵۴۷، ۵۳/۵۴۸، ۵۳/۵۴۹، ۵۳/۵۵۰، ۵۳/۵۵۱، ۵۳/۵۵۲، ۵۳/۵۵۳، ۵۳/۵۵۴، ۵۳/۵۵۵، ۵۳/۵۵۶، ۵۳/۵۵۷، ۵۳/۵۵۸، ۵۳/۵۵۹، ۵۳/۵۶۰، ۵۳/۵۶۱، ۵۳/۵۶۲، ۵۳/۵۶۳، ۵۳/۵۶۴، ۵۳/۵۶۵، ۵۳/۵۶۶، ۵۳/۵۶۷، ۵۳/۵۶۸، ۵۳/۵۶۹، ۵۳/۵۷۰، ۵۳/۵۷۱، ۵۳/۵۷۲، ۵۳/۵۷۳، ۵۳/۵۷۴، ۵۳/۵۷۵، ۵۳/۵۷۶، ۵۳/۵۷۷، ۵۳/۵۷۸، ۵۳/۵۷۹، ۵۳/۵۸۰، ۵۳/۵۸۱، ۵۳/۵۸۲، ۵۳/۵۸۳، ۵۳/۵۸۴، ۵۳/۵۸۵، ۵۳/۵۸۶، ۵۳/۵۸۷، ۵۳/۵۸۸، ۵۳/۵۸۹، ۵۳/۵۹۰، ۵۳/۵۹۱، ۵۳/۵۹۲، ۵۳/۵۹۳، ۵۳/۵۹۴، ۵۳/۵۹۵، ۵۳/۵۹۶، ۵۳/۵۹۷، ۵۳/۵۹۸، ۵۳/۵۹۹، ۵۳/۶۰۰، ۵۳/۶۰۱، ۵۳/۶۰۲، ۵۳/۶۰۳، ۵۳/۶۰۴، ۵۳/۶۰۵، ۵۳/۶۰۶، ۵۳/۶۰۷، ۵۳/۶۰۸، ۵۳/۶۰۹، ۵۳/۶۱۰، ۵۳/۶۱۱، ۵۳/۶۱۲، ۵۳/۶۱۳، ۵۳/۶۱۴، ۵۳/۶۱۵، ۵۳/۶۱۶، ۵۳/۶۱۷، ۵۳/۶۱۸، ۵۳/۶۱۹، ۵۳/۶۲۰، ۵۳/۶۲۱، ۵۳/۶۲۲، ۵۳/۶۲۳، ۵۳/۶۲۴، ۵۳/۶۲۵، ۵۳/۶۲۶، ۵۳/۶۲۷، ۵۳/۶۲۸، ۵۳/۶۲۹، ۵۳/۶۳۰، ۵۳/۶۳۱، ۵۳/۶۳۲، ۵۳/۶۳۳، ۵۳/۶۳۴، ۵۳/۶۳۵، ۵۳/۶۳۶، ۵۳/۶۳۷، ۵۳/۶۳۸، ۵۳/۶۳۹، ۵۳/۶۴۰، ۵۳/۶۴۱، ۵۳/۶۴۲، ۵۳/۶۴۳، ۵۳/۶۴۴، ۵۳/۶۴۵، ۵۳/۶۴۶، ۵۳/۶۴۷، ۵۳/۶۴۸، ۵۳/۶۴۹، ۵۳/۶۵۰، ۵۳/۶۵۱، ۵۳/۶۵۲، ۵۳/۶۵۳، ۵۳/۶۵۴، ۵۳/۶۵۵، ۵۳/۶۵۶، ۵۳/۶۵۷، ۵۳/۶۵۸، ۵۳/۶۵۹، ۵۳/۶۶۰، ۵۳/۶۶۱، ۵۳/۶۶۲، ۵۳/۶۶۳، ۵۳/۶۶۴، ۵۳/۶۶۵، ۵۳/۶۶۶، ۵۳/۶۶۷، ۵۳/۶۶۸، ۵۳/۶۶۹، ۵۳/۶۷۰، ۵۳/۶۷۱، ۵۳/۶۷۲، ۵۳/۶۷۳، ۵۳/۶۷۴، ۵۳/۶۷۵، ۵۳/۶۷۶، ۵۳/۶۷۷، ۵۳/۶۷۸، ۵۳/۶۷۹، ۵۳/۶۸۰، ۵۳/۶۸۱، ۵۳/۶۸۲، ۵۳/۶۸۳، ۵۳/۶۸۴، ۵۳/۶۸۵، ۵۳/۶۸۶، ۵۳/۶۸۷، ۵۳/۶۸۸، ۵۳/۶۸۹، ۵۳/۶۹۰، ۵۳/۶۹۱، ۵۳/۶۹۲، ۵۳/۶۹۳، ۵۳/۶۹۴، ۵۳/۶۹۵، ۵۳/۶۹۶، ۵۳/۶۹۷، ۵۳/۶۹۸، ۵۳/۶۹۹، ۵۳/۷۰۰، ۵۳/۷۰۱، ۵۳/۷۰۲، ۵۳/۷۰۳، ۵۳/۷۰۴، ۵۳/۷۰۵، ۵۳/۷۰۶، ۵۳/۷۰۷، ۵۳/۷۰۸، ۵۳/۷۰۹، ۵۳/۷۱۰، ۵۳/۷۱۱، ۵۳/۷۱۲، ۵۳/۷۱۳، ۵۳/۷۱۴، ۵۳/۷۱۵، ۵۳/۷۱۶، ۵۳/۷۱۷، ۵۳/۷۱۸، ۵۳/۷۱۹، ۵۳/۷۲۰، ۵۳/۷۲۱، ۵۳/۷۲۲، ۵۳/۷۲۳، ۵۳/۷۲۴، ۵۳/۷۲۵، ۵۳/۷۲۶، ۵۳/۷۲۷، ۵۳/۷۲۸، ۵۳/۷۲۹، ۵۳/۷۳۰، ۵۳/۷۳۱، ۵۳/۷۳۲، ۵۳/۷۳۳، ۵۳/۷۳۴، ۵۳/۷۳۵، ۵۳/۷۳۶، ۵۳/۷۳۷، ۵۳/۷۳۸، ۵۳/۷۳۹، ۵۳/۷۴۰، ۵۳/۷۴۱، ۵۳/۷۴۲، ۵۳/۷۴۳، ۵۳/۷۴۴، ۵۳/۷۴۵، ۵۳/۷۴۶، ۵۳/۷۴۷، ۵۳/۷۴۸، ۵۳/۷۴۹، ۵۳/۷۵۰، ۵۳/۷۵۱، ۵۳/۷۵۲، ۵۳/۷۵۳، ۵۳/۷۵۴، ۵۳/۷۵۵، ۵۳/۷۵۶، ۵۳/۷۵۷، ۵۳/۷۵۸، ۵۳/۷۵۹، ۵۳/۷۶۰، ۵۳/۷۶۱، ۵۳/۷۶۲، ۵۳/۷۶۳، ۵۳/۷۶۴، ۵۳/۷۶۵، ۵۳/۷۶۶، ۵۳/۷۶۷، ۵۳/۷۶۸، ۵۳/۷۶۹، ۵۳/۷۷۰، ۵۳/۷۷۱، ۵۳/۷۷۲، ۵۳/۷۷۳، ۵۳/۷۷۴، ۵۳/۷۷۵، ۵۳/۷۷۶، ۵۳/۷۷۷، ۵۳/۷۷۸، ۵۳/۷۷۹، ۵۳/۷۸۰، ۵۳/۷۸۱، ۵۳/۷۸۲، ۵۳/۷۸۳، ۵۳/۷۸۴، ۵۳/۷۸۵، ۵۳/۷۸۶، ۵۳/۷۸۷، ۵۳/۷۸۸، ۵۳/۷۸۹، ۵۳/۷۹۰، ۵۳/

ہوئی۔ یہ نیک زمانہ مستقبل یا ایسے زمانہ کی طرف طلاق کی نسبت کرنا جس کا آنا یقینی ہے نکاح کو مؤقت بنادیتا ہے تو ایسی صورت میں وہ نکاح متعہ کے مشابہ ہو جائے گا اور وہ حرام ہے، لہذا طلاق فوراً وقوع ہو جائے گی<sup>(۱)</sup>۔

نسبت کا مصدب یہ ہے کہ تعریف کے حکم کی نسبت ہی معلوم شخص کی طرف کی جائے۔

## پہلی قسم

### وقت کی طرف نسبت

۱۰- اضافت تصرفات کی طبیعت کے تابع ہوتی ہے بعض تصرفات وہ ہیں جن کی نسبت وقت کی طرف کی جاتی ہے اور بعض وہ ہیں جن کی نسبت اس کی طرف نہیں کی جاتی۔

جن تصرفات کی اضافت وقت کی طرف کرنا صحیح ہے وہ طلاق، تفویض طلاق، خلع، ۱۱- ظہار، نکاح، مدد، حق، امارہ، معاملہ، ایضا، وصیت، قرض، مضاربہ، کفالہ، وقف، زاری، اور نکالہ ہیں۔ کچھ یہ تصرفات بھی ہیں جن کی اضافت وقت کی طرف کرنا صحیح نہیں ہے مثلاً نکاح اور بیع وغیرہ۔

تفویض طلاق کی اضافت مستقبل کی طرف کرنا:  
۱۲- حنفیہ مالکیہ اور حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ تفویض طلاق کی اضافت زمانہ مستقبل کی طرف کی جاسکتی ہے، یہی شافعیہ کا قول قدیم ہے (اس بنیاء پر کہ تفویض توکیل کے معنی میں ہے اور عورت کی طرف تفویض طلاق میں طلاق کا نور وقوع ہونا شرط نہیں ہے)۔  
شافعیہ کا قول جدید یہ ہے کہ تفویض تملیک کے معنی میں ہے اور اس میں طلاق کا نور وقوع ہونا شرط ہے، اس سے مستقبل کی طرف اضافت کرنا صحیح نہیں ہے<sup>(۲)</sup>۔

وہ تصرفات جو وقت کی طرف اضافت کو قبول کرتے ہیں:  
طلاق:

۱۱- صہور مقبلاً، کا مذہب یہ ہے کہ اگر طلاق کی نسبت کسی سے مانگی گئی طرف کی ہے تو فی الحال وقوع ہوگی، اور شافعیہ کا ایک صریح قول یہ ہے کہ وہ وقوع ہو جائے گی، اور حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر اس کی نیت کرے گا تو وقوع ہو جائے گی ورنہ وہ وقوع ہو جائے گی، لیکن طلاق فی اضافت اگر زمانہ مستقبل کی طرف کی جائے تو صہور اس کے قائل ہیں کہ طلاق اس وقت کے شروع میں واقع ہوئی جس کی طرف اس کی اضافت کی گئی ہے، اور مالکیہ کہتے ہیں کہ اگر طلاق کی اضافت ایسے وقت کی طرف کی جائے جس کا وقوع یقینی ہے تو وہ فی الحال واقع

وقت کی طرف خلع کی اضافت کرنا:  
۱۳- علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ خلع کی اضافت وقت کی طرف کی جاسکتی ہے، جس ارشود نے وقت متروک سے قبل بیوی کو طلاق دے دی اور اس سے اس کا مقصد تعمیل کرنا تھا تو طلاق بائن وقوع ہوگی اور شوہر اس عوض کا مستحق ہوگا جس پر فریقین کا اتفاق ہو

(۱) البدائع ۱۸۳۹، ۱۸۳۸ طبع لاہور، جامعہ دارالکلیل ۱۳۵۰-۳۵۱، الدوسری ۳۸۹/۲-۳۹۰/۲، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵

## اضافت ۱۳-۲۰

ہے (۱) تفصیل کے لئے ”ایمان“ کی اصطلاح دیکھی جائے۔

وقت کی طرف نذر کی اضافت کرنا:

۱۷- فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ نذر کی اضافت زمانہ مستقبل کی طرف ہو سکتی ہے۔ مثلاً یوں کہے کہ میں نے اللہ کے لئے پیڑ رہائی کہ ماہِ رجب کا روزہ رکھوں گا، یا فلاں دن دو رخصت نماز پڑھوں گا (۲)، اس کی تفصیل ”باب نذر“ میں دیکھی جائے۔

وقت کی طرف اجارہ کی اضافت کرنا:

۱۸- فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ اجارہ کی اضافت فی جملہ زمانہ مستقبل کی طرف ہو سکتی ہے، اس کی تفصیل ”اجارہ“ کی اصطلاح میں دیکھی جائے (۳)۔

مستقبل کی طرف مضاربہ کی اضافت کرنا:

۱۹- حنفی نے وقت کی طرف مضاربہ کی اضافت کرنے کو جائز قرار دیا ہے، حنابلہ کا صحیح قول بھی یہی ہے، جبکہ مالکیہ و شافعیہ کا مذہب عدم جواز کا ہے (۴)، اس کی تفصیل ”مضاربہ“ کی اصطلاح میں دیکھیے۔

کنالت کی اضافت کرنا:

۲۰- حنفی، مالکیہ و حنابلہ نے کنالت کی اضافت کرنے کو جائز

(۱) بدائع الصنائع ۳/۱۱۳، بلوغ النساء ۳۳۰-۳۳۳، نہایت الکناج

۸/۱۵۰، کتاب الفتناء ۱۳۵۔

(۲) بدائع الصنائع ۵/۹۵، مواہب الجلیل ۳/۳۳۷-۳۳۸، مفتی الکناج

۳/۵۳۳، کتاب الفتناء ۱۶۰۔

(۳) المصلی ۵/۳۸، الدرر النوری ۲/۱۲، کتاب الفتناء ۳/۵۵،

(۴) تبیین الحقائق ۵/۳۸، حاشیہ المطاوعی ۳/۶۵، شرح منہج طبر

تھ، بین گراں نے اس وقت کے گزرنے کے بعد طلاق، جس کی طرف طلع کی صفت کی گئی تھی، طلاق واقع ہو جائے لی و رشوم کو کچھ نہیں ملے گا (۱)، اس طلاق کے رجعی یا مابن ہونے میں فقہاء کے نزدیک تفصیل ہے، اس سے ”طالع“ کی اصطلاح میں دیکھا جائے۔

وقت کی طرف ایلاء کی اضافت کرنا:

۱۳- جمہور فقہاء کے نزدیک وقت کی طرف ایلاء کی اضافت کرنا صحیح ہے، اس سے کہ ایلاء یمن ہے، و رشوم یمن کی تعلیق سے وقت کی طرف اس کی اضافت صحیح ہے (۲)۔

وقت کی طرف ظہار کی اضافت کرنا:

۱۵- حنفیہ و حنابلہ کا مذہب اور مالکیہ کا ایک صعب قول یہ ہے کہ وقت کی طرف ظہار کی اضافت کرنا صحیح ہے (۳)، اور مالکیہ کا رائج قول یہ ہے کہ وقت کی طرف اس کی اضافت کرنا صحیح نہیں ہے، اس مسئلہ میں ہمیں شافعیہ کی کوئی رائے نہیں مل سکی۔

وقت کی طرف یمن کی اضافت کرنا:

۱۶- فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ وقت کی طرف یمن کی اضافت کرنا جائز ہے، اس تفصیل کے ساتھ جسے انہوں نے اپنی کتابوں میں لکھا

(۱) بدائع الصنائع ۳/۱۸۳، الخرش ۳/۲۵، شرح روض الطالب ۳/۵۹،

کشاف الفتناء ۵/۳۳۵۔

(۲) بدائع الصنائع ۳/۱۳۸، طبع لاہور الخرش ۳/۹۰، اقلیوی و میرہ

۲۰۱۔

(۳) بدائع الصنائع ۳/۳۳۲، راجع ولایکلیل ۱۱/۱۱، کتاب الفتناء

۵/۳۳۲، اس سلسلہ میں ”ظہار“ کی اصطلاح دیکھی جائے۔



## اضافت ۲۴-۲۷

فقہاء کی رائے یہ ہے کہ وصیت اور ایصال وقت کی طرف اضافت کو قبول کرتے ہیں (۱)۔

### وکالت کی اضافت وقت کی طرف کرنا:

۲۴- حنیف مالکیہ و حنابلہ مذہب یہ ہے کہ وکالت کی اضافت وقت کی طرف جائز ہے، مثلاً میری تحریکات سے بھی مجی مات بعد میں جاتی ہے، صاحب مدنی کہتے ہیں: توکیل (کیل بنانے) کا رکن بھی وقت کی طرف مضاف ہوتا ہے مثلاً یوں کہ میں نے آندہ کل شنبہیں اس گھر کے فروست کرنے کاکیل بنایا تو وہ کل اس کے بعد وکیل بن جائے گا، وکیل سے پہلے وکیل نہیں ہوگا، کیونکہ وکیل بنانا مطلق تصرف ہے، مطلق تصرفات ان چیزوں میں سے ہیں جو شرط کے ساتھ تعلق اور وقت کی طرف اضافت کا احتمال رکھتے ہیں، جیسا کہ طحاوی اور عتاق (۲)۔

وہ عقود جن کی اضافت مستقبل کی طرف صحیح نہیں ہے:

۲۵- مقبضہ کا اس پر اتفاق ہے کہ بیع، نکاح، مال پر صلح کرنا، رخصت، رخصت جیسے عقود مستقبل کی طرف اضافت کو قبول نہیں کرتے ہیں، حنفیہ کے نزدیک شرکت بھی اسی کے مثل ہے، اور مقبضہ کا کوئی قول اس سلسلہ میں نہیں ملتا (۳)۔

(۱) تبیین الحقائق ۵/۱۲۸، الفتاویٰ الہندیہ ۳۹۶/۳۵، الخرجی ۱۹۱/۸، جوہر لولکیل ۴/۳۵۳، مافیۃ السؤل ۳۵۱/۳، مفتی الکنجا ۳۹۳/۳ طبع لکھنؤ، کشف القناع ۳۵۱/۳۵۵۔

(۲) بدیع الصالح ۱/۳۵۰، الفتاویٰ الہندیہ ۳۹۶/۳۵، تبیین الحقائق ۵/۱۲۸، سہرہ تجلیں ۵/۹۶، جوہر لولکیل ۴/۳۵۳، مافیۃ السؤل ۳۵۳/۳۵۳، بہار الکنجا ۵/۲۸۰، قلعہ بی و میرہ ۲/۳۲۰-۳۲۱، کشف القناع ۳۹۳/۳۹۳، بزدیچہ "وصیت" کی اصطلاح۔

(۳) لولکیل ۵/۳۸، الفتاویٰ الہندیہ ۳۹۶/۳۵، قلعہ بی و میرہ ۲/۳۲۱، جوہر لولکیل ۴/۳۵۳۔

مالکیہ نے اس کا عدد سے کہ نکاح اضافت کو قبول نہیں کرتا، درج ذیل صورتوں کو مستثنیٰ کیا ہے: اگر باپ نے پٹی بیٹی کے نکاح کی اضافت اپنی موت کی طرف کی اور مریض تھا تو اور مرض خطرناک ہو یا نہ ہو، یا لمبا ہو یا مختصر ہو، اگر وہ اپنی مرض میں مر جائے تو نکاح صحیح ہو جائے گا، کیونکہ یہ ایک مسلمان کی وصیت ہے (۱)۔

ان طرح جمہور فقہاء کے نزدیک مقدمہ اضافت کو قبول نہیں کرتا ہے، بعض صورتوں میں مالکیہ کا اختلاف ہے جسے انہوں نے اس کی جگہ پر ذکر کیا ہے (۲)۔

اس مقدمہ بات میں سے ہم ایک کی تفہیم اور دلائل پانے کے لئے ان کی اصطلاحات کی طرف رجوع کیا جائے۔

## دوسری قسم

### آدمی کی طرف اضافت کرنا

۲۶- تصرف کرنے والے یا تو تصرفات کی اضافت اپنی طرف کرے گا یا غیر کی طرف کرے گا۔

الف- تصرف کی اضافت خود صاحب تصرف کی طرف کرنا:

۲۷- اصل یہ ہے کہ تصرف کرنے والا اس تصرف کی نسبت خود اپنی طرف کرے اور یہ کہ عقد براہ راست وہ شخص انجام دے جو سامان کا مالک ہے، اسی طرح سے طلاق ہے کہ شوہر ہی اس کا مالک ہے، لہذا ضروری ہے کہ طلاق کا قوع اسی کی طرف سے ہو، پس اگر اس کی

= جوہر لولکیل ۸/۳۵۱، مافیۃ السؤل ۳۵۱/۳۵۱، الخرجی ۲۰۳/۳۵۱، ۱۲۹/۵۱۵۔

کشف القناع ۳۵۱/۳۵۵، مافیۃ السؤل ۳۵۱/۳۵۱، الخرجی ۲۰۳/۳۵۱۔

(۱) السؤل ۲/۳۲۳، الخرجی بہائش لکھنؤ ۳۲۸/۳۲۸۔

(۲) الخرجی ۵/۳۸، الفتاویٰ الہندیہ ۳۹۶/۳۵، جوہر لولکیل ۴/۳۵۳، کشف القناع ۳۹۳/۳۹۳۔

جائزہ کے بغیر کوئی دوسرا اس کی بیوی کو طلاق دے تو طلاق باطل نہ ہوگی۔

ب- صاحب تصرف کا اپنے غیر کی طرف تصرف کی اضافت کرنا:

۲۸- اگر صاحب تصرف اپنے غیر کی طرف تصرف کی اضافت کرے تو اضافت یا تو اس غیر کی اجازت سے ہوگی یا اس کی اجازت کے بغیر ہوگی، تو اگر اس غیر کی اجازت سے اس کی طرف اضافت کی جائے جیسا کہ وکالت میں ہوتا ہے تو وہ صحیح ہے، اگر کسی شخص نے دوسرے کو بیع یا طلاق میں یا بیہ یا ولیعت کے پہنچانے میں وکیل بنایا تو وکیل اس معاملہ میں جس کا اس نے وکیل بنایا ہے مَوَکَل کے قائم مقام ہو جائے گا، اور وکیل کے تصرفات معتبر ہوں گے (۱)۔

دوسرے کی طرف تصرف کی اضافت اس کی اجازت کے بغیر کی گئی ہے تو اس صورت میں اس تصرف کو دیکھا جائے گا، اور وہ ایسا تصرف ہے جس میں غیر کی اجازت کی ضرورت نہیں پڑتی تو وہ صحیح ہوگا جیسے مبیعہ کا ن لوگوں کے حق میں تصرف نہ ہوا ہے مبیعہ بنایا یا ہے، اس سے کہ جس شخص سے دوسرے کو بھی بلیا کہ وہ اس کی وفات کے بعد اس کی ولایت کی نگرانی میں اس کا قائم مقام ہو تو اس صورت میں بھی کو اس کی حاجت نہ ہوگی کہ وہ اپنے تصرفات میں ان موصلیہ قسم (ولایت) کی اجازت حاصل کرے، یہ نکتہ دولوک اس کی وصایت کے ماتحت ہیں، اس لئے ان پر مبیعہ کے تصرفات بھی بنانے کے لئے کی بات پر عمل کرتے ہوئے نافذ ہوں گے (۲)۔

اس معنی میں وصیت کی طرح ولایت بھی ہے، اس لئے کہ وہ

کے تصرفات اس لوگوں پر نافذ ہوتے ہیں جن پر سے ولایت حاصل ہے اور اس سے ان کی اجازت کی ضرورت نہیں پڑتی۔

ان طرح دو قسم جسے قاضی متعین کرتا ہے اس کے تصرفات صحیح ہیں، اور اس سے اس شخص کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے جس پر سے ولایت حاصل ہے۔

۲۹- لیکن اگر دوسرے کی اجازت کا محتاج ہو تو وہ اس فضولی کا تصرف ہے جو اجازت، وصایت، ولایت اور وصیت کے بغیر بیع وغیرہ میں تصرف کرتا ہے۔

فضولی کے تصرفات کی صحت میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے، حنفیہ اور (ایک قول کی رو سے) مالکیہ، حنفیہ اور قویہ قدیم کی رو سے امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ فضولی اگر بیع یا وصیت کے سلسلہ میں تصرف کرے تو اس کا یہ تصرف مابک کی اجازت پر موقوف رہے گا، اگر وہ اس کی اجازت دے دے تو نافذ ہوگا دوسری میں۔

اور مالکیہ کا مذہب (ایک قول کی رو سے) اور امام شافعی کا قول جدید اور حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ بیع یا وصیت سے متعلق فضولی کا تصرف باطل ہے حتیٰ کہ اگر مابک اسے اجازت دے دے تب بھی جائز نہ ہوگا۔

حنابلہ نے اس صورت کو مستثنیٰ کیا ہے کہ اگر کسی شخص نے کسی دوسرے کے لئے اس کی اجازت کے بغیر کوئی ایسی چیز خریدی جو اس کے مال میں ہے تو اگر خریدار نے عقد میں اس شخص کا نام نہیں لیا جس کے لئے وہ خریدی ہے تو یہ معاملہ صحیح ہوگا، مثلاً یوں کہا کہ "میں نے یہ خریدی" یہ نہیں کہا کہ "میں نے غلام کے لئے خریدی" تو اس صورت میں عقد صحیح ہو جائے گا، خود خریدار نے نقد میں اس شخص کے مال سے لیا جس کے لئے وہ چیز خریدی ہے یا اپنے مال سے لیا

(۱) دیکھئے "وکالت" کی اصطلاح۔

(۲) دیکھئے "وصیت" کی اصطلاح۔

(۱) دیکھئے "ولایت" کی اصطلاح۔



۱-۲-۳

یہ سرے سے اسے نقدِ شمن ہی نہ دیا ہو، بلکہ وہ اپنے دمہ میں تعارف کرنے والا ہے اور اس کا ذمہ قائل تعارف ہے اور جو شمن اس نے نقد دیا ہے وہ اس تیز کا عوض ہے جو اس کے دمہ میں ہے، بین اُمر اس نے عقد میں اس شخص کا نام دررودیا اور اس کی طرف سے جاری نہیں تھی تو عقد صحیح نہ ہوگا۔

۱۔ مالکیہ کا مذہب (ان کے تیسرے قول کی رو سے) یہ ہے کہ فضولی کا تصرف عقار (جامعہ وغیرہ منقولہ) کی خرید و فروخت سے متعلق باطل ہے، اور سامانوں میں جائز ہے یعنی منقولہ چیزوں میں اس کا تصرف صحیح ہے، اس کے علاوہ زمین، درگاہ، میہ و میں صحیح نہیں<sup>(۱)</sup>۔

إِضْجَاع

تعریف:

۱۔ اصباح اصبح کا مصدر ہے، کہا جاتا ہے: اصبحته اصباحاً (میں نے اس کا پہلو زمین پر رکھا) <sup>(۱)</sup>، اصطلاح میں بھی اس کا یہی معنی ہے۔

## محتجاة الفاظه:

الف- انطباع (ليدنا):

۲- انسان کا نور سے اپنا پہلو زمین پر رکھتا ہے۔ یہ شخص لازم ہے اور اسحاق متحدی ہے (۲)، اور اس جذبہ پر اسحاق اور اسحاق کے درمیان فرق یہ ہوگا کہ اسحاق اس شخص کے بارے میں کہا جائے گا جو خود لیٹے اور اپنا پہلو زمین پر رکھ دے اور اسحاق اس وقت بولا جائے گا جب کوئی دوسرا اسے لٹائے۔

مجدد میں اصطلاح یہ ہے کہ وہ اس طرح مٹ جائے کہ اس کا پیٹ اس کی رائیوں سے مل جائے، مثلاً حودہ بند ہے (۱۳)۔

( ) بدائع الصنائع ۳۰۱۵ طبع الامام حاشیہ و الحار ۳۰ طبع لائبریری حاشیہ  
الدرستی علی التشریح ۳۱۲ طبع دیوانہ جوہر لا کلیل ۵۴ طبع دیوانہ عرف حاشیہ  
قلوب و غیرہ ۱۶۰ طبع دیوانہ انجاء مکتب عربیہ خیابانہ الحجاز ۳۸۹-۳۹۰ طبع  
مکتبہ الاسلامیہ کشف القناع ۵۷ طبع مکتبہ انصاریہ مطرب بولی انس ۱۹۳  
طبع مکتبہ الاسلامیہ دیکھئے "فی الفضل" کی اصطلاح۔

(۱) تاریخ طغریں لسان العرب، المصباح الممیر: مادہ (ضجج)۔  
 (۲) لسان العرب، المصباح الممیر: مادہ (ضجج)۔  
 (۳) لسان العرب، مادہ (ضجج)، العربی للطرزی، قواعد فقہ محمد بن زکی  
 رمضان ۱۸۳۳ طبع لاہور مدرسہ عالیہ۔

## اصباح ۳-۴، اُضحیہ ۱

ب۔ استلقاء (چت ایٹنا):

۳۔ استلقاء کا مطلب گدی کے تل سنا ہے<sup>(۱)</sup>۔

## اُضحیہ

تعریف:

۱۔ ”اصحیۃ“ یا، کی تہذیب ”مزد کے ضد۔ یا اس کے سرہ کے ساتھ ہے۔ اس کی جمع اصحابی یا، کی تہذیب کے ساتھ بھی“تی ہے۔ اسے ضاد کے فتح ”دیا کی تہذیب کے ساتھ“ الفصحیہ ”بھی سنا جاتا ہے۔ جس کی جمع ”ضالیہ“ ہے۔ اسے مزہ کے فتح کے ساتھ ”ضعیف“ بھی کہا جاتا ہے، اس کی جمع ”ضعفی“ ہے، درحقیقت شدہوت یہ ہے کہ یہ اسم جمع ہے<sup>(۱)</sup>، اسی لفظ سے ”یوم لا ضعی“ نام رکھا گیا ہے یعنی وہ دن جس میں لوگ توبائی کرتے ہیں<sup>(۲)</sup>۔

اہلسنت نے اس کی تعریفیں کی ہیں:

۱۔ ”مذہبی جو پاشت کے وقت وع کی جائے یعنی دن کے بلند ہونے کے وقت اور اس سے متصل وقت میں، اس معنی کو صاحب ”لسان العرب“ نے ابن الاعرابی سے نقل کیا ہے۔  
۲۔ ”مذہبی جو توبائی کے دن ذبح کی جائے اس معنی کو بھی صاحب ”لسان العرب“ نے ذکر کیا ہے۔

ہاں تک شریعت کی اصطلاح میں اس کے معنی کا تعلق ہے تو

(۱) اسم جنس جمع وہ ہے جس کے دو بیان ہو اس کے واحد کے درمیان ہائے تانیث کے ذریعہ فرق کیا جاتا ہے مثلاً بحر و درختہ ایائے مشدود کے ذریعہ فرق کیا جاتا ہے مثلاً عرب و عربی۔  
(۲) القاموس لوراس کی شرح، لسان العرب، لاصباح المصیر، المعجم الوسیط، ۱۵۵ (ضحی)۔



(۱) لسان العرب، ۱۵۵ (لفظی)۔  
(۲) المحیط وی علی مرقی الاخلاق، ص ۵۰۵، تصانیف الهندیہ، ۱۶۱، ۱۵۷ طبع بولاق، المصحح ۲/۲۸، ۲۵۱ طبع المراسم، سوابج الجلیل، ۲/۲۱۹، ۲۳۳ طبع دار الفکر، نہایت المحتاج ۲/۲۲۶ طبع المکتبۃ الاسلامیہ۔

بہدی:

۳- بہدی وہ مویشی ہے جو قربانی کے دنوں میں حرم میں متبع یا قربان کی وجہ سے یا حج یا عمرہ کے واجبات میں سے کسی واجب کے ترک یا ان کے مسموعات میں سے کسی فعل ممنوعہ کا ارتکاب کرینے کی وجہ سے ذبح کیا جائے۔ یا بطور تقویٰ محض اللہ کا تقرب حاصل کرنے کے لیے ذبح کیا جائے۔ "رمدی" اور "اخیر" میں قدرشتہ تک یہ ہے کہ ب میں سے "ایک" یہ ہے "رمدی" ہے، اور قربانی کے دنوں میں ذبح کیا جاتا ہے اور انوں کا مقصد اللہ کا تقرب حاصل کرنا ہوتا ہے۔

"رمدی" (جو متبع یا قربان یا ترک واجب یا فعل مطلق کی وجہ سے ہو) اور "اخیر" میں ایک عام فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ "صحیحہ" متبع اور قربان کی وجہ سے نہیں کی جاتی ہے اور نہ وہ کسی فعل ممنوعہ یا ترک واجب کا کفارہ ہوتی ہے۔

لیکن "رمدی" جس کا مقصد محض تقرب ہو اس میں اور "صحیحہ" میں بڑی مشابہت ہے، خاص طور پر اس لوگوں کا "صحیحہ" جو منی میں مقیم ہوں، خود وہ وہاں کے باشندے ہوں یا جو حج اکرام ہوں، اس سے کہ وہ مویشیوں کا ذبح ہے جو حرم میں قربانی کے دنوں میں اللہ کا تقرب حاصل کرنے کی خاطر ذبح کیا جاتا ہے، یہی سب صفات "رمدی" کی بھی ہیں، اس لیے ان دنوں کے درمیان نیت ہی کی بنیاد پر فرق پیدا جاتا ہے تو جس میں "رمدی" کی نیت کی جائے وہ "رمدی" ہے اور جس میں "صحیحہ" کی نیت کی جائے وہ "صحیحہ" ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ نیت القاطع کے درمیان نیت کرنے کا نام نہیں ہے، نیت کا تعلق معافی سے ہے (بلکہ نیت تو ایک معنوی شے ہے) تو "رمدی" کی نیت کرتے وقت "قربانی" کی نیت کرتے وقت نیت کرنے والے کے دل میں کون سا معنی پیدا ہوا؟ یہاں تک کہ نیت ان دنوں کے درمیان حد فاصل بن سکے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ "رمدی" کی نیت

"صحیحہ" اس جانور کو کہا جاتا ہے جو قربانی کے دنوں میں مخصوص شرائط کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے ذبح کیا جائے (۱) لہذا جو جانور اللہ کے تقرب کے لیے ذبح ہو وہ کسی اور مقصد سے ذبح کیا جائے وہ "صحیحہ" نہیں ہے، جیسے وہ ذبح جو قربان ہونے یا کھانے یا مسلمان کی تعظیم کے لیے ذبح کیے جاتے ہیں، اسی طرح وہ ذبح جو قربانی کے دنوں کے لیے ذبح ہو وہ "رمدی" یا "رمدی" میں ذبح کیے جاتے ہیں اور بھی "صحیحہ" نہیں کہہ سکتے، خواہ وہ اللہ کا قرب حاصل کرنے کی غرض سے ذبح کیے جائیں، اسی طرح وہ جانور بھی "صحیحہ" نہیں ہے جو بچہ کے تھینے کی نیت سے ذبح کیا جائے یا حج میں ہم تمتع یا مقربان کے طور پر ذبح یا حج میں کسی وجہ سے ترک یا فعل ممنوعہ کے ارتکاب کے بدلے میں ذبح کیا جائے یا بہدی کی نیت سے ذبح کیا جائے، تفصیل کے لیے "رمدی" ہے۔

متعلقہ غلط:

غفلت قربان:

۲- قربان وہ عمل ہے جس سے بندہ اپنے رب کا قرب حاصل کرے، خود وہ ذبح ہو یا کچھ اور۔

"صحیحہ" اور دوسرے قربانین (عبادات) میں عام تعلق یہ ہے کہ ان سب سے اللہ کا تقرب حاصل کیا جاتا ہے، پس اگر قربانین ذبح کی شکل میں ہوں تو "صحیحہ" کا تعلق اس کے ساتھ رہا، ورنہ ہوگا، اس سے کہ وہ دنوں میں ذبح ہوئے میں مشتہک ہیں جن سے اللہ کا قرب حاصل کیا جاتا ہے تو قربان "صحیحہ" کے مقابلہ میں عام ہے۔

(۱) شرح المنہج بحوالہ لبحیری ۲/۳۹۳، الدر المختار مع حاشیہ ابن عابدین

### توضیح ۴-۶

میں برکت ہوتی اور اس کی نسل زیادہ ہوگی پھر مسلمان سے اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے لگے۔

» رمیہ وہین کے فتح کے ساتھ وہ بیچہ ہے جسے الہ جاہلیت رہب کے پلے شرو میں اپنے معبودوں کے نام سے ذبح کرتے تھے اور اس کا نام عمر (ہین کے سردار کے مکوں کے ساتھ) رکھتے تھے اور حیہ بھی رکھتے تھے پھر مسلمان سے بغیر وہوب و زمانہ کی پابندی کے اللہ تعالیٰ کے لئے ذبح کرنے لگے۔

قربانی کا اس دنوں سے تعلق یہ ہے کہ یہ دنوں قربانی کے ساتھ اس مقصد میں شریک ہیں کہ ان سب ذبائح کا مقصد اللہ تعالیٰ کا تقرب ہے اور قربانی کے رمیہ اور اس دنوں کے رمیہ جو فرق ہے وہ عام ہے۔ یہ نکتہ ذبح کا مقصد ہننی و نیدہ کے پٹے بچہ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے اور اس میں برکت کی امید رکھنا ہے اور رمیہ کا مقصد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے کہ اس نے جانور کے ذبح کے وقت تک رمدی کی نعمت سے نوازے رکھا اور قربانی کا مقصد اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے کہ وہی اچھے کے ختم مہیہ کے فضیلت والے پیام کے آنے تک اس نے رمدی کی نعمت سے نوازے رکھا (۱)۔

قربانی کی شریعت اور اس کی دلیل:

۱۔ قربانی کتاب و سنت سے بالاتفاق مشروع ہے، قرآن کریم کی درج ذیل آیت سے اس کی شریعت ہے: "فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَاصْبِرْ" (۲) (جس آپ اپنے رب کے لئے نماز پڑھئے اور قربانی کیجئے)۔

اس کی تفسیر میں لکھا گیا ہے کہ: عید کی نماز پر دھواں بہ نہ (متوں،

کرنے والے کے دل میں اس جانور کو حرم کو نہ یہ کرنا اور اس کی تقسیم کرنا ہوتا ہے اور قربانی کی نیت کرنے والے کے دل میں فضیلت والے دنوں (ایام نحر) میں ذبح کو خاص کرنا ہوتا ہے، اس میں حرم کو بد یہ کرنے کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا۔

اس کے ساتھ یہ بھی پیش نظر رہے کہ مالکیہ کی رائے میں حاجی قربانی نہیں کرنا جیسا کہ آگے آ رہا ہے تو اس کے لئے ایک نقلی مدی اور قربانی کے درمیان فرق ظاہر ہوگا لہذا حاجی جو جانور ذبح کرتا ہے وہ بڑی ہے اور نحر حاجی جو جانور ذبح کرتا ہے وہ قربانی ہے۔

حج - حقیقہ:

۴۔ حقیقہ اس مویشی جانور کو کہا جاتا ہے جو بچے کی پیدائش کی نعمت پر اللہ تعالیٰ کے شکر یہ کے طور پر ذبح یا جاتا ہے بچہ خواہ مذکر یا مؤنث کی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ حقیقہ قربانی سے مختلف ہے کہ قربانی زندگی کی نعمت کا شکر یہ ہے، بچے کی نعمت کا شکر یہ نہیں ہے، تو اگر کسی انسان کے گھر عید الاغی کے دن بچہ کی ولادت ہو، وہ ولادت کی مسرت میں اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرتے ہوئے بچہ کی طرف سے جانور ذبح کرے تو یہ بچہ حقیقہ کہلائے گا اور اگر وہ اس بچہ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے اس نعم کا شکر ادا کرنے کی غرض سے جانور ذبح کرے کہ اللہ نے خود اس بچہ کو اس خاص وقت میں وجود بخشا اور رمدی کی عبادت دینا بچہ قربانی ہوگا۔

دفعہ ۵ و رمیہ:

۵۔ ذبح جانور کے فتح کے ساتھ ہے اور اسے فرد بھی کہا جاتا ہے، یعنی جانور کا پہلا بچہ۔ زمانہ جاہلیت میں لوگ اسے اپنے معبودوں کے نام سے اس امید پر ذبح کرتے تھے کہ اس سے ماں

(۱) المجموع ۸/۲۲۳-۲۲۴

(۲) سورہ بقرہ/۲

۱۰۰

گایوں) کی قربانی کرو (۱) اور سنت میں متعدد احاء بیٹ ہیں جو بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کی ہے اور ہماری احاء بیٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے اس کی فضیلت بیان فرمائی ہے اور اس کی ترغیب دی ہے اور اس کو چھوڑنے سے نفرت دلائی ہے۔

نہیں میں سے ایک صحیح حدیث وہ ہے جو حضرت انس بن مالک  
سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: "ضعیف النبی ﷺ ہیکشیں  
امحیی القریں، دبحھما بینہ، وسمی وکبر، ووضع  
رحلہ علی صفا حھما" (۲) (ابن حجر رحمہ اللہ نے، بہت تکبر سے بیگ  
والے سینڈھے ترواں کے۔ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے  
آئیں ذرا کیا اور سم اللہ، اللہ اکبر پڑھا اور اپنا پیران کے پہلو پر  
رکھا۔)

دور کچھ دوسری باتیں ہیں جن میں سے بعض آگے آ رہی ہیں۔  
 آپ میں سے آپ علیہ السلام کا یہ رشتہ ہے: "من کماں له سعة وله  
 یصنع فلا یفربس مصلانا" (۳) (جس شخص کو وسعت ہو اور وہ  
 قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے)۔

تربہ کی مشروعیت ہجرت نبوی کے دوسرے سال ہوئی ہے اور

( ) ہڈن ہاؤ کے ختمہ اور دال کے مکون کے ساتھ بدن کی جمع ہے یعنی ایک ہونٹ  
 ٹو ہڈیوں پر مادہ اس کے بدن کی حفاظت کی وجہ سے اس کا نام ہونڈ رکھا گیا،  
 اور بسا اوقات ہونڈ کا اطلاق ہونٹ اور گائے میں سے ہر ایک کے فرد پر ہوتا  
 ہے گائے میں مخر اور ذوخ دونوں جائز ہیں اگرچہ ذوخ افضل ہے جیسا کہ  
 ”ذوخ“ ایسی اس کی وضاحت کی گئی ہے۔

(۲) حضرت انس بن مالکؓ کی روایت: ”رضی اللہ عنہ یکتب من أُمّہیں“  
کی روایت مسلم (۱۵۵۶-۱۵۵۷ طبع سنۃ الحلی) نے کی ہے۔

(۳) حدیثہ خمس کاں لہ سہۃ... کی روایت من ماجہ (۱۰۳۳ طبع کنگلی) اور  
حاکم (۳۸۹/۳-۳۹۰ طبع دائرة المعارف العثمانیہ) نے کی ہے۔ اسی

حدیث کو حاکم نے مستحکم اور یاسے اور وہی نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔

ان سال عید پر کی نماز ۱۰ سال کی زکاۃ شریعت ہوتی ہے ۔

» رحماں تک اس کی شریعت کی حاکمیت کا تعلق ہے تو دوزخ کی کمی  
فحمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے اور سیدنا امیر المومنین علیہ السلام  
کی سنت کو زندہ کرنا ہے۔ بسبب کہ اللہ رب العزت نے انہیں قربانی  
کے لئے اپنے لڑکے امام علیہ السلام کی طرف سے اللہ کے لئے کرنے  
کا حکم دیا تھا۔ اور اس کی ہر حاکمیت یہ ہے کہ مومن اس بات کو یاد  
رکھے کہ امیر المومنین امام کا صبر کرنا اور اس کا اللہ کی اطاعت  
اور اس کی محبت کو اپنی جان اور اولاد کی محبت پر ترجیح دینا اللہ کے لئے  
ہوئے۔ اور ہونے کا جب ہو تو جب مومن اس بات کو یاد رکھے گا تو اللہ  
کی اطاعت پر صبر اور اس کی محبت کو نفس کی خواہش اور شہوت پر مقدم  
کرنے میں ان کی اقدار اکرے گا (۲)۔

یہاں پر یہ سہل ہوتا ہے کہ خوب بہانے اور منہم حقیقی کا شکر ادا کرنے اور اس کا تقرب حاصل کرنے کے درمیان کیا تعلق ہے؟ تو اس کے جواب میں:

ملکہ یہ کہ یہ خون بہانا تھا، اپنے اوپر اور گھروالوں پر توسع کا سبب ہے، اس میں پامنی اور مہمان کا کرام ہے، رفیقہ کو صدمہ کرنا ہے اور یہ سب اللہ کے اس انعام پر فرحت اور مسرت کا اظہار ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان پر کیا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کی تحدیث ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **وَأَمَّا بَعْدُ رُبَّمَا نَضْحَكُ** (۳) (اور آپ اپنے رب کے انعامات کا تذکرہ کرتے رہا کیجئے)۔

وہم: یہ کہ یہ خدا رب امرت کی اس خبر کی عمل تصدیق کیا ہے کہ اس نے مویشی جانوروں کو انسان کے نفع کے لئے پیدا کیا ہے اور

(۱) البحرى على البحر ۳۴۳، البحرى على البحر ۳۴۳.

(۲) محاسن الاسلام لمحمد بن عبد الرحمن الخطاطی (الخرابند) رجب ۱۰۳۳ ش، کتاب

الحمد لله

(۳) سوچو ۽ ڄاڻو

## اضحیٰ ۷-۸

نکالنے)۔

اس حدیث سے استدلال کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ نے ”وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ مَعْرَاكَرَ اس عمل کو اس کے ارادے پر موقوف کیا ہے۔ اور قربانی واجب ہوتی تو آپ ﷺ صرف یہ فرماتے: ”فَلَا يَمَسُّ مِنْ شَعْرَةٍ شَيْئًا حَتَّى يَصْحَى“۔

ایک دلیل یہ بھی ہے کہ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سال ۱۰ سال اس اندیشے سے قربانی میں نہ تھے کہ سے واجب نہ بخو یا جائے (۱)۔ ان دونوں حضرات کا یہ عمل اس وقت پر دلالت کر رہا ہے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ سے اس کا عدم وجوب معلوم ہوا اور اس کے خلاف کسی بھی صحابی سے کوئی قول مروی نہیں ہے۔

۸- امام ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ قربانی واجب ہے، یہی قول امام محمدؓ اور امام زفرؓ سے مروی ہے، امام ابو یوسف کا بھی ایک قول یہی ہے، ربیعہ، لیث بن سعد، اوزاعی اور سفیان ثوری اسی کے قائل ہیں، امام مالک کا بھی ایک قول یہی ہے۔

ان حضرات کا استدلال اللہ تعالیٰ کے اس قول سے ہے: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (۲) (سو آپ اپنے رب کے سے نماز پڑھیں اور قربانی کیجئے)۔ چنانچہ اس کی تفسیر میں کہا گیا ہے کہ عید کی نماز پڑھو اور بعد قربانی کرو، اور مطلق امر وجوب کے لئے آتا ہے، اور جب نبی ﷺ پر قربانی واجب ہوئی تو امت پر بھی واجب ہوئی، کیونکہ آپ ﷺ کی امت امت کے لئے نمونہ ہے۔

ان کی دوسری دلیل نبی ﷺ کا یہ ارشاد ہے: ”مَنْ كَانَ لَهُ

(۱) حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے لئے ”مَنْ كَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَا يَضْحَبَانِ السَّيْفَ وَالسَّيْفَ“ کی روایت بخاری (۲۶۵/۸) مع دار طعارف اشعانیہ کے ہے امام نووی (۲۸۳/۸) مع امیر ہے کے لئے مستقر اردیا ہے۔

(۲) سورہ کوثر ۲۔

نہیں دیکھ اور قربانی کرنے کی جازت وہی ہے تاکہ وہ انسان کی غور کرے۔

ب اگر کوئی شخص دیکھ اور قربانی کی حلت میں یہ کہہ کر جھگڑا کرے کہ یہ ایک ذی رتبہ مخلوق کے ساتھ کیا جاتی رہا ہے اور اسے مذاہب دینا ہے جب کہ وہ رحمت اور انصاف کا مستحق ہے۔ اس کا جواب یہ ہوگا کہ جس اللہ نے ہمیں اور اس حیوان کو پیدا کیا ہے اور ہمیں ان کے ساتھ رحم و رحمت کرنے کا حکم دیا ہے اسی نے ہمیں یہ بتایا ہے۔ اور وہ عیب کا جاننے والا ہے کہ اس نے اس کو ہمارے لئے پیدا کیا ہے اور ہمیں ذبح کرنے کو ہمارے لئے مباح قرار دیا ہے۔ اور اس بحث کو اس نے اس طرح مؤکد کیا ہے کہ بعض اوقات اس ذبح کو اس نے عبادت قرار دیا ہے۔

## قربانی کا حکم:

۷- صہبہ و نقباء بنی نضیر میں شافعیہ اور مالکیہ ہیں کا مذہب، امام مالک کا رجحان قوں اور امام ابو یوسف کی ایک روایت یہ ہے کہ قربانی سنت مؤکدہ ہے۔ حضرت ابو بکر، عمر، علی، ابو مسعود، بدری، سوید بن حنفیہ، سعید بن المسیب، عوف، عاتکہ، اسود، اسحاق، ابو ثور اور ابن المنذر کا یہی قول ہے۔

صہبہ کے اس کی سمیت پر پیرو لائل، رائے ہیں: ان میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ کا ارشاد ہے: ”إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ، وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَصْحَى فَلَا يَمَسُّ مِنْ شَعْرَةٍ وَلَا مِنْ بَشْرَةٍ شَيْئًا“ (۱) (جب وہی عید کا پہلا عشرہ شروع ہو، اور تم میں سے کوئی قربانی نہ کرنا چاہے تو اسے چوبے نہ پہنچاؤ اور بدن کی کسی چیز (خاص وغیرہ) کو

(۱) حدیث: ”إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ“ کی روایت مسلم (۱۵۶۵/۳) طبع عینی ہے۔

۱۰۰

ہو، یعنی یہ کہ ہر شخص سے اس کا مطالبہ ہے اور ہر ایک شخص سے صرف اپنی طرف سے نہ ہے تو ہر طرف اس کی طرف سے ہوگی اور اگر ہر وہ کوئی اب میں شریک نہ کرنے کی نیت سے نہ کیا دوسرے کی طرف سے اور نہ کرنے کی نیت سے نہ تو جن لوگوں کو اس نے شریک کیا ہے یا جن کی طرف سے قربانی و قلع کی ہے اس سب کی طرف سے مطالبہ سناؤ ہو جائے گا۔

یہ اٹالیہ کی رائے ہے، اس کی توضیح یہ ہے کہ اگر ایک شخص صرف اپنی طرف سے نیت کر کے قربانی کرے گا تو اس کی طرف سے مطالبہ ساتھ ہو جائے گا، اور اگر اپنی طرف سے، اپنے فقیر، اللہ میں کی طرف سے اور اپنی مبالغہ اولاء کی طرف سے نیت کر کے قربانی کرے گا تو ان سب کی طرف سے قربانی ہو جائے گی، اور اس کے لئے یہ جائز ہے کہ دو ذبح سے قبل ثواب میں دوسرے کو شریک کرے، خود ان کی تعداد سات سے زیادہ ہو، لیکن اس کے لئے قین شرائط ہیں:

پہلی شرط: یہ ہے کہ جسے ثواب میں شریک کیا ہے وہ اس کے ساتھ رہتا ہو۔

۱۰۔ یثیٰؑ: یہ ہے کہ وہ اس کا رشتہ، رہو سرچہ، درکی  
رشتہ، اری ہو، یا اس کی بیوی ہو۔

تیسری شرط: یہ ہے کہ جسے شریک کر رہا ہے اس کا نفقہ اس پر واجب ہو، مثلاً اس کے ماوراء الدین اور مال و نفقہ فقیر اور لاویہ یہ کہ وہ رضا کارانہ طور پر انہیں نفقہ دے رہا ہو، مثلاً والدہ اور والدین اور لاویہ اور مثلاً بیچا، بھائی اور داموں وغیرہ، جب یہ شرط پائی جائے تو ان لوگوں کو شریک بنا سہ ان کی طرف سے مطالبہ ساقط ہو جائے گا۔

اور اگر کسی نے بکری وغیرہ قربانی لی اور صرف دوسرے دن نیت سے لی، خواہ وہ ان کی تعداد سات سے زیادہ ہو، اپنے آپ کو ن کے ساتھ شریک نہیں پایا، اس قربانی کو حج سے ان کی طرف سے مطالبہ

سعة ولم يضح فلا يقربن مصلانا“ (۱) (جس شخص کو بہت ہو اور قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ جائے) یہ کیا قربانی کے ترک پر عید ہے اور ہمید تو وہ سب کے ترک ہی پر ہوتی ہے۔

س کی تیسری دلیل رسول اللہ ﷺ کی رنج و مل حدیث ہے:

”مَنْ دَخَلَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَسْبِحْ شَاةً مَكَايِهَا، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ  
 دَخَلَ فَلْيَسْبِحْ عَمَى اسْمِ اللَّهِ“ (۴) (جو شخص نماز عید سے قبل داخل  
 کرے تو سے چائے نہ اس کی جگہ دھری بڑی دُعا کرے اور جس  
 نے داخل نہ کیا ہو تو سے چائے نہ اللہ کا نام لے کر داخل کرے)۔ اس  
 حدیث میں ”مخصوص“ نے قربانی کے جانور کو داخل کرے کا حکم  
 دیا۔ اور نماز عید سے قبل قربانی کی نئی ہو تو دوبارہ قربانی کرے کا حکم  
 دیا۔ اور یہ جو آپ کی دلیل ہے (۳)۔

پھر حقیقہ جو، جو ب کے تامل میں دفرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص جس میں وجوب کے شرائط پائے جا میں اس پر واجب عین ہے، اس لئے ایک قربانی مثلاً ایک بکری اور گائے کا ساتواں حصہ اور اونٹ کا ساتواں حصہ صرف، ایک شخص کی طرف سے کافی ہے۔

۹۔ جو حضرات سمیت کے قائل ہیں ان میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ بھی سنت عین ہے، مثلاً وہ قول جو امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ ن کے نزدیک ایک قربانی ایک شخص کی طرف سے اور اس کے گھر والوں یا ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کی طرف سے کافی نہیں ہوگی۔

(۱) حدیث: "میں کائنات کو پیدا کرنے کے لیے کھڑا ہوں" (بخاری ۱۰۰۰)۔

(۲) حدیث ”مَنْ صَحَّ قَبْلَ الصَّلَاةِ“ کی روایت مسلم (۳/۱۵۵) طبع  
تحفہ (۱) کے صفحہ

(۳) بدیع الصنائع ۵/ ۶۴۔

قربانی کے سنت کفایہ ہونے یعنی اس کے قربانی کرنے والے اور اس کے گھر والوں کی طرف سے کافی ہونے پر ان چیزوں سے استدلال کیا گیا ہے اس میں سے ایک حضرت ابو یوب انصاریؓ کی حدیث ہے، "وفرماتے ہیں: "کنا مصحی بالشاة الواحدة بلمحها الرجل عنه وعن اهل بيته، ثم تباهى الناس بعد فصارت مباهاة" (۱) (ہم لوگ ایک بکری ذبح کرتے تھے، آدمی اسے اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے دیکھ کر تھکا، پھر بعد میں لوگوں نے اس پر فخر کیا تو وہ فخر و مباہات کی چیز بن گئی)، یہ صیغہ جسے حضرت ابو یوب انصاریؓ نے استعمال فرمایا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ حدیث مرفوعہ ہے۔

نذر کی قربانی:

۱۱- غنما کا اس پر اتفاق ہے کہ قربانی کی نذر سے قربانی واجب ہو جاتی ہے، خود نذر مانے والا مالدار ہو یا غنی، اور خواہ کسی متعین جانور کی نہ رہے، مثلاً میں نے اللہ کے سے بندہ رہا کی کہ: "اس بکری کو قربان کر دوں گا" یا یہ کہ وہ وہ میں نہ رہے، غنیمتیں جانور کی نذر ہو، مثلاً میں کہے کہ: "اللہ کے لئے مجھ پر قربانی کرنا واجب ہے"، یا میں کہے کہ: "اللہ کے لئے مجھ پر ایک بکری قربان کرنا لازم ہے" (۲)

تو جو شخص کسی متعین جانور کی قربانی کی نذر مانے گا اس پر اس کی قربانی وقت پر واجب ہو جائے گی، یہی طرح جس شخص نے اپنے

ساقط ہو جائے گا، خواہ مذکور بالا تینوں شرائط ان میں نہ پائی جائیں۔ اور ان سب میں یہ ضروری ہے کہ قربانی قربانی کرنے والے کی خاص ملکیت ہو، اور وہم سے لوگ اس کی ملکیت میں یا اس کی قیمت میں شریک نہ ہوں، ورنہ یہ قربانی کافی نہ ہوگی، حسیا کہ صحت کے شرط کے ذیل میں "گے" رہا ہے (۱)۔

۱۰- ورنہ کے قائلین میں سے کچھ حضرات اسے منفرد کے حق میں سنت میں قربان دیتے ہیں، اور ایک گھر والوں کے حق میں سنت کفایہ قرار دیتے ہیں یہ ثامیہ و حنابلہ کی رائے ہے، چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ وہی یک قربانی (خواہ وہ بکری ہی کیوں نہ ہو) اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے کر سکتا ہے، "و ثامیہ کے نزدیک ایک گھر والوں کی متعدد ذبیحہ ہیں، ان میں سے رائج ذبیحہ ہیں: دل: یہ کہ ایک گھر والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا نقد اس شخص پر واجب ہے، جس دہلی نے "نہایت المحتاج" میں اسی تیرہ کو ذبیحہ کی ہے۔

۱۱- اس سے وہ سب لوگ مراد ہیں جو کسی ایک آدمی کی پیمارش میں ہوں خواہ وہ ان پر رضا کار نہ شریعت کر رہا ہو، شہاب دہلی نے "شرح الروض" کے حاشیہ پر اسی تفسیر کو صحیح قرار دیا ہے۔

و کہتے ہیں کہ اس کے سنت کفایہ ہونے کا مطلب یہ ہے (حالانکہ ان میں سے جو لوگ قربانی کی قدرت رکھتے ہیں ان کے لئے مسنون ہے) کہ ان میں سے ایک صاحب شعور کے قربانی کرو پینے سے ان کی طرف سے مطالبہ ساقط ہو جائے گا، نہ یہ کہ ان میں سے ہر ایک کو ثواب بھی ہوگا، ہاں اگر قربانی کرنے والا ان میں سے ایک شریک کرنے کی نیت کرے گا تو ان میں سے اب بھی ہوگا (۲)۔

(۱) حاشیہ الدہلی علیٰ المشرح الکبیر ۱/۱۸۱ ۱۱۹۔

(۲) المجموع للحدودی ۸/۳۸۳ ۳۸۶، نہایت المحتاج مع حاشیہ الرشیدی و حاشیہ المشرع الملتزم ۸/۱۳۳، تجلہ المحتاج مع حاشیہ المشرع الملتزم ۸/۱۳۱۔

(۱) حضرت ابو یوب انصاریؓ کی حدیث، "کنا مصحی بالشاة الواحدة" کی روایت امام مالک (مؤطا ۳۸۶/۲ طبع المکتبی) نے کی ہے، حدودی نے اسے نہیں کر یہ حدیث صحیح ہے (المجموع للحدودی ۸/۳۸۳ ۳۸۶ طبع المکتبی)۔

(۲) حاشیہ الحدودی علیٰ المشرح الکبیر ۸/۳۵۴، المشرع الملتزم علیٰ المجمع ۸/۳۹۵، المجموع للحدودی ۸/۳۸۳ ۳۸۶، الملتزم قدس سرہ مع المشرح الکبیر ۸/۴۳، ۱۰۶-۱۰۷، مطالبہ دہلی الملتزم ۲/۸۰۔



وجہ سے قربانی اس پر واجب نہیں، مگر جو لوگ سے سنت کہتے ہیں اس کے نزدیک دو شخص جس میں سیت کے شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے اس پر قربانی ضروری نہیں تو ان کے نزدیک ایسے شخص کے حق میں قربانی نفل ہوگی۔

قربانی کے وجوب یا سیت کے شرط:

۱۳- اگر قربانی اگر نذر کی وجہ سے واجب ہوئی ہو تو اس کے وجوب کے شرائط وہی ہیں جو نذر کے ہیں، اور وہ ہیں: سلام، بلوغ، عقل، آزادی اور اختیار۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے ”باب النذر“ کی طرف رجوع کیا جائے۔

اور اگر شریعت کی طرف سے واجب ہو (ان لوگوں کے نزدیک جو اس کے وجوب کے قائل ہیں) تو اس کے وجوب کی چار شرطیں ہیں۔ امام محمد اور زفر نے مزید دو شرطوں کا اضافہ کیا ہے، اور جو لوگ اس کے عدم وجوب کے قائل ہیں ان کے نزدیک یہ شرائط یا ان میں سے بعض شرائط قربانی کی سیت میں بھی ضروری ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے اس کی سیت کے لئے ایک شرط کا اضافہ کیا ہے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۴- پہلی شرط: اسلام ہے، لہذا کافر پر قربانی واجب نہیں، نہ وہ اس کے لئے مستنون ہے، یہ نذر قربانی عبادت ہے، اور کافر عبادت کا اہل نہیں، لیکن خلیفہ کے روایک اسلام کا جو اس پر سے وقت میں ضروری نہیں جس میں قربانی کی جاتی ہے، بلکہ آخر وقت میں اس کا پورا جانا کافی ہے، یہ نذر وجوب کا وقت ہے، جب سے بچ جاتا ہے، لہذا اس کے وجوب کے لئے وقت کے کچھ حصے کا بقی رہنا بھی کافی ہے، جیسا کہ نماز (کہ اگر کوئی شخص کسی نماز کے آخر وقت میں سہم قبل کرے جس میں اس نماز کی ادائیگی ہو سکتی ہے تو وہ نماز اس پر فرض

وعدہ میں کسی غیر متعین جانور کی قربانی کی نذر ماثلاً اس کے وعدہ میں جو قربانی (اس نذر کی وجہ سے) واجب ہوئی اس کے لئے ایک بکری مقرر ہو تو وقت پر اس کی قربانی اس پر واجب ہو جائے گی۔

دو شافعیہ نے صراحت کی ہے کہ جس شخص نے کسی متعین جانور کی قربانی کی نذر مانی لیکن اس جانور میں کوئی ایسا عیب ہے جو اس کی قربانی کی صحت سے مانع ہے تو اس کی نذر صحیح ہو جائے گی اور اس نے اپنے اپنے جس چیز کا التزام کیا ہے اسے پورا کرنے کی خاطر وقت پر سے نذر کرنا واجب ہوگا، اور اس پر اس کا بدلہ واجب نہیں ہے۔

اور جس نے اپنے وعدہ میں قربانی کی نذر مانی اور پھر ایک ایسی بکری متعین کی جس میں کوئی عیب ہے پھر قربانی کی صحت کے لئے مانع ہے تو اس کی تعیین صحیح نہ ہوگی، مگر یہ کہ اس نے عیب دار جانور کی قربانی کی نذر مانی ہو، مثلاً اس نے یوں کہا کہ مجھ پر لازم ہے کہ ایک ایسی لنگڑی بکری قربان کروں جس کا سر پہن کھلا ہو۔

حنابلہ کا قول بھی شافعیہ کی طرح ہے، فرق صرف یہ ہے کہ انہوں نے متعین جانور کو اس سے بہتر جانور سے بدلنے کی اجازت دی ہے، کیونکہ یہ نذر، کے لئے ریا، دفع بخش ہے۔

نذر کی وجہ سے قربانی کے واجب ہونے کی دلیل یہ ہے کہ قربانی اللہ تعالیٰ کی عبادت ہے، اور اس کی جس سے واجب ہے جیسے کہ تمتع کی عبادت، اس سے یہ تمام عبادت کی طرح نذر کی وجہ سے واجب ہو جائے گی، اور نذر کی وجہ سے جو وجوب ہوتا ہے اس میں مال اور ارتقیر، بلوغ برہن ہیں۔

نفلی قربانی:

۱۲- جو لوگ قربانی کو واجب کہتے ہیں ان کے نزدیک دو شخص جس میں اس کے وجوب کے شرائط میں سے کسی شرط کے نہ پائے جانے کی

ہے۔ کیونکہ حدیث میں ہے: ”مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَمْ يَصْخُفْ فَلَا يَفْرُسُ مَصْلَحًا“ (۱) (جس شخص کے پاس وسعت ہو پھر بھی وہ قربانی نہ کرے۔ تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ جائے)، وسعت کے معنی مالدار کے ہیں، خفیہ کے نزدیک یہ مالدار اس طرح متحقق ہوگی کہ انسان کی طبیعت میں دوسو درہم یا بیس دینار ہوں یا کوئی سی فی ہو جس کی قیمت اس حد کو پہنچ جائے بشرطیکہ وہ اس کے مکان، جو بیچ اہلیہ اور قرض کے علاوہ ہو (۲)۔

مالیہ فرماتے ہیں کہ نفاذ کا حق اس طرح ہوگا کہ قربانی کرنے کی وجہ سے قربانی کرنے والا اگر اس بار نہ ہو جائے کہ قربانی کے جانور کی عمر یہ اسی میں جو پیشہ لگد ہے ہوں اسے اس سال اپنی ضروریات میں اس کی حاجت نہ پائے (۳) (یعنی اس کی ضروریات سے زائد ہو)۔

ثانیہ کہتے ہیں کہ قربانی اس کے لئے مسنون ہے جسے اس کی قدرت ہو، اور قادر وہ ہے جو اتنے مال کا مالک ہو جس سے قربانی کا جانور حاصل کر سکے اور یہ مال اس کے عید ملائی اور ایام تشریق کے زمانے کی ضروریات سے زائد ہو (۴)۔

۱۷- چوتھی اور پانچویں شرط: بلوغ اور عقل ہے، امام محمد اور ظفر رحمہما اللہ نے ان دونوں شرطوں کا اضافہ کیا ہے، امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف نے یہ شرطیں نہیں لگائی ہیں، ابوداؤد شیعہ کے نزدیک سربچہ اور بمنون مال، انہوں تو ان کے مال میں قربانی، جب ہے، اس سے اگر باپ یا بھی ان کی طرف سے ان کے مال سے قربانی رد ہیں تو امام ابوحنیفہ اور ابو یوسف کے قول کی رو سے وہ ضامن نہیں ہوں گے، امام محمد اور امام ظفر کے قول کی رو سے ضامن ہوں گے، یہ اسی طرح

ہو جاتی ہے، اسی طرح دین ذیل تمام شرائط کے بارے میں کہا جائے گا جو لوگ قربانی کے، وجوب یا اس کی سنیت کے قائل ہیں، اس شرط پر اس سبب کا اتفاق ہے، بلکہ یہ ظن قربانی کے لئے بھی شرط ہے۔

۱۵- دوسری شرط: قیامت ہے، لہذا مسافر پر قربانی واجب نہیں، کیونکہ اس کی ادائیگی نہ ہر قسم کے مال سے ہوتی ہے اور نہ زمانے میں ہوتی ہے، بلکہ مخصوص وقت میں مخصوص جانور کے ذریعہ ہوتی ہے، اور مسافر کو ہر جگہ قربانی کے وقت میں جانور فراہم نہیں ہو پاتا اس سے اگر نہ مسافر پر قربانی واجب قرار دیں تو اسے قربانی کا جانور اپنے ہمرالے کر چلنے کی ضرورت ہوگی، اور اس میں جو حرج ہے وہ پوشیدہ نہیں، یہ پھر قربانی کی خاطر اسے سفر ہی ترک کرنا پڑے گا اور اس میں ضرر ہے، اس لئے ضرورت کا تقاضا ہے کہ اس پر قربانی واجب قرار نہ دی جائے، بخلاف معیم کے، چاہے وہ حج ہی کیوں نہ کر رہا ہو، اس سے کہ مانع ہے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ ان کے اہل خانہ میں سے جو لوگ حج نہ کرتے وہ انہیں جائزین بنا کر قربانی کی قیمت ان کے سپرد کر دیتے تاکہ وہ دن کی طرف سے بطور تطوع قربانی کریں (۱)۔

اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ وہ ایسا اس لئے کرتے تھے کہ وہ لوگ اپنی طرف سے قربانی کریں نہ کہ حضرت ابن عمرؓ کی طرف سے، لہذا احتمال کے ساتھ وجوب ثابت نہیں ہو سکتا۔

یہ حنفی کا مذہب ہے جو اس کے وجوب کے قائل ہیں، لیکن جو لوگ اسے سنت کہتے ہیں اس کے نزدیک یہ شرط نہیں ہے، اسی طرح ظن قربانی میں بھی قیامت کی شرط نہیں ہے، کیونکہ اس کے سنت یا نفل ہونے کی صورت میں کوئی حرج لازم نہیں آتا۔

۱۶- تیسری شرط: مالدار کے جسے بیمار (خوشحالی) بھی کہا جاتا

(۱) یہ حضرت ابن عمرؓ کا ہے۔

(۱) عودۃ خمس کما لہ سعة ولم یصخ، کی ترجمہ (فقہ ۶) میں لکھا ہے۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ص ۵۸۸۔

(۳) البدول ص ۱۱۸۔

(۴) البحر علی الصحیح ص ۲۹۵۔

کا اختلاف ہے جو صدقہ فطر میں ہے، فریقین کے دلائل کی تحصیل جانے کے لئے ”صدقہ فطر“ کی اصطلاح دیکھی جائے۔  
۱۸- وہ دی جس پر کبھی جنون جاری رہتا ہے اور کبھی افاقہ ہو جاتا ہے، جنون وفاق میں اس کے حال کا اعتبار کیا جائے گا، اگر وہ قزمانی کے دنوں میں مجنون ہو تو اس میں بھی اختلاف ہے، اور اثر افاقہ کی حالت میں ہو تو بغیر کسی اختلاف کے اس کے مال میں قربانی واجب ہوگی اور یک قول یہ ہے کہ وہ تندرست کے حکم میں ہے۔

ورای کو صاحب ”بدائع“ نے جوابت کیا ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ وجوب کے قول کو ترجیح دی جائے، لیکن صاحب ”الکافی“ نے عدم وجوب کے قول کو صحیح قرار دیا ہے، ابن اثیر نے اسی کو راجح کہا ہے، اور صاحب ”الدر المختار“ نے اسی پر اکتفا کیا ہے، اور ”موہب الرحمن“ کے متن سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ مسئلہ پر اقوال میں سے صحیح قول ہے، علامہ ابن عابدین فرماتے ہیں کہ اس قول کو صاحب ”ملک علی البحر“ نے اختیار کیا ہے، کیونکہ انہوں نے سے مقدم کیا ہے، اور اس کے مقابل دوسرے قول کو صیغہ تصعیف ”قیل“ کے ساتھ بیان کیا ہے (۱)۔

یہ سب مسئلہ کی رائے ہے۔

مالکیہ کہتے ہیں کہ قربانی کے سنت ہوئے میں عقل، بلوغ کی شرط نہیں ہے، لہذا ولی کے لئے چھوٹے بچے، اور مجنون کی طرف سے ان کے مال سے قربانی کرنا مسنون ہے، خود وہ دونوں یتیم ہوں (۲)۔

شافعیہ کہتے ہیں کہ ولی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے مجورین کی طرف سے ان کے مال سے قربانی کرے، لیکن اگر ولی باپ یا ”ابو“ ہو تو وہ اپنے مال سے ان کی طرف سے قربانی کر سکتے ہیں، اس صورت میں گویا

کہ اس نے انہیں جانور کا مالک بنادیا اور اس کی طرف سے ذبح کر دیا تو وہی کوں پر حسان کرنے کا اور نہیں قربانی کا ثواب ہوگا۔  
حنابلہ خصال یتیم کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اس کا ولی اس کی طرف سے اس کے مال سے یعنی مجور کے مال سے قربانی کرے گا، اور یہ عید کے دن طرہ سے کے ہے، طور وجوب کے نہیں ہے (۳)۔

۱۹- قزمانی کے سات ہونے کے لئے تہ مالکیہ نے ایک شرط ذکر کی ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ شخص حاجی نہ ہو، یہ تکہ حاجی سے شریعتاً قربانی کرنے کا مطالبہ نہیں یا جائے گا خود وہ منی کے مدبر ہو یا غیر منی میں، غیر حاجی سے قربانی کا مطالبہ ہے، خود وہ عمرہ کر رہا ہو یا منی میں ہو (۴)۔  
۲۰- ہونا یا شہر کا ہونا قربانی کے وجوب یا سبیت کی شرط نہیں ہے، لہذا قربانی جس طرح مردوں پر واجب ہوتی ہے اسی طرح عورتوں پر بھی واجب ہوتی ہے، اور جس طرح شہر میں منیم لوگوں پر واجب ہوتی ہے، اسی طرح بستیوں، دیہاتوں میں رہنے والوں پر بھی واجب ہوتی ہے، اس لئے کہ وجوب یا سبیت کے دلائل سب کو شامل ہیں۔

انسان کا اپنے مال سے اپنے بڑے کی طرف سے قربانی کرنا:

۲۱- اگر لڑکا بالغ ہو تو اس کے باپ یا ”اپر اس کی طرف سے قربانی واجب نہیں ہے، لیکن ما بالغ لڑکے پر چوتھے کے پاس اگر مال ہو تو اس کا حکم پہلے گزر چکا ہے، اگر ان کے پاس مال نہ ہو تو امام ابوحنیفہ

(۱) البحر علی الحج ۳۰۰

(۲) المنی لابن قدامہ ۱۱/۱۰۸، ۹۵

(۳) حاشیہ الدر المنی علی الشرح الکبیر ۱۱۹/۲

(۴) حاشیہ ابن عابدین ۲۰۰/۵

(۱) الدر المختار مع حاشیہ رد المحتار ۲۰۱/۵

(۲) حاشیہ الدر المنی علی الشرح الکبیر ۱۱۹/۳

قسم وہ ہے جس کا تعلق قربانی سے ہے، دوسری قسم وہ ہے جس کا تعلق قربانی کرنے والے سے ہے، اور تیسری قسم کا تعلق قربانی کے وقت سے ہے۔

پہلی قسم: قربانی کی ذات سے متعلق شرط:

۲۳- پہلی شرط: جو تمام مذاہب کے درمیان متفق طریقہ ہے، یہ ہے کہ قربانی کا جانور مویشی میں سے ہو، اور وہ انت ہے، خواہ وہ عربی ہو یا غیر عربی<sup>(۱)</sup>، اور پانچ گائے اور جوئیس<sup>(۲)</sup> (بھینس) ہے، اور بھیجہ بکری اور بچہ ہے اور اس میں سے ہر سنف کے تین اور مادہ دونوں کی قربانی جائز ہے۔

ابن ابوشمس مویشی (مذکورہ بالا جانوروں) کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی کرے، خواہ وہ چوپایہ ہو یا پرندہ، اس کی قربانی صحیح نہ ہوگی، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لَّذِكْرِهِمْ إِنَّهُمْ عَلَىٰ مَا رَزَقْنَاهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ"<sup>(۳)</sup> (اور ہم نے ہر امت کے لئے قربانی کرنا اس غرض سے مقرر کیا تھا کہ وہ ان محسوس چوپایوں پر اللہ کا نام لیں جو اس نے ان کو عطا فرمایا تھا)، اور اس لئے بھی کہ نبی ﷺ سے ان مویشی جانوروں کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی منقول نہیں ہے، لہذا اگر کوئی شخص قربانی

سے اس مادہ میں دو روایتیں ہیں:

ہل: یہ کہ اس پر قربانی واجب نہیں ہے، یہ ظہر روایت ہے اور اسی پر فتویٰ ہے، کیونکہ اصل یہ ہے کہ انسان پر ہرے کی طرف سے کوئی چیز واجب نہیں ہوتی، خصوصاً عبادتیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "وَأَنْ تَقُومُوا لِلنَّاسِ إِلَّا مَا سَعَىٰ"<sup>(۱)</sup> (اور یہ کہ انسان کو صرف اپنی عبادت کے لئے کی جائے)، "لَهَا مَا كَسَبَتْ"<sup>(۲)</sup> (اس کو ثواب بھی اسی کا ہوتا ہے جو اس سے کرے)۔

اس لئے اس پر اس کے باطل لڑکے اور چترے کی طرف سے قربانی واجب نہیں ہے۔

وہم: یہ ہے کہ قربانی واجب ہے کیونکہ انسان کا بچہ اس کا ہے، اسی طرح اس کا چتر بھی تو سب اس پر اپنی طرف سے قربانی کرنا واجب ہے تو صدقہ اور پر قیس کرتے ہوئے اپنے لڑکے اور چترے کی طرف سے بھی قربانی واجب ہوگی۔

پھر ظہر روایت کی منیہ پر (جو عدم وجوب کا قول ہے) انسان پر واجب یہ ہے کہ وہ اپنے باطل لڑکے اور چترے کی طرف سے اپنے ماں سے قربانی کرے<sup>(۳)</sup>، اور اپنے لڑکے کے بیٹے سے مراد وہ قسم ہے جو اپنے ماں کی ولایت میں ہو، جمہور کا جو مذہب چلے گا، رائے قبول اس کے موافق ہے۔

قربانی کی صحت کے شرائط:

۲۴- قربانی کے کچھ شرائط ہیں جو اس کو "تمام" بنوں کو شامل ہیں، اس کی تفصیل کے لئے دیکھئے: "بالحج"، اور کچھ شرائط وہ ہیں جو قربانی کی صحت کے ساتھ خاص ہیں، ان کی تفصیل میں: ایک

(۱) سورہ انفج ۹

(۲) سورہ بقرہ ۲۸۶

۳ الحدیث ۱۳/۱۵، الدر المختار مع حاشیہ ابن عابدین ۵/۲۰۰

(۱) عرب عربی کی جمع ہے اور عربی اء کے فخر، اء کی تشدید ہونا اء کے سرور کے ساتھ وہ بھی نا کو فخر دے کر اء کو الف سے بدل دیا جاتا ہے (بخاری)، یہ قرآنی صحت ہے (دیکھئے القاسوس، انجم الوسیط) اور یہاں اس سے غیر عربی صحت مراد ہے اس کا واسطہ اء کے ضم، خاء کے مکون اور اء کی تشدید کے ساتھ ہے۔

(۲) جو ہمیں "جاسوس" کی جمع ہے اور وہ گائے کی ایک قسم ہے جو سیاہ رنگ کی اور بڑے دیشولی ہوتی ہے اور یہ لفظ "گاسوس" کا عرب ہے۔ ایک کے لئے "جاسوسہ" کہا جاتا ہے (دیکھئے القاسوس، انجم الوسیط)۔

(۳) سورہ انفج ۳۳

نی نیت سے مرثعہ کرے تو کافی نہیں ہوگا۔

اسی شرط سے متعلق یہ بھی ہے کہ بکری ایک فرد کی طرف سے کافی ہے، اور اہنت، گائے (بھینس) سات افراد کی طرف سے کافی ہے، اس لئے کہ حضرت جابر بن عبد اللہؓ ہے، "وہ فرماتے ہیں: "سحرنا مع رسول اللہ ﷺ عام الحديبية البلدة عن سبعة والبصرة عن سبعة" (۱) (ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے سال اہنت سات افراد کی طرف سے اور گائے سات افراد کی طرف سے قربانی کی)۔

حضرت علی، ابن عمر، ابن مسعود، ابن عباس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے: حاء، حاس، سام، حسن، عمر، بن، یثار، ثاری، اور علی، ابو ثار، ورنہ اہل علم ہی کے قائل ہیں، حسب ثنائیہ اور تنابذ کا یہی قول ہے (۲)۔

حضرت ابن عمرؓ سے ایک دوسری روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: "لا تنحرني نفس واحدة عن سبعة" (۳) (ایک جانور سات افراد کی طرف سے کافی نہیں ہو سکتا)، اور مالکیہ کہتے ہیں کہ گوشت یا قیمت میں شرکت سے قربانی (سب کی طرف سے) کافی نہیں ہوگی، نہ بکری میں، نہ منہ میں، نہ گائے میں، یہیں ایک قربانی جس کا مالک ایک شخص ہے، اگر وہ سے اپنی طرف سے، اپنے غریب، اللہ بن اور چھوٹے، نابالغ بچوں کی طرف سے قربانی کرے گا تو یہ قربانی کافی ہو جائے گی، یہی طرح یہ بھی کافی ہے کہ انسان ایک قربانی کو جس کا وہ تنہا مالک ہے، دوسروں کو اپنے ساتھ شائب میں شریک کرے تو نیت سے قربانی کرے یہ نیت کرے کہ وہ پوری قربانی اس کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہو، جیسا کہ پہلے گدرا (آخر دور ۹)۔

(۱) حضرت جابر کی حدیث "سحرنا مع رسول اللہ ﷺ عام الحديبية البلدة عن سبعة والبصرة عن سبعة" (۲/۹۵۵ طبع مجلس) کے لئے کی ہے۔

(۲) الحدیث ۱۶۹۵، المجموع المردی ۸/۸۸، سنن ابن ماجہ ۱۱/۹۶، ۱۸۔  
۳۔ یعنی لاسی قد امہ۔

۲۳-۱۔ دوسری شرط یہ ہے کہ جانور قربانی کی عمر کو پہنچ گیا ہو یعنی یہ کہ اہنت، گائے اور بکری مٹی ہوں یا اس سے زیادہ عمر کے ہوں، اور میند حاجت ہو یا اس سے زیادہ عمر کا، لہذا میندھے کے علاوہ دوسرے جانوروں کی قربانی مٹی ہونے سے قبل، میندھے کی جذت سے قبل جائز نہیں ہے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "لا تدبحوا الا مسنة الا ان يمسر عبيكم فادبحوا جدعة من الضان" (۱) (تم صرف مردہ کو ذبح کرنا، والا یہ کہ تم پر شہداء ہو جائے، تو میندھاٹھ سے جذت کو ذبح کرنا)، اور مردہ مردہ جانور بے یقینی یا اس سے زیادہ کا ہو یہ بات نوہی نے اہل لغت سے نقل کی ہے (۲)۔

اور اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "نعمت الاضحية الجذع من الضان" (۳) (میندھاٹھ جذت بہترین قربانی ہے)، اس شرط پر فقہاء کا اتفاق ہے، لیکن مٹی اور جذت کی تفسیر میں ان کے درمیان اختلاف ہے (۴)۔

۲۵- حنفیہ اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ میندھاٹھ کا جذت وہ ہے جس

(۱) مدعیہ: "لا تدبحوا الا مسنة" کی روایت مسلم وغیرہ نے حضرت جابر سے کی ہے (صحیح مسلم ۱۵۵۵ طبع مجلس)، حدیث کے کلمے "الا ان يمسر" ابی احمد کے ظہر سے مطوم ہوتا ہے کہ جذت صرف اس وقت جائز ہے جب کہ مسنہ کا پا اٹھل ہو جائے، لیکن اس کا عمل یہ ہے کہ جو شخص مردہ کا قربانی کرنا چاہے اسے چاہے کہ وہ جذت کی قربانی صرف اس صورت میں کرے جب کہ مسنہ کا پا اٹھل ہو۔

(۲) المجموع ۸/۳۴۔

(۳) حدیث "نعمت الاضحية..." کی روایت ترمذی نے کی ہے، اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے (سنن ترمذی ۳۷۲، منہب المرایہ ۶/۲۶)۔

(۴) مٹی وہ جانور ہے جس کے انگلی دانت گر گئے ہوں اور منہ میں پا ٹھوڑا (انگلی دانت) ہوئے ہیں اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب جانور کسی متعین مردہ پہنچ گیا ہو جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا۔

نے چھ ماہ مکمل کر لئے ہوں، اور ایک قول یہ ہے کہ چھ ماہ سے زائد مکمل کر لئے ہوں، اور جو بھی مثل ہو یکن یہ ضروری ہے کہ وہ ایسا نہ ہو کہ گر سے ٹاپا (سال بھر لے جا رہوں) کے ساتھ ملایا جائے اور سے دیکھئے، لوں کو پتہ نہ ملے (کہ وہ سال بھر کا نہیں ہے)، اور مینڈھا ور بکری میں سے مٹی سال بھر کا جانور کہلاتا ہے، اور گائے دو سال کی اور بھٹ پانچ سال کا<sup>(۱)</sup>۔

اور مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ مینڈھا کا جذع وہ ہے جو قمری لحاظ سے سال بھر کا ہو اور دوسرے سال میں داخل ہو گیا ہو خواہ دوسرا سال ابھی شروع ہی ہوا ہو، اور بکری کے مٹی کی تفسیر انہوں نے یہ کی ہے کہ جو سال بھر کا ہو اور دوسرے سال میں پوری طرح داخل ہو گیا ہو، مثلاً سب کے بعد ایک ماہ گزر چکا ہو، اور گائے کے مٹی کی تفسیر یہ کی ہے کہ جو تین سال کی ہو، اور چوتھے سال میں داخل ہوئی ہو، اگرچہ پوری طرح داخل نہ ہوئی ہو، اور سب کا مٹی وہ ہے جو پانچ سال کو پہنچ کر چھ سال میں داخل ہوئی ہو، اگرچہ پوری طرح داخل نہ ہو ہو<sup>(۲)</sup>۔

اور شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ جذع وہ ہے جو ایک سال کا ہو، و فرماتے ہیں کہ اگر سال سے قبل چھ ماہ پورے ہوئے کے بعد اگلے دنوں، انت گرجا میں تو اس کی قربانی درست ہوگی، اور بکری میں مٹی کی تفسیر یہ کی ہے کہ وہ دو سال کی عمر کو پہنچ گئی ہو، اسی طرح گائے<sup>(۳)</sup>۔

۲۶- تیسری شرط قربانی کے جانور کا ظہر عیوب سے پاک ہونا ہے، اور یہ وہ عیوب ہیں جو چربی یا گوشت میں غص پیدا کریں، سوئے ان عیوب کے جو اس سے مستثنیٰ ہیں۔

اس شرط کی رو سے درج ذیل جانوروں کی قربانی درست نہیں:  
(۱) اندھا جانور۔

(۲) کالا جانور، جس کا کالا ہونا بالکل ظاہر ہو، اور کالا وہ ہے جس کی ایک آنکھ کی بینائی ختم ہوئی ہو، اور کتابدہ نے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ جس کی آنکھ ہنسنے لگی ہو اور مدھی ہوئی ہو، یہ تک وہ ایک پندیرہ عضو ہے، تو اگر آنکھ باقی ہو تو یہ جانور کی قربانی اس کے نزدیک درست ہے، خواہ اس کی آنکھ پر کسی سفیدی ہو جو دیکھنے سے مانع ہو۔

(۳) وہ جانور جس کی پوری زبان کٹ گئی ہو۔

(۴) جس کی زبان کا بڑا حصہ کٹ گیا ہو، اور شافعیہ کہتے ہیں کہ زبان کے تھوڑے حصے کا کٹ جانا بھی قربانی کے سے مضر ہے۔

(۵) وہ جانور جس کی ناک کٹ گئی ہو۔

(۶) وہ جانور جس کے دونوں کان کٹے ہوں یا ایک کان کٹ ہو، اسی طرح سنا، اور یہ وہ جانور ہے جس کے دونوں کان یا ایک کان بیدارگی طور پر نہ ہو، کتابدہ کا سنا کے سلسلہ میں اختلاف ہے۔

(۷) وہ جانور جس کے دونوں کانوں میں سے کسی ایک کان کا بڑا حصہ کٹ گیا ہو، اور برے حصے کی تفسیر میں اختلاف ہے، ایک روایت لی رہے حسب کا مذہب یہ ہے کہ کٹیشہ وہ ہے جو ایک تہائی سے زیادہ ہو، اور دوسری روایت یہ ہے کہ ایک تہائی یا اس سے زیادہ کٹیشہ ہے، تیسری روایت یہ ہے کہ نصف یا اس سے زیادہ کٹیشہ ہے، یہ عام ہوئے نصف کا قول ہے، چوتھی روایت یہ ہے کہ چوتھائی یا اس سے زیادہ کٹیشہ ہے۔

مالکیہ کہتے ہیں کہ کان کے ایک تہائی یا اس سے کم کا کٹ جانا مضر نہیں ہے۔

شافعیہ کہتے ہیں کہ مطلقاً کان کے کچھ حصہ کا کٹ جانا مضر ہے۔

کتابدہ کہتے ہیں کہ کان کے اکثر حصے کا کٹ جانا مضر ہے۔

(۱) التہذیب مع تفسیر فتح القدیر ۶/۸۸۷، البدیع ۶/۲۵، حاشیہ ابن ماجہ ۱۰۰-۹۹/۱۱۔

(۲) حاشیہ الدر المنثور علی المشرح للکبیر ۱۱۹/۱۱۹۔

(۳) المجموع الموعود ۸/۳۹۳، حاشیہ البیہری علی الصحیح ۳۹۵/۳۹۵۔

## کُضِیَہ ۲۷

(۳) وہ جانور جس کی دم کٹ گئی ہو، یا پیدائشی طور پر دم نہ ہو، ایسے جانور کو عربی میں بترء (مردود) کہا جاتا ہے، کتابدہ کا اس دونوں میں اختلاف ہے چنانچہ دفرماتے ہیں کہ دونوں کی قربانی درست ہے۔ ثنائیہ کے ردیک جس کی دم ٹٹی ہو اس کی قربانی جائز نہیں اور جس کی دم پیدائشی طور پر نہ ہو اس کی قربانی جائز ہے۔

(۱۳) وہ جانور جس کی دم کا بڑا حصہ کٹ گیا ہو، مالکیہ فرماتے ہیں کہ ایک تہائی یا اس سے زیادہ حصہ کٹ گیا ہو تو درست نہیں ہے۔ ثنائیہ کہتے ہیں کہ دم کے تھوڑے حصے کا کٹ جانا بھی مضر ہے، کتابدہ کہتے ہیں کہ پوری دم یا اس کے کچھ حصہ کا کٹ جانا مضر نہیں ہے۔ (۱۵) یاد جانور جس کی بیداری ظاہر ہو، یعنی جو سے دیکھتے سمجھ لے کہ یہ بیمار ہے۔

(۱۶) دو کُزمرہ، یاد جانور جس کی بیدی کا کوہ (قی) خشک ہو گیا ہو، قی مودو اسے جو بیدی کے اندر ہوتا ہے، ایسے جانور کی قربانی درست نہیں، اس لئے کہ کامل اخلاقت ہونا ظاہر کی امر ہے، پس جب کہ اس کے خلاف ظاہر ہو تو یہ یک نقص ہو گیا۔

(۱۷) مہرمتہ لا طبا، یہ وہ جانور ہے جس کا عدت کی وجہ سے وہ شہتہ ہو گیا ہو۔

(۱۸) جالائہ: یہ وہ جانور ہے جو گندہ کھاتا ہے، اور کچھ نہیں کھاتا، تو جب تک اس کا اعتبار نہ دیا جائے اس کی قربانی درست نہیں، اور اعتبار یہ ہے کہ اگر اس سے تورا سے چائیں، نوں تک باندھ کر رکھ جائے، اور کائے ہے تو میں، نوں تک، اور بکری ہے تو اس دونوں تک۔

۷۴- یہ مثالیں حنفیہ کی کتابوں میں مذکور ہیں، ایسے جانوروں کی جس کی قربانی درست نہیں ہے کچھ اور کی مثالیں دوسرے مذاہب کی کتابوں میں مذکور ہیں۔

ان میں سے کچھ موطیہ جمہیں مالکیہ سے دیریا ہے، چنانچہ وہ

”وہ اس سلسلہ میں صلی یہ حدیث ہے: ”ان السبعیہ یسکتہ بھی ان یصحی بعضہم الاذن“ (۱) (بنا علیہ نے کان کے جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے)۔

(۸) وہ کُزمرہ جو جس کا سترہاں ظاہر ہو، یہ وہ جانور ہے جو اس سے چل کر مدح تک نہ جاتے۔ مالکیہ اور ثنائیہ نے اس کی نقصان دہی کے لئے جو اپنے ساتھیوں کی طرح نہ چل سکتے۔

(۹) جذامہ، یعنی وہ جانور جس کا کھلایا بچھا، بچر کٹا ہوا ہو، اسی طرح وہ جانور جس کے گلے پر پچھسے بچ میں سے کوئی ایک پیدائشی طور پر نہ ہو۔

(۱۰) جذامہ، یعنی وہ جانور جس کے قینوں کے سرے کٹے ہوئے ہوں یا خشک ہو گئے ہوں۔

ثنائے کہتے ہیں کہ قین کے سرے کے کچھ حصے کا کٹ جانا بھی مضر ہے، مالکیہ کہتے ہیں کہ جس جانور کا پورا قین خشک ہو گیا ہو، اس کی قربانی درست نہیں، اور اگر وہ قین کے بعض حصے سے مٹ پاتی ہو تو اس کی قربانی درست ہے۔

(۱۱) وہ جانور جس کی چمکتی کٹ گئی ہو یا پیدائشی طور پر نہ ہو، ثنائیہ کا اس میں اختلاف ہے، دفرماتے ہیں کہ جس جانور کی چمکتی حلقہ نہ ہو اس کی قربانی درست ہے، اور جس کی چمکتی کٹ گئی ہو اس کی قربانی درست نہیں۔

(۱۲) وہ جانور جس کی چمکتی کا بڑا حصہ کٹ گیا ہو، ثنائیہ فرماتے ہیں کہ چمکتی کے تھوڑے حصے کا کٹ جانا بھی قربانی کے لئے مضر ہے۔

(۱۳) حدیث: ”ان السبعیہ یسکتہ بھی ان یصحی بعضہم الاذن“ کی روایت ابو ذر، ۳۳۸ طبع عزت حمید دھاس، احمد (۸۳/۱ طبع المصنف) اور ترمذی (۳۸۷ طبع النسخ) نے کی ہے، اور اسے صحیح قرار دیا ہے منذری نے کہا کہ ترمذی نے جو اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے وہ کامل خود ہے منذری کی مختصر میں ابی لکھ ہے ۸۳/۱۰ طبع کرم دارالمعرفہ۔

## مضمیمہ ۲

اور جو اصل جوں تمام عیوب سے پاک ہونے پر دلالت کرتی ہے  
سنن صحیح حدیث ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "لا تعجریء من  
الصحابا أربع العوراء البین عورھا، والعرجاء البین  
عرجھا، والمريضة البین مرضھا والعجفاء التي لا نفی"<sup>(۱)</sup>  
(چار قسم کے جانوروں کی قربانی درست نہیں: کاٹا جانور جس کا ٹانگہ پر  
کٹا ہوا ہو، ٹخرا جانور جس کا ٹخرا پر کٹا ہو، بیمار جانور جس کی  
بیاری خلع ہو، و جانور جس کی ہڈی کاٹا، خشک ہو یا ہو)۔

اور جہری، سنن صحیح حدیث ہے جو آنحضور ﷺ سے مروی ہے کہ  
آپ ﷺ نے فرمایا: "استشرفوا العین والأذن"<sup>(۲)</sup> (کچھ  
انہیں کان کو غور سے دیکھو) یعنی آفات سے اس کے سلامت ہونے کا  
اطمینان حاصل کرلو، اسی طرح سے صحیح حدیث ہے کہ: "انہ بھی أن  
بصحي بعضباء الأذن"<sup>(۳)</sup> (نبی ﷺ نے پھٹے کان والے  
جانور کی قربانی سے منع فرمایا ہے)۔

فقہاء نے ان جانوروں کے ساتھ جن کا ان احادیث میں ذکر  
ہے ان جانوروں کو بھی شامل کیا ہے جن میں کٹا ہوا ہڈی، عجیب ہو۔

فرماتے ہیں کہ (بکاء) یعنی کونٹے جانور کی قربانی، (غراء) و جانور  
جس کے منہ سے دہر آتی ہو، انہوں نے اس کے جوار (نجاست  
کھانے والے) ہونے اور بہت زیادہ بدبھنسی والے ہونے کی قید نہیں  
لگائی ہے، اسی طرح سماء (بہرے جانور) کی قربانی درست نہیں<sup>(۱)</sup>۔  
کچھ مثالیں وہ ہیں جنہیں شافعی نے دیکھا ہے کہ "ھیاء" کی  
قربانی درست نہیں ہے، اور یہ وہ جانور ہے جسے ایسے چاس کی بیماری  
لاحق ہو کہ اس کے رچے ہوئے پانی پینے سے یہ اب نہ ہو، اور جو  
زمین میں کھوتا پھرے بین چے نہیں۔

اسی طرح حامد جانور کی قربانی صحیح قول کی رہے، درست نہیں،  
کیونکہ حمل پھٹ کر مر رہا ہے، اور گوشت بھی اب ہو چکا  
ہے<sup>(۲)</sup>۔

کچھ مثالیں وہ ہیں جنہیں حنابلہ نے دیکھا ہے کہ "مصماء" کی  
قربانی درست نہیں<sup>(۳)</sup>، اور یہ وہ جانور ہے جس کے سینک کا خول  
ٹوٹ گیا ہو<sup>(۴)</sup>، اور وہ شخصی جس کا آلہ تناسل اور دونوں نصیبے ایک  
ساتھ کٹ گئے ہوں، ماں، مر، دونوں میں سے کوئی ایک کٹا ہو اس کی  
قربانی درست ہے<sup>(۵)</sup>۔

(۱) حدیث: "لا تعجری من الصحابا أربع" کی روایت ابوداؤد  
(۳۵۳۳ طبع عزت حیدر عباس) (سنن ابی داؤد) (۲/۲۱۳ طبع المکتبۃ النجفیہ) اور  
ترمذی (سنن ترمذی ۸۶۳۳ طبع المکتبۃ النجفیہ) نے کی ہے، اور ترمذی کے الفاظ  
درج ذیل ہیں: "کلا بصحي بالمرجاء البین عورھا، ولا بعوراء البین  
عورھا ولا بالمريضة البین مرضھا ولا بالعجفاء التي لا نفی"،  
اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۲) حدیث: "استشرفوا العین والأذن" کی روایت ابوداؤد (۱۰۸۹-۱۳۹۰ طبع  
المکتبۃ النجفیہ) اور ابوداؤد (۳۵۳۳ طبع عزت حیدر عباس) نے کی ہے، اور ترمذی  
نے درج ذیل الفاظ کے ساتھ اس کی روایت کی ہے: "انہ لا یستشرف  
العین والأذن" (تحت الاحوذ ۵/۸۲-۸۳ طبع المکتبۃ النجفیہ) اور ترمذی  
نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۳) حدیث: "أن البی یبطل البی أن یصحي بعضباء الأذن" کی ترمذی  
کذا روایت ہے (تقریر ۲۶)۔

(۱) مسند امام مالک ۳/۳۰۹  
(۲) المجموع لمصنوع ۸/۳۰۰  
(۳) مصماو "مطالب ولی الہی" کے نسخہ میں صا کے ساتھ ہے، لیکن علامہ  
ابن عابدین کے حاشیہ میں ہے: وہ جانور جس کے سینک کا کچھ حصہ ٹوٹ  
گیا ہو، اس کا نام غراء کے ساتھ مکتلا اور کٹا گیا ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اس  
کی قربانی درست ہے۔  
(۴) مطالب ابی الہی ۲/۳۶۵  
(۵) قرآن سابقہ حائلوں کے سلسلہ میں دیکھئے: البدائع ۵/۵۵-۵۶،  
ابن عابدین ۵/۴۱۴، ۴۱۳، الدرر الباقی علی المشرع ۲/۴۰۲، بیہ امام مالک  
۸/۳۰۹، المجموع لمصنوع ۸/۳۰۰، حاشیہ البیہ علی الحجج ۲/۴۹۶، مطالب  
ابی الہی ۳/۳۶۵، انشی لابن قدامہ ۱/۱۰۴۔



۲۸- بین و مویشی جانور جن کی قربانی درست ہے اس پنا پر کہ اس

میں بہت سی نمایاں میسٹریں و حسب و میل تھیں۔

(۱) لہذا یہ سے صفا بھی سما جاتا ہے یعنی وہ جانور جسے پیدا شدہ طور

پر سینگ نہ ہو، اسی طرح وہ جانور جس کے سینگ ٹوٹ گئے ہوں،

بشرطیکہ اس کے دماغ کی بڑی ظہر نہ ہو۔ اس لئے کہ حضرت علیؑ سے

صحیح طور پر مروی ہے کہ انہوں نے اس شخص سے جس نے سینگ

ٹوٹے ہوئے جانور کے بارے میں پوچھا تھا فرمایا "لا ہانس، قسنا

ان يستشرف العینین والادیس" (۱) (اس میں کوئی حرج نہیں،

کیونکہ ہمیں دونوں آنکھ اور کان کو غور سے دیکھنے کا حکم دیا گیا ہے)۔

وہ جانور جسے پیدا شدہ طور پر سینگ نہ ہو اس کی قربانی کے درست

ہونے پر تمام مذاہب کا اتفاق ہے، اختلاف اس جانور کے متعلق ہے

جس کے سینگ ٹوٹ گئے ہوں، مالکیہ اس کی قربانی کو درست قرار

دیتے ہیں، بشرطیکہ ٹوٹنے کی جگہ دمی (خون آلود) نہ ہو، دمی کی تیر

یوں کی ہے کہ ٹوٹنے کے بعد زخم بقی ہو تو وہ خون اس سے خارج نہ ہو۔

شافعیہ کہتے ہیں کہ خون ٹوٹنے کی جگہ خون آلود ہو اس کی قربانی

جائز ہے، جب تک کہ دمنے کی تکلیف گوشت میں عام نہ ہو، اگر

ٹوٹنے کی تکلیف گوشت میں اثر انداز ہو جائے تو وہ قربانی سے مانع

مرض قرار پائے گا۔

حنابلہ کہتے ہیں کہ سینگ کا نصف سے زیادہ حصہ اُترے یا

ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے، اس جانور کو "مصلباہ اقرن"

کہا جاتا ہے۔

(۲) حوالہ یعنی وہ جانور جس کی آنکھ میں ایسا نقص ہو جو دیکھنے

سے مانع نہ ہو۔

(۳) جمعاً یعنی وہ جانور جس کا ایک کان یا دونوں کان چھوٹے

ہوں۔

مالکیہ کا اس میں اختلاف ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ جانور کی

قربانی درست نہیں ہے، اور اس کی تغیر انہوں نے یہی کی ہے کہ اس

جانور کے دونوں کان بہت چھوٹے ہوں، گویا کہ وہ کانوں کے بغیر

پیدا ہو ہو۔

(۴) شکار: وہ جانور جس کا کان پنا ہو خود پھٹن یک تہائی

سے زیادہ ہو۔

مالکیہ کہتے ہیں کہ ایسے جانور کی قربانی درست نہیں سوائے اس

کے کہ پھٹن تہائی یا اس سے کم ہو۔

(۵) F: یعنی وہ جانور جس کے کان میں سوراخ ہو، اس کے

درست ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ پھٹن کی وجہ سے کان کا بڑا حصہ

ضائع نہ ہو یا ہو۔

(۶) "وہ" یعنی وہ جانور جس کے کان کے پیچھے کا کچھ حصہ کٹا ہو

اور جدا نہ ہو، بلکہ مطلق چھوڑ دیا گیا ہو، بین اگر جدا ہو جائے تو وہ

اس جانور کی طرح ہے جس کے کان کا کچھ حصہ کٹ گیا ہو، اور اس کا

حکم پہلے کتبہ رچتا۔

(۷) تمام: یہ وہ جانور ہے جس کے امت نہ ہوں، میں اس کی

قربانی کے درست ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ امت کا نہ ہونا اس

کے چرنے اور چارہ کے استعمال سے مانع نہ ہو، اگر مانع ہو تو

درست نہیں ہے، یہ خفیہ کا مذہب ہے۔

مالکیہ کہتے ہیں کہ وہ جانور جس کے کانوں سے زیادہ امت ہوئے

ہوئے یا اکھرے ہوئے ہوں اس کی قربانی درست نہیں، البتہ تردد انت

مکنت یا بڑا حصہ کی وجہ سے ہوئے ہوں تو اس کی قربانی جائز ہے۔

شافعیہ کہتے ہیں کہ جس جانور کے بعض دانت گر گئے ہوں، اگر

اس کی وجہ سے چارہ کھانے میں کوئی نقص واقع نہ ہو تو اس کی قربانی

(۱) "مصری علی! "مصری ان يستشرف العینین" کی تخریج (مصر ۱۳۷۰ھ)

میں گذر چکی۔

جائز ہے، لیکن جس کے سارے وانت رگے یوں پاؤں گئے ہوں اس کی ترابی درست نہیں، البتہ جس جانور کے بیدارشی طور پر، انت نہ ہوں اس کی ترابی درست ہے۔ مثالاً فرماتے ہیں کہ جس جانور کے ثانیہ جز سے رگے ہوں اس کی ترابی درست نہیں، لیکن اگر ثانیہ کا کچھ حصہ باقی ہو تو اس کی ترابی درست ہے۔

(۸) مثلاً یہ جینی مجنوں جاوہر جس کے جاوہر نے کے لئے شرط یہ ہے کہ اس کا ہوں چارہ کھانے سے مانع نہ ہو، پس اگر چارہ کھانے سے مانع ہو تو درست نہیں ہے، کیونکہ یہ اس کی وانت کا سبب بنے گا۔

مالکیہ اور شافعیہ کہتے ہیں کہ مثلاً، کی ترابی درست نہیں، مالکیہ نے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ وہ جانور جس پر ہمیشہ جنون جاری رہتا ہو اور جس کو اپنے نفع نقصان کی تمیز باقی نہ رہے، اس صورت پر کہ نفع ہش چیز کو اختیار کرے، نہ نقصان پہنچے سے بچ سکے، وہ کہتے ہیں کہ اگر اس کا ہون، مگر نہ ہو تو پھر صحیح نہیں۔

شافعیہ سے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ جو تہہ اواد میں گھومتا ہو، اور بہت کم تہہ تا ہو، اس بنا پر، یہ ہو یا ہو۔

(۹) خارش روہ جانور جو سوتا ہو، اگر باہر ہو تو اس کی ترابی درست نہیں۔

شافعیہ کہتے ہیں کہ خارش روہ جانور کی ترابی مطابق درست نہیں۔

(۱۰) مکویہ وہ جانور جس کا کان یا کوئی اور عضو، اٹھ یا گیا ہے۔

(۱۱) موسومہ وہ جانور جس کے کان میں، اٹھ یا گئے ہوں۔

(۱۲) وہ جانور جو کیرنی کی وجہ سے بچہ پینے سے عاجز ہو۔

(۱۳) خصی: وہ یہ اس لئے جائز ہے کہ خصی کرے کی وجہ سے جو

تیز جاتی رہی اس کے عوض میں گوشت اور تہہ بی انت سے پیدا ہوتی

ہے، صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ: "ان السبی صحیح

بکشیس الملحیس موحوہ ہیں" (ابن عقیل نے دہشتگرے اور خصی شدہ دینڈھے کی ترابی کی) یعنی جس کے خصیتیں کوٹ دئے گئے تھے اور کوٹنے کے حکم میں حصے نکال بھی ہے، اس سے کہ دونوں کا اثر ایک ہے، اور اس کے درست ہونے پر چاروں فقہی مذاہب کا اتفاق ہے۔

صاحب "المغنی" نے درست ہونے کا قول حسن، عی، شععی، نخعی، مالک، ثمالی، ابو ثور، اور اصحاب اہل سے نقل کیا ہے۔

اور خصی کی طرح وہ جانور ہے جس کے خصیتیں کوٹ دئے گئے ہوں، تمام مذاہب کا اس پر اتفاق ہے۔

(۱۴) وہ جانور جس کا آلہ قائل کٹ ہو، مثلاً بیدہ کا قائل گزر چکا کہ محبوب خصی (جس کے ذکر اور خصیتیں دونوں نکال دئے گئے ہوں) کی ترابی درست نہیں، بخلاف اس صورت کے جب کہ ان میں سے کوئی ایک نکالا یا ہو (فترہ ۲۶)۔

(۱۵) خورجہ وہ جانور جس کا ماب کاٹ یا گیا ہو۔

(۱۶) سالمہ: وہ جانور جس کو کھنسی ہو، اس کے ساتھ اس قید کا اضافہ کرنا ضروری ہے کہ اس کے ساتھ کوئی نمایاں مرض نہ ہو۔

۲۹- ان مثالوں کو حنفیہ نے، اگرچہ ہے، ان کے علاوہ دیگر فقہی مذاہب کی کتابوں میں درست ہونے کی امری مثالیں مذکور ہیں۔

ان میں سے کچھ وہ ہیں جن کی صحت مالکیہ نے کی ہے، یعنی وہ جانور جو تہہ بی انت کی وجہ سے کھڑ نہ ہو سکے، اس کی ترابی درست ہے۔

بعض کا ذکر شافعیہ نے کیا ہے کہ رتو ندی، ایلے جانور کی ترابی

(۱) عیسیٰ مضمکی السی علیہ السلام بکشیس الملحیس موحوہ ہیں" کی روایت احمد (۸/۱۶ طبع المصنف) سے کی ہے، عیسیٰ نے اس کو مجمع (۳/۲ طبع المصنف) میں ذکر کیا ہے اور کہا کہ اس کی سند حسن ہے۔

### اختیار ۳۰-۳۱

درست ہے، ورنہ وہ جانور ہے جو دن کو دیکھے رات کو نہ دیکھے، اس طرح کفر و نفاق دے جانور کی قربانی درست ہے۔

اسی طرح وہ جانور جس کے کسی بڑے عضو کا چھوٹا کھراکٹ یا نیا ہو، مثلاً وہ جانور جس کی رت کی تھوڑی مقدار بھی یا نے کاٹ لی ہو، لہذا اگر تکی بڑی مقدار کاٹ لے جو پورے ران کے لحاظ سے زیادہ کھجی جائے تو اس کی قربانی جائز نہیں ہے۔

قربانی کے جانور کی تعیین کے بعد کسی ایسے عیب کا لاحق ہو جانا جو قربانی سے مانع ہو:

۳۰۔ اگر کسی شخص نے قربانی کی نیت سے ایک بکری خریدی، اور وہ اس کے پاس سر بہت دلی ہوئی تو اگر شریعت میں یہ وقت خوش حال اور مقیم تھا، اور اس کی شریعتی وجہ کے وقت ہوئی ہو تو اس کی قربانی جائز نہ ہوگی، کیونکہ یہ وقت پست و گداز ہے کہ مالدار کا قربانی کے سے کسی جانور کو خریدنا ایسی جانور کی قربانی کو واجب نہیں کرتا، اس لئے کہ اس کے ذمہ شریعت نے قربانی واجب کی ہے، اور یہ شخص اپنے شریعت سے ہوئے جانور کے ذریعہ اس کو واجب کرتا ہے، جس اثر جانور میں نقص پیدا ہو جائے تو یہ جانور اس کو واجب کی ایسی بکری کے لائق نہیں رہے گا، اس سے جو چیز اس کے ذمہ میں تھی وہ علی حالہ باقی رہ جائے گی۔

اگر وہ خریدنے کے وقت مقیم تھا، یا مالدار مسافر تھا، یا مالدار مقیم تھا، اور قربانی کے وقت سے قبل شریعت تھا تو ان تمام صورتوں میں اس کی قربانی درست ہوں، کیونکہ اس کے ذمہ شریعت کی وجہ سے قربانی واجب نہیں تھی، لہذا قربانی کی نیت سے خریدنا اس کو واجب نہیں کرتا، جیسے تعیین قربانی کی نذر مانی جائے، اس لئے اس میں نقص کا عید ایسا

اس کے مالک ہو جانے کی طرح ہے اس کی وجہ سے اس کا جب کرنا ساتھ ہو جائے گا۔

اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ فقیر یا مالدار اگر نذر کے ذریعہ کوئی غیر متعین قربانی اپنے پر لازم کر لے، پھر قربانی کی نیت سے کوئی بکری خریدے، اور وہ عیب دار ہو جائے تو اس کی قربانی درست نہیں ہوتی، کیونکہ اس حال میں شریعت کا جب کرنا نہیں ہے، بلکہ وہ شریعت کی بکری چیز کو واجب کے قائم مقام کرتا ہے، اور واجب کے قائم مقام کرنے کی شرط عیب سے ملتی ہے، جس جب کہ اس کا واجب کی جگہ قائم کرنا کافی ہے، تو وہ سب اس کے ذمہ علی حالہ باقی رہا۔

۳۱۔ جیسے کہ وہ بکری جو شریعتی وجہ کے بعد دلی ہوئی ہو، وہ جانور جسے شریعت نے کے بعد اس میں کوئی ایسا عیب پیدا ہو جائے جو قربانی کے لئے قتل ہو یا وہ مرجائے یا چوری ہو جائے تو اس میں سابقہ نقصان ہے۔ ۳۱۔ اگر قربانی کرنے والے نے کسی قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے لئے پیش کیا، اور وہ ذبح کئے جانے کی جگہ میں چھٹ پک کرنے لگا، اور اس کا پیر ٹوٹ گیا یا وہ پلن تو چھری اس کی آنکھ میں لگ گئی، اور وہ کالہ ہو گیا تو اس کی قربانی درست ہوگی، کیونکہ یہ ایسی چیز ہے جس سے پچاس نہیں، کیونکہ بکری کا ہاتھ چرماری ہے اور چھپ چھپاتی ہے، اور اس کے اس عمل کی وجہ سے عیب لاحق ہو جاتے ہیں (۱)۔

یہ خفیہ کا مسلک ہے۔

مالکیہ کا مسلک ہے کہ قربانی جو نذر یا غیر نذر کی وجہ سے متعین ہو، اور اس میں کوئی ایسا عیب پیدا ہو جائے جو قتل ہو تو اس کی قربانی درست نہ ہوگی، اور اس سے فرہشت وغیرہ کے ذریعہ اس میں تصرف کرنے کا حق ہے، اور اگر اس نے قربانی نذر مانی تھی تو دھرم جانور

(۱) البدائع ۷/۵۵۶

### مضیہ ۳۱

قرب کرنا اس پر لازم ہوگا اور اگر نہ رکی قربانی نہیں تھی تو دہری قربانی اس کے لئے مسنون ہے۔ یہ اس صورت میں ہے جب کہ ذبح کے لئے لٹاے سے قبل وہ عیب و ربوئی ہو اور اُترنے کے بعد عیب و ربوئی ہو تو اس کا ذبح روینا حلالی ہوگا<sup>(۱)</sup>۔

ثانفیعہ کہتے ہیں کہ جو شخص مذکورہ ذبح کے ذریعہ کسی مخصوص جانور کی قربانی اپنے اوپر واجب کر لے پھر اس میں کوئی ایسا عیب پیدا ہو جائے جو قربانی سے مانع ہو، اس وقت کے داخل ہونے سے قبل جس میں قربانی جائز ہوتی ہے یا اس وقت کے داخل ہونے کے بعد اور اس کے ذبح پر قادر ہونے سے قبل اور اس کی طرف سے کوئی کوتاہی یا زبردستی واقع نہ ہو تو اس پر اس کا بدلہ لازم نہ ہوگا۔ چونکہ یہ وجہ کے وقت اس کی ملکیت اس سے زائل ہوگئی، اس پر لازم ہے کہ وہ اس متعین جانور کو وقت میں ذبح کرے اور قربانی کی طرح سے صدقہ کرے، اگرچہ وہ قربانی نہیں ہے۔

دہری اس کی رویت کو تاہی کی وجہ سے عیب پیدا ہوا یا کسی عذر کے اس نے مل وقت سے اس کے ذبح کو موخر یا تو وقت پر اس کا ذبح کرنا اور سے صدقہ کرنا اس پر لازم ہوتا ہے اور اس پر یہ بھی لازم ہوگا کہ دہری الذمہ ہوئے کے لئے دہری قربانی کرے۔

دہری اس سے کوئی بکری خریدی، اور مذکورہ ذبح کے ذریعہ سے اس کی قربانی اپنے اوپر واجب کی، پھر اس میں کوئی قدیم عیب پایا تو اسے اس کا حق نہیں ہے کہ وہ اسے بائع کو لوٹا دے، یہ تکہ محض واجب کرینے سے اس کی ملکیت اس سے رائل ہوئی، لہذا اس کا باقی رکھنا اس پر متعین ہے، باب سے اس کا حق ہے کہ وہ نقصان کا تاوان فرمخت کنندہ سے وصول کرے اور اس پر اس کا صدقہ کرنا واجب نہیں ہے، چونکہ وہ اس کی ملکیت ہے اور اس پر لازم ہے کہ وقت پر

اسے ذبح کرے اور اس پر اس کو صدقہ کر دے، کیونکہ اگرچہ وہ قربانی نہیں ہے، لیکن وہ قربانی کے مشابہ ہے اور اس ذبح سے وجوب اس کی طرف سے ساقط ہو جائے گا، البتہ اس کے لئے یہ مسنون ہے کہ وہ اس کے بعد صحیح سالم جانور قربان کرے تاکہ اس کو قربانی کی سنت حاصل ہو جائے۔

دہری اس کا عیب ذبح کرنے سے قبل زائل ہو گیا تو وہ قربانی نہ ہوگی۔ چونکہ لامتناہی اس وقت پائی گئی جب اس کی ملکیت اس سے رائل ہو چکی تھی۔

جس شخص نے نہ ربا تعین کے ذریعہ واجب کے بغیر کسی بکری کو قربانی کے لئے متعین یا پھر اس میں کوئی ایسا عیب پیدا ہو یا جو قربانی کی صحت کے لئے مانع ہو تو اس کی قربانی درست نہ ہوگی اور عیب و ربوہ ذبح کے وقت پیدا ہوا اس سے قبل دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے، پس اگر قربانی کے لئے کسی بکری کو لٹایا گیا، وہ بالکل صحیح سالم تھی، چار است پت کرنے تھی اور اس کا جوتھ یا بکری کے نیچے تیزی ہوئی تو ثانفیعہ کے ربا یک ربا و صحیح توں کی رو سے اس کی قربانی درست نہ ہوگی<sup>(۲)</sup>۔

دہریانہ کا مسلک ثانفیعہ کے مسلک سے قریب ہے، البتہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ واجب قربانی کے پورے حصہ کو صدقہ کرنا واجب نہیں ہے، بلکہ بعض حصہ کو صدقہ کرنا کافی ہے، اسی طرح وہ یہ کہتے ہیں کہ اگر کسی صحیح سالم بکری کو قربانی کے لئے متعین کر دیا، پھر اس میں کوئی ایسا عیب پیدا ہو گیا جو قربانی کی صحت سے مانع ہے تو اس کی قربانی حلالی ہوگی<sup>(۳)</sup>۔

(۱) نکتہ المحتاج شرح المصابیح مع حاشیہ الشرح الی ۵۶، ۵۳، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵

”غصب“ کی اصطلاح (۱)۔

۳۳- غصب کی رائے یہ ہے کہ اگر کسی انسان نے ایک بکری خریدی اور اسے تالا اور قربانی کرنے کے لئے اس کے پیر میں کوہ مدھا، پھر ایک اور آدمی آیا اور اس کی اجازت کے بغیر اسے وٹ کر دیا تو مالک کی طرف سے یہ قربانی صحیح ہو جائے گی، کیونکہ دلالت اس کی طرف سے اجازت پائی گئی۔

اور حنبلیہ کے نزدیک اگر قربانی کے جانور کو متعین کر دیا اور کسی نے اس کی اجازت کے بغیر اسے وٹ کر دیا تو اس کے مالک کی طرف سے قربانی صحیح ہو جائے گی اور ذبح کرنے والے پر کوئی ضمانت نہیں ہوگا۔

اور مالکیہ نے یہ شرط لگائی ہے کہ قربانی اس وقت جائز ہوگی جبکہ مالک صریحاً اجازت دے یا ذبح کرنے والا اس کے جانور کے ذبح کرنے کا عادی ہو (۲)۔

اور اگر کسی شخص نے ایک بکری قربانی کی غرض سے خریدی اور ذبح کرے کے بعد ثبوت کے ساتھ یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ ذبح کے عادی نہ ہو تو اس کی طہیت تھی تو اس صورت میں اس کا حکم مال مقصوب کا ہے اور اس آدمی کا اسے خریدنا یا بیچنا نہ جائز ہے، مالکیہ اور حنبلیہ نے اس کی ہر اہمیت کی ہے (۳)۔

۳۴- اگر کسی شخص نے کسی آدمی کے پاس کوئی بکری مائت کے طور پر رکھی اور مائت اور نے اپنی طرف سے اس کی قربانی کر دی، اور اس کے مالک نے قیمت بجا قبول کر لیا، مائت وٹ کرنے والے سے بھول کر لی تو بکری وٹ کرنے والے کی طرف سے قربانی نہیں ہوتی

۳۲- چونکہ شرط یہ ہے کہ جانور ذبح کرنے والے کی طہیت ہو یا نہ ہو، یہ دلائل اس کی اجازت دے دی گئی ہیں، اگر ایسا نہ ہو تو ذبح کرنے والے کی طرف سے قربانی درست نہ ہوگی، کیونکہ وہ اس کا مالک نہیں ہے اور نہ اس کے مالک کا نائب ہے، کیونکہ مالک نے اس کو اپنی طرف سے ذبح کرنے کی اجازت نہیں دی ہے اور انسان جو کچھ کرتا ہے اس میں اصل یہ ہے کہ وہ خود اس کی طرف سے واقع ہو، ورنہ دوسرے کی اجازت کے بغیر دوسرے کی طرف سے واقع نہ ہو۔

اگر کسی انسان نے کوئی بکری غصب کی، اور مالک نے اجازت کے بغیر اس کی طرف سے قربانی کر دی تو قربانی اس کی طرف سے واقع نہ ہوگی، کیونکہ اس کی طرف سے اجازت نہیں پائی گئی اور اگر اپنی طرف سے قربانی کی تو اس کی طرف سے کافی نہ ہوگی، کیونکہ وہ اس کا مالک نہیں ہے، پھر اگر اس کے مالک نے اسے وٹ کر دوسرے میں لے لیا، اور سے نقصان کا ضمان لیا تو بھی ان میں سے کسی کی طرف سے کافی نہیں اور اگر اس کے مالک نے اسے نہیں لیا اور دوسرے کی صورت میں اس کی جو قیمت تھی اس کا، اسے ضمان لیا تو وٹ کرنے والے کی طرف سے کافی ہو جائے گی، کیونکہ دو ضمانت کی وجہ سے غصب کے وقت ہی سے اس کا مالک ہو گیا اور اس طرح وہ ایسی بکری کو ذبح کرنے والا قرار پایا جو اس کی طہیت ہے، لیکن دو گنہگار ہوگا، کیونکہ اس کا ابتدائی فعل ممنوع واقع ہوا، اس لئے اس پر توبہ و استغفار لازم ہوگا۔

یہ امام ابو حنیفہ، صاحبین اور مالکیہ کا ایک قول ہے۔

امام زفر اور امام شافعی فرماتے ہیں اور یہی مالکیہ کا دوسرا قول ہے اور حنبلیہ کی ایک روایت ہے کہ اس کی طرف سے قربانی صحیح نہ ہوگی، کیونکہ ان کے نزدیک ضمانت کی وجہ سے طہیت نہیں آتی، کیونکہ:

(۱) البدیع ۵/۷۷-۷۸، طباطبائی ۲/۲۵۳، الوصاف ۲/۹۰۔

(۲) البدیع ۵/۷۷-۷۸، الشرح لمغیر ۲/۵۲، المعنی ۱/۱۷۷۔

(۳) الوصاف ۲/۹۰، البدیع ۵/۷۸۔

## مضمیمہ ۳۵

بہت ہی قسمیں ہیں۔ مثلاً اجتماع قربان اور حصار کی مدد، رشکار کا بدن اور قسم، اور اس کے علاوہ حج و عمرہ کے مسومات کا کدو، لہذا اس مباحات کے درمیان قربانی کا تعین قربانی کی نیت ہی سے ہوتا ہے اور نماز کی طرح نیت کا دل سے ہونا کافی ہے تلفظ ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ نیت دل کے عمل کا نام ہے اور زبان سے ذکر کرنا دل کے ارادے پر مشتمل ہے۔

اس شرط پر حنفی مائلیہ شافعیہ و حنبلیہ سب کا اتفاق ہے (۱)۔  
 ۱۔ شافعیہ نے اس جانور کو مستثنیٰ کرنے کی سختی کی ہے جو نذرانی میں سے متعین ہو، مثلاً وہ دل سے نیت کے بغیر زبان سے یوں کہے کہ اللہ کے لئے میں نے نذر مانی کہ اس بھری کو ذبح کروں گا تو اس کی نذر محض یوں لے کر منعقد ہو جائے گی، خواہ وہ حیر نیت کے والا ہو اور اس کو ذبح کرتے وقت نیت ضروری نہ ہوگی، بخلاف اس چاروں کے جسے قربانی کے لئے مقرر کیا ہو مثلاً اس نے اپنی زبان سے یوں کہا: میں نے اس بھری کو قربانی کے لئے مقرر کر دیا تو یہی صورت میں اس کا ایجاب ہو جائے گا، اگرچہ وقت لے کر نیت اس نے نیت نہ کی ہو، لیکن اگر وہ لے کر وقت نیت میں کی تھی تو ذبح کے وقت نیت ضروری ہے۔  
 ۲۔ شافعیہ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے ذبح کرنے کے سے پہلے مکمل بٹایا تو موئل کی نیت کافی ہوں، مکمل کی نیت کی ضرورت نہیں ہے، بلکہ یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ مکمل کو اس کے قربانی ہونے کا علم ہو۔  
 ۳۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ قربانی کرنے والے کے سے جائز ہے کہ وہ قربانی کی نیت اپنے مسلمان کے پرے سے جو مختار ہو، مرد و عورت کے وقت یا تعین کے وقت نیت کر لے، البتہ کافر یا ایسا مسلمان جو جنون یا عیاشیہ سے تینہ ہو چکا ہو اس کو نیت پر اور مانتے نہیں ہے (۲)۔

بخلاف اس بکری کے جو مقصود بہ ہو یا اس میں دھرمے کی طبیعت نکل آئے کہ امام ابو حنیفہ اور صاحبین کے نزدیک اس صورت میں قربانی ذبح کرنے والے کی طرف سے ہوئی ہے، دونوں میں فرق کی وجہ یہ ہے کہ وہ بیعت میں وجوب ضمان کا سبب ذبح ہے لہذا ذبح کرنے والا ذبح کے بعد ہی مالک سمجھ جائے گا، تو کو ذبح کے وقت اس نے اپنی مٹی مٹو کہ ذبح نہیں کی، لہذا اس کی قربانی درست نہ ہوگی، اور غصب اور استحقاق کی صورت میں وجوب ضمان کا سبب وہ لہذا ہے جو ذبح سے قبل ہے، اور پہلے گزر چکا ہے کہ ضمان موجب ملک ہے، لہذا غصب اور استحقاق کی صورت میں ذبح کرنے والا اپنی مٹی مٹو کہ ذبح کرنے والا ہے، لہذا وہ اس کی طرف سے کافی ہو جائے گی۔  
 ۴۔ وہ بیعت میں جو کچھ کہا گیا، عاریت اور اجارہ پر لئے ہوئے جانور کا بھی وہی حکم ہے (۳)۔

دوسری قسم: وہ اثر لہ جو قربانی کرنے والے سے متعلق ہیں: قربانی کی صحت کے لئے قربانی کرنے والے میں تین شرطیں ہونا چاہیے: ۱۔ پہلی شرط قربانی کی نیت، اس لئے کہ ذبح کبھی وقت کے سے ہوتا ہے، کبھی بہت کے لئے، اور فعل نیت ہی کی وجہ سے بہت تر ہو پاتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ"، و "إِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَىٰ" (۴) (اعمال کا ہر نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملتا ہے جس کی وہ نیت کرے)۔

۲۔ دوسری شرط قربانی میں، کچھ دباؤ سے متعلق عبادات کی

(۱) البدائع ۵/۲۷۵، ۵/۲۷۶، ۵/۲۷۷، ۵/۲۷۸، ۵/۲۷۹، ۵/۲۸۰، ۵/۲۸۱، ۵/۲۸۲، ۵/۲۸۳، ۵/۲۸۴، ۵/۲۸۵، ۵/۲۸۶، ۵/۲۸۷، ۵/۲۸۸، ۵/۲۸۹، ۵/۲۹۰، ۵/۲۹۱، ۵/۲۹۲، ۵/۲۹۳، ۵/۲۹۴، ۵/۲۹۵، ۵/۲۹۶، ۵/۲۹۷، ۵/۲۹۸، ۵/۲۹۹، ۵/۳۰۰، ۵/۳۰۱، ۵/۳۰۲، ۵/۳۰۳، ۵/۳۰۴، ۵/۳۰۵، ۵/۳۰۶، ۵/۳۰۷، ۵/۳۰۸، ۵/۳۰۹، ۵/۳۱۰، ۵/۳۱۱، ۵/۳۱۲، ۵/۳۱۳، ۵/۳۱۴، ۵/۳۱۵، ۵/۳۱۶، ۵/۳۱۷، ۵/۳۱۸، ۵/۳۱۹، ۵/۳۲۰، ۵/۳۲۱، ۵/۳۲۲، ۵/۳۲۳، ۵/۳۲۴، ۵/۳۲۵، ۵/۳۲۶، ۵/۳۲۷، ۵/۳۲۸، ۵/۳۲۹، ۵/۳۳۰، ۵/۳۳۱، ۵/۳۳۲، ۵/۳۳۳، ۵/۳۳۴، ۵/۳۳۵، ۵/۳۳۶، ۵/۳۳۷، ۵/۳۳۸، ۵/۳۳۹، ۵/۳۴۰، ۵/۳۴۱، ۵/۳۴۲، ۵/۳۴۳، ۵/۳۴۴، ۵/۳۴۵، ۵/۳۴۶، ۵/۳۴۷، ۵/۳۴۸، ۵/۳۴۹، ۵/۳۵۰، ۵/۳۵۱، ۵/۳۵۲، ۵/۳۵۳، ۵/۳۵۴، ۵/۳۵۵، ۵/۳۵۶، ۵/۳۵۷، ۵/۳۵۸، ۵/۳۵۹، ۵/۳۶۰، ۵/۳۶۱، ۵/۳۶۲، ۵/۳۶۳، ۵/۳۶۴، ۵/۳۶۵، ۵/۳۶۶، ۵/۳۶۷، ۵/۳۶۸، ۵/۳۶۹، ۵/۳۷۰، ۵/۳۷۱، ۵/۳۷۲، ۵/۳۷۳، ۵/۳۷۴، ۵/۳۷۵، ۵/۳۷۶، ۵/۳۷۷، ۵/۳۷۸، ۵/۳۷۹، ۵/۳۸۰، ۵/۳۸۱، ۵/۳۸۲، ۵/۳۸۳، ۵/۳۸۴، ۵/۳۸۵، ۵/۳۸۶، ۵/۳۸۷، ۵/۳۸۸، ۵/۳۸۹، ۵/۳۹۰، ۵/۳۹۱، ۵/۳۹۲، ۵/۳۹۳، ۵/۳۹۴، ۵/۳۹۵، ۵/۳۹۶، ۵/۳۹۷، ۵/۳۹۸، ۵/۳۹۹، ۵/۴۰۰، ۵/۴۰۱، ۵/۴۰۲، ۵/۴۰۳، ۵/۴۰۴، ۵/۴۰۵، ۵/۴۰۶، ۵/۴۰۷، ۵/۴۰۸، ۵/۴۰۹، ۵/۴۱۰، ۵/۴۱۱، ۵/۴۱۲، ۵/۴۱۳، ۵/۴۱۴، ۵/۴۱۵، ۵/۴۱۶، ۵/۴۱۷، ۵/۴۱۸، ۵/۴۱۹، ۵/۴۲۰، ۵/۴۲۱، ۵/۴۲۲، ۵/۴۲۳، ۵/۴۲۴، ۵/۴۲۵، ۵/۴۲۶، ۵/۴۲۷، ۵/۴۲۸، ۵/۴۲۹، ۵/۴۳۰، ۵/۴۳۱، ۵/۴۳۲، ۵/۴۳۳، ۵/۴۳۴، ۵/۴۳۵، ۵/۴۳۶، ۵/۴۳۷، ۵/۴۳۸، ۵/۴۳۹، ۵/۴۴۰، ۵/۴۴۱، ۵/۴۴۲، ۵/۴۴۳، ۵/۴۴۴، ۵/۴۴۵، ۵/۴۴۶، ۵/۴۴۷، ۵/۴۴۸، ۵/۴۴۹، ۵/۴۵۰، ۵/۴۵۱، ۵/۴۵۲، ۵/۴۵۳، ۵/۴۵۴، ۵/۴۵۵، ۵/۴۵۶، ۵/۴۵۷، ۵/۴۵۸، ۵/۴۵۹، ۵/۴۶۰، ۵/۴۶۱، ۵/۴۶۲، ۵/۴۶۳، ۵/۴۶۴، ۵/۴۶۵، ۵/۴۶۶، ۵/۴۶۷، ۵/۴۶۸، ۵/۴۶۹، ۵/۴۷۰، ۵/۴۷۱، ۵/۴۷۲، ۵/۴۷۳، ۵/۴۷۴، ۵/۴۷۵، ۵/۴۷۶، ۵/۴۷۷، ۵/۴۷۸، ۵/۴۷۹، ۵/۴۸۰، ۵/۴۸۱، ۵/۴۸۲، ۵/۴۸۳، ۵/۴۸۴، ۵/۴۸۵، ۵/۴۸۶، ۵/۴۸۷، ۵/۴۸۸، ۵/۴۸۹، ۵/۴۹۰، ۵/۴۹۱، ۵/۴۹۲، ۵/۴۹۳، ۵/۴۹۴، ۵/۴۹۵، ۵/۴۹۶، ۵/۴۹۷، ۵/۴۹۸، ۵/۴۹۹، ۵/۵۰۰، ۵/۵۰۱، ۵/۵۰۲، ۵/۵۰۳، ۵/۵۰۴، ۵/۵۰۵، ۵/۵۰۶، ۵/۵۰۷، ۵/۵۰۸، ۵/۵۰۹، ۵/۵۱۰، ۵/۵۱۱، ۵/۵۱۲، ۵/۵۱۳، ۵/۵۱۴، ۵/۵۱۵، ۵/۵۱۶، ۵/۵۱۷، ۵/۵۱۸، ۵/۵۱۹، ۵/۵۲۰، ۵/۵۲۱، ۵/۵۲۲، ۵/۵۲۳، ۵/۵۲۴، ۵/۵۲۵، ۵/۵۲۶، ۵/۵۲۷، ۵/۵۲۸، ۵/۵۲۹، ۵/۵۳۰، ۵/۵۳۱، ۵/۵۳۲، ۵/۵۳۳، ۵/۵۳۴، ۵/۵۳۵، ۵/۵۳۶، ۵/۵۳۷، ۵/۵۳۸، ۵/۵۳۹، ۵/۵۴۰، ۵/۵۴۱، ۵/۵۴۲، ۵/۵۴۳، ۵/۵۴۴، ۵/۵۴۵، ۵/۵۴۶، ۵/۵۴۷، ۵/۵۴۸، ۵/۵۴۹، ۵/۵۵۰، ۵/۵۵۱، ۵/۵۵۲، ۵/۵۵۳، ۵/۵۵۴، ۵/۵۵۵، ۵/۵۵۶، ۵/۵۵۷، ۵/۵۵۸، ۵/۵۵۹، ۵/۵۶۰، ۵/۵۶۱، ۵/۵۶۲، ۵/۵۶۳، ۵/۵۶۴، ۵/۵۶۵، ۵/۵۶۶، ۵/۵۶۷، ۵/۵۶۸، ۵/۵۶۹، ۵/۵۷۰، ۵/۵۷۱، ۵/۵۷۲، ۵/۵۷۳، ۵/۵۷۴، ۵/۵۷۵، ۵/۵۷۶، ۵/۵۷۷، ۵/۵۷۸، ۵/۵۷۹، ۵/۵۸۰، ۵/۵۸۱، ۵/۵۸۲، ۵/۵۸۳، ۵/۵۸۴، ۵/۵۸۵، ۵/۵۸۶، ۵/۵۸۷، ۵/۵۸۸، ۵/۵۸۹، ۵/۵۹۰، ۵/۵۹۱، ۵/۵۹۲، ۵/۵۹۳، ۵/۵۹۴، ۵/۵۹۵، ۵/۵۹۶، ۵/۵۹۷، ۵/۵۹۸، ۵/۵۹۹، ۵/۶۰۰، ۵/۶۰۱، ۵/۶۰۲، ۵/۶۰۳، ۵/۶۰۴، ۵/۶۰۵، ۵/۶۰۶، ۵/۶۰۷، ۵/۶۰۸، ۵/۶۰۹، ۵/۶۱۰، ۵/۶۱۱، ۵/۶۱۲، ۵/۶۱۳، ۵/۶۱۴، ۵/۶۱۵، ۵/۶۱۶، ۵/۶۱۷، ۵/۶۱۸، ۵/۶۱۹، ۵/۶۲۰، ۵/۶۲۱، ۵/۶۲۲، ۵/۶۲۳، ۵/۶۲۴، ۵/۶۲۵، ۵/۶۲۶، ۵/۶۲۷، ۵/۶۲۸، ۵/۶۲۹، ۵/۶۳۰، ۵/۶۳۱، ۵/۶۳۲، ۵/۶۳۳، ۵/۶۳۴، ۵/۶۳۵، ۵/۶۳۶، ۵/۶۳۷، ۵/۶۳۸، ۵/۶۳۹، ۵/۶۴۰، ۵/۶۴۱، ۵/۶۴۲، ۵/۶۴۳، ۵/۶۴۴، ۵/۶۴۵، ۵/۶۴۶، ۵/۶۴۷، ۵/۶۴۸، ۵/۶۴۹، ۵/۶۵۰، ۵/۶۵۱، ۵/۶۵۲، ۵/۶۵۳، ۵/۶۵۴، ۵/۶۵۵، ۵/۶۵۶، ۵/۶۵۷، ۵/۶۵۸، ۵/۶۵۹، ۵/۶۶۰، ۵/۶۶۱، ۵/۶۶۲، ۵/۶۶۳، ۵/۶۶۴، ۵/۶۶۵، ۵/۶۶۶، ۵/۶۶۷، ۵/۶۶۸، ۵/۶۶۹، ۵/۶۷۰، ۵/۶۷۱، ۵/۶۷۲، ۵/۶۷۳، ۵/۶۷۴، ۵/۶۷۵، ۵/۶۷۶، ۵/۶۷۷، ۵/۶۷۸، ۵/۶۷۹، ۵/۶۸۰، ۵/۶۸۱، ۵/۶۸۲، ۵/۶۸۳، ۵/۶۸۴، ۵/۶۸۵، ۵/۶۸۶، ۵/۶۸۷، ۵/۶۸۸، ۵/۶۸۹، ۵/۶۹۰، ۵/۶۹۱، ۵/۶۹۲، ۵/۶۹۳، ۵/۶۹۴، ۵/۶۹۵، ۵/۶۹۶، ۵/۶۹۷، ۵/۶۹۸، ۵/۶۹۹، ۵/۷۰۰، ۵/۷۰۱، ۵/۷۰۲، ۵/۷۰۳، ۵/۷۰۴، ۵/۷۰۵، ۵/۷۰۶، ۵/۷۰۷، ۵/۷۰۸، ۵/۷۰۹، ۵/۷۱۰، ۵/۷۱۱، ۵/۷۱۲، ۵/۷۱۳، ۵/۷۱۴، ۵/۷۱۵، ۵/۷۱۶، ۵/۷۱۷، ۵/۷۱۸، ۵/۷۱۹، ۵/۷۲۰، ۵/۷۲۱، ۵/۷۲۲، ۵/۷۲۳، ۵/۷۲۴، ۵/۷۲۵، ۵/۷۲۶، ۵/۷۲۷، ۵/۷۲۸، ۵/۷۲۹، ۵/۷۳۰، ۵/۷۳۱، ۵/۷۳۲، ۵/۷۳۳، ۵/۷۳۴، ۵/۷۳۵، ۵/۷۳۶، ۵/۷۳۷، ۵/۷۳۸، ۵/۷۳۹، ۵/۷۴۰، ۵/۷۴۱، ۵/۷۴۲، ۵/۷۴۳، ۵/۷۴۴، ۵/۷۴۵، ۵/۷۴۶، ۵/۷۴۷، ۵/۷۴۸، ۵/۷۴۹، ۵/۷۵۰، ۵/۷۵۱، ۵/۷۵۲، ۵/۷۵۳، ۵/۷۵۴، ۵/۷۵۵، ۵/۷۵۶، ۵/۷۵۷، ۵/۷۵۸، ۵/۷۵۹، ۵/۷۶۰، ۵/۷۶۱، ۵/۷۶۲، ۵/۷۶۳، ۵/۷۶۴، ۵/۷۶۵، ۵/۷۶۶، ۵/۷۶۷، ۵/۷۶۸، ۵/۷۶۹، ۵/۷۷۰، ۵/۷۷۱، ۵/۷۷۲، ۵/۷۷۳، ۵/۷۷۴، ۵/۷۷۵، ۵/۷۷۶، ۵/۷۷۷، ۵/۷۷۸، ۵/۷۷۹، ۵/۷۸۰، ۵/۷۸۱، ۵/۷۸۲، ۵/۷۸۳، ۵/۷۸۴، ۵/۷۸۵، ۵/۷۸۶، ۵/۷۸۷، ۵/۷۸۸، ۵/۷۸۹، ۵/۷۹۰، ۵/۷۹۱، ۵/۷۹۲، ۵/۷۹۳، ۵/۷۹۴، ۵/۷۹۵، ۵/۷۹۶، ۵/۷۹۷، ۵/۷۹۸، ۵/۷۹۹، ۵/۸۰۰، ۵/۸۰۱، ۵/۸۰۲، ۵/۸۰۳، ۵/۸۰۴، ۵/۸۰۵، ۵/۸۰۶، ۵/۸۰۷، ۵/۸۰۸، ۵/۸۰۹، ۵/۸۱۰، ۵/۸۱۱، ۵/۸۱۲، ۵/۸۱۳، ۵/۸۱۴، ۵/۸۱۵، ۵/۸۱۶، ۵/۸۱۷، ۵/۸۱۸، ۵/۸۱۹، ۵/۸۲۰، ۵/۸۲۱، ۵/۸۲۲، ۵/۸۲۳، ۵/۸۲۴، ۵/۸۲۵، ۵/۸۲۶، ۵/۸۲۷، ۵/۸۲۸، ۵/۸۲۹، ۵/۸۳۰، ۵/۸۳۱، ۵/۸۳۲، ۵/۸۳۳، ۵/۸۳۴، ۵/۸۳۵، ۵/۸۳۶، ۵/۸۳۷، ۵/۸۳۸، ۵/۸۳۹، ۵/۸۴۰، ۵/۸۴۱، ۵/۸۴۲، ۵/۸۴۳، ۵/۸۴۴، ۵/۸۴۵، ۵/۸۴۶، ۵/۸۴۷، ۵/۸۴۸، ۵/۸۴۹، ۵/۸۵۰، ۵/۸۵۱، ۵/۸۵۲، ۵/۸۵۳، ۵/۸۵۴، ۵/۸۵۵، ۵/۸۵۶، ۵/۸۵۷، ۵/۸۵۸، ۵/۸۵۹، ۵/۸۶۰، ۵/۸۶۱، ۵/۸۶۲، ۵/۸۶۳، ۵/۸۶۴، ۵/۸۶۵، ۵/۸۶۶، ۵/۸۶۷، ۵/۸۶۸، ۵/۸۶۹، ۵/۸۷۰، ۵/۸۷۱، ۵/۸۷۲، ۵/۸۷۳، ۵/۸۷۴، ۵/۸۷۵، ۵/۸۷۶، ۵/۸۷۷، ۵/۸۷۸، ۵/۸۷۹، ۵/۸۸۰، ۵/۸۸۱، ۵/۸۸۲، ۵/۸۸۳، ۵/۸۸۴، ۵/۸۸۵، ۵/۸۸۶، ۵/۸۸۷، ۵/۸۸۸، ۵/۸۸۹، ۵/۸۹۰، ۵/۸۹۱، ۵/۸۹۲، ۵/۸۹۳، ۵/۸۹۴، ۵/۸۹۵، ۵/۸۹۶، ۵/۸۹۷، ۵/۸۹۸، ۵/۸۹۹، ۵/۹۰۰، ۵/۹۰۱، ۵/۹۰۲، ۵/۹۰۳، ۵/۹۰۴، ۵/۹۰۵، ۵/۹۰۶، ۵/۹۰۷، ۵/۹۰۸، ۵/۹۰۹، ۵/۹۱۰، ۵/۹۱۱، ۵/۹۱۲، ۵/۹۱۳، ۵/۹۱۴، ۵/۹۱۵، ۵/۹۱۶، ۵/۹۱۷، ۵/۹۱۸، ۵/۹۱۹، ۵/۹۲۰، ۵/۹۲۱، ۵/۹۲۲، ۵/۹۲۳، ۵/۹۲۴، ۵/۹۲۵، ۵/۹۲۶، ۵/۹۲۷، ۵/۹۲۸، ۵/۹۲۹، ۵/۹۳۰، ۵/۹۳۱، ۵/۹۳۲، ۵/۹۳۳، ۵/۹۳۴، ۵/۹۳۵، ۵/۹۳۶، ۵/۹۳۷، ۵/۹۳۸، ۵/۹۳۹، ۵/۹۴۰، ۵/۹۴۱، ۵/۹۴۲، ۵/۹۴۳، ۵/۹۴۴، ۵/۹۴۵، ۵/۹۴۶، ۵/۹۴۷، ۵/۹۴۸، ۵/۹۴۹، ۵/۹۵۰، ۵/۹۵۱، ۵/۹۵۲، ۵/۹۵۳، ۵/۹۵۴، ۵/۹۵۵، ۵/۹۵۶، ۵/۹۵۷، ۵/۹۵۸، ۵/۹۵۹، ۵/۹۶۰، ۵/۹۶۱، ۵/۹۶۲، ۵/۹۶۳، ۵/۹۶۴، ۵/۹۶۵، ۵/۹۶۶، ۵/۹۶۷، ۵/۹۶۸، ۵/۹۶۹، ۵/۹۷۰، ۵/۹۷۱، ۵/۹۷۲، ۵/۹۷۳، ۵/۹۷۴، ۵/۹۷۵، ۵/۹۷۶، ۵/۹۷۷، ۵/۹۷۸، ۵/۹۷۹، ۵/۹۸۰، ۵/۹۸۱، ۵/۹۸۲، ۵/۹۸۳، ۵/۹۸۴، ۵/۹۸۵، ۵/۹۸۶، ۵/۹۸۷، ۵/۹۸۸، ۵/۹۸۹، ۵/۹۹۰، ۵/۹۹۱، ۵/۹۹۲، ۵/۹۹۳، ۵/۹۹۴، ۵/۹۹۵، ۵/۹۹۶، ۵/۹۹۷، ۵/۹۹۸، ۵/۹۹۹، ۵/۱۰۰۰، ۵/۱۰۰۱، ۵/۱۰۰۲، ۵/۱۰۰۳، ۵/۱۰۰۴، ۵/۱۰۰۵، ۵/۱۰۰۶، ۵/۱۰۰۷، ۵/۱۰۰۸، ۵/۱۰۰۹، ۵/۱۰۱۰، ۵/۱۰۱۱، ۵/۱۰۱۲، ۵/۱۰۱۳، ۵/۱۰۱۴، ۵/۱۰۱۵، ۵/۱۰۱۶، ۵/۱۰۱۷، ۵/۱۰۱۸، ۵/۱۰۱۹، ۵/۱۰۲۰، ۵/۱۰۲۱، ۵/۱۰۲۲، ۵/۱۰۲۳، ۵/۱۰۲۴، ۵/۱۰۲۵، ۵/۱۰۲۶، ۵/۱۰۲۷، ۵/۱۰۲۸، ۵/۱۰۲۹، ۵/۱۰۳۰، ۵/۱۰۳۱، ۵/۱۰۳۲، ۵/۱۰۳۳، ۵/۱۰۳۴، ۵/۱۰۳۵، ۵/۱۰۳۶، ۵/۱۰۳۷، ۵/۱۰۳۸، ۵/۱۰۳۹، ۵/۱۰۴۰، ۵/۱۰۴۱، ۵/۱۰۴۲، ۵/۱۰۴۳، ۵/۱۰۴۴، ۵/۱۰۴۵، ۵/۱۰۴۶، ۵/۱۰۴۷، ۵/۱۰۴۸، ۵/۱۰۴۹، ۵/۱۰۵۰، ۵/۱۰۵۱، ۵/۱۰۵۲، ۵/۱۰۵۳، ۵/۱۰۵۴، ۵/۱۰۵۵، ۵/۱۰۵۶، ۵/۱۰۵۷، ۵/۱۰۵۸، ۵/۱۰۵۹، ۵/۱۰۶۰، ۵/۱۰۶۱، ۵/۱۰۶۲، ۵/۱۰۶۳، ۵/۱۰۶۴، ۵/۱۰۶۵، ۵/۱۰۶۶، ۵/۱۰۶۷، ۵/۱۰۶۸، ۵/۱۰۶۹، ۵/۱۰۷۰، ۵/۱۰۷۱، ۵/۱۰۷۲، ۵/۱۰۷۳، ۵/۱۰۷۴، ۵/۱۰۷۵، ۵/۱۰۷۶، ۵/۱۰۷۷، ۵/۱۰۷۸، ۵/۱۰۷۹، ۵/۱۰۸۰، ۵/۱۰۸۱، ۵/۱۰۸۲، ۵/۱۰۸۳، ۵/۱۰۸۴، ۵/۱۰۸۵، ۵/۱۰۸۶، ۵/۱۰۸۷، ۵/۱۰۸۸، ۵/۱۰۸۹، ۵/۱۰۹۰، ۵/۱۰۹۱، ۵/۱۰۹۲، ۵/۱۰۹۳، ۵/۱۰۹۴، ۵/۱۰۹۵، ۵/۱۰۹۶، ۵/۱۰۹۷، ۵/۱۰۹۸، ۵/۱۰۹۹، ۵/۱۱۰۰، ۵/۱۱۰۱، ۵/۱۱۰۲، ۵/۱۱۰۳، ۵/۱۱۰۴، ۵/۱۱۰۵، ۵/۱۱۰۶، ۵/۱۱۰۷، ۵/۱۱۰۸، ۵/۱۱۰۹، ۵/۱۱۱۰، ۵/۱۱۱۱، ۵/۱۱۱۲، ۵/۱۱۱۳، ۵/۱۱۱۴، ۵/۱۱۱۵، ۵/۱۱۱۶، ۵/۱۱۱۷، ۵/۱۱۱۸، ۵/۱۱۱۹، ۵/۱۱۲۰، ۵/۱۱۲۱، ۵/۱۱۲۲، ۵/۱۱۲۳، ۵/۱۱۲۴، ۵/۱۱۲۵، ۵/۱۱۲۶، ۵/۱۱۲۷، ۵/۱۱۲۸، ۵/۱۱۲۹، ۵/۱۱۳۰، ۵/۱۱۳۱، ۵/۱۱۳۲، ۵/۱۱۳۳، ۵/۱۱۳۴، ۵/۱۱۳۵، ۵/۱۱۳۶، ۵/۱۱۳۷، ۵/۱۱۳۸، ۵/۱۱۳۹، ۵/۱۱۴۰، ۵/۱۱۴۱، ۵/۱۱۴۲، ۵/۱۱۴۳، ۵/۱۱۴۴، ۵/۱۱۴۵، ۵/۱۱۴۶، ۵/۱۱۴۷، ۵/۱۱۴۸، ۵/۱۱۴۹، ۵/۱۱۵۰، ۵/۱۱۵۱، ۵/۱۱۵۲، ۵/۱۱۵۳، ۵/۱۱۵۴، ۵/۱۱۵۵، ۵/۱۱۵۶، ۵/۱۱۵۷، ۵/۱۱۵۸، ۵/۱۱۵۹، ۵/۱۱۶۰، ۵/۱۱۶۱، ۵/۱۱۶۲، ۵/۱۱۶۳، ۵/۱۱۶۴، ۵/۱۱۶۵، ۵/۱۱۶۶، ۵/۱۱۶۷، ۵/۱۱۶۸، ۵/۱۱۶۹، ۵/۱۱۷۰، ۵/۱۱۷۱، ۵/۱۱۷۲، ۵/۱۱۷۳، ۵/۱۱۷۴، ۵/۱۱۷۵، ۵/۱۱۷۶، ۵/۱۱۷۷، ۵/۱۱۷۸، ۵/۱۱۷۹، ۵/۱۱۸۰، ۵/۱۱۸۱، ۵/۱۱۸۲، ۵/۱۱۸۳، ۵/۱۱۸۴، ۵/۱۱۸۵، ۵/۱۱۸۶، ۵/۱۱۸۷، ۵/۱۱۸۸، ۵/۱۱۸۹، ۵/۱۱۹۰، ۵/۱۱۹۱، ۵/۱۱۹۲، ۵/۱۱۹۳، ۵/۱۱۹۴، ۵/۱۱۹۵، ۵/۱۱۹۶، ۵/۱۱۹۷، ۵/۱۱۹۸، ۵/۱۱۹۹، ۵/۱۲۰۰، ۵/۱۲۰۱، ۵/۱۲۰۲، ۵/۱۲۰۳، ۵/۱۲۰۴، ۵/۱۲۰۵، ۵/۱۲۰۶، ۵/۱۲۰۷، ۵/۱۲۰۸، ۵/۱۲۰۹، ۵/۱۲۱۰، ۵/۱۲۱۱، ۵/۱۲۱۲، ۵/۱۲۱۳، ۵/۱۲۱۴، ۵/۱۲۱۵، ۵/۱۲۱۶، ۵/۱۲۱۷، ۵/۱۲۱۸، ۵/۱۲۱۹، ۵/۱۲۲۰، ۵/۱۲۲۱، ۵/۱۲۲۲، ۵/۱۲۲۳، ۵/۱۲۲۴، ۵/۱۲۲۵، ۵/۱۲۲۶، ۵/۱۲۲۷، ۵/۱۲۲۸، ۵/۱۲۲۹، ۵/۱۲۳۰، ۵/۱۲۳۱، ۵/۱۲۳۲، ۵/۱۲۳۳، ۵/۱۲۳۴، ۵/۱۲۳۵، ۵/۱۲۳۶، ۵/۱۲۳۷، ۵/۱۲۳۸، ۵/۱

وہ حسابہ کہتے ہیں کہ متعین قربانی میں ذبح کے وقت نیت واجب نہیں ہے، بلکہ اگر غیر مالک نے اسے اس کی اجازت کے بغیر ذبح کیا اور یہ جانے کے باوجود کہ وہ غیر کی ملکیت ہے اپنی طرف سے قربانی کی نیت کر لی تو وہ اس میں سے کسی کی طرف سے کافی نہ ہوگی، اور معلوم نہ ہونے کی صورت میں مالک کی طرف سے کافی ہو جائے گی اور فضولی کی نیت کا کوئی اثر نہ ہوگا۔

۳۶- دھری شرط: یہ ہے کہ نیت ذبح کے ساتھ ہو یا ذبح کرنے سے قبل تعین کے ساتھ ہو خود یہ تعین بھری کے ذریعے کے وقت ہو یا اپنی مملکت چاہوں سے جدا کرنے کے ذریعے ہو اور خود یہ غلطی قربانی ہو یا ذمہ میں کسی مذکر کی وجہ سے ہو اور اسی کے مثل متعین کرنے کا حکم ہے، مثلاً، بوب کہے، میں نے اس بھری کو قربانی کے لئے مقرر کر دیا تو ن تمام صورتوں میں نیت کرنا کافی ہے، ذبح کے وقت نیت نہ مری نہیں ہے، بلکہ وہ متعین جانور جس کی نذر رہانی ہو تو اس میں جیسا کہ پتہ گذر، اسی نیت کی صوابت نہیں ہے، یہ مانع ہے کہ ذبح ہے۔

مضیہ، مانع ہے کہ وہ حسابہ کہے، یک ذریعے وقت یا تعین کے وقت کی نیت کافی ہوگی (ک)۔

۳۷- تیسری شرط: یہ ہے کہ قربانی کرے والے کے ساتھ ہی بیس جانور میں جس میں شرکت کا احتمال ہے کوئی ایسا شخص نہ ہو جس کی سرے سے عبادت کی نیت نہیں ہے، اگر کوئی ایسا شخص نہ ہو تو قربانی صحیح نہیں ہوگی۔

اس کی وضاحت یہ ہے کہ بدنہ (۲) اور گائے میں سے ہر ایک

(۱) لاصاف ۳۳-۳۴، اعمیٰ ۶۲۲/۸، جامعہ الدرر ۱۲۳/۲۔

(۲) بدنہ باء و رد دل کے فقر کے ساتھ سوٹ اور گائے دونوں کو شامل ہے لہذا اس کا اطلاق بل، گائے، سوٹ اور بوقی پر ہوتا ہے اس کا مہذبہ اس کے بدنہ کی ضمانت کی وجہ سے رکھا گیا۔ اس کی جھجک بون باء کے ضمہ و ردال کے مکن کے ساتھ آتی ہے اور بعض بدنہ کو سوٹ کے لئے خاص کرتے ہیں۔

جمہور کے نزدیک سات افراد کی طرف سے کافی ہے، جیسا کہ پہلے گذر، تو اگر اس میں سات افراد نے شرکت کی تو ضروری ہے کہ ہر ایک کا ارادہ عبادت کا ہو، اگرچہ اس کی نوعیت مختلف ہو، پس اگر سات افراد نے یا سات سے کم افراد نے یک امت ذریعے کی ایک شخص نے دھری کو ذبح کرنے کی نیت سے امت ذریعہ پھر اس میں چھ یا سات سے کم افراد کو ذبح کیا اور اس میں سے ایک نے قربانی کی نیت کی اور دھری نے مدی متعین کی، تیسرے نے مدی تراں کی، چوتھے نے کفارہ قسم کی، پانچویں نے مرقا سے حرام چھوڑ دینے کے کفارہ دم کی، چھٹے نے غلطی قربانی کی اور ساتویں نے اپنے بڑے کے وقت کی نیت کی تو یہ اس میں سب کے سے کافی ہو جائے گا۔ بخلاف اس صورت کے کہ ان میں سے ایک آدمی نے ساتواں حصہ خود کھانے کے ارادے سے، یا اپنے گھر والوں کو کھانے پر فراہم کرنے کے ارادے سے لیا تو باقی ان سب لوگوں کی طرف سے قربانی درست نہیں ہوتی، دھری نے عبادت کی نیت کی ہے، یہ امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد کا قول ہے۔

اور یہ اس لئے کہ وہ عبادت جو قربانی میں ہے اور ان تمام قسم میں ہے۔ دونوں ہانے میں ہے، اور ایک سب کے خون بہانے میں تھری نہیں ہوسکتی، اس لئے کہ وہ ایک ہی ذبح ہے تو یہ خون بہانا کسی ایک یا زیادہ افراد کی طرف سے عبادت نہ ہو تو قربانی کی طرف سے بھی عبادت نہ ہوگا، البتہ اگر یہ خون بہانا سب کی طرف سے عبادت ہو، خود اس کی بہت مختلف ہونا ان میں سے بعض واجب ہو اور بعض غلط ہو تو یہ قربانی درست ہے۔

امام زفر فرماتے ہیں کہ شرکت کی حالت میں ذبح کرنا قربانی کی

اس صورت میں وہ اس پر بقرہ (کامل) کا عطف کرے ہیں کہتے ہیں کہ سوٹ ہوگا جس سے ہر ایک سات افراد کی طرف سے کافی ہے۔





یہ سب خفیہ کا مسک ہے (۱)۔

شافعیہ: "حنا بد کا مذہب اس کے خلاف ہے، چنانچہ انہوں نے اس کو جائز قرار دیا ہے۔ قربانی وغیرہ جیسی عبادت کی نیت کرنے والا گوشت کی نیت کرنے والے کے ساتھ ٹریک ہو جاتی کہ اگر قربانی کرنے والے کے لئے ہفت روزہ گارے کا ساتھ حصہ ہو اور وہی ہفت روزہ کے لئے ساتواں اور عقیقہ کی نیت کرنے والے کے لئے ساتواں ہو جاتی مادہ گوشت کی نیت کرنے والے کے لئے اور اس جوں کے ساتھ جو روئے یا تو قربانی حار ہوئی، یونکہ یہ فعل ہر ایک کی طرف سے اس کی نیت کی بنیاد پر عبادت ہوئی، اس کے ٹریک کی نیت کی بنیاد پر نہیں، لہذا کسی ایک کی طرف سے نیت کا نہ ہونا باقی لوگوں کی عبادت کے لئے مضرت نہیں بن سکتا (۲)۔

مالکیہ کہتے ہیں کہ قیمت گوشت میں شرکت حار نہیں، اگر قیمت میں ایک جماعت شریک ہے اس طور پر کہ ان میں سے ہر ایک نے اس کا ایک حصہ ادا کیا یا وہ گوشت میں اس طرح شریک ہوئے کہ بدی یا منف ان کے درمیان مشترک تھا تو ان میں سے کسی کی طرف سے قربانی صحیح نہ ہوگی، البتہ اگر قربانی کرے والے سے قبل ان میں شریک نہ ہو تو صحیح ہے جیسا کہ پہلے گمراہ۔

قربانی کے وقت کی ابتدا، "راہتہاء

بتد، وقت:

۳۹- حنفیہ کہتے ہیں کہ اس کی ابتداء فجر کے وقت سے قربانی کا وقت شروع ہو جاتا ہے "ہر ایک عید الاضحیٰ کا دن ہے اور یہ وقت بذات خود شریعت میں قربانی کرنے والے کے لحاظ سے

مختلف نہیں ہوتا، لیکن فقہاء نے اس کے صحیح ہونے کے لئے یہ شرط لگائی ہے کہ جو شخص شہر میں ذبح کر رہا ہے وہ نماز عید کے بعد ذبح کرے، خواہ خطبہ سے قبل ہو، البتہ خطبہ کے بعد تک قربانی کو مؤخر کرنا بہتہ ہے اور اگر شہر کے مختلف حصوں میں عید کی نماز پڑھی جائے تو کسی ایک جگہ نماز سے فراغت قربانی کی صحت کے لئے کافی ہے۔

"اور عید کی نماز نہ پڑھی جائے تو اتنی دیر انتظار کیا جائے گا کہ نماز کا وقت گزر جائے یعنی سورج اُٹھ جائے پھر اس کے بعد ذبح کیا جائے گا اور جو شخص غیر شہر میں قربانی کر رہا ہے تو اس کے لئے یہ شرط نہیں ہے بلکہ جائز ہے کہ یوم النحر کے طلوع فجر کے بعد ذبح کرے، یونکہ غیر شہر والوں پر نماز عید نہیں ہے، اور وہ شخص جس پر قربانی واجب ہے اگر مدینہ میں مقیم ہو اور کسی کو اپنی طرف سے غیر شہر میں قربانی کرنے کا اکیلے بنائے یا اس کے برعکس کوئی ایسا ہی میں مقیم شخص شہر میں قربانی کرنے کے لئے کسی کو اپنا اکیلے بنائے تو اس صورت میں اعتبار ذبح کئے جانے کی جگہ کا ہوگا قربانی کرنے والے موکل کی جگہ کا نہیں، اس لئے کہ ذبح ہی عبادت ہے (۱)۔

مالکیہ کہتے ہیں اور حنابلہ کا ایک قول بھی یہی ہے کہ قربانی کا اول وقت امام کے علاوہ دوسرے لوگوں کے لئے وہ وقت ہے جس میں امام پہلے دن نماز عید اور دونوں خطبوں کے بعد قربانی کے ذبح سے فارغ ہو جائے اور امام کے لئے ما عید اور دونوں خطبوں سے فارغ ہونے کے بعد ہے، تو اگر امام اپنے خطبہ سے فارغ ہونے سے قبل قربانی کر دے تو قربانی صحیح نہ ہوگی، اور اگر دوسرے لوگ امام کی قربانی سے فارغ ہونے سے قبل ذبح کریں تو ان کی قربانی درست نہیں ہوں، البتہ اگر وہ قربانی شریعت سے امام کے شریعت کرنے کے بعد ان کا اتم کرنا امام کے اتم کرنے کے بعد یا اس کے ساتھ ساتھ ہو تو قربانی درست ہے۔

(۱) البدائع ۱/۵۱-۵۲، حاشیہ ابن عابدین ۵/۲۰۱۔

(۲) المجموع لعمودی ۸/۲۸۹، حاشیہ ابن قدامہ ۱۱/۹۷-۱۱۸۔

(۱) البدائع ۵/۵۳-۵۴، حاشیہ ابن عابدین ۵/۲۰۳۔



### ایام نحر کی راتوں میں قربانی:

۴۱- عید الاضحیٰ کی رات قربانی کا وقت نہیں ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں، ان طرح ایام نحر کے بعد کی رات، مختلف اس دو یا تیس راتوں میں ہے جو ایام نحر کے سچ میں پڑتی ہیں۔

مالکیہ کہتے ہیں کہ وہ سچ کی راتوں میں جو قربانی ہو وہ کافی نہیں ہے اور وقت شرعی کے لوگوں کی دو راتیں سورج غروب ہونے سے طے رطلوغ فجر تک ہیں (۱) (یعنی ۱۱، ۱۲، ۱۳ کی اشپہ کی رات)۔  
حنابلہ کا ایک قول یہی ہے (۲)۔

۴۲- حنابلہ اور ثانیہ فرماتے ہیں (۳) کہ سچ کی راتوں میں قربانی رات کے ساتھ جارہے، یونکہ (تاریکی میں) دیکھ کر نہ والا کبھی، تنہا میں ملتی نہ جاتا ہے، یہ مذہب صحاح، ابوداؤد اور جمہور کا ہے، حنابلہ کے مقلدوں میں سے زیادہ سچ تو یہی ہے (۴)۔

ثانیہ نے رات میں قربانی کے مکروہ ہونے سے اس صورت کو مستثنیٰ کیا ہے (۵) جب کسی ضرورت کی وجہ سے ایسا کرنا پڑے، مثلاً اس آدمی کا دن میں ایسے اعمال میں مشغول رہنا جو قربانی سے مانع ہیں یا کسی مصلحت کی بنا پر مثلاً رات میں فرائض کا آسانی سے مل جانا، یا آسانی سے ان کا ناسخ ہو جانا۔

### قربانی کے وقت کے فوت ہو جانے سے کیا واجب ہے:

۴۲- چونکہ قربانی میں عبادت خون بہانے سے ہوتی ہے اور یہ خون

کے یک نیت دہلند ہونے کے بعد عید کی نماز کے بعد وقت گزر جائے۔  
اور جہاں نماز عید پڑھی جاتی ہے اگر وہ مال کی وجہ سے عید الاضحیٰ کی نماز فوت ہو جائے تو وہ مال کے بعد قربانی کریں گے (۱)۔

### قربانی کا آخری وقت:

۴۰- حسب مالکیہ و حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ قربانی کے ایام تیس ہیں اور عید الاضحیٰ کا دن و یوم تشریق کے پہلے دن میں۔ تو مذکور ایام میں سے تشریق کا دن جو یوم تشریق کا دوسرا دن ہے کے سورج غروب ہونے سے قربانی کا وقت ختم ہو جاتا ہے (یعنی ۱۲، ۱۳ کی اشپہ)۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عمر علیہ السلام، ابن عباس اور بن عمر رضی اللہ عنہم نے جب وہ قربانی کے تین دن ہیں، یہ معلوم ہے کہ مقدمہ رکایت رکھے اور قیاس سے نہیں چل سکتا، لہذا ضروری ہے کہ ان صحابہ کرام نے حضور ﷺ سے سن کر اس کی خبر دی ہوگی (۲)۔

ثانیہ فرماتے ہیں (حنابلہ کا دوسرا قول یہی ہے اور ابن تیمیہ نے اسی کو اختیار کیا ہے) کہ قربانی کے ایام چار ہیں جو ایام تشریق کے تیسرے دن (۱۳ رزی حید) کے سورج غروب ہونے پر ختم ہوتے ہیں، یہ قول بھی حضرت علی اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔ اسی طرح حضرت جبیر بن مطعم اور عطاء بن یسری، عمر بن عبد العزیز، سیمان بن موسیٰ اسدی اور یحیٰ بن یزید سے بھی مروی ہے۔

اس قول کے تأمین کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ قول ہے: ”کل ایام التشریق ذبیح“ (۳) (تمام ایام تشریق ذبح کے دن ہیں)۔

(۱) انہی لائن قدسہ اہل المشرق الکبیر ۱۱/۱۵۱، مطالب ولی انہی ۲/۴۵۰۔  
(۲) البدائع ۵/۵۵، المشرق الکبیر عہدہ المدنی ۲/۴۰، انہی لائن قدسہ ۱۱/۱۳۔  
(۳) حدیث: ”کل ایام التشریق ذبیح“ کی روایت ابن حبان (مراور اہل ان  
رض ۲۳۹ طبع استغبر) اور احمد (۸۲ طبع المبرور) کے کی ہے بیہوشی سے  
کہہ کر اس کے رجائے ہیں ۲۵۱ طبع احمدی)۔

(۱) عہدہ المدنی علی المشرق الکبیر ۲/۴۵۱۔

(۲) انہی لائن قدسہ ۱۱/۱۵۱، ۱۱۵۔

(۳) البدائع ۵/۳۷، المجموع للمودعی ۸/۳۹۱، ۳۸۷۔

(۴) مطالب ولی انہی ۲/۴۵۰، اس لئے کہ روشنی کے حالات بدل جانے کی وجہ سے عموماً غلطی کا امکان نہیں رہتا۔

(۵) البیہقی علی الحج ۳/۲۷۷۔

یہاں ایسا عمل ہے کہ اس کے ذریعہ تقرب کا راستہ سمجھ میں نہیں آتا تو اس کے ذریعہ تقرب کو اس وقت کے ساتھ مدد دے کر مکنا واجب ہوگا جسے شارح نے اس کے لئے خاص کیا ہے، لہذا جب اس کا وقت گزر جائے تو بعد ازیں عمل سے (یعنی خون بہا کر) اس کی تہنہ نہیں کی جاسکتی، بلکہ تقرب زندہ بکری یا اس کی قیمت یا ایک صحیح قربانی کی قیمت کے صدقہ کرنے کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ جو شخص بکری یا سیۃ اور جانور کی قربانی کو نذر کے ذریعہ یا قربانی کی نیت سے شہر یا رستہ میں کر لے اور قربانی نہ کرے یہاں تک کہ قربانی کے ایام گزر جائیں تو اس پر واجب ہے کہ زندہ صورت میں اسے صدقہ کرے، کیونکہ مال میں اصل اسے صدقہ کر کے تقرب حاصل کرنا ہے۔ نہ کہ تلف کر کے، اور وہ خون بہا ہے، مگر شارح نے مخصوص ایام میں خون بہانے کو عبادت قرار دیا ہے، یہاں تک کہ مالک اور اجنبی اور مالدار اور فقیر سب کے سے اس کا کوشت کھانا حلال ہے، کیونکہ لوگ اس وقت میں اللہ کے مہمان ہوتے ہیں۔

۳۳- اور جس شخص پر چوپائے کو زندہ صورت میں صدقہ کرنا واجب ہو اس کے لئے اسے ذبح کرنا اور اس سے کھانا اور مالداروں کو کھانا مانگا کر نہیں، نہ اس کی کسی چیز کو تلف کرنا جائز ہے پس اگر مرد یا عورت کرے تو نذوح شغل میں اسے صدقہ کرنا واجب ہے اور اگر مرد یا عورت نے کے بعد اس کی قیمت زندہ کی قیمت سے کم ہو جائے تو ایسی صورت میں وہ دونوں قیمتوں کے درمیان ہفتا فرق ہو، اسے بھی اصل کے ساتھ صدقہ کرے گا، اور اگر مرد یا عورت نے کے بعد اس سے اس میں سے کچھ کھا لیا یا کسی مالدار کو کھلایا یا اس میں سے کسی چیز کو تلف کر دیا تو اس پر اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

۳۴- جس شخص پر قربانی واجب تھی اور اس نے قربانی نہیں کی یہاں تک کہ وقت گزر گیا، پھر اس کی موت کا وقت آیا تو اس پر

ضد بکری ہے کہ وہ اپنے تہائی مال سے ایک بکری کی قیمت کا صدقہ کرنے کی وصیت کر جائے، کیونکہ وصیت اسے واجب سے عہدہ برآ کرنے کی صورت ہے، یہ سب حنفی کا مذہب ہے۔<sup>(۱)</sup>

۱۱ قربانی کرنے کی وصیت کی کچھ صورتیں ہیں جن کی طرف اشارہ کرنے پر ہم اکتفا کرتے ہیں اس کی تفصیل وہاں کے حکام کے بیان کے لئے کی گئی ہے: "وصیت" کی اصطلاح۔

تثانیہ اور ثالثہ فرماتے ہیں کہ جو شخص قربانی نہ کرے، یہاں تک کہ وقت گزر جائے تو اگر قربانی مسنون ہو (اور یہی اصل ہے) تو اب مقربانی نہیں کرے گا اور اس کی اس سے قربانی چھوٹ گئی اور اگر مرد یا عورت کرے، جو مقربانی ہی کی نیت سے ہو تو اس کا یہ بھی مقربانی شمار میں ہوگا، اور مردوں میں سے نذر کو جتنا بے گاہاں پر سے صدقہ کا ثواب ملے گا، لیکن اگر نذر کی وجہ سے قربانی واجب تھی تو بطور قضاء، اس پر قربانی مسنون ہے۔ بعض مالکیہ کی بھی یہی رائے ہے، کیونکہ مقربانی اس پر واجب تھی، لہذا اوقت کے فوت ہونے کی وجہ سے مسنون نہیں ہوگی، پس اگر قربانی اس کے واجب کرنے سے واجب ہوئی تھی اور وہ جانور گم ہو جائے یا چوری ہو جائے اور اس میں اس کی طرف سے کوئی کوتاہی نہ ہو تو اس پر کوئی ضمان نہیں ہوگا، کیونکہ وہ اس کے ہاتھ میں لانت ہے، پس اگر جانور واپس آجائے تو اسے ذبح کرے گا، خود مقربانی کے زمانہ میں یا اس کے بعد لوئے<sup>(۲)</sup>۔

پس اگر بقت گزر جائے اور متعین بکری کو قربانی نہ کرے تو حکم اصل کی طرف لوٹ آئے گا، اور وہ زندہ جانور یا اس کی قیمت کا صدقہ کرنا ہے، جو وہ اس کا متعین کرنے والا خوش حال ہو یا تنگ دست اور اس حال میں مقربانی اس کے لئے اور اس کی اصل نذر کے لئے یہ

(۱) البدائع ۶/۶۸-۶۹۔

(۲) المجموع للرووی ۸/۸۸۸، ۸/۸۸۹، ۸/۸۹۰۔

کسی مالک اس کے لئے حامل نہ ہوگی۔

اسان (اچھی طرح نما) کو ضروری قر رہیو ہے تو سب تم قتل نہ تو  
اچھی طرح قتل نہ ہو، اور سب، بخ رہو تو اچھی طرح، بخ نہ کرو، اور پٹی  
چھری تیز نہ کرو اور اپنے بچہ کو آرام نہ پہنچا،)۔

قر بانی سے قبل مستحب امور:

۳۵۔ قر بانی سے قبل چند امور مستحب ہیں:

(۴) مالک اور شافعیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص قر بانی کرنے کا ارادہ  
رکھتا ہو یا وہ شخص جو یہ جانتا ہو کہ کوئی دوسرا اس کی طرف سے قر بانی  
کرے گا، اس کے لئے مسنون ہے کہ وہ اپنے سر پر دو چوب قابوں نہ  
موٹے، نہ کانے، نہ کسی اور طرح سے راصل کرے اور نہ پنا مانخن  
کانے اور نہ اپنے چڑے میں سے کسی چیز کو کانے، مثلاً کوئی زخم ہو  
جس کا باقی رہنا ضرر نہ ہو اور یہ حکم ذی حجب کی پہلی رات سے قر بانی کے  
ذبح سے فراغت تک ہے۔

متاثر فرماتے ہیں کہ یہ واجب ہے، نہ کہ مسنون اور وجوب کا  
قول حمید بن اسلم، ربیعہ اور اسحاق سے منقول ہے۔

۱۔ رد منقذ اللہ نے حنفیہ سے مدعاً قر بانی کا قول نقل کیا ہے (۱) اور  
سنت کے قول کی بجائے پر ان امور پر قدم مکروہ تنزیہی ہوگا اور  
وجوب کے قول کی بنیاد پر حرام ہوگا۔

اور اس سلسلہ میں اصل حضرت ام سلمہؓ کی حدیث ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا: "إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ  
يَصْحِيَ فَلَا يَصْحَ مِنْ شَعْرَةٍ وَلَا مِنْ بَشْرَةٍ شَيْئًا" (۲) (جب  
نی انجیکا پہلا عشر شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی قر بانی کرنے کا  
ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنا بال یا اپنے چڑے کا کوئی حصہ نہ کاٹے)۔

۲۔ رئیس کی ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے

(۱) یہ قر بانی کرنے والا قر بانی کے دن سے چند دنوں قبل سے جانور  
کو بدھ کر رکھے، یونکہ اس میں عبادت کے لئے یا نہ ہونا ہے اس میں  
رفعت کا اعتبار نہ ہے، اس بنا پر اس کے لئے اس میں اتنا شائب ہوگا۔

(۲) یہ کہ اس کے گھٹے میں قارودہ ڈال دے (۱) اور اس کو نعل  
(جھوٹ) پہنا دے (۲) بدی پر قیاس کرتے ہوئے۔ یونکہ یہ اس کی  
تعظیم کا پتہ دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "وَمَنْ يُعْظَمْ شَعْرَتَهُ  
اللَّهُ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ" (۳) (اور جو شخص، یمنہ ہمدی کی  
ان دو دگروں کی تعظیم کرے گا تو یہ دونوں کے تقویٰ کی علامت ہے)۔

(۳) یہ کہ اسے قر بانی کی جگہ اچھی طرح ہانگ کر لے جائے، حتیٰ  
سے نہ مانگے، اور اس کا بچ پکڑ کر نہج کی طرف کھینچ کر نہ لے  
جائے (۴) اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "إِنَّ اللَّهَ  
تَعَالَى كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ، فَإِذَا قُتِلَ فَاَحْسِنُوا  
انْفُسَهُ، وَإِذَا ذُبِحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَةَ، وَلِيَحْذَ أَحَدُكُمْ  
شَعْرَتَهُ، وَلِيُجِرَ ذَبِيحَتَهُ" (۵) (بیشک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں

(۱) تھلید کے معنی ہیں جانور کی گردن میں کسی چیز کا اس مقصد سے لگانا کہ معلوم  
ہو جائے کہ یہ بدی بجا قر بانی۔

(۲) مجبیل کے معنی ہیں چوپا بہ کو بھول پھٹا۔ جل جیم کے ضمہ کے ساتھ فقر بھی  
جائز ہے اور وہی تشدید کے ساتھ، وہ چیز ہے جس سے جانور کی حفاظت کے  
لئے اسے ڈھانپا جاتا ہے۔

(۳) سورہ ع ۳۴۔

(۴) اللہ تع ۵/۸، تہنویٰ الجندیہ ۵/۳۰۰۔

(۵) حدیث "مَنْ أَلَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ" کی روایت مسلم  
(۳۸/۱۵۳۸ طبع النسخ) نے کی ہے۔

(۱) المجموع للمصنف ۸/۳۹۳، المصنف ۵/۳۹۳، شرح المصنف ۵/۳۹۳، شرح المصنف ۵/۳۹۳  
المصنف ۳/۳۱۳ طبع دار المعرفۃ۔

(۲) حدیث "إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ" کی روایت مسلم (۵/۳۸۳) طبع  
النسخ) نے کی ہے۔

”ایسا دیکھنا یا اس کا اون کاٹنا، خود اس کا خریدنے والا خوشحال ہو یا تنگ دست۔ اسی طرح وہ بکری جو ذرا کی وجہ سے متعین ہو گئی ہو، مثلاً کسی نے یوں کہا کہ: ”اللہ کے لئے مجھ پر لازم ہے کہ میں اس کو قربان کر دوں“ نمایاں کہا کہ: ”میں نے اسے قربانی بنا دیا۔“

”یہ اس لئے ضرور ہے کہ اس نے سے عبادت کے سے متعین کر دیا ہے۔ بعد عبادت کی“ اسٹی سے پہلے اس سے اتفاق حاکم نہ ہوگا۔ جیسا کہ اگر اسے قربانی کے وقت سے پہلے دیکھ کر دے تو اس کے لئے اس کے وقت سے اتفاق حاکم نہیں، کیونکہ وہ اس نے اور اون کاٹنے سے ان میں نقص پیدا ہوگا اور قربانی کے جانور میں نقص پیدا کرنا ممنوع ہے۔

بعض لوگوں نے اس بکری کو مستثنیٰ قرار دیا ہے جسے خوشحال آدمی نے قربانی کی نیت سے خریدا ہو، کیونکہ اس کا اس جانور کو خریدنا اس کو واجب نہیں کرنا، اس لئے کہ اس کے ذمہ میں کسی غیر متعین بکری کی قربانی واجب ہے جیسا کہ پہلے گذرا۔

لیکن یہ استثناء گمراہ ہے، کیونکہ وہ عبادت کے سے متعین ہے جب تک کہ وہ اجانور اس کے قائم مقام نہ ہو تو قبل اس کے کہ کوئی اجانور اس کی جگہ پر ذبح کیا جائے اس سے فائدہ اٹھانے کی غرض سے اس کے لئے اسے دیکھنا یا اس کے من کو کاٹنا جائز نہیں۔

اسی بنا پر اگر وہ اس کے وقت سے قبل دیکھ کر دے تو اس کا گوشت اس کے لئے جائز نہیں ہوتا ہے۔

اگر قربانی کے لئے متعین کئے گئے جانور کے تھن میں دودھ ہو اور اگر اس کا دودھ نہ ہو ہے جانے کی صورت میں اس پر ضرر یا ملامت کا اندیشہ ہو تو اس کے تھن پر بھند پانی چھڑکے گا تا کہ دودھ خشک ہو جائے، کیونکہ وہ بننے کی کوئی ہئیل نہیں۔

اگر اگر دودھ دودھ لے تو دودھ کو صدقہ کر دے گا، کیونکہ وہ اس بکری

فرمایا: ”إِذَا وَنِمَ هَلَالٌ دِي الْحَجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَصْحِيَ فَيَمْسُكَ عَنِ شَعْرِهِ وَاطْفَادَهُ“ (۱) (ببتم وی انچه کا چادہ دیکھ لو، تم میں سے کوئی قربانی رسا چاہے تو اسے چاہئے کہ اپنا ہاں و راس نہ کاٹے)۔

وہ سیت کے قائلین نے ممانعت کو درست پر محمول کیا ہے۔  
وہ عدم تحریم پر دلالت کرتے ہیں حدیث حضرت عائشہؓ سے: وہ فرماتی ہیں: ”كُنْتُ أَهْلُ فَلَانْدَ هَدَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ يَقْلَدُهُ وَيَبْعَثُ بِهِ وَلَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللَّهُ لَهُ حَتَّى يَسْحَرَ هَدِيَهُ“ (۲) (میں رسول اللہ ﷺ کی ہدی کے لئے قلاؤد تھی تھی پھر آپ ﷺ وہ قلاؤد اسے پہنا دیتے اور اسے بھیج دیتے تھے اور اپنی ہدی کی قربانی تک آپ ﷺ پر کوئی ایسی چیز حرام نہیں ہوتی تھی جسے اللہ نے آپ کے لئے حلال قرار دیا ہو)۔

ہام ثانی فرماتے ہیں کہ ہدی کو جیسا قربانی کے ارادہ سے نہ خریدا ہے، پس اس سے معصوم ہو کہ یہ حرام نہیں ہے۔

ہاں و راس نہ وغیرہ کاٹنے سے باز رہنے کے حکم کی حکمت یہ ہے کہ کہہ گیا ہے کہ اس میں حج کا اہرام باندھنے والوں کے ساتھ شائبہ ہے اور صحیح یہ ہے کہ قربانی کا ارادہ کرنے والا تمام اہرام کے ساتھ باقی رہے اس میں پر قربانی کی وجہ سے اسے جنم سے آزادی مل جائے۔

قربانی سے قبل کی مکرہ بات:

”عید کا مذہب یہ ہے کہ قربانی سے قبل چند امور ضروری تھیں:

۳۶- مر۱: وہ بکری جو قربانی کی نیت سے خریدی گئی ہے اس کا

(۱) حدیث: ”إِذَا وَنِمَ هَلَالٌ دِي الْحَجَّةِ...“ کی روایت مسلم (۱۵۶۵) میں ہے۔  
طبع المکتبۃ النبییۃ

(۲) حدیث: ”كُنْتُ أَهْلُ فَلَانْدَ هَدَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ...“ کی روایت بخاری (۳۴۹۳) میں ہے۔  
طبع المکتبۃ النبییۃ (۳۴۹۳) میں ہے۔

## توضیح ۷۴

کا ہے جو عبادت کے لئے متعین ہے۔

پس اگر وہ اسے صدق نہ کرے یہاں تک کہ وہ ضائع ہو جائے یا مثل وہ اسے پی لے تو اس پر اس کے مثل دودھ یا اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

وہ دودھ کے سلسلہ میں جو کچھ کہا گیا اون زمینڈھے کے ہال اور اونٹ کے ہال کے بارے میں بھی یہی کہا جائے گا<sup>(۱)</sup>۔

اور تاکید کہتے ہیں<sup>(۲)</sup> کہ قربانی کے جانور کا دودھ بیاض، سفید، شریٹینے یا چنے جاوڑوں کے درمیان سے اسے قربانی کے لئے متعین کرینے سے مکروہ تنزیہی ہو جاتا ہے اور دھن سے قبل اس کے اس کو کانا بھی مکروہ ہے، کیونکہ اس کی وجہ سے اس کی تصویرتی کم ہو جاتی ہے، اس سے دو صورتیں مستثنیٰ ہیں:

۱۔ یہ کہ اسے معلوم ہو کہ دھن سے قبل اس کے مثل یا اس کے مثل کے قریب آگ آئے گا۔

۲۔ یہ کہ اس نے شریٹینے لری وغیرہ کے درمیان سے حاصل یا ہوا چنے چوپایوں کے درمیان سے قربانی کے لئے متعین کیا ہو، اور ان کا نئے کی نیت کی ہوتو ان دونوں صورتوں میں ان کا مکروہ نہیں ہے۔

اور اگر وہ دونوں کے علاوہ کسی اور صورت میں ان کا پی لے تو اس کے سے اس کا بیٹنا مکروہ ہے، شافعیہ اور مالک فرماتے ہیں کہ<sup>(۳)</sup> قربانی کا دودھ نہیں چکا جائے، وہ جو اس کے پی کی ضرورت سے راند ہو، پس اگر اس سے کچھ فاضل نہ بچے یا دودھ بنا اس کے لئے مضر ہو یا اس سے اس کا گوشت کم ہو جائے تو اس کے لئے دودھ بنا جائے۔

نہ ہوگا اور اگر وہاں نہ ہو تو اس کے لئے دودھ بنا اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے۔

۱۔ حضرات نے یہ بھی فرمایا کہ اگر اس کا باقی رہنا اس کے سے مضر نہ ہو یا باقی رہنا کانے سے زیادہ نفع بخش ہو تو کانا جائز نہ ہوگا اور اگر باقی رہنا اس کے لئے مضر ہو یا کانا زیادہ نفع بخش ہو تو کانا جائز ہوگا اور کانے ہوئے اس کا صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

۲۔ اگر قربانی سے قبل حنفیہ کے نزدیک جو چیزیں مکروہ تحریمی ہیں اس میں سے ایک اس بکری کو ذبح کرنا ہے جسے شریٹینے کر دینا اس کے درمیان قربانی کے لئے متعین کر دیا گیا ہو اور اس کا بیٹنا اس نے مکروہ ہے کہ قربانی کے لئے متعین ہے، لہذا اس کے شمس سے انتفاع حائل نہیں ہے جیسا کہ اس کے دودھ اس سے انتفاع جائز نہیں، لیکن دو بیع امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے نزدیک کراہت کے باوجود ممانع ہو جائے گی، کیونکہ وہ ایسے مال کی بیع ہے جو مملوک، قائل انتفاع، مقدمہ، تسلیم ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک بیع ممانع نہیں ہوگی، کیونکہ وہ بمنزل وقف کے ہے۔

۳۔ اور اس کی بیع کے نفاذ کی صورت میں اس پر واجب ہوگا کہ اس کی جگہ اسی کے مثل یا اس سے بہتر جانور کی قربانی کرے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو اس پر کوئی امر کی چیز واجب نہ ہوگی اور اگر اس نے اس سے اپنی جانور شریٹینے تو اس پر ضروری ہوگا کہ وہ دونوں قیمتوں کے درمیان جتنا فرق ہے اس کا صدقہ کرے اور اس شمس کا حصہ فریہ بیع شدہ عمل میں آیا ہے اور وہ قیمت کے خلاف ہو تو اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا<sup>(۱)</sup>۔

۴۔ یہ فرماتے ہیں کہ جو قربانی نذر کی بنا پر متعین ہو اس کا بیٹنا اور بدنا حرام ہے اور جو نذر ملی ہے اسے متعین نہ ہو تو ایسی صورت میں اسی

(۱) البدائع ۵/۲۷۷۔

(۲) البدائع ۷/۲۶۵، الفتاویٰ ۵/۲۰۱۔

(۳) البدائع ۲/۲۳۳، الشرح المفید ۱/۲۶۳ طبع دار المطابع۔

(۴) مجلس اہل الشرح ۱۱/۱۰۵-۱۰۶، فتح المحتاج ۸/۱۳۳۔

جیسے یا اس سے کم درجہ کے جانور سے ہر نامرد ہے۔

پس اگر وہ دوسرے جانوروں کے ساتھ مل جائے اور نہ بچا جائے  
اور صورت حال یہ ہو کہ اس میں سے بعض دوسرے بعض سے افضل ہوتا  
اس کے لئے قرآن لڑی کئے بغیر افضل کو چھوڑنا مکروہ ہے (۱)۔

ثانفید فرماتے ہیں کہ واجب قربانی کا پینا اور اس کا ہر نامرد چہ  
اس سے بہتر جانور سے ہو جائز نہیں ہے، پنا کا مذہب یہی ہے اور  
حنا بد میں سے ہو الخطاب نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

لیکن امام احمد سے صریح روایت (جو حنا بد کے نزدیک رائج  
ہے) یہ ہے کہ جس قربانی کے جانور کو اس نے واجب کیا ہے اس  
سے بہتر جانور سے بدلنا جائز ہے، عطاء، مجاہد اور عکرمہ اسی کے قائل  
ہیں (۲)۔

۳۸ - امر سوم: قربانی سے قبل حنفیہ کے نزدیک جو چیزیں مکروہ  
تحریمی ہیں وہ اس بچے کا ضرر و خست کرنا ہے جو اس بکری سے پیدا ہوا ہو  
جو نذر کی وجہ سے متعین ہو یا قربانی کی نیت سے نہ لے لی ہو چہ  
متعین ہو اور اس کا پینا اس لئے مکروہ ہے کہ اس کی ماں قربانی کے  
سے متعین ہے اور بچہ ثمراتی صفات مثلاً غامی یا آرمی میں ماں کے  
تابع ہوتا ہے، لہذا اس پر اس کا قربانی رکھا اس وقت تک نہ مری ہے  
جب تک کہ وہ ماں کے ساتھ نہ لیا جائے تو اگر اس سے اسے  
نرمیت کر دیا تو اس پر اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

قدوری لکھتے ہیں: بچے کا نہ کرنا واجب ہے اور اگر مرد  
صورت میں اس کو صدقہ کر دے تو جائز ہے، کیونکہ حق نے اس میں  
سراپیت نہیں کی ہے لیکن وہ اس سے متعلق ہے لہذا اس کا حکم اس کے

جھول (جل) اور لکام (خلام) جیسا ہوگا (۱) تو اگر اس کو ذبح کر دے  
تو اس کی قیمت کا صدقہ کرے گا اور اگر اس کو بیچ دے تو اس کے ثمن کا  
صدقہ کرے گا۔

فتاویٰ خانہ میں یہ ہے کہ زکوٰۃ صورت میں سے صدقہ کرنا  
مستحب ہے اور اس سے نہ کرنا جائز ہے اور جب سے نہ کر دے تو  
اس کا صدقہ کرنا واجب ہے اور اگر اس میں سے کھال لے تو ہتھ کھینچ  
ہے اس کی قیمت صدقہ کرے۔

مالکیہ فرماتے ہیں کہ جو جانور نذر کی بنا پر قربانی کے سے متعین ہو  
اس کے بچے کا پینا حرام ہے اور مطلقاً قربانی کے جانور کے بچے کو ذبح  
کرنا مستحب ہے، خو لو نذر کی وجہ سے متعین ہو یا نہ ہو اگر وہ بچہ ذبح  
سے قبل پیدا ہوا ہو اور جب ذبح کیا جائے تو اس کے ساتھ قربانی جیسا  
ملوک کیا جائے گا اور اگر ذبح نہ کیا جائے تو اس کا قربانی رکھنا جائز ہے  
اور دوسرے سال اسے قربان کرنا درست ہے۔

لیکن جو بچہ ذبح کئے جانے کے بعد پیٹ سے نکال ہو اگر وہ مردہ  
نکالا ہو اور اس کی خلقت مکمل ہو اور جسم پر بال آگے ہوں تو اسے قربانی  
کا نہ شمار کیا جائے گا اور اگر مردہ نکال ہو اور نہ کی ثابت ہو تو چونکہ  
وہ مستحق بالذات ہے اس لئے اس کا ذبح کرنا جب ہے (۲)۔

ثانفید فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے متعین بکری کی نذر مانی یا اس  
نے یوں کہا کہ میں نے اس بکری کو قربانی بنا دیا یا ذمہ میں کسی قربانی کی  
نذر مانی، پھر اس کے ذمہ میں جو قربانی تھی اس کے لئے ایک بکری کو  
متعین کیا، پھر مذکورہ بکری نے بچہ دیا تو تینوں صورتوں میں اس کے

(۱) جل: جم کے ضم و فتح کے ساتھ چلائے کی حفاظت کے لئے جس چیز سے  
اسے ڈھانچے ہیں اسے جل کہتے ہیں اس کی جمع جلال آتی ہے اور خلام: حوا  
کے کسرہ کے ساتھ و لکام: بچہ سے چمپا پر لکھا ہے اور اس کا انضمام  
اس لئے لکھا جاتا ہے کہ اکثر وقت میں اس کی ناک میں لگا دیا ہے۔



## اضحیہ ۳۹-۵۰

کا صدق کرنا واجب نہ ہوگا الا یہ کہ اس فعل سے اس کی قیمت میں کمی واقع ہوئی ہو۔ ایسی صورت میں نقصان کے بقدر قیمت کا صدق کرنا اس پر واجب ہوگا۔

۴۹۔ اگر اس سے سواری یا بار برداری کے لئے کر یہ پگایا تو اہل سنت کو صدق کرنے کے ساتھ اگر اس میں کوئی نقصان واقع ہو ہے تو اس نقصان کی قیمت کا صدق کرنا بھی واجب ہوگا (۱)۔

۵۰۔ قربانی کے جانور کو بچا کر نہ سے قبل جا رہا ہو، اپنے کے مالک میں مالکیت کے رد قول ہیں: ایک قول یہ ہے کہ ممنوع ہے اور دوسرے قول جواز کا ہے اور یہی معتد ہے (۲)۔

تلافیہ فرماتے ہیں کہ واجب قربانی کے مالک کے لئے قربانی کے جانور پر سوار ہونا اور بغیر اجرت کے دوسروں کو سوار کرنا جائز ہے اور اگر اس کی وجہ سے جانور تلف ہو جائے یا اس میں نقصان واقع ہو جائے تو اس کا ضامن ہوگا۔

لیکن اگر یہ نقصان عاریت پر لینے والے کے قبضہ میں واقع ہو ہے تو وہ اس کا ضامن ہوگا، لیکن صاحب قربانی یا عاریت پر لینے والا اس وقت ضامن ہوگا جب کہ وہ قربانی کا وقت آنے سے پہلے قربانیت پر پانے کے بعد تلف ہو جائے یا اس میں نقصان پیدا ہو جائے، میں قربانی کے وقت سے قبل اگر دینا ہو تو پھر کوئی ضمانت نہیں ہے، کیونکہ وہ عاریت پر لینے والے کے ماتحت ہے اور یہ معلوم ہے کہ عاریت پر لینے والا اس صورت میں ضامن ہوگا جب کہ عاریت پر لینے والے کا قبضہ قبضہ ضمانت نہ ہو (۳)۔

۵۰۔ اس کے علاوہ بھی کچھ مکرہ بات ہیں جو حنفیہ کے علاوہ دیگر فقہی

بچے کو بچہ سنا ضروری ہے اور یہاں وہ صحیح یہ ہے کہ فترہ پر اسے تقسیم کرنا ضروری نہیں ہے، بخلاف اس کی ماں کہ اس کا صدق کرنا واجب ہے، اہل سنت اگر اس کی ماں مر جائے تو ایسی صورت میں بچے کو فترہ پر تقسیم کرنا واجب ہوگا، اور اس میں صورتوں کے علاوہ قربانی کے جانور کے بچے کو ذبح کرنا واجب نہیں ہے اور اگر ذبح کرے تو اس کے کسی حصے کو صدق کرنا واجب نہیں ہے، اور اس کا کھانا، صدق کرنا اور یہ سب جائز ہے، اور اگر اس کے کسی حصہ کو صدق کر دے تو ماں کے کسی حصہ کے صدق کرنے کے وجہ کی طرف سے کافی نہیں ہوگا (۱)۔

وہ حنا بلکہ کہتے ہیں (۲) کہ اگر کسی قربانی کو متعین کیا اور اس نے بچہ جنا تو اس کا بچہ اس کے تابع ہے اس کا وہی حکم ہے جو ماں کا ہے، خواہ وہ تعین کے وقت حاملہ ہو یا تعین کے بعد حاملہ ہوئی ہو، لہذا ایام فطر میں اس کا ذبح کرنا واجب ہے، حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا اے امیر المؤمنین! میں نے اس گائے کو قربانی کے لئے خرید لیا ہے اور اس نے پیچھے بچہ جنا ہے، تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اس کا ذبح مت کرو، ہر گز اس صورت میں جب بچہ کی ضرورت سے زائد ہو، پھر جب قربانی کا دن ہو تو اس کو اور اس کے بچے کو سات فرس کی طرف سے ذبح کر (۳)۔

۳۹۔ مہر چارم: حنفیہ کے نزدیک قربانی سے قبل جو سور مکرہ دین، ان میں سے قربانی کے جانور پر سوار ہونا، اسے استعمال کرنا اور اس پر بوجھ لانا ہے۔

گرن میں سے کوئی کام کرے گا تو گنہ گار ہوگا لیکن اس پر کسی چیز

(۱) مجمع مع حنفیہ البحر ص ۲۹۹۔

(۲) اہل سنت لابن قدامہ ۱/۱۵۸۔

(۳) حضرت عائشہؓ کے اس اثر کی روایت معید بن منصور نے ابو منصور سے، انہوں نے ابو الاخوص سے، انہوں نے دیکر عیسیٰ سے، انہوں نے خیرہ بن حفصہ سے اور ہوں نے حضرت عائشہؓ سے کی ہے (المعجم لابن قدامہ ۱/۱۵۸)۔

(۱) البدائع ۵/۸۷۷، جامعہ رد المحتار علی مدارائے ۵/۲۰۵۔

(۲) البدائع ۲/۱۲۲۔

(۳) مجمع مع حنفیہ البحر ص ۳۰۰۔

مذہبائی کتابوں میں ذکر کی گئی ہیں، ان میں سے ایک وہ ہے جس کی مالکیت نے صراحت کی ہے کہ اس کی قیمت کی عثت میں اہل ثبوت کی عادت کے مطابق ایک دھڑے سے آگے بڑھنا، اسی طرح تعدد کی عثت میں مسابقت کرنا مکروہ و تنزیہی ہے، اس لئے کہ اس کی شان فخر و مہمات ہے۔

یہی تر قیمت کی زیادتی یا تعدد کی زیادتی سے مقصود، ثاب اور غیر کی عثت ہو تو یہ مکروہ نہیں بلکہ تحب ہے<sup>(۱)</sup>۔

ردہ قربانی کے وقت کے مکروہات و مستحبات:

۵۱- چونکہ قربانی تذکیہ (ذبح) کی ایک قسم ہے اس لئے جو چیزیں تذکیہ میں تحب ہیں، وہ قربانی میں بھی تحب ہیں، مثلاً: سب کچھ کرنا اور باقی چاروں کو ذبح کرنا۔ اسی طرح جو چیزیں جو تذکیہ میں مکروہ ہیں وہ قربانی میں بھی مکروہ ہیں اور ذبح کے مستحبات اور مکرہات کی تفصیل جاننے کے لئے دیکھئے ”ذباح“۔

اور قربانی کے کچھ مخصوص مستحبات و مکرہات ہیں جو قربانی کے وقت میں ہوتے ہیں اور ذبح کا مطلق قربانی کے جانور سے ہونا ہے یا قربانی کرے، لے سے یا وقت سے، اسے ہم قریب مباحث میں ذکر کریں گے:

قربانی کے وقت قربانی سے متعلق مستحبات و مکروہات:

۵۲ متر قربانی میں تحب یہ ہے کہ وہ ذبح ہو، اور دھڑے جانوروں کے مقابلہ میں جسم و ہڈی میں بڑا ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”وَمِنْ يَعْظُمُ شَعَائِرَ اللَّهِ فَإِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوبِ“<sup>(۲)</sup> اور جو شخص اللہ کے شعائر کا احترام کرے تو یہ اس کے دل کے تقویٰ کی

(۱) اللہ تعالیٰ ۲۲۲۳۔

(۲) سورہ حج ۳۲۔

دلیل ہے، اور اس کی تعظیم میں یہ بات داخل ہے کہ صاحب قربانی بڑے بدن کا ”ذبحہ جانور اختیار کرے، اور گریہ کی قربانی پسند نہ کرے۔ تو اس میں سب سے افضل پشتکمر سینک ۱۰ والا اور کسی شہد مینڈھا افضل ہے حضرت انسؓ کی اس حدیث کی بنا پر کہ: ”صَحِيحُ النَّبِيِّ ﷺ بِكُشْبَيْنِ أَمْلَحَيْنِ الْفَرْسِ“

(نبی ﷺ نے دو پشتکمرے سینک والے مینڈھے قربان کئے)۔

اور اس حدیث کی بنا پر کہ: ”أَنَّهُ (۱) صَحِيحُ الْبَكْشَيْنِ

أَمْلَحَيْنِ مَوْجُودَيْنِ“ (۲) آپ ﷺ نے دو پشتکمرے اور کسی

شہد مینڈھے قربان کئے)۔ قرن کے معنی بڑے سینک والے، اور

املح کے معنی سفید رنگ والے کے ہیں اور ”موجود“ کے بارے میں کہا

گیا کہ وہ وہ جانور ہے جس کے خصیتین کوٹ دئے گئے ہوں اور دوسرا

قول یہ ہے کہ وہ خصی ہے (۳) (جس کے خصیتین نکال دئے جاتے

ہیں) اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”دَمُ عَهْرَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ مِنْ دَمِ سَوْدَاوِينَ“ (۴) (یک سفید

جانور کا خون اللہ کے نزدیک دو سیاہ جانوروں کے خون سے زیادہ

پسندیدہ ہے)۔

حنیفہ فرماتے ہیں کہ بکری گائے کے ساتویں حصہ سے افضل ہے

بلکہ اگر دونوں کی قیمت اور گوشت کی مقدار برابر ہو تو بکری پورے

(۱) حضرت انسؓ کی حدیث ”صَحِيحُ النَّبِيِّ ﷺ“ کی روایت مسلم (۵۵۶/۳) -

۱۵۵۷ طبع اٹلی) نے کیا ہے۔

(۲) حدیث ”أَنَّهُ ﷺ صَحِيحُ الْبَكْشَيْنِ مَوْجُودَيْنِ“ کی روایت احمد نے

ابو یوسف سے کی ہے وہی نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے (مسند احمد بن حنبل

۸/۶ طبع المکتبۃ، مجمع المروءہ ۲۱/۳)۔

(۳) البدائع ۸۰/۵، الدر المنثور ۵/۵، حاشیہ ابن ماجہ ۲۰۵/۵۔

(۴) حدیث ”دَمُ عَهْرَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ مِنْ دَمِ سَوْدَاوِينَ“ کی روایت احمد

نے (۲/۲۱۷ طبع المکتبۃ) اور حاکم (۳/۲۲۷ طبع دارالحدیث) نے کی

ہے، اور علامہ ذہبی نے اس کی طرف سے سکوت اختیار کیا ہے، نہ اس کے

دلیل سے کی مباحث کی ہے اور نہ اس پر فقہ کیا ہے۔

## توضیح ۵۳-۵۴

بعد اود فضل ہوگا اور بعض ممالک میں گائے کا گوشت زیادہ پائیزد ہوتا ہے، لہذا اود فضل ہوگا (۱)۔

ثانیہ فرماتے ہیں کہ فضل قربانی سات بکریاں ہیں، پھر ایک اونٹ، پھر ایک گائے، پھر ایک بکری، پھر اونٹ کا ساتواں حصہ، پھر گائے کا ساتواں حصہ اور مینڈھا بکرے سے فضل ہے اور دوز جو بقی نہ کرے وہ اس مادہ سے بہتر ہے جس نے کچھ نہ بنایا وہ اس دونوں کے بعد دوز ہے جو بقی کرتا ہے، پھر وہ مادہ جو بچھڑتی ہو۔

اور سفید جانور فضل ہے، پھر سفید کی مائل، پھر زرد، پھر سرخ پھر ہتکلم اور اس کے بعد سیاہ ہے۔

اور قربانی کے جانور کفر پہ بنانا مستحب ہے۔

تالہ کہتے ہیں: سب سے فضل قربانی اونٹ کی ہے، پھر گائے کی، چہ بکری کی، چہ اونٹ میں شرکت، پھر گائے میں شرکت (۲)۔

۵۳- اور قربانی میں جانور کا "یاعیب دار" ہونا قربانی کی صحت سے مانع نہ ہو کر مرد ہے۔

قربانی میں قربانی کرنے والے سے متعلق مستحب امور:

۵۴- اگر قدرت ہو تو خود سے قرب کرے، کیونکہ یہ عبادت ہے اور عبادت کو خود سے انجام دینا سے اور سے قربی کے پہلے کرنے سے افضل ہے، لیکن اگر خود سے اچھی طرح قرب نہ کر سکتا ہو تو بہتر یہ ہے کہ اسے کسی ایسے مسلمان کے پہلے کرے جو اچھی طرح قرب کر سکتا ہو، اس صورت میں مستحب یہ ہے کہ قربانی کے وقت موجود رہے اس سے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا: "یا فاطمہ قومی"

گائے سے فضل ہے اور اس سلسلہ میں اصول یہ ہے کہ وہ جانور جن کے گوشت کی مقدار اور قیمت برابر ہو تو جس کا گوشت زیادہ اچھا ہو وہ فضل ہے اور جن وہ جانور جن کے گوشت کی مقدار اور قیمت وہ دونوں میں فرق ہو تو جس کی قیمت اور گوشت زیادہ ہو وہ فضل ہے اور بھینے بکری میں بڑا تر خسی ہو تو مادہ سے فضل ہے ورنہ اگر قیمت اور گوشت کی مقدار برابر ہو تو مادہ فضل ہے اور اونٹ اور گائے میں مادہ تر سے فضل ہے جب کہ وہ اس کی قیمت اور گوشت برابر ہو۔

مالک فرماتے ہیں کہ مستحب یہ ہے کہ قربانی کا جانور عمدہ ہو، اس طور پر کہ مویشی جانوروں میں سب سے اچلی ہو اور بے عیب ہو اور صحت اور صحت کی حالت میں صحت کی بنیاد پر، سے قرب نہ بنانا بھی مستحب ہے، وہ فرماتے ہیں: "اَكْمَلُ سَمْنِ الْأَصْحَةِ بِالْمَدِينَةِ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يَسْمُونُ" (۱) (ہم لوگ مدینہ میں قربانی کے جانور کو قرب نہ بناتے تھے اور مسلمان بھی قرب نہ بناتے تھے)۔ اور جانور مادہ جانور سے افضل ہے اور سینگ والا جانور بغیر سینگ والے سے افضل ہے اور سفید کو سرے رنگ کے جانور میں پہلی صفت ہے اور محل (جس کا حصہ نہ کالایا ہو) وہ خسی سے افضل ہے بیشک خسی زیادہ تر بہتر ہو اور قربانی کا سب سے افضل جانور مطلقاً مینڈھا ہے: پہلے اس کا محل، پھر خسی، پھر مادہ، اور اسی طرح بکر محل، پھر خسی، پھر مادہ۔ ان دونوں کے بعد اونٹ فضل ہے یا گائے؟ اس میں اختلاف ہے۔ ورنہ یہ ہے کہ الگ الگ ملک میں ان دونوں کے بعد الگ الگ حکم ہوگا۔ بعض ممالک میں اونٹ کا گوشت زیادہ پائیزد ہوتا ہے،

(۱) حدیث: "اَكْمَلُ سَمْنِ الْأَصْحَةِ بِالْمَدِينَةِ" کی روایت بخاری نے "دیبا" کی ہے اور ابن حجر نے کہا کہ ابن قیم نے استخراج میں احمد بن حنبل کے طریق سے اس معنی کے ساتھ موصوفہ روایت کیا ہے اور احمد نے فرمایا کہ یہ حدیث بحسب ہے (فتح الباری ۹/۱۰۰ طبع استغفر)۔

(۱) البدلی ۱۲۲/۲

(۲) المجموع للحدیث ۹۵/۸، المسج مع حلیہ: البحر فی شرح مشکوٰۃ القناع

۱۶۱۲ طبع الدار الفکر بیروت

ہی اُصْحٰیثِکَ فَاَشْہِدْ بِہَا“ (۱) (اے قاطر! انھ کو اپنی قربانی کے پاس جاؤ اور اسے دیکھو)۔

تمام مذاسب فاس پر تعلق ہے، لیکن شافیہ فرماتے ہیں کہ عورت، مخنث، مرد حائضہ، فحشہ پر قیود ہوں جب بھی ان کے لئے نفل یہ ہے کہ وہم سے کے پیر و رویں (۲)، اور اس قیود کا عمل آئے رہا ہے۔

۵۵۔ ورنہ ویل وء کا پر حنا تھب ہے: ”اللہم مک ولک،  
 ان صلاتی و سبکی و محیای و مماتی لله رب العالمین،  
 لا شریک له، و ہذا لک امرت، و انا من المسلمین“  
 (اے اللہ! یہ جانور تیری ہی طرف سے ہے اور تیرے ہی لئے قربان  
 ہے، بیشک میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا  
 یہ سب خالص اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہاں کا پروردگار ہے،  
 اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں اطاعت  
 کرنے والوں میں سے ہوں)، اس لئے کہ نبی ﷺ نے حضرت  
 فاطمہؑ کو ”ان صلاتی و سبکی“ (۳) کہنے کا حکم دیا تھا۔

۱۔ حضرت جائے کی اس حدیث کی بنا پر کہ انہوں نے فرمایا: ”ذبح

( ) جوہر ہے، لفظ "جوہر" کی روایت حاکم (۲۴۲ھ طبع دارالحدیث) نے حضرت ابو سعید خدری سے کی ہے پھر حاکم نے اس کی روایت عمر بن حفصین سے کی ہے اور ابن حجر نے تحقیق (۳۳۳ھ طبع کردہ ایلمانی) میں کہا ہے: "ابن ابی حاتم نے اپنے باپ ابی حاتم سے روایت کرتے ہوئے غلطی میں کہا کہ یہ جوہر ہے مگر ہے اور عمر بن کی حدیث کی سند میں ابی حاتم نے کہا ہے جو بہت ضعیف ہیں۔"

(۲) المجلد ۵ / ۸ من الدرر السنية ۱ / ۴۱۱، المجلد مع حاشية التحرير ۳ / ۲۵۵، انظر

(۳۷) حدیث: ”اَنْ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ لاطَاعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ يَقُولَ اِنْ صَلَاتِيْ وَاسْكِيْ...“ حضرت کاظمؑ کی اس حدیث کا ایک ترجمہ ہے جس کی روایت کدرونگی (نقحہ: ۵۳)۔

السی ﴿تَبَّتْ﴾ یوم النبیح کشیں آقربیں اُمحییٰ موجوء میں  
فلما وجهہما قال اٰبی وحتہت وجهی لہدیٰ فطر  
السّموات والأرض علیٰ ملۃ ابراہیم حیما وما انا من  
المشورکین، اِن صلاتی وِسکّی ومحبای ومماتنی لہ  
وب العالمین، لا شریک لہ، وبملک اُموت وانا من  
المسلمین، اللہ مک ولک عن محمد وامتہ، بسم اللہ  
واللہ اکبر ثم ذبح،<sup>(۱)</sup> ”نبی کریم ﷺ نے قربانی کے دو  
سینگ والے پتھر سے اور نسی شد مینڈھے قربان کئے، پس جب  
آپ نے انہیں نایا تو فرمایا: میں یک سو ہو کر ملت ہوا ہی کے مطابق  
انبار میں نی طرف رہتا ہوں جس نے تمہوں کو درمیں کو پیدا  
اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں، بیشک میری نماز اور  
میری ساری عبادات اور میرا جینا اور مرنا یہ سب خالص اللہ ہی کے  
لئے ہے جو سارے جہاں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور  
مجھ کو اسی کا حکم ہوا ہے اور میں اطاعت کرنے والوں میں سے ہوں،  
اے اللہ یہ جانور تیری ہی طرف سے ہے اور تیرے ہی لئے قربان  
ہے، محمد ﷺ اور ان کی امت کی طرف سے، بسم اللہ، اللہ اکبر، پھر  
آپ ﷺ نے ذبح فرمایا۔

۲۰۰۰ (۲۰۰۰)

مالیہ فرماتے ہیں کہ قربانی کرنے، اے کا اسم اللہ کہتے وقت

(۱) حدیث: "فَبُحِ الثَّيْبُ لَيْلِي" یوم المہج کہیں انہیں موجود ہیں " کی روایت ابو داؤد اور ابن ماجہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے کی ہے اور الفاظ ابو داؤد کے ہیں۔ اس کی سند میں محمد بن اسحاق ہیں، انہوں نے محدث کی فراحت نہیں کی ہے حافظ ابن حجر نے ان کے بارے میں کہا کہ وہ سچ ہیں۔ نہیں کرتے تھے (عن ابیہود ۵۲۳۳ طبع ہندوستان، سنس ابن ماجہ ۲/۱۰۲۳ طبع علی انکلی، تقریباً ۲۱۲۲)۔

(۴) المیزان ۵/۸۷

## اضحیٰ ۵۶-۵۷

محمد و آل محمد و أمة محمد<sup>(۱)</sup> (اے اللہ! تو! سے محمد، آل محمد اور امت محمد ﷺ کی طرف سے قبول فرما)۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی قربانی کی۔

۵۶- یہ کہ، پانچ شروٹ کرنے سے قبل پانچ کے بعد دعائے مذکور کو پڑھے، پانچ کی حالت میں سرف، بسم اللہ کہے، خفیہ یا عینی فرماتے ہیں، خفیہ کے، ایک پانچ کی حالت میں تہیہ کے ساتھ دہرے کھام کو خود دعا عینی نہیں نہ ہو، دعا مکرر ہے، اس سے کہ جب تک پٹے گذرانا سب یہ ہے کہ دعاں کو پانچ شروٹ کرنے سے پٹے پر چا جاے یا اس سے فارغ ہونے کے بعد<sup>(۲)</sup>۔

قربانی کے وقت سے متعلق مستحبات و مکروہات:

۵۷- قربانی میں جلدی نہ کرنا، تھپ ہے، پٹا پچ پٹے اس (اس وی) انچ کو قربانی کرنا بعد کے، نوں کے مقابہ میں افضل ہے، کیونکہ یہ خیر کی طرف بہت کرنا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَعْرُوفٍ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ وَجَنَّةٍ غُرُُُُصُهَا الشَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ"<sup>(۳)</sup> (اور دوڑو اپنے رب کی مغفرت و اس جنت کی طرف جس کی وسعت ایسی ہے جیسے سب آسمان و زمین، وہ جہان فی مقیموں کے لئے)۔

۵۸- رجب، مغفرت، رحمت کے جب کی طرف بہت کرنا ہے، و عمل صالح ہے<sup>(۴)</sup>۔

اس پر تمام مذہب کا اتفاق ہے، مالکیہ کے یہاں تفصیل ہے

- (۱) حدیث: "اللهم قبل من محمد..." کی روایت مسلم (۵۵۷/۳) طبع مجلس اعلیٰ (۷۷) حضرت عائشہ سے تفصیل کے ساتھ کی ہے۔
- (۲) البدیع ۵/۷۸، ۸۰۔
- (۳) سورہ آل عمران، ۱۳۳۔
- (۴) البدیع ۵/۸۰۔

"اللهم منك وإليك" کہنا مکروہ ہے، کیونکہ اس پر اہل مدینہ کا عمل نہیں ہے<sup>(۱)</sup>۔

ثانی فرماتے ہیں کہ، بسم اللہ کہنے کے بعد تین مرتبہ اللہ اکبر پڑھا اور رسول اللہ ﷺ پر وروہ، مام بھیجا، مستحب ہے، اسی طرح، ریح ذیل الفاظ کے ساتھ قبولیت کی دعا نہ کرنا مستحب ہے: "اللهم هذا منك وإليك" و تکمیل تہیہ یعنی "بسم اللہ" کے ساتھ "الرحمن الرحیم" کے کہنے میں اختلاف ہے ایک قول یہ ہے کہ یہ مستحب نہیں، کیونکہ ذی رحمت کے مناسب نہیں ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ مستحب ہے اور یہی ریح ہے، کیونکہ پانچ میں کھانے والوں کے لئے رحمت ہے<sup>(۲)</sup>۔

حنا بلکہ کہتے ہیں کہ، پانچ کرے، اللہ اکبر کے وقت نہ گنا: "بسم اللہ واللہ اکبر" و تہیہ (اللہ اکبر کہنا) مستحب ہے، کیونکہ یہ بات ہے کہ نبی ﷺ جب دعائے کرتے تو فرماتے: "بسم للہ، واللہ اکبر" و حضرت انسؓ کی حدیث میں ہے: "وسمعی و کبر"<sup>(۳)</sup> (و بسم اللہ، و اللہ اکبر) کہتے، اور اگر منافقہ کر کے یوں کہے: "اللهم هذا منك وإليك، اللهم تقبل مني أو من فلان" تو اچھا ہے، کیونکہ نبی ﷺ کے پاس اس کا ایک مینہ حنا کے لئے لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس کو ٹاپا پچ فرمایا: "اللهم تقبل مني"

(۱) بعد الساک ۳۰، و مالکیہ کا یہ کہنا کہ اس کے ساتھ مل مدینہ کا عمل نہیں ہے اس کی وضاحت یہ ہے کہ مل مدینہ کا عمل تو ہر کے وجہ میں ہے وروہ خبر آحاد پر مقدم ہے۔

(۲) ابی حری علی، الاقناع ۳/۲۸۳-۲۸۵، ابی حری علی نہایت الحجاج لہری ۲/۸۔

(۳) حدیث: "کان إذا صبح قال، بسم للہ واللہ اکبر"، و حضرت انسؓ کی حدیث: "وسمعی و کبر" کی روایت بخاری (۱۸۰۰) طبع انتقیر) و ابو حریزہ ۵/۱۹۳ طبع دار المعارف اشراعیہ) نے کی ہے۔

”وہ یہ ہے کہ روزِ نزول سے قبل قرآنِ کریم کے بعد قرآنِ کریم سے افضل ہے اور وہ ہے ”برقیہ“ من سورج کے بلند ہونے سے لے کر وہاں سے قبل تک قرآنِ کریم سے قبل یعنی فجر سے لے کر سورجِ بلند ہونے تک کے مقابلہ میں افضل ہے۔ اور انیس وہم سے دنِ روز سے لے کر غروب تک کے درمیان ”برقیہ“ وہ فجر سے لے کر روزِ اول تک کے درمیان قرآنِ کریم کے سلسلہ میں ہے۔“ ہے کہ یہ وہی کوں افضل ہے؟ ”برقیہ“ یہ ہے کہ اہلِ وقت میں قرآنِ کریم افضل ہے (۱) ”برقیہ“ کے ۱۰ ایک رات میں قرآنِ کریم درست نہیں ہے جیسا کہ پہلے گذرا۔

یہ بھی پہلے گذر چکا ہے کہ ”برقیہ“ ”برقیہ“ کے ۱۰ ایک رات میں قرآنِ کریم ہے (۲)۔

وہ سابقہ مباحث سے یہ بات معلوم ہوئی کہ بعض مقامات، گاہوں والوں کے سے اسی وقت میں قرآنِ کریم کو خارج قرار دیتے ہیں جس میں شبہ و تردید کرتے ہیں۔

قرآنِ کریم کے بعد کے مستحبات و مکروہات:

نہ۔ قرآنِ کریم کے لئے ذبح کے بعد کچھ چیزیں مستحب ہیں:

۵۸- ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اس وقت تک انتظار کرے جب تک کہ بیچہ کے تمام اعضا و ساکن اور ہنڈے نہ ہو جائیں اور اس کے پورے جسم سے رمدی قسم نہ ہو جائے، اس وقت تک نہ اس کی گردن کاٹے، اور نہ چھڑا کھینچے۔

۵۹- اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اس میں سے کھائے، کھائے

اور جمع کر کے رکھے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”وَأَقْرَأْ فِي النَّاسِ بِالْحَقِّ يَأْتُونَكَ دُجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ، لِيَشْهَدُوا مَعَافٍ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ لِيَأْخُذُوا مَعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ، فَاكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعَمُوا الْبَانِسَ الْفَقِيرَ“ (۱) (اور لوگوں میں حج کا عذر کر، لوگ تمہارے پاس جلتے آئیں گے چاہے وہ بھی وراثی و بنیوں پر بھی جو کہ اور راز سے رشتہ سے پٹن ہوں یا ناک پہ نوہ کے لئے آم ہو، ہوں اور تاکہ لام مقررہ میں ان مخصوص چوپایوں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ تعالیٰ نے اس کو عطا کئے ہیں، سو ان جانوروں میں سے بھی کھایا کرو اور مسکین و محتاج کو بھی کھایا کرو)۔

اور اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”وَالْبَلَدِ جَعَلْنَاهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَائِرِ اللَّهِ لَكُمْ فِيهَا حَبِيرٌ، فَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا صَوَافٍ، لَّيْسَ فِيهَا مِنَّا حَبِيرٌ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعَمُوا الْقَائِمَ وَالْمَغْتَر“ (۲) (اور قرآنِ کریم کے احث اور گائے کو ہم نے اللہ کی یادگار بنایا ہے، ان جانوروں میں تمہارے لئے فائدہ ہے ہیں، سو تم ان پر کھڑے کر کے اللہ کا نام لیا کرو، پس جب وہ رمت کے عمل کر پڑیں تو تم خود بھی کھانا، اور بے سوال اور سوال کو بھی کھانے کو دو)۔

اور اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بدا ضحیٰ احدکم فلیأکل من اصبحتہ“ (۳) (جب تم میں سے کوئی شخص قرآنِ کریم سے چاہے کہ قرآنِ کریم سے کھائے)۔

۶۰- افضل یہ ہے کہ ایک تہائی گوشت صدقہ برے اور ایک تہائی

(۱) سورج ۲۷-۲۸۔

(۲) سورج ۳۶۔

(۳) حدیث: ”بدا ضحیٰ احدکم فلیأکل من اصبحتہ“ کی روایت احمد (۳۹۱/۲ طبع المصنف) نے کی ہے اور شیخ نے اسے ”مجموع“ (۲/۵۴ طبع المصنف) میں ذکر کیا ہے وافر ملا کہ اس کے روات صحیح کے وہ ہیں۔

(۱) مخرج الکبیر للعلامة محمد بن حاتم بن عبد الوہاب (۱۲۲، ۱۲۰، ۱۲۳)۔

(۲) مخرج ۵۰۸۔

## اضحیہ ۶۰

وَصَلُّوا<sup>(۱)</sup> (لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! لوگ اپنی قربانی کی لحال سے مشغول رہتے ہیں اور اس میں چربی رکھتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ تو صحابہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا تھا کہ قربانی کا گوشت تین دنوں کے بعد کھایا جائے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تو تمہیں اس جماعت کی بات سے منع کیا تھا جو نبی تھی، پس تم کھاؤ اور جمع کرو اور صدقہ کرو، اور سلمہ بن اکوعؓ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے رثاء فرمایا: "من صَحَّیٰ مَعَكُمْ فَلَا يَصْبَحَنَّ بَعْدَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ يَبْنُو مَنَّهُ شَيْءٌ، فَمَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَعَلَّ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ الْمَاصِي؟ قَالَ: كُلُوا وَاطْعَمُوا وَاذْخَرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالْمَاسِ جَهْدُ قَارِدَةٍ ابْنِ تَعْبُوٍّ فَبَيَّهَا"<sup>(۲)</sup> (تم میں سے جو شخص قربانی کرے تو وہ تیسری رات کے بعد اس حال میں صبح نہ کرے کہ اس کے گھر میں گوشت میں سے کچھ بچ جائے جب گلاساں آیا تو صحابہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! جیسا ہم نے گذشتہ سال یا تھا ویسے ہی کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھاؤ، کھاؤ اور جمع کر کے رکھو، اس لئے کہ اس سال لوگوں کو پریشانی تھی، اس لئے میں نے چاہا کہ تم لوگ اس میں ان کی مدد کرو)۔

اور اسے کھانا اور اس کا صدقہ کرنا اس کے جمع رکھنے سے افضل ہے، الا یہ کہ قربانی کرنے والا صاحب عیال ہو اور خوشحال نہ ہو تو ایسی صورت میں اس کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال کی رعایت کی خاطر ان کے لئے جمع کرے، اس لئے کہ اس کی ور اس

(۱) حدیث: "إِذَا لَهَيْتُمْ مِنْ أَهْلِ الدَّافَةِ" کی روایت مسلم (۵۶۳۳) طبع اٹلی نے کی ہے۔

(۲) حدیث: "مَنْ ضَحَّى بِمَكِّهِ" کی روایت بخاری (۲۳۱۱) طبع اٹلی نے کی ہے۔

سے پے رشتہ داروں اور دوستوں کی ضیافت کرے اور ایک تہائی جمع کر کے رکھے اور سے یہ بھی حق ہے کہ فقیر، یرمال، اور کو سہہ کرے۔ حضرت ابن عباسؓ سے ہی ﷺ کی قربانی کی صفت میں یہ صحیح حدیث منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: "وَيُطْعَمُ أَهْلُ بَيْتِ الثَّلَاثِ، وَيُصْعَقُ فَقَرَاءُ جِوَارِهِ الثَّلَاثِ، وَيَصْلُقُ عَلَى السَّوَالِ بِالثَّلَاثِ"<sup>(۱)</sup> (آپ ﷺ اپنے گھر والوں کو ایک تہائی کھلاتے تھے اور ایک تہائی اپنے فقیر پرہیزیوں کو کھلاتے اور سواہل کرنے والوں کو ایک تہائی صدقہ کرتے تھے)۔

میں فرماتے ہیں کہ اگرچہ گوشت کو صدقہ کرنا تو جائز ہے اور اگر پورا گوشت اپنے لئے روک لے تو جائز ہے، اس لئے کہ بہت ثمن بہائے میں ہے اور سے اس کی احازت ہے کہ تین شب سے زیادہ کے لئے جمع کر کے رکھے، اس لئے کہ نبی ﷺ نے جو اس سے منع فرمایا تھا وہ دوا کی وجہ سے تھا، اور دقتاء کی ایک جماعت تھی جس سے مدینہ میں پڑونا لایا، تو نبی ﷺ نے چاہا کہ ال مدینہ اپنی فاصلہ قریبوں میں سے ان پر صدقہ کریں، اس لئے آپ ﷺ نے تین دنوں سے زیادہ گوشت جمع کر کے رکھے سے منع فرمایا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ: "قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ الْمَاسِ يَتَخَلَّوْنَ الْأَسْقِيَةَ مِنْ صَحَابِيهِمْ وَيَحْمِلُونَ فِيهَا الْوَدَكِ، قَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا: يَهَيِّتُ لِي تَوَكُّلَ لَحُومِ الْأَصْحَابِ بَعْدَ ثَلَاثِ، فَقَالَ: إِذَا بَهَيْتُمْ مِنْ أَهْلِ الدَّافَةِ الَّتِي دَفَّتْ، فَكُلُوا وَاذْخَرُوا

(۱) حدیث: "وَيُطْعَمُ أَهْلُ بَيْتِ الثَّلَاثِ" کی روایت ابوداؤد (۱۰۹۸۱) طبع اٹلی نے کی ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے جیسا کہ ابنی میں ہے (۱۰۹۸۱) طبع اٹلی نے کی ہے۔

## اضحیہ ۶۱

پونقی صورت یہ ہے کہ قربانی کا جو پچھلے دنوں کی رو سے بچے کو منع کرنا واجب ہے، اور اگر وہ بچے کو منع کرے تو اس پورے بچے کو صدق کرنا واجب ہے، یہ تک وہ اس عمر کو نہیں پہنچا ہے جس میں قربانی درست ہے لہذا اس کے خون بہانے میں عبادت کا پہلو نہیں ہوتا۔ لہذا اس کو صدق کر کے ہی اس کا عبادت ہونا متعین ہے۔ اسی بنا پر کہا گیا کہ بچے کے سائلہ میں تحب یہ ہے کہ سے زکوٰۃ صدق کر دیا جائے۔

پانچویں صورت یہ ہے کہ اونٹ میں سات یا اس سے کم افراد شریک ہوں اور ان میں سے کوئی شخص اپنے حصہ سے گزشتہ یک سال یا چند برسوں کی فوت شدہ قربانی کی قضا کی نیت کرے تو اس صورت میں تمام شکار پر واجب ہے کہ اپنے تمام حصوں کو صدق کر دیں، یہ تک کہ جس نے قضا کی نیت کی ہے اس کی نیت صحیح نہیں ہے تو اس کا حصہ تطوع بخش ہو یا، اور اس نے خون بہانے سے عبادت کی نیت نہیں کی، یہ تک کہ جس شخص پر قضا واجب ہے اس کی قضا، قیمت صدق کر کے ہو، اور جس قربانی کرنے والے نے قضا کی نیت کی ہے اس کا حصہ پورے اونٹ میں شامل ہے، تو جس نے اونٹنی کی نیت کی ہے اس کے لئے اس سے کچھ کھانے کی کوئی سہیل نہیں ہے۔ لہذا اس پورے کو صدق کرنا ضروری ہے<sup>(۱)</sup>۔

مالیہ فرماتے ہیں کہ قربانی کے سے صرف یہ تحب ہے کہ وہ اپنی قربانی سے خود کھائے، صدق کرے اور ہدیہ کرے (یعنی ن تینوں کو جمع کرے) اس میں یک قربانی، نیدہ کی کوئی تحدید نہیں ہے<sup>(۲)</sup> اور انہوں نے غزیر کی قربانی اور دوسری قربانیوں میں کوئی

کے اہل و عیال کی ضرورت دوسروں کی ضرورت پر مقدم ہے اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "ابداً بفesk فصدق عیہا، فإن فصل شیئاً للأهلک، فإن فصل شیئاً عنک فعدی قرابک، فإن فصل عن دی قرابک شیئاً فہکذا وہکذا"<sup>(۱)</sup> (تم اپنی ذات سے شروں کرنا اور اس پر صدق کر، پھر اگر کچھ بچ رہے تو وہ تیرے اہل و عیال کے لئے ہے۔ پس اگر اس سے بھی کچھ بچ جائے تو وہ تیرے رشتہ داروں کے لئے ہے۔ پس اگر تیرے رشتہ داروں سے بھی بچ جائے تو پھر وہ تمہارے)۔

یہ منیہ کا مذہب ہے<sup>(۲)</sup>۔

۶۱- یہاں پر یک ہم سمجھ رہے ہیں کہ چند صورتوں میں قربانی کرنے والے کا قربانی کے گوشت کا کھانا مالداروں کو کھانا اور اپنے اہل و عیال کے لئے جمع کر کے رکھنا، یہ سب کے سب حنیف کے نزدیک ممنوع ہے۔

ن میں سے یک صورت مذہب کی قربانی ہے، ثانیہ کا مذہب بھی یہی ہے، جب کہ مالک و مالک نے یہاں لکھا ہے کہ کھانے کے بوا میں مذہب کی قربانی بھی، غزیر بانوں کی طرح ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ اگر اس بکری کو جسے غزیر کے ذریعہ قربانی کے سے متعین یا ذریعہ تے وقت نیت کے ذریعہ متعین کر دیا اور اس کی قربانی نہیں کی یہاں تک کہ تیرے ان کا سورن غروب ہو یا تو اس صورت میں اس بکری کا زندہ قتل میں صدق کر دینا واجب ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ میت کی طرف سے اس کے حکم سے قربانی کرے تو رنج قول کی رو سے پوری قربانی کا صدق کرنا واجب ہے۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۵/۲۰۵، ۲۰۸، اسی علی بشرح الکبیر ۱۱/۸۱، ۸۲، مطالب اولیٰ ص ۲/۴۷۳۔

(۲) حاشیہ الدسوقی علی بشرح الکبیر ۲/۱۲۲۔

(۱) حدیث ۳۴۰۰، ابداً بفesk، کی روایت مسلم (۶۴۳۲ طبع النسخ)۔

کتاب ہے۔

(۲) بدیع الصنائع ص ۵/۸۱۔





میں عام ہے، اور یہ راستہ تزیینی ہے۔

۶۳- ”روہ رے یہ ہے کہ اس کے دشت یا چربی یا ہن یا مال یا امت کے بل پر وہ وہ جو اس کے دتہ کرنے کے بعد، و ما یا ہے یا اس کے مل و دتیزوں میں سے کچھ بھی بچتا، اگر بیعت، رانم یا مانیر (یا سونے چاندی کے کسی سے یا فاندی دتہ) یا کھانی جانے والی چیز یا اسی طرح کی کسی بیعتی کے عوض ہو جس کے عین کے استملاک کے بغیر اس سے فائدہ حاصل نہ کیا جاسکتا ہو تو یہ بیعتی حال نہیں ہے بلکہ مکروہ تحریمی ہے، بخلاف اس صورت کے کہ اگر اس میں سے کسی چیز کو کسی ایسی چیز کے بدلے فروخت کیا ہے جس کے عین کے باقی رہنے کے ساتھ اس سے فائدہ اٹھا ممکن ہے، مثلاً گھر کا سامان وغیرہ شیشہ، ہینٹل کا برتن، چھلنی، لائٹی، کپڑا، چوڑے کا سوزہ، تو ایسی صورت میں یہ بیعتی جا رہے۔

قابل اہملاک چیز کے بدلے فروخت کرنا اس لئے جائز نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”من باع جلد اصحبہ فلا اصحبہ لہ“ (۱) (جو شخص اپنی قربانی کا چھوڑ دے تو اس کی قربانی درست نہیں)۔

پس اگر بیچ دے تو امام ابو حنیفہ ”امام محمد کے نزدیک بیعتی مانہ ہو جائے گی اور اس پر اس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہوگا۔ یہ نکتہ اس کو بیچنے کی وجہ سے عبادت کا پہلو ختم ہو گیا، اور امام ابو یوسف کے نزدیک بیعتی مانہ نہ ہوگی، ایسی صورت میں اسے چاہئے کہ خریدار سے ۱۰ روپے لے لے، اور اگر وہ روپے نہ لے سکے تو اس کے ضمن کا صدقہ کرنا واجب ہے۔

(۱) حدیث: ”من باع جلد اصحبہ فلا اصحبہ لہ“ کی روایت حاکم، ۳۸۹۴-۳۹۰۰ طبع (مذکرہ طعارف اہلناہ) اور بیہقی (۲۹۳/۹) طبع (مذکرہ طعارف اہلناہ) نے کی ہے اور ذہبی نے کہا کہ ابن حیراش کو ابو ذر سے صحیح قرار دیا ہے۔

ایسی چیز جس کے عین کو باقی رکھتے ہوئے اس سے انتفاع ممکن ہو اس کے عوض میں کھال کو بیچنا اس لئے جائز ہے کہ وہ دوشی فروخت شدہ دوشی کے کام مقام ہو جائے گی۔ تو کو بیچوں سمجھ جائے گا کہ فروخت شدہ دوشی (چیز) باقی ہے۔ اور یہ اس صورت کے مشابہ ہے کہ چمڑے سے کوئی قابل انتفاع چیز بنائی جائے، مثلاً مشک وراں رک۔

مالیہ نے سراحت کی ہے کہ دتہ کے بعد اس کے کسی چیز کا فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔ ”و نہ اس کا بدلہ نہ ہے خواہ دتہ قربانی کی طرف سے کافی ہو یا نہ ہو، مثلاً اگر عام کے دتہ کرنے سے قبل دتہ کر لے، ”مثلاً اگر قربانی عیب، رہوئی ہو اور اسے دتہ کر دیا، خود عیب دار ہو یا دتہ کرنے کی حالت میں ہو یا اس سے قبل ہو، اور خود دتہ کے وقت عیب کا علم ہو یا نہ ہو، اور خواہ اسے ذبح کرتے وقت اس کا علم ہو کہ اس کی قربانی درست نہیں ہے یا اس کا علم نہ ہو، س تمام صورتوں میں اگر ذبح کر دے گا تو اس کے لئے اسے فروخت کرنا یا بدلہ ناجائز نہیں ہے، اور یہ حکم قربانی کرنے والے کے لئے ہے، لیکن جسے اس میں سے کچھ بطور صدقہ دیا جائے یا یا بطور صدقہ دیا گیا اس کے لئے اسے فروخت کرنا ”جائز ہے۔

”اور اگر فروخت کر دیا یا بدل دیا جو ممنوع تھا تو شریعت موجب ہو تو معاملہ ختم کر دیا جائے گا، ”اور اگر کھانے وغیرہ کی وجہ سے ختم ہوئی ہو لیکن اس کا عوض موجب ہو تو اس کا صدقہ کرنا واجب ہے، ”اور اگر عوض شرعی ہو جائے یا ضائع ہو جائے تو وجہ سے ختم ہو جائے تو اس کے مثل کا صدقہ کرنا واجب ہے“ (۲)۔

ثانی فرماتے ہیں کہ قربانی کرنے والے کے لئے اس کی کسی چیز کو فروخت کرنا جائز نہیں، اسی طرح اگر کسی مال دار شخص کو اس کا کوئی

(۱) البدائع ۵/۱۸۱

(۲) البدائع ۲/۲۳۲، مسالک ۱/۳۱۰

برتن بنا لے یا بیٹھنے اور پہننے کا کوئی لباس بنا لے یا اس سے چھنی وغیرہ بنا لے یہ جاز ہے۔ یہ نیکہ اس کے گوشت سے انتفاع اسے کھا کر اور اس کی چربی سے انتفاع اسے لہا کر اور تیل کا رجز ہے تو یہی طرح اس کے چمڑے اور تمام اجزاء سے انتفاع جاز ہوگا۔  
یہ ضحیٰ کا مذہب ہے (۱)۔

مالکیہ نے سراست کی ہے۔ تصاب کو اس کے پورے عمل یا بعض عمل کے معاملہ میں قربانی میں سے کچھ یا ناموس ہے خود قربانی درست ہو یا نہ ہو مثلاً وہ قربانی جو سویر کی چھ کو نام کے ذبح کرنے سے قبل ذبح کی گئی ہو، اور وہ قربانی جو ذبح کے وقت یا اس سے قبل عیب دار ہوئی ہو، اسوں نے رنج توں کی رو سے اس کے چمڑے کو اہت میں دینے کو جاز کہا ہے (۲)۔

شافعیہ اور حنابلہ فرماتے ہیں کہ تصاب کو اس کی اہت میں قربانی میں سے کچھ یا ناموس ہے، حضرت علی کی اس حدیث کی بنیاد پر جو یہ گذری۔

لیکن اگر اس کے فتر کی بنا پر یا مذہب کے طور پر کچھ دے یا تو کوئی حزن نہیں ہے۔ قربانی کرنے والے کو اس کے چمڑے سے فائدہ اٹھا درست ہے، لیکن اس کے لئے چمڑے یا کسی دھری چیز کا فائدہ مست مبرا جاز نہیں (۳)۔

قربانی کے ذبح کرنے میں نیابت:

۶۵۔ فقہاء اس پر اتفاق ہے کہ قربانی کے ذبح کرنے میں نیابت صحیح ہے، بشرطیکہ نائب مسلمان ہو، حضرت فاطمہؓ کی اس حدیث کی بنا پر جو اس پر بھی گذری: ”یا فاطمة قومی الیٰ اصحابک

حصہ ہر یہ یا تو اس کے لئے بھی حکم ہے، بخلاف اس فقہ کے جسے بطور صدقہ کے کچھ دیا گیا کہ اس کے لئے اسے فرائض کرنا جاز ہے، و قربانی کرنے والے کے لئے چمڑے کا صدقہ کرنا اور بطور عاریت کے کی کو دینا اور اس سے فائدہ اٹھانا جاز ہے، لیکن اس کا بیچنا اور چارہ پر دینا جاز نہیں (۱)۔

اور حنابلہ کا قول شافعیہ کی طرح ہے۔ انہوں نے اس پر یہ اضافہ کیا ہے کہ اس کے جھول کو بھی فرائض مست مبرا جاز نہیں (۲)۔

۶۴ ستر قربانی کرنے والے کے لئے قربانی کے بعد جو امور مکروہ ہیں اس میں سے ایک تصاب وغیرہ قربانی کے گوشت سے اس کی اہت دینا ہے، یہ مکروہ تحریمی ہے کیونکہ اس کی حیثیت ایسی ہے جیسے اسے کسی دھری چیز سے فرائض مست مبرا یا ہو جو ختم ہو جائے، مگر یہ نصرت علیؓ کی اس حدیث کی وجہ سے جس میں انہوں نے فرمایا: ”امری رسول اللہ ﷺ ان اقوم علیٰ ہذہ واقسم جلودھا وجلا لھا، وامری الا اعطی الجرار منها شیئا، ولان محض بطنہ من عسما“ (۳) (مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں ان کے ذبح کی نگرانی کروں اور اس کے چمڑوں اور جھولوں کو تقسیم کروں اور مجھے یہ حکم دیا کہ تصاب کو اس میں سے کچھ نہ دوں اور فرمایا کہ ہم اسے اپنے پاس سے لے لیں گے)۔

ورنچ اور بطور تہت اس میں سے کچھ یا ناموس ہو یا تو اس سے معصوم ہو کہ قربانی کے چمڑے وغیرہ سے ذبح کا صدقہ کرنا واجب نہیں ہے فائدہ اٹھانا جاز ہے، مثلاً اگر پانی یا دھری وغیرہ کے لئے

(۱) مجمع مع ماہیہ البحر ۲۹۹/۳۔

(۲) مطالب اون امی ۵۵/۲۔

(۳) حضرت علیؓ کی حدیث: ”امری رسول اللہ ﷺ ان اقوم علیٰ ہذہ واقسم جلودھا وجلا لھا، وامری الا اعطی الجرار منها شیئا، ولان محض بطنہ من عسما“ (مجمع مع ماہیہ البحر ۲۹۹/۳ طبع انتقادی) اور مسلم ۵۵۳/۲ طبع المجلد (۱) کے کی ہے۔

(۱) البدائع ۵/۱۸۱، حاشیہ ابن ماجہ بن علی الدراق ۵/۲۰۔

(۲) الدسولی علی الشرح الکبیر ۱۲/۱۲۲۔

(۳) شرح مجمع مع ماہیہ البحر ۲۹۹/۳، انشی باہل اشرح الکبیر ۱۱/۱۰۰۔

لاشہدیا“ (۱) (اے قاطع! اپنی قربانی کو کھڑی ہو، یہ لو) اس لئے کہ اس میں نیابت کے حکم کو ثابت کرنا ہے، اگر کوئی مجبوری نہ ہو تو بفضل یہ ہے کہ خود سے ذبح کرے۔

جمہور کا مذہب یہ ہے کہ اگر نائب اہل کتاب میں سے ہو تو قربانی درست کے ساتھ درست ہے، چونکہ وہ ذبح کرنے کا اہل ہے، مالکیہ کا مذہب یہ ہے، وہ امام احمد بھی ایک قول یہی نقل کیا ہے کہ قربانی کو نائب بنانا صحیح نہیں ہے لہذا اگر وہ ذبح کرے تو قربانی صحیح نہیں ہوگی، اس کا کھانا حلال ہوگا (۲)۔

نیابت کا تحقق اس طرح ہوگا کہ کسی کو ضرورتاً اجازت دی جائے، مثلاً یوں کہے کہ میں نے تجھے اجازت دی یا میں نے تمہیں بیکل بنالیا اس بکری کو ذبح کر دے، ولایت حازت دی جائے، مثلاً کسی شخص سے قربانی کے سے بکری خریدی، پھر قربانی کے دنوں میں اسے بنا دیا اور اس کے پھروں کو بانٹ دیا، پھر وہ آدمی آیا اور اس سے اس کے حکم کے بغیر سے ذبح کر دیا تو اس صورت میں امام ابوحنیفہ اور صاحبین کے نزدیک قربانی اس کے مالک کی طرف سے کافی ہو جائے گی (۳)۔

۶۶- حنفیہ اور حنابلہ کی رائے یہ ہے کہ اگر قربانی کرے، انہوں میں سے ہر ایک سے عطی ہو، ہر ایک سے ہر ایک کا جانور ذبح کر دیا تو قربانی درست ہو جائے گی، کیونکہ ولایت انہوں کی طرف سے رضا مندی پائی گئی۔

اور مالکیہ کی رائے یہ ہے کہ وہ قربانی کسی کی طرف سے درست نہ ہوگی، اس مسئلہ میں ہمیں ثنائیہ کی رائے نہیں مل سکی (۱)۔

میت کی طرف سے قربانی:

۶۷- اگر میت نے اپنی طرف سے قربانی کرنے کی وصیت کی یا اس کے لئے کوئی مال وقف کیا تو یہ قربانی بلا تاق جا رہی ہوگی پس اگر نذر وغیرہ کی وجہ سے قربانی واجب ہو تو وارث پر سے مانند کرنا ضروری ہے، لیکن اگر اس نے اس کی وصیت نہیں کی اور وارث نے یا کسی اور شخص نے اپنے مال سے اس کی طرف سے قربانی کرنا چاہا تو حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ اس کی طرف سے قربانی درست ہے، بلکہ مالکیہ نے اسے درست کے ساتھ جائز کہا ہے۔ اس حضرات نے اسے اس لئے جائز قرار دیا ہے کہ موت میت کی طرف سے نذوب سے مانع نہیں ہے، جیسا کہ صدقہ اور حج میں ہے؛ "وقد صح ان رسول اللہ ﷺ صحی بکبشین اوعملما عن نفعه والاخر عن لم یصح من لھنہ" (۲) (اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ نے، میٹھڑوں کی قربانی کی، ایک اپنی طرف سے اور دوسری اپنی امت کے ان افراد کی طرف سے، جنہوں نے قربانی نہیں کی)۔ اس بنا پر اگر سات افراد کسی ایک میں شریک ہوئے اور ایک شخص نے سے قبل مر گیا، اس کے ورثے (جو باقی ہوں) یہ نہیں کہ اس کی طرف سے ذبح کر دے، تو یہ جائز ہوگا۔

ثنائیت کا مذہب یہ ہے کہ وصیت یا وقف کے بغیر میت کی طرف

(۱) الحج مع حلیہ البحر ۴/۲۰۰، حنفیہ، کتاب ۲۵/۸، تحت الکتاب مع حلیہ

الشرعی ۸/۱۳۳-۱۳۴، طالب بولی اسی ۲۸/۷۵۔

(۲) حدیث "صحی رسول اللہ ﷺ بکبشین..." کی روایت ابو یوسف اور

بیہقی (۲۶۸/۸) نے کی ہے، بیہقی نے کہا کہ اس کی سند حسن ہے (۲۲/۳۲ طبع احمدی)۔

(۱) حضرت قاطع کی حدیث کی ترجمان دیکھو۔

(۲) البحر ۵/۶۷، حلیہ الدسوقی ۲/۱۲۳، الحج مع حلیہ البحر ۴/۲۰۰

ہما، الکتاب ۲۵/۸، تحت الکتاب مع حلیہ الشرعی ۸/۱۳۳-۱۳۴،

مطالب اور اسی ۲۸/۷۵۔

(۳) البحر ۵/۸۰، ۷۵۔

سے ذبح سداورست نہیں ہے<sup>(۱)</sup>۔

الہوم<sup>(۱)</sup> (تم نہیں) فقیر بن مسکینوں کو) اس دن چکر گانے سے مستثنیٰ نہ ہو) "یہ مقصد قیمت" کرنے سے حاصل ہو جاتا ہے۔"

یہ قربانی کے علاوہ دیگر صدقات قربانی کا بدل ہو سکتے ہیں:

۶۸- قربانی کے علاوہ دیگر صدقات قربانی کے تمام مقام نہیں ہو سکتے، یہاں تک کہ اگر کسی انسان کوئی زکوٰۃ دیکری یا اس کی قیمت قربانی کے دنوں میں صدقہ کیا تو یہ اس کے لئے قربانی کی طرف سے کافی نہیں ہو سکتا، بالخصوص سبب کہ قربانی واجب ہو، اور یہ اس لئے کہ وجوب ثواب بہانے سے متعلق ہے اور اصل یہ ہے کہ وجوب جب کسی متعین فعل کے ساتھ متعلق ہو تو اس کا ثواب اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتا، جیسے کہ نماز و روزہ، بخلاف زکاۃ کے، کیونکہ اس میں عام احضیرہ "رضامیں کے نزدیک اس مال کا" اسباب واجب ہے جو سبب کاثر ہو یا اس کے مثل ہوتا کہ جس پر صدقہ کیا جائے وہ اس سے فائدہ حاصل کر سکے، بعض فقہاء کے نزدیک سبب کا ایک جزو "کرما ہے اس حیثیت سے کہ وہ مال ہے اس حیثیت سے نہیں کہ وہ سبب کاثر ہے، اس لئے کہ زکاۃ کے وجوب کی بنیاد آسانی فرام کرے پر ہے، وجوب میں آسانی فرام کرنا اس حیثیت سے ہے کہ وہ مال ہے، عین اور صورت کی حیثیت سے، جب کرے میں نہیں ہے، بخلاف صدقہ کا، کیونکہ وہ معیہ کے نزدیک قیمت کے وجوب، وجہ، کی وجہ سے ہے، کیونکہ ثارٹے صدقہ ثارٹے کے وجوب میں جس حالت کی صراحت کی ہے وہ فقیر بن مسکینوں کو مستثنیٰ کرنا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انصوہم عن الطواف فی ہذا

قربانی اور صدقہ میں کون افضل ہے:

۶۹- قربانی صدقہ سے افضل ہے، کیونکہ قربانی واجب ہے یا سنت مؤکدہ ہے اور اسلام کا ایک شعار ہے، اس کی صراحت حنفیہ اور شافعیہ وغیرہ نے کی ہے<sup>(۲)</sup>۔

اور مالکیہ نے صراحت کی ہے کہ قربانی تمام کرنا کرنے سے بھی افضل ہے، خود عام کی قیمت قربانی کی قیمت سے کتنی ہی زیادہ ہو<sup>(۳)</sup>۔ متبادل کہتے ہیں کہ قربانی اس کی قیمت کا صدقہ کرنے سے افضل ہے، امام احمد نے اس کی صراحت کی ہے، وجہ در ابو الزنادی کے قائل ہیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ یہ بات کہ میں، سے کسی یہ قیمت کو، اس حس کا منہ خاک آلود ہو یہ میرے نزدیک قربانی کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے، معنی اور بوٹوراسی کے قائل ہیں اور حضرت عائشہ فرماتی ہیں: "لان تصدق بحاتمى هذا احب الى من ان تصدق الى البيت الفلانی" (یہ بات کہ میں اپنی یہ انگوٹھی صدقہ کروں یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ بیت اللہ کی طرف ہزار چاندی کی کے طور پر بھیجوں)۔

(۱) حلیہ: "انصوہم عن الطواف فی ہذا الہوم" کی روایت بخاری (۱۵۵/۳ طبع دار الفکر) نے کی ہے اور ابن ہدی نے اس کے ایک روایت بخاری کی وجہ سے اسے مطول کہا ہے جیسا کہ نصب الراية میں ہے (۲۳۲/۲ طبع مکتبہ المطبعی)۔

(۲) البدایہ ۶۶/۵-۶۷-۶۸۔

(۳) البدایہ ۶۶/۵-۶۷، نہایہ الحج ۱۲۳/۸۔

(۴) حلیہ البدایہ علی الشرح الکبیر ۱۲۱/۲۔

(۱) البدایہ ۶۷/۵، تہذیب الامار مع الدر المختار و حاشیہ ابن عابدین ۲۳/۵، حلیہ البدایہ ۱۲۲/۲-۱۲۳، حلیہ البیہر کی علی الحج ۳۰۰، نہایہ الحج ۱۲۱/۸، البیہر علی الشرح الکبیر ۱۲۰/۱۱، طالب بولی اسی ۷۲/۲۔



## اضراب ۲-۳

متحدہ غلطی:

غ- شش:

۲- استثناء کے معنی یہ ہیں کہ صدر کلام اپنے حکم میں جن فہرہ پر مشتمل ہے اس میں سے بعض کو ایسا یا کسی دوسرے حرف استثناء کے ذریعہ صدر کلام والے حکم میں داخل ہونے سے روکا جائے یا وہ ایسا قول اور یہ مخصوص امر متحد ہو جائے جو یہ بتاتے ہیں کہ حرف استثناء کے بعد جو مذکور ہے وہ پہلے قول سے مراد نہیں ہے۔

یہ ضرب سے ماخذ ہے اس لئے کہ ضرب ایک راے پر پہلی چیز کا تکرار دوسری راے پر اس کو بدل دینا ہے۔ اس پر استثناء کے خلاف ہے، اس سے کہ استثناء پہلے کلام کے صیغے کے تقاضے میں ترمیم کرنا ہے، تبدیلی کرنا نہیں ہے، تبدیلی کرنا یہ ہے کہ کلام اخبار بالواجب ہوئے سے بدلکے نکل جائے<sup>(۱)</sup>۔

ب- شش:

۳- شش شریعت کے ثابت شدہ حکم کو بعد کی کسی شئی سے تبدیل کرنا ہے، اس لحاظ سے شش اور ضرب میں فرق یہ ہے کہ ضرب حاصل ہوتا ہے درجہ منسل<sup>(۲)</sup>۔

جمہد حکم اور بحث کے مقامات:

۴- ضرب اول کو نحو اور باطل کرنا ہے اور اس سے رجوع کرنا ہے، اور استثناء اور تکرار کے درمیان حکم مختلف ہوتا ہے۔

لہذا تکرار کرنے والے کا اپنے تکرار سے رجوع کرنا صرف اس صورت میں قبول کیا جائے گا جب کہ وہ اللہ تعالیٰ کا حق ہو اور ثبوت

(۱) مسلم الشیوخ ۳۳۶، کشف الاستراد ۸۳، طبع آستان قدس ۱۳۰۷ھ

(۲) مسلم الشیوخ ۳۳۶، کشف الاستراد ۸۳، طبع آستان قدس ۱۳۰۷ھ

کی بنیاد پر ساتھ ہو جانا ہو اور احتیاط اس کے ساتھ کرنے میں ہو لیکن آدمیوں کے حقوق اور اللہ تعالیٰ کے وہ حقوق جو شبہات کی بنیاد پر ساتھ نہیں ہوتے، مثلاً رکات اور کفارات، تو ان سے اس کا رجوع کرنا کامل قبول نہیں ہے، لیکن قدس لہ کہتے ہیں کہ ہمارے علم کے مطابق اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے<sup>(۱)</sup>۔

اور حنفیہ نے ضرب کے حکم میں کچھ تفصیل کی ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں: اس سلسلہ میں اصل یہ ہے کہ "لا مل" غلطی کے استدراک کے لئے ہے اور غلطی عام طور پر ایک جنس میں واقع ہوتی ہے، لیکن اگر وہ دو آدمیوں کے لئے ہو تو اول سے رجوع ہوگا، لہذا وہ قبول نہیں کیا جائے گا اور دوسرے کے لئے بھی اس کے دوسرے قرار سے ثابت ہوگا، اور اگر دوسرا قرار زیادہ ہو تو استدراک صحیح ہوگا اور مقررہ (جس کے لئے قرار کیا گیا ہے) اس کی تصدیق کرے گا، اور اگر بعد اقرار تم ہو تو وہ استدراک میں مستہم ہوگا، مقررہ (جس کے لئے قرار کیا گیا ہے) اس کی تصدیق میں کرے گا تو اس پر یہ روکا قرار لازم ہوگا، جس امر وہ کہنے لعلیٰ عینی الف، لا مل الفان" (ناں شمس کا محمد پر یک ہو رہے ہیں بلکہ وہ رہے) تو اس پر وہ قرار لازم ہوگا، اور یہ حکم امام زفر کے حدیث میں مدحیہ کے نزدیک ہے، لیکن امام زفر کے نزدیک اس کے پہلے اور دوسرے دونوں قرار سے تین ہزار لازم ہوگا، امام زفر کے قول کی وجہ یہ ہے کہ اس نے پہلے ایک ہزار قرار کیا لہذا وہ اس پر لازم ہوگا، اس قرار کے بعد اس کا "لا" (نہیں) کہنا قرار سے رجوع کرنا ہے لہذا اس میں اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی، پھر اس نے دو ہزار قرار کیے، لہذا یہ قرار بھی صحیح ہوگا، دیکھا ہو گیا جیسے کہ کوئی نئی بیوی سے یوں کہنے "انت طالق واحلہ، لا بل النیس" (تجھے یک طلاق

(۱) انصاف ۱۷۲/۵-۱۷۳، طبع مریا۔

## إضرار، اضطباع ۱-۲

ہے، نہیں بلکہ دو ہے) (ک اس صورت میں تین طلاقیں واقع ہوتی ہیں)، اور امام زفر کے اس استدلال کا جواب یہ ہے کہ اگر خبر دینا ہے جس میں خطی ہو سکتی ہے، لہذا اس میں استدراک جاری ہوگا اور اس پر نیا وہ کا اقرار لازم ہوگا، اس کے برخلاف طلاق انشاء ہے، اور جس چیز کا اس نے انشاء کیا ہے اسے و باطل کرنے کا اختیار نہیں رہتا ہے لہذا وہوں کا حکم جداگانہ ہوگا۔

جیسا کہ اصل یہ ہے کہ ”لاعلیٰ“ (نہیں بلکہ) سبب و قسم کے احوال کے درمیان واقع ہو تو اقرار کرنے والے پر بیوں بل لازم ہوتا ہے (۱) اس کی تفصیل اقرار، ایمان، طلاق اور حق میں ہے۔

## اضطباع

تعریف:

۱- اضطباع لغت میں ضبع سے باب افعال کا مصدر ہے، جس کے معنی چب بازو کے ہیں، اور ایک قول یہ ہے کہ اس کے معنی بغل کے ہیں (چونکہ وہ بازو سے قریب ہوتا ہے)۔

در ثبوت میں جس اضطباع کا حکم دیا گیا ہے اس کا معنی یہ ہے کہ آدمی جس چار کو اذیت دے، اسے چب بازو میں موڑھے کے نیچے سے تال برائے بائیں کاندھے پر ڈال لے، اس کا یہاں موڑھا کھارے، اور اسے ۳ بار (بغل میں جتا) ورتو فتح (بغل کے نیچے سے تال برکت دے پر ڈالنا) بھی کہا جاتا ہے (۲)۔

## إضرار

دیکھئے ”مہر“۔

مختارہ الفاظ:

الف- اسدال:

۲- اسدال کا لغوی معنی: کڑے کوڑھیاں چھوڑنا، اس کے دونوں سر کو، دونوں ہاتھوں سے مارنے بغیر رکنا ہے، اور نماز میں جس اسدال کی ممانعت آتی ہے وہ یہ ہے کہ چار کے کنارے کو دونوں طرف ڈال دے، اس کے ایک کنارے کو، ہرے کاندھے پر نہ رکھے اور نہ دونوں کناروں کو اپنے ہاتھ سے مارے (۳)۔

(۱) المیزان ۱۶۶-۱۶۷، الفتاویٰ الہدیہ ۲۲۵/۱، حاشیہ ۵۵، ص ۶۷

طبع بلاق، ص ۱۶۶، فتاویٰ ۱۰۸، طبع معنی الجلی، المصنف ۳۰۳، طبع دوم۔

(۲) المصنف ۵۸۳، طبع المیزان۔

(۳) الاقنیر ۳۳، طبع المیزان۔



### انطباع ۳-۵

#### ب۔ اشتہال الصمراء:

۳- ابو عبید نے اس کی تشریح اس طرح کی ہے کہ آدمی اپنے کپڑے کو اس طرح پھینک دے کہ اس سے اپنے پورے جسم کو ڈھانپ لے اور اس کے کسی کنارے کو نہ اٹھائے جس سے اس کا ماتھہ نکل سکے تاکہ سے کوئی یہی چیز نہ پہنچے جس سے وہ پھینکا جاتا ہو اور وہ اس کے نفع کرنے پر قادر نہ ہو۔ اور یہ قول کی راہ سے اس کی تفسیر یہ ہے کہ آدمی کپڑے کا خطبہ شروع کرے اور وہ اس پر پہنچے ہوئے نہ ہو تو اس کا تکاف اور اس کی شرم گاہ ظاہر ہو جائے تو اس میں اور خطبات میں فرق یہ ہے کہ اس میں چادر کے نیچے کوئی سیا کپڑا نہیں ہوتا ہے جس سے وہ پردہ کر سکے تو اس کی شرم گاہ ظاہر ہو جاتی ہے<sup>(۱)</sup>۔ (تفصیل کے لئے دیکھا جائے) "اشتہال الصمراء"۔

#### جہاں حکم:

۴- طواف قدوم میں جمہور فقہاء کے نزدیک مستحب ہے کہ خطبات کرے، اس لئے کہ روایت ہے کہ: "ان النبی ﷺ طاف مصطعباً وعلیہ برد" (۲) (نبی ﷺ نے خطبات کی حالت میں ثواب فرمایا، مرتب ﷺ کے اوپر چادر تھی) "وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ: ان النبی ﷺ واصحابہ اعتصموا من الصحراء، فرملوا باللبیت، وجعلوا اوردیتہم تحت اباطہم،

(۱) سابقہ مراجع۔

(۲) حدیث: "ان النبی ﷺ طاف مصطعباً..." کی روایت ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ سے بی بی بن امیہ سے کی ہے القاضی ترمذی کے ہیں وہ ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے (تحت الاذنی ۵۹۱ ص ۳۳۸ طبع کردہ انتقادی متن بی داؤد ۳۳۳-۳۳۴ طبع ابن خلیل متن ابن ماجہ تحقیق محمد فواد عبدالمجید ۳۸۳ طبع سنن ابی یوسف)۔

ثم قدھوها علی عواتقہم الیسری" (۱) اور حضرت بن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ مرتب ﷺ کے اصحاب نے اور انہ سے عمر و یاسرؓ نے بیت اللہ کے طواف میں رمل کیا اور اپنی چادروں کو اپنے بغل کے نیچے سے نکال کر اس کو پٹا میں موڑ چھوڑ دیا۔

پھر بسب طواف سے فارغ ہو تو اس کو برہ کر دے اور اپنے دونوں کامرہوں پر رمل لے (۲)۔

اور ابن قدامہ نے طواف قدوم میں خطبات کے بارے میں امام مالک کا قول نقل کیا ہے کہ وہ سنت نہیں ہے (۳) لیکن ہم نے مالکیہ کی ان کتابوں میں جو ہمارے سامنے ہیں اس کا کوئی اشارہ نہیں پایا ہر فہم کی "المسئلی" میں یوں لکھا ہے: "طواف میں رمل کا مطلب یہ ہے کہ تیز قدم چلتے ہوئے جلدی کرے، اور دونوں موڑ چھوڑ کر رمل لے اور یہ اس میں حرکت دے"۔

#### بحث کے مقامات:

۵- حج میں خطبات کی بحث طواف پر مکالم کرتے ہوئے درمیان میں شرائط نماز میں ستر عورت پر مکالم کرتے ہوئے ذکر کی جاتی ہے۔

(۱) حدیث: "ان النبی ﷺ واصحابہ اعتصموا من الصحراء..." کی روایت ابوداؤد و ترمذی نے حضرت ابن عباسؓ سے کی ہے اس حدیث کے بارے میں ابوداؤد و ترمذی نے ابوعبید نے انھیں میں سکوت اختیار کیا ہے اور شوکانی نے کہا کہ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں (معون المعجز ۱۱۶ ص ۷ طبع المکتبہ نصاب الماریہ ۳۳۳ طبع دارالمناہون، تلخیص الجیر ۳۳۸ طبع مطبعہ اشرفیہ لکھنؤ، قندیل اقوال ۵ طبع دار الفکر)۔

(۲) اختلافی المندب ۱/۲۲۲، ۲۲۵، طبعہ القیومی ۱۰۸/۲، کتب الفتاویٰ ۳۷۷-۳۷۸ طبع مکتبہ مصر۔

(۳) ابنی ۳۳۹ طبع دوم، المسئلی للمبانی ۲/۲۸۳۔



## انطباع ۶، اضطراب، اِطاقہ

یہ طریقہ مالکیہ میں سے عبدالحق وغیرہ کا ہے<sup>(۱)</sup> اور مالکیہ میں سے عمی کا طریقہ یہ ہے کہ سینے والا رگبری نیند سو جائے تو اس کا ہنسو ٹوٹ جائے گا، خواہ سینا ہو ہو یا کھڑا ہو یا بیٹھا ہو یا رکوٹ یا سجدے کی حالت میں ہو، عمی نے اس میں نیند کی صفت پر رکھی ہے۔ ان کے برویک (برمالکیہ میں سے جن لوگوں کی رائے ان کی رائے کے موافق ہے اس کے برویک) سونے والے کی نیند کا اعتبار نہیں ہے۔ اس سے اگر سونے والے کی نیند گہری نہ ہو تو خواہ وہ لیٹنے کی حالت میں ہو اس کا ہنسو نہیں ٹوٹے گا<sup>(۲)</sup>۔

ورنہ فجر کی سنت کے بعد ایسی صورت پر ایسا جس سے ہنسو نہیں ٹوٹتا مستحب ہے، اس سے کہ بنا <sup>مطلوبہ</sup> ایسا یا ہے، اگر کھانا کھاتے وقت پینا مکروہ ہے، اس سے کہ ٹیک کھا کر کھانے کی ممانعت ہے۔

## اضطراب

، کہتے "اضطراب"۔

## اِطاقہ

، کہتے "استقامت"۔

بحث کے مقامات:

۶۔ انطباع کی بحث سوے کی وجہ سے ہونے پر کلام کرتے ہوئے کی جاتی ہے، "مریض کے سینے کی بحث" صلاۃ اور نینس کے ذیل میں آتی ہے۔

(۱) الحدیثی، ۱۱۸-۱۱۹ طبع دار الفکر

(۲) الحدیثی، ۱۱۸-۱۱۹ طبع دار الفکر

## اُطراف ۱-۳

یا بیار ہو اور اپنی مقصود، منفعت « نہ کر رہا ہو، یہ ساری بخشش  
"جنایت" کی اصطلاح کے، میں میں آ میں کی۔

جدید میں اطراف:

۳- فتا، کا اتفاق ہے کہ اطراف (۱) بنوں تھیلی، مرد و بنوں قدم)  
پر مع، بنوں ٹھنوں کے جدید نما، سب ہے بنوں عمدہ کے سے جھٹکتے  
وقت، بنوں ماتوں کو زمین پر رکتے کی ترتیب میں، تخت یا نہیں  
بنوں ٹھنوں کو زمین پر رکتے کے بعد رکتا ہے یا ال سے پہلے؟ ال  
میں فتا، کا اختلاف ہے، ال طرح عمدہ سے قیوم کے سے جھٹکتے  
وقت (پہلے، بنوں ماتوں کو بھٹا، تخت ہے یا، بنوں ٹھنوں کو ال  
میں بھی ال کا اختلاف ہے)۔ ال طرح، بنوں قدم کی انگلیوں کے  
کنارے پر جدید کرنے کے حکم میں ان کا اختلاف ہے کہ کیا وہ سنت  
ہے یا، جب (۱) فتا، نے ال سب کو کتاب اصطلاح میں جدید پر کلام  
کرتے ہوئے تفصیل سے لکھا ہے۔

۳- بعض فتا، نے عورت کے لئے تھیلی کے بغیر صرف انگلیوں کے  
اطراف (پروں) کے رنگنے کو عمر، کہا ہے۔ حضرت عمر بن الخطابؓ  
سے ال کے بارے میں ممانعت منقوت ہے (۲)۔ جیسا کہ فقہاء نے  
خصال طے میں « کتاب الطر، الاذات میں ال کا کرنا ہے۔

(۱) ایسی ال ۵۱۲ ہجری کے بعد کے صفحات، تہمین اتفاق ال ۶ اور اس کے  
بعد کے صفحات، طبع المدسوق ال ۲۳۰، موبہ الجلیل ال ۵۲۱۔  
(۲) کتاب الطاع ال ۸۲ طبع مکتبہ مصر طبع، شرح روض لطیف ال ۷۳،  
معنی عبدالرزاق ال ۱۸۲، معنی ال ابی شیمہ ال ۲۳۲ مخطوطہ مستوی۔  
حضرت عمر کا یہ اثر جو عورت کو ظریف (پروں کو ہندی سے رنگنے) سے  
روکے کے سلسلہ میں ہے، ال کی روایت عبدالرزاقی نے ان الفاظ کے ساتھ  
کی ہے: «ما معشر النساء إذا احتضبن فین کس أنفسهن و نظریفن،  
و احتضبن إحفاکین یلعھا الی ہلا و أشار (الی موصع نسو ر)  
(اے عورتوں کی جماعت! جب تم ہندی لگاؤ تو نقش مٹانے اور پروں کو رنگنے

## اُطراف

تعریف:

۱- طرف طرف کی جمع ہے، و طرف الشیء فی بیض کے کنارے  
کو کہتے ہیں، ال بنا پر بنوں ماتھہ بنوں پاؤں اور طرف بہ بن  
کہا جاتا ہے، ال بنا پر پورا نگلی کا کنارہ ہو، ال ہی وجہ سے ال  
عورت اپنے پروں کو رنگنے کو کہا جاتا ہے کہ ال نے اپنی انگلیوں کے  
کناروں کو رنگا (۱)۔

فقہاء لفظ "اطراف" کو نہیں معوں میں استعمال کرتے ہیں  
میں ال لغت نے استعمال کیا ہے (۲)۔

جحد حکم:

طرف پر جنایت:

۲- فقہاء سے کتاب بنایت میں اطراف پر جان بوجھ کر یا غلطی  
سے ریہتی کرے پر تفصیل سے کلام آیا ہے، ال حاکم پر بھی کلام آیا  
ہے، جس میں وہ عصبہ جس پر ریہتی کی گئی ہے، قائم ہو اور اپنی مقصود،  
منفعت « نہ کر رہا ہو یا قائم ہو، میں وہ اپنی مقصود، منفعت « نہ کر رہا  
ہو، و ال حاکم پر بھی حسب کہ جنایت مرد و عصبہ کا، م کل عصبہ  
جنایت کرنے، الے میں صحیح سام ہو اور اپنی مقصود، منفعت « نہ کر رہا ہو

(۱) القاسوس الجلی، الکلیات للکفوی، دستور العلماء۔

(۲) لکس القاموس ال ۲۲۲۔

معلقۃ الفاظ:

الف - عکس:

۲۔ ملت میں عکس: عکس کے اہل کو اس کے آخر پر لٹانے کو کہتے ہیں، کہا جاتا ہے: "عکسہ عکسا" باب ضرب سے (اس نے اس کو بالکل عکس کیا) اور عکس النبی (تیز الٹ گئی) یہ عکس کا مطاوع ہے (۱)۔

۳۔ اصل میں کے، ایک ملت کے مسالک کے باب میں نوکاس کے معنی یہ ہیں کہ وصف جب نہیں پایا جائے تو حکم نہیں پڑ جائے گا، مثلاً شراب کے نشہ یا اس کی بو یا اس کے رنگ، صاف میں سے کسی ایک وصف کے زائل ہونے کی وجہ سے اس کی حرمت کا حکم ہو جائے (۲) اور اسے عکس بھی کہا جاتا ہے (۳)۔ اس اعتبار سے وہ اظر اد کی صمد ہے۔

ب۔ واران:

۳۔ بعض حضرات نے واران اور اظر اد کے درمیان فرق یہ ہے، چنانچہ اسوں نے واران کو جو، وارانوں میں مورثہ کرنے کے لئے خاص کیا ہے اور اظر اد اور اظر اد کو صرف وجود میں موازنہ کرنے کے لئے خاص کیا ہے (۴)۔

ج۔ غلبہ:

۴۔ مطرد اور غالب کے درمیان فرق یہ ہے کہ مطرد میں تغلف نہیں ہوتا ہے بخلاف غالب کے کہ اس میں کبھی کبھی تغلف ہو جاتا

## اظر اد

تعریف:

۱۔ اظر اد ملت میں اظرد الامور کا مصدر ہے، یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب کہ اس میں سے بعض بعض کے پیچھے آئے، کہا جاتا ہے: "اظرد الماء" اور "اظردت الانهار" جب کہ پانی اور نہری جاری ہو (۱)۔

۲۔ وارانوں اور ایک اظر اد وصف کے معنی یہ ہیں کہ جب بھی وصف پایا جائے گا حکم پایا جائے گا جیسے شراب کے نشہ یا اس کے رنگ یا مزہ یا بو کے ساتھ شراب کی حرمت کا پایا جانا (۲) اور وصف حکم کے سے ملت اس وقت ہو سکتا ہے جب وہ حکم کے مناسب ہونے کے ساتھ مطرد و منعکس (عام اور لازم) بھی ہو، مثلاً شراب کی حرمت کے لحاظ سے اس کا نشہ واران ہوگا۔

۳۔ یہ طرح اصولیں اور مقابلا، اظر اد کو غلبہ اور عام ہونے کے معنی میں استعمال کیا ہے اور یہ ان شرائط پر کام کرتے ہوئے جن کا عرف و عادت میں اعتبار کیا گیا ہے (۳)۔

= سے بھی چھٹی چاہئے کہ اپنے ہاتھوں کو یہاں تک دگو، آپ نے نکلنے کی جگہ تک

مثارہ کیا (مصنف عبدالرزاق ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵

ہے، اگرچہ یہ حالات میں مطر دہوتا ہے<sup>(۱)</sup>۔

درہم، بار کی طرف لوٹنے کی۔

و-عموم:

۵-عرف یا عادت کا اطراد ان کے عموم کے مغائر ہے، اس لئے کہ عموم جگہ ورمیدان کے ساتھ مربوط ہوتا ہے تو اس لحاظ سے عرف عام وہ ہے جو تمام شہروں میں رائج ہو، عرف خاص وہ ہے جو کسی ایک شہر میں یا مخصوص شہروں میں یا کسی خاص طبقہ کے لوگوں میں رائج ہو۔

جہاں حکم:

ن-عت کا مطر د (عام) ہوتا:

۶-عض اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ طلع میں اگر ادا کا اعتبار کیا جائے گا، طلع کی معرفت کے لئے طلع کے مسالک میں سے ایک مسک کی حیثیت سے اور ان کے ذریعہ اسے ثابت کرنے کے لئے کہ وہ ظن کا قاعدہ دیتا ہے اور حنفیہ اور بہت سے اشاعرہ مثلاً امام غزالی ورامدی نے طلع کے مسالک معتبرہ میں اگر ادا کا اعتبار نہیں کیا ہے<sup>(۲)</sup>۔ اس سلسلہ میں اختلاف اور تفصیل ہے جو ”اصولی ضمیر“ میں مذکور ہے۔

ب-عت کا مطر د ہوتا:

۷-بن خنیم نے ”الاشیاء النکیر“ میں لکھا ہے کہ عادت کا اعتبار اس وقت ہے جب کہ وہ عام ہو یا غالب ہو۔ اسی بنا پر فقہاء نے فق میں فرمایا کہ اگر کسی شخص نے درہم اور دینار کے درمیان فق فی الذین یقین سے شہر میں ہوں جہاں مختلف درہم اور دینار چلتے ہوں درہم کی مالیت و درہم میں بھی ختاف ہوتا ہے یا دینار غالب اور دینار وراث

صاحب مدایہ فرماتے ہیں: یہ اس سے کہ یہی متعارف ہے، لہذا مطلق سے ہی مراد ہوگا۔ پھر ابن خنیم نے مطر و عادت کے بارے میں سہل کام لیا ہے کہ یا دوش ط کے قائم مقام ہوگی<sup>(۱)</sup>، درہم یا کف کی تفسیر یہ ہے کہ کتاب طاجارہ میں کہا گیا ہے کہ جو چیز عرف میں مشہور و معروف ہو اس کی حیثیت ط گائی کی چیز کی ہوتی ہے۔

درہم کی آخری عبارت میں مطر د ہونے سے بقی مراد وہ ہے جو اس مطر د سے عام ہو جس میں خلف نہیں ہوتا، اور اس کو صاحب مدایہ علماء نے دہرایا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ابن خنیم نے جو اپنی پہلی عبارت میں اس کی سرمت کی ہے کہ عادت کا غالب ہونا اس کے مطر د ہونے کے حکم میں ہے اور مدد سیوطی کی عبارت اس کی اشاد میں یوں ہے: ”عت کا اعتبار اس وقت ہوتا ہے جب کہ مطر د ہو، پس اگر مطر د ہو تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔ پھر انہوں نے اس کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ اگر کسی شخص نے کوئی چیز فروخت کی اور حرم کو مطلق رکھا تو نقد غالب پر اسے محمول کیا جائے گا، پس اگر شہر میں عادت مختلف ہو تو بیان ضروری ہوگا کہ نہ فق بطل ہو جائے گی<sup>(۲)</sup>۔“ تو ان کا نقد کو غالب کے ساتھ مقید کرنا اس بات میں صریح ہے کہ یہاں غلبہ کافی ہے جیسا کہ واضح ہے اور اس مسئلہ سے متعلق پوری بحث ”اصولی ضمیر“ اور ”عت“ کی اصطلاح کے ذیل میں ہے۔

اسی کے ساتھ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ عمل دو امور کے ساتھ مطر د ہوتا ہے اور دونوں امور لوگوں میں متعارف ہوتے ہیں اور کبھی وہ

(۱) الاشیاء والنظار لابن خنیم ص ۹۹، ۹۸ طبع دہلی، صروت، شرح الاشیاء للحموی ص ۱۵ طبع بغداد۔

(۲) الاشیاء والنظار للحموی ص ۸۲ طبع انجاریہ۔

(۱) الکلیات، محوڈے تعریف کے ساتھ (۳۳۳) طبع دمشق۔

(۲) مسلم الثبوت ۳۰۲، اوطا داجول ص ۲۲۰۔

دونوں باہم ایک دوسرے کی ضد ہوتے ہیں، مثلاً بعض لوگوں میں  
دخوں سے قبل مہر پر قبضہ کرنے کا عرف ہوتا ہے، سب کو بعض  
دوسرے لوگوں میں اس کے خلاف عرف ہوتا ہے اور ان دونوں میں  
سے کوئی ایک غالب نہیں ہوتا تو اس کو عرف مشتبہ کہا جاتا ہے<sup>(۱)</sup>۔  
اس کی تفصیلات ”عرف“ پر کلام کرتے ہوئے دیکھی جائیں گی۔

## إطعام

تعریف:

۱- إطعام لغت میں کھانے والے کو کھانا دینے کو کہتے ہیں<sup>(۲)</sup>،  
بھی اس لفظ کو اسی معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

متعلقہ الفاظ:

الف- تملیک (مالک بنانا):

۲- تملیک فنی کے معنی ہیں: کسی چیز کو دوسرے کی ملک بنانا<sup>(۳)</sup> اس  
اعتبار سے کھانا کھانا کبھی بطور تملیک ہوتا ہے تو اس صورت میں یہ  
دونوں ایک ہو جائیں گے، ”رکھی کھانا کھانا بطور بحث ہوتا ہے تو  
اس صورت میں یہ دونوں مختلف ہو جائیں گے، اسی طرح تملیک کبھی  
کھانے کی ہوتی ہے اور کبھی دوسری چیز کی۔

ب- اباحت:

۳- اباحت کے معنی لغت میں اظہار و اعلان کے ہیں، مثلاً لوگوں کا  
قول: ”أباح السر“ یعنی اس نے راز کا اظہار کر دیا اور کبھی وہ لاف  
اور اطلاق کے معنی میں آتا ہے، کہا جاتا ہے: ”أباحه كذا“ جب  
آپؐ کو چھوڑ دیں اور اصطلاح میں اس سے مراد کسی فعل کے کرنے

بحث کے مقامات:

۸- اصول المکراد کا ذکر قیاس کے باب میں ملت کے مسائل پر  
کلام کرتے ہوئے کرتے ہیں، اس اعتبار سے کہ وہ ملت کے مسائل  
میں سے ایک مسلک ہے، جیسا کہ فقہاء اور اصولیین قائم دعوہ  
”العادة المحکمة“ پر کلام کرتے ہوئے اس کا ذکر کرتے ہیں۔

اصولیین نے حقیقت و مجاز پر کلام کرتے ہوئے، ”ریا“ کی  
معنی حقیقی میں ضروری ہے کہ وہ جس حقیقت پر دلالت کرتا ہو اس کی  
ترمیم جزئیات میں دوطرہ ہو، موطر و نہ ہونا مجاز کی پہچان ہے<sup>(۴)</sup>۔

(۱) تاج المعروس لسان العرب، المصطلح، المصباح، المغرب: ۱۵۵ (طبع ۱۹۸۰ء)۔

(۲) لسان العرب، تاج المعروس: ۱۵۵ (طبع ۱۹۸۰ء)۔

(۳) وسائل ابن ماجہ ص ۲۶۴ طبع المکتبۃ المہامیہ دمشق۔

(۴) شرح صحیح لجامع لکھنؤ ص ۳۳۳۔





## ۱۔ طعام ۷-۹

ان طرح ان سو میں بھی کھانا مسنون ہے ان کا تحقق اکرام کے باب سے ہے، مثلاً قربانی روئے۔

### کفارات میں کھانا کھانا

۸- کفارہ میں جو چیزیں واجب ہیں ان میں سے ایک کھانا کھانا بھی ہے۔ کھانا سے مقدم یا جانا ہے جیسا کہ قسموں کے کفارہ میں ہے اور کھانا سے موخر یا جانا ہے جیسا کہ کفارہ ظہار میں اور اسی طرح رمضان میں روزہ توڑ دینے میں (کہ پہلے کفارہ میں ساٹھ روزے رکھنا واجب ہے اور اس کی استطاعت نہ ہو تو کھانا کھانا ہے)، اس میں مالایہ کا اختلاف ہے۔

۱۰- کفارات میں کھانا کھانا ہے:

الف- کفارہ صوم:

۹- مثلاً، اس پر اتفاق ہے کہ رمضان کے روزہ کو توڑنے کے کفارہ میں کھانا کھانا واجب ہے، لیکن شافعیہ اور حنابلہ نے اسے صرف اس شخص پر واجب کیا ہے جو رمضان میں قصد اجماع کر لے، اس شخص پر نہیں جو جماع کے علاوہ کسی اور عمل سے روزہ توڑے، فقہاء اس کی ترتیب میں تقدیم تاخیر کے لحاظ سے اختلاف ہے۔

چنانچہ حنفیہ، شافعیہ اور حنابلہ فرماتے ہیں کہ کھانا کھانا غلام آزاد کرنے اور روزہ رکھنے کے بعد ہے، (یعنی پہلے دوہر پر قدرت نہ ہو تو کھانا کھانا ہے) اور مالایہ فرماتے ہیں کہ تیوں قسموں: غلام آزاد کرنے، روزہ رکھنے اور کھانا کھانا میں اختیار ہے<sup>(۱)</sup>۔ اس کی تفصیل کفارات میں ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا تذکرہ کیا حضرت عمرؓ نے فرمایا: کہ ”تم سے اس پر ہتھیار کا استعمال یوں نہیں کیا“<sup>(۱)</sup>۔ مثلاً فرماتے ہیں کہ اس میں اس کی دلیل ہے کہ پانی میں ان کے لئے پینے کا حق ہے، اسی طرح کھانے میں<sup>(۲)</sup>، تفصیل کے لئے ”فطرار“ اور ”ضرورت“ کی اصطلاح دیکھی جائے۔

ج- اکرام:

۷- مہمان کے اکرام، صلہ رحمی، پڑوسی پر احسان اور دوست، اہل خیر اور اہل فضل تقویٰ کی ضیافت کے لئے کھانا کھانا مستحب ہے، اس نے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مہمان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ“<sup>(۳)</sup> (کیا ابراہیم علیہ السلام کے معزز مہمانوں کی حکایت آپ تک پہنچی ہے)۔ اور اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه، ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليصل رحمه“<sup>(۴)</sup> (جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر یقین رکھتا ہو اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے)۔

(۱) حضرت عمر بن الخطابؓ کے اس لڑکے ابو یوسف نے کتب الخراج میں اسی معنی میں نقل کیا ہے (الخراج ص ۷۷ طبع انتقادی ۱۳۸۲ھ)۔

(۲) ابن ماجہ ص ۲۸۳ طبع بیروت، اوسط ۱۶۶/۲۳ طبع المعرف، حافیز الدسوقی ص ۲۳۲، المنشی ص ۵۸۰، طبع بیروت عمیرہ ۱۹۶۳-۹۷ھ۔

(۳) سورہ بقرہ ص ۲۳۔

(۴) حدیث: ”من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليكرم ضيفه“ کی روایت بخاری، مسند ابی داؤد، ص ۵۳۲ طبع انتقادی نے حضرت ابی ہریرہؓ سے مروی ہے۔

(۱) الخطاوی علی مرتبی اصلاح ص ۶۶، شرح المنیر ص ۷۰، لاقتیار ص ۱۳، طبع ۱۴۲۱ھ، المیزان ص ۱۰۳، طبع بیروت ۱۶۶/۲، کتاب القناع ص ۳۳۲۔

ب- کفارہ کی تکفیر:

۱۰- نقب و کاس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قسم کھانے کے بعد اگر حادثہ ہو جائے تو کھانا کھانا واجب ہے، اس میں کھانا کھانے، کپڑے پہنانے، وغیرہ کرنا کرنے کے درمیان اختیار ہے، اگر ان میں سے عجز ہو تو تین دنوں کا روزہ رکھنا ہے (۱)۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "لَا يُؤَاحِدُكُمْ اللَّهُ بِاللَّعْنَةِ فِيْ اِيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاحِدُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْاِيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ اِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسَاكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعَمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ، ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اِيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَلْتُمْ" (۲) (اللہ تعالیٰ تم سے مواخذہ نہیں فرماتے تمہاری قسموں میں بغیر قسم پابندی سے مواخذہ اس پر فرماتے ہیں کہ تم قسموں کو مستحکم کرو، سو اس کا کفارہ دس محتاجوں کو کھانا دینا ہے، یا عشاء پر چاکہ، جو اپنے گھر والوں کو کھانے کو دینا کرتے ہو یا ان کو کپڑے دینا ہے یا ایک غلام کا آزاد کرنا ہے، اور جس کو مقدمہ رہ نہ ہو تو تین دن کے روزے ہیں، یہ کفارہ ہے تمہاری قسموں کا جب کہ تم قسم کھاؤ۔

ج- کفارہ کا ظہر:

۱۱- اگر ظہر اپنی بیوی سے ظہر کر لے مثلاً اس سے یوں کہنے "انت کظہر امی" (تو میری ماں کی بیوی کی طرح ہے) تو رجوع کرے کی وجہ سے اس پر کفارہ لازم ہوگا، اس کی ایک قسم کھانا کھانا

ہے شریک غلام آزاد کرنے اور دو ماہ روزہ رکھنے کی قدرت نہ ہو، اہل علم کا اس پر اتفاق ہے، البتہ صرف یہی ترتیب دینی ہوگی، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "وَالَّذِيْنَ يَظَاهِرُوْنَ مِنْ نِّسَابِهِمْ ثُمَّ يَعُوْذُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَتَمَاسَا ذٰلِكُمْ يُوْعَظُوْنَ بِهٖ وَاللّٰهُ بِمَا نَعْمُوْنَ حَسِيْرٌ لَّمْ يَجِدْ لِفَصِيَامٍ شَهْرِيْنَ مُتَابِعِيْنَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَتَمَاسَا، فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مَسْكِيْنًا" (۳) (اور جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہر کرتے ہیں، پھر جس کو پھر نہ ہو تو اس کے ذمہ مسلسل دو مہینے کے روزے ہیں قبل اس کے کہ وہ دو مہینہ عشاء کریں، اور ایک ماہ کا آزاد کرنا ہے قبل اس کے کہ وہ دو مہینہ عشاء کریں، اس سے تم کو نصیحت کی جاتی ہے، اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے تمام اعمال کی پوری خبر ہے، پھر جس کو پھر نہ ہو تو اس کے ذمہ مسلسل دو مہینے کے روزے ہیں قبل اس کے کہ وہ دو مہینہ عشاء کریں، پھر جس سے یہ بھی نہ ہو سکے تو اس کے ذمہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھانا ہے۔

کفارہ میں واجب اطعام کی مقدار:

۱۲- خنیز فرماتے ہیں کہ ہر فقیر کے لئے نصف صاع (یک کلو ۶۹۴ گرام) گندم یا پورے ایک صاع کھجور یا جو واجب ہے، اور گندم اور جو کا آٹا اپنی اصل کی طرح ہے، اسی طرح ستودہ اور کھانا اور ستو میں سے ہر ایک میں پورا پورا پکڑنے کا اعتبار کیا جائے گا یا قیمت کا ۴ اس سالہ میں ۱۰۰ میں ہیں (۴)، اور مالکیہ فرماتے ہیں کہ ہر فقیر کے لئے ایک گندم یا بقیہ نونوں یعنی گندم، جو، سلت (بے چھلکے والا

(۱) الاختیار ۳/۱۳۳، حاشیہ ابن ماجہ ۳/۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶

(جو) ہنسی، ہنسی، چہل، کھجور، مٹی، رات (۲) (پنج) کی اتنی مقدار جس سے پیٹ بھر جائے۔  
اور شافعیہ کہتے ہیں کہ فقیر کے لئے بڑے رات نلوں میں سے ایک مدہ جب ہے خود وہ سابقہ تمام میں سے ہو یا ان کے علاوہ (۳)۔

اور حنبلیہ کہتے ہیں کہ مسکین کے لئے ایک مدہ گندم یا نصف صاع جو یہ کھجور یا مٹی یا پیچہ سب ہے اور ان کے وزن کا آٹا اور ستویں ہائی ہو جائے گا خود وہ دھن کی خوراک میں سے ہو یا نہ ہو اور حنبلیہ میں سے ابو الخطاب کہتے ہیں کہ خشک کی خوراک ہائی ہے بین ان کے نزدیک وندہ کا کانا افضل ہے (۴)۔

### کثرت میں باحت اور تملیک:

۱۳- تملیک کا مطلب اطعام میں واجب ہونے والی مقدار کو دے دینا ہے تاکہ مستحق اس میں مالکان کی طرح تصرف کر سکے۔

اور باحت مستحق کو کنارہ میں نکالے گئے کھانے کے کھانے کا موقع فراہم کرنا ہے مثلاً نہیں "ن" رات کا کھانا کھائے یا نہیں "ن" صرف "ن" کا کھانا کھائے یا "ن" رات کا کھانا کھائے اور حنفیہ اور مالکیہ نے اطعام میں تملیک اور باحت دونوں کو جائز قرار دیا ہے، امام احمد سے بھی ایک روایت یہی ہے "رتبنا حنفیہ سے ان

(۱) سنت حسین کے مندر کے ساتھ ہے ازہری فرماتے ہیں کہ یہ ایک قسم کا دانہ ہے جو گندم اور جو کے درمیان بنتا ہے اس میں چھلکا نہیں بنتا، (المصباح الحیرہ: ۱۵۵) (مستند)

(۲) جوہر لکھنوی ۲۲۸/۱ فقہ کے بارے میں ازہری کہتے ہیں کہ وہ کمین نکالے ہوئے دودھ سے بنایا جاتا ہے دودھ کو پکایا جاتا ہے پھر چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ چمکنے لگے (المصباح الحیرہ: ۱۵۵ "آقا")۔

(۳) تلبیہ وغیرہ ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵۔

(۴) ہمیں ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲۔

انہوں کے درمیان جمع کرنے کو جائز قرار دیا ہے اس لئے کہ وہ وہ جائز ہو کر جمع کرنا ہے "وہ مقصود بہت کو چھوڑ کرنا ہے۔" کی طرح اسوں نے قیمت، پینے کو بھی جائز قرار دیا ہے، خواہ قیمت میں سامان دیا جائے یا نقد۔

اور شافعیہ فرماتے ہیں "اور یہی مذہب حنبلیہ کا ہے کہ مالک بنانا واجب ہے۔ مالک کا کافی نہیں ہے تو کسی نے مسکینوں کو اس رات کا کھانا کھلا دیا تو کافی نہ ہوگا، اس سے پہلے سے دینا مقبول ہے اور اس لئے بھی کہ وہ ایسا مال ہے جو شریعتاً فقراء کے لئے واجب ہے، لہذا زکوٰۃ کی طرح انہیں اس کا مالک بنادینا واجب ہے (۱)۔

### فدیہ میں اطعام:

الف- روزے کا فدیہ:

۱۴- حنفیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کا اتفاق ہے (مالکیہ کا مرجوح قول بھی یہی ہے) کہ اگر کسی شخص نے اپنے بڑھاپے کی وجہ سے جس کے ساتھ روزے کی قدرت نہیں ہے یا کسی ایسے مرض کی وجہ سے جس سے شغلیابی کی امید نہیں ہے (رمضان میں) روزہ نہیں رکھا اور روزے کے ذریعہ ان ایام کی قضاء کے امکان سے مایوسی ہو جائے تو روزوں کا فدیہ یہ "اکرے گا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسْكِينٍ" (۲) (۱۰۰ جو لوگ اسے مشکل سے برداشت کر سکیں ان کے فدیہ فدیہ یہ ہے) (۳)۔ ایک مسکین کا کھانا ہے)، اس سے مراد "لوگ ہیں" نہ پر روزہ رکھنا شاق ہو۔

"مالکیہ کا مشہور قول یہ ہے کہ اس پر فدیہ نہیں ہے (۴)۔

(۱) ساتھ مراجع، بحر کتاب الفقہ ۵/۲۸۸ طبع العصر حدیث۔

(۲) سورۃ بقرہ ۱۸۳۔

(۳) اختصار ۳۵۵، تلبیہ وغیرہ ۳۷۲، ہمیں ۳۶۹، طبع بیروت، المراق ۳/۱۳۳۔

نہیں ہوگا۔ اور اگر اس نے کھانا ملک کی اجازت کے بغیر لیا ہے تو جاز ہے لیکن وہ ملک کو اس کا تادان دے گا، اس لیے کہ شرعی قاعدہ یہ ہے کہ ”الاضطرار لا یسقط الصماں“ (بخطر ارضاء کو مانتھیں کرنا)۔

منظر کو کھانا دینے سے باز رہنا:

کے ۱۔ اثر مضطرب کو کھانا نہ ملے اور دماغ کمزور ہو جانے کے قریب ہو جائے اور صرف دماغ کے پاس کھانا ہو تو سرکھانے کا ایک خوب مضطرب اور اس کھانے کا محتاج ہو تو ایسی صورت میں وہ خواہ اس کا ریا و مستحق ہے اور ہی دماغ کے لئے اس کھانے کو اس سے عینا چاہیں، اس سے کہ ضرورت میں وہ اس کے لئے ہے اور طبیعت قبل اس کی ہے، اس لئے یہ صورت غیر حالت ضرورت کے مشابہ ہوئی اور سرکھانے سے اس سے اس کھانے کو ملے یا اور کھانے کا ایک سرکھانے والا گندگار اور اس کی حالت کا نشان ہوگا، اس لئے کہ اس نے سے ماحول قتل یا اور اگر مالک اس کھانے کا محتاج نہیں ہے تو مالک پر مضطر کے لئے سے شرع کرنا لازم ہوگا، اس لئے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے: "قلنا یا رسول اللہ! ما یحل لأحدنا من مال أخیه یا ما یحل لہ؟ قال: یا کحل ولا یحمل، وبشر ب ولا یحمل" (۱) (ہم نے

(۱) حضرت امیر مومنینؓ کی حدیث "قلنا یا رسول اللہ! ما یحصل لأحد من مال أعبد إذا اضطر إليه؟ قال، ما کُل ولا یحصل ویسرب ولا یحصل" اس پر وہ حدیث دلائل گنتی ہے جس کی روایت ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے ابن القایم کے ساتھ کہ ہے "من دخل حائط فلما کُل ولا یصله خبیث" (جو کسی باغ میں داخل ہو وہ کھالے اور اس میں بھر کر نہ لے جائے) اس حدیث کو ترمذی نے غریب کہا ہے اور سہارک پر ری نے نقل کیا ہے کہ بیہقی نے اس حدیث کو مصنیف کہا ہے اور اس کے بعد فتح الباری سے حافظ ابن حجر کا یہ قول نقل کر کے نقل کیا ہے اور حق یہ ہے کہ یہ سب حدیث صحیح کے درجے سے کم نہیں ہے اور علماء نے بہت سے احقا میں اس

ب۔ شکا رکے فدیہ میں طعام:

۱۵ خرم گر شکار کو قتل کروے تو اسے جس چیز میں کے درمیان اختیار دیا جائے گا: یہ تو اس کی قیمت سے مدی خرید کر اسے دیکھ کر بے قیمت کے ہدف رکھنا، یہی رہ رہ کر کھے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قُتِلَ مِنْ النِّعَمِ بِحُكْمٍ بِهِ دُودُوا عَدْلٌ مِّنْكُمْ هَلْ يَأْتِيَنَّ الْكُفْبَةُ أَوْ كَفَارَةُ طَعَامٍ مَّسْكِينٍ أَوْ عَدْلٌ ذَلِكُمْ صِيَامًا“<sup>(۱)</sup> (تو اس کا جزیہ مانہ اسی طرح کا ایک جانور ہے جس کو اس نے مارا، اللہ ہے اور اس کا فیصلہ تم میں سے وہ عامل کریں گے خود دہ دہ مانہ چوپایوں میں سے ہو جو ہدی کے طور پر کعبہ تک پہنچائے جاتے ہیں خود مسکینوں کو کھانا (کھانا یا حائے) یا اس کے مساوی روزے رکھ لئے جائیں، اور خرم ہی ایسے جانور کو قتل کر کے جس کا کوئی مثل یا قیمت نہیں ہے، مثلاً، مڈی، راجوں تو وہ جتنا چاہے صدقہ کرے، مثلاً، ایک مڈی یا جوں کے لئے ایک مپنلہ، اور وہ کے لئے دواپنلہ<sup>(۲)</sup>۔

دریغی جملہ ہے، اس کی تفصیل ”حرام“، ”ندیہ“ کی اصطلاح میں دیکھی جائے۔

نقعات میں طعم:

ضرورت کی حالتوں میں طعام:

۱۶- مقربا رک رہے یہ ہے کہ یہاں منظر جو خاک ہوئے کے قریب  
 ہوا سے کھانا کھانا و بہب ہے، اس لئے کہ اس میں ایک معصوم جان  
 کو پناہ ہے، پس اگر کھانا ایسی نوعیت کا ہے جسے فروخت کیا جاتا ہے  
 تو وہ اسے بازار کے بھڑے سے دے گا، اس پر اس کے حامد و کچھ

(, سور ۵۶/۵۷

(۳) الاختصار ۶۵، الرحيم ۱۳۷، جوامع الاکلیل ۱۹۸، کشف الخفا ۳۳۳



طعام میں توسع:

۱۹- فقیر و رقیم رشتہ و رہاں کو کھانا دینا اور ان پر توسع نہایت مستحب ہے، اسی طرح قتل، بھوک، مرض و رت کے وقت فقراء، مساکین اور ضرورت مندوں کو کھانا دینا مستحب ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "فَلَا تَحْمِلُوا الْعُقُوبَةَ وَمَا أَذْرَاكَ مَا الْعُقُوبَةُ فَكُفْ رَقِيعَةً أَوْ إِضَاعَةً فِي يَوْمٍ دُعِيَ مُسْعِبَةٌ نَيْمًا دَا مَقْرِبَةً أَوْ مُسْكِنًا دَا مَتْرِبَةً" (۱) (مرد و عورتیں گھٹائی میں سے ہو نہ نکلا اور نہ سب تجھے گھٹائی سے ہے؟ و دروں کا چھڑانا ہے یا کھانا کھانا ہے ناٹ کے دہ میں سی رقیم و رقیم کو یا سی خاک فقیں محتاج کو)۔

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "مَنْ مَوَّجَّاتِ الرَّحْمَةِ إِطْعَامَ الْمُسْلِمِ السَّعْبَانَ" (۲) (جو کہ مسلمان کو کھانا دینا رحمت الہی کا سبب ہے)۔

اسی طرح مسافر اگر مہمان ہونے یا کھانے کا محتاج ہو تو اسے کھانا دینا مستحب ہے، اور قرآن نے مسافر کو کھانا نہ دینے کو کامل ملامت قرار دیا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "حَتَّىٰ إِذَا أَتَاهَا أَهْلُ قَرْيَةٍ لَا يَسْتَطِيعُوا أَهْلُهَا فَأَبْوَأُوا أَن يُصَيِّفُوهُمَا" (۳) (یہاں تک کہ جب ایک گاؤں والوں پر ان دونوں کا گذر ہو، و انہوں نے اس کے

(۱) سورہ ہمد ۱۱۱-۱۱۲

(۲) المقرئ ۱۹۳۰، محمد بن المرازی ۱۸۵۳، و در حدیث میں موصوفات الرحمة إطعام المسلم السبعين کی روایت حاکم نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ان الفاظ کے ساتھ کی ہے "مَنْ مَوَّجَّاتِ الرَّحْمَةِ إِطْعَامَ الْمُسْلِمِ السَّعْبَانَ" حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح و مستند ہے بخاری و مسلم نے اس کی روایت نہیں کی ہے و رد بھی نے اسے ثابت قرار دیا ہے مناوی نے کہا کہ اس کی سند میں خلل ہے جو وہی ہے (المستدرک ۵۲۲) شائع کردہ دارالکتب العربیہ فیض البکر ۱۸۷۱ طبع المکتبۃ التجاریہ ک۔

(۳) سورہ کہف ۲۷، حاکم حاشیہ ابن علی بن ۲/۱۳، المطالب ۲۰۵۲، کشاف القناع ۳۹۲، المجموع ۸۲/۳۸۲

باشندوں سے کھانا مانگا سوائیوں نے ان کی مہمانی کرنے سے انکار کر لیا)۔

قیدی کو کھانا دینا:

۲۰- گرفتار شدہ شخص پر بھوک و رقیس کی تنگی نہیں اٹائی جائے گی، خواہ اس سے ارتداد کی وجہ سے گرفتار کیا گیا ہو یا دین کی وجہ سے یا قیدی وجہ سے، اس لئے کہ حضرت عمرؓ نے رتہ "اِنَّ بِنَا بِرَقَرٍ رَّسَ جَانِے" والے کے مارے میں فرمایا: تم لوگوں نے اس سے تین دنوں تک قید کر کے یوں نہ رکھا "روزانہ اسے چپائی کھاتے، سے تو پھر کرنے کو کہتے" (۱) "اللہ تعالیٰ کا رماں ہے: "وَيُطْعَمُونَ الصَّغَامَ عَسَىٰ جَنَّةَ مُسْكِنًا وَبَيْنَهُمَا وَاسْمُهُمَا" (۲) (اور وہ لوگ خدا کی محبت میں غریب، یتیم اور قیدی کو کھانا کھاتے ہیں)۔

مجاہد، سعید بن مسیر، و صحابہ نے فرمایا: اس میں اس کی دلیل ہے کہ مسلمان قیدیوں کو کھانا کھانا چھپا کر رکھنا، اللہ تعالیٰ کے تقاب کا رقیہ ہے، یہ اس صورت میں ہے جب کہ اس قیدی کے پاس مال نہ ہو و اگر اس کے پاس مال ہو تو اسے اس کے مال سے کھایا جائے گا، جیسے کہ پہلے تحریر (۳)۔

باندھے ہوئے جانور کو کھانا کھانا:

۲۱- کسی نفع کے واسطے کسی جانور کو باندھ کر رکھنا جائز ہے، بشرط حفاظت کے لئے، آواز سننے کے لئے اور زیب و زینت کے لئے و

(۱) حضرت عمرؓ کے اس لڑکی روایت مالک و ترمذی نے کی ہے (المعجم ۲/۴۷۷) طبع بیروت، السنن الکبریٰ للبخاری ۲۰۶-۲۰۷ طبع المکتبۃ

(۲) سورہ فسان ۹

(۳) روح المعانی ۱۵/۱۹، طبع المیزان، الدبوتی ۳/۳۰۳، المعجم ۲/۴۷۷، المقرئ ۱۹/۱۲، بیواکح لفظ ۱/۳۳۷

اس کو رک کر رکھنے والے پر اسے کھانا کھانا اور پانی پانا جان کے احترام کی خاطر لازم ہے اور اگر جانور اس سے مانوس ہو تو اس کو چہ نے اور پینے کے لئے چھوڑ دینا بھی کھانے پانے کے کام مقیم ہو جائے گا اور اگر وہ اس سے مانوس نہ ہو تو اس کے ساتھ وہ کام کرے گا جس سے وہ مانوس ہو اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عذبت امرأة في هرة سجنها حتى ماتت فدخلت فيها النار، لا هي أطعمتها وسقيتها إذ حبستها، ولا هي تركتها تأكل من خشاش الأرض" (۱) (ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جسے اس نے قید کر لیا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئی اور وہ اس کی وجہ سے جہنم میں داخل ہو گئی جب اس نے اسے قید کر کے رکھا تو نہ اسے کھانا کھلایا، نہ پانی پلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے حشرات میں سے کھاتی)۔

پس اگر وہ نہ کھائے پلائے تو اسے فروخت کرے یا چارہ دینے یا ان میں سے جو ذبح کئے جانے کے لائق ہو اسے ذبح کرے یا بیوڑ یا بے گار کر دے اور یہ نہ کرے تو حاتم اس کی طرف سے اس کا ماب بن کر جیسا مناسب سمجھے کرے گا۔ یہ شافعیہ اور حنابلہ کی رائے ہے، حنفیہ اور مالکیہ کی بھی رائج رائے یہی ہے اور اس مسئلہ میں محسب کا جوی جاری ہوتا ہے (۲)۔

قربانی سے کھانا:

۲۲-۲۳ قربانی کرنے والے کے لئے مناسب یہ ہے کہ موافق قربانی

(۱) حدیث: "عذبت امرأة في هرة..." کی روایت بخاری و مسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے اور الفاظ مسلم کے ہیں (فتح الباری ۳/۵۶۱ طبع مکتبہ المدینہ، ۱۴۱۰ھ طبع سنہ ۱۳۲۸ھ)۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۸۸، ۱۸۹، ۲۰۶، طبع بیروت ۱۳۸۲ھ، انبی ۱۳۳۲ھ۔

سے ایک قربانی مالداروں کو اور ایک قربانی فقراء کو کھلانے اور ایک قربانی خیر کھانے۔ حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک یہی افضل ہے، مالکیہ اور شافعیہ کی بھی ایک رائے یہی ہے اور ایک قویٰ رو سے افضل یہ ہے کہ قربانی کا پورا گوشت فقیروں کو کھلا دے۔ مالکیہ اور شافعیہ کی وجہ سے یہی ہے، دیکھئے: "کنز"۔

اور حج میں نقلی ہدی اور تمتع اور قرآن کی ہدی کا حکم قربانی کی طرح ہے، حاجی کے لئے اس کا کھانا اور کھانا جائز ہے، لیکن مالکیہ نے یہ شرط لگائی ہے کہ اس کے لئے اس وقت کھانا جائز ہوگا کہ اس نے مساکین کے لئے نیت نہ کی ہو۔

لیکن فقہ یہ کی ہدی اور شکار کے مالوں کی ہدی صرف فقرہ کو کھائے گا، اس میں سے خود نہیں کھائے گا، دیکھئے: "ہدی"۔

اور اگر میں اگر اس نے مساکین کے لئے اس کی نیت نہیں کی ہے تو مالکیہ کے نزدیک اس کے لئے اس سے کھانا جائز ہے اور دوسرے فقہی مذاہب کے مطابق وہ اس سے نہیں کھائے گا (۱)۔

میت کے گھر والوں کو کھانا کھانا:

۲۳- میت کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرنا مستحب ہے، ان کی مدد کے لئے اور ان کے قلوب کی تسلی کے لئے کھانا ان کے پاس بھیجا جائے گا، اس لئے کہ وہ لوگ اپنی مصیبت کی وجہ سے در غریب میں آنے والے لوگوں کی وجہ سے اپنے لئے کھانا تیار کرنے سے قاصر ہوتے ہیں، حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے مروی ہے کہ جب حضرت جعفرؓ کی وفات کی خبر آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اصحوا

(۱) الاختیار ۱/۱۲۳، محل ۵۳۹/۲-۵۴۰، الذہبی ۸۹/۲-۹۰، معنی لابن قدامہ ۵۴۱/۳-۵۴۲۔





## اطعام ۲۵-۲۶

کے کھانے میں جن لوگوں کو دعوت دی جائے اگر اس کے ساتھ کسی امر حرام کی تمیز نہ ہو تو اس دعوت کا قبول کرنا واجب ہے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَيَسْأَلُ" (جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو اسے اس میں شریک ہونا چاہئے)۔

رہنہ پر قدرت:

۲۵۔ جس شخص پر قسم یا ظہار یا رمضان میں افطار کر لینے کے کفارہ میں کھانا کھانا واجب ہو اور وہ کھانا کھانے سے عاجز ہو تو یہ اس کے ذمہ باقی رہے گا اور اس کی بوائیگی کا وجوب اس پر قدرت حاصل ہونے تک مؤثر ہو جائے گا، اس لئے کہ جو شخص کسی فعل سے عاجز ہے اس پر اس کا واجب کرنا محال ہے۔ رمضان کے افطار کے کفارہ کے علاوہ دیگر کفارات میں اس پر فقہاء کا اتفاق ہے، اس لئے کہ حنابلہ کے نزدیک اور شافعیہ کے ظہر قول کے مقابلہ میں یہ ہے کہ جو شخص کھانے سے عاجز ہو اس سے رمضان میں روزہ نہ رکھنے کا کفارہ ساتھ ہو جائے گا، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے عربی سے فرمایا: "اعْلَمُوا وَاسْتَغْفِرُوا لِلَّهِ وَأَطْعِمُوا أَهْلَكُمْ" (۱) (اس مجبور کو لے لو

= "أَوْسَمَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى بَعْضِ لِسَانِهِ بِمَعْنَى مِمَّنْ شَعِبُو" (فتح الباری ۳۳۸/۲ طبع انتہیہ)۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۲۲، المغنی ص ۵۲۲، الدرر النوری ۴۱۶/۲، نیز سابقہ مرتب، اور حدیث "إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيمَةِ فَلْيَكُنْهَا" کی روایت بخاری و مسلم نے حضرت ابن عمر سے مروی ہے (فتح الباری ۳۳۰/۲ طبع انتہیہ، صحیح مسلم ۱۰۵۲/۲ طبع عینی النسخ)۔

(۲) حدیث "اعْلَمُوا وَاسْتَغْفِرُوا لِلَّهِ وَأَطْعِمُوا أَهْلَكُمْ" کی روایت بخاری نے حضرت ابو ہریرہ سے من لفظ کے ساتھ کی ہے "أَطْعِمُوا أَهْلَكُمْ" اور مسلم نے من لفظ کے ساتھ نقل کیا ہے "أَطْعِمُوا أَهْلَكُمْ" اور ابو ہریرہ سے من لفظ کے ساتھ کی ہے "كُلُّهُ أَلَتْ وَأَهْلُ بَيْتِكَ وَصَمَّ يَوْمًا وَاسْتَغْفِرَ اللَّهُ" (فتح الباری ص ۱۳۳ طبع انتہیہ، صحیح مسلم ۷۸۱-۷۸۲ طبع عینی النسخ، من

اور قدر سے مفتت طلب نہ ہو اور سے اپنے گھر والوں کو کھانا دو) تو نبی ﷺ نے ان میں حکم دیا کہ وہ اپنے اہل و عیال کو کھانا دیں ورنہ آپ نے اس سے کسی امر سے کفارہ کا حکم نہیں دیا اور نہ اس سے یہ سنا سنا رہا کہ وہ کفارہ اس کے ذمہ باقی رہے گا اور تخصیص کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ بخلاف امر سے کفارہ اس کے، اس سے کف دست ہونے کی حالت میں واجب ہونے کے سلسلہ میں اس کے دلائل عام ہیں اور اس لئے بھی کہ قیاس کا تقاضا یہی ہے، اگر رمضان میں نص کی وجہ سے اس کے خلاف کیا گیا ہے (۱) تو کہئے: "کفارہ"۔

۲۶۔ اور جس شخص پر کھانا کھانا واجب ہے اس کے بارے میں شرط یہ ہے کہ وہ سفیہ نہ ہو، اس لئے کہ سفیہ پر اس کے مال کے سلسلہ میں جبر عائد ہوتا ہے اور وہ اس میں تصرف کا اختیار نہیں رکھتا ہے، اور اگر اس سے کوئی ایسی غلطی سرزد ہو جس کی وجہ سے کفارہ تکمیل کا کفارہ ظہار یا حج کے ذمہ میں کھانا کھانا واجب ہو تو حنفیہ، شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک وہ کھانا کھانے کے بجائے روزہ کے ذریعہ کفارہ ادا کرے گا، اس لئے کہ اسے اپنے مال سے روک دیا گیا ہے ورنہ حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ حرام کے ذمہ عاتق میں روزہ کافی نہیں ہے ان میں اس پر ہم۔ واجب ہوگا لیکن اس کوئی انحراف کفارہ دینے پر قادر نہیں بنایا جائے گا بلکہ کفارہ کو اس وقت تک مؤثر نہ کیا جائے گا جب تک کہ وہ با شعور اور اپنے مال کا محافظ نہ ہو جائے، پس وہ مؤثر نہ اس فقیر کے ہے جس کے پاس مال نہ ہو اور مالکیہ کے نزدیک اس پر جو کھانا کھانا واجب ہے وہ اس کے مال میں لازم ہوگا اور اس کا ولی اس میں شفقت کی نگاہ سے غور کرے گا (۲)، اس کی تفصیل "سفہ" اور "کفارہ"

ابن ماجہ ۲۶۲/۲ طبع انتہیہ)۔

(۱) دراج المصنف ۵/۲۲۵، نہایت الکناج ص ۹۸، ابن ماجہ ۹۲، شرح منی لا رادت ص ۵۳ طبع دار الفکر، مجمع البیانات ص ۶۹۸-۶۹۹۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ص ۵۹۳-۵۹۴، المغنی ص ۵۹۵، فتح القدیر ص ۹۹/۸،

میں دیکھی جائے۔

عائشہ کی مرفوع حدیث ہے: ”إِذَا أَتَتْ الْمَرْأَةَ مِنْ طَعَامٍ بَيْتِهَا  
غَيْرَ مَصْلُفَةٍ كَانَ لَهَا أَحْرَاهَا بِمَا أَتَتْ، وَلِرُوحِهَا أَحْرَاهُ  
بِمَا كَسَبَ“ (۱) (اگر عورت اپنے گھر کے کھانے سے خرق کرے  
بغیر مصلح کے ہوئے تو اسے اس کے خرق کرنے کا اجر ہوگا اور اس  
کے شوہر کو اس کی کمائی کا)۔

اور جواز کی دوسری وجہ یہ ہے کہ عادات اس کی اجازت ہوتی ہے اور  
خوشامی سے ایسا کیا جاتا ہے، بلا یہ کہ گھر کا مالک منع کر دے تو اس  
صورت میں اس کے لئے اس کی اجازت نہیں رہے گی (۲)۔

### کھانا کھانے کی قسم کھانا:

۲۹- کسی نے دوسرے کے بارے میں یہ قسم کھائی کہ وہ اس کے  
ساتھ کھائے تو یہ قسم اس پر محمول ہوگی کہ وہ دوسرا اس کے ساتھ کسی چیز  
کھائے جو کھانے کے طور پر کھائی جاتی ہے جیسے کبجیر، میوہ، دروٹی۔  
ایک قول یہ ہے کہ اسے پکی ہوئی چیز پر محمول کیا جائے گا (۳)۔

اور قسم پوری کرنا مستحب ہے، اس لئے کہ یہ ثابت ہے کہ: ”ان  
النبي ﷺ أمر بإبرار القسم“ (۴) (نبی ﷺ نے قسم پوری

(۱) حدیث: ”إِذَا أَتَتْ الْمَرْأَةَ...“ کی روایت بخاری اور مسلم نے حضرت  
عائشہ سے مرفوعاً کی ہے الفاظ مسلم کے ہیں (فتح الباری ۳/۳۰۳ طبع  
انتخاب صحیح مسلم تحقیق محمد نوید الدہلوی ۱۰/۲۲ طبع مکتبۃ المدینہ)۔

(۲) البدیع ۷/۱۹۷، الہدایہ ۳/۵۶، ختمی زادات ۲/۲۹۹، اعلام  
المرفوعین ۳/۳۱۳۔

(۳) کتب کی رائے یہ ہے اس سلسلہ میں حکم عرف ہے اس لئے کہ قسموں کی ہر  
عرف پر ہے۔

(۴) حدیث: ”أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِإِبْرَارِ الْقَسَمِ“ کی روایت بخاری نے  
حضرت براء بن مازب سے درج دہل الفاظ کے ساتھ کی ہے ”أَمَرَ  
النبي ﷺ بِسَبْعٍ وَلَهَا مِائَةُ سَبْعٍ، أَمَرَ بِإِبْرَارِ الْقَسَمِ، وَابْتِغَاءِ  
الْجَنَاحِ وَتَشْبِيتِ الْعَاطِسِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَرَدِّ السَّلَامِ،

### دوسرے کی طرف سے کھانا کھانا:

۲۷- وہ کھانا کھانا جو مکلف پر اس کے کسی فعل کی وجہ سے واجب  
ہوتا ہے وہ مالی عبادت میں شمار کیا جاتا ہے اور مالی عبادت میں  
مکلف کی طرف سے نیابت صحیح ہے، اسی لئے اگر کوئی شخص دوسرے کو  
حکم دے کہ وہ اس کی طرف سے اس کے ظہار کا کھانا کھلائے۔ وہ دوسرے  
دوسرا ایسا کر دے تو صحیح ہو جائے گا۔

اس پر فقہاء کا اتفاق ہے، البتہ اس صورت میں ان کا اختلاف  
ہے جب کوئی انسان دوسرے کی طرف سے اس کے حکم کے بغیر کھانا  
کھا دے چنانچہ مالکیہ نے صراحت کی ہے کہ اگر کوئی شخص حائض کی  
طرف سے اس کے حکم کے بغیر کفارہ پرا کر دے تو اس کی طرف سے  
کافی ہو جائے گا، اس لئے کہ یہ ان افعال میں سے ہے کہ ان کے  
کرنے والے سے صرف نظر کر کے صرف ان کی مصلحت مقصود ہوتی  
ہے، اس لئے وہ نیت پر موقوف نہیں ہیں، ابن عبد البر کہتے ہیں کہ  
میرے نزدیک پسندیدہ یہ ہے کہ کسی کی طرف سے اس کی اجازت  
کے بغیر کفارہ پرا کر دیا جائے (۱)۔

### بیوی کا اپنے شوہر کے مال سے کھانا کھانا:

۲۸- فقہاء نے بیوی کو اس کی اجازت دی ہے کہ وہ شوہر کی اجازت  
کے بغیر اس کے گھر سے معمولی چیز صدقہ کرے، اس لئے کہ حضرت

صحیح بخاری ۳/۷۲، الہدایہ ۳/۵۵، فتح الباری ۳/۵۵۳، ختمی  
لوراء ۲/۲۷۸۔  
(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۴/۲۳۷، شرح ختمی زادات ۱/۵۵۳،  
۳/۵۵۳، نکال ابن عبد البر ۱/۵۵۳، المہذب ۱/۱۹۳، الفروق ۳/۲۰۵،  
جامع التلخیص ۱/۱۳۳۔

۱۔ نے ظا حکم: یہ ہے۔

میں نے اس دھڑے نے اس کو حائل کر دیا اور اس کے ساتھ نہیں کھیا تو کدو قسم کھانے والے پر ہوگا اس لئے کہ قسم کھانے والا ہی حائل ہو جے تو کدو قسم کھانے پر ہوگا جیسا کہ اگر ہی قائل ہوتا، اس طرح اس نے قسم کھائی کہ وہ دھڑے کو کھانا کھائے گا تو اس کا بھی ہی حکم ہے جو وہ پر گذر، اس دھڑے سے پورا کرے گا تو حائل نہ ہوگا اور اگر پورا نہیں کرے گا تو حائل ہو جائے گا (۱)۔

کھانا کھانے کی وصیت:

۳۰۔ کھانا کھانے کی وصیت اگر کسی فعل حرام پر اعانت کی خاطر ہو تو صحیح قول کی رو سے یہ وصیت باطل ہے مثلاً: موت کے بعد تمیں دوں تک کھانا کھانے کی وصیت جہاں وجہ کرے، ایساں جمع ہوتی ہیں، اس لئے کہ یہ فعل حرام پر اعانت ہے اور اگر کسی فعل حرام پر اعانت نہ ہو تو جائز ہے، مہربانی کی حد تک اس کے ترک سے کیا نا، واجب ہے، مثلاً، کوئی شخص تہائی کی وصیت کرے یا فقراء کو کھانا کھانے کی یا صدقہ، طریقہ ایسی مذکور کی جو اس پر تھی (۲)۔

کھانا کھانے کے لئے وقف کرنا:

۳۱۔ کھانے کے لئے کھانا وقف کرے میں اُس کے وقف ہے

= وصور المظلوم وصور القسم... (نبی کریم ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع کیا، ہم کو مریض کی عیادت، جنازہ کے پیچھے چلنے، چھینک کا جواب دینے، دعوت قبول کرنے، سلام کا جواب دینے، مظلوم کی مدد کرنے اور قسم پوری کرے کا حکم دیا) (فتح الباری ۱۰/۳۱۰ طبع المکتبۃ)

( ) عاشر ابن ماجہ میں ۳۴، التقریب ۸/۳۴۷

(۴) خطاب: ۸۰/۶ س. کوی ۲۵۵/۳، انش ۵۹/۶، حاشیه من طایفین  
۲۲۶/۵

اس کے عین کے باقی رکھنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وقف صحیح نہیں ہے، اس کے  
کہ اس کے نتیجے میں کھانا شرب ہو جائے گا، اور یہ ماں کو وضع کرنا  
ہے اور اگر اس مقصد کے لئے ہو کہ یہ فرض کے سے وقف ہے، اگر  
اسی محتاج کو فرض لینے کی ضرورت پڑے تو اسے فرض دے دیا جائے  
اور پھر وہ اس کے مشکل ہوگا، تو اس سلسلہ میں جمہور فقہاء (مالکیہ،  
شافعیہ اور حنبلیہ) کی رائے اس کے بوجہ کی ہے اور اگر کسی موقوف  
زمین یا پھل، اور درخت ہو جس کا پھل کھانے کے لئے وقف کیا گیا  
ہو تو یہ جائز ہے۔ اس کی دلیل اس وقت روایت ہے کہ حضرت عمرؓ  
کو خیبر میں ایک زمین حاصل ہوئی تو وہ نبی ﷺ سے اس کے  
بارے میں مشورہ کرنے کے لئے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان  
سے فرمایا: ”یٰ شنت حبست اصلہا وتصلفت بها غیر آہ لا  
یباع اصلہا ولا یتاع ولا یوہب ولا یورث“ (گرم چ ہو تو  
اس کی اصل کو نہ دے، نہ عداوت کر، نہ ہبہ کر، نہ اس کی صل کو نہ بیچا  
جائے گا، نہ یہ اچا جائے گا، نہ بیہ یا جائے گا، نہ اس میں ورثہ  
جاری ہوگی)، چنانچہ حضرت عمرؓ نے فخر، میں، رشہ، میں،  
عالموں کو آراء کرائے میں، اللہ کے راستے میں مسافر اور مہمان کے  
لئے اسے صدقہ کر دیا (۱) اور اگر کسی موقوف چاہے نور ہو تو جس کے سے  
وقف یا کیا ہے وہ اس کے لئے، اور تمام منافع کا مالک ہوگا، اور  
اگر وقف کسی معصیت کے لئے ہو یا ناسق، فائز لوگوں کے لئے ہو تو  
راجہ قبول کی رہے وہ رد ہو جائے گا، اس لئے کہ وہ معصیت  
ہے (۲)، اس کی تفصیل ”وقف“ کی اصطلاح میں دیکھی جائے۔

(۱) حور عیسیٰؑ: ابن خشت حجت اصلہا و تصدقات بہا... کی روایت بخوارکی  
(فتح المبارک) ۵/ ۵۵۳، ۵۵۴ طبع استغیہ، اور موسم (۳۵۵) طبع عیسیٰ قلمی،  
۷۷ حضرت صہبائے کرام کی ہے۔

(۲) انیسویں صدی کے مشرق وسطیٰ کی تاریخ، ۱۹۳۷ء، لندن، ۴۸۰ صفحات، ۵/- روپے اور ۴۲/-

کی جاتی ہوں جیسے گندم اور پانی یا سالن کے طور پر جیسے تل یا تھلہ کے طور پر مثلاً سیب یا اور اور اصطلاح کے طور پر مثلاً کلونجی اور نمک۔

۱۔ ”رکھی متا“ ”اطعمہ“ کا لفظ (پانی و ریشہ و رجز وں کے مدوہ ہر اس چیز کے لئے استعمال کرتے ہیں جو پانی و پانی جاتی ہے) اور اس سے اس کی مراد ”توت“ کے طور پر ہر وہ چیز ہوتی ہے جس کا کھانا چھینا ممکن ہو اور چھوڑ دینا کسی چیز ہو جسے عادی کھایا اور خلق سے بچے اتار نہ جاسکتا ہو جیسے مشک اور اٹھڑے کا چھلکا (۱)۔ اور پانی کو اس لئے مستثنیٰ کیا گیا کہ اس کے نام سے ایک مستقل باب ہے اور ریشہ و رجز وں کو بھی مستثنیٰ کیا گیا، اس لئے کہ اصطلاح میں انہیں ”شراب“ کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے، پھر اطعمہ کا موضوع یہاں عنوان ہے جس میں مباح و مکروہ اور حرام سب داخل ہیں، اور جہاں تک کھانے پینے کے آداب کا تعلق ہے تو اس مفہوم کی ”نگلی کے لئے“ ”ادب“ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے، اس کی واقفیت کے لئے ”اکل و شرب“ کی اصطلاح کی طرف رجوع کیا جائے۔

اسی طرح جائز و حرام کی ترجمانی کے لئے دوسرے عنوانات کا استعمال کیا جاتا ہے جو ان کے لئے خاص ہیں، مثلاً حقیقہ و کیرہ (سے) مکان کی تعمیر کے اختتام پر دعوت کرنا، دیکھئے ”اطعام“۔

### اطعمہ کی تقسیم:

۲۔ اطعمہ کی تقسیمیں ہیں: ایک حیوانی اور دوسرے غیر حیوانی۔ پھر حیوان کی بھی دو بنیادی تقسیمیں ہیں: پانی والے جانور و خشکی والے جانور اور دونوں قسموں میں سے ہر ایک کی بہت سی تقسیمیں ہیں، بعض وہ ہیں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے اور بعض وہ ہیں جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا۔

## اطعمہ

تعریف:

۱۔ اطعمہ: طعام کی جمع ہے، اور ولعت میں مطلقاً اس چیز کو کہتے ہیں جو کھانی جائے، اسی طرح ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے کھانا تیار کیا جائے یعنی گندم، جو اور کھجور وغیرہ، اور متقدین اہل تبار، اہل عراق خاص طور پر گندم کو طعام کہتے ہیں۔

ورکھ جاتا ہے: طعم الشيء يطعمه (باب مع سے) طعمنا (طعم کے ضم۔ اور عین کے سکون کے ساتھ) یعنی کھانا چھیننا، اور اگر یہ فعل کھانے کے معنی میں استعمال کیا جائے تو ہر اس چیز میں اس کا استعمال جائز ہے جو کھانی جائے یا پی جائے (۱) جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے: ”إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ، لَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي“ (۲) (جسک حق تعالیٰ تمہارا امتحان کریں گے ایک نہر سے سو جو شخص اس سے پانی پئے گا وہ تو میرے ساتھیوں میں نہیں اور جو اس کو زبان پر بھی نہ رکھے وہ میرے ساتھیوں میں ہے)۔

اس کا اصطلاحی معنی بھی پہلا لغوی معنی سے الگ نہیں ہے۔ فقہاء و ربائیں بھی اس کا ذکر کرتے ہیں، اور اس سے ان کی مراد (۲) (میں نے کھانے کی چیزیں) ہوتی ہیں، خواہ وہ غذا کے طور پر استعمال

(۱) دیکھئے تافیر و عبرہ کی کتابیں، باب کلام، فقہیہ و اطعمہ کے مباحث اور حاصل طور پر فقہ حنبلی میں مطالب اولیٰ اسی ۸/۱ ص ۲۰۸۔

(۲) لسان العرب، باب العروس، مادہ (طعم)۔  
(۳) سورہ بقرہ ۲۳۹۔

اور ماکول اہم جانور کی وہ تقسیم ہے، ایک تقسیم مباح اور مکرہ ہے اور دوسری تقسیم کے مطابق اس کی دو قسمیں ہیں، ایک قسم وہ ہے جس کے حامل ہونے کے لئے ذبح کرنا شرط ہے اور دوسری قسم وہ ہے جن میں ذبح شرط نہیں۔

۳- اور اس جگہ جانور سے مراد اس کی تمام قسمیں ہیں، وہ بھی جن کا کھانا انس کے لئے شرعاً جائز ہے، وہ بھی جن کا کھانا حرام نہیں اور اس سے مراد وہ دیوب نہیں ہے جو انس کے اعتبار سے خونِ انسان کو بھی شامل ہے بلکہ کلام صرف اس جانوروں تک محدود ہے جو انسان کے سے حال میں یہ حال نہیں ہیں اس اعتبار سے کہ انسان کے سوا جو کچھ ہے سے اللہ تعالیٰ نے انس کے منفعت اور اس کی مصلحت کے سے پیدا کیا ہے تو بعض جانور وہ ہیں جن سے انسان کھائے وغیرہ کے ذریعہ فائدہ اٹھاتا ہے، بعض وہ ہیں جن سے کھائے کے علاوہ دوسری قسم کے فائدے حاصل رہتا ہے۔

۴- میں خود انس جو شرف و فضیلت ہے، اس کے لئے پوری کائنات مسخر کر دی گئی ہے اس کا گوشت، اطعمہ کے مضمون، اور حال و حرام کی طرف اس کی تقسیم میں دخل نہیں ہے، اس لئے کہ شریعت سادہ و سلیس کی نظر میں وہ مکرم ہے، خود اس کا خاندان، اس کا رنگ، بون اور ماحول کچھ بھی ہو۔

پس انسان کے لئے انسان کے گوشت کا حرام ہونا نہ مریات وین میں سے ہے اور سب کو معلوم ہے اور فقہ کی کتابوں میں مختلف مقامات پر اس کی صراحت کر دی گئی ہے<sup>(۱)</sup>۔

اس بنا پر فقہاء اطعمہ کے باب میں اس کے گوشت کی حرمت سے بحث نہیں کرتے، بلکہ وہ اس کا کربخہ اور کی استثنائی حالتوں میں

(۱) الدر المختار مع حاشیہ من جامع ص ۱۶۸، الشرح المکرم ص ۲۳۳، فتاویٰ الحج ۱۵۲/۸، مطالب اولیٰ ص ۲۳۳۔

نہ کرتے ہیں۔ اس کی تحصیل "ضرورت" کی اصطلاح میں آئے گی۔  
۵- اس بات پر متنبہ ہونا ضروری ہے کہ غیر ماکول اہم جانوروں کے کھانے کے عدم جواز کو فقہاء عام طور پر درجہ اولیٰ عبارتوں میں سے کسی ایک سے تعبیر کرتے ہیں: "لا یحل کھنا" (اس کا کھانا حرام نہیں ہے) "بحرم کھنا" (اس کا کھانا حرام ہے) "عبر ماکول" (نہ کھایا جائے، مثلاً جانور) "بکرم کھنا" (اس کا کھانا مکرم ہے)۔ یہ آخری عبارت فقہ حنفی کی کتابوں میں اکثر قسم میں ذکر کی جاتی ہے، اس سے مراد "مکرہ تحریمی" ہے بہت سی حرمت کی دلیل اس کی نظر میں غیر قطعی ہوتی ہے۔

تو غیر ماکول اہم جانور کی ایک قسم وہ ہے جن کے کھانے کی حرمت قطعی اور اجماعی ہے، وہ وہ جن پر ہے اس کے علاوہ میں قوی یہ صعب اختلاف ہے، اس لئے حرمت یا درست تحریمی کے ساتھ ان کو مضموم کرنا صحیح ہے۔

### شرعی حکم:

۶- شرعی حکم وہ کھانوں کی حرمت پر نہیں لگتا ہے بلکہ ان کے کھانے اور استعمال پر لگتا ہے، اور یہاں تمام کھانوں کے سے جامع حکم میں ہے، اس لئے ہر قسم کا حکم اس پر کلام کرتے ہوئے ذکر کیا جائے گا۔

فقہ کی مختلف کتابوں میں اطعمہ وغیرہ کے باب میں جو کچھ مذکور ہے جو کچھ ان کا تعلق کرے گا اسے معلوم ہوگا کہ اطعمہ میں اصل حرمت ہے، اور بعض کسی خاص دلیل کے حرمت کا حکم نہیں، یا جائے گا۔

۷- عام طور پر اطعمہ کی تحریم کے سے (خود وہ غیر دیوبالی ہوں) شریعت میں متعدد عام اسباب ہیں جو انسانی زندگی کو بہتر طور پر قائم رکھنے میں شریعت کے عمومی قواعد اور اس کے مقاصد سے متعلق اور مربوط ہیں۔ ان طرح تتبع کرنے والا دیکھے گا کہ عام طور پر اطعمہ کی

کر اہت کے سے کچھ سبب ہیں جو ان سبب کے علاوہ ہیں جو حیوان کے اقسام سے متعلق ہیں، ذیل میں ہم انتشار کے ساتھ اس کی مثالیں پیش کریں گے۔

جن چیزوں کا کھانا مختلف اسباب کی بنا پر حرام ہے:

۷۔ فقہائے مذہب جن چیزوں کے کھانے پر حرمت کا حکم لگاتے ہیں اور اس کی انہوں نے جو طریقیں بیان کی ہیں ان کے تتبع اور استقراء سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ کسی چیز کا کھانا خواہ اس کی جو بھی قسم ہو پانچ سبب میں سے کسی ایک سبب کی بنا پر حرام ہوتا ہے۔

پہلا سبب: جسم یا عقل کو لاحق ہونے والا ضرر:

اور اس کی بہت سی مثالیں ہیں:

۸۔ (ان میں سے ایک) زہریلی چیزیں ہیں جو وہودی روح متعلق ہوں مثلاً زہریلی مچھلی، چھپکلی، زہریلے بچھو، درساپ، بچھو، شہ کی مکھی اور ن سے نکالے جاتے والے زہریلے سو، یا باغات ہوں جیسے کہ بعض زہریلے پھول اور پھل یا نما، ہوں مثلاً ریح، البہ ایسب حرام ہیں، اس سے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ" (۱) (اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو) اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "مَنْ شَرِبَ نَحْسِي سَمًا قَتَلَ نَفْسَهُ نَفْسَهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي مَارِ حَيْثُمُ خَرَابًا مَخْدًا فِيهَا ابْدَانٌ" (۲) (جو شخص زہریلی شراب اپنے پی کو قتل کرے گا تو اس کا زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا جسے وہ حنہ میں گنگ میں پیتا رہے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا)۔

تین مالکیہ و حنبلیہ سے صراحت کی ہے کہ یہ سب زہریلے جسم

(۱) سورۃ بقرہ ۲۹۔

(۲) حوریتۃ "من نحسی سمًا" کی روایت بخاری (فتح الباری ۲۲۷/۱۰ طبع انتقادی) کے ہے۔

پر حرام ہیں جس کو نقصان پہنچا میں (۱)، اور یہ ظاہر ہے، اس سے کہ بہت سی چیزوں میں جو اہل حق جو یہ کرتے ہیں ان میں زہر کی کتنی مقدار ہوتی ہے جو انسان کو نقصان نہیں پہنچتی بلکہ فائدہ پہنچتی ہے، اور اسی کے ساتھ اشیاء کو قتل کرتی ہے۔ یہ طرح بعض لوگ زہر کی بعض قسم سے "خاص مقدار سے متاثر ہوتے ہیں جبکہ دوسرے لوگ اس خاص قسم "مقدار سے متاثر نہیں ہوتے۔

۹۔ دوسرے مذہب کے قواعد اور اصول بھی اس کے خلاف نہیں ہیں۔ اس لئے کہ مطلب یہ ہے کہ ان زہروں میں سے اس مقدار کا استعمال حرام ہے جو ضرر ہو۔

۹۔ (ان میں سے) کچھ چیزیں وہ ہیں جو زہریلی تو نہیں ہیں مگر نقصان دہ ہیں، فقہ کی کتابوں میں ان میں سے درج ذیل چیزیں مذکور ہیں: مثال کے طور پر طین (ترسی) تراب (ٹھکائی) پتھر، کوہ، یہ چیزیں ہر قوتوں کے لئے حرام ہیں جن کے سے نقصان دہ ہیں، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قسمیں بے نہایت درجہ سب کو شامل ہے، اس میں سے کون سی چیزیں مضر ہیں، مگر کون سی نہیں؟ یہ کام اس کے بعد چاروں کے ذہن سے معلوم ہوگا۔

۱۰۔ زہریلی چیزوں یا ان کے علاوہ مضر چیزوں سے پہنچنے والے ضرر میں اس میں کوئی فرق نہیں کہ کسی قسم کا کوئی جسمانی مرض لاحق ہو یا عقل کو لاحق ہونے والی کوئی آفت ہو، مثلاً، ذہن، اور پگھل پن۔

۱۱۔ مالکیہ نے زہریلی کے سلسلہ میں، قوس ذکر کیا ہے: ایک حرمت اور دوسرے راہت، اور کہا کہ راجح قول حرمت کا ہے اور شافعی نے ذکر کیا ہے کہ زہریلی اور پتھر جن کے لئے مضر ہوں ان کے لئے حرام ہیں۔ اور حنبلیہ نے کوئلہ اور مٹی کی اس کثیر مقدار کو کہہ دیا ہے جس سے دوا و عطاریات نہیں کیا جاتا اور صاحب "مطالب اولیٰ" نے

(۱) الشرح المختصر ۲/۱۸۳ طبع دار طعارف، مطالب اولیٰ، ۱/۳۰۹۔

کراہت کی علت ضرر یا سبب ہے، جبکہ اس سے قبل انہوں نے ضرر کو تحریم کا سبب قرار دیا ہے<sup>(۱)</sup>۔

معاف نہیں ہے مایاک یوں ہو و حرام ہے۔ پس نجات مشا۔ خوب  
اور حق نجات کی آمیزش سے مایاک ہونے والی چیز مشا۔ دگھی جس  
میں چو باہر گیا ہو اور گھی پگھلا ہوا ہو تو پورا مایاک ہو جائے گا، اور اگر وہ  
جما ہوا ہو تو صرف چو ہے کہ اس پاس والا ہے مایاک ہوگا۔ پس گر  
چو ہے کہ در آ رہا ہو اے مے کو نہال سر چھینک ایدائے تو اس کے باقی  
مے کا کھانا حاصل ہوگا۔

”درختانہ کے بر ایک ما پاک ہونے والی چیز کی ایک مثال، وہ بھیقتی اور مثال ہے جسے ما پاک پانی سے یہ بیا یا ہو، یہ ما پاک کھاد اس میں: ”اٹھایا ہو۔ پس وہ بھیقتی اور مثال ما پاک ہونے کی وجہ سے حرام ہے اور وہ اس وقت تک حلال نہیں ہوتا جب تک کہ اس کے بعد اسے ایسے پاک پانی سے یہ بیا یا جائے جو عین نجاست کو ختم کر دے۔“ (۱) ”اٹھانسان“ میں بن قیس سے اس کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ وہ نہ تو ما پاک ہے نہ حرام بلکہ ماہیت کے تبدیل ہو جانے کی وجہ سے پاک ہو جائے گا جیسے کہ خون جو وہ میں تبدیل ہو جائے، اور ”انہم“ میں حلت اور طہارت کے قول کو بزم و رفیقین کے ساتھ کہا گیا ہے (۱)۔

یہاں قائل نہ کر رہے کہ نہ جان نورس کا گوشت کھانا جائز ہے نہ  
 قادیان پاک ہے، لہذا اس کا کھانا ایسے سے بھی حرام نہ ہوں، اور  
 خلیفہ مالکیہ اور شافعیہ نے ماکہ پاک پانی سے سیراب کی گئی تھی، یہاں  
 کے بارے میں اس کا پروردگار کیا یہ حجت ہے کہ وہ ناپاک  
 ہوتے ہیں، نہ حرام (۱۲)۔ ماکہ پاک ہو جانے والی چیز کی ایک مثال وہ  
 انڈیا ہے جسے ماکہ پاک پانی میں دھو لایا ہو (اس مسئلہ میں فقہاء کے

دوسرے سبب: نشہ آور ہونا یا بے ہوش کرنا یا خواب آور ہونا:  
۱۰۔ پس نشہ آور چیزیں حرام ہیں اور نشہ آور وہ ہے جو عقل کو زائل کر دے نہ کہ حواس کو، ہر کیف مرہ و مرہ طرب و نشاط مافی ہو، جیسے پے نگور سے بنائی ہوئی شراب اور دیگر تمام نشہ آور چیزیں، خواب آور سے حاصل نہ کئے گئے ہوں جیسے کہ سخت نشہ آور فینہ یا حیوان سے حاصل ہوئے ہوں جیسے کہ مکھن (کالا) ہو، ”حدیث چھوڑ دیا گیا ہو یہاں تک کہ وہ شراب بن جائے“ اور نشہ آور ہو جائے۔ اور مرہ بے ہوش کرنے والی چیز کا کھانا حرام ہے (امرا سے منسأ پیدا کرے والی چیز بھی کہا جاتا ہے) اور مندر (بے ہوش کرنے والی چیز) وہ ہے جو عقل کو زائل کرے، حواس باقی رہیں، ”ہر کیف مرہ و مرہ طرب و نشاط پیدا نہ ہوں جیسے، حشیہ (جھٹک)۔“

در خوب آورتن بھی حرام ہے جو عقل و حواس و دلوں کو ختم کرے۔  
جیسے کہ فیم اور بھنگ، وہ نشہ آور چیزیں جو ہنی جاتی ہیں۔ دوا شراب کے  
موضوع کے ذیل میں آتی ہیں۔ ان کے احکام کی تفصیل وہاں دیکھی  
جائے، اور یہاں پر ضرر کی مناسبت سے ان کی طرف کچھ اشارہ  
کیا جاتا ہے، در خوب اور در بد ہوش کرے، ملی جامدینیں جو کمانی  
جاتی ہیں وہ یہاں کھلم کے موضوع کے تحت داخل ہیں، اور کبھی  
شراب کے موضوع کے تحت مناسبت سے ان کا ذکر پایا جاتا ہے۔

قیمبر حبیب: نجیست:

۱۱۔ پس نجات اور دوزخ جو کسی نجات کی اتنی مقدار کے لئے ہے  
(۱) ہر طرح، اور ظاہر یہ ہے کہ یہ اختلاف دلیل اور ہان کا اختلاف نہیں ہے  
بلکہ یہ وہ اختلاف ہے جو غریب پر مبنی ہے۔

(١) الإصناف ١٨/١٠ سنة المئتين مع المشرق الكبير ١١/٨٢.

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ج ۵/۳۱۷، الخرز ج ۱/۸۸، فتح الباری ج ۴/۱۳۰۔

درمیان اختلاف ہے) (۱) اس کی تفصیل ”بیض“ میں مذکور ہے۔

چوتھا سبب: سلیم الطبع لوگوں کا کسی چیز کو گندہ سمجھنا:

۱۲- مثلاً فہر نے اس کی مثال تھوک، ناک کی ریش، پسینہ اور منی سے دی ہے، انسان کی یہ تمام چیزیں پاک ہیں لیکن ان کا کھانا حرام ہے، اس لئے کہ انہیں گندہ سمجھا جاتا ہے اور ان سے گھن کیا جاتا ہے، اور فقہاء نے اس سے اس چیز کو مستثنیٰ کیا ہے جس سے نفرت اور گھن کسی عارض کی وجہ سے جیسے کہ ہاتھ دھو یا ہوا پانی کہ وہ حرام نہیں ہے (۲)۔ اور مناجد نے گھن کی جانے والی چیزوں کی مثال میں کوہ، بیٹاب، جوں، درہوہ، کر یا ہے (۳)۔

یہاں یہ دھیان رکھنا ضروری ہے کہ مناجد کہتے ہیں کہ ماکول نامہ جو روکے کوہ اور بیٹاب پاک ہیں لیکن گندہ کی وجہ سے اس کا کھانا حرام ہے، تو گندہ کی مہارت کے منافی نہیں ہے، اس لئے کہ یہ پاک چیز کا کھانا حلال نہیں ہے (۴)۔

پانچواں سبب: غیر کے حق کی بنا پر شرعاً اجازت کا نہ ہونا:

۱۳- اس سبب کی ایک مثال یہ ہے کہ جو شخص کسی کھانے کو کھانا چاہتا ہو وہ اس کی ملکیت نہ ہو، اور اس کے مالک نے یا شارع نے اس کے

(۱) شرح الصغیر ۱/۵۷، طبع دارالطباعۃ المدینہ، ج ۱/۸، ص ۳۹۔

(۲) نیز انہوں نے کسی عارضی سبب کی بنا پر گندہ ہونے کی مثال گوشت سے دی ہے جبکہ وہ موجود ہو جائے کہ وہ حرام نہیں ہوگا (تحدیث ج ۱/۸، ص ۳۸) اور اس کے معنی طور پر یہ ہیں کہ وہ گندہ ہونے کے لحاظ سے حرام نہیں ہے۔ لیکن یہ اس کے منافی نہیں ہے کہ ضروری غیاظی لحاظ سے حرام ہو جبکہ اس کا وجود ہونا ضرور کے درجے میں پہنچ چکا ہو۔ مثلاً فہر بھی معرّج کے کھانے کو درہوہ کے علاوہ طرح طرح کے اقرا لہجے ہیں (کئی)۔

(۳) مطالب کوئی ۱/۹، ص ۳۰۔

(۴) حوالہ سابق۔

کھانے کی اجازت نہ دی ہو، اور یہ منجلاً، دکھانا ہے جسے نصب یا کیا ہو، یا چھ لیا گیا ہو، یا جوئے یا بدکاری کے ذریعہ حاصل کیا گیا ہو، بخلاف اس صورت کے کہ اگر شارع نے اس کے استعمال کی اجازت دی ہو مثلاً دہلی کا اپنے زیرِ ولایت آدمی کے مال سے بھٹے طریقہ پر کھانا، روٹف کے ماکول کا وقف مال سے کھانا اور حالت فطر میں مسط کا، دھڑے کے مال سے کھانا کہ اس سب کو شارع کی طرف سے کھانے کی اجازت ہے جیسا کہ حالت فطر پر کھانا کرتے ہوئے آئے آئے گا۔ اور اس شرعی نہ ہونے کے مسئلہ میں اگر اس کا تعلق اس جانور سے ہو جس کا کھانا حلال ہو تو جمہور فقہاء غاصب و چور کے لحاظ سے کھانے کے حرام ہونے اور ذبح کے صحیح ہونے میں فرق کرتے ہیں۔

لہذا مثلاً اگر کوئی مسلمان یا کافر کوئی بکری نصب کرے یا نہ کر لے، پھر اسے اس طرح ذبح کرے، ذبح کی تمام شرط پوری جاری ہوں تو اس ذبح کا گوشت پاک ہوگا، اور کھانا جائز ہوگا، لیکن ذبح کرنے والا اسے ذبح کرنے کی وجہ سے زیادتی کرنے والا اور ضامن قرار دیا جائے گا، اس لئے کہ اسے بکری کے مالک کی طرف سے یا بیعت کی طرف سے اجازت حاصل نہیں ہے، اسی طرح اس کے لئے یا کسی دوسرے کے لئے مالک کی اجازت کے بغیر اس کے گوشت میں سے کچھ کھانا بھی حلال نہ ہوگا، اس لئے کہ دوسرے کا حق مافع ہے (۱) تفصیل کے لئے دیکھنا جائے ”غصب“، ”دوبہ“۔

• چیزیں جن کا کھانا مختلف اسباب کی بنا پر مکروہ ہے:

۱۴- فقہاء نے مکروہ کھانوں کی متعدد مثالیں دی ہیں (۲) ان

(۱) جزیہ الجحد ۱/۵۲۔

(۲) حاشیہ ابن عابدین علی الدر المختار ۱/۳۶، ص ۳۹، ۴۱، ۴۲، شرح الصغیر مع

حاشیہ الصغیر ۱/۹، ص ۲۲، ۲۳، ۲۴، شرح البحر المحیط علی فقہ ۱/۸، ص ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱،



میں سے وقت دہل مٹائیں ہیں:

لب پیاز، ہن و رگنڈا (یک ہر ہر، ارشتم کی ترکیبی) وغیرہ  
 دن میں بدبو ہوتی ہے تو جب تک نہیں پکایا نہ جائے ان کی بدبو کی  
 وجہ سے اس کا کھانا مکروہ ہے۔ پس اگر کوئی شخص اسے کھالے تو سب  
 تک اس کی بدبو زائل نہ ہو جائے اس کا مسجد میں داخل ہونا مکروہ ہے،  
 اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”من اکل ثوماً أو  
 بصلاً فليعتزلنا۔ أو ليعتزل مسجدنا۔ وليقعد في بيته“ (۱)  
 (جو شخص ہن یا پیاز کھائے وہ ہم سے الگ تھلگ رہے) یا تارکی مسجد  
 سے دور رہے) اور اپنے گھر میں بیٹھے۔

ورہم احمد بن حنبل نے صراحت کی ہے کہ کراہت نماز کے وقت  
 میں نماز کی وجہ سے ہے۔

ب۔ وہ مدہ جسے گدھوں یا خچروں نے کالیا ہو، مناسب یہ ہے کہ  
 سے دھو دیا جائے۔

ج۔ اس ننہ کی پانی جو قبروں کے درمیان ہے، اس کی سزائی۔  
 اس سے کہ اس بات کا قوی احتمال ہے کہ گندہ کی اس میں کراہت مرنی  
 ہوگی۔

د۔ کچا گوشت اور بدبو، گوشت، دنبالہ میں سے صاحب  
 ”الفتاویٰ“ ان دونوں کراہت کے قائل ہیں، لیکن دنبالہ کے  
 رد ایک راجح قول یہ ہے کہ مکروہ نہیں ہے (۲)۔

(۱) ۱۳۸/۸-۱۳۹، مطالب ولی امین ۶/۸-۳۰۸-۳۰۹، ۱۵۳۰-۱۵۳۱ھ

(۲) حدیث: ”من اکل ثوماً أو بصلاً...“ کی روایت بخاری (فتح الباری  
 ۵/۵۵۷ طبع استغبر) اور مسلم (۱/۳۴۳ طبع المکتب) کے ہے الفاظ مسلم  
 کے ہیں۔

(۳) نظائر بدبو دار سے مراد یہ ہے کہ اس میں بہت معمولی تبدیلی ہوتی ہو، ورنہ اگر  
 اس کی بدبو زیادہ ہو جائے کہ اس کے ضرر کا اندیشہ ہو تو اس وقت اس کے  
 کھانے کا حکم ضرر کے اس کا سد کے تابع ہوگا جہاں حرمت ہوتی ہے  
 (مکمل)۔

بحری جانور: ان میں سے کون حلال اور کون حرام ہے:

۱۵۔ بحری جانور سے مراد وہ جانور ہیں جو پانی میں زندگی گزارتے  
 ہیں، پانی خود اٹھارہ ہوا یا مٹھا اور سمندر کا ہوا یا دریا، جھیل، تالاب،  
 نہر، حوض، نہر اور گڑھوں وغیرہ کا ہو۔

حنفیہ کے نزدیک دریائی جانوروں میں مچھلی کے سوا کوئی جانور  
 حلال نہیں ہے۔ مچھلی کا کھانا حلال ہے، مچھلی خود چھلکے والی ہو یا بغیر  
 چھلکے والی۔

یہاں پر پانی کے جانوروں کی دو قسمیں ہیں جن میں ہن کے بارے  
 حنفیہ کا اختلاف ہے، اور یہ اختلاف اس لئے آیا، مچھلی میں پانی کا کوئی  
 اور اجزاء اور ہوا یا مچھلی اور ماری (سپ کی مثل کی مچھلی) ہے (۱)۔  
 چنانچہ امام محمد بن الحسن ان کے کھانے کو حلال نہیں کہتے، لیکن حنفیہ کے  
 رد ایک راجح قول کی رو سے وہ دونوں حلال ہیں، اس لئے کہ وہ دونوں  
 مچھلی ہیں لیکن حنفیہ کے رد ایک وہ مچھلی مستثنیٰ ہے جو طافی ہو کہ ان کے  
 رد ایک اس کا کھانا جائز نہیں ہے اور طافی وہ مچھلی ہے جو پانی میں پٹی طبعی  
 موت سے بغیر کسی نے سب کے مرنے ہو، خود وہ پانی کی بولائی سطح پر ظاہر  
 ہو یا نہ ہو، اسے تسلیم قول یہی ہے۔

د۔ بغیر سب کے (طبعی موت سے) مرنے والی مچھلی خود پانی کی  
 سطح کے اوپر ظاہر نہ ہوتی ہو اس کا نام طافی نہ حالات پر نظر کرتے

(۱) البحر میں (جم کے کمرہ و دراء کی تشبیہ کے ساتھ) ایک کان مچھلی ہے۔ اور  
 ایک قول یہ ہے کہ وہ ایک قسم کی مچھلی ہے جو حال کی طرح گول ہوتی ہے اور  
 ماری ای ایک مچھلی ہے جو سب کی مثل کی ہوتی ہے۔ یہی ہی الدر المنثور علی تلویح  
 البصار جو فقہ حنفی کی کتاب ہے اور حاشیہ ابن ماجہ (۵/۱۹۵) میں ہے  
 اور ماری لسان العرب مادہ جروث (داء کے مکون کے ساتھ) میں تصویر  
 کے ساتھ دکھائی گئی ہے اسی طرح شیخ احمد محمد ثناء نے بھی حریف کی کتاب  
 ”العرب“ پر اپنی تعلیقات میں اس کو تصویر کے ساتھ دیکھا ہے اور اس کی  
 مستطمان العرب اور ابن الاثیر کی التہذیب کی طرف کی ہے۔



”لا تاكل من اي من سمك البحر - طافيا“ (۱) اس میں سے یعنی سمندر کی مچھلی میں سے مکر پر تیرنے والی کو مت کھاؤ۔

۱۶- حنفیہ کے مابودہ ہرے مذہب کے فقہاء کی رائے یہ ہے کہ سمندر کے تمام جانور ذبح سے بغیر حلال ہیں، خود مکر پر تیرنے والے ہوں (۲) یہاں تک کہ وہ جانور جن کی لمبی زبانی شکل پر گذرتی

(۱) طافی مچھلی کے کھانے کی ممانعت کے سلسلہ میں حضرت جابر، حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی آٹا کی روایت ابن حزم نے نقل کی ہے (۷/۳۹۳) اور بعض اصطلاح کے سبب سے انہیں معلوم کیا ہے۔

(۲) یہ بات واضح رہے کہ جو فقہی مذاہب طافی مچھلی کھانے کو ممنوع قرار دیتے ہیں طیفی نظر سے بھی دل اس پر زیادہ مطمئن ہوتا ہے اس لئے کہ طافی مچھلی جو اپنی طبعی سوت سے مکر پرانی کے اوپر تیرنے لگتی ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس کی سوت پر کالی رنگہ گذر جانے کے باعث جو اس کے فساد کے لئے کافی ہے پھول پھٹ کر خراب ہو جاتی ہے اس لئے کہ یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کی سوت کب واقع ہوتی ہے اس لئے طافی میں فساد کا گمان ہے لہذا اس سے پرہیز کرنا ان شرعی قواعد کے مناسب ہے جو حیثیت چیزوں کو راقم قرار دیتے ہیں اور فقہاء نے مراعات کی ہے کہ گوشت نگر مر جائے تو اس کا کھلا جائز نہیں ہے اور کچے ہیں کہ یہاں پر مراعات اس کے ضرر کے پیش نظر طیفی سبب کی بنیاد پر ہے۔

اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ طافی کی حالت و حرمت کے سلسلہ میں منصوص دلائل کے متعارض ہوئے کے وقت اصل کو حکم بتایا جائے، اور شرعی دلیل کی رو سے اصل راقم ہے، مچھلی تیرنے سے فساد کا آنا ضروری نہیں ہے اور فساد کی حالت کا خاص حکم ہے اور وہ فساد کی وجہ سے ممنوع ہوتا ہے نہ کہ مرنے اور تیرنے کی وجہ سے، اور کسی صورت میں جو حضرات طافی کی حالت کے قائل ہیں ان کے نزدیک ضروری ہے کہ طافی کے موضوع میں ایک مانتہ کا لحاظ کیا جائے جو شرعی توازن کی رو سے مانع ہوتا ہے اور جس میں اختلاف کی گنجائش نہیں ہے وہ یہ ہے کہ طافی مچھلی پر فساد اور بھولنے اور پھٹنے کے آثار ظاہر نہ ہوئے ہوں۔ اس صورت میں یہ بعض ان روایات کا منہوم ہے جو حضرت ابن عباس سے مروی ہیں (جیسا کہ تیل ۱۸ و طار ۱۷/۳ میں ہے) ”طعامہ - ای مبحور - مینہ بلا ما اقلوت مینہا“ (اس کا کھلا یعنی سمندر کا کھلا - اس کا مردہ ہے سوائے اس کے جو ان میں سے گندہ ہو گیا ہو) یعنی قابل غرت

ہے۔ جیسے کہ گھڑیاں، بحری کچھوا، بحری مینڈک اور بحری کیڑا۔  
”مقتباء پانی کے پردے کو بحری شمار نہیں کرتے، اس لئے کہ وہ پانی کی سطح کے نیچے نہیں رہتے ہیں، بلکہ وہ اس کے اوپر رہتے ہیں اور ضرورت کے وقت اس میں غوطہ کھاتے ہیں پھر رجاتے ہیں، اس لئے وہ اس کے ذریعہ ذبح سے بغیر حلال نہیں ہوتے۔“

”سمندر کے کتے“ رتخیر کے بارے میں مالکیہ کا ایک قول ہے کہ ان کا کھانا مباح ہے اور اس قول ہے کہ مکر وہ ہے اور پانی کے کتے کے بارے میں راجح قول ہے کہ مباح ہے اور اس کے خزیر کے بارے میں راجح قول ہے کہ مکر وہ ہے (مالکیہ کے نزدیک راست سے مکر وہ راست ہے جس کو حنفیہ کے نزدیک حزیب کہتے ہیں)۔

”پانی کے آبی کے بارے میں مقتباء کا اختلاف ہے“ (۱) چنانچہ

= ہو گیا ہو اس لئے کہ کسی ایسے جانور کا قابل غرت ہو جانا جس کا مردہ اس میں حلال ہے اس کے کھانا اور دلا وہ دوسرا غیر سے رہنے کی وجہ سے بھوں پھٹ جانے کی بنا پر ہو سکتا ہے لہذا اس پر غور کر لیا جائے (کسیل)۔

(۱) ہمارے سامنے جوئے طیفی مراجع ہیں ان سے یہ مستفاد ہوتا ہے کہ پانی کا انسان (فرنیسی میں اسے سیرین (Sirene) کہتے ہیں) وہ ایک طیفی حیوان ہے جس کی خیالی قصص میں یہ صفت بیان کی جاتی ہے کہ اس کے اوپر کا نصف حصہ صحت کی طرح ہوتا ہے اور نیچے کا نصف حصہ مچھلی (دیکھئے فرنیسی لادس منا پچھر پڑا لفظ (Sirene))۔

اس موضوع میں فقہ کے عمل کرنے میں لائق کو ملحوظ رکھیں کہ شریعت میں اس پیش نظر پانی کے انسان کے حکم کے سلسلہ میں فقہاء مذاہب کا کلام ہم سے اس طرح عمل کر دیا ہے جس طرح کہ وہ اپنے مراجع میں آئے ہیں اور ہماری رائے یہ ہے کہ اس کے سلسلہ میں ہم یہاں بیٹوں لکھ دیئے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ان مقام کے ذکر کرنے اور اس میں فقہی حکم ثابت کرے کے سلسلہ میں قدیم فقہاء کا طریقہ کار ہے اس پر اس طرح کی تنقید کی کوئی گنجائش نہیں ہے کہ وہ حیوان کی بہت طبعی قسموں کے احکام و کرکرت پر یہ اس لئے کہ فقہاء کا موقف ان حوالہ قعات پر مبنی ہے جسے شکاریوں، سیاحوں اور ہرے قسم کے لوگ بیان کرتے ہیں جنہیں صحیحاً منکر نہیں ہے اس لئے کہ ان میں اس کا احتمال ہے کہ اس طرح جو مانتہ کے ساتھ انہیں سمجھی بھی نہیں کہا جاسکتا لہذا ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کی صحت کے احکام کی

بعض حضرات نے اسے حرام قرار دیا ہے اور بعض نے مباح قرار دیا ہے۔ قول راجح ہے، اور مالکیہ نے صراحت کی ہے کہ مچھلی کا پیت چاک کے بغیر اس کا جونا، تانا جائز ہے خواہ وہ زندہ ہی یوں نہ ہو، وہ فرماتے ہیں کہ یہ سے مذہب دینا مباح نہیں کیا جائے گا اس لئے کہ پانی سے ہم اس کی رمد ہی ہے جیسے ذائقہ ہوے جانور کی ہوتی ہے<sup>(۱)</sup>۔

۱۔ جس جانور کی رمد بھی ہوتی ہے جیسے بری مچھلی، ثنائیہ کے نزدیک اس کا ذائقہ کھانا محبت ہے، مچھلی میں ذائقہ کی طرف سے ہوگا اور خشکی کے جانور کے ذائقہ میں رمد کی طرف سے۔ جس شکر کوئی یہ جانور نہ ہو جس کی رمد کی بھی ہوتی ہے تو اس کا ذائقہ کھانا اور زندہ کا کھانا مکروہ ہے۔

ثنائیہ کے نزدیک حال ہونے میں یہ عموم راجح قول کی رمد سے ہے اور یہاں اس کے مذہب میں یہ قول میں؛  
(۱) یہ مچھلی کے ساتھ کوئی بھی جانور حال نہیں ہے جیسا کہ حنفیہ کا مذہب ہے۔

(دوم) یہ کہ جس کے مثل بری جانور کھلیا جاتا ہے، مثلاً وہ جانور جو بکری کی مثل کا ہو وہ حال ہے، اور جس کے مثل بری جانور نہیں کھایا جاتا ہے، مثلاً وہ جانور جو کتے اور گدھے کی مثل کا ہو وہ حال نہیں ہے۔

= ہر دہ اس کے احکام مقرر کریں، خاص طور پر جبکہ مذہب قدیم سے یہ بات مشہور ہے کہ مسدود کے کائنات اور حیوانات خشکی کے کائنات و حیوانات سے جدا ہیں اور یہ کہ حیوان کی جو قسم بھی خشکی میں پائی جاتی ہے اس کی نظیر مسدود میں ہے۔

علامہ محمد بن عبدی نے اپنے دائرۃ المعارف (مناجیلو پڈیا) میں نئے غیر ملکی طبعی سرچ سے نقل کر کے اسے ثابت کیا ہے۔ (دیکھئے علامہ محمد بن عبدی کی دائرۃ معارف القرن اثنین لفظ البحر، حیوان)۔

(۲) شرح المغیر ۱/ ۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-۶۳۲-۶۳۳-۶۳۴-۶۳۵-۶۳۶-۶۳۷-۶۳۸-۶۳۹-۶۴۰-۶۴۱-۶۴۲-۶۴۳-۶۴۴-۶۴۵-۶۴۶-۶۴۷-۶۴۸-۶۴۹-۶۵۰-۶۵۱-۶۵۲-۶۵۳-۶۵۴-۶۵۵-۶۵۶-۶۵۷-۶۵۸-۶۵۹-۶۶۰-۶۶۱-۶۶۲-۶۶۳-۶۶۴-۶۶۵-۶۶۶-۶۶۷-۶۶۸-۶۶۹-۶۷۰-۶۷۱-۶۷۲-۶۷۳-۶۷۴-۶۷۵-۶۷۶-۶۷۷-۶۷۸-۶۷۹-۶۸۰-۶۸۱-۶۸۲-۶۸۳-۶۸۴-۶۸۵-۶۸۶-۶۸۷-۶۸۸-۶۸۹-۶۹۰-۶۹۱-۶۹۲-۶۹۳-۶۹۴-۶۹۵-۶۹۶-۶۹۷-۶۹۸-۶۹۹-۷۰۰-۷۰۱-۷۰۲-۷۰۳-۷۰۴-۷۰۵-۷۰۶-۷۰۷-۷۰۸-۷۰۹-۷۱۰-۷۱۱-۷۱۲-۷۱۳-۷۱۴-۷۱۵-۷۱۶-۷۱۷-۷۱۸-۷۱۹-۷۲۰-۷۲۱-۷۲۲-۷۲۳-۷۲۴-۷۲۵-۷۲۶-۷۲۷-۷۲۸-۷۲۹-۷۳۰-۷۳۱-۷۳۲-۷۳۳-۷۳۴-۷۳۵-۷۳۶-۷۳۷-۷۳۸-۷۳۹-۷۴۰-۷۴۱-۷۴۲-۷۴۳-۷۴۴-۷۴۵-۷۴۶-۷۴۷-۷۴۸-۷۴۹-۷۵۰-۷۵۱-۷۵۲-۷۵۳-۷۵۴-۷۵۵-۷۵۶-۷۵۷-۷۵۸-۷۵۹-۷۶۰-۷۶۱-۷۶۲-۷۶۳-۷۶۴-۷۶۵-۷۶۶-۷۶۷-۷۶۸-۷۶۹-۷۷۰-۷۷۱-۷۷۲-۷۷۳-۷۷۴-۷۷۵-۷۷۶-۷۷۷-۷۷۸-۷۷۹-۷۸۰-۷۸۱-۷۸۲-۷۸۳-۷۸۴-۷۸۵-۷۸۶-۷۸۷-۷۸۸-۷۸۹-۷۹۰-۷۹۱-۷۹۲-۷۹۳-۷۹۴-۷۹۵-۷۹۶-۷۹۷-۷۹۸-۷۹۹-۸۰۰-۸۰۱-۸۰۲-۸۰۳-۸۰۴-۸۰۵-۸۰۶-۸۰۷-۸۰۸-۸۰۹-۸۱۰-۸۱۱-۸۱۲-۸۱۳-۸۱۴-۸۱۵-۸۱۶-۸۱۷-۸۱۸-۸۱۹-۸۲۰-۸۲۱-۸۲۲-۸۲۳-۸۲۴-۸۲۵-۸۲۶-۸۲۷-۸۲۸-۸۲۹-۸۳۰-۸۳۱-۸۳۲-۸۳۳-۸۳۴-۸۳۵-۸۳۶-۸۳۷-۸۳۸-۸۳۹-۸۴۰-۸۴۱-۸۴۲-۸۴۳-۸۴۴-۸۴۵-۸۴۶-۸۴۷-۸۴۸-۸۴۹-۸۵۰-۸۵۱-۸۵۲-۸۵۳-۸۵۴-۸۵۵-۸۵۶-۸۵۷-۸۵۸-۸۵۹-۸۶۰-۸۶۱-۸۶۲-۸۶۳-۸۶۴-۸۶۵-۸۶۶-۸۶۷-۸۶۸-۸۶۹-۸۷۰-۸۷۱-۸۷۲-۸۷۳-۸۷۴-۸۷۵-۸۷۶-۸۷۷-۸۷۸-۸۷۹-۸۸۰-۸۸۱-۸۸۲-۸۸۳-۸۸۴-۸۸۵-۸۸۶-۸۸۷-۸۸۸-۸۸۹-۸۹۰-۸۹۱-۸۹۲-۸۹۳-۸۹۴-۸۹۵-۸۹۶-۸۹۷-۸۹۸-۸۹۹-۹۰۰-۹۰۱-۹۰۲-۹۰۳-۹۰۴-۹۰۵-۹۰۶-۹۰۷-۹۰۸-۹۰۹-۹۱۰-۹۱۱-۹۱۲-۹۱۳-۹۱۴-۹۱۵-۹۱۶-۹۱۷-۹۱۸-۹۱۹-۹۲۰-۹۲۱-۹۲۲-۹۲۳-۹۲۴-۹۲۵-۹۲۶-۹۲۷-۹۲۸-۹۲۹-۹۳۰-۹۳۱-۹۳۲-۹۳۳-۹۳۴-۹۳۵-۹۳۶-۹۳۷-۹۳۸-۹۳۹-۹۴۰-۹۴۱-۹۴۲-۹۴۳-۹۴۴-۹۴۵-۹۴۶-۹۴۷-۹۴۸-۹۴۹-۹۵۰-۹۵۱-۹۵۲-۹۵۳-۹۵۴-۹۵۵-۹۵۶-۹۵۷-۹۵۸-۹۵۹-۹۶۰-۹۶۱-۹۶۲-۹۶۳-۹۶۴-۹۶۵-۹۶۶-۹۶۷-۹۶۸-۹۶۹-۹۷۰-۹۷۱-۹۷۲-۹۷۳-۹۷۴-۹۷۵-۹۷۶-۹۷۷-۹۷۸-۹۷۹-۹۸۰-۹۸۱-۹۸۲-۹۸۳-۹۸۴-۹۸۵-۹۸۶-۹۸۷-۹۸۸-۹۸۹-۹۹۰-۹۹۱-۹۹۲-۹۹۳-۹۹۴-۹۹۵-۹۹۶-۹۹۷-۹۹۸-۹۹۹-۱۰۰۰-۱۰۰۱-۱۰۰۲-۱۰۰۳-۱۰۰۴-۱۰۰۵-۱۰۰۶-۱۰۰۷-۱۰۰۸-۱۰۰۹-۱۰۱۰-۱۰۱۱-۱۰۱۲-۱۰۱۳-۱۰۱۴-۱۰۱۵-۱۰۱۶-۱۰۱۷-۱۰۱۸-۱۰۱۹-۱۰۲۰-۱۰۲۱-۱۰۲۲-۱۰۲۳-۱۰۲۴-۱۰۲۵-۱۰۲۶-۱۰۲۷-۱۰۲۸-۱۰۲۹-۱۰۳۰-۱۰۳۱-۱۰۳۲-۱۰۳۳-۱۰۳۴-۱۰۳۵-۱۰۳۶-۱۰۳۷-۱۰۳۸-۱۰۳۹-۱۰۴۰-۱۰۴۱-۱۰۴۲-۱۰۴۳-۱۰۴۴-۱۰۴۵-۱۰۴۶-۱۰۴۷-۱۰۴۸-۱۰۴۹-۱۰۵۰-۱۰۵۱-۱۰۵۲-۱۰۵۳-۱۰۵۴-۱۰۵۵-۱۰۵۶-۱۰۵۷-۱۰۵۸-۱۰۵۹-۱۰۶۰-۱۰۶۱-۱۰۶۲-۱۰۶۳-۱۰۶۴-۱۰۶۵-۱۰۶۶-۱۰۶۷-۱۰۶۸-۱۰۶۹-۱۰۷۰-۱۰۷۱-۱۰۷۲-۱۰۷۳-۱۰۷۴-۱۰۷۵-۱۰۷۶-۱۰۷۷-۱۰۷۸-۱۰۷۹-۱۰۸۰-۱۰۸۱-۱۰۸۲-۱۰۸۳-۱۰۸۴-۱۰۸۵-۱۰۸۶-۱۰۸۷-۱۰۸۸-۱۰۸۹-۱۰۹۰-۱۰۹۱-۱۰۹۲-۱۰۹۳-۱۰۹۴-۱۰۹۵-۱۰۹۶-۱۰۹۷-۱۰۹۸-۱۰۹۹-۱۱۰۰-۱۱۰۱-۱۱۰۲-۱۱۰۳-۱۱۰۴-۱۱۰۵-۱۱۰۶-۱۱۰۷-۱۱۰۸-۱۱۰۹-۱۱۱۰-۱۱۱۱-۱۱۱۲-۱۱۱۳-۱۱۱۴-۱۱۱۵-۱۱۱۶-۱۱۱۷-۱۱۱۸-۱۱۱۹-۱۱۲۰-۱۱۲۱-۱۱۲۲-۱۱۲۳-۱۱۲۴-۱۱۲۵-۱۱۲۶-۱۱۲۷-۱۱۲۸-۱۱۲۹-۱۱۳۰-۱۱۳۱-۱۱۳۲-۱۱۳۳-۱۱۳۴-۱۱۳۵-۱۱۳۶-۱۱۳۷-۱۱۳۸-۱۱۳۹-۱۱۴۰-۱۱۴۱-۱۱۴۲-۱۱۴۳-۱۱۴۴-۱۱۴۵-۱۱۴۶-۱۱۴۷-۱۱۴۸-۱۱۴۹-۱۱۵۰-۱۱۵۱-۱۱۵۲-۱۱۵۳-۱۱۵۴-۱۱۵۵-۱۱۵۶-۱۱۵۷-۱۱۵۸-۱۱۵۹-۱۱۶۰-۱۱۶۱-۱۱۶۲-۱۱۶۳-۱۱۶۴-۱۱۶۵-۱۱۶۶-۱۱۶۷-۱۱۶۸-۱۱۶۹-۱۱۷۰-۱۱۷۱-۱۱۷۲-۱۱۷۳-۱۱۷۴-۱۱۷۵-۱۱۷۶-۱۱۷۷-۱۱۷۸-۱۱۷۹-۱۱۸۰-۱۱۸۱-۱۱۸۲-۱۱۸۳-۱۱۸۴-۱۱۸۵-۱۱۸۶-۱۱۸۷-۱۱۸۸-۱۱۸۹-۱۱۹۰-۱۱۹۱-۱۱۹۲-۱۱۹۳-۱۱۹۴-۱۱۹۵-۱۱۹۶-۱۱۹۷-۱۱۹۸-۱۱۹۹-۱۲۰۰-۱۲۰۱-۱۲۰۲-۱۲۰۳-۱۲۰۴-۱۲۰۵-۱۲۰۶-۱۲۰۷-۱۲۰۸-۱۲۰۹-۱۲۱۰-۱۲۱۱-۱۲۱۲-۱۲۱۳-۱۲۱۴-۱۲۱۵-۱۲۱۶-۱۲۱۷-۱۲۱۸-۱۲۱۹-۱۲۲۰-۱۲۲۱-۱۲۲۲-۱۲۲۳-۱۲۲۴-۱۲۲۵-۱۲۲۶-۱۲۲۷-۱۲۲۸-۱۲۲۹-۱۲۳۰-۱۲۳۱-۱۲۳۲-۱۲۳۳-۱۲۳۴-۱۲۳۵-۱۲۳۶-۱۲۳۷-۱۲۳۸-۱۲۳۹-۱۲۴۰-۱۲۴۱-۱۲۴۲-۱۲۴۳-۱۲۴۴-۱۲۴۵-۱۲۴۶-۱۲۴۷-۱۲۴۸-۱۲۴۹-۱۲۵۰-۱۲۵۱-۱۲۵۲-۱۲۵۳-۱۲۵۴-۱۲۵۵-۱۲۵۶-۱۲۵۷-۱۲۵۸-۱۲۵۹-۱۲۶۰-۱۲۶۱-۱۲۶۲-۱۲۶۳-۱۲۶۴-۱۲۶۵-۱۲۶۶-۱۲۶۷-۱۲۶۸-۱۲۶۹-۱۲۷۰-۱۲۷۱-۱۲۷۲-۱۲۷۳-۱۲۷۴-۱۲۷۵-۱۲۷۶-۱۲۷۷-۱۲۷۸-۱۲۷۹-۱۲۸۰-۱۲۸۱-۱۲۸۲-۱۲۸۳-۱۲۸۴-۱۲۸۵-۱۲۸۶-۱۲۸۷-۱۲۸۸-۱۲۸۹-۱۲۹۰-۱۲۹۱-۱۲۹۲-۱۲۹۳-۱۲۹۴-۱۲۹۵-۱۲۹۶-۱۲۹۷-۱۲۹۸-۱۲۹۹-۱۳۰۰-۱۳۰۱-۱۳۰۲-۱۳۰۳-۱۳۰۴-۱۳۰۵-۱۳۰۶-۱۳۰۷-۱۳۰۸-۱۳۰۹-۱۳۱۰-۱۳۱۱-۱۳۱۲-۱۳۱۳-۱۳۱۴-۱۳۱۵-۱۳۱۶-۱۳۱۷-۱۳۱۸-۱۳۱۹-۱۳۲۰-۱۳۲۱-۱۳۲۲-۱۳۲۳-۱۳۲۴-۱۳۲۵-۱۳۲۶-۱۳۲۷-۱۳۲۸-۱۳۲۹-۱۳۳۰-۱۳۳۱-۱۳۳۲-۱۳۳۳-۱۳۳۴-۱۳۳۵-۱۳۳۶-۱۳۳۷-۱۳۳۸-۱۳۳۹-۱۳۴۰-۱۳۴۱-۱۳۴۲-۱۳۴۳-۱۳۴۴-۱۳۴۵-۱۳۴۶-۱۳۴۷-۱۳۴۸-۱۳۴۹-۱۳۵۰-۱۳۵۱-۱۳۵۲-۱۳۵۳-۱۳۵۴-۱۳۵۵-۱۳۵۶-۱۳۵۷-۱۳۵۸-۱۳۵۹-۱۳۶۰-۱۳۶۱-۱۳۶۲-۱۳۶۳-۱۳۶۴-۱۳۶۵-۱۳۶۶-۱۳۶۷-۱۳۶۸-۱۳۶۹-۱۳۷۰-۱۳۷۱-۱۳۷۲-۱۳۷۳-۱۳۷۴-۱۳۷۵-۱۳۷۶-۱۳۷۷-۱۳۷۸-۱۳۷۹-۱۳۸۰-۱۳۸۱-۱۳۸۲-۱۳۸۳-۱۳۸۴-۱۳۸۵-۱۳۸۶-۱۳۸۷-۱۳۸۸-۱۳۸۹-۱۳۹۰-۱۳۹۱-۱۳۹۲-۱۳۹۳-۱۳۹۴-۱۳۹۵-۱۳۹۶-۱۳۹۷-۱۳۹۸-۱۳۹۹-۱۴۰۰-۱۴۰۱-۱۴۰۲-۱۴۰۳-۱۴۰۴-۱۴۰۵-۱۴۰۶-۱۴۰۷-۱۴۰۸-۱۴۰۹-۱۴۱۰-۱۴۱۱-۱۴۱۲-۱۴۱۳-۱۴۱۴-۱۴۱۵-۱۴۱۶-۱۴۱۷-۱۴۱۸-۱۴۱۹-۱۴۲۰-۱۴۲۱-۱۴۲۲-۱۴۲۳-۱۴۲۴-۱۴۲۵-۱۴۲۶-۱۴۲۷-۱۴۲۸-۱۴۲۹-۱۴۳۰-۱۴۳۱-۱۴۳۲-۱۴۳۳-۱۴۳۴-۱۴۳۵-۱۴۳۶-۱۴۳۷-۱۴۳۸-۱۴۳۹-۱۴۴۰-۱۴۴۱-۱۴۴۲-۱۴۴۳-۱۴۴۴-۱۴۴۵-۱۴۴۶-۱۴۴۷-۱۴۴۸-۱۴۴۹-۱۴۵۰-۱۴۵۱-۱۴۵۲-۱۴۵۳-۱۴۵۴-۱۴۵۵-۱۴۵۶-۱۴۵۷-۱۴۵۸-۱۴۵۹-۱۴۶۰-۱۴۶۱-۱۴۶۲-۱۴۶۳-۱۴۶۴-۱۴۶۵-۱۴۶۶-۱۴۶۷-۱۴۶۸-۱۴۶۹-۱۴۷۰-۱۴۷۱-۱۴۷۲-۱۴۷۳-۱۴۷۴-۱۴۷۵-۱۴۷۶-۱۴۷۷-۱۴۷۸-۱۴۷۹-۱۴۸۰-۱۴۸۱-۱۴۸۲-۱۴۸۳-۱۴۸۴-۱۴۸۵-۱۴۸۶-۱۴۸۷-۱۴۸۸-۱۴۸۹-۱۴۹۰-۱۴۹۱-۱۴۹۲-۱۴۹۳-۱۴۹۴-۱۴۹۵-۱۴۹۶-۱۴۹۷-۱۴۹۸-۱۴۹۹-۱۵۰۰-۱۵۰۱-۱۵۰۲-۱۵۰۳-۱۵۰۴-۱۵۰۵-۱۵۰۶-۱۵۰۷-۱۵۰۸-۱۵۰۹-۱۵۱۰-۱۵۱۱-۱۵۱۲-۱۵۱۳-۱۵۱۴-۱۵۱۵-۱۵۱۶-۱۵۱۷-۱۵۱۸-۱۵۱۹-۱۵۲۰-۱۵۲۱-۱۵۲۲-۱۵۲۳-۱۵۲۴-۱۵۲۵-۱۵۲۶-۱۵۲۷-۱۵۲۸-۱۵۲۹-۱۵۳۰-۱۵۳۱-۱۵۳۲-۱۵۳۳-۱۵۳۴-۱۵۳۵-۱۵۳۶-۱۵۳۷-۱۵۳۸-۱۵۳۹-۱۵۴۰-۱۵۴۱-۱۵۴۲-۱۵۴۳-۱۵۴۴-۱۵۴۵-۱۵۴۶-۱۵۴۷-۱۵۴۸-۱۵۴۹-۱۵۵۰-۱۵۵۱-۱۵۵۲-۱۵۵۳-۱۵۵۴-۱۵۵۵-۱۵۵۶-۱۵۵۷-۱۵۵۸-۱۵۵۹-۱۵۶۰-۱۵۶۱-۱۵۶۲-۱۵۶۳-۱۵۶۴-۱۵۶۵-۱۵۶۶-۱۵۶۷-۱۵۶۸-۱۵۶۹-۱۵۷۰-۱۵۷۱-۱۵۷۲-۱۵۷۳-۱۵۷۴-۱۵۷۵-۱۵۷۶-۱۵۷۷-۱۵۷۸-۱۵۷۹-۱۵۸۰-۱۵۸۱-۱۵۸۲-۱۵۸۳-۱۵۸۴-۱۵۸۵-۱۵۸۶-۱۵۸۷-۱۵۸۸-۱۵۸۹-۱۵۹۰-۱۵۹۱-۱۵۹۲-۱۵۹۳-۱۵۹۴-۱۵۹۵-۱۵۹۶-۱۵۹۷-۱۵۹

اور مجلس کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے<sup>(۱)</sup>، چنانچہ بن عدلان نے اس کے حامل ہونے کا فتویٰ دیا ہے، اور شیخ عزالدین ابن عبدالسلام سے اس کے حرام ہونے کا فتویٰ منقول ہے<sup>(۲)</sup>۔

اور مرنائی و متی کا جانوروں میں شمار نہیں ہے جو خشکی میں بھی رہتے ہیں اور پانی میں بھی، اس لئے کہ وہ ہمیشہ سمندر میں نہیں رہتے، اس سے وہ خشکی کے پردے میں لہجہ و دھن کے بغیر حامل نہیں ہوں گے جیسا کہ (نثر و نثر: ۴۱۱) میں آ رہا ہے۔

اور شافعیہ کے نزدیک پھلی کو زندہ کھل جانا اور نقصان دہ نہ ہونا مکروہ ہے۔ اسی طرح چھوٹی پھلی کا اس کے پیت میں جو کچھ ہے اس کے ساتھ کھا جانا مکروہ ہے، اور اس کے پیٹ کو چاک کئے بغیر ان کا تانہ و پکانہ جائز ہے، لیکن اگر پھلی زندہ ہو تو ایسا کرنا مکروہ ہے اور جو بھی شکل ہواس سے تیل یا پاک نہ ہوگا<sup>(۳)</sup>۔

۱۸- اور مرنائی جانور مثلاً پانی کا کتا، بچھو اور بٹار کے بارے میں حنا بلکہ کامسک یہ ہے کہ ذبح کے بغیر وہ حامل نہیں ہوتے ہیں، اور مینڈک کے ساتھ انہوں نے سانپ اور گھڑیاں کو بھی مستثنیٰ قرار دیا

ہے اور ان تینوں کو حرام کہا ہے۔ مینڈک کو تو اس لئے کہ اس کے قتل کرنے کی ممانعت ہے اور سانپ کو اس کے خبیث اور قاتل نفرت ہونے کی وجہ سے، اور گھڑیاں کو اس لئے کہ اس کے ماب ہوتے ہیں جن سے وہ بچاؤتا ہے، لیکن انہوں نے قرش (ایک قسم کی پھلی جس کو کلب و بخر کہتے ہیں پانی کے اندر جانوروں کو پھانتے تو رقی طرح کاٹ دیتی ہے) کا استثنا نہیں کیا ہے، لہذا وہ حامل ہے حالانکہ اس کے ایسے ماب ہیں جن سے وہ بچاؤتی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان فرق کی جیسا کہ یہ ہے قرش پھلی کی ایک قسم ہے جو صرف پانی میں رہتی ہے، مثلاً گھڑیاں کے، اور انہوں نے کہا ہے کہ بٹارے کے ذبح کی صورت یہ ہے کہ اس کے ساتھ یہ عمل کیا جائے جو اس کو مار ڈالے، اس طور پر کہ اس کے بدن میں کسی جگہ کاٹ دیا جائے<sup>(۱)</sup>۔

اور اگر پھلی زندہ پکڑی جائے تو جب تک وہ خواہ مخواہ مر جائے یا مار نہ دی جائے اس کا کھانا حامل نہیں جیسا کہ مسند ورنہ بد کہتے ہیں اور اسے زندہ پکانا مکروہ ہے، اس لئے کہ یہ بلا ضرورت تکلیف دیتا ہے، چونکہ وہ جلد مر جاتی ہے، لہذا اس کی موت کا انتظار کرنا ممکن ہے<sup>(۲)</sup>۔

۱۹- سمندری جانوروں کے بارے میں دوسرے مذاہب بھی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ پھلی کے علاوہ دیگر بحری جانوروں کا کھانا اس وقت جائز ہے جبکہ اس کو ذبح کیا جائے، لیث بن سعد بھی ایسا ہی کہتے ہیں، لیکن ان کے نزدیک پانی کا آدمی

(۱) صریح لے کہا کہ مجلس ایک قسم کی سیپ اور مملوین (ایک قسم کا آبی جانور جو سیپ میں ہوتا ہے) ہے لوگوں نے اس کے بارے میں جو کچھ کہا ہے ان سب سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ چھوٹی سیپ ہے جسے مصر میں ”ام الخلول“ کہا جاتا ہے۔ (۲) غالباً حرام ہونے کا فتویٰ دینا اس قول پر مبنی ہے کہ مجلس ہی ٹیکڑے کی اصل ہے تو جب ٹیکڑا حرام ہے تو اس کی اصل بھی حرام ہوگی اور حامل ہونے کا فتویٰ دینا اس بات پر مبنی ہے کہ مجلس اور ٹیکڑا بذات خود ایک انگ ہیں یا اس پر مبنی ہے کہ جو ٹیکڑا سمندر میں رہتا ہے وہ حامل ہے اگرچہ اس کا خشکی میں رہنا ممکن ہو جیسا کہ نووی نے ”المجموع“ میں اسی کو صحیح قرار دیا ہے (دیکھئے حیاۃ الخیول ص ۳۹۱) تحت الحجاج بن جریج حلیہ الشروانی (۱۷۵/۸)۔

(۳) نہیہ الحجاج ص ۸۸، الشرح المکمل مع حلیہ البخیری ص ۴۰۲ تحت الحجاج مع حلیہ الشروانی ص ۸۸، ۱۱۳، ۱۷۵، اسکی مطالب ص ۵۵۳۔

(۱) المجموع و ابن قدامہ ص ۵۲۹، مطالب ص ۱۶۱، اسکی ص ۳۲۹۔

(۲) البدائع ص ۳۵۷-۳۵۸ حلیہ ابن ماجہ ص ۱۹۵، حلیہ علی الشرح المکمل ص ۳۳۳، حلیہ علی الشرح المکمل ص ۱۱۵، حلیہ علی الشرح المکمل ص ۹۳، نہیہ الحجاج ص ۸۸، ۱۲۲ تحت الحجاج مع حلیہ الشروانی ص ۸۸، ۱۷۵، حلیہ البخیری ص ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، مطالب ص ۱۶۱، اسکی ص ۳۲۸۔

اور خنزیر حال نہیں اور غیث شری سے اس سلسلہ میں ”وروستہ میں“  
 دل: یہ کہ خنزیر کے مذمبی طرح مچھلی کے علاوہ تمام جانور  
 حرام ہیں۔

دوم: یہ کہ روئے کے ذریعہ حال ہوتے ہیں حسیات کہ بنی بنی لیس کا  
 قول ہے (۱)۔

۲۰۔ جمہور فقہاء جنہوں نے ان تمام جانوروں کو حال قرار دیا ہے جو  
 پانی کے اندر رہتے ہیں، اور صرف پانی میں زندہ رہ سکتے ہیں ان کی  
 دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: ”وَمَا يَسْتَوِي الْبَحْرَانِ، هَذَا غُلْبٌ  
 لِمَوَاتٍ سَامِعٌ شَرَاهُ وَهَذَا مَلْعٌ أَجَاحٍ، وَمَنْ كُلُّ تَأْكُلُونَ  
 لَحْمًا طَرِيًّا“ (۲) (وروستہ میں دریا نہ بہتے ہیں، ایک تو شیریں پیاس  
 بجھانے والا ہے خوشگوار ہے، اور ایک شریک ہے۔) ”تم ایک سے  
 تازہ گوشت کھاتے ہو۔“

اور اللہ سبحانہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: ”أَحَلَّ لَكُمْ صَيْدَ الْبَحْرِ  
 وَطَعَامَهُ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِلْغَنَاقَةِ“ (۳) (تمہارے لئے دریا کا شکار  
 پکڑنا اور اس کا کھانا حال کیا گیا ہے۔ تمہارے اشغاف کے واسطے اور  
 مسافروں کے واسطے)۔

لوگ جس کو مچھلی کہتے ہیں یا اس کا کوئی دوسرا نام پانی کا انسان یا  
 خنزیر کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے اس میں کوئی فرق نہیں بیان یا ہے، تو یہ  
 نام رکھنا میں خنزیر اور انسان میں بنا سکتا۔

اس کے دلائل میں سے رسول اللہ ﷺ کا یہ قول بھی ہے کہ جب  
 آپ ﷺ سے سمندر کے پانی سے بھوکہ کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو

آپ ﷺ نے فرمایا: ”هُوَ الطَّهْرُ مَاؤُهُ، الْحَلْ مَيْتُهُ“ (۱) اس  
 کا پانی پاک ہے، ”پاک کرنے والا ہے، اور اس کا مردہ و ارحال ہے۔“  
 یہ ان تمام جانوروں کے حال ہونے کی دلیل ہے جو سمندر میں  
 رہتے ہیں۔ خود ان میں مردہ و حیات میں پڑ گیا ہو یا مردہ و حیات میں،  
 اور خود وہ حیات ہوں یا نہ ہوں۔

اور ان کا استدلال غیر جانوروں کی حدیث سے بھی ہے، وروستہ صحیح  
 حدیث ہے جس کی روایت مسلم نے ابو نعیم کی سے کی ہے، وہ  
 فرماتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ: ”قال: بعثنا  
 رسول الله ﷺ، و أمر علينا أبا عبيدة بن جراح (۲)  
 لقریش، وزودنا جراحاً من تمر لم يبعد لنا غيره، فكان  
 أبو عبيدة يعطينا تمر تمر، قال أبو الربيع، فقلت لجابر:  
 كيف كنتم تصنعون بها؟ قال معصها كما معص  
 الصبي، ثم يشرب عليها الماء، فتكفيها يومنا إلى الليل،  
 وكنا نصرب بعصينا الحبط (۳) ثم نبيد بالماء  
 وماكله، قال: وانطلقنا على ساحل البحر فرفع لنا كهيئة  
 الكتيب (۴) الصخري فأتيناها فإذا هو ذابة تدعى العبر، قال  
 أبو عبيدة: ميتة؟ ثم قال: لا، بل نحن رسل رسول الله،  
 وفي سبيل الله تعالى وقد اضطردتم، فكدوا، فأنقنا عليه  
 شهراً ونحن ثلاث مائة حتى سمنا، ولقد رأيتنا بغير

(۱) حدیث: ”هُوَ الطَّهْرُ مَاؤُهُ، الْحَلْ مَيْتُهُ“ کی روایت مالک (۳/۲۳ طبع  
 المجلد) نے کی ہے ورنہ بخاری وغیرہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے، (۲) جابرؓ  
 اور (۳) طبع المجلد (۴) کتبہ (۵)۔

(۲) غیر: صوف اپنے بوجھ کے ساتھ۔

(۳) الخبط: درخت کا پتہ جو لاشی و غیرہ سے جھاڑا جاتا ہے تو وہ منتشر ہو جاتا ہے  
 صوف اسے کھاتے ہیں۔

(۴) الکتيب: (تین قطرے والی ذرات کے ساتھ) رویت کا نذر۔

(۱) المدنی ۵/۵۵۵ المجلد ۵/۳۹۳

(۲) سورہ فاطر ۱۴

(۳) سورہ مائدہ ۹۶

من وقب عیہ<sup>(۱)</sup> بالقلال<sup>(۲)</sup> الدھر، وقطع عہ  
الدمو<sup>(۳)</sup> کائنور او کقدر الثور، فلقد آخذ منا ابو عبیدہ  
ثلاثة عشر رجلاً فاقسمهم فی وقب عیہ، وَاخذ صلعا من  
اصلاعه فاقامها ثم رحل اعظم بعیر معنا لمر تحتها<sup>(۴)</sup>،  
وتروودنا من لحمه وشانق<sup>(۵)</sup> فلما قلنا المذیبة فیما  
رسول اللہ ﷺ فدکونا له ذلک، فقال: هو رزق آخرجه  
اللہ تعالیٰ لکم، فهل معکم من لحمه شیء فطعمونا،  
فارسلنا الی رسول اللہ ﷺ منه فاکله<sup>(۶)</sup> (رسول  
اللہ ﷺ نے ہمیں بھیجا اور حضرت ابو عبیدہؓ کو ہمارا سپہ سالار بنایا کہ  
ہم قریش کے سب سے بڑے قافلہ کا سامنا کریں، اور آپ ﷺ نے  
کھجور کا ایک بور بطور زور دیا، اس کے سوا ہمارے لیے  
حضرت ابو عبیدہؓ کے پاس کچھ نہیں تھا، تو حضرت ابو عبیدہؓ نے ایک  
ایک کھجور پیتے تھے، ابو زبیر کہتے ہیں کہ میں نے حائضہ سے پوچھا کہ  
”پلوگ ایک ایک کھجور کو کیا کرتے تھے، تو انہوں نے فرمایا کہ ہم  
سے اس طرح چوست تھے جیسا کہ بچہ چوستا ہے، پھر اس کے پیچھے  
سے پانی پی پیتے تھے تو اس ۱۰ رات تک کے لیے وہ ہمیں کافی  
ہو جاتی تھی۔ اور ہم لوگ اپنی لاشیوں سے پتہ جماڑتے تھے، پھر

(۱) وقب انہیں: آگ کا گڑھ حلالہ کھوکھلی جگہ جس میں آگ بھونکتی ہے۔

(۲) قلالہ کی جمع ہے (کاف کے ضمہ ہوا کی تکرار کی ساتھ) اور وہ مسکے  
ہے۔

(۳) القدر (قاف کے کسرہ و ردل کے فتح کے ساتھ) قدر کی جمع ہے و وہ ہر چیز  
کے ٹکڑے کو کہتے ہیں۔

(۴) یعنی پہلو کے نیچے سے و رانہ طلع سوت ہے۔

(۵) وشانق و غریبہ کی جمع ہے و وہ گوشت کا وہ ٹکڑا ہے جسے لے کر تھوڑا جوش  
دیا جاتا ہے اور پکایا نہیں جاتا ہے و درغریب میں یجلایا جاتا ہے و ایک قول یہ  
ہے کہ وہ ٹکڑا کیا ہو گوشت ہے۔

(۶) حضرت جابرؓ کی حدیث ”بعثنا رسول اللہ ﷺ کی روایت سے مسلم  
۱۶۳۶ ۱۵۳۶ طبع المجلد ۱) نے کی ہے۔

اسے پانی سے تر لیتے تھے، رکھاتے تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم  
لوگ سمندر کے کنارے جاے تو غنیمتیں کی عمل کی ایک چیز ہمارے  
سامنے آتی تو ہم لوگ اس کے پاس آئے وہ ایک جانور تھا، جسے غبر  
(مچھلی) کہا جاتا ہے، حضرت ابو عبیدہؓ نے کہا کہ مردار ہے؟ پھر  
اس نے کہا: نہیں، بلکہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے فرستادہ ہیں،  
اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں ہیں اور تم لوگ حالت خطرہ میں ہو، اس  
لئے کہا: ”ہم لوگ ایک مادہ تک وہاں مقیم رہے، اور ہماری تعداد  
تین سو تھی، یہاں تک کہ ہم موٹے ہو گئے، اور ہم لوگ اس کی آنکھوں  
کے زخم سے چلو چلو تیل لے کر مشکوں میں رکھتے تھے، اور بیچ کی  
طرح یا خیر کے ٹکڑوں کی طرح ہم لوگ اس سے ٹکڑے کاٹتے تھے۔  
حضرت ابو عبیدہؓ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا اور ان کو اس کی آنکھ  
کے گڑھے میں بٹھایا، اور اس کی ایک پہلی لے کر اسے کھڑ کیا، پھر جو  
سب سے بڑا اڈھٹ ہمارے ساتھ تھا اسے گذار، تو وہ اس کے نیچے  
سے گذر آیا، ”ہم نے اس کے گوشت کے کچھ ٹکڑے ہل کر توشہ  
کے طور پر اپنے ساتھ رکھ لئے، پس جب ہم مدینہ آئے تو  
رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے، اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا تو  
آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ایک رزق تھا جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے  
لئے نکالا تھا، تو آیا تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت ہے کہ تم ہمیں  
کھاؤ؟ چنانچہ ہم نے اس میں سے کچھ رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیج  
دیا تو آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا۔

اس حدیث سے یہ حضرات چار امور پر استدلال کرتے ہیں:

(۱) اس بات پر کہ مچھلی کے علاوہ بحری جانور کا حالت خطرہ  
اختیار انہوں میں کھانا حلال ہے۔

(۲) اس بات پر کہ ان میں ذبح کی ضرورت نہیں ہے۔

(۳) اس بات پر کہ حلالی مچھلی حلال ہے، اس لئے کہ یہ معلوم

نہیں کہ وہ غیر اپنی طبعی موت سے متاثر یا کسی سبب حادثہ سے۔

(چہارم) اس بات پر کہ بخوبی اور بہت پرست اور مچھلی کا شکار کرے تو اس کا کوئی اثر نہ ہوگا، اس لئے کہ جب اس کا مردار حلال ہے تو بخوبی بہت پرست اور مسلمان سب کا شکار ہر امر ہے۔

اس کے ساتھ سڑی ہوئی مچھلی اگر مچھوٹی ہو تو چاروں مذاہب میں پاک ہوگی، اس لئے کہ اس کے پیٹ میں جو کچھ ہے وہ معاف ہے، کیونکہ اس میں جو کچھ ہے اسے صاف کرنا مشکل ہے۔ اور اگر مری ہو تو حقیقہً ہر مذہب اور مالدیہ میں سے ابن عربی اور ابن کثیر کے نزدیک پاک ہے۔ شامعیہ اور جمہور مالدیہ کا اس میں اختلاف ہے اور جب اس کو پاک تر ردیہ جائے تو اس کے پھٹ جانے اور مردار ہونے کے بعد اس کے کھانے میں شرعی اس کے ضد اور عدم ضد کے سلسلہ میں طبری نے (میزان تحقیق) کی پیروی کی ہے۔ اگرچہ انہیں کہیں کہ یہ مصر ہے تو شرعی اس کا کھانا سخت کے لئے مضر ہوئے کی وجہ سے ممنوع ہوگا، مرنے میں (ک)۔

برکی جانور: ان میں سے کون حلال اور کون حرام ہے:

۲۱۔ سب سے زیادہ جانور سے مقصود وہ جو پائے اور پرندے ہیں جو خشکی میں رہتے ہیں اور ان کے اقسام، خصوصیات اور ان سے متعلقہ شرعی احکام کے اعتبار سے ان کی تیرہ قسمیں ہیں:

پہلی قسم: موشی جانور:

۲۲۔ نعام (ہمزہ کے زیر کے ساتھ) نعم (پلے دونوں حرف کے زیر کے ساتھ) کی جمع ہے، اس نام میں تین قسم کے جانور داخل ہیں:

(۱) ابن عربی علی منہج العرب ۳۰۳-۳۰۴ اور ابن کثیر علی التاج ۹۳۸-۹۳۹، شرح ابن کثیر علی التاج ۲۲۸ اور ابن کثیر علی التاج ۲۲۸ اور مطالب ولی اللہ ۳۳۳ میں ہے۔

ابن کثیر علی التاج ۳۰۳-۳۰۴ اور ابن کثیر علی التاج ۹۳۸-۹۳۹، شرح ابن کثیر علی التاج ۲۲۸ اور ابن کثیر علی التاج ۲۲۸ اور مطالب ولی اللہ ۳۳۳ میں ہے۔

ان تمام جانوروں کو "انعام" کہا جاتا ہے، اس میں اہل لغت کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے (۲)۔

دوسری قسم: خرگوش:

۲۳۔ جمہور کے نزدیک خرگوش کا کھانا حلال ہے اور حضرت انس سے صحیح روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ: "انھما (۳) ارنبا فسعی القوم فلعبوا، فاختلتها وجنت بها ابا طمحة، فذبحها وبعث بورکھا، او قال: بھجھا، ارنبا النبی ﷺ فقبلہ" (۵) (ہم نے ایک خرگوش کو بھڑکایا تو لوگ اس

(۱) سورہ نمل ۵۔

(۲) سورہ بقرہ ۹۷۔

(۳) البدیع ۳۵۵-۳۶۰، الحدادی علی التاج ۵۰۴، نہج التاج ۳۲۸، مطالب ولی اللہ ۳۲۸۔

(۴) لفظ الارباب، کے معنی ہیں خرگوش بھڑکا جیسا کہ القاسمی میں ہے اور الفجھا کے معنی ہیں بھڑکانا۔

(۵) حضرت انس کی حدیث "انھما ارنبا،" کی روایت بخاری (صحیح ابن کثیر ۶۱۱، طبع انتقد) اور مسلم (۳۷۷، طبع مکتبہ) نے کی ہے۔



### تیسری قسم: درندے:

۲۴- پھاڑ کھانے والے جانوروں سے مراد ہر وہ چوپایہ ہے جس کا ایسا ماب ہو جس سے وہ پھاڑتا ہو، خواہ وہ پاتا ہو، جیسے پاتا تو ہر بلی، یا بڈٹی ہو جیسے شیر، بھیہ یا کدو، چیتا، تیندو، لہڑی، جنگلی بلی، تاج (بڑے سے بڑا ایک جانور)، غنک (لہڑی سے چھوٹا ایک جانور)، سمرا (نولا کے مشابہ اور اس سے بڑا ایک جانور)، دلق (بلی سے چھوٹا ایک جانور)، بھالو، بندر، گیدڑ اور ہاتھی، ان کا حکم یہ ہے کہ خفیہ، شافعیہ اور متاבלہ کے ہر ایک اور مالک کے بھی ایک قول یہی ہے کہ ان میں سے کوئی حامل نہیں ہے، لیکن امام ابو یوسف و امام محمد کوہ اور لہڑی کے حامل ہونے کے قائل ہیں<sup>(۱)</sup>۔

۲۵- جمہور نے اس قسم کے تمام جانوروں کے حرام ہونے یا مکروہ تحریمی ہونے پر (۱۰ تا ۱۵ سے قطع نظر) حضرات ابو ہریرہؓ کی اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اکل کل ذی ناب من السباع حرام“<sup>(۲)</sup> (ہر ذی ناب درندے کا کھانا حرام ہے)۔

اور ان میں سے جن حضرات نے کوہ کو مستثنیٰ کیا ہے، ان کا استدلال ان بہت سی احادیث سے ہے جو بعض صحابہ سے مروی ہیں، ان میں سے ایک وہ روایت ہے جو ابن ابی عمار سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: ”سألت جابر بن عبد اللہ عن الصبیح أأكلها؟ قال: نعم، قلت: أصيد هي؟ قال: نعم، قلت: أسمع ذلك من نبي الله؟ قال: نعم“<sup>(۳)</sup> (میں نے

(۱) البدیع ۵/۲۵۹ حاشیہ من ملوین ۱۵/۱۹۳۔

(۲) حدیث ۴۳۴۱ کل ذی ناب من السباع حرام کی روایت، ایک (۲۹۱/۲ طبع اعلیٰ) اور مسلم (۳/۱۵۳۳ طبع اعلیٰ) نے کی ہے، دونوں کے الفاظ قریب قریب ہیں۔

(۳) کوہ کے سلسلہ میں حضرت جابرؓ کی حدیث کی روایت ترمذی (۳/۲۵۳ طبع

کے پیچھے) وڑے، دھک گئے، میں نے اسے پکڑ لیا، حضرت ابو طلحہؓ کے پاس لے کر آیا تو انہوں نے اسے دیکھ لیا اور اس کی سرین یا انہوں نے اس پر کوئی عیب نہ دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے قبول فرمایا۔

محمد بن صفوان (یہ صفوان بن محمد) سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: ”حدثت اربین فلبھما بمروۃ“<sup>(۱)</sup> فسألت رسول اللہ ﷺ فامرني باكلھما“<sup>(۲)</sup> (میں نے دو بھڑکھٹوں کا شمار کیا اور انہیں سفید تیز چمندر پتھر سے دیکھ لیا پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے مجھے ان کے کھانے کا حکم دیا)۔

پھر یہ کہ وہ پسندیدہ جانوروں میں سے ہے، اور اس کے ماب نہیں ہوتے جن سے وہ پھاڑے اور اس کے حرام ہونے کے سلسلہ میں کوئی نص و روایت نہیں ہے، پس ان علامات سے اس کا حامل ہونا ثابت ہوتا ہے، جیسا کہ حرام قسموں کے بیان میں آئے گا۔

۱۔ سعد بن ابی وقاصؓ نے اسے کھایا ہے اور ابو سعید خدریؓ، عطاء، ابن المسیب، ابیث، جابر اور ابن المنذر نے اس کے بارے میں رخصت ہی ہے<sup>(۳)</sup>۔

(۱) مروۃ مروک واحد ہے یہ سفید باریک و درجہ یک درجہ جس سے آگ نکلتی ہے (دیکھئے انجم الوسیط) اور کبھی اس میں چھری کی طرح کاٹنے کے وقت دھار ہوتی ہے۔

(۲) محمد بن صفوان کی حدیث سے محدث لوایس فلبھما بمروۃ.. کی روایت ابو داؤد (۲۳۹/۳ طبع مکتبہ حیدر عباس) اور ابن ماجہ (۱۰۸۰/۲ طبع اعلیٰ) نے کی ہے اور بخاری نے اسے صحیح قرار دیا ہے جیسا کہ نصب الترابیہ (۲۰۱/۳ طبع مکتبہ اعلیٰ) میں ہے۔

(۳) البدیع ۵/۲۵۹ شرح البیہر للدرر ۱/۳۲۲، نہایت الحجاج ۱۸/۱۲۳، شرح الکبیر ابن قدامہ کی انہی کے نیچے ۸۱/۱۱-۸۲/۱۱ اعلیٰ ابن حزم ۷/۳۴۶ لکھنؤ اخبار ۳۲۵/۳۔

حائل ہونے کا ہے<sup>(۱)</sup>۔

۲۸- کتابہ نے سابقہ مثالوں میں سے صرف دو کو حائل قرار دیا ہے اور انہوں نے کہا کہ لہڑی اور جنگلی بلی کے بارے میں ایک قول مباح ہونے کا ہے<sup>(۲)</sup>۔

۲۹- مالکیہ نے فقہ تعالیٰ کے دستِ مہلتوں سے تدریجاً یہ ہے: "قُلْ لَا أَحَدٌ فِيمَا أَوْحَى إِلَيَّ مَحْرُومًا عَنِ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ"۔<sup>(۳)</sup> (آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی مجھ پر آئے ہیں ان میں تو میں کوئی حرام نہ پاتا ہوں کسی کھانے والے کے سے جو اس کو کھائے)۔

ہونکہ درندوں کا گوشت اس آیت میں داخل نہیں ہے، لہذا وہ حائل ہوگا، اور ہر ذی ماب جانور کے کھانے کے سلسلہ میں جو ممانعت وارد ہے، اس سے مراد مکروہ ہونا ہے<sup>(۴)</sup>۔

چوتھی قسم: ہر وہ جنگلی جانور جس کے نہ تو پھاڑنے وال ماب نہ ہوں اور نہ وہ کھڑے مکوڑوں میں سے ہے<sup>(۵)</sup>؛

۳۰- جیسے کہ بارہ سٹما، نیل گائے، جنگلی گدھے اور جنگلی مہ، اس قسم کے جانور باجماع امت حائل ہیں، اس لئے کہ وہ طہیات میں سے ہیں۔

لہٰذا مالکیہ کہتے ہیں کہ جنگلی گدھے کو اگر مانوس کر لیا جائے تو اس

(۱) خلیفۃ المسیحؒ ۱۲۳-۱۲۲۔

(۲) المجمع ۵۲۵، ۵۲۸۔

(۳) سورۃ احکام ۱۳۵۔

(۴) المجمع ۳۱۱۔

(۵) اور اگر اس کتاب میں جن سے پھاڑنا ہو تو وہ پھیر کی قسم میں ہے جس کا وہ پر مذکورہ آیا اور جو جمہور کے نزدیک حرام ہے (دیکھئے فقرہ نمبر ۲۳) اور اگر اسے حشرات میں شمار کیا جائے تو وہ گیارہویں قسم میں سے ہے جس کا علم آگے آ رہا ہے (دیکھئے فقرہ نمبر ۵۱)۔

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے کہ وہ کے بارے میں پوچھا کہ کیا میں اسے کھاؤں؟ تو انہوں نے کہا: ہاں، میں نے پوچھا کیا وہ شکار ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں، میں نے پوچھا کیا آپ نے یہ بات نبی ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

حضرت ابن عمرؓ کے مولیٰ مافع کی حدیث بھی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ: "أحبر رجل ابن عمر أن سعد بن أبي وقاص يأكل الصبغ، قال مافع، فلم يسكر ابن عمر ذلك" (ایک شخص نے حضرت ابن عمرؓ کو بتایا کہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو کھاتے ہیں، مافع فرماتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے اس پر کبھی نہیں فرمایا)۔

۲۶- مالکیہ کا مشہور قول یہ ہے کہ: "مدد جانوروں کا کھانا مکروہ و تنزیہی ہے، خواہ وہ پتہ ہو، جیسے کہ بلی اور کتا، یا وحشی ہوں جیسے کہ بھیڑ یا اور شیر۔"

بندر اور سناس کے بارے میں مالکیہ کا ایک قول ہے کہ یہ دونوں مباح ہیں اور یہ ان کے مشہور قول کے خلاف ہے، لیکن صاحب "التوضیح" سے صحیح تر رہا ہے<sup>(۱)</sup>۔

۲۷- لیکن شافعیہ نے بعض مثالوں کو نہ مکرر کیا ہے، مباح قرار دیا ہے، گوہر لہڑی کے منافیہ کے ساتھ مثلاً: خناب، مہک اور سمہ، ان کی دلیل یہ ہے کہ ان کے ماب مکروہ ہوتے ہیں۔

ورنہوں نے جنگلی اور پالتو بلی، گیدڑ، بکس (چھوٹی چھوٹی بکریاں) اور مہی، م کا بلی کے برابریک جانور جو سانپ اور چوہے وغیرہ کا شکار کرتا ہے، مردق کے بارے میں فرمایا کہ: "مدیج قول کی رو سے حرام میں، اور خیر کی ان پانچوں کے بارے میں ایک قول ان کے یہاں

(۱) لکھنؤ (اور ابن ماجہ ۱۰۷۸ طبع لکھنؤ) نے کی ہے اور بخاری نے اس کو صحیح قرار دیا ہے جیسا کہ لکھنؤ میں ہے (۱۵۲ طبع دارالاحسان)۔  
(۲) لکھنؤ (اور ابن ماجہ ۱۰۷۸ طبع لکھنؤ) نے کی ہے اور بخاری نے اس کو صحیح قرار دیا ہے جیسا کہ لکھنؤ میں ہے (۱۵۲ طبع دارالاحسان)۔

معلوم ہے کہ اہل عرب کے رد ایک صرف اس پرندے کو ذی حلقہ (چنگل و لا) کہا جاتا ہے جو صرف اپنے چنگل سے شکار کرے۔ لیکن مرغ، دیریا، بوتر اور وقتہ پرندے جو اپنے چنگل سے شکار نہیں کرتے، لغت میں انہیں ذی حلقہ نہیں کہا جاتا ہے (۱)، اس سے کہ ان کا چنگل پکڑنے اور کھودنے کے لئے ہوتا ہے، شکار کرنے اور پھانسنے کے لئے نہیں ہوتا ہے۔

اور مالکیہ نے اس حصر سے استدلال کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے: "قُلْ لَا أُعْبِدُ قَبْلَ مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مَعْبُودًا غَلِي طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِمَّنْهُ أَوْ ذَمًّا مُسْتَوْحَا أَوْ لَحْمَ حَيَوْنٍ فَإِنَّهُ رَجَسٌ أَوْ لَحْمًا مِنْ غَيْرِ اللَّهِ بِهِ" (۲) (آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام پر ہریدہ وحی میرے پاس آئے ہیں ان میں تو میں کوئی حرام غذا اپانا نہیں کسی کھانے والے کے لئے جو اس کو کھائے مگر یہ کہ وہ مردہ ہو یا یہ کہ بتا خون ہو یا فخریر کا گوشت ہو، یہ نیکہ، بالکل مایاک ہے، یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے نام زد کر دیا گیا ہو)۔

چھٹی قسم: وہ پرندہ جو عام طور پر صرف مردار کھاتا ہے: ۳۳- حنیہ، ثانیہ اور حنابلہ کا بڑے سیاہ کوئے اور اقلع کوئے کے حرام ہونے پر اتفاق ہے، مگر حنیہ نے اس کو عمرہ و تحریمی سے تعبیر کیا ہے، اور مقصد ایک ہے، "وہ مردار کا کھانے کو ممنوع قرار دینا ہے اور یہ معلوم ہے کہ ممانعت کی دلیل قطعی نہیں ہے، اور جو ایسا ہو سے تحریم سے اور راست تحریمی سے تعبیر کرنا صحیح ہے، اور یہ دونوں ہی قسم کے کوئے عام طور پر صرف مردار کھاتے ہیں، اس سے یہ دونوں سیم

کا حکم پاتا گدھے جیسے ہوجانے گا اور پاتا کا حکم آگے آ رہا ہے، (دیکھیے: فقرہ نمبر: ۴۶)، پھر "وہ مردار و وحشی ہوجانے کا" وارو مباح ہوجانے کا جیسا کہ پٹے تھی (۱)۔

پانچویں قسم: ہر پرندہ جسے شکار کرنے والا چنگل ہو: ۳۱- جیسے کہ باز باشق (یک شکاری پرندہ) فقرہ ثانیہ، ذیل اور عقاب، اور یہ قسم (مثالوں سے قطع نظر) حنیہ کے، ایک عمرہ و تحریمی ہے، اور باقی مذہب میں حرام ہے (۲) اسے مالکیہ کے کہ ان کا مشہور قول یہ ہے کہ یہ تمام پرندے حال میں خود مردار (نجاست کھانے والے) ہوں (۳) اور ان کی ایک جماعت سے مروی ہے کہ ان کا کھانا حرام نہیں، اور مازری کا میاں اس طرف ہے کہ ممانعت کو عمرہ و تحریمی پر محمول کیا جائے گا (۴)۔

۳۲- اس قسم کے حراموں کے حرام یا عمرہ و تحریمی ہونے کی ایک دلیل حضرت ابن عباسؓ کی یہ حدیث ہے کہ: "مَنْ أَمْسَلَ مِنَ السَّبَاعِ وَهِيَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْضٍ مِنَ الطَّيْرِ" (۵) (رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا ہے) "وہ مردار اور ہر چنگل والے پرندے کے کھانے سے منع فرمایا ہے" (۱) اور مردار و چنگل ہے جس سے وہ شکار کرتا ہے، اس لئے کہ یہ

(۱) انہوں نے قسم میں آنے والے مراجع کو دیکھئے: الخلیل (فقرہ نمبر: ۳۲ حاشیہ)۔ (۲) البدیع ۵/۳۹، بہیۃ النہج ۸/۳۳، المفتح ۳/۵۲، اقلی ۷/۳۰۳، بحر اللہ فار ۳/۳۲۹۔

(۳) جلالہ جلد سے ماخوذ ہے (جس کے جنم میں جنوں حرکتیں آتی ہیں بعد از ان کو تشدید ہے) اور یہ چنگل اور جانور کی بید و عمرہ ہے لہذا اس جانور کا نام جلالہ رکھا گیا جو پانچ و عمرہ چنگل کی شیش کھاتا ہو جیسا کہ فقہاء میں ہے۔

(۴) مردہ کی وکون ۳/۳۹۔

(۵) حضرت ابن عباسؓ کی حدیث سے بھی رسول اللہ ﷺ عن اکْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ، "کی روایت مسلم (۳/۵۳۲ طبع کتب) نے کی ہے۔

(۱) اقلی ۳/۵۰۵۔

(۲) سورۃ احکام ۱۲۵۔

طبع لوگوں کے نزدیک خبیث اور ناپاک سمجھے جاتے ہیں، اور اس قسم میں گندہ غل ہے، اس لئے کہ وہ مہوارہ فیروہ کے ہشت کے طاووس کچھ نہیں کھاتا اگرچہ وہ وہی مطلب شکاری نہیں ہے (۱)۔

۳۴- ہیئتہ والا کو حال ہے اور ہیئتہ میں:

ہل : رٹ یہ چھوٹا سید کو ہے، کبھی اس کے چونچ اور ہاتھوں پر وہ رنگ مٹ جاتا ہے۔

وہم: چھوٹا پہاڑی کو، یہ وہ چھوٹا کو ہے جس کا رنگ راکھ کے رنگ کی طرح ہوتا ہے یہ وہوں ہیئت اور نہ کھاتے ہیں، اور مردار نہیں کھاتے، مٹا فعیہ، ورنہ بلکہ بھی نہیں حال رہا ہے (۴)۔

۳۵- متعلق جو جس مت میں کبوتر کی طرح کا کوا ہے، اس کی مہم بسی ہوتی ہے، اس میں سفیدی اور سیاہی ہوتی ہے، یہ جمہور کے نزدیک حرام ہے، اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک حلال ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے، مہمب کے نزدیک ریاء و تشیع قول کی راہ سے حلال ہے، اس لئے کہ وہ مردار اور دانہ دونوں کھاتا ہے، لہذا ادو خبیث و ریا پاک نہ ہوگا۔

۳۶- حنفیہ کے نزدیک اماموں کا اعتبار نہیں ہے اور نہ ہی اسے چھوٹے ہونے کا وزن رکھوں گا، بلکہ اس کی نذر کی نوعیت کا اعتبار ہے۔ لہذا جو عام طور پر صرف مرد وار کھاتا ہے، وہ مکملہ تحریمی ہے اور جو مرد اور عورت دونوں کھاتا ہے وہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک حلال ہے، امام ابو یوسف کا قول اس کے خلاف ہے، اور جو مرد اور عورت دونوں کھاتا وہ بالاتفاق حلال ہے، یہ حنفیہ کا مذہب ہے (۳)۔

( ) ہمیں شہر کی پردہ کے چوٹی کو مفسر کہتے ہیں یہ غیر شہر کی پردہ کی چوٹی  
(منقار) کے مشابہ ہے اور پھل انسان کے ماخن کے مشابہ ہے (المصباح)  
غالب و سر، حیاۃ النعمان المومنی ۲/۱۰ طبع برلاقی۔

(۲)  $\frac{1}{2} \frac{d}{dt} \left( \frac{1}{2} \frac{d^2}{dt^2} \right) = \frac{1}{2} \frac{d^3}{dt^3}$

(۳) طبع ۱۳۵۰ هـ حاشیه ابن ماجه بن علی الدرداختار ۱۳۵۳ هـ

۷۳- مالکیہ نے مشہور قول کی رو سے تمام کوہں کو بغیر کراہت کے مباح قرار دیا ہے۔ اور ان کی ایک جماعت سے منقول ہے کہ مرد و کما نے وہ کو احال نہیں ہے (۱)۔

۳۸- جو حضرات کوہں کے حرام ہونے یا ہں کے مکروہ تحریمی ہونے کے قائل ہیں، (سوائے ان کے جنہیں مستثنیٰ کیا گیا ہے) ان کی دلیل حضرت عائشہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”خمیس فواسق تقتل فی الحل والحرم، الحیة والغراب  
الابقع، والعذرة، والکلب العقور، والحدیثا“ (۲) (پہنچ  
نہ رہے اور نہ ہی جاؤ رہیں جنہیں حل میں بھی قتل کیا جائے گا اور حرم  
میں بھی: سانپ، پتیلہ کو، چوہا کاٹ کدے، الاکٹا اور قیل)۔ ہر  
حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”حمس عن الدواب كلهم فاسق، يقتل في الحرم“  
العرب والحداد والعقرب والعمارة والكذب العقور“ (۳)  
(پانچ جانور میں بوسہ کے سب مہوی ہیں، کسی حرم میں قتل یا  
جاے گا: کوہ، ذیل، پتھر، پنہ، لہ اور کاٹ کھانے والا کتا)۔ اور حضرت

ابن عمرؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”خمس من الغلاب ليس على المحرم في قتلهم جناح“ الغراب والحدأة والمأرة والعقرب والكنب العقور“ (۳) (پانچ

(۱) الشرح الكبير مع مذهب الرافعي ۱۱۹۲، منهاج ۱۸۲۳، المجموع ۵۲۷.

(۲) الحُمْدُ (حاء کے ضمیر بولیا ہوئی تشدید کے ساتھ) حمد اُن کی تفسیر ہے، جو عبادہ کے وزن پر ہے اور یہ شکر کی پندوں میں سے ہے (اور عام لوگ سے الحمد کہتے ہیں) اور اس کی جمع حمداء ہے جیسے کہ عذاب اور حمداء جیسے کہ کسا، اور فواتی سے مراد یہاں موذی ہے۔

(۳) حضرت مائتقی مدظلہ "عین من النواہب کتبہ فی سبیلہ" کی روایت بخاری (فتح الباری ۴/۳۳۲ اور مسلم ۳/۹۵) میں ہے۔

(۳) حضرت ابن عمرؓ کی حدیث: "عجمی من اللواتی لیس عنہن یحرم فیہن القتلوس جناح" کی روایت مسلم (۸۵۸/۳ طبع ۱۳۸۱ھ) نے کی ہے۔

جانور وہ ہیں جنہیں قتل کرے میں حرم پر کوئی حنا نہیں ہے: کوہ ذیل،  
چوہا، بچھو، نکات کھائے، والا۔

پس سفید و سیاہ رنگ کا پتکیر کو، جس کا حدیث میں ذکر ہے اس  
کے قتل کو جائز تر روایا گیا ہے۔ اسی طرح وہ تمام کوئے جو دوسری  
حدیث میں مرہی لفظ ”تراب“ میں داخل ہیں۔

اور جس کا قتل مباح ہے اس میں دغ نہیں ہے اس لئے کہ قتل  
جب بولا جاتا ہے تو اس سے مراد روح کا قتل رہتا ہے خواہ جس  
طریقے سے بھی انسان سے مارے، تو اگر وہ روح سے محال ہو جاتا تو  
اس کے بغیر اس کی روح کو کائنات کو ضائع کرنا ہوتا اور نبی ﷺ  
نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اور ابن ابی شیبہ نے حضرت عروہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے  
فرمایا: ”من ہاکل الغراب وقد سناہ رسول اللہ ﷺ  
فاسقاً“ (کوئے کو کون کھائے گا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا  
نام ناسق (یعنی موذی) رکھا ہے)۔ اور عبد الرزاق نے زہری سے  
قول کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: کچھ اہل علم نے ذیل امر کو کھائے کو  
مکروہ تر روایا ہے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ان  
مودی جانوروں میں شمار کیا ہے جو حرم میں قتل کئے جاتے ہیں۔

۳۹- اور مالکیہ کی دلیل یہ ہے کہ قتل کا مباح ہونا اس کی دلیل نہیں  
ہے کہ اس کا کھانا حرام ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”قل لا  
أُحِلُّ لَہُمْ اَوْحٰی اٰلٰہی مَحْرُومًا عَلٰی طَاعِمٍ“ (آپ کہہ دیجئے  
کہ جو کچھ حلال ہذا ربیعہ میں ہے اسے پاس آئے ہیں ان میں تو میں کوئی  
حرام غذا پاتا نہیں کسی کھائے، لے پر)۔

اور یہ معلوم ہے کہ اس حدیث میں کوئے کا ذکر نہیں ہے، لہذا اس کا  
کھانا مباح ہوگا۔

۴۰- اور جن حضرات نے کوئے کی بعض اقسام کی بابت کو مستثنیٰ

قرار دیا ہے، ان کی دلیل یہ ہے کہ جن احادیث میں کوئے کی صفت  
”شع“ (سفید و سیاہ رنگ) آئی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ کو  
اسی اس صفت سے متصف ہے جس سے اس کا حیثیت (ناپاکی) ثابت  
ہوتا ہے، اور دیکھا گیا ہے کہ وہ صفت یہ ہے کہ وہ عام حالات میں  
صرف مردار کھاتا ہے، لہذا مطلق احادیث کو اسی پر محمول کیا جائے گا،  
پھر واقع (سفید و سیاہ رنگ کے کوئے) کے ساتھ اس کو بھی لاحق کیا  
جائے گا جو اس کے مشابہ ہو اور وہ کوئے ہے، اور متعلق (کوئے کی  
مثل کا ایک پرندہ) کے سلسلہ میں فقہاء کا اثنایف ہے، اور یہ  
اثنایف اس بنا پر کہ ان کا تعلق نظر اس سلسلہ میں مختلف ہے کہ وہ  
کثرت سے مردار کھاتا ہے یا نہیں؟۔

ساتویں قسم: ہر وہ پرندہ جس میں بہنے والی خون ہو، اور  
شکار کرنے والا چنگل نہ ہو، اور اس کی اکثر خوراک مردار  
نہ ہو:

۴۱- جیسے کہ مرغی، بچ، مرغابی، پائے، مرغی، کبوتر، فادہ (۱)، گوریا،  
فصیح (چندر) (۲)، لکڑی (سار) (۳)، حطاف (باندل کے مانند

(۱) خواغت، قاضی کی جمع ہے یہ وہ کبوتر ہے جس کے گلے میں گھڑ ہوتا ہے اور  
اس کا پیام اس لئے دکھایا کہ اس کا رنگ فصاحت (قائد کے فقر و رفا کے  
مکون کے ساتھ) کے مشابہ ہوتا ہے اور فصاحت باندل کی روشنی ہے جو اس کے  
شروع شروع میں ظاہر ہونے کے وقت ہوتی ہے۔

(۲) الفصیح (قاف و واء کے فقر کے ساتھ) پکڑ و واء کروہن (بھورے رنگ اور  
لکڑی چمچ و واء ایک پرندہ جو رات کو گویں سنا) اس کا واحد فصیحہ (قاف و واء  
کے فقر کے ساتھ) ہے اور اس کا انفرادی تر و واء دونوں پر ہوتا ہے  
(القاسمی، حیاۃ الحیوان، تاریخ الطیر، المجلد ۱، ص ۱۰۷)۔

(۳) اللکڑی (کڑی کے وزن پر ایک پرندہ ہے جو مرغابی کے مشابہ ہوتا ہے اس  
کی دم کٹی ہوتی ہے، خاک کی رنگ کا ہوتا ہے اس کے رخسار میں سیاہ عددیں ہوتی

ایک پرندہ<sup>(۱)</sup>، اور دہی<sup>(۲)</sup>، صلیصل<sup>(۳)</sup> (قاخت)<sup>(۴)</sup> لقلق<sup>(۵)</sup> (سارس) قسم کا ایک پرندہ<sup>(۶)</sup> (لحام) مرغابی کی ایک قسم جو سرخ رنگ، لمبی گردن، ریڑھی چونچ، لی ہوتی ہے<sup>(۷)</sup> (۵) مدد، تارا (ایک پرندہ کا نام) اور چکاؤڑ۔

حنفیہ کے نزدیک ان سب کا کھانا جائز ہے<sup>(۸)</sup>۔

۴۲- مالکیہ نے کہا کہ چکاؤڑ کے علاوہ اس قسم کے تمام حادہ رخوا، نجس کھانے والے ہوں مشہور قول کی رو سے مباح ہیں، اور چکاؤڑ مکروہ ہے۔ اور ایک قول کی رو سے ہدہ اور ٹوڑا مکروہ ہے، اس لئے کہ ابو داؤد نے حضرت ابن عباسؓ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کی ہے: "انہ منہ" بھی عن قتیل اربع من الدواب: السملة،

= ہیں، اس میں گوشت کم ہوتا ہے بڑی سخت ہوتی ہے وہ کھل پانی میں پتلہ لیتا ہے اس کی جگہ کھو اٹھی (پہلے حرب کے تڑا ہوا طرف کی تشبیہ کے ساتھ) آتی ہے۔

(۱) الخطاف (خاء کے ضمہ اور طاء کی تشبیہ کے ساتھ) ایک کالا پرندہ ہے جسے روبر الہند کہا جاتا ہے۔

(۲) دہی (کک کے وزن پر) ایک سیاہی مائل پرندہ ہے۔

(۳) الصلیصل (دونوں ماد کے ضمہ کے ساتھ) ایک چھٹا پرندہ ہے جسے غم کے لوگ غافدہ کہتے ہیں جو کبوتر کی طرح آواز دیتا ہے۔

(۴) القلق (سارس، دونوں لام کے تڑا کے ساتھ) اسے لقلق بھی کہا جاتا ہے (۲) طرفی حرب سے قتل الف کا اضافہ کر کے) ایک لمبی پرندہ ہے جو مرغابی کی طرح لمبی گردن والا ہوتا ہے اور اہل عراق کے نزدیک اس کی قیمت ہفتہ بیج ہے اور وہ سادہ کھانا ہے اور ذکاوت و ہمت میں مشہور ہے۔

(۵) اللحام (لام کے ساتھ) علامہ ابن عابدین ثانی کے نسخہ میں اسی طرح ہے لیکن لسان العرب وغیرہ میں ہمیں یہ تصانیف ملے شاید کہ یہ اللحام (نون کے ضمہ اور حاء کی خفیف کے ساتھ) کی تحریف ہے یہ ایک سرخ پرندہ ہے جو مرغاب کی شکل و حالت کا ہوتا ہے اور قاضی میں اس کو "سری آوی" کہا جاتا ہے یہ کبے کبے بھی اڑتا ہے اور جوڑا جوڑا بھی۔ اس کا واحد لحماء ہے۔

(۶) رباب کی بحث (فقرہ نمبر ۲۳۵) میں مذکور مراجعہ حاشیہ ابن عابدین

والحله، والہلحد، والصرد<sup>(۱)</sup> (بن علیؓ نے چار جانوروں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے: چیتو، شہد، مٹی، مدد و ربار)۔

۱۰ خطاف کے بارے میں بھی یکتوں راست کا ہے، اور بعض حضرات نے اس میں کراہت کو اس کے ساتھ خاص کیا ہے جو گھروں میں گھونسا بناتا ہے، اس شخص کے اترام کی خاطر جس کے پاس وہ گھونسا بناتا ہے<sup>(۲)</sup>۔

۴۳- ثانیہ اور حنابلہ کا اس نوع کے سلسلہ میں اہل تفسیر پر اتفاق ہے، چنانچہ انہوں نے ذکر کیا ہے کہ شارع نے جن کے قتل کرنے کا حکم دیا ہے اور جن کے قتل کرنے سے منع کیا، اور جو فیث اور پاک ہیں وہ حرام ہیں، اور جو ایستہ ہوں وہ حلال ہیں، لیکن تفسیق میں ان کا اختلاف ہے:

یہ گدھ، چکاؤڑ، سارس، خطاف، بانیل ثانیہ و ربابہ کے نزدیک حرام ہیں۔

بعث<sup>(۳)</sup> ثانیہ کے نزدیک حرام ہے۔

طوطا اور سور مشافعیہ کے نزدیک حرام ہیں، اس سے کہ ان دونوں کی خوراک سا پاک ہے، ربابہ کے نزدیک حلال ہیں۔

(۱) حضرت ابن عباسؓ کی حدیث: "لھی منہ" عن قتیل اربع من الدواب " کی روایت ابو داؤد (۳۱۸-۳۱۹ طبع عزت عبید دھاس) نے کی ہے، اور بخاری نے اسے قوی قرار دیا ہے، ابن جریر نے کہا کہ اس کے وہاں صحیح کے وہاں ہیں (انجمن التحریر ۲۵۰/۲ طبع دار الفکر)۔

(۲) حلیہ ابو یوسف و کنون ۳۸/۳۔

(۳) بعث (لا کو تینوں حرکتیں آتی ہیں لیکن حمہ زیادہ مشہور ہے) خاکسری رنگ کا ایک پرندہ جو بہت بڑا ہوتا ہے خاکی رنگ کا گدھ سے چھٹا اور اڑنے میں مست ہوتا ہے (دیکھئے: لمصباح، الفاہوس) اور ایک قول یہ ہے کہ وہ گویہ کی طرح ہوتا ہے چھٹا پرندہ ہے جو شکاف نہیں کتا، بلکہ وہ ایک نوع کا نام ہے اور اس کے صدقہ سے اس کی کا اختلاف نہیں ہے لیکن یہاں "پہلے" ہے جس کا اطلاق ایک مضمین پرندہ پر ہوتا ہے اور جو گدھ سے جماعت میں چھٹا ہوتا ہے۔

نہیں بے شرق<sup>(۱)</sup> کہتا ہے، حنابلہ کہتے، ایک اپنی نہایت  
وجہ سے حرام ہے، اور شافعیہ کہتے، ایک حال ہے۔  
ابو زریق جس کا نام درباب<sup>(۲)</sup> کیا قیاس رکھا جاتا ہے، حنابلہ نے  
اس کی نہایت کی وجہ سے اس کے حرام ہونے کی سرپرستی کی ہے اور  
شافعیہ کے حکام کا حاصل یہ ہے کہ وہ حال ہے۔

بد بد و رتیبوں مذہب میں حرام ہیں، اس لئے کہ ان دونوں  
کے قتل کے بارے میں ممانعت و روہونی ہے۔

محقق بھی اس مسئلہ کے رد ایک حرام ہے، اس لئے کہ وہ  
چنگبرے کوے کی طرح مر، رکھتا ہے اس کا ذر پنے آپنا  
ہے، (دیکھئے: فقہ و فقیر: ۲۳)، اور شتر مرغ، سارس، سرخاب، مرغی،  
نٹ، مرغابی، غریق (ایک آبی پرندہ) اور (تلق کے سوا) تمام آبی  
پرندے تینوں مذاہب کی رو سے حلال ہیں۔ اسی طرح کبوتر جوہ اس  
پرندہ کا نام ہے جس کی مہر زکبوتر جیسی ہو، (یعنی نہ غوں) مثلاً قمری  
(فائدہ کی طرح کا ایک پرندہ)، سی، بنگلی، کبوتر، فائدہ، تھیا (کبوتر  
کے برابر ایک پرندہ)، چکورا اسی طرح گویا اور جو اس کا ہم شکل ہو،

(۱) حقوق: اسے (قرطاس کے وزن پر) شتر مرغ اور (شکر جمل کے وزن پر)  
شتر مرغ اور دوسرے امدیے جاتے ہیں یہ ایک پرندہ ہے جس پر ہنر مرغ  
اور سفید رنگ کے چھینے پڑے ہوتے ہیں اور یہ حرم کی سرزمین میں ہوتا ہے  
جیسا کہ اس میں ہے۔

(۲) درباب: حبانہ کی کتاب مطالب ولی امی (۳۱۱) میں اس صریح کی حیثیت  
الحیہ ان میں ایمانی آمل ہے۔ درباب (دال ہملہ اور او کے بعد) دوحہ کے  
ساتھ ان حضرات نے اس کی حقیت یہ بیان کی ہے کہ وہ ایک چنگبر پرندہ  
ہے جو کوئے اور شتر مرغ کے مشابہ ہے لیکن ہم نے لغات اور حجام میں سے کسی  
میں اس طرح نہیں دیکھا، بلکہ شیخ احمد رضا کی تحفہ شریعت میں (۱۵۱) کے  
تحت جو کچھ لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ ہندو تہ قیق اور دیاب (شروع  
میں راہ اور دو کے بعد) کے ساتھ) یہ تینوں ایک ہی پرندہ کا نام ہے جو بکری  
پرندہ ہے۔ اس طرح صریح نے حیۃ الحیہ ان میں یہ بھی لکھا ہے کہ درباب  
ردال ہملہ کے ساتھ) کا نام لوگوں کے ہر قسم اور دینی و دنیوی میں ہے۔

جیسے بلبل جسے ہزار کہا جاتا ہے اور صغوة (چھوٹی چڑیا) اور زمر  
(ایک قسم کا پرندہ جو چڑیا سے بڑھتا ہے) یہ سب تینوں مذاہب میں  
حلال ہیں، اس لئے کہ ان میں حیثیات (پائیز و چیزوں) میں شمار کیا  
ہے۔ (جیسا کہ خفیہ کہتے ہیں، اگرچہ یہ حضرات میں سے بعض کو  
مکرہ و تنزیہی کہتے ہیں جیسا کہ اس کا یہ پنے گذر چکا)۔

آنہوں میں قسم: گھوڑا:

۴۴- شافعیہ، حنابلہ اور ایک قول مالکیہ کا یہ ہے کہ گھوڑ  
کہا جاتا ہے، خود وہ عربی نسل کا ہو یا غیر عربی (۱)، اور اس کی دلیل  
حضرت جابر بن عبد اللہ کی حدیث ہے، وہ فرماتے ہیں: "بھی  
رسول اللہ ﷺ یوم عید عن لحوم الحمر الاہلیہ،  
واذن فی لحوم الحمل" (۲) (رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن  
پانچ گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا، اور گھوڑوں کے گوشت کی  
اجازت دی)۔ اور حضرت امام ہمت ابن ابی ہریرہ کی حدیث ہے، وہ فرماتی  
ہیں کہ: "محرما علی عہد رسول اللہ ﷺ لوسا لا کسناہ  
ومحرم بالحدیث" (۳) (ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں  
ایک گھوڑا نہ کھا، چارہ ہم نے اسے کھا، جب ہم مدینہ میں تھے)۔

۵- حنفیہ کا راجح مذاہب اور مالکیہ کا ۱۰۰ امراتوں یہ ہے کہ گھوڑے کا  
گوشت کھانا کر بہت تنزیہی کے ساتھ حلال ہے، اور ان کی دلیل اس

(۱) البرافعی، غیر عربی گھوڑا اور حواہ، عربی گھوڑا۔

(۲) حضرت جابر کی حدیث: "بھی رسول اللہ ﷺ یوم عید" کی  
روایت بخاری (فتح الباری ۹/۶۳۸ طبع استغیہ) اور مسلم (۵۳۱/۳) طبع  
الطبعی) نے کی ہے۔

(۳) حضرت اسماعیل حدیث: "محرما علی عہد رسول اللہ ﷺ لوسا لا کسناہ"  
کی روایت بخاری (فتح الباری ۹/۶۳۸ طبع استغیہ) اور مسلم (۵۳۱/۳) طبع  
الطبعی) نے کی ہے۔

باب میں روایت کی گئی احادیث کا اختلاف اور سلف کا اختلاف ہے، لہذا احتیاط بنیاد پر انہوں نے کھوڑے کو مکروہ کہا ہے اور ہری وجہ یہ ہے کہ اس کے کھانے میں کد جہا کو کم رہا ہے۔<sup>(۱)</sup>

۳۵- اور کربہت تفریح کی بنیاد پر حنفیہ یہ ثابت کرتے ہیں کہ کھوڑے کا جو کھانا اس کا وہ چھپا ہوا ہے، اس لئے کہ کھوڑے کے کھانے کی راست اس کی طبیعت کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ اس کے احترام کی وجہ سے ہے اس لئے کہ وہ کد جہا ہے۔ اس کو یہ جاننے میں دشمن کو ڈرنا ہے<sup>(۲)</sup> جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَأَعْلَوْا لَكُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ وَمِنْ رِبَاطِ الْحَيْلِ تُرْهَبُونَ بِهِ عَدُوُّ اللَّهِ وَعَدُوُّكُمْ"<sup>(۳)</sup> (اور ان کافروں کے لئے جس قدر تم سے ہو سکے ہتھیار سے اور پائے ہوئے کھوڑوں سے سامان درست رکھو کہ اس کے ذریعہ سے تم رعب جمائے رکھو ان پر جو کہ اللہ کے دشمن ہیں اور تمہارے دشمن ہیں)۔

حضرت حسن بن علی کی روایت کے مطابق امام ابو حنیفہ کا مذہب مکروہ تحریمی کا ہے اور اسی طرح مالکیہ کا ایک قول حرام ہونے کا ہے۔ فہم نے اپنی مختصر میں جزم کے ساتھ اسی کو اختیار کیا ہے<sup>(۴)</sup>۔ اور ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: "وَالْحَيْلِ وَالْبَغَالِ وَالْحَمِيرِ لَتُرْكَبُوا وَزِينَتُهُ"<sup>(۵)</sup> (اور کھوڑے اور ٹھہر اور گدھے بھی پیدا کئے

تا کہ تم ان پر سوار ہو اور زینت کے لئے بھی)۔

تو ساری روایت پر اکتفاء نہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ سب ماکول اللحم جانور نہیں ہیں، اس لئے کہ اگر وہ کھائے جاتے تو اللہ تعالیٰ فرماتا کہ تم اس سے کھاتے ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے قبل اسی سورت میں فرمایا: "وَالْأَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَمَنَافِعُ، وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ" (اور اسی نے چوپایوں کو بنایا، اس میں تمہارے لئے جائزے کا سامان ہے اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے کھاتے بھی ہو)۔

اسی طرح وہ حدیث بھی ان کی دلیل ہے جو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: "أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، يَهْيِ عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الْحَيْلِ وَالْبَغَالِ وَالْحَمِيرِ وَكُلِّ ذِي مَابٍ مِنَ السَّبَاعِ يُوَكَّلُ ذِي مَالٍ مِنَ الطَّيْرِ"<sup>(۱)</sup> (نبی ﷺ نے کھوڑوں، ٹھہروں اور گدھوں کا گوشت کھانے اور ہر ذی ماب درندے اور ہر ذی قلب پرندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا)۔

یہ چونکہ حرام ہونے پر آیت اور حدیث کی دلالت قطعی نہیں ہے، اس لئے حنفیہ کے نزدیک مکروہ تحریمی کا حکم ہوگا۔ اس سے حرام ہونے میں کوئی شک نہیں ہے، اس بنا پر کہ تحریم وسیع معنی کی بنیاد پر اس چیز کو ممنوع قرار دینا ہے جس کی دلیل قطعی یا نفسی ہو۔

نویں قسم: پالتو مدھان:

۳۶- ثانیہ اور ثالثہ کا مذہب "مالکیہ" کا یہ قول بھی یہی ہے کہ پالتو گدھے کا کھانا حرام ہے، اسی طرح کا مذہب حنفیہ کا ہے، اس لئے کہ انہوں نے اسے مکروہ تحریمی سے تعبیر کیا ہے جو منعت کا تقاضا

(۱) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے بھی یہی روایت ہے لَحْمِ الْحَيْلِ وَالْبَغَالِ ۱۰۰ کا ذکر ابن حزم (۲۰۸/۷ طبع المصنف) نے کیا ہے اور احمد و غیرہ نے اسے مطلوب کہا ہے انہیں میں یہی ہے (مسند دارالکتاب)۔

(۱) البدیع ۳۸-۳۹، حاشیہ ابن ماجہ ۱۲۸/۵، ۱۹۳/۵، نہلیۃ المساجد ۱۲۳/۸، المجموع ۵۲۸، المعنی مع الشرح المکیر ۶۶/۱۱، الشرح المکیر وحاشیہ الدرستی ۴۱۷، حاشیہ المروئی وکون ۳۹۳۔

(۲) الدر المنثور بحاشیہ رد المحتار ۵/۱۹۳-۱۹۴، اور یہاں پر رد المحتار میں خطاوی سے نقل کیا گیا ہے کہ اختلاف خشکی کے کھوڑے میں ہے اور جہاں تک آبی کھوڑے کا تعلق ہے تو وہ حنفیہ کے نزدیک بلا خلاف حرام ہے۔

(۳) سورہ انفار ۶۰۔

(۴) ابن ماجہ ۵/۱۹۳، الشرح المکیر مع حاشیہ الدرستی ۲/۱۱۷۔

۵ سورہ نمل ۸۔



کرتا ہے، خواہ وہ پالتو بقی ہو یا وحشی ہو یا مکر وہ و تخریبی  
ہونے کی دلیل حضرت انس بن مالکؓ کی حدیث ہے کہ: "ان  
رسول اللہ ﷺ امر مبادیاً فنادی: ان الله ورسوله  
يسهيانكم عن لحوم الحمر الاهلية فيها وجس، فاكفنت  
القمور وابها لتصور باللحم" (۱) (رسول اللہ ﷺ نے ایک  
منادی کو حکم دیا تو اس نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کے رسول تمہیں پالتو  
گدھے کے گوشت سے منع کرتے ہیں، اس لئے کہ وہ ناپاک  
ہے، پس ہاڑیاں الٹ دی گئیں جبکہ وہ گوشت کے ساتھ جوش مار رہی  
تھیں)۔

اور حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی حدیث ہے کہ: "ان رسول اللہ ﷺ:  
بھی یوم حبر عن لحوم الحمر الاهلية، وان فی لحوم  
الحیل" (۲) (رسول اللہ ﷺ نے خیر کے دن پالتو گدھوں کے  
گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑے کے گوشت کی اجازت دی)۔  
اور بن تزم نے ذکر کیا ہے کہ پالتو گدھوں کی حرمت نبی ﷺ  
سے نو صحابہ کے واسطے سے ایسی سندوں کے ساتھ منقول ہے جو سورت  
کی طرح روشن ہیں، پس وہ ذرا کے ساتھ منقول ہے، اس لئے کسی  
کے لئے اس کے خلاف کی گنجائش نہیں (۳)۔

ورما لکچہ کا دوسرا قول یہ ہے کہ اس کا کھانا مکروہ تخریبی ہے۔

۳ - ابن قدامہ نے نقل کیا ہے کہ امام احمدؒ نے فرمایا کہ نبی ﷺ  
کے پندرہ صحابہ نے پالتو گدھوں کو مکروہ قرار دیا ہے (۴)۔

(۱) حضرت انسؓ کی حدیث: "ان رسول اللہ ﷺ امر مبادیاً فنادی" کی  
روایت بخاری (فتح الباری ۱/ ۱۵۳ طبع انتقادی) نے کی ہے۔

(۲) حضرت جابرؓ کی حدیث کی تخریج پہلے کذا روکی (فخر نمبر ۲۳)۔

(۳) الجلی ۱/ ۳۰۶-۳۰۷۔

(۴) مقصود یہ ہے کہ ان حضرات نے اسے مکروہ تخریبی قرار دیا ہے اس لئے کہ  
ابن قدامہ لکھتے ہیں: اکثر مل علم پالتو گدھوں کو حرام سمجھتے ہیں۔ امام احمدؒ

ابن عبد البر نے فرمایا کہ آج اس کی حرمت میں علماء امت کے  
ارمین کوئی اختلاف نہیں ہے، اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ کا قول  
اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے خلاف کی بنیاد پر تھا: "قل لا اُحد یسما  
أوحی الی محرماً علی طعمه یطعمه لا أن ینکون عیة أو  
دماً مسفوحاً أو لحم حیبر" (۱) ("پسماندہ دہنیے کے جو کچھ  
ادام بذریعہ جی میرے پاس آئے ہیں اس میں تو میں کوئی حرام غذا  
پاتا نہیں کی کھانے والے کے لئے جو اس کو کھائے، نہ یہ کہ وہ  
مرا رہا ہو یا یہ کہ بتائوں ہو یا تخریر کا گوشت ہو)۔

حضرت ابن عباسؓ نے اس کی حرمت کے بعد فرمایا: اس کے  
خلاف جو کچھ ہے، وہ حلال ہے، اور کرمہ و راہ و اہل گدھوں کے کھانے  
میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

اور کاسانی نے نقل کیا ہے کہ بشر مرسی اس کی مباحث کے قائل  
تھے، خلاصہ حکام یہ کہ اس سلسلہ میں تین مذہب ہیں:  
(۱) اہل تخریم یا کہ بہت تخریمی۔

(۲) اہل بہت تخریبی۔

(۳) اہل مباحث (۲)۔

= فرماتے ہیں کہ پندرہ صحابہ... (دیکھئے: صفحہ ۱۵۸) تو ابن قدامہ کا اس  
مباحث سے اکثر کی تخریم پر استدلال کیا اس کی دلیل ہے کہ مقصود وہ مکروہ  
تخریبی ہے جسے بہت سے فقہاء تخریم سے تعبیر کرتے ہیں، اور کاسانی حل  
البدائع میں لکھتے ہیں (۲/ ۳۷۵) میں لکھتے ہیں: ہم لوگ پالتو گدھوں کے  
گوشت پر حرام کے لفظ کا اطلاق نہیں کرتے ہیں، اس لئے کہ مطلق حرام وہ ہے  
جس کی حرمت کسی قطعی دلیل سے ثابت ہو اور جس کی حرمت محل اجتہاد ہو  
(علی الاطلاق) حرام نہیں کہا جاتا ہے، پس ہم اس کا مکروہ رکھتے ہیں اور مل  
طور پر اس کے کھانے سے باز رہنے کو واجب کہتے ہیں اور طاعت و حرمت کے  
اعتقاد میں توقف کرتے ہیں۔

(۱) سورۃ صافات ۱۳۵۔

(۲) البدائع ۵/ ۳۵۷، حاشیہ علی المشرع الکبیر ۲/ ۱۱۷، ص ۱۸۳، ۱۸۴،  
المجمع ۳/ ۵۲۵، صفحہ ۱۱۷-۱۱۸، الجلی ۱/ ۳۰۶-۳۰۷۔

## دویم قسم: خنزیر:

۳۸- خنزیر کا گوشت، چربی اور اس کے تمام اجزاء حرام ہیں، اس سے کہ اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے: "قُلْ لَا أُجِدُ فِیْہَا اَوْحٰی اِلٰہِیَّ مَحْرُومًا عَلٰی حٰدِیْہِمْ یُطْعَمُوْنَ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنُوْا مِیْۡتَۃً اَوْ دَمًا مُّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمٌ حَنِیْۡرٌ فَاِنَّہٗ دَجَسٌ اَوْ فُسْۡقٌ اٰھَلٌ لِّعَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ" (پہلے پہلے: "جسے کہ جو کچھ انعام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ہیں سب میں تو میں کوئی حرام خوراک پاتا نہیں کی گمانے، اے اے جو اس کو کھائے؟" یہ کہ وہ مردہ ہو یا یہ کہ ہستانوں ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیونکہ وہ بالکل ناپاک ہے، یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا ہو)۔

۳۹- گلوئی لکھتے ہیں: صرف گوشت کا، کر یا یا، حالانکہ اس کے باقی اجزاء حرام ہیں، اس میں طہر یہاں تاہم ہے (۱۲) اس لئے

(۱) سورۃ الباقہ ص ۳۵۔

صاحب تفسیر المنار (۲/۹۸) اس کی حرمت کے سلسلہ میں شریعت کی حکمت کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اللہ نے خنزیر کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے اس لئے کہ وہ گندہ ہوتا ہے کیونکہ خنزیر کی سب سے زیادہ لذت بخش غذا گندہ اور فحش چیزیں ہیں اور وہ تمام ممالک میں نقصان دہ ہے جیسا کہ تجربے سے ثابت ہے اور اس کے گوشت کا کھانا مہلک کیڑے کی (پیدائش) کا ایک سبب ہے اور کہا جاتا ہے کہ عفت اور عیث میں اس کا برا اثر پڑتا ہے۔

مہلک کیڑے پتنگل و غریب کیڑے، انگریزی میں اس کا نام (ٹریچین) Trichine ہے وہ اپنے بولنے کے مرحلے میں خنزیر کی آنت میں رہتا ہے اور انسان کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور قلب کی طرف متوجہ ہوتا ہے پھر اس کے بعد وہ پٹوں میں پھنس جاتا ہے خصوصاً سینہ، پهلوی اور آٹھ کے پٹوں میں اور اسی طرح دل اور پیٹ کے درمیان حائل پردہ میں اور اس کے بچے جسم میں کئی سالوں تک اپنی زندگی کو محفوظ رکھتے ہوئے باقی رہتے ہیں اور اس سے ایک نہایت خطرناک مرض پیدا ہوتا ہے جسے فرانسیسی زبان میں (ٹریچینوز) Trichinose) کہا جاتا ہے جیسا کہ روس کیر کے مناسیکو پڈیا میں ہے (Trichine, etc.)

(۲) "اس میں ظاہر یہاں اختلاف ہے،" کہنا محل نظر ہے اس لئے کہ اس میں کسی کا

کہ جانور کا جو حصہ کھایا جاتا ہے اس میں سب سے بڑا حصہ گوشت ہے اور اس کے باقی اجزاء اس کے تابع کی طرح ہیں پھر گلوئی نے بیان کیا کہ خنزیر کے گوشت کو خاص طور پر، کر یا یا، حالانکہ اس کے باقی اجزاء بھی حرام ہیں تاکہ اس چیز کی حرمت کا اظہار ہو جس کو

اختلاف نہیں ہے بلکہ ابن حزم ظہری نے لکھا (۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲) میں اس کے تمام اجزاء کے حرام قرار دیے جاتے ہیں اور اس کا نقل کیا ہے اور سے ثابت ملا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں: خنزیر کے کسی حصہ کو کھانا حرام نہیں ہے نہ اس کا گوشت، نہ چربی، نہ ہڈی، نہ پٹا، نہ نرم ہڈی مثلاً کان اور ناک کی ہڈی، نہ ہونچہ نہ پیچھا، نہ ہڈی نہ سر، نہ دھڑ نہ بال نہ اور مادہ، چھوٹا اور بڑا سب برابر ہے اس کے بال سے نفع اخلا جاتا نہیں ہے نہ شیع کے دانتوں سے استعمال کیا جاتا ہے اور نہ کسی اور چیز میں۔ جن لوگوں نے یہ اجماع نقل کیا ہے ان میں نہ سادہ کی ہیں، چنانچہ وہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں: رہا خنزیر کا گوشت تو امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ خنزیر بچے تمام اجزاء کے ساتھ حرام ہے اور اگر میں گوشت کو اس لئے خاص کیا گیا ہے کہ اللہ کا بڑا حصہ اسی سے متعلق ہے" (دیکھئے تفسیر امیر سادہ کی بہامش بطبری ص ۹۲) لیکن بعض حوالہ نے دواؤ ظہری کی طرف اس قول کو منسوب کیا ہے کہ خنزیر کے گوشت کے علاوہ دیگر اجزاء کا کھانا جائز ہے (دیکھئے مطالب اوں ص ۳۱۸) یہ انتساب محل نظر ہے اس لئے کہ ابن حزم نے ظہری کے ص ۱۰ دواؤ ظہری کے مذہب کا احاطہ کیا ہے لہذا یہ بات مقبول نہیں معلوم ہوتی کہ وہ اس مسئلہ میں دواؤ کے مذہب سے غافل رہ جائیں اگرچہ ان کا مذہب خلاف حق کیوں نہ ہو بلکہ یہ بات محل میں نہیں آتی کہ اگر دواؤ اس کی حدت کے قائل ہیں تو وہ اجماع کی حکایت کو تسلیم کر لیں جبکہ ابن حزم کی حدت یہ ہے کہ اگر دواؤ کا مذہب کسی مسئلہ میں خلاف ہو تو وہ ابن کا مذہب نقل کر دیتے ہیں اور ابن کی مخالفت ظاہر کر دیتے ہیں اور لاضیہ کی کتاب "شرح اشیل" میں ہے کہ دواؤ گوشت کے علاوہ خنزیر کے دیگر اجزاء کے بارے میں اختلاف ہے ہمارے اصحاب فرماتے ہیں کہ گوشت چڑھے، بال اور ہڈی کی طرح ہے جبکہ اس کی چکنا چٹ دور ہو جائے، اور جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ حرام صرف گوشت ہے ابن کی دلیل ابن کا یہ گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول "اَوْ لَحْمٌ حَنِیْۡرٌ فَاِنَّہٗ دَجَسٌ اَوْ فُسْۡقٌ اٰھَلٌ لِّعَیْرِ اللّٰہِ بِہٖ" کی طرف لوٹ رہی ہے پھر انہوں نے بحث کے آخر میں فرمایا: ہمارے اصحاب کے اثر میں یہ ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ خنزیر کا صرف گوشت حرام ہے وہ متعلق ہے (دیکھئے شرح لیل ص ۲۲)۔

الف - وہ جانور جس میں بے والا خوب ہے اور اس کی مثال میں سے: سام، چوہا، چھوہر، گود، بے بوٹ (چوہے کے مانند ایک جانور)۔ نیلا۔ اور تکی ہے۔

ب - وہ جانور جن میں بے والا (بے بوٹ) نہیں ہے اور اس کی مثال میں سے: چھپلی، بچھو، عطاء (چھپلی کے مشابہ ایک جانور) (۱)۔ نگو، مگر، چھپڑی، گہریلا، چوٹی، پسو، ٹڈی، بھڑ، مٹی اور گچہ ہے۔

۵۲ - اور شہادت کی اس تقسیم یعنی دم سائل والا ہونے یا نہ ہونے کا یہاں پر اطلاق کے مضمون میں اس کے ماکوں اعم یا غیر ماکوں اعم ہونے میں کوئی اثر نہیں ہے، لیکن اگر مضمون میں اس کا اثر ہے اور وہ اس کی نجات اور طہارت ہے، پس جس جانور میں چٹنے والا خون ہے اس کا ماکوں اور پاک ہوگا اور وہ چٹنے والی چیزیں جو قبیل مقدس میں ہوں اس سے ماکوں ہو جائیں گی بخلاف ان جانوروں کے جن میں دم سائل نہیں ہے، اسی بنا پر یہاں اطلاق کے عنوان کے تحت دونوں قسموں کو کھانے کے جواز و عدم جواز کے لحاظ سے ان کے حکم کی یکسانیت کی بنیاد پر جمع کر دیا گیا ہے، اور چونکہ ٹڈی، گود اور کیڑ میں سے ہر ایک کا خاص حکم ہے، اس لئے ان میں سے ہر ایک کو ملحدہ

انہوں نے پاکیزہ سمجھا تھا اور تمام ہشتوں پر جسے نصیلت کی تھی اور اس کی حرمت کے واقع ہونے پر تجب کا اظہار کیا تھا (۱)۔

۵۰ - واللہ تعالیٰ کے قول: "وَلَهُمْ حُرْمٌ لِّدَنِهِمْ" میں کی ضمیر عربی زبان میں جس میں قرآن مازل ہو ہے اس چیز کی طرف لوٹ رہی ہے جو اس کے قریب مذکور ہے (۲) اور وہ خونخوار ہے پس قریب سے صحیح طور پر ثابت ہو، کیونکہ یہ غصہ نہیں ہے۔ پس وہ کل ہکل نہیں ہے، اور نجس ہوتا ہے اور نجس حرام ہے۔ اس سے پرہیز کرنا واجب ہے پس پورا خون حرام ہے۔ نہ اس سے اس کا ہر مستثنیٰ ہے اور نہ کوئی اور چیز۔

گیا رہو یں قسم: حشرات (کیڑے مکوڑے):

۵۱ - حشرات کا اطلاق بھی صرف کیڑوں پر ہوتا ہے اور بھی اس کا اطلاق تمام چھوٹے جانوروں پر ہوتا ہے، جو ہوداڑے، لے لے، بے نہ ہوں، اور یہاں دوسرا معنی مراد ہے جو زیادہ عام ہے (۳)۔ اور حشرات کی تقسیمیں ہیں:

(۱) تفسیر روح المعانی ۲/۲۳۳

(۲) اگر یہ کہا جائے کہ ضمیر مضاف الیہ کے سوا اور بے نیاذ قریب ذکر کے مجھے اس کی طرف لوٹا ہے اس لئے یہاں پر وہ موضوع سخن نہیں ہے بلکہ یہاں موضوع سخن مضاف ہے لہذا ضمیر اس کی طرف لوٹے گی، مضاف الیہ اس سے زیادہ قریب ہوتا اس کا جواب پیدا کیا ہے کہ یہاں پر ضمیر مضاف الیہ (قنبر) کی طرف لوٹ رہی ہے اس لئے کہ اس سے نئے معنی کا فائدہ حاصل ہوتا ہے کیونکہ اگر یہاں مضاف کی طرف ضمیر کو لوٹا جائے تو ناکید ہوگی۔

(۳) القاسوس اور اس کی شرح جامع المروء، مادہ (حشر)۔ ورنہ جامع المروء، مادہ (حشر) سے مستعار ہوتا ہے کہ بعض لغوی کہتے ہیں کہ ہوام سامپ ہے اور مردہ دیریدہ جانور جس کا دیر قائل ہو اور وہ جانور جو دیریدہ (تو ہے لیکن اس کا دیر قائل نہیں ہے مثلاً بھڑور بھڑور اسے موائہ (دیریدہ) کہا جاتا ہے اور وہ جانور جو قتل کرنا ہے نہ دیریدہ ہے لیکن وہ دیریں سے کھانا ہے تو اسے قوائہ

= کہا جاتا ہے مثلاً نیلا اور چوہا بے بوٹ (چوہے کے مانند ایک جانور) اور گچہ۔

اس سے بیانات معلوم ہو گئی کہ حشرات کا خاص اطلاق ہو پر ہوتا ہے اور عام اطلاق چھوٹے جانوروں پر ہوتا ہے جو ہوام، موائہ اور قوائہ تشدید کے ساتھ ہوتا، مائہ اور قنبر کی جمع ہے اور اس میں بھی تشدید ہے (کو مثالی ہے اور یہاں بھی مراد ہے۔

(۱) عطاء الف میں کے فقر کے ساتھ چاروں میں والا ایک چھوٹا سا جانور ہے جو چٹنے کے بل چلتا ہے مصر میں غلیبہ کے نام سے مشہور ہے اور شام کے ساحلوں میں اسے سقا کہا جاتا ہے اسی کے اقسام میں سے مضاف (چھپلی) کے مشابہ ایک جانور جس کا جسم کھردرا اور دم لمبی ہوتی ہے، اور چھپلی ہے (دیکھئے: اعم الوسیطہ معتم تنہ اللہ) مادہ عطاء۔

مذہبہ دررنا مضمون ہو۔

بکاف اس مچھلی کے جسے پانی سے نکالا گیا ہو کہ اس کی زندگی مذہب جانیور کی زندگی کی طرح ہوتی ہے (۱)۔

نڈی:

» کتابلہ نے زندہ حالت میں سے ہو۔ اور پکانے کے سلسلہ میں ان کی مخالفت کی ہے، اس سلسلہ میں اس کا مذہب شافعیہ کے دوسرے قول کی طرح ہے، اور وہ زندہ بھونٹے اور پکانے کا مباح ہونا ہے، اگرچہ اس میں ایذا رسائی ہے، اس لئے کہ یہ ایذا رسائی حاجت کی وجہ سے ہے، اس لئے کہ اس کی زندگی کبھی مٹی ہوتی ہے، لہذا اس کی موت کا انتظار کرنا مشورہ ہوگا (۲)۔

گود:

۵۴- گود کے سلسلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے، جمہور کا مذہب ہے کہ وہ مباح ہے، ان کا استدلال اس حدیث سے ہے جو حضرت عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: ”دخلت أنا وخالد بن الوليد مع رسول الله ﷺ بيت ميمونة، فاتي بضمب محمود (۳) فرفع رسول الله ﷺ يده، فقمت، انحرمت هو يا رسول الله؟ قال: لا ولكنه لم يكن بارص فومي فاجدني اعطاه“ قال خالد: فاحمرته فاكلته ورسول الله ﷺ يظن“ (میں اور خالد بن الولید رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت ميمونہ کے گھر میں داخل ہوئے تو ان کے پاس بہنا ہو کو دلا دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ماتھ کھینچ لیا، میں نے پوچھا: اے اللہ

۵۳- نڈی کے حوالہ ہونے پر امت کا اجماع ہے، اس کی حلت کے سلسلہ میں وہ حدیث وارد ہے جس میں فرمایا: ”احلت لنا ميتان ودمان، فاما الميتان: فالجراد والبعوض، واما الدمان: فالطحال والكبد“ (۱) (ہمارے لئے دوسرے دوسرے خون حلال کئے گئے ہیں، دوسرے نڈی اور مچھلی ہیں اور دوسرے خون کی اور مچھلی ہیں)۔

جمہور کا مسلک یہ ہے کہ نڈی کے ذبح کی ضرورت نہیں ہے، اور مالک کہتے ہیں کہ ان کو ذبح کرنا ضروری ہے اس طور پر کہ سم آنتہ پناہ کر اور نیت کر کے اس کے ساتھ کوئی ایسا عمل کیا جائے جس سے وہ جند مر جائے۔

یہ بات قابل لحاظ ہے کہ شافعیہ نے نڈی کے ذبح کرنے اور سے زندہ کاٹنے کو مکروہ قرار دیا ہے، اور اس کی صراحت کی ہے کہ اس کے مر جانے کے بعد اس کے پیٹ کی آلاش کو نکالنے بغیر اس کو بھونا اور کھانا جائز ہے، اور اس سے قبل پاپا کند ہوگا۔

دررنا قول کی رو سے زندہ حالت میں ان کا بھونا اور پکانا ان کے نزدیک حرام ہے، اس لئے کہ اس میں ان کی ایذا رسائی ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ نڈی میں ایسا کرنا جائز ہے جیسا کہ مچھلی میں جائز ہے، لیکن یہ قول ان کے نزدیک ضعیف ہے، اس لئے کہ نڈی کی زندگی پائیدار ہوتی ہے، مذہب جانیور کی زندگی کی طرح نہیں ہوتی،

(۱) نہایہ الکناج ۱۰۷۸، تحفۃ الکناج عمایۃ الشریعۃ ۵۳، ۵۵، ۵۶، حاشیہ البحر علی الکناج ۳۰۳۔

(۲) اسک میں گود سے ہونے پر جمع (مختصر نمبر ۱۸)۔

(۳) محمود کے مٹی بے ہوئے کے ہیں اور حضرت ابن عباس کی حدیث: ”دخلت أنا وخالد بن الوليد“ کی روایت مسلم (۵۳۳۳) مع لکھنے کے ہے۔

(۱) حدیث: ”احلت لنا ميتان ودمان“ کی روایت ابن ماجہ (۱۰۷۳۴) طبع بکس (۲۷۲۴) طبع دارالکتاب (۲۷۲۴) حضرت ابن عمر سے مروی ہے اور اس کی سند میں ضعف ہے اور صحیح یہ ہے کہ یہ موقوف ہے البتہ حکم مرفوع ہے (۲۶۲۵) طبع دارالکتاب۔

اور یہ بھی اتنا ہے کہ ترہات تنزیہی ہو<sup>(۱)</sup> اور جو حضرات اسے مکروہ تنزیہی قرار دیتے ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ لباحت اور حرمت کے لامل تعارض میں، لحدود احتیاطاً مکروہ تنزیہی ہوگا۔

کیڑا:

۵۵- فقہ کی کتابوں میں کیڑے کے بارے میں تفصیلات ملی ہیں، جو ترہات تنزیہی ہیں:

حسیہ فرماتے ہیں کہ بھڑ اور اس جیسے کیڑے جس کے اندر نفث روح نہ ہو انہیں کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے، اس سے کہ وہ مردار نہیں ہے، اور اگر اس میں نفث روح ہو جائے تو اس کا کھانا جائز نہ ہوگا، اسی بنا پر پھر یا سرکہ یا پھلوں کو ان کے کیڑوں کے ساتھ کھانا جائز نہ ہوگا<sup>(۲)</sup>۔

اور مالکیہ فرماتے ہیں کہ اگر کیڑا وغیرہ کھانے میں مر جائے اور کھانے سے ممتاز ہو تو اس کا کھانا واجب ہوگا، اور اس کے ساتھ سے کھایا نہیں جائے گا، اور اسے نکال دینے کے بعد کھانا پینا نہیں جائے گا، اس لئے کہ اس کا مردار پاک ہے۔

اور اگر کیڑا (جو کھانے میں مر گیا ہے) کھانے سے ممتاز نہ ہو بلکہ اس میں مخلوط ہو گیا ہو اور مل گیا ہو تو کھانے کو پھینک دیا جائے گا، اس لئے کہ اس میں جو مردہ کیڑا ہے وہ اگرچہ پاک ہے لیکن اس کا کھانا حائل نہیں ہے، لہذا اسے کتے یا بلی یا چوپائے کے سامنے ڈال دیا جائے گا، والا یہ کہل جانے والا کیڑا تھوڑا ہو۔

۵۶- مردہ مراد تو کھانے کے ساتھ اس کا کھانا جائز ہے، یہ سب

کے رسول اکرمؐ کیا وہ حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، میں وہ میری قوم کی سرزمین میں نہیں تھا، اس لئے مجھے مایوس ہے، حضرت خالد نے فرمایا کہ میں نے اس کو کھینچا اور کھایا اور رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے۔

ورام ابو حنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ گوہ حرام ہے، ان کا استدلال اس حدیث سے ہے جو حضرت عبدالرحمن بن حسنہ سے مروی ہے کہ: "انہم اصابہم مجاعة لی احدى العروات مع رسول اللہ، لوجد الصحابة ضباباً لحوشوها وطبخوها، فبینما کانت القنور تغلی بہا، علم بذلك الرسول ﷺ فامرهم باکھاء القنور فالتقوا بہا"<sup>(۱)</sup> (رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوة میں ان حضرات کو سخت بھوک لگی، تو صحابہ نے کچھ گوہ کو پیپا تو انہوں نے ان کا شکار کیا اور پکایا، اسی اثنا میں کہ ہانڈیاں ان کے گوشت کے ساتھ جوش مار رہی تھیں، رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم ہو گیا تو آپ نے ہانڈیوں کو اٹھ دینے کا حکم دیا، پنا نچ سنا بہ نے اسے پھینک دیا)۔ اس کی صراحت کے سلسلہ میں جو حدیث وارد ہوئی ہے، جمہور نے اسے منسوخ قرار دیا ہے اس لئے کہ لباحت والی حدیث بعد کی ہے، کیونکہ حضرت ابن عباسؓ اس میں موجود تھے اور نبی ﷺ سے ان کی ملاقات صرف مدینہ میں ہے۔

ورجن صحابہؓ نے گوہ کو مکروہ قرار دیا ہے، ان میں حضرت علی بن ابی طالبؓ اور جابر بن عبد اللہؓ ہیں اور احتمال یہ ہے کہ ان دونوں کے نزدیک کربست تحریمی ہو، یہ اس وقت تحریم کے قول کے ساتھ ہوگا،

(۱) حضرت عبدالرحمن بن حسنہ کی حدیث: "انہم اصابہم مجاعة لی احدى العروات" کی روایت احمد (۱۹۱/۳ طبع المصنف) اور ابن حبان (سوار) ابن حبان (ص ۱۰۷ طبع المنقح) نے کی ہے حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اسے صحیح قرار دیا ہے (۶۱۵/۸-۶۱۶ طبع المنقح)۔

(۱) انکس لابن جریر ۴/۲۳۱۔

(۲) البدیع ۵/۳۵۶-۳۵۷ حاشیہ ابن ماجہ ۵/۲۵۷، الکاتب بھاشی الفتاویٰ الہندیہ ۳/۵۸۸۔

ہے کہ اس کے کھانے میں کوئی حرج نہ ہوگا۔ اور انہوں نے کیڑے لگی ہوئی بھجور کے بارے میں کئے گئے سوال کے جواب میں فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے<sup>(۱)</sup>، اور نبی ﷺ سے مروی ہے کہ: ”اِنَّہ نھی بضمو عتیق فجعل بضمشہ یخرج السوس منه“ (آپ کے پاس پرانی بھجوریں لانی ہیں تو آپ ﷺ اس میں تاش کر کے ان سے کیڑا نکالنے گئے)<sup>(۲)</sup>۔ بن قدامہ فرماتے ہیں کہ یہ زیادہ بہتر ہے۔

### باقی حشرات:

۵۶- ٹڈی، گود اور کیڑے کے علاوہ باقی حشرات کے حکم کے ساتھ میں فتاویٰ کی تین راہیں ہیں:

اول: حشرات کی تمام اقسام حرام ہیں، اس لئے کہ وہ خبیث چیز میں شمار کی جاتی ہیں، کیونکہ سیم الطبع لوگ اس سے نفرت کرتے ہیں، حنفیہ کا یہی مذہب ہے<sup>(۳)</sup>۔

دوم: اس کی تمام قسمیں اس شخص کے لئے حلال ہیں جس کے لئے نقصان دہ نہ ہوں، مائلیہ کا مذہب یہی ہے، لیکن انہوں نے حلال ہونے کے لئے تین شرائط رکھی ہیں، پہلی شرط یہ ہے کہ جانور میں سے ہے جن میں دم سائل نہیں ہے تو ٹڈی کی طرح ان کو ذبح کیا جائے گا۔ اس کی تفصیل آگے آرہی ہے، اگر ان جانوروں میں سے جو جن میں دم سائل ہے تو ان کا ذبح کرنا ان کے سامنے سے مقوم

اس صورت میں ہے جبکہ کیڑا وغیرہ کھانے میں نہ پیدا ہوا ہو، (یعنی اس میں اس کی نشوونما نہ ہوئی ہو) خواہ وہ میوہ ہو یا غلہ یا بھجور، اور اگر وہ اسی میں پیدا ہوا ہو تو ان کے نزدیک اس کے ساتھ اس کا کھانا جائز ہے، خواہ وہ کم ہو یا زیادہ، اور اس میں مرگیا ہو یا زندہ ہو، الگ تھلگ ہو یا مخلوط ہو<sup>(۱)</sup>۔

اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسی صورت میں وہ لوگ تابع ہونے کے مفہوم کا لحاظ کرتے ہیں۔

ورثا مبیہ و رنا بد فرماتے ہیں کہ کھانے کی چیز مثلاً اگر کہ اور میوہ میں پیدا ہونے والے کیڑے کا کھانا تین شرطوں کے ساتھ حرام ہے: ۱۔ یہ کھانے کے ساتھ کھایا جائے، ۲۔ وہ دہرہ دہرہ ہو یا مہرہ دہرہ، ۳۔ اگر تہہ کھایا جائے تو حلال نہیں ہے۔

دوم: یہ کہ میں تہہ منتقل نہ یا حارے میں اگر تہہ منتقل یا حارے تو اس کا کھانا جائز نہ ہوگا، اور ان دونوں شرطوں میں بھی تابع ہونے کے معنی کی رعایت کی گئی ہے۔

سوم: اگر کھانا سیال ہو تو اس کے مزہ یا رنگ یا ذائقہ میں تبدیلی واقع نہ ہونی ہو، جس گران میں سے کوئی ایک بدل گئی ہو تو اس کا کھانا اور چھایا جائز نہ ہوگا، اس لئے کہ ایسی صورت میں وہ ناپاک ہے۔

در کیڑے پر اس گھن کو قیاس کیا جائے گا جو بھجور اور لوبیا جیسی چیزوں میں پیدا ہوتا ہے جبکہ وہ دونوں پٹا ہے جا میں، تو ان کا کھانا حلال ہے جب تک کہ پانی میں تبدیلی پیدا نہ کرے۔ اسی طرح اگر شہد وغیرہ میں چینی پڑ جائے اور اس سے پٹا یا جائے<sup>(۲)</sup>۔

در حام احمد نے کیڑا لگے ہوئے لوبیا کے بارے میں فرمایا کہ اس سے پرہیز کرنا مجھ کو زیادہ پسند ہے، اور اگر دگندہ ہو تو تو تجھے امید

(۱) شرح الصبر مع صحابہ رضی اللہ عنہم ۱/۳۲۳۔

(۲) نہایت المحتاج ۱/۱۰۷۔

(۱) مطالب ولی امی ۱/۱۳۳، امی ۱/۵۸۔

(۲) نبی ﷺ کی اس روایت ”اِنَّہ نھی بضمو عتیق فجعل بضمشہ یخرج السوس منه“ کی روایت ابو ذر اور ابن ماجہ نے حضرت انس بن مالک سے کی ہے اور سنن ابی داؤد نے کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے (مومن المصنوع ۳/۲۶۶ طبع المند سنن ابن ماجہ ۱/۶۱۲ طبع مکتبہ مدنی)۔

(۳) الحنفیہ حاشیہ تہذیبیہ ۲/۵۸۔

پہلی قسم: وہ جانور جو حامل جانوروں کے ماپ سے پیدا ہوئے ہوں۔ وہ بغیر کسی اختلاف کے حامل ہیں۔

اگر کسی قسم کا جانور ہو ایسے انوث کے جانوروں کے ماہی سے  
 پیدا ہوئے ہوں جو حرام میں یا مکروہ تحریمی، یہ بالاتفاق حرام یا مکروہ  
 تحریمی ہیں۔

تیسری قسم: جو جانور ہو ایسے انوث کے جانوروں کے داپ سے پیدا ہوئے ہوں جن میں سے ایک حرام یا مکروہ تحریمی ہو اور دوسرا حلال ہو، خود مباح ہو یا مکروہ تنزیہی ہو اس قسم کی مثال میں بچر ہے اس کے حکم میں تفصیل ہے۔

۵۸- شائعہ اور کتابہ کہتے ہیں۔ کچھ درہن قسم کے دھرمے جاؤ جنہو جانوروں سے پیدا ہوئے ہوں ان میں جو حرام ہیں ان کے کھانچ ہوں گے<sup>(۱)</sup>۔

اور ثانیہ نے صراحت کی ہے کہ اس تابع ہونے کا اعتبار اس وقت سیا جائے گا جبکہ دونوں صنفوں سے پیدا ہونے کا علم ہو، لہذا اگر بدی نے کیا حق اور یہ معدوم میں نہ کہتے نہ اس کے ساتھ دفعتی فی ہے تو دو حایل ہے، اس لئے کہ اس کا یقین نہیں ہے کہ اس کی ملاوت کہتے سے ہوتی ہے، اس لئے کہ کبھی کبھی اصل کی صورت کے خلاف پیدا ہوتا ہے، اگرچہ مرث مقتوی کا تقاضا یہ ہے کہ سے چھوڑا جائے۔

اور ان کے اس قول کی دلیل کہ بچہ دنوں اُصول میں سے اُڑنے کے تابع ہوگا یہ ہے کہ وہ ان دنوں سے پیدا ہو ہے، اس سے اس میں حلت و حرمت انوں جمع ہو گئیں، لہذا حقیقاً حرمت کے پہلو کو ترجیح دی جائے گی، اور یہ فقہی قاعدہ ہے کہ "رمانع بر مقتضایہ اعم"۔

(۱) نمایه کتاب ۸۰۳.۳۶، مجموع ۵۲۷۳، یعنی مع اشرع الکبیر  
-۶۶/۱۱-

اور دونوں رکوں کو کاٹ کر نیت کے ساتھ بسم اللہ پڑھ کر بیٹھو گا۔

اور مالکیہ نے چوہے کے بارے میں فرمایا کہ اگر ان کا نجاست تک پہنچنا معلوم ہو تو وہ مکروہ ہے، اگر مالک تک پہنچنا معلوم نہ ہو تو مباح ہے<sup>(۱)</sup>۔

سوم: تفصیل ہے، اس کی بعض قسمیں حرام ہیں، اور بعض حلال۔  
 شافعیہ فرماتے ہیں کہ ویر (بلی سے چھوٹا ایک جانور جس کی دم اور  
 کاب چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں) نم نہیں (رگٹ کے مشابہ ایک  
 جانور میربوٹ (چوہے کے مشابہ ایک جانور جس کی انگلی نالتیس چھوٹی  
 اور گچھلی بڑی ورم بھی ہوتی ہے) ابن عرس (نیولا) اور سیسی مباح  
 ہیں، ام نہیں تو اس لئے مباح ہے کہ وہ گوہ کے مشابہ ہے، اور باقی  
 دوسرے اس سے کہ وہ خبیث نہیں ہیں (۴)۔

ورحنا جلد نے سبکی اور نیولے میں شافعیہ سے اختلاف کیا ہے، اور ان دونوں کو حرام قرار دیا ہے اور وہ (مٹی سے چھوٹا ایک جانور) اور پر بوئے کے بارے میں ان سے دو روایتیں ہیں، لاحسنہ الیہ الامت زیادہ صحیح ہے (۳)۔

۱۰۔ پید ہوں، ۱۱۔ ران کی مثل قسمیں ہیں۔

( ) انگریزی علی غیبی، ص ۱۸۷، المرسوقی علی المشرع الکبیر، ج ۲، الصلوی علی  
المشرع المکبر، ص ۴۳ اس مسئلہ میں حاضرین فقہاء مالکیہ کی دوسری تخیلات  
بھی ہیں۔ مہسین واپس دیکھا جائے۔

— ۱۴۸ —

(۳) اُمتیغ سر ۵۴۶، ۵۴۹، مطالب اولیٰ ایش ۵۰۹، ۵۱۳

میٹھ میں قرض ہو تو حتیٰ حرامانعت اور حرمت کے پھلوں پر بیع حاصل ہوتی ہے۔<sup>(۱)</sup>

۵۹- در حنفیہ کے نزدیک خچر ماں کے تابع ہے لہذا وہ خچر جس کی ماں گدھی ہے اس کا گوشت کھانا ماں کے تابع ہونے کی بنا پر مکروہ تحریمی ہوگا، اور جس کی ماں گھوڑی ہے اس میں وہ اختلاف جاری ہوگا جو گھوڑے میں ہے، چنانچہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ اور صاحبین کے نزدیک مباح ہوگا، اور قرض کیا جائے کہ وہ گدھے اور گائے سے پیدا ہو ہے یا گھوڑے اور گائے سے تو وہ اپنی ماں کے تابع ہونے کی وجہ سے تمام حصہ کے نزدیک بغیر کسی اختلاف کے حلال ہوگا جیسا کہ پہلے مذکور۔

اور خچر کے بارے میں جو کچھ کہا جاتا ہے وہی ہر ماں حاذر کے بارے میں بہا جائے گا جو وہ قسم کے جانوروں کے باپ سے پیدا ہوا ہو<sup>(۲)</sup>، جس حصہ کے بارے میں ماں کے تابع ہونا ہی اصل ہے۔

دور و مختار اور اس پر ابن عابدین کے حاشیہ رد المحتار (۳) سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتبار ماں کا ہے، اگرچہ ماکول اللحم جانور نے ایسے جانور کو جنم دیا جس کی صورت غیر ماکول جانور کی ہے جیسا کہ اگر کوئی بکری کسی بھیڑ یا کو جنم دے تو وہ حلال ہے<sup>(۴)</sup>۔

۶۰- مالکیہ بھی تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ اس کے قائل ہیں کہ جانور حکم میں ماں کے تابع ہوگا، چنانچہ وہ اس قاعدے میں یہ شرط

لگاتے ہیں کہ قسم کے جانوروں کے باپ سے جو کچھ پیدا ہو وہ حرام جانور کے حکم میں نہ ہو کہ یہی صورت میں وہ حرام ہوگا خواہ ماں حلال ہی رہے نہ ہو جیسا کہ گریزی خنزیر جنے، اسی طرح وہ اس حلال جانور کے کھانے کو بھی جائز نہیں دیتے جسے کسی حرام جانور نے جنم دیا ہو جیسے کہ (قاعدہ کے مطابق) بکری جو گدھی سے پیدا ہوئی ہو اور نہ اس کے برعکس صورت کو وہ جائز کہتے ہیں، مثلاً (قاعدہ کے خلاف) گدھی جو بکری سے پیدا ہوئی ہو لیکن یہ بچہ جو حلال جانور کی صورت میں کسی حرام ماں سے پیدا ہوا اگر اس کی نسل ہو تو ان کے نزدیک اس کی نسل کھانی جائے کی بشرطیکہ وہ حلال جانور کی صورت میں ہو، اس لئے کہ نسل اپنی حرام ماں سے دور ہوتی۔

اور خچر کے بارے میں ان کے قائل ہیں:

بول۔ وہ حرام ہے اور مشہور قول یہی ہے۔

دوم۔ مکروہ ہے<sup>(۱)</sup> بغیر اس تفریق کے کہ اس کی ماں گھوڑی ہے یا گدھی، تولد کے قاعدہ کے علاوہ ان دوسری دلیلوں پر اعتبار کرتے ہوئے جو خصوصی طور پر خچر سے متعلق ہیں۔

۶۱- اور جو حضرات اس کے قائل ہیں کہ خچر اپنی ماں کے تابع ہوتا ہے، ان کی دلیل یہ ہے کہ وہ اس کے پیٹ سے نکلنے سے قبل اس کا ترہ تھا، لہذا اعلت، حرمت اور کراہت میں اس کا حکم اصل کی طرح ہوتا ہے یہ حکم اصحاب حال کے طور پر اس کے پیٹ سے نکلنے کے بعد بھی باقی رہے گا۔

۱- جس حنفی نے اس کو حرام یا مکروہ تحریمی کہا ہے، ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "وَالْحَيْلُ وَالْبَعَالُ وَالْحَمِيرُ لَمْ يَكُنْ هَا وَرَيْبَةً"<sup>(۲)</sup> (اور گھوڑے، خچر، گدھے بھی پیدا سے تاکہ تم ان پر

(۱) اکھبر مشرورہ، جلد ۶، ص ۶۷

(۲) مدنی، ج ۵، ص ۷۵

(۳) الدر المختار مع حاشیہ ابن عابدین، ج ۱، ص ۵۰، ۵۱، ۵۲

(۴) یہ اس کے خلاف ہے جو حاشیہ ابن عابدین میں ہے تو یا تو یہ ایسا بات پر مبنی ہو کہ مشابہت کے اعتبار سے (جیسا کہ مسکن نے فرمایا) ایسا بات پر مبنی ہو کہ ماں کے تابع ہونا اس شرط کے ساتھ شرط ہے کہ پیدا ہونے والا جانور خنزیر میں باپ کے مخالف ہو۔

(۱) حاشیہ الدر المنی علی اشراج الطائری، ج ۱، ص ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸

(۲) سورہ نمل، ص ۱۷



سوار ہو ورنہ سنت کے لئے بھی)۔

اس آیت نے اس کی شخصیات کو بیان کر دیا کہ وہ سواری اور زینت کے کام آتے ہیں، اور احسان جتانے کے مقام میں یہ آیت کھانے کے ذکر سے سکتا رہی، اس سے پتہ چلا کہ وہ خیر ماکول جائز ہیں۔

اور اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا یہ قول بھی ہے جو حضرت جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے: ”فرماتے ہیں کہ: ”لحوم رسول اللہ ﷺ - یعنی یوم حبر - لحوم الحمر الإنسیة ولحوم البعال، وکل دی ناب من السباع، وکل دی محلب من الطیر“ (۱) (رسول اللہ ﷺ نے (خبر کے دن) پالتو گدھوں کے گوشت کو اور ٹھروں کے گوشت کو، ”دی ناب“ سے مراد ”دی“، ”دی“ کا مطلب پرندے کے گوشت کو دراصل مراد ہے)۔

اور حضرت خالد بن ولید کی حدیث یہ ہے کہ: ”نہی رسول اللہ ﷺ عن لحوم الحمر والنحل والبعال“ (۲) (رسول اللہ ﷺ نے گدھوں، گھوڑوں اور ٹھروں کے گوشت سے منع فرمایا)۔

(۱) حضرت جابر بن عبد اللہ کی حدیث: ”لحوم رسول اللہ ﷺ - یعنی یوم حبر - لحوم الحمر الإنسیة...“ کی روایت ترمذی نے کی ہے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ودریب ہے اور شکائی نے کہا کہ حضرت جابر کی حدیث کی اس صحیحین میں ہے وروہ ابن عی اللہ کے ساتھ لکھی سند سے ہے جس میں کوئی حرج نہیں ہے (تحت الاحوال ۵/۵۳-۵۴ تاریخ کردہ المستقر ۱۱۶/۸ طبع المکتبۃ العلمیۃ مصر)۔

(۲) حضرت خالد کی حدیث: ”نہی رسول اللہ ﷺ عن لحوم الحمر والنحل والبعال“ کی روایت طحاوی نے مشکل الآثار میں (۱۶۵/۳) طبع دارالحدیث (مطابع) مکرّم بن عبد اللہ کے طریقے سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے بہر سے حضرت جابر سے کی ہے اور انہوں نے فرمایا کہ حدیثیں حضرت عمر کی حدیث کو جو یحییٰ سے منقول ہے ضعیفہ اور بچے ہیں اور اسے تحت قرآن میں وسیع وشرکائی نے اس حدیث کی سند ودرستی پر تحصیل سے کلام کیا ہے جس سے اس کا ضعف واضح ہوتا ہے (مثل ۱۱۲/۸ طبع المکتبۃ العلمیۃ مصر)۔

اور جن حضرات نے عمر و تیز یہی کہا ہے، اس کی دلیل آیات و احادیث سابقہ کے، ”میں“ اور اللہ تعالیٰ کے قول: ”قُلْ لَا أَحَدٌ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا“ کے درمیان تعلق دینا ہے، چنانچہ اسوں نے اس آیت کی آیت پر عمل کرتے ہوئے کہا کہ وہ حرام نہیں ہے۔ اور اس کی اباحت بھی واضح نہیں ہے اس سے کہ پہلی آیت و احادیث کی ولایت میں اختلاف ہے، اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ وہ مکروہ تیز یہی ہے۔

اور جو لوگ اباحت کے قائل ہیں، ان کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا“ (۱) (لو کہو زمین میں موجود ہیں ان میں سے حلال پاک چیزیں کو کھاؤ)۔

نیز فرمایا: ”وَقَدْ فَضَّلَ لَكُمْ مِمَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرُّوهُ إِلَيْهِ“ (حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان سب جانوروں کی تفصیل بتلائی ہے جن کو تم پر حرام یا ہے، مگر وہ بھی جب تم کو سخت ضرورت پڑ جائے) اور اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کی حرمت و منع طور پر بیان فرمائی ان میں ٹھری حرمت میں ہے، لہذا وہ حلال ہے۔

اور یہ بتانا کہ چونکہ وہ گدھے سے پیدا ہو ہے اس سے اس کا حکم اسی کے مثل ہوگا یہ قول صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ جس دن اس میں روت پڑی گئی گدھے سے الگ اس کا وجود ہو گیا اور اس کا جڑ نہیں رہا (۱)۔

(۱) ابن دؤل کو کہ شیعہ مراجع میں دیکھئے فقرہ ۵۷، ۵۸، ۵۹۔  
وہ قسموں کے جانوروں کے ملاپ سے پیدا ہونے والے ان جانوروں کی کچھ صورتوں کے احکام میں فقہاء کا اختلاف ہے کی وجہ سے غریب نظر آئے گا مثلاً اگر کبریٰ نے تقریباً گامی کو قتل کیا کہ جس سے مرعہ و جلاو کتے اور مرعے و مرعہ ایسا جانور پیدا ہو جسے دونوں سے مشابہت ہے کہ اس کا سر یہ سے مشابہ ہو بالی جسم دوسرے کے، اس طرح کی اور دوسری مثالیں۔  
تو ہم بھی اس سلسلہ میں یہ کہتے ہیں کہ غلطی منا ٹھہرنا نہ تصائب (یعنی مختلف

تیر ہویں قسم: وہ حیوانات جنہیں اہل عرب اپنے ملک میں نہیں جانتے ہیں:

۶۲- اس قسم سے مراد وہ جانور ہیں جو پہلے اہل عرب کے رہائے، جن کی زبان میں قرآن نازل ہوا ہے، ان کے شہروں میں غیر مشہور تھے، اور اہل جاہل و روہ کے مشابہ تھے جن کو وہ دیکھتے تھے یا نصیبت سمجھتے تھے۔

پس جواب جاہل و روہ کے مشابہہ ہونے کو انہوں نے پائیہ دیکھی تو اس کا کھانا حال ہے، اور جواب جانوروں کے مشابہہ ہونے کو انہوں نے نصیبت سمجھی تو وہ حرم و مکرمہ تحریمی ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "یسألونک ماذا أحلّ لهم فی أحلّ لکم الطیبات" (۱) (لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کیا جانور ان کے لئے حلال کئے گئے ہیں؟) پھر ماویجئے کہ تمہارے لئے کل پاک جانور حلال رکھے گئے ہیں۔ یعنی تم نے جن کو پاکیزہ سمجھا وہ حلال ہے، اس لئے کہ وہی سوال کرنے والے تھے جن کو جواب دیا گیا۔

نیز اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "وَنُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ" (اور گندی چیزوں کو، ان پر حرام فرماتے ہیں) یعنی جس کو انہوں نے نصیبت سمجھی، پس جن لوگوں کا پاکیزہ سمجھنا یا پاک سمجھنا معتبر ہے، وہ

= حیوانات اور نباتات کے دوہان تولیدی عمل (جسے فرانسیسی میں Hybridation) کہا جاتا ہے کے بارے میں جو کچھ لکھے ہیں اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عالم حیوان میں مختلف انواع (Espèces) (مثلاً کبری اور کتے، گدھے اور گائے کے دوہان تولیدی عمل ممکن ہے، البتہ ایک ہی نوع کی مختلف نسلوں (Races) اور منافہ (Vanetes) کے مابین یہ عمل ممکن ہے) دیکھئے مناسبتیں پڑا لاؤں لفظ (Hybndation) اور وہ قسم کے جانوروں کے لحاظ سے پیدا ہونے والے جانوروں کے حکم کے سلسلہ میں فقہاء کا کلام ہم نے اسی طرح نقل کر دیا جیسا کہ وہ اپنے مصادر میں آیا ہے فقہ کے نقل کرے میں بات کو ٹوٹا دیکھتے ہوئے اس کے ساتھ اس نوٹ کا بھی اضافہ کر دیا گیا۔

(۱) سورہ مائدہ ۵

صرف اہل نیاز ہیں۔ اس لئے کہ اللہ کی کتاب اس پر نازل ہوئی اور وہی سب سے پہلے اس کے مخاطب بنے، اور اس میں سے اس شہر کا اعتبار ہے، اہل بائیس کا نہیں، اس لئے کہ یہ لوگ ضرورت کی بنیاد پر جو پاتے ہیں، کھا لیتے ہیں، مثلاً وہ کچھ بھی ہو۔

پس جو نیاز کے شہروں میں پائے جانے والے جانوروں میں سے نہ ہو تو ان کے شہروں میں پائے جانے والے جس جانور سے وہ ریا، ذہن میں مشابہت رکھتا ہو اس کی طرف سے لوٹا دیا جائے گا پس اگر وہ ان جانوروں کے مشابہہ ہونے کو انہوں نے پائیہ دیکھی ہے تو وہ حلال ہوگا، اور اگر وہ ان جانوروں کے مشابہہ ہونے کو انہوں نے نصیبت سمجھا ہے تو وہ حرام ہوگا، اور ان کے پاس جو جانور ہیں اگر ان میں سے کسی کے مشابہہ نہ ہو تو وہ حلال ہوگا، اس لئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے تحت داخل ہے: "فَلَا أَحَدٌ لِّهِمَا أَوْ حَيٍّ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِثْلَهُ" (۲) (آپ نے، پیچھے کہ جو کچھ احکام پذیر عید وحی میرے پاس آتے ہیں ان میں تو میں کوئی حرام نہ اپانا نہیں کسی کھانے والے کے لئے جو کھائے مگر یہ کہ مراد ہو)۔

یہ نصیب کا مذہب ہے (۲)، اور ثانویہ مراد بدلتے تھوڑے سے اختلافات کے ساتھ جن کا علم ان کی کتابوں کی مراجعت سے ہوگا اس جیسے حکم کی مراجعت کی ہے (۳)۔

۶۳- اور مالکیہ ہر اس جانور کو حلال قرار دیتے ہیں جس کے حرام ہونے کے سلسلہ میں کوئی نص نہیں ہے (۴)، پس مالکیہ طہیات کی تفسیر

(۱) سورہ مائدہ ۵

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۱۹۳

(۳) البحر فی علی الخطیب ۴۵۷، طالب ہولی ۱۱۱، ۳۳۱

(۴) شرح المغیرہ ۳۲۲

## تحریم کے مارضی اسباب:

### الف- حج یا عمرہ کا احرام باندھنا:

۶۵- یہ وہ سبب ہے جو انسان سے تعلق ہے، پس حج یا عمرہ کے احرام کی حالت میں محرم پر خشکی کا شکار کرنا حرام ہے، جب تک کہ وہ شخص محرم رہے اور اپنے احرام سے عاقل نہ ہو، پس اگر محرم اس قسم کے کسی جانور کا شکار کرے یا اسے روک کر رکھے پھر ذبح کرے تو اس کا گوشت خود اس کے محرم قاتل اور دوسروں پر مردار کی طرح حرام ہوگا، خواہ اس نے اس کا شکار محرم کی میں کیا ہو یا اس کے باہر، اس نے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ.." (۱) (اے ایمان والو! شکار کو موت مارو جبکہ تم حالت احرام میں ہو)۔

۶۶- اور خشکی کے شکار سے مراد بھی گنے و کھجور، جانور ہے، جو غیر پالتو ہو مثلاً ہرن اور کیڑا۔

اور بابا پالتو جانور جیسے پالتو پرندے اور چوپایوں میں سے موشی جانور تو وہ محرم اور غیر محرم سب کے لئے حایل ہیں، اسی طرح پانی کے جانور مطلقاً حایل ہیں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "أَحِلُّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَنَّاعاً لَكُمْ وَلَسْيَاةً، وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدَ الْبَرِّ مَا ذُكِّتُمْ حُرُمًا" (۲) (تمہارے لئے دریا کا شکار پکڑنا اور اس کا کھانا حایل کیا گیا ہے تمہارے انتفاع کے واسطے، اور مسافروں کے واسطے اور خشکی کا شکار پکڑنا تمہارے لئے حرام کیا گیا ہے جب تک تم حالت احرام میں رہو)۔

۱- اس پر تمام مذاہب کا اتفاق ہے (۳)۔

(۱) سورہ مائدہ ۹۵۔

(۲) سورہ مائدہ ۹۶۔

(۳) البدلی ۲/۲۲۷۔

میں اہل حجاز عرب کے پاکیزہ یا خبیث سمجھنے اور ماں کے جانوروں کے مشابہ ہونے کو بنیاد نہیں بناتے ہیں، اور اس پر جس چیزوں سے استدلال کیا گیا ہے وہ درج ذیل ہیں آیات کا مجموعہ ہے: اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: "أَحِلُّ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا" (اللہ نے پیدا کیا تمہارے نامے کے لئے جو کچھ بھی زمین میں موجود ہے سب کا سب) اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: "قُلْ لَا أَجِدُ لَهَا أُذُنًا وَاحِيَةً" (اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: "وَلَقَدْ فَضَّلْنَا لَكُمْ مَا حَرَّمْنَا عَلَيْكُمْ" (۱) (حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان سب جانوروں کی تعمیل تلافی ہے جن کو تم پر حرام یا ہے) پس ان تینوں آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ حرام وہ ہے جسے پہلی آیت کے عموم سے نص نے مستثنیٰ کر دیا ہے، لہذا اس کے ساتھ ساتھ قرآن میں یہ حالتیں عامہ میں داخل ہوگا۔

وہ حلال جانور جو کسی مارضی سبب سے حرام یا مکروہ ہو جاتے ہیں:

۶۴- کچھ ایسے مارضی حالات بھی ہیں جو حلال جانوروں کی بعض قسموں کے کھانے کو شرعاً حرام یا مکروہ بنا دیتے ہیں، خواہ ان کو شرعاً مقبوض طریقہ سے نہ کیا گیا ہو، لہذا جب حرمت یا کراہت کے مارضی اسباب ختم ہو جائیں گے تو جانور بغیر کسی حرج کے دوبارہ حلال ہو جائے گا۔ ان مارضی اسباب میں سے بعض وہ ہیں جن کا تعلق انسان سے ہے، اور بعض وہ ہیں جن کا تعلق خود حیوان سے ہے، اور بعض وہ ہیں جن کا تعلق ایک ہمت ان دونوں سے ہے۔ اس کا بیان درج ذیل ہے:

(۱) پہلی آیت سورہ بقرہ کی ہے ۲۹، دوسری سورہ احکام ۳۵ کی اور تیسری سورہ احکام ۱۱۹ کی ہے۔

ب۔ حرم مکی کے حدود میں شکار کا پایا جانا:

۶۷۔ حرم مکی کے حدود میں مکہ مکرمہ اور حج کے احکام میں مقررہ حدود کی احاطہ کرنے والی زمین داخل ہے، جو حدود حرم کے نام سے مشہور ہے، اور یہ یہاں سب سے جو خود جانور سے متعلق ہے، اور اس کا منہ دینے والے حرم کی حفاظت میں ہوتا ہے، پس شکاری کے حامل شکار میں سے کوئی جانور حرم میں رہتا ہے یا اس میں داخل ہوتا ہے، اور پٹے سے اس کا ٹکٹ نہیں ہے، اگر اس کا قتل یا زخم یا زخمی کر دیا جائے تو اس کا گوشت مردہ کی طرح حرام ہوگا، خود اس کا قائل غیر محرم ہو، اور یہ اس جگہ کے احترام کی وجہ سے ہے جو اللہ تعالیٰ کے اس قول سے ثابت ہے: "وَمَنْ ذُحِّلَتْ كَانَ آمَنًا" (۱) (جو اس میں داخل ہوگا وہ امن ہوگا)۔

اور حضرت ابن عباسؓ کی حدیث سے ثابت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: "قَالَ رَسُولُ اللَّهِ يَوْمَ لَفَتْهُ مَكَّةُ: إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَامٌ لَا يَحْتَلِي شَوْكُهُ، وَلَا يَخْتَلِي خِلَافُهُ، وَلَا يَنْفِرُ صَوْلُهُ" (۲) (رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ یہ شہر حرام ہے، اس کا شکار نہیں کیا جائے گا اور اس کی تازہ گھاس نہیں اکھاڑی جائے گی اور اس کے شکار کو نہیں بھگایا جائے گا)۔  
یہ مہر کا مذہب ہے۔

۶۸۔ کچھ حجتیں یہ بھی ہیں جن کی رو سے حرم مدنی کے جانور میں بھی اس تحریم کے جاری ہونے کی رائے پیش کی جاتی ہے، اور رسول اللہ کا شہر (مدینہ منورہ) اور وہ زمین ہے جو نصوص میں مقررہ

(۱) سورہ آل عمران ۹۷۔

(۲) حضرت ابن عباسؓ کی حدیث: "إِنَّ هَذَا الْبَلَدَ حَرَامٌ..." کی روایت بخاری، تاریخ البیہاری ۳۳۹ ص ۲۳۹ طبع انتقادی، اور مسلم ۹۸۶ ص ۹۸۷ طبع بہمنی کے ہے۔

حدود تک مدینہ کا احاطہ کرتی ہے، اور اس سلسلہ میں حضرت علیؓ کی مرفوع حدیث ہے: "الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرِ إِلَى ثَوْرٍ، لَا يَخْتَلِي خِلَافُهَا وَلَا يَنْفِرُ صَوْلُهَا" (۱) (مدینہ حرم سے ثور تک حرم ہے، اس کی تازہ گھاس کو نہیں کاٹا جائے گا اور اس کے شکار کو نہیں بھگایا جائے گا)۔ اور شافعیہ کا بھی ایک قول یہی ہے، اور حکم اور دلیل کے لحاظ سے اس کی تفصیل اور حرمین شریفین کے حدود کا بیان حج و رسید کے نصوص میں ملاحظہ کیا جائے۔

اور حرم کے شکار اور حرم کے شکار کے سلسلہ میں بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ وہ صرف شکار کرنے والے پر بطور سزا کے حرام ہوگا، اور صرف اس کے حق میں مردار کی طرح شمار کیا جائے گا، لیکن بذات خود اس کا گوشت حلال ہوگا، لہذا شکار کرنے والے کے علاوہ مردوں کے لئے اس کا کھانا حلال ہوگا، یہ شافعیہ کا ایک مرجوح قول ہے (۲)۔

اور کچھ حضرات کی رائے یہ ہے کہ حرم کا شکار حدود حرم سے باہر صرف شکار کرنے والے پر حرام ہوگا، اور دوسرے حضرات کی رائے یہ ہے کہ یہ شکار اپنے شکاری اور دوسرے محرموں پر حرام ہوگا، جو لوگ حلال ہیں ان پر نہیں (۳)۔

(۱) حضرت علیؓ کی حدیث: "الْمَدِينَةُ حَرَامٌ..." کے پہلے حصے (یعنی "الْمَدِينَةُ حَرَامٌ مَا بَيْنَ عَيْرِ إِلَى ثَوْرٍ") کی روایت بخاری اور مسلم نے کی ہے اور دوسرے حصے (یعنی "لَا يَخْتَلِي خِلَافُهَا وَلَا يَنْفِرُ صَوْلُهَا") کی روایت بخاری نے حضرت علیؓ سے مرفوعاً کی ہے۔ شواہد کی نگاہ سے اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں اور اس کی اصل صحیحین میں ہے (تذکرہ ابوری ۲۲/۱ طبع انتقادی، صحیح مسلم ۹۹۳-۹۹۵ طبع صحیح النجاشی، سنن ابی داؤد ۵۳۲ طبع استنبول، منہاج ۱۰۰-۱۰۱ طبع دار الفکر)۔

(۲) المجموع الطحاوی ۳۳۰ ص ۳۳۲۔

(۳) المجموع ۳۳۰ ص ۳۳۰ شرح البیہاری کے نچے ۲۵۰۔

کراہت کا مارضی سبب:

(نجاست کھانے والے جانور):

۶۹- یہاں جانور کو یاں مرنا مقسود ہے جو مباح ملامت میں،  
یعنی کی عارضی سبب بننا پر جو اس نراست کا قضا سارنا ہونا کا کھانا  
مکروہ ہو جاتا ہے، لہذا جب عارضی تم ہو جائے گا تو نراست بھی تم  
ہو جائے گی اور فقہاء نے اس قسم میں صرف نجاست کھانے والے  
جانور کا ذکر فرمایا ہے (۱)۔

قاسمی لکھتے ہیں: جالہ وہ جب یا گائے یا بکری ہے جن کی عام  
خورک نجاستیں ہوں، لہذا ان کا کھانا مکروہ ہوگا، اس لئے کہ روایت  
ہے کہ: "ان رسول اللہ ﷺ بھی عن اكل لحوم الإبل  
الحلّالة" (۲) (رسول اللہ ﷺ نے نجاست کھانے والے اونٹ کا  
گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ جب اس کی  
کٹر خورک نجاستیں ہوں تو اس کا گوشت متغیر اور بدبودار ہو جائے گا،  
لہذا بدبودار طعام کی طرح اس کا کھانا مکروہ ہوگا۔ اور ایک روایت  
میں ہے کہ "ان رسول اللہ ﷺ بھی عن الحلالة أن  
تشرب ألبانها" (۳) آپ ﷺ نے نجاست کھانے والی مادہ

(۱) الحدیث: اس کی تعریف کردہ رکھی (نظر ۳۱۵)۔

(۲) حدیث: "ان رسول اللہ ﷺ بھی عن اكل لحوم الإبل الحلالة"  
کی روایت دلفی نے عبد اللہ بن عمر سے درج ذیل الفاظ کے ساتھ کی ہے  
"لہی رسول اللہ ﷺ عن الإبل الحلالة أن يؤكل لحمها ولا  
يسرب لبنها، ولا يحمل عليها إلا الأدم، ولا يذكيها الناس حتى  
ضعف أو عسى ليلها" (رسول اللہ ﷺ نے جلالہ صحت کے بارے میں منع  
فرمایا کہ اس کا گوشت کھایا جائے، اس کا دودھ پیاجائے ورنہ کہ اس پر نہ لادا  
جائے مگر چڑے اور لوگ اسے ذبح نہ کریں جب تک کہ وہ چالیس دن گھاس  
رکھ لے) اور بیہقی نے اسی لناد کے ساتھ ورا الفاظ میں اختلاف کے ساتھ  
اس کی روایت کی ہے اور کہا کہ یہ قوی نہیں ہے (سنن دارقطنی ۲۸۳/۴ طبع  
دارالحیاء، سنن ابی حنیفہ ۳۳۳/۴ طبع المیزان)۔

(۳) حدیث: "ان رسول اللہ ﷺ بھی عن الحلالة أن تشرب ألبانها"

جانور کا گوشت پینے سے منع فرمایا ہے (۱)۔ اس سے کہ جب اس کے  
گوشت کا مزہ بدل جائے گا تو اس کے دودھ کا مزہ بھی بدل جائے گا۔  
اس پر جانور ہونے کی ممانعت سے متعلق جو روایت ہے وہ اس  
بات پر محمول ہے کہ دودھ بدبودار ہونی ہو، لہذا اس کے استعمال سے بھی  
بازر ہے گا تا کہ لوگ اس کی بدبو سے نفرت محسوس نہ کریں۔

اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے انتفاع حلال نہیں ہے، خواہ کھانے  
کے علاوہ کوئی اور فائدہ ہو، لیکن یہ باتوں میں دو صحیح ہے، اس سے  
کہ ممانعت کی ایسی علت کی گیا، پر میں ہے جس کا متعلق اس کی و است  
سے ہو، بلکہ ایہ عارضی وجہ سے ہے جو اس سے نکال دیا ہے، اس  
لئے اس سے انتفاع بذات خود حلال ہوگا، مرنسوخ نہیں ہوگا۔

۷۰- اور اگر اسے نجاست کھانے سے روک دیا جائے اور پاک  
چارہ استعمال کر لیا جائے تو نراست تم ہو جائے گی، اور سے روک کر  
رکت کی مدت کی تعیین ہے یا نہیں؟ اس سلسلہ میں امام محمد سے پیروی  
ہے کہ اس نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہ اسے روک کر رکھنے کی کوئی  
مدت مقرر نہیں کرتے تھے، اور فرماتے تھے کہ اس وقت تک قید کر کے  
رکھا جائے جب تک کہ پاکیزہ نہ ہو جائے، امام محمد اور امام ابو یوسف کا  
بھی یہی قول ہے۔

اور امام ابو یوسف نے امام ابوحنیفہ سے نقل کیا ہے کہ اسے تین  
دن مقید رکھا جائے گا، اور ابن رستم نے امام محمد سے نجاست کھانے  
والی اونٹنی کا سے اور بکری کے بارے میں نقل کیا ہے کہ یہ سب جانور  
اس وقت جالہ شمار کئے جائیں گے جب وہ بدبودار ہو جائیں اور متغیر  
ہو جائیں اور ان کی بدبو محسوس کی جائے، تو ایسے بھی جانور کا گوشت  
اور گوشت استعمال نہیں کیا جائے گا۔ یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ ان  
کی خوراک مخلوط نہ ہو، اور عام طور پر وہ صرف نجاست اور پانہ

کی کٹر خوراک رکھتی ہیں۔

لے اختیار کیا کہ اس کے پیٹ میں جو نجاست ہے وہ اس مدت میں ختم ہو جاتی ہے صاحب "امدائع" نے جو کچھ لکھا ہے یہ اس کا خلاصہ ہے (۱)۔

"ر" امدار الخوار اور اس پر علامہ ابن عابدین کے حاشیہ "رد المحتار" اور "تقریر رافعی" سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نجاست کھانے والے جانور کی نجاست تیز نہیں ہے تھوڑی نہیں، اور صاحب "فتاویٰ" نے مرغی کو تین دن، بکری کو چار دن، اور گائے کو اس میں چوبیس روز تک اختیار دیا ہے، اور مرغی نے کہا کہ بیچ یہ ہے کہ مدت کی تعیین نہ کی جائے اور اس وقت تک باندھ کر رکھا جائے جب تک کہ بدبو زائل نہ ہو جائے (۲)۔

۷۴- اور شافعیہ کا مذہب حنفیہ کے مذہب سے قریب ہے، چنانچہ شافعیہ فرماتے ہیں کہ نجاست کھانے والے جانور کے گوشت میں جب تہہ پٹی ظاہر ہو جائے خواہ وہ چوپایہ ہو یا پرندہ، اور تہہ پٹی خود ہزہ میں ہو یا رنگ میں یا بو میں تو اس سلسلہ میں امام شافعی کے اصحاب کے بتوال میں، رافعی کے نزدیک اصل قول حرام ہونے کا ہے، اور نووی کے نزدیک نجاست کا، اور یحییٰ (شعری) قول رائج ہے، اس لئے کہ حدیث میں ممانعت گوشت میں تعمیر پیدا ہونے کی وجہ سے ہے، لہذا اس سے حرمت مراد نہیں ہوتی۔

حلالہ کے ذبح کے بعد اس کے پیٹ میں پائے جانے والے بچے کا حکم بھی یہی ہوگا جو حلالہ کا ہے، اگر وہ مردہ پایا جائے اور اس میں تہہ پٹی ظاہر ہو، یہی حکم اس بکری کا بھی ہے جس نے کسی کتیا یا خنزیر کا گوشت پی کر نشوونما پائی ہو اور اس کے گوشت میں تعمیر پیدا ہو جائے، اور نجاست کھانے والا جانور اگر چاروں کھانے والوں پر وہ نہ کھائے اور اس کا

کھاتے ہوں (۱) اور اگر ان کی خوراک مٹی جلی ہو تو وہ حلال نہیں ہے، لہذا اس کا کھانا مکروہ نہ ہوگا، اس لئے کہ وہ ہر پرندہ پر نہیں ہوتے ہیں۔  
۷۱- ورنہ اگر مرغی کا کھانا مکروہ نہیں ہے (۲)، اور چھ دن نجاست کھاتی ہو، اس لئے کہ وہ اکثر حالت میں نجاست نہیں کھاتی، بلکہ اس کے ساتھ دانہ بھی کھاتی ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ اس کے مکروہ نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ (نجاست کھانے سے) استیفاء کی طرح بدبو اور نہیں ہوتی ہے، اور نجاست کا حکم بدبو سے متعلق ہے، اس بنا پر فقہاء نے اس بکری کے بچے کے بارے میں جو یہی ماہرین کا وہ قول ہے کہ بکری یا بھڑیا یا کال کا کھانا مکروہ نہیں ہے اس لئے کہ اس کا گوشت متغیر اور بدبو نہیں ہوتا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتبار بدبو کا ہے نجاست کھانے کا نہیں۔

اور افضل یہ ہے کہ اگر مرغی کو روک کر رکھا جائے یہاں تک کہ اس کے پیٹ میں جو نجاست ہے وہ ختم ہو جائے اور یہ حکم برہنہ ہے۔

اور امام ابو یوسف نے امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے کہ اسے تین دنوں تک روک کر رکھا جائے گا، اور غالباً انہوں نے اس قول کو اس

(۱) غیور (صحنہ کے لئے) ورنہ الہ کے کمرہ کے ساتھ انسان کے پاخانہ کو کہا جاتا ہے یعنی پاخانے والے وہ فنیلے جو اس سے نکلے ہیں اور کبھی اس کا استعمال ہرچا کوڑے نکلے والے فنیلے پر ہوتا ہے اور طہرہ کے اصل معنی گھر کے آگے کے ہیں پھر اس سے پاخانہ اور گوبر کا املا کھا گیا، اس لئے کہ وہ گھریں کے آگے میں ڈالا جاتا تھا جیسا کہ انسان کے پاخانہ کو غائٹا کہا جاتا ہے اس لئے کہ انسان پٹی نظری ضرورت پوری کرنے کے لئے مادہ غائٹا تلاش کرتا ہے اور وہ پست زمین ہے تاکہ وہ لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہو جائے اور لغوس، عجم شمن لہو، عجم شمس لہو۔

(۲) مدحیۃ صحیحہ (اور مرغی) (مخلوۃ ام کی تصدیق کے ساتھ) حلیہ سے ہم معمول کا صیغہ ہے) اور یہ وہ کھلی ہوئی مرغی ہے جو نجاست کھاتی ہے اور کسی بڑے گھر میں بند کر کے نہیں رکھی جاتی تاکہ اسے چارہ دیا جائے جیسا کہ رد المحتار میں ہے (۳۹)۔

(۱) بدائع الصنائع ۵/ ۳۰۳۔

(۲) امدار الخوار مع حاشیہ ابن عابدین ۵/ ۹۶، ۹۷، ۹۸، تقریر رافعی ۳/ ۵۵۔

گوشت پائینہ وہو جائز تو بغیر زراعت کے حلال ہوگا، اس لئے کہ زراعت کی جو حدیث ہے جیسی تغیر و دراصل ہوئی، اور چارہ کھانے کی حد متعین نہیں ہے، اور بوت میں چالیس دن گارے میں تین دن، بکری میں سات دن اور مرغی میں تین دن کی تعین، یہ حالات کی بنیاد پر ہے، گوشت پر پائینہ وہوئے کا حکم لگانے کے لئے، صواب یا پامائے نہیں ہے (۱)۔ اور جب نجاست کھانے والے جانور کا کھانا حرام یا مکروہ ہوگا، تو اس کے تمام اجزاء مثلاً اس کے اڑے اور دودھ کا استعمال بھی حرام یا مکروہ ہوگا، اور بغیر کسی حائل اور واسطے کے ان پر سو رہنا مکروہ ہوگا، اس لئے کہ اس کے پسینے کا مٹی حکم ہے جو اس کے دودھ و گوشت کا ہے۔

۷۳- اور حنا بلہ نے امام احمد سے وقول غل کئے ہیں:

(۱) یہ کہ نجاست کھانے والا جانور حرام ہے، ان کا رائج مذہب یہی ہے، اور ان کے اصحاب کی بھی یہی رائے ہے۔

(دوم) یہ کہ وہ مکروہ ہے (۲)، اور اس کی زراعت میں طرح و ہوسکتی ہے؟ اس سلسلہ میں امام احمد سے دو روایتیں منقول ہیں:

(۱) یہ کہ نجاست کھانے والے جانور کو مطلقاً تین دنوں تک باہر سے نہ رکھا جائے گا۔

(دوم) یہ کہ پندرہ کو تین دن، بکری کو سات دن، اور ان کے علاوہ (۳) دن اور گائے وغیرہ جیسے بڑے جانور کو چالیس دن محبوس رکھا جائے گا۔

۱۔ مالکیہ سے صریح کی ہے کہ نجاست کھانے والے پندہ سے "رموشی" جانور مباح ہیں، میں اس رشد نے بآک امام مالک نے نجاست کھانے والے جانور کو زراعت پر دیا ہے (۳)۔

(۱) مہدۃ المحتاج ۱۳۷۸-۱۳۸۰

(۲) معنی ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰

(۳) شرح المغیرہ ص ۱۸۱، شرح الکبیر ص ۱۱۵، ۱۱۶

جن حضرات نے نجاست کھانے والے جانور کو زراعت پر دیا ہے ان کی دلیل دو حدیث ہے جو حضرت ابن عمر سے ثابت ہے کہ اس نے فرمایا: "نہی رسول اللہ ﷺ عن اكل الجلالة واللباھا" (۱) (رسول اللہ ﷺ نے نجاست کھانے والے جانور اور اس کے پائینہ کھانے سے منع فرمایا ہے)۔

"تیس دنوں تک انہیں محبوس رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابن عمر جب اسے کھانا چاہتے تھے تو تین دنوں تک اسے محبوس رکھتے اور پائینہ کھاتے تھے (۲)۔

اور بوت کو چالیس دن تک محبوس رکھنے کی وجہ دو حدیث ہے جو حضرت عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: "نہی رسول اللہ ﷺ عن الإبل الجلالة في بؤكل لحمها، ولا بشرب لبها، ولا بحمل عليها إلا الإدم" (۳) "ولا يركبها الناس حتى تعلف لربعين ليلة" (۴) (رسول اللہ ﷺ نے

= جامع الرواة في توثيق الأحكام في باب السباع ۳۹۳، باب الامور الجمعة ۱۸، خلاصہ بیہ الجہد ۱۵۲، ۱۵۳

(۱) حدیث: "نہی رسول اللہ ﷺ عن اكل الجلالة واللباھا" کی روایت ابوہریرہ (۳۸۸-۳۹۰ طبع عزت عبدالماس) اور ترمذی (۳۷۰-۳۷۲ طبع القطبی) نے کی ہے اور ابن عمر نے بھی (۵۶۳-۵۶۴ طبع کردہ ایبائی) میں اس کی سند میں اختلاف ذکر کیا ہے اور اس کا یکساں ذکر کیا ہے اور اسے قویٰ قرار دیا ہے۔

(۲) حضرت ابن عمر کے بڑے کی روایت درج ذیل الفاظ کے ساتھ: "کان يحبس الدجاجة الجلالة ثلاثاً" ابن ابی شیبہ (۳۳۵-۳۳۸ طبع الدار المستقر) نے کی ہے اور ابن عمر نے فتح الباری (۳۸۸-۳۸۹ طبع المستقر) میں اسے منقول قرار دیا ہے۔

(۳) الأذم، ہر وہ قول کے معنی کے ساتھ اذیم جمع ہے بیکہ جڑ۔

(۴) حضرت عبد اللہ بن عمر کی حدیث کہ انہوں نے فرمایا: "نہی رسول اللہ ﷺ عن الإبل الجلالة" کی روایت دارقطنی (۳۸۳-۴۸۳ طبع دارالمعائن) اور بیہقی (۳۳۳-۳۳۴ طبع دائرة المعارف العثمانیہ) نے کی ہے اور بیہقی نے کہا کہ یہ حدیث قویٰ نہیں ہے۔

حرام میں<sup>(۱)</sup> تو ان طرح دو جزء بھی جسے اس کے زندہ ہونے کی حالت میں جدا کیا گیا ہو (حرام ہوگا)، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”ما قطع من البهيمة وهي حية فهو ميتة“<sup>(۲)</sup> (زندہ چوپائے کا جو حصہ کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے)۔

بسمردار کا جدا کیا ہو، عضو:

مردار کے جدا کئے ہوئے عضو کا حکم حلال اور حرام ہونے میں بغیر کسی اختلاف کے پورے مردار کے حکم کی طرح ہے۔

ج ذبح کئے جانے والے حلال جانور سے ذبح کے دوران ذبح کے مکمل ہونے سے قبل جدا کردہ عضو کا حکم:

اس کا حکم زندہ جانور سے جدا کئے گئے جزء کے حکم کی طرح ہے، جس میں اگر ایک آدمی نے ذبح کے زمانے سے پہلے کے حقوق اور مرتبی (زندہ) کے بخش سے کو کاٹ دیا اور دوسرے آدمی نے اس کے دست یا سرین کو کاٹ دیا تو کانا ہوا حصہ مایک اور اس کا کھانا حرام ہے، جس طرح زندہ جانور سے کانا گیا حصہ مایک اور حرام ہے، اس میں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے۔

و ذبح کی تکمیل کے بعد ممرورج نکلنے سے قبل حلال ذبیحہ سے جدا کردہ عضو کا حکم:

جمہور کے نزدیک اس کا کھانا حلال ہے، اس لئے کہ اس کا حکم

نجات کھانے والے وقت کا کاشت کھانے اور اس کا ہضم پینے اور اس پر چیزوں کے ملنا کوئی وجہ لادنے سے منع فرمایا اور لوگ ان پر سو رہے ہوں جب تک کہ نہیں چالیس دنوں تک چار دن کھایا جائے۔

چانور کے جزء اور اس سے جدا ہونے والا حصہ:

جدائے گئے عضو کا حکم:

۷۴۔ چانور کا جو عضو جدا کیا جائے یعنی اس سے کاٹ کر الگ کیا جائے حالات کے اعتبار سے اس کے کھانے کی حلت اور حرمت کا حکم شرعی لگ لگ ہوتا ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

نف۔ زندہ چانور کا جدا کیا ہو، عضو:

زندہ چانور سے جدا کیا گیا عضو کھانے کی حلت اور حرمت کے سلسلہ میں مردار کی طرح سمجھا جائے گا، لہذا زندہ چھلی یا زندہ ڈبڑی کے جسم کا کوئی حصہ کاٹ کر الگ کر لیا جائے تو جمہور کے نزدیک اسے کھانا جائز ہے، اس لئے کہ ان دونوں کا مردار کھانا جائز ہے۔

مردی کے بارے میں مالکیہ فرماتے ہیں کہ اگر جدا کرتے وقت ذبح کی نیت نہ ہو یا جان بوجھ کر بسم اللہ نہ کہی گئی ہو تو جدا کردہ عضو حرام ہوگا، اگر ذبح کی نیت و رتیبہ کے ساتھ جدا کیا یا ہو اور وہ جدا کیا گیا عضو ممرورج ہو تو حلال ہے، اور اگر بار بار یا با تہ یا اس طرح کا کوئی اور عضو ہو تو حلال نہیں ہے۔

در خشکی کے وہ تمام جانور جن میں جبہ و ملا خون یوں کے دم سے جدا کیا ہو حصہ حرام ہوگا، خواہ اس کی اصل حلال ہو جیسے موٹی جانور یا حرام ہو جیسے خنزیر، اس لئے کہ ان دونوں کے مردار بالاتفاق

(۱) مواہب الجلیل ۲۲۸/۳، کھلی لابن جریر ۴/۲۳۷

(۲) عیونۃ ”ما قطع من البهيمة“ کی روایت احمد (۵/۲۱۸، طبع المکتبۃ المدینہ) اور ترمذی (۳/۲۷۷، طبع عزت عید دہلی) اور ترمذی (۳/۲۷۷، طبع استنبول) نے کی ہے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔



مذبح جانور کے اجزاء کا حکم:

۷۵۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جب حلال جو نور کو دیکھ لیا جائے گا تو اس کا کھانا فی حملہ مباح ہوگا، البتہ اس کے بعض جزاء کے کچھ خاص اقسام میں۔ مثلاً بے دھاتوں، بلا تاق حرام ہے، ورنہ وہ خوب ہے جو یہ سے بچے اور بوند کی جگہ میں باقی رہے اور جو نور کے اور مخلوق اور نگاہ سے روایت کر جائے، لیکن جو خون رکوں، گوشت، کھیتی، مکی، ریل میں باقی رہ جائے اس کا کھانا حلال ہے، یہاں تک کہ اگر گوشت پلایا جائے اور شراب میں سرقی ظاہر ہو تو وہ نہ مباح ہوگا، نہ حرام۔

۱۷۔ حنیفہ وغیرہ نے ذبیحہ کی کچھ چیزیں کھا کر لیا ہے جو مکروہ ویا حرام ہیں۔ حنیفہ اور دوسروں نے جو کچھ کھا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ حنیفہ نے فرمایا (۱) کہ جانور کے اجزاء میں سے سات چیزیں حرام ہیں: بچہ، ٹانگوں، ہڈیاں، کھانسی، تھیں، قمل، (یعنی ما، و جانور کی شرمگاہ جس کا مام حیار کھا جاتا ہے) نغہ (گوشت کی وہ گڑ جو کسی بیماری سے جسم میں ابھر آتی ہو)، اور مثانہ (جو پیشاب جمع ہونے کی جگہ ہے)، پت۔

اور ان کی نظر میں یہ حرمت اللہ تعالیٰ کے اس قول کی بناء پر ہے:

”وَيَحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتُ وَبُحْرُمٌ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثُ“ (۴) (ورودہ)

(نہا) پابندی میں کون کے لئے حلال بتلاتے ہیں اور گندی چیز میں کون پر حرام مانتے ہیں۔

یہ ساتویں چیزیں وہ ہیں جنہیں عظیم طبیب لوگ غیبی سمجھتے ہیں، لہذا وہ حرام ہوں گی، اور حدیث سے بھی ان کی نہایت ورگدن معلوم ہوتی ہے، اس لئے کہ اوزاعی نے واصل بن ابی جمید سے در

ذبیحہ جانور کے حکم کی طرح ہے، کیونکہ زندگی کا باقی ماندہ حصہ بہت ہی جلد ختم ہونے والا ہے، لہذا اس کا حکم موت کے حکم کی طرح ہوگا (۱)۔

۵۔ شکار کئے گئے جانور سے آلہ شکار کے ذریعہ جدا کئے گئے مضموعا حکم:

شکار کیا ہوا جانور اس عضو کے جدا کئے جانے کے بعد مستقل طور پر زندہ رہ سکتا ہو یا اس کی زندگی غریب جانور کی زندگی جیسی ہو، پس پہلی حالت میں وہ زندہ جانور سے جدا کیا ہوا عضو ہوگا، لہذا اس کے مردہ کی طرح ہوگا۔ دوسری حالت میں وہ دیکھ کے درمیان جدا کیا ہوا عضو ہوگا، اس کے بارے میں نقطہ نظر مختلف ہے، اس لئے کہ اس کی دو صفتیں ہیں جو تقریباً ہر متعارض میں:

(پہلی صفت) یہ ہے کہ وہ ایسا عضو ہے جو: خ کے ٹھکانے ہوئے سے ٹھکانے کا کام کرتا ہے۔ اس کا حکم مرد و عورت سے جدا ہے۔ مگر عضو کے حکم کی طرح ہوگا، لہذا وہ حامل نہ ہوگا۔

(دوسری صفت) یہ ہے کہ ذبح مذبوح جانور کے حامل ہونے کا سبب ہے، ورنہ اگر وہ عضو ہو جس جانور سے الگ کیا گیا ہے وہ جانور مذبوح ہیں، کیونکہ شکار کے ذریعہ ذبح کرنا شکار کر دہ پورے جانور کا ذبح کرنا ہے، نہ کہ بعض کا، لہذا عضو حامل ہوگا جیسا کہ باقی حامل ہے، اسی بنا پر اس مسئلہ میں اختلاف اور تفصیل ہے (۲)۔

پیشینہ ”صید“۔

(۲) المجلد لاسی حزم ۷۳۹، اسی قد امر اعلیٰ اشرح الکبیر ۵۳۱،  
 حاشیہ ابن عابدی ۱۹۷۱۔

(۴) اس دوسرے نقطہ نظر کی تاکید اس سے ہوتی ہے کہ اگر ذبح کرے جس بکری کا سر نہ لٹک جا رہا ہو جائے تو بکری حلال ہوتی ہے۔

نہوں نے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ”کرو رسول اللہ ﷺ من الشاة الذکوة والاضین، والقبل، والعدف، والمرارة، والمنة، والعم“ (۱) (رسول اللہ ﷺ نے کمرے کے ذرے، شیشیں، قبل، عدف، بیت، منہ، اور خون کو مایہ پسند کیا ہے۔)

اور اس حرمت سے مراد قطع طور پر کمرہ و تحریکی ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ آپ ﷺ نے رست میں ٹوں کے ساتھ چہ چیز میں کو جمع فرمایا۔ اور جثہ الاثوثر آتی نص سے حرام ہے۔

۷۷- اور امام ابوحنیفہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: خون حرام ہے، اور چہ چیز میں کو میں کمرہ و تحشتا ہوں۔ و امام ابوحنیفہ سے ہم مسسوح کو حرام کیا۔ اور اس کے مایہ و کمرہ و نما، اس لئے کہ مطلق حرام وہ ہے جس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو، اور ہم مسسوح کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہے، ”وہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:“ فَلَا أُجِدُّ لَهُمَا أَوْحِي إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مِثْلًا أَوْ ذِمًّا مُسْفُوحًا“ (۲) (آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ہیں ان میں تو میں کوئی حرام غذا پاتا میں ہی کھانے والے کے لئے جو اس کو کھائے مگر یہ کہ وہ مرد ہو یا یہ کہ ستاؤں ہو)۔ اور اس کی حرمت پر اجماع بھی معتقد ہو چکا ہے اور اس کے مایہ و کمرہ و نما، ان حرمت دلیل قطعی سے ثابت نہیں ہے بلکہ حجتہ سے ثابت ہے یا کتاب اللہ کے خلاف سے جس میں تاویل کا احتمال ہے وروہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ”وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمْ“

(۱) مجاہد کی حدیث: ”کرو رسول اللہ من الشاة“ کی روایت بخاری (۱۰/۱۷۷ طبع دار الفکر) نے کی ہے اور اسے منقطع ہوئے کی وجہ سے معلوم کیا ہے پھر حضرت ابن عباس کے واسطے سے اس کی روایت کی ہے اور سے صحیح تر اور کیا ہے۔

۳۰۵-۱۳۵

الحیات“ (اور وہ گندی چیزیں ہیں کو اس پر حرام کرتا ہے) یا اس چہ چیز میں کی حرمت اس حدیث سے ثابت ہے جس کا اثر و پر کیا، اس بناء پر امام ابوحنیفہ نے اس دونوں کے درمیان منف میں فرق کیا ہے، چنانچہ اسوں نے ٹوں کو حرام کیا اور باقی کو کمرہ و کبہ ہے اور ایک ٹوں یہ ہے کہ چہ اجزاء میں رست تفریق ہے، یمن ریح ٹوں جیسے کہ رختار میں ہے یہ ہے کہ رست تحریکی ہے۔

۷۸- اس تفصیل کے ساتھ یہ بات پیش نظر رہے کہ ہم مسسوح کا حرام ہونا مطلق علیہ ہے جیسا کہ پہلے گذرا۔

اور مالکیہ میں سے ابن حبیب نے اس چیز میں کے کھانے کا ثقیل ہونا رایت کیا ہے، امام ابوحنیفہ میں: اثبتیں، کمرہ، عدف، تلی، رگیس، ہت، ... ٹوں، ... سے، ... اور قلب کے دونوں کا (۳)۔

۷۹- اور حنابلہ نے قلب کے کان اور عدف کے کھانے کو کمرہ و کبہ ہے، عدف و کو تو اس لئے کہ نبی ﷺ نے اس کے کھانے کو مایہ پسند فرمایا۔ یہ رایت امام احمد بن حنبل کے بیٹے عبد اللہ نے ان سے نقل کی ہے، اور قلب کے کھانے کو اس لئے کہ نبی ﷺ نے اس کے کھانے سے منع فرمایا ہے، یہ بات ابو طالب حنبل نے نقل کی ہے (۳)۔

جانور سے جدا ہونے کی چیزیں کا حکم:

۸۰- نجاست کے عنوان کے تحت یہ بات ثابت ہے کہ جانور سے

(۱) البدیع ۱/۱۱۵، الدر المختار مع ما شیر ابن طاووس ۲/۵۷۷-۵۷۸  
(۲) لا تلک لیل یا ش ۱/۲۲۷-۲۲۸  
(۳) مطالب ولی امی ۳/۱۷۱، لیکن ابن قدامہ نے امی (۸۹/۱۱) میں کہہ عدف اور قلب کے کھانے کو کمرہ و کبہ سے روایت کی وجہ سے جسے یہ بدے روایت کیا ہے و فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کمری کی چہ چیزوں کو کمرہ و کبہ قرار دیا ہے (اور ان میں سے ان دونوں کو بھی ذکر ملایا) اور دوسرے وجہ یہ ہے کہ طبعیت اس سے کمری کرتی ہے اور اسے جیٹ نکلتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ امام احمد نے اسی بنا پر اسے کمرہ و کبہ سے نہ کہ عدف سے کی وجہ سے اس نے کہ اس

جد ہونے والی چیزیں جو بننے والی ہوں اور فحشے اور اندے اور تیش (ماقص خلقت بچہ) کبھی ما پاک ہوتے ہیں اور کبھی پاک ہوتا ان میں سے جو چیز کسی مذہب میں ما پاک ہوئی اس مذہب کی رہ سے کھانا جائز نہ ہوگا اور جو چیز پاک ہوئی اسے کھانا کبھی جائز ہوگا اور کبھی نہیں اس سے کہ پاک ہونے سے کھانے کا حال ہونا لازم نہیں آتا۔ یونکہ پاک چیز کبھی مضریہ گندی ہوتی ہے لہذا اس کا کھانا حال نہیں ہوتا ہے۔

اور ہمارے لئے یہاں یہ کافی ہے کہ جس چیز کے بارے میں شریعت سے سوال ہوتا ہے اس کی کچھ مثالیں بیان کر دیں:

ول- بڑے:

۸۱- اگر حال جانور کے پیٹ سے اس کی رمد کی میں نکالیا شری طریقے پر اس کے ذبح کے بعد نکالیا اس کے مرے کے بعد نکالیا اور وہ جانور ایسا ہے جس میں ذبح کی ضرورت نہیں ہے جیسے مچھلی تو اس کا ذبح بالاتفاق حال ہے، لہذا یہ کہ وہ خراب ہو گیا ہو اور مالکیہ نے خراب ذبح کی تفسیر یہ بیان کی ہے کہ وہ جانور سے جدا ہونے کے بعد عھوت کی وجہ سے خراب ہو گیا ہو یا خون میں یا ہوا یا گوشت کا لقمہ اس میں ہو یا مردہ بچہ اس میں ہو۔

اور ثانیہ سے اس کی تفسیر یہ بیان کی ہے کہ وہ اس طرح متعیر ہو گیا ہو کہ بچہ بننے کے قابل نہ رہا ہو، لہذا ان کے نزدیک اس کا خون اس کا مضر نہ ہوگا، اگرچہ کچھ لوگ یہ کہیں کہ وہ بچہ بننے کے لائق ہے۔

۸۲- اگر حال جانور کے مرے کے بعد اس کے پیٹ سے اندے نکالے ہو شری طریقے پر ذبح کی نوبت نہ آئی ہو اور وہ جانور ایسا ہو جس میں ذبح کی ضرورت پڑتی ہے، مثلاً مرغی، تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک کے بارے میں تو اس کا کھانا ہے کہ یہ مردہ ہے مگر ہے۔

وہ حال ہے خواہ اس کا چھلکا سخت ہوا ہو یا نہ ہوا ہو۔

۸۱- ثانیہ فرماتے ہیں کہ حال نہیں ہے۔

۸۲- ثانیہ فرماتے ہیں کہ صرف وہ حال ہے جس کا چھلکا سخت ہو گیا ہو۔

۸۳- رزینی نے امام ابو یوسف اور امام محمد سے یہ نقل کیا ہے کہ اگر وہ بچہ ہوگا ہے تو ما پاک ہوگا لہذا اس کے مرے ایک صرف اس صورت میں حال ہوگا بہر حال ہو۔

۸۳- اور اگر ایسے جانور سے نکالا ہے جو حال نہیں ہے تو حنفیہ کے مذہب کا تقاضا یہ ہے کہ اگر وہ جانور بنے والا خون رکھتا ہو جیسے ہتھکڑا یا اتواں کا اندر اس کے گوشت کے تابع ہو کر نجس ہوگا، اور اس کا کھانا جائز نہ ہوگا۔

۸۴- اور اگر ام سالمہ والا جانور نہ ہو جیسے کہ بڑا تو اس کا ذبح اس کے وقت کے تابع ہو کر پاک و حال ہوگا، اس سے کہ وہ مردہ نہیں ہے۔

۸۵- ثانیہ کے مرے ایک رمد دیا ذبح شدہ جانور سے نکالے ہو ام ذبح حال ہوگا، اس لئے کہ جو جانور ذبح ہوتا ہے ان کے مرے ایک حال اور حرام ہونے کی تقسیم نہیں ہے، بلکہ ان سب کا کھانا مباح ہے، سوائے اس کے جو زہر ملا ہو جیسے کہ چھلکا کہ وہ جس کے سے مضر ہو اس پر حرام ہوگی، اسی طرح اگر اس کا اندر مضر ہو تو حرام ہے ورنہ نہیں، دیا ان کے مرے ایک اعتبار ضرر کا ہے اور نوادی نے صراحت کی ہے کہ حرام رمد جانور کا اندر پاک اور حال ہے، اس کا پاک ہونا تو اس لئے کہ وہ پاک جانور کی اصل ہے (۱) اور اس کا حال ہونا اس لئے کہ وہ گند نہیں ہے، لیکن ابن القری "الربض" میں لکھتے ہیں کہ

(۱) یعنی اس لئے کہ ثانیہ کے ذبح کی ضرورت نہ ہے علاوہ اس کے کہ اس وقتوں سے یہ ان میں سے کسی ایک پیدا ہونے کے علاوہ جانور پاک ہے جب تک کہ وہ رمد ہو جیسا کہ نجاسات کے باب میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔

حرام جانور کے اعضے میں تردد ہے<sup>(۱)</sup>۔

اور حنا بلہ نے صراحت کی ہے کہ حرام جانور کا اعضا ناپاک ہے، اس کا کھانا حلال نہیں اور اس پر جن چیزوں سے استدلال کیا ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ اعضا جانور کا جزء ہے تو سب جانور حرام ہوگا تو اس کا جزء بھی حرام ہوگا<sup>(۲)</sup>۔

دوم - دودھ:

۸۴ - دودھ گزردہ جانور سے نکلا ہے تو وہ کھانے کے حلال مکرہ اور حرام ہونے میں اس کے گوشت کے تابع ہے۔ اور حرام سے آدمی مستثنیٰ ہے، اس کا دودھ مباح ہے، اگرچہ اس کا گوشت حرام ہے، کیونکہ اس کے حرام ہونے کی وجہ اس کا اکرام ہے نہ کہ اس کی خباثت، اس پر حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنا بلہ سب کا اتفاق ہے۔

در حنفیہ حرام یا مکرہ سے گھوڑے کا استثناء یا ہے، اس قول کی بنیاد پر جو امام ابوحنیفہ سے نقل کیا گیا ہے کہ وہ حرام ہے یا مکرہ ہے تو اس اعتبار سے اس کے دودھ کے سلسلہ میں اختلاف میں ہیں:

(۱) (دل) یہ کہ وہ گوشت کے تابع ہے، اس لحاظ سے وہ حرام یا مکرہ ہوگا۔

(دوم) یہ کہ مباح ہے، درستی صحیح ہے، اس لئے کہ گھوڑے کا حرام یا مکرہ ہونا اس کے گوشت جہاں ہوئے لی وجہ سے ہے، اس کے گوشت کی نجاست کی وجہ سے نہیں، اور گھوڑا جہاں نہیں ہے۔

(۲) بعض نے کہا کہ گھوڑا کی بات، اس کے کھانے کی ممانعت کے سلسلہ میں امام (رحمہم اللہ) کو نہ آیا یہ اتفقہ، اور الحکم کی صراحت کے خلاف ہے اگرچہ ہم اس کی صحت کے قائل ہیں اور مذہب شافعی کی کتابوں میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو اس صراحت کے خلاف ہو اور اسکی مطالبہ ۱/ ۵۷۰۔

(۳) حاشیہ ابن عابدین ۵/ ۱۹۳، البدائع ۵/ ۳۳۳ تبیین الفقہ ۱/ ۲۶۱، الخرش علی صلیب ۱/ ۸۵، نہایۃ المساج ۱/ ۲۲۶-۲۲۷، المجموع الملووی ۲/ ۵۵۶، اسکی مطالبہ ۱/ ۵۷۰ مطالبہ بولی انبی ۱/ ۲۲۳-۲۲۴۔

اور عشاء، طاب اس اور زہری سے یہ دونوں ہے کہ انہوں نے پالتو گدھوں کے دودھ کے سلسلہ میں رخصت دی ہے، مگر حنا بلہ جانور کے دودھ کے بعد اس سے دودھ نکال ہے تو وہ حلال ہے، اس پر سب کا اتفاق ہے۔

در الزمر مرد و عورت سے نکلا ہے تو جو حضرات اس کے قائل ہیں کہ انسان مرنے کے بعد ناپاک نہیں ہوتا ان کے رد ایک وہ حنا بلہ ہے<sup>(۱)</sup>، اسی طرح بعض وہ حضرات جو اس کے قائل ہیں کہ وہ مرنے کے بعد ناپاک ہو جاتا ہے، مثلاً امام ابوحنیفہ، اس کے رد ایک بھی حلال ہے، ماہر جوہر، مرد و آدمی کی نجاست کے قائل ہیں بین فرماتے ہیں کہ مرد و عورت کا دودھ پاک و حلال ہے۔ اس میں صائیں کا اختلاف ہے۔

در الزمر دودھ حلال مرد و جانور سے نکلا ہے مثلاً مینڈھا، تو امام ابوحنیفہ کے رد ایک وہ پاک اور حلال ہے۔

در صائیں، مالکیہ اور شافعیہ کی رائے ہے کہ وہ حرام ہے اس لئے کہ وہ نہ تن کے ناپاک ہونے کی وجہ سے ناپاک ہو گیا ورنہ تن سے مرد و جانور کا تعلق ہے جو موت کی وجہ سے پاک ہو گیا۔

جو لوگ اس کی طہارت اور بابت کے قائل ہیں ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: "وَإِنْ لَكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةٌ لِّتُؤْذِنُوا أَنفُسَكُمْ أَنَّ فِيْ نُطُوْنِهِ مِنْ بَيْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لِّبَا خَالِضًا شَاغِلًا لِّلْشَّارِبِينَ"<sup>(۲)</sup> (اور تمہارے لئے موعظی میں بھی غور درکار ہے، ان کے پیٹ میں جو دہر اور خون ہے اس کے درمیان میں سے صاف و رنگے میں آسانی سے اترنے والے دھنم تم کو پیئے کو دیتے ہیں)۔

(۱) بیات لحوظہ کی جائے کہ مالکیہ، شافعیہ اور حنا بلہ میں سے ہر ایک کے دونوں ہیں ورنہ سب کا راجح قول مرد و آدمی کا پاک رہنا ہے۔ حنفیہ کے بھی دونوں ہیں ورنہ ان کا راجح قول ناپاک رہنا ہے۔

(۲) سورہ نحل ۶۶۔

کے نزدیک وہ پاک اور حلال ہے خواہ وہ سخت ہو یا جھٹلا ہو، اس نے اس کو "اُطعمہ" پر قیاس کیا ہے جس کا پہلے گذر۔  
 "صاحبین فرماتے ہیں کہ اگر وہ سخت ہو تو اس کے ہری حصہ کو حرام رکھنا حلال ہے" اور اگر سیال ہو تو وہ پاک ہے، اس سے کہ موت کی وجہ سے اس کا برتن پاک ہو گیا، لہذا اس کا کھانا حرام ہے<sup>(۱)</sup>۔

اس سے معلوم ہوا کہ حلال جانور کے دودھ سے بنا دیا گیا پیو کر ایسے جانور کے کھ سے منجھد کیا گیا ہو جو شرعی طریقہ پر نہ پیا گیا ہو تو وہ بالاتفاق پاک اور حلال ہے، اور اگر مردہ جانور کے کھ سے منجھد ہو تو اس میں اختلاف ہے۔

چہارم: نین (مادہ جانور کے پیٹ میں پرورش پانے والے بچے):

۸۶- حلال جانور کا نین اگر مردہ یا مردہ جانور سے نکلا ہو تو صرف اسی صورت میں حلال ہوگا جبکہ اس کو ذبح کرنے کا موقع ملے، اور شرعی طریقہ پر نہ پیا جائے۔

۸۷- اگر ایسے جانور سے نکلا ہو جس کو شرعی طریقہ پر نہ پیا گیا ہو، تو وہ نین اختیار کرنا ہیضہ دہی تو یہاں، حلال نہیں ہیں:

(پہلی حالت): یہ ہے کہ نین روح سے قبل نکلے، اس طور پر کہ وہ منجھد خون ہو یا گوشت کا لقمہ ہو یا ناقص خلقت نہیں ہو تو (ان صورتوں میں) جمہور کے نزدیک حلال نہ ہوگا، اس سے کہ وہ مردہ ہے، یہ نیکہ موت میں پہلے سے زندگی کا ہوا اثر طبعی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَكُتْمُ أَمْوَاتِهِمْ فَأَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ

(۱) البدائع ۵/۳۳۵ شرح علی غلیل ۸/۵۸۵ المعنی مع حاشیہ الشرح الکبیر ۶/۶۶۱، الشرح الکبیر حاشیہ المعنی ۳/۳۰۳ مطالب ولی المعنی ۱/۲۳۳، ہدایہ کتاب ۱/۲۲۷۔

اور وہ اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے وہ کی صفت ناقص بیان فرمائی ہے، لہذا وہ طرف کی نجاست کی وجہ سے پاک نہ ہوگا، اور دوسری صفت "سائغہ" (خلق سے نیچے آسانی سے اترنے والی) یہ سائغہ ہی ہے اور اس کا تقاضا ہے کہ حلال ہو اور تیسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعہ ہم پر حساب بتایا ہے، اور احسان حلال کے ذریعہ ہوتا ہے نہ کہ حرام کے ذریعہ<sup>(۱)</sup>۔

سوم- رُخ (بکری کے دودھ پیتے بچے کی آنت سے نکالی ہوئی چیز):

۸۵- اٹھ (۲) ایک سفید صغریٰ مادہ ہے جو چوڑے کے برتن میں ہوتا ہے اور اسے بکری کے دودھ پینے والے بچے یا حاصل کے پیٹ سے نکالا جاتا ہے، اس میں سے تھوڑا سا تازہ دودھ میں ڈالا جاتا ہے تو وہ منجھد ہو جاتا ہے اور گاڑھا ہو کر بن جاتا ہے، بعض شہروں میں لوگ اسے (مجنہ) کہتے ہیں اور اٹھ کے چوڑے ہی کو اوجھ کہتے ہیں، جب جانور کھس چکا ہے۔

تو اٹھ اگر ایسے جانور سے پیا جائے جسے شرعی طریقہ پر نہ پیا گیا ہو تو منجھد، مالمیہ، مافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک پاک اور حلال ہے اور اگر اٹھ مردہ جانور سے یا غیر شرعی طریقہ پر ذبح کئے گئے جانور سے پیا گیا ہے تو جمہور کے نزدیک وہ پاک اور حرام ہے، اور امام ابوحنیفہ

(۱) البدائع ۵/۳۳۵ حاشیہ ابن ماجہ ۵/۱۳۵، تجرید الفقہ ۱/۲۶۱، شرح کفر اللہ لا تقی ۲/۶۶۱، الشرح علی غلیل ۸/۵۸۵ المعنی مع حاشیہ الشرح الکبیر ۶/۶۶۱، الشرح الکبیر حاشیہ المعنی ۳/۳۰۳ مطالب ولی المعنی ۱/۲۳۳، ہدایہ کتاب ۱/۲۲۷۔

(۲) الفصیحہ ۱/۲۲۷ کے کسرہ فون کے مکون، قاء کے فتوہ اور طاعے ہمدانی تصدیق کے ساتھ ہی اور ہمدانی تصدیق کے بھی اور اس میں منجھ (حیم) کے کسرہ ہونوں کے مکون کے ساتھ بھی کہا جاتا ہے۔

يُحْيِيكُمْ“ (۱) اور تم محض بے جان تھے سو تم کو جاندار کیا پھر تم کو موت دیں گے، پھر زندہ کریں گے۔

پس اللہ تعالیٰ کے قول ”كُنْتُمْ فُتُوٰا“ (تم مرد تھے) کے معنی یہ ہیں کہ تم بغیر زندگی کے مخلوق تھے اور یہ ان میں روح چسکے جانے سے قبل کی حالت ہے۔

(دوسری حالت) یہ ہے کہ وہ روح کے بعد طے ہوں اور پرک کامل خلقت میں ہو (خود اس کے بال طے ہوں یا نہ طے ہوں) اس حالت کی بھی چند صورتیں ہیں:

(پہلی صورت) یہ ہے کہ وہ زندہ طے اور زندگی پائدار ہو تو اس صورت میں اس کو ذبح کرنا واجب ہے، تو اگر ذبح سے قبل مر جائے تو وہ بالاتفاق مرد ہے۔

(دوسری صورت) یہ ہے کہ وہ زندہ طے اور مرد کی مذبح جانور جیسی ہو، تو اگر ہمیں اس کو ذبح کرنے کا موقع مل جائے اور اس کو ذبح کریں تو بالاتفاق حلال ہو جائے گا، اور اگر ذبح نہ کیا گیا تو بھی ٹائمیہ اور حنابلہ کے نزدیک حلال ہوگا، اس لئے کہ مذبح کی زندگی نہ ہونے کی طرح ہے، تو گویا یہ ایسا ہے کہ وہ اپنی ماں کے ذبح کی وجہ سے مر گیا ہو۔

امام ابو یوسف، امام محمد کے نزدیک مرد مرد طے اور اتنا محنت نہ ملے کہ اس کو ذبح یا جائے اور وہ مر جائے تو حلال ہے، اور یہ صاحبزادوں کے اس قول پر تفرق ہے کہ جن میں کا ذبح اس کی ماں کے ذبح سے ہو جاتا ہے۔

امام لکھنوی مانتے ہیں کہ اگر ماں کے ذبح میں حلیہ کریں نہیں وہ اس سے قبل ہی مر جائے تو حلال ہوگا، اس لئے کہ ایسی صورت میں اس کی زندگی زندہ نہ ہوے کے درجہ میں ہے اور گویا کہ وہ اپنی

ماں کے ذبح کی وجہ سے مرد نکلا، لیکن انہوں نے اس صورت میں اس کے حلال ہونے کے لئے یہ شرط لگائی ہے کہ اس کے جسم پر بال نکل آئے ہوں، اگرچہ پورے طور پر نہ نکلے ہوں اور اس کے سر اور آنکھ کے بال کا ہونا کافی نہیں۔

(تیسری صورت) یہ ہے کہ مرد طے اور معلوم ہو کہ اس کی موت اس کی ماں کے ذبح سے قبل ہوئی ہے، تو اس صورت میں بالاتفاق حلال نہ ہوگا، اور ماں کے ذبح سے قبل اس کی موت واقع ہونے کا پتہ چند امور سے چل سکتا ہے: ایک یہ ہے کہ وہ اس کے پیٹ میں حرکت کر رہا ہو، اور ماں کو مار دجائے تو جنس کی حرکت ختم ہو جائے، پھر اس کو ذبح کیا جائے اور وہ مرد طے اور دوسرے یہ ہے کہ اس کا سر مرد طے پھر اس کی ماں کو ذبح کیا جائے۔

(چوتھی صورت) یہ ہے کہ وہ اپنی ماں کے ذبح کی کچھ مدت بعد طے، اس لئے کہ ذبح کرنے والے نے اس کے نکالنے میں سستی اور تاخیر کی تو ایسی صورت میں بھی وہ بالاتفاق حلال نہ ہوگا، اس لئے کہ اس میں شک ہے کہ اس کی موت اس کی ماں کے ذبح کی وجہ سے ہوئی ہے یا اس کے نکالنے میں تاخیر ہو جانے کی وجہ سے دم گھٹ جائے سے ہوئی ہے۔

(پانچویں صورت) یہ ہے کہ وہ اپنی ماں کے ذبح کے فوراً بعد مرد حالت میں نکلے اور یہ پتہ نہ چلے کہ اس کی موت ذبح سے قبل ہوئی ہے، جس غائب مان یہ ہو کہ اس کی موت ذبح کے جب واقع ہوئی ہے، کسی اور سے سبب سے نہیں، اسی صورت میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے، امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد، امام یوسف، امام محمد، مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ اور صحابہ وغیرہم میں سے جمہور فقہاء مانتے ہیں کہ اس کے کمانے میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ مالکیہ سے بولنے کی شرط لگانی

ہے اور یہ بہت سے صحابہ کا مذہب ہے۔

۱۔ امام ابو حنیفہ ورجو لوگ ان کے ساتھ میں ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: "خُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْمَةُ" (تم پر مردہ مردہ حرام نہیں کیا گیا ہے)۔ اور جوئیں پنی ماں کے فحش کے بعد زہ نہ پایا یا حیوہ ہے اور اس قول کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ نیشن کی زہ کی مستغنی ہے، اس سے کہ اس کی ماں کی موت کے بعد اس کے باقی رہے کا قصور یہاں سنا ہے لہذا اس کا دغ رہا بھی مستغنی طور پر ہوگا۔

۲۔ امام ابو یوسف، امام محمد اور جمہور فقہاء کی دلیل نبی ﷺ کا یہ قول ہے: "ذَكَاتُ الْحَمِيمِ ذَكَاتُ امَةٍ" (۱) (نیشن کی ماں کا دغ ہی اس کا بھی دغ ہے)۔ اس حدیث کا تفسیر یہ ہے کہ اس کی ماں کے فحش سے وہ بھی مذہب ہو جائے اور اس کی دغ کی دلیل یہ ہے کہ وہ حقیقتہً "مردہ" پنی ماں کے تابع ہے۔ حقیقتہً تابع ہونا وظاہ ہے اور اس سے کہ اس کی ماں کی نچ سے اس کی نچ ہو جاتی ہے اور اس نے بھی کہ ماں کا نیشن اس کی آزادی سے آزاد ہو جاتا ہے، اور تابع میں حکم اصل کی سب سے ثابت ہوتا ہے، اس کے لئے ماں کا دغ سبب شرط میں ہے تاکہ تابع اصل نہ اس جائے (۲)۔

مضطر (مجبور) کا مردہ وغیرہ کو کھانا:

۸۔ مسند ابی داؤد کا اس حدیث پر حواش ہے کہ مضطر کے لئے مردہ وغیرہ کا کھانا مباح ہے، اور اللہ تعالیٰ سے قرآن کریم میں پانچ مقامات

(۱) حدیث: "ذَكَاتُ الْحَمِيمِ ذَكَاتُ امَةٍ" کی روایت ترمذی نے کی ہے اور الفاظ اس حدیث کے ہیں، یزید اور ابو داؤد اور ابن ماجہ نے اس کی روایت حضرت ابو سعید خدری سے کی ہے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے (تحتہ الاحوذی ۵/۸۲۵، مجمع کردہ انتقایی، عون المعبود ۳/۶۲-۳ طبع المکتبۃ السنن ابن ماجہ ۴/۱۰۶ طبع مکتبۃ المدینہ)۔

(۲) ابن ماجہ ۵/۹۳، جوہر الاکلیل ۱/۲۱۶، بیرونی المجتہد ۲/۲۲۲، حاشیہ قلیونی وغیرہ ۳/۲۶۲، انہی ۸/۵۷۸-۵۸۰۔

میں حرام چیزوں کی طرف محتاج و مجبور ہو جانے کا ذکر فرمایا ہے:

(۱) (اول) سورہ بقرہ کی آیت ۱۷۳ اس میں مردہ وغیرہ کی حرمت کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا گیا: "فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ بِإِلَافَةِ عَفْوٍ وَرَحْمَةٍ" (پھر بھی جو شخص بے تاب ہو جائے بشرطیکہ نہ تو صاحب لذت ہو نہ تباہ کرنے والا ہو اس شخص پر کچھ نادمیں، واقعی اللہ تعالیٰ بڑا غفور اور رحیم ہے)۔

(دوم) سورہ مائدہ کی تیسری آیت، اس میں مردہ وغیرہ کے حرام ہونے کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا گیا: "فَمَنْ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَعَانِفٍ لِإِثْمِهِ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ" (پھر جو شخص شدت کی بھوک میں بے تاب ہو جائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والے ہیں، رحمت والے ہیں)۔

(سہم) سورہ انعام کی آیت ۱۴۵، اس میں مردہ وغیرہ کے حرام ہونے کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا گیا: "فَمَنْ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ" (پھر جو شخص بے تاب ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ تباہ کرنے والا ہو تو واقعی آپ کا رب غفور اور رحیم ہے)۔

(چہارم) سورہ انعام کی آیت ۱۱۹، اس میں ہے: "وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِّرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَضَّلَ لَكُمْ مِمَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرَّتْكُمْ إِلَيْهِ" (مگر تم کو کون اس کا باعث ہو سکتا ہے کہ ایسے جانور میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام یاد کیا ہو، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ان سب جانوروں کی نصیص بتلادی ہے جس کو تم پر حرام کیا ہے، مگر وہ بھی جب تم کو سخت ضرورت پر جائے تو حلال ہیں)۔

(پنجم) سورہ نحل کی آیت ۱۱۵، اس میں مردہ وغیرہ کے حرام

دیکر ہری آیات میں یا یا ہے (۱)۔

۸۹- اور سنت نبوی میں جوہ رد ہے اس میں سے ایک روایت وہ ہے جسے جوہ قدس نے روایت کیا ہے: ”قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنَّا بَلَوْضُ نَصِيْبًا مَخْمَصَةً، فَمَا يَحِلُّ لَنَا مِنَ الْمَيْمَةِ؟ فَقَالَ اِذَا لَمْ تَصْطَبِحُوا وَلَمْ تَغْتَبِقُوا وَلَمْ تَحْتَضُوا بَقْلًا فَشَأْنُكُمْ بَهَاءٌ“ (۲) (وہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم ایسی زمین میں ہیں جہاں ہمیں شہیہ بھوک لاحق ہوتی ہے تو مرد و عورتوں میں سے ہمارے لئے یا حال ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تمہیں صبح، شام کھانے پینے کی معمولی چیز ساگ سبزی بھی نہ ملے تو تم مرد و عورت کھا سکتے ہو)۔

توضیحات سے یا مضمون ہے؟ اور جس صورت کی میوہ پر حرام مباح ہو جاتی ہے، اس کی حد یا ہے، درمیانہ رکی مہر سے جو حرام چیزیں مباح ہو جاتی ہیں ان کی تمییزات یا ہیں اور متعدد حرام چیزیں مباح ہو جاتی ہیں تو ان (کے استعمال) کی ترتیب یا ہوگی اور پھر پیٹ کھانا یا نوشہ کے طریقہ کار میں سے ساتھ رکھنا یا نہ ہے یا نہیں؟ اور ان کے علاوہ دیگر مسائل میں فقہاء کا اختلاف ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

مرد اور غیرہ کے مباح ہونے کا مقصد کیا ہے:

۹۰- مرد اور غیرہ کے مباح ہونے کا مقصد کیا ہے؟ اس میں فقہاء کا

(۱) یہی حکمت سے پر آیات مرد و عورتوں میں اس کے ششائی احکام کے لاندے کی بنیاد تھی، یعنی وہ قاعدہ جس کو فقہاء نے اپنے قول: ”مطلوبات تہیج الحکومات“ سے تعبیر کیا ہے (الاشاہد والظاہر لا یجوز لہم بحلیۃ الخوی ۸۱، مجلہ احکام اسلامیہ و شریعتیہ دفتر ۲۱) اور اس کی وجہ سے شریعت تمام استثنائی ظروف و حالات سے ہم آہنگ ہو گئی لیکن ضرورت کے کچھ تقنی حدود اور معیار ہیں چنانچہ یہاں تک ہے کہ مرد و عورت کے کچھ تقنی حدود مباح کرنے کا ارادہ کیا جائے وہ حقیقت میں بھی ضرورت ہو (کینٹل)۔

(۲) حضرت ابوہریرہ کی حدیث: ”اِذَا لَمْ تَصْطَبِحُوا وَلَمْ تَغْتَبِقُوا“

ہونے کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا ”یَا“ فَمِنْ اَصْطَرَّ غَيْرَ مَا يَخُذُ وَلَا عَادَ فَإِنَّ اللَّهَ عَفُوٌّ رَحِيمٌ“ (پھر جو شخص کہ بالکل بے قرار ہو جائے بشرطیکہ کہ طالب لذت نہ ہو اور نہ حد سے تجاوز کرنے والا ہو تو اللہ تعالیٰ بخش دے گا اور اللہ مہربان کرنے والا ہے)۔

۸۸- پس اللہ تعالیٰ کے قول: ”فَمِنْ اَصْطَرَّ“ کے معنی یہ ہیں کہ جسے ضرورت مرد اور غیرہ کے کھانے پر مجبور کر دے، مثلاً اس طور پر کہ اگر وہ سے نہ کھائے تو اس کو اپنی جان یا بعض اعضاء پر ضرر لاحق ہونے کا اندیشہ ہو۔

(دیکھو) وہ ہے جو مرد و عورت کے کھانے میں مرد سے پرہیز کرے، اس طور پر کہ وہ مرد سے مضطر ہو کہ وہ اپنے آپ کو ترجیح دے اور وہ کہیں مرد و عورت دیکھا جائے مرد مرد بھوک کی وجہ سے مر جائے۔

اور ایک قول یہ ہے کہ باغی وہ ہے جو سہ و غیرہ میں مباح ہو، اس سلسلہ میں اختلاف آگے آئے گا (فقہ ۱۰۰)۔

(عادی) وہ ہے جو اس مقدار سے زیادہ کھالے جس سے جان بچ جاتی ہے اور مرد و عورت کو چاہے یا اس کی کی نہ سے ریا د کھالے، اس میں اختلاف ہے جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔

(درمختصر) شدت کی بھوک ہے اللہ تعالیٰ کے قول میں ”فَمِنْ اَصْطَرَّ“ کی قید اس حالت کو یاں کرے کے لئے ہے جس میں مضطر رکالوں کی حالت سے ہوتا ہے، اور اس کا مقصد اس حالت سے پرہیز کرنا نہیں ہے جس میں بھوک نہیں ہوتی ہے، اس لئے کہ بھوک کے علاوہ ہری حالت میں جو شخص مضطر ہو اس کے لئے بھوک کے مضطر کی طرح کھانا حال ہے۔

(لمتی نہ لہر شہ) وہ ہے جو نادر کی طرف مائل ہو، یعنی جس کا مقصد حرام کا ارتکاب کرنا ہو اور یہی وہ اور بنامت عدوان ہے جس کا



يَطْوِفُ بِهِمَا<sup>(۱)</sup> (پیشہ صفا و مرود و مٹھلہ یا دگار حد مذکی میں، سو جو شخص حج کرے بیت اللہ طایا عمر و ترے س پر، رہی نانا ڈنیں، اس دنوں کے درمیان طواف کرنے میں)۔

ہیں صفا اور مرود کے درمیان سعی کرنے سے گناہ کی نئی ایک عام معصوم ہے جسے اس میں سے خاص کیا گیا ہے جو اس کے جوہر پر فرضیت پر ملاست کرتی ہے<sup>(۲)</sup>۔

مباح کرنے والی ضرورت کی حد:

۹۲- جو بزرگ اس نکتے میں: بیت میں مذکور ضرورت کا معنی یہ ہے کہ اس کو کھانا چھوڑنے کی وجہ سے اپنی جان یا بعض اعضاء پر ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو اس کے تحت "معنی" آتے ہیں:

(اول) یہ کہ ایسی صورت پیش آئے کہ اس کو مرود کے علاوہ کچھ اور نہ ملے۔

(دوم) یہ کہ مرود کے علاوہ (کھانے کی) دوسری چیز موجود ہو لیکن اس سے اس کے کھانے پر ایسی دشمنی کے ساتھ مجبور کیا جائے کہ وہ اس سے اپنی جان یا بعض اعضاء کے تلف ہونے کا خطرہ محسوس کرے، اور ہمارے نزدیک آیت سے یہ دونوں معنی مراد ہیں، اس لئے کہ اس میں ان دونوں کا احتمال ہے<sup>(۳)</sup>۔

۹۱- جو حضرت، جب ہوئے کے قابل میں من قال قہ تعالیٰ کے قول: "فلا اثم علیہ" (اس پر کوئی گناہ نہیں ہے) کے منافی نہیں ہے، اس سے کہہ سکتے ہیں گناہ کی نئی عام ہے، جو مرود جوہر کی دونوں حالتیں اس میں داخل ہیں، لہذا مرود جوہر کے ساتھ اس کی تخصیص کے ساتھ میں کوئی تریہ پایا جائے گا تو اس پر عمل یا جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے: "ان الضعفاء والمروءة من شعائر اللہ فمن حَجَّ البیتِ أو اعتمر فلا جناح علیہ ان

خلاف ہے، بعض حضرات فرماتے ہیں کہ مقصود کھانے اور نہ کھانے کا جوڑ ہے، اس سے کہ اللہ تعالیٰ کے قول: "فلا اثم علیہ" (اس پر کوئی گناہ نہیں ہے) سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے اور یہ قول بعض مالکیہ شافعیہ و حنبلیہ کا ہے۔

اور دوسرے فقہاء فرماتے ہیں کہ منظر کے لئے مرود وغیرہ کے مباح ہونے کا مقصد یہ ہے کہ اس کا کھانا واجب ہے، خیر کا یہی مذہب ہے، مالکیہ، شافعیہ و حنبلیہ کا راجح قول بھی یہی ہے۔

۱۱- اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "ولا تملوا أنفسکم" (۱) نیز ارشاد ہے: "ولا تقوا ما یبدیکم الی النہیکۃ" (۲) اور اپنے آپ کو اپنے ماحوس تباہی میں مت ڈالو۔

۱۲- اس میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص (حالت اضطرار میں) مرود وغیرہ کے کھانے کو چھوڑ دے یہاں تک کہ مرود سے اپنی جان کو قتل کرنے والا ہو، اپنے آپ کو مہاکت میں ڈالنے والا شمار کیا جائے گا، اس سے کہہ سکتے ہیں کہ مرود یا مٹھلہ ہے جو انسان کی طرف منسوب ہوتا ہے۔

۹۱- جو حضرت، جب ہوئے کے قابل میں من قال قہ تعالیٰ کے قول: "فلا اثم علیہ" (اس پر کوئی گناہ نہیں ہے) کے منافی نہیں ہے، اس سے کہہ سکتے ہیں گناہ کی نئی عام ہے، جو مرود جوہر کی دونوں حالتیں اس میں داخل ہیں، لہذا مرود جوہر کے ساتھ اس کی تخصیص کے ساتھ میں کوئی تریہ پایا جائے گا تو اس پر عمل یا جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے: "ان الضعفاء والمروءة من شعائر اللہ فمن حَجَّ البیتِ أو اعتمر فلا جناح علیہ ان

= روایت احمد (۲۱۸/۵ طبع المصنف) کے کی ہے جس سے مجمع الخوارج میں فرمایا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں (۵۰/۵ طبع المصنف)۔

(۱) سورہ مائدہ ۳۹۔

(۲) سورہ بقرہ ۱۹۵۔

(۱) سورہ بقرہ ۱۵۸۔

(۲) الدر المنثور بحاشیہ ابن ماجہ ۲۱۵/۵، لشرح الکبیر ۳۲۳-۳۲۴، حاشیہ فقہوی علی شرح الترمذی علی فہرست ۲۲۶/۲، نہایۃ المحتاج ۵۰/۸، مجمع ۵۳۰/۳۔

(۳) احکام القرآن للجصاص ۱۵۰/۱۔

(۴) حاشیہ ابن اللہ وضع عن اصحابی، کی روایت ابن ماجہ (۶۵۹/۱) طبع

اپنے تجر بہ عمل نہیں کرے گا، اور جس حجر نے کہا کہ پ تجر بہ عمل کرے گا، خاص طور پر ہب، لہ سو بود نہ ہو، ک۔  
 حنا بلہ فرماتے ہیں کہ ضرورت صرف یہ ہے کہ تلف ہو جانے کا اندیشہ ہو، اس سے کم نہیں، یہی صحیح مذہب ہے، اور یکتوں یہ ہے کہ تلف اور ضرر دونوں کا خوف اس میں داخل ہے، اور یکتوں یہ ہے کہ ضرورت یہ ہے کہ تلف ہوئے کا یا ضرر پہنچنے کا یا مرض لاحق ہونے کا، اور ہوا ساقیوں سے اس طرح کٹ جانے کا خوف ہو کہ اس کی وجہ سے ملاکت کا اندیشہ ہو<sup>(۱)</sup>۔

ان محرمات کی تفصیل جو ضرورت کی وجہ سے مباح ہو جاتی ہیں:

۹۳- سابقہ آیات میں جن مایا، کے حرم ہونے کا تذکرہ ہے یعنی مرد، خون، خنزیر کا دشت اور وہ جانور جس کے ذبح کرتے وقت غیر لہہ نام یا یا ہو، گلا گھونٹ کر مار ہو، چوٹ کھا کر، اور سے کر کر، دوسرے جانور کے سینک سے مراد ہو، اور جسے دندے نے کھایا ہو، اور جسے بتوں کے استخوانوں پر ذبح کیا گیا ہو، ضرورت کے وقت یہ تمام چیزیں بالاتفاق مباح ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح مرد و زندہ جانور جو حامل نہیں ہے، مضطر کے لئے اس کے کھانے تک رسائی حاصل کرنے کے لئے ذبح کے ذریعہ یا بغیر ذبح کے اسے قتل کرنا جائز ہے۔ اسی طرح حیوانات کے علاوہ وہ چیزیں جو نجاست کی وجہ سے حرام ہیں، وہ بھی حامل ہو جاتی ہیں، اور اس کی مثال تریاق ہے جس میں شراب اور سامپ کا گوشت ہوتا ہے۔ لیکن وہ چیزیں جو اس بنا پر حرام ہیں کہ ان کے کھانے سے انسان

اللہ تعالیٰ نے میری مت سے ملٹی، اور بھول، اور اس عمل کو معاف کر دیا ہے جس پر سے مجبور کیا جائے) اور ”در مختار“ کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ضرورت میں ملاکت کا اندیشہ اور کھڑے ہو کر نماز پڑھنے یا روزہ رکھنے سے عاجز ہونے کا اندیشہ داخل ہے<sup>(۱)</sup>۔

اور مالکیہ کی کتاب ”شرح الصغیر“ میں ضرورت کی تفسیر یہ کی گئی ہے کہ ملاکت یا شدت ضرر کا اندیشہ ہو<sup>(۲)</sup>۔

اور ثانی نے ”نہیۃ الخائف“ میں اس کی تفسیر یہ دی ہے کہ موت یا مرض کا اندیشہ ہو یا ان کے علاوہ ایسی تکلیف کا اندیشہ ہو جس کی وجہ سے تنہم مباح ہو جاتا ہے، اسی طرح چلنے سے عاجز ہو جانے یا ساقیوں سے پیچھے رہ جانے کا اندیشہ ہو، اور اس سے اس کی وجہ سے ضرر لاحق ہو، اسی طرح بھوک اگر اس سے اس وجہ مشقت میں ڈال دے کہ وہ اس پر صبر نہ کر سکے (اسے بھی ضرورت میں شامل یہ ہے)۔

اور جس تکلیف کی وجہ سے ثانیہ کے نزدیک تیمم کرنا مباح ہوتا ہے وہ مرض کا لاحق ہو جانے یا اس کا نہ ہو جائا مستحکم ہو جانا ہے یا اس کی مدت کا یہ وہ ہو جانا ہے یا کسی ظاہری عضو میں کسی فاشش عیب کا لاحق ہو جانا ہے، بخلاف اس فاشش عیب کے جو باطنی عضو میں لاحق ہو، اور ظاہری عضو وہ ہے جو کام کرنے کے وقت خلاء ہوتا ہے، مثلاً پتہ، د، وٹوں ہاتھ، اور باطنی عضو وہ ہے جو اس کے برخلاف ہو۔

اور اس سلسلہ میں ثانیہ سے مروی ہے کہ حامل؛ اگر کے قول پر اعتماد کیا جائے گا اور اگر مضطر علم طلب کا جائز ہو تو وہ اپنے علم کے مطابق عمل کرے گا، اور اگر محض تجر بہ کار ہے تو رٹی کے قول کی رو سے

نہیۃ الخائف کے کہ ہے اور ابن حجر نے کہا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں (فیض القدیر ۲/۲۹۷ طبع المکتبۃ النجاریہ)۔

(۱) الدر المختار ۲/۵۵۱۔

(۲) شرح الصغیر ۱/۲۲۳۔

(۱) نہیۃ الخائف ج ۱/۵۰۸، لکھنؤ کی علی بن کاسم ۹۱-۹۲۔

(۲) المعجم ۳/۵۳۱۔

ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مضطر کے لئے حرمت کے مباح ہونے کے لئے مختلف مذاہب کے متنباء نے جن شرعی شرائط کا حاطہ کیا ہے اس کی اقسامیں تین ہیں:

(۱) وہ عام شرائط جو فطراری تمام حالتوں میں فقہی مذاہب کے درمیان مشترک ملتی ہیں۔

(۲) وہ عام شرائط جن کا بعض مذاہب نے اعتبار کیا ہے اور دوسرے مذاہب نے نہیں یا ہے، اس کا بیان درج ذیل ہے:

(اول) وہ عام شرائط جو متفق علیہ ہیں:

۹۶- مضطر کے لئے مردار وغیرہ کے مباح ہونے کے واسطے عام طور پر تین شرطیں ملحوظ رکھی گئی ہیں:

(اول) یہ کہ وہ حامل کھانا نہ پائے، خواہ ایک ہی قلمہ کیوں نہ ہو، اگر وہ ایک قلمہ بھی حامل کھانا پائے گا تو پہلے اس کا کھانا واجب ہوگا، پھر اگر اس سے کام نہ چلے تو اس کے لئے حرام حامل ہوگا۔

(دوم) یہ کہ وہ موت کے اس درجہ پر پہنچ نہ ہو گیا ہو کہ اسے کھانا کھانے سے قاصر نہ ہو اگر وہ اس حالت میں پہنچ گیا ہے تو اس کے لئے حرام حامل نہ ہوگا<sup>(۱)</sup>۔

(سوم) یہ کہ وہ کسی مسلمان یا ذمی کا مال یعنی حامل کھانا نہ پائے، اس شرط میں قدرے تفصیل ہے، جس کا بیان درج ذیل ہے:

۹۷- حنفی فرماتے ہیں کہ اگر مضطر بھوک کی وجہ سے موت کا خوف محسوس کرے اور اس کے اس ساتھی کے پاس کھانا ہو جو خود مضطر کی حالت میں نہیں ہے تو مضطر کے لئے جائز ہے کہ وہ اس سے قیمتا اتنی مقدار میں لے لے جس سے اپنی بھوک کو مٹا سکے، اگر اس کے پاس فی الحال قیمت ادا کرنے کے لئے کچھ نہ ہو تو وہ قیمت اس کے ذمہ

(۱) نہایۃ المحتاج ج ۸/۵۰۔

ملاک ہو جاتا ہے مثلاً زہر، تو ضرورت کی وجہ سے وہ مباح نہیں ہوتی، اس سے کہ اس کا کھانا موت میں حلدی نہ آ رہا ہو، ثانی ہے جو کبیر الکبار میں سے ہے اور اس پر تمام مذاہب کا اتفاق ہے۔

۹۴- اور شراب کے بارے میں اجتہادات مختلف ہیں، حنفیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص پیاس سے خوف محسوس کرتا ہو اور اس کے پاس اس کے علاوہ کچھ نہ ہو تو وہ اسے پے گا بین اتنی مقدار پے گا جس سے پیاس دور ہو جائے اگر یہ معلوم ہو کہ اس سے پیاس دور ہو جائے گی<sup>(۲)</sup>۔

دوسرے مذاہب، مثلاً حنفیہ، فرماتے ہیں کہ مضطر پیاس کو رفع کرنے کے لئے خالص شراب نہیں پے گا<sup>(۳)</sup>، سے صرف وہ شخص پے گا جس کے حلق میں قلمہ نہ کوئی نہ رہے، ایک ہی ہو اور وہ اسے حلق سے تارنے کے لئے شراب کے سوا کچھ اور نہ پائے<sup>(۴)</sup>۔

مضطر کے لئے مردار وغیرہ کے مباح ہونے کی شرائط:

۹۵- فقہاء نے مضطر اور اس کے استثنائی احکام کی بحث کے ذیل میں ان شرائط کو جن کی بنیاد پر یہی مضطر کے لئے مردار اور دوسری حرام چیزیں مباح ہو جاتی ہیں شرط کے عنوان سے بحث نہیں کیا ہے، بلکہ تلاش کرنے والا ان شرائط کو مسائل اور احکام کے درمیان مختلف مقامات میں پاتا ہے۔

مضطر کے حالات اور اس کے احکام سے فقہاء نے جو بحث کی

(۱) ابن ماجہ ج ۵/۲۱۵، ابی داؤد ج ۲/۲۶۷۔

(۲) مثلاً لیبۃ سے اس سے اس صورت کو مستثنیٰ کیا ہے کہ اگر اس کی پیاس اتنی بڑھ جائے کہ ہلاکت کے قریب ہو جائے تو اس صورت میں اس کے لئے اس کا پینا حلال ہے (نہایۃ المحتاج ج ۸/۱۲)۔

(۳) لشرح المنیر مع حاشیۃ المدنی ج ۱/۳۳۳ نہایۃ المحتاج ج ۸/۱۵۰، مطالب ولی ج ۱/۲۱۱، احکام القرآن للجصاص ج ۱/۱۵۰، ابی داؤد ج ۲/۲۶۷۔

دین کی حیثیت سے لازم ہوگی، اور قیمت اس پر اس لئے لازم ہوگی کہ فقہاء کے نزدیک عام مقررہ قاعدوں میں سے ایک قاعدہ یہ ہے: "الاضطرار لا یبطل حق الغیر" (۱) (فطر اور دوسرے کے حق کو باطل نہیں کرتا)۔

اسی طرح وہ اس پانی میں سے جو دوسرے کی ملکیت ہے اتنی مقدار لے لے گا جس سے پیاس دور ہو جائے۔ اور اگر پانی کا مالک سے روکے تو مضطرب اس سے بغیر اختیار کے لڑائی کرے گا۔ اس لئے کہ اس حال میں روکے والا ساتھی ظالم ہے جس پر اس ساتھی کو خود بھوک یا پیاس کا خوف ہو تو اس کے لئے کچھ حصہ چھوڑ دے گا (۲)۔

اور کسی حال چر کے سو ہو رہے جو کسی اپنے آدمی کی ملکیت ہو جو خود حالت اضطرار میں نہیں ہے، اور مضطرب اس کے لینے پر خود حالت کے ذریعہ، تاؤر ہو تو اس کے لئے یہ حائل نہیں ہے کہ مدحرام چیزوں مثلاً مرد اور شراب کے ذریعہ بھوک اور پیاس کو دور کرے۔

مالکیہ نے اس حال میں کھانے والے سے اسے قسمی، پینے کے بعد اختیار سے بڑے کو چارتر ردیا ہے، قسمی، پینے اور رائے کی صورت یہ ہے کہ مضطرب سے بتا دے کہ وہ حالت اضطرار میں ہے اور اگر وہ سے (کھا یا) نہیں، گا تو وہ اس سے لڑائی کرے گا، اس کے بعد اگر مضطرب سے قتل کرے تو اس کا خون باطل ہوگا، اس لئے کہ اس پر اپنے کھانا مضطرب پر شرف کرنا، جب تھا اور کھانے کا مالک مضطرب کو قتل کرے تو اس پر قصاص واجب ہوگا (۳)۔

۹۸- شافعیہ اور حنابلہ فرماتے ہیں کہ مضطرب دوسرے کا کھانا پانے تو اگر کھانے والا غائب ہو اور مضطرب اس کے مدد کو کچھ اور نہ پانے تو وہ اس میں سے کھا لے گا، اور اگر وہ چیز مشکی ہے تو قدرت حاصل ہو جانے کی صورت میں اس کے مثل تاواں دے گا، اور اگر وہ چیز قیمتی (یعنی غیر مشکی) ہو تو اس کی قیمت تاواں دے گا تاواں کا حکم مالک کے حق کے تحت کی خاطر ہے اور اگر اس کا مالک موجود ہو، کتو کر وہ خود بھی مضطرب ہو اور کھانا اس کی ضرورت سے فاضل نہ ہو تو اس پر پینے مضطرب کے لئے اس کا شرفی کرنا لازم نہ ہوگا، بلکہ وہ خود اس کا زیادہ مستحق ہے، اس لئے کہ حدیث ہے: "ابداً بنفسک" (۴)۔

(اپنی ذات سے شرف نہ کرنا)۔ لیکن اگر پہلا مضطرب مسلمان اور دوسرا غیر اپنی ذات پر جنگی کو برداشت کرتا ہو تو اسے اپنے "پر ترجیح دینا جائز ہے، اور اگر کھانے کے مالک کو اپنی جاں بچانے کے بعد رکھانے کے بعد کچھ بیچ جائے تو پہلے کے لئے اسے شرفی کرنا اس پر لازم ہوگا۔

اور اگر کھانے کا مالک جو حاضر ہے مضطرب نہ ہو تو مضطرب کو کھانا اس پر لازم ہوگا، اور اگر وہ اس سے روکے یا دشمن مثل سے بہت زیادہ معاوضہ طلب کرے تو مضطرب کے لئے اس پر غلبہ پا کر چھین بیجا جائز ہے، اگرچہ اس کے نتیجے میں کھانے والے کا قتل ہو جائے۔ اس صورت میں روکنے والے کا خون رائگاں ہوگا اور اگر مالک اپنے کھانے سے دفع کرنے میں مضطرب کو قتل کر دے تو اس پر قصاص لازم ہوگا۔

اور اگر مالک مضطرب سے کھانا روکے، اور مضطرب بھوک کی وجہ سے مر جائے تو روکنے والا قصاص یا بیت کا ضمان نہ ہوگا، اس سے کہ اس

(۱) مطابق اول ایسی ۳۲۳-۳۲۴ جلد دوم ۳۳۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ج ۵/۲۱۵، ۲۱۶ اور اگر مالک نے اپنے حق سے روکے کے لئے بھیاں رسائی کرے تو ظاہر یہ ہے کہ ایسی صورت میں مضطرب کے لئے پانی جان سے دفاع کرنے کے لئے بھیاں دے کے ذریعہ اس کا مقابلہ کرنا جائز ہے (مکمل)۔

(۳) شرح منیر مع حاشیہ ۳۲۳۔

(۱) یعنی وہ اس کے سوا کچھ پانے کے علاوہ دوسری چیزیں نہ پائے۔

(۲) حدیث: "ابداً بنفسک" کی روایت مسلم (۳) ۶۹۳ طبع تہذیبی۔

نہائی (۵) ۷۰ طبع المکتبۃ النجاریہ ۷۰۔

نے کسی مہلک فعل کا کتاب نہیں کیا ہے، اور اگر مالک نے کھانے کو نہیں روکا لیکن اس نے شمن طلب کیا، خود شمن مثل سے تھوڑا زیادہ ہی ہو، تو مضطر کے لئے اس شمن پر اسے قیال کرنا لازم ہے، اور اس کے لئے اس سے لڑنا جائز نہیں ہوگا۔

اور اگر مالک نے اسے کھلا دیا اور معاوضہ کا درخواست نہیں کیا تو رائج قول کی رو سے اس کو معاوضہ نہیں ملے گا، اسے چشم پوشی پر محمول کیا جائے گا جو عام طور پر کھانے کے سلسلہ میں برتی جاتی ہے، بالخصوص مضطر کے حق میں اور ایک قول یہ ہے کہ شمن مثل اس پر لازم ہوگا، اس لئے کہ اس نے اس کی وجہ سے ملاکت سے نجات پائی، لہذا مالک اس سے بدلہ لے گا، اور اگر عوض کے ذکر کے سلسلہ میں دونوں میں اختلاف ہو جائے تو قسم کے ساتھ مالک کی بات مانی جائے گی، اس لئے کہ اگر اس کی بات نہ مانی جائے تو لوگ مضطر کو کھلانے سے معرض کریں گے، اور اس سے نقصان ہوگا (۱)۔

(دوم) وہ عام شرائط جو مختلف فیہ ہیں:

۹۹- مضطر کے لئے مرد و غیہ و جیسی حرام چیزوں کے کھانے کو مباح کرنے والی بعض شرائط میں فقہاء مذہب کا اختلاف ہے:

۱- شافعیہ سے یہ شرط کافی ہے کہ مضطر خود یا موصوم یا مدم ہو، اور اگر مضطر یا موصوم یا مدم کا خوب شرعاً رائیگاہ ہے، مثلاً حربی، مرتد اور نماز کا تارک جو قتل کا مستحق ہے، تو اس کے لئے مرد و غیہ و جیسی حرام چیزوں کا کھانا جائز نہیں جب تک کہ وہ توبہ نہ کر لے، لیکن جس کا خون ایسا رائیگاہ ہو کہ اس کی توبہ سے بھی اس کا خون معصوم نہیں ہوگا، مثلاً رائیگاہ شخص، ورنہ زنی میں کسی کو قتل کرے، ملا جس پر حاکم نے قدرت پائی ہو، ورنہ یہاں یہ ہے کہ وہ جب تک توبہ نہ کرے مرد و غیہ نہیں کھائے گا،

اور چہ اس کی توبہ اس کی جان بچانے کے لئے مفید نہیں ہے۔  
اور ایک قول یہ ہے کہ اس کے لئے مرد و غیہ کے کھانے کا حلال ہونا اس کی توبہ پر موقوف نہیں ہے (۱)۔

۱۰۰- اور شافعیہ اور مالکیہ نے ایک شرط یہ لگائی ہے کہ مضطر اپنے سفر یا اپنی اقامت میں مافران نہ ہو، اور اگر ایسا ہو تو جب تک وہ توبہ نہ کر لے اس کے لئے مرد و غیہ کا کھانا حلال نہ ہوگا۔

۱- اپنے سفر یا اقامت میں مافران وہ شخص ہے جس نے اپنے سفر یا اقامت میں معصیت کی نیت کی ہو، یعنی جس نے معصیت کی خاطر سفر یا اقامت کیا ہو، مثلاً کوئی شخص اپنے شہر سے ڈاک زنی کے ارادے سے نکلا، اسی طرح وہ شخص جس نے اپنے سفر یا اقامت سے مباح امور کا قصد کیا، پھر سے معصیت سے بدیہ، مثلاً کسی شخص نے تجارت کے لئے سفر یا اقامت کی پھر سے خیاب ہو کہ اس سفر یا اقامت کو انسانی کے لئے استعمل کرے۔

۲- جو شخص سفر کے لئے مافران معصیت کرے (۱) یہ وہ شخص ہے جس نے جائز سفر یا اقامت کے لئے مرد و غیہ کو اس کے وقت سے ناں کر دیا، رہا کر کے چند روزہ شخص ہو یا چوری وغیرہ کر کے مافران کی (تو ایسے شخص کے لئے مرد و غیہ کے کھانے کا حلال ہونا اس کی توبہ وغیرہ پر موقوف نہ ہوگا، اسی کے مثل وہ شخص ہے جو اقامت کی حالت میں مافران ہو، مثلاً کوئی شخص اپنے شہر میں کسی جائز مقصد سے مقیم تھا اور اس نے اس نوعیت کی مافران کی جس کا ذکر آ رہا ہے، تو اگر اسے اضطرار کی حالت پیش آ جائے تو اس کے لئے حرام چیز کا کھانا مباح ہوگا، اور توبہ پر موقوف نہ ہوگا (۲)۔

(۱) نہایہ الکتاب ج ۱ ص ۱۷۰، حاشیہ: بحیر فی علی صحیح ج ۲ ص ۲۰۸

(۲) نہایہ الکتاب ج ۱ ص ۱۷۰، حاشیہ: بشری علی تہذیب الکتاب ج ۱ ص ۱۸۸، خطاب اول

اسی ۱۸۸-۳۱۹ ص

نہایہ الکتاب مع حاشیہ مرشدی و بشری ص ۱۵۲، حاشیہ: بحیر فی علی صحیح ج ۲ ص ۲۰۸

## اٹھمہ ۱۰۱، اطلاق ۱-۲

ورسفر معصیت کرنے، لے کورہنے کی وجہ یہ ہے کہ مرد اور کھانا  
رخصت ہے، اور جس شخص کا سفر یا اقامت معصیت کے لئے ہو وہ  
رخصت کا اہل نہیں ہے، اور نئے مذکورہ کھانے میں معصیت پر حد  
ہو کی، ابہر یہ جائز نہ ہوگا۔

۱۰۱- یمن حنیہ ورمالہ یہ فرماتے ہیں کہ مضط میں عدم معصیت کی  
شرط نہیں ہے، اس لئے کہ نصوص مطلق اور عام ہیں (۱)۔

## اطلاق

تعریف:

- ۱- لغت میں اطلاق کا معنی ہے: چھوڑنا، آہٹ، ورتید نہ کرنا (۲)۔  
فقہاء اور اصولیوں کے نزدیک اطلاق کی تعریف مطلق کے یوں  
سے اخذ کی جاتی ہے، جس مطلق اطلاق کا اسم مفعول ہے اور مطلق وہ  
ہے جو بلا کسی قید کے ماہیت پر  
ولات کرے، یا وہ ہے جو کسی ایسی صفت کے ساتھ مقید نہ ہو جو  
دوسرے تک متعدی ہونے سے روکے (۲)۔
- اسی طرح اطلاق کا مفہوم ہے: لفظ کو اس کے معنی میں استعمال  
کرنا، معنی خود حقیقی ہو یا مجازی (۳)۔
- اسی طرح وہ نفاذ کے معنی میں بھی آتا ہے، پس تصرف کے اطلاق  
کا مطلب اس کا نفاذ ہے (۴)۔

متعلقہ الفاظ:

الف- عموم:

۲- اطلاق اور عموم میں یہ تعلق ہے سے خارج کرنے کے لئے مطلق

(۱) المصباح المیر، المعربۃ، (مطلق)۔

(۲) حاشیہ لشہاب المصباح علیٰ لریضیٰ، ۳۶۳، شرف اصطلاحات اصول  
۹۲۲/۳، جمع الجمع ۲/۳۳، مسلم الشیوخ ۱/۳۶۰، نظم المسالک  
لابن بطال المکی ۱/۱۰-۱۱، تاریخ کردہ دار المعرفہ، پاشا، البیروت، القسیمی  
۳۵۰ طبع مصطفیٰ الحلبي، حاشیہ اردو علیٰ الفصل ۲/۱۱ طبع بیروت۔

(۳) کتاب اصطلاحات اصول ۹۲۲/۳۔

(۴) الحلبي علیٰ التلخیص، کلیاتی و غیرہ ۲/۳۱۳، مغروق، اقرال، ۲۷۔

(۵) احکام القرآن للبیضاوی ۱۳/۱۳۷۔

### اطلاق ۳-۴

اور نکرہ کے درمیان فرق کی وضاحت سے ہوگی، تو بعض اصولیین کی رائے یہ ہے کہ مرد اور مطلق کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے، اس سے کہ تمام علماء اپنی کتابوں میں مطلق کی مثال نکرہ سے دیتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے (۱)۔

اور تیسرے ائمہ میں ہے کہ مطلق اور نکرہ کے درمیان عام خاص میں وجہ کی نسبت ہے اس لئے کہ یہ دونوں مثلاً تحریر رقبہ (کوئی عام آزاد کرنے) میں صادق آتے ہیں اور نکرہ عام ہو تو صرف نکرہ پایا جاتا ہے، مطلق نہیں پایا جاتا، مثلاً جب وسیع غی میں منع ہو، اور "انستر اللحمہ" (کشت شریہ) جتنی مثال میں صرف مطلق پایا جاتا ہے، نکرہ نہیں پایا جاتا (۲)۔

یہ اس صورت میں ہے جب نکرہ مطلق ہو اور نکرہ میں کوئی قید کا ہی جائے تو مطلق کے خلاف ہو جائے گا۔

#### شن مطلق اور مطلق میں:

۴- اشئ المطلق مطلق ہونے کی حیثیت سے کسی شئ کا نام ہے، اور یہ وہ ہے جس پر کسی لازمی قید کے بغیر شئ کا نام صادق آتا ہے، اسی قبیل سے مثلاً پانی کا یہ قول ہے کہ مطلق پانی سے حدیث رنج ہوتا ہے، یعنی ایسے پانی سے جس میں کسی چیز کی قید نہ ہو، اس سے اس سے نکال دیا جائے گا، اس طرح اس وقت تک کہ ایک مستقل پانی نکل جائے گا، اس لئے کہ وہ ایسے پانی میں قید لازم ہے، اس قید کے بغیر ان کو پانی نہیں کہا جاتا، اس کے خلاف سمندر کا پانی، کنیں کا پانی، آماں کا پانی وغیرہ ہے، اس لئے کہ ان میں جو قیدیں لازم نہیں ہیں،

اور عام کے درمیان تحقق کی وضاحت ضروری ہے، پس مطلق شئیوں کے اعتبار سے عام کے مشابہ ہوتا ہے جس سے مان ہوتا ہے کہ وہ عام ہے (۱)۔

لیکن یہاں پر عام اور مطلق کے درمیان فرق ہے، پس عام کا عموم فرد کو شامل ہونے والا ہوتا ہے (یعنی اس میں تمام افراد شامل ہیں)، اور مطلق کا عموم بطور بدل کے ہوتا ہے (یعنی اس میں کسی ایک غیر مضمین فرد پر حکم ہوتا ہے)، تو جن صورتوں میں مطلق پر عموم کے نام کا اطلاق کیا ہے تو وہ اس اعتبار سے ہے کہ اس کے قوت کی جگہ غیر محدود ہے۔

اور اس دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ شامل ہونے والے کا عموم کلی ہے جس میں ہر فرد پر حکم لگایا جاتا ہے، اور بدل کا عموم کلی ہے اس اعتبار سے کہ اس کے مفہوم کا نفس تصور اس میں شرکت کے واقع ہونے سے مانع نہیں ہے، لیکن اس میں ہر فرد پر حکم نہیں لگایا جاتا، بلکہ ایسے فرد پر لگایا جاتا ہے جو اس کے افراد میں سے غیر مضمین ہوتا ہے، اور بدل کے طور پر ان سب کو شامل ہوتا ہے، اور ایک دفعہ میں ایک سے زیادہ افراد کو شامل نہیں ہوتا۔

اور تہذیب الفروق میں انبائی کے حوالہ سے نقل آیا ہے کہ عام کا عموم سب کو شامل ہونے والا ہے، بخلاف مطلق کا عموم جیسے رطل (مرد) کسد (شیر) و انسان کہ یہ بدلیت کے طور پر ہیں، یہاں تک کہ اگر اس پر حرف غی یا لام متفرق ہو، مثل ہو تو وہ عام ہو جائے گا (۲)۔

#### ب- تکمیل (نکرہ بنانا):

۳- اطلاق اور تکمیل کے درمیان جو فرق ہے اس کی وضاحت مطلق

(۱) کشف الاستار ۱/۲۷۷۔

(۲) حاشیہ مسند علی الحدید ۱/۱۰۱، فہرست لای مدعیہ الامام احمد میں ۱۱۱، تہذیب الفروق ۱/۲۷۷، اشاعہ کردہ اور المعروف

(۱) ابد غشی علی منہاج الوصول فی علم الاصول ۱/۶۰ طبع مسیح، حاشیہ ۱۰۱، ابن کلدی ۵۵۸ طبع دارالاسلام، حاشیہ اشعار اللہ کی ۲۶۳۔  
(۲) تیسرے ائمہ میں ۳۲۹ طبع معنی لکھی۔

## اطلاق ۵-۷

رفع حدث اور نماز وغیرہ کے مباح کرنے کی نہیں تو حدث کے ختم ہونے یا نہ ہونے کے سلسلہ میں دورا میں ہیں:

«ل یذکر حدث تم نہ ہوگا اس لئے کہ اس نے اس کی نیت ہی نہیں کی ہے، اور یہ جمہور کی ایک رائے ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو طہارت کے صحیح ہونے کے لئے نیت کی شرط جاتے ہیں اور اس کی علت یہ بیاں کرتے ہیں کہ طہارت کی دو قسمیں ہیں حدث سے طہارت اور نجاست سے طہارت، تو اگر کوئی مطلق طہارت کی نیت کرے تو یہ حدث کو رفع نہیں کرے گی، اور جمہور کی یہ دلیل صحیح رائے ہے کہ (اس سے) حدث رفع ہو جائے گا، اس سے کہ طہارت اور وضو کا استعمال اگر مطلق ہو تو اس سے شرعی طہارت اور شرعی وضو مراد ہوتا ہے، اس لئے وہ شرعی وضو کی نیت کرنے والا قرار پائے گا (۱)۔  
حنفیہ کے مذہب کا اس مسئلہ میں کوئی غلط نہیں، اس سے کہ ان کے نزدیک وضو میں نیت سنت ہے، شرط میں ہے (۲)۔

### ب- تنہم:

۷- جمہور فقہاء کی رائے یہ ہے کہ تنہم کرنے والے نے گڑبھار کو جائز کرنے کی نیت کی ہے اور اسے مطلق رکھا ہے اور اس میں فرض یا نفل ہونے کی قید نہیں لگائی ہے تو اس اطلاق کے ساتھ وہ نفل نماز یا ہر پڑھنے والا، اور ثنائیہ کا ایک صغیر قول ہے کہ اس سے نفل نماز جائز نہ ہوگی (۳)۔

(۱) لفظ ۱۳۶ طبع لیبیا، مغربی ۱۳۰ طبع دارالعلوم الشریعہ علی السہلیہ ۱۳۵ طبع مصر، المغنی ۱۱۲ طبع السیاس، القیو ۱۳۶ طبع الدار الفانی علی طبع ۱۳ طبع دارالعلوم الجموع ۱۳۲۸

(۲) الاشیاء والاضطرار لابن نجیم رحمہ ۳۷۳ طبع دارالکتب العربیہ، البدل، الطحاوی علی مرتبی الاصلاح رحمہ ۵۶ طبع دارالایمان، الصغری علی الدرر ۱۶۶ طبع دارالطہارۃ الجموع ۱۳۲۸ طبع دارالافتاح ۱۳۹۸

(۳) الطحاوی علی مرتبی الاصلاح رحمہ ۶۰-۶۱، الصغری علی الدرر ۱۶۶، البدل، الطحاوی

اور اس قیود کے بغیر بھی ان کا استعمال ہوتا ہے، اس لئے وہ سب مطلق پائی ہیں۔

اور مطلق اسی نام ہے مٹی کا اس حیثیت سے کہ اس میں اطلاق یا قید کا کوئی حظ نہیں ہے، وہ مٹی ہے جس وہی بھی چیز پر صادق آتا ہے خود وہ مطلق ہو یا مقید، اسی قبیل سے فقہاء کا قول مطلق الماء ہے، پس اس میں پاک پانی خود پاک ہونے کے ساتھ، ہرے کو پاک کرنے والا پانی یا پاک پانی اس کے ماء و مقید پانی (مثلاً گلاب اور زعفران کا پانی)، اور مطلق پانی سب داخل ہیں۔

لہذا مطلق مطلق مطلق مطلق مطلق (جس میں مقید بھی داخل ہے) خاص ہے، اور اسی کے مثل وہ ہے جو اجمع المطلق، اور مطلق الجمع اور التمام المطلق، اور مطلق التمام و غیرہ میں کہا جاتا ہے (۱)۔

### رطاق کے موقع:

۵- علماء اصول مختلف مواقع پر اطلاق سے بحث کرتے ہیں، ان میں سے ایک مطلق کو مقید پر محمول کرنے کا مسئلہ ہے، اور دوسرے کے متقنی کا مسئلہ ہے کہ آیا وہ تکرار کے لئے ہے یا نہیں؟ آیا وہ کام کو ثوراً مجہوم دینے کے لئے ہوتا ہے یا نہیں؟ اس کی تفصیل اصولی ضمیمہ میں ہے۔

### فقہاء کے نزدیک اطلاق کے مواقع:

طہارت میں نیت کا اطلاق:

نہ- وضو و غسل:

۶- وضو کرنے والے نے مطلق طہارت یا مطلق وضو کی نیت لی،

(۱) کشف اصطلاحات الفقہاء (۱) مطلق، الاشیاء والاضطرار للسیوطی رحمہ ۳۸۲ کشف الفقہاء ۲۶، ۲۳، ابن حلیہ ۲۰، جوہر لا کلیل ۵، القیو ۱۸۸۔



ب۔ نفل مطلق :

۹۔ فتا کا اس پر اتفاق ہے کہ نفل نماز کی نیت میں مطلق نیت کرنا کافی ہے <sup>(۱)</sup>۔ اور بعض شافعیہ نے تہیۃ المسجد ورمضہ کی دو رکعتوں (تہیۃ الوضوء)۔ احرام کی دو رکعتوں طواف کی دو رکعتوں، صلاۃ الخلاء۔ اور مغرب اور عشاء کے درمیان ہفت کی نماز و سفر میں بکئے کے وقت گھر میں پڑھی جانے والی نماز و مسافر جب کسی منزل پر رہے اور اس سے رحلت ہونا چاہے اس وقت کی نماز کو بھی نفل مطلق میں شامل پایا ہے <sup>(۲)</sup>۔

ج۔ سٹن مو کدو اور تھپہ شقیں؛

۱۰۔ سنن مؤکدہ اور وقتیہ سنت نمازوں میں مطلق نیت کرنے کے سلسلہ میں فقہاء کی دو را میں ہیں:

بول: یہ کہ اس سنت مؤکدہ کی ادائیگی کے لئے مطلق نیت کرنا کافی نہیں ہے، یہ باللیہ، ثانیہ اور حابلہ کا قول ہے، صرف وہ نفل مستثنیٰ ہیں جنہیں بعض حضرات کے نزدیک نفل مطلق کے ساتھ لاحق پایا گیا ہے، اور ان کا ذکر ابھی اوپر گذرا (۲)۔

یہی قول حنفیہ کی ایک جماعت کا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ یہ اس لئے کہ فرضیت کے وصف کی طرح سنت اصل نماز پر یک زائد وصف ہے، لہذا وہ مطلق نماز کی نیت سے حاصل نہ ہوگی (۲)۔

اور اس تقیم سے فرض نماز کے سلسلہ میں مقبلا کی دہرائی میں ہے:

ایک یہ کہ فرض نماز صحیح ہے، یہ حدیث کا قول ہے، اور شافعیہ کا ایک قول ہے جسے امام الحرمین و غریبی نے اختیار کیا ہے، اس لئے کہ ہر ایک طہارت ہے جس سے نفل صحیح ہے، بعد فرض بھی صحیح ہوگا جیسے کہ پانی کی طہارت (۱)، و دھری وجہ یہ ہے کہ صلاۃ (نماز) امام حنبر ہے جس میں فرض اور نفل دونوں داخل ہیں۔

دھری رائے یہ ہے کہ اس سے فرض نماز جائز نہیں، یہ باللیہ،

حنابلہ کا قول ہے اور شافعیہ کا ایک قول ہے (۲)۔

نمذ میں نیت کا طاق:

سبب فخرش نهان

۸۔ جمہور فقہاء کی رائے یہ ہے کہ فرض کی نیت میں تعین شرط ہے۔ اور مطلق نیت کرنا کافی نہیں ہے۔ حتیٰ کہ فرماتے ہیں کہ اسی طرح واجب ثواب ہر ہو یا نہ ہو یہ عہد کو ثابت ہو، اسی طرح عہد و شرط کی نیت میں تعین شرط ہے، عہد ہو یا نہ ہو اس کے نہ خلاف ہے۔

۹۔ امام احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ فرض نماز کی نیت میں تعین شرط نہیں ہے (۳)۔

(۱) تبیین الحقائق شرح کفر الدقائق ۹۹۹، بدست ۵۳۰، اردستانی علی قلی  
۱۹۵۹، الاوصاف ۹/۴، مطالب بولی ۳۰۰۔

(۲) بحسب علی الحج ۳۳۲۔

(۳) اردستانی علی قلی مع صلیه الیاتی ۱۹۵۹، شرح فتی دارالادب ۱۶۷ طبع  
دارالکتاب الغنی ۱۶۶، مطالب بولی ۱۹۹۹، شرح الموض ۳۴۲،  
بحسب علی الحج ۳۳۲۔

(۴) تبیین الحقائق شرح کفر الدقائق ۹۹۹۔

(۱) = اصل ندرم، ۱۵۳، المجموع ۲۲۲، الفنی ۲۵۲.  
(۲) الطبع وی علی مرآت الفلاح، ص ۶۰-۶۱، الفنی ۲۵۲، المجموع ۲۲۲.  
(۳) الفنی ۲۵۲، البدای ۱۵۳، التوضیح والحوکه لأصوله، ص ۱۹۹، طبع السنه  
محمد یاکشاف، قضا، ۱۵۳، المجموع ۲۲۲.  
(۴) ابن عابدین، ۲۷۹، طبع بول، تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق مع حاشیه  
مفصله، ۱۱۹، شایع کرده در امری، الشاه وخطابه لابن نجیم، ص ۳۲، شایع  
کرده در مکتبه الهلال، البدای علی فلیل مع حاشیه التانی، ۱۵۵، طبع دار الفکر  
البدای ۱۵۳، طبع دار الفکر، حاشی ابن علی شرح المروض، ۱۳۳، طبع  
مکتبه، انصاف ۲۰۲، طبع بول.

دوم: یہ کہ مطلق نیت کے ساتھ صحیح ہے، خفیہ کے صحیح قول میں سے ایک یہی ہے، اور بعض خفیہ نے اس کو قول "معتد بہا" ہے، اور "الحیلہ" میں ہے کہ وہ عام مشائخ کا قول ہے اور صاحب فتح القدیر نے راجح قرار دیا ہے، و محققین کی طرف اسے منسوب کیا ہے (۱)۔

### روزہ میں نیت کا طاق:

۱۱- روزہ میں مطلق نیت کرنے کے سلسلہ میں فقہاء کی رائے میں تین: اول: مطلق نیت کے ساتھ روزہ صحیح نہیں ہے، یہ مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کا قول ہے اس سلسلہ میں اس کا استدلال یہ ہے کہ وہ واجب روزہ ہے، لہذا اس کے لئے نیت کی تعمیل ضروری ہے۔

دوم: یہ کہ روزہ صحیح ہے، یہ صحیحہ کا قول ہے اور امام احمد سے ایک روایت ہے، و شافعیہ کا ایک قول شاذ ہے جسے صاحب "التمیہ" نے حاکمی سے نقل کیا ہے اور اس کے لئے ان کا استدلال یہ ہے کہ یہ فرض ہے جو متعین زمانے میں واجب ہے، لہذا اس کے لئے نیت کی تعمیل ضروری نہ ہوگی (۲)۔

### احرام کی نیت کا طاق:

۱۲- اگر حج کا ارادہ کرنے والے نے صرف احرام کی نیت کی اور سے مطلق رکھا یعنی اس نے قرآن یا تمتع یا فرائض کی نیت نہیں کی تو بغیر کسی اختلاف کے یہ جائز ہے، اس لئے کہ احرام ابہام کے ساتھ صحیح ہے، لہذا طاق کے ساتھ بھی صحیح ہوگا اور اسے اس کا اختیار ہوگا کہ وہ احرام کی تینوں قسموں میں سے جس کی طرف چاہے اسے بھیجے، مگر یہ احرام کے اتمام شروع کرنے سے قبل ہو اور حج کے مہینوں میں

(۱) ابن ماجہ ص ۲۷۹-۲۸۰، تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ص ۹۹۔  
(۲) ابن ماجہ ص ۲۷۹، اروضہ ص ۵۰۲، الاشیاء والظاہر لابن نجیم ص ۳۶، طحاوی ص ۹۲۔

ہو (۱) یمن مالکیہ "وہ متبادل کہتے ہیں کہ بہت یہ ہے کہ سے عمرہ کی طرف بھیجے، اس لئے کہ تمتع افضل ہے۔

"وہ تعین سے قبل جو کچھ کیا ہے وہ شافعیہ و حنبلیہ کے نزدیک لغو ہے (۲) اور خفیہ "وہ مالکیہ کے نزدیک جو شعریہ اس نے اس کے اس کا اعتبار یا جائے گا۔ یمن اس کا اس میں اختلاف ہے کہ نیت کس چیز کی طرف بھیجے، لی جائے گی تو خفیہ فرماتے ہیں کہ اگر متعین نہیں ہے تو وہ طواف نریا ہے تو عمرہ کی طرف بھیجے گی، یمن "لہاب" اور اس کی شرح میں یہ ہے کہ اگر طواف سے قبل طواف عرفہ کرے تو اس کا احرام حج کے لئے متعین ہو جائے گا، اگرچہ اس نے اپنے طواف میں حج کا ارادہ نہ کیا ہو (۳)۔

اور مالکیہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ پھر طواف قدوم کے بعد ہو تو اسے حج کی طرف بھیجے، امام احمد کا (۴)۔

۱۳- اور اگر حج کا احرام ہو، و متعین نہ ہو (کہ فرائض ہے یا قرآن یا تمتع) اور یہ احرام حج کے مہینوں میں نہ ہو (چونکہ یہ دن بد کے روز ایک مرتبہ دیا منوط ہے) تو ان کے نزدیک اس میں حکم مختلف فیہ میں ہے کہ نیت کو عمرہ کی طرف بھیجے یا بہت ہے (۵)۔

اسی طرح مالکیہ کے نزدیک اگر تعین سے قبل طواف کرے تو بغیر حج میں احرام کا حکم حج میں احرام کے حکم سے ملگ نہیں ہے، (یعنی نیت حج کی طرف پھر واجب ہے) اور وہ طواف فاضلہ کے لئے اپنی سعی کو موثر کرے گا اور اگر اس نے طواف نہ کیا ہو تو حج کی

(۱) ابن ماجہ ص ۲۷۹، اروضہ ص ۵۰۲، الاشیاء والظاہر لابن نجیم ص ۳۶، طحاوی ص ۹۲۔  
(۲) ابن ماجہ ص ۲۷۹، اروضہ ص ۵۰۲، الاشیاء والظاہر لابن نجیم ص ۳۶، طحاوی ص ۹۲۔  
(۳) ابن ماجہ ص ۲۷۹، اروضہ ص ۵۰۲، الاشیاء والظاہر لابن نجیم ص ۳۶، طحاوی ص ۹۲۔  
(۴) ابن ماجہ ص ۲۷۹، اروضہ ص ۵۰۲، الاشیاء والظاہر لابن نجیم ص ۳۶، طحاوی ص ۹۲۔  
(۵) ابن ماجہ ص ۲۷۹، اروضہ ص ۵۰۲، الاشیاء والظاہر لابن نجیم ص ۳۶، طحاوی ص ۹۲۔

## إطلاق ۱۴-۱۵

نیا دوسری میں یا نہیں؟<sup>(۱)</sup> اور نہایت اور ہمت میں، عامل، مالک، مکمل، موقوفہ کے درمیان اطلاق و تقیید کے سلسلہ میں اختلاف کی بحث میں<sup>(۲)</sup>، قرار مطلق میں<sup>(۳)</sup>، وقف مطلق میں<sup>(۴)</sup>، بکبارہ رطابق میں<sup>(۵)</sup>، جبارہ کے در اطلاق<sup>(۶)</sup>، وصیت اور وقت میں اطلاق<sup>(۷)</sup>، تنشاء، حکم کی تعریف کے باب میں اور یہ وہ اشعار اہرام ہے یا اطلاق؟ غیر کی طرف سے تصرفات میں اطلاق<sup>(۸)</sup>، مطلق کو عرف کی جیا، پر مقید کرنا، سیوطی نے اپنی کتاب طائبادہ انظار کی پانچویں بحث کو، اس چیز کے سے خاص یہ ہے جو شریعت میں مطلق آتی ہے اور اس سلسلہ میں شریعت میں ولعت میں کوئی ضابطہ نہیں ہے<sup>(۹)</sup>، مطلق کو مقید پر محمول کرنا<sup>(۱۰)</sup>، مطلق کو اس چیز کے ساتھ مقید کرنا جس سے عام میں تخصیص کی جاتی ہے<sup>(۱۱)</sup>، مقرر مطلق اور اس سے حائل ہونا<sup>(۱۲)</sup> ان مسائل میں سے ہر مسئلہ کی تفصیل اس کے باب میں ہے۔

طرف نیت کا پھیرنا مکروہ ہے، اس لئے کہ اس نے حج کا حرام اس کے وقت سے قبل باندھ لیا ہے<sup>(۱)</sup>۔

ثانفید کے یہاں اس سلسلہ میں تفصیل ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ اگر اس نے حج کے مہینوں سے قبل اہرام باندھا ہے تو اگر اس اہرام کو عمرہ کی طرف پھیر دے تو صحیح ہے۔ اور اگر حج کے مہینوں کے داخل ہونے کے بعد حج کی طرف پھیر دے تو اس سلسلہ میں، قول میں صحیح یہ ہے کہ چار زندہ ہوگا، بلکہ اس کا اہرام عمرہ کا شمار ہوگا اور جبراً قول یہ ہے کہ اہرام مبہم طور پر منعقد ہوگا اور اسے اختیار ہوگا کہ وہ حج کے مہینوں کے داخل ہونے کے بعد اسے حج (اخر) یا قرآن کی طرف پھیر دے، پس اگر اس نے حج کے مہینوں سے قبل اسے حج کی طرف پھیر دیا تو یہ ایسا ہے جیسا کہ کسی نے حج کے مہینوں کی آمد سے قبل حج کا حرام باندھا<sup>(۲)</sup>۔

۱۴- کیا حلق بطل ہے یا تعمیس؟ اس سلسلہ میں، ۱۰ میں ہیں: اس پر یہ تعمیس بطل ہے، یہ متبادل کا قول ہے، چنانچہ اسوں نے تعمیس کے تحب ہونے کی صراحت کی ہے، امام مالک اسی کے قائل ہیں، اور بیک قول بطل ثانیہ کا ہے۔

دوم یہ کہ اطلاق بطل ہے، ثانیہ کا قول ظہر بھی ہے<sup>(۳)</sup>۔

## بحث کے مقامات:

۱۵- اوپر اطلاق کے سلسلہ میں جو بحث آئی اس کے ساتھ وقت، اور علماء اصول اس کے بارے میں درج ذیل مقامات پر بحث کرتے ہیں: ملک مطلق اور ملک مقید<sup>(۴)</sup>، حقوق جبکہ مطلق نام پر واقع ہوں تو

(۱) اہرام کی علی صیر ۳۵۶ ص ۳۵۶۔

(۲) مروضہ ۶۰ ص ۶۰۔

(۳) مروضہ ۶۰ ص ۶۰، بھی ص ۳۸۳۔

(۴) ابن ماجہ ص ۳۸۱ ص ۳۸۱۔

(۱) قواعد ابن جریر ص ۶۸۱۔

(۲) طائبادہ انظار لابن نجیم ص ۹۳۔

(۳) قواعد ابن جریر ص ۱۸۳۔

(۴) ابن ماجہ ص ۳۸۱ ص ۳۸۱۔

(۵) قواعد فقہیہ الکبریٰ ص ۱۳۳۔

(۶) الخرشنی ص ۲۹۰۔

(۷) ابن ماجہ ص ۳۶۱ ص ۳۶۱۔

(۸) قواعد فکاہ الطبرین عبد السلام ص ۱۷۹۔

(۹) تیسیر الخیر ص ۱۷۹ ص ۱۷۹، طائبادہ انظار لابن نجیم ص ۹۸ ص ۹۸ کے بعد کے صفحات۔

(۱۰) مسلم اثبوت ص ۳۶۱ ص ۳۶۱۔

(۱۱) حاشیہ لمدخل علی فقہ ص ۱۵۵، المدخل (۱) ص ۱۵۵، امام احمد ص ۱۳۰۔

(۱۲) قواعد و الفوائد و اصول ص ۲۱۲۔

## اطمینان ۱-۵

پرفنس کو سکون ہوتا یہ اطمینان ہے اس شمار سے یقین طمیں سے  
زیادہ قوی ہے (۱)۔

### اطمینان نفس:

۴- نفس کا اطمینان اس کی قدرت سے ہم ہے، اس سے کہ وہ  
قلب کے اعمال میں سے ہے جس پر اسے قدرت نہیں ہے، لیکن  
انسان سے مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ اس کے اسباب حاصل کرے۔

۵- چیزوں سے اطمینان حاصل ہوتا ہے:

۵-۱- ہوش و شعور سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ دین و دین چیرہوں سے  
شرعاً اطمینان حاصل ہوتا ہے:

الف- اللہ تعالیٰ کا ذکر: اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "إِلَّا  
بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ" (۲) (خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر سے  
بلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے)۔

ب- دلیل: دلیل بھی شرعی ہوتی ہے، خود قرآن سے ہو یا  
حدیث سے، اور بھی عقلی ہوتی ہے، یعنی کسی مستطیط طبع پر قیاس کرنا یا  
حالات کے قرآن میں سے کسی قوی تر یہ کا پتہ چلا، اور بھی مجر  
معاقباتی خبر ہوتی ہے (۳)۔

ج- اصحاب حال: اسی بنا پر مستور الحال شخص کی شہادت قائل  
قبول ہے، اس لئے کہ مسلمانوں میں اصل عدالت ہے (۴)، جیسا کہ  
فقہ کی کتابوں میں کتاب البیہارات میں اس کی تفصیل، رکلی فی ہے۔  
د- متعین مدت کا گذر جانا: اس لئے کہ متعین پر یک سال اس

(۱) ماہذہ مراجع۔

(۲) سورہ بقرہ ۲۸۔

(۳) الفتاویٰ الہندیہ ۵/۱۰۷۳-۱۰۷۳۔

(۴) حاشیہ القلیوبی ۲۴۰/۳۔

## اطمینان

### تعریف:

۱- لغت میں اطمینان کا معنی سکون ہے، کہا جاتا ہے: "اطمینان  
القلب" (قلب مطمئن اور ساکن ہو گیا)، اس میں تلقین نہ رہا، اور  
"اطمینان لہی المکان" (کسی جگہ اقامت اختیار کی)۔

فقہاء بھی انہیں دونوں مفہوم میں اسے استعمال کرتے ہیں، چنانچہ  
رکوع و سجود میں اطمینان کا مطلب اعضاء کا اپنی جگہ پر قرار رہنا،  
حرکت میں سہا ہے (۵)۔

### متعلقہ الفاظ:

### نفس-علم:

۲- علم یقین کے ساتھ کسی چیز کے بارے میں ویسائی اعتقاد سہا ہے  
جیسا کہ وہ ہے اور اطمینان اس علم سے سکون پاتا ہے، اس بنیا، پر بھی  
علم پیدا جائے گا اور اطمینان نہیں ہوگا۔

### ب- یقین:

۳- کسی شے کے بارے میں یہ خیال ہو کہ اس کے خلاف ممکن نہیں ہے  
اور اس خیال پر نفس کو سکون ہو تو یہ یقین ہے اور اگر علم غالب کی بنیا۔

(۵) لسان العرب، القاموس المحیط، أساس ابلاغ العربیۃ (۱۰۰ طبع، علم،  
بصر، دستور العلماء ۳۸۳ طبع مؤسسۃ الفکر العربیۃ، بیروت، الخروق فی  
المنہج، مسکری دس ۳ طبع دار الفکر فی بیروت۔

## اطمینان ۶-۷

اطمینان کے اثرات:

۷- اطمینان پر بطرح کے اثرات مرتب ہوتے ہیں:

۱۔ اطمینان کی بنیاد پر جو کام کیا جائے گا شرعاً صحیح ہوگا۔ پس وہ برتن جن میں سے بعض پاک ہیں اور بعض ناپاک جو شخص ان میں تحری کرے پھر اس کا قلب کسی برتن کے پاک ہونے پر مصمم ہو جائے اور وہ فہم کر لے تو اس کا فہم صحیح ہو جائے گا جیسا کہ فقہاء نے کتاب الطہارۃ میں اس کی تفصیل بیان کی ہے۔

۲۔ جو اس اطمینان کے خلاف ہو وہ باطل اور بے کار ہے، اس کی کوئی قیمت نہیں اور اس پر معنی تمام تعمرات باطل ہوں گے، تو جو شخص جہت قبائلیہ کی تحری کرے اور اس کا دل کسی ایک طرف مصمم ہو جائے کہ قبلہ اسی طرف ہے، اور پھر وہ کسی دوسری طرف نماز پڑھ لے تو اس کی نماز باطل ہے، جیسا کہ فقہاء نے کتاب الصلاۃ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

۳۔ اگر کسی انسان کا دل ایمان پر مصمم ہو پھر اسے اس ایمان کے خلاف کسی عمل پر مجبور کیا جائے تو اس سے اس کو کچھ نقصت نہیں پہنچے گا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ اِلَّا عَنْ اُكْرَهٍ وَفَلْيَبْتَغِ مُطْمَئِنَّتًا بِالْاِيْمَانِ، وَلٰكِنْ مَنْ شَرَعَ بِالْكَفْرِ صُلْحًا فَعَلَيْهِمْ عَصَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ“ (۳) (جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے مگر جس شخص پر رندہ دینی کی جائے بڑے طیکہ اس کا قلب ایمان پر مصمم ہو، لیکن جو شرع صدر کے ساتھ عمر کرے تو اسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا اور اس کو بری مزا ہوگی)۔

قرطبی فرماتے ہیں کہ اس بات پر اہل علم کا رجوع ہے کہ جس

طرح گذر جائے کہ وہ اپنی بیوی سے جماع نہ کر سکے اس سے حکماً اطمینان حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ مباشرت سے دائمی طور پر عاجز ہے (۱) اسی طرح اگر مفقود کے سلسلہ میں انتظار کی مدت گذر جائے (اس لوگوں کے نزدیک جو اس کے قائل ہیں) تو حکماً اطمینان حاصل ہو جاتا ہے کہ وہ بے ہرز لوٹ کر نہیں آئے گا (۲) اور حدود میں شدت کی ہوائیگی میں تاخیر کرنے سے حکماً اطمینان حاصل ہو جاتا ہے کہ شاید نے حسد کی بنیاد پر شہادت دی ہے۔

۴۔ ستر عائدہ نری: جو لوگ اس کے قائل ہیں ان کے نزدیک اس سے حکماً اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ اس میں کسی ظلم یا باغی نیت کا دخل نہیں ہے، اس لئے کہ پینائیف قلوب کے لئے ہے جیسا کہ تقسیم وغیرہ میں ہوتا ہے (۳)۔

حقی اطمینان:

۶- یہ نماز میں ہوتا ہے اور اس کی حد رکوع، سجود اور قیام میں ایک تسبیح کے بقدر ہے، (لہذا وہ جو ارح کا ساکن ہو جانا اور ہر عضو کا اپنی جگہ میں رہنا ہے)۔

۷۔ یہ جمہور کے نزدیک ہے اور بعض متبعیہ کے نزدیک ایک سنت ہے (۴) اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں ”کتاب الصلاۃ“ کے تحت ہے اور یہ وہی کوئی کرے کے بعد جب تک اس کی حرمت بند نہ ہو جائے اس کے عشاء کو کھڑے کھڑے نماز جاری نہیں، اس لئے کہ وہی اس کی روح کے نکلنے کی علامت ہے، جیسا کہ فقہاء نے کتاب اللہ باری میں اس کا ذکر کیا ہے۔

(۱) اہم ۱۶۸/۴

(۲) اہم ۱۶۸/۴ اور اس کے بعد کے صفحات۔

(۳) اہم ۱۶۸/۴، فتح القدیر ۱۵/۸، تہذیب الخلفاء خان ۱۵۵/۳۔

(۴) اہم ۱۶۸/۴، مرقیۃ المفاتیح ج ۳ ص ۱۳۵ طبع المکتبۃ الاحمدیہ۔

(۱) الفتاویٰ المہندیہ ۵/۸۳۳

(۲) سورۃ النحل ۱۰۶۔



ترشیا، اور تکلیف (کائنات) سے مراد اس حصہ کو زائل کرنا ہے جو انگلی کے سرے سے مس کرتے ہوئے بڑھ جائے، اور مستحب یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے شروع کیا جائے، پھر بائیں ہاتھ، پھر دائیں پیر۔ پیر بائیں پیر (۱)۔

ابن قدامت فرماتے ہیں: ایک حدیث میں یہ مروی ہے: "میں قصص اصفیاء، محافلہ، یوسفی عصبہ دمدہ" (۲) (جو شخص منافع ستوب سے پہلے ماخن کاٹے گا اس کی آنکھوں میں آشوب پڑے گا)۔ اور ابن بدین نے اس کی تفسیر اس طرح کی ہے کہ وہ ۱۰۰ میں سے شہر سے شروع کرے، پھر درمیانی انگلی کا ماخن کاٹنے پیر، انگلی کا پھر بندھ کا، پھر شہر ویت کی انگلی کا۔

ورماخن کاٹنے کے سلسلہ میں مدت کی تقسیم کا اعتبار ماخن کے لمبا ہونے پر ہے، ابتداً جب ماخن لمبا ہو جائے تو اسے کاٹ دے گا، یہ اشخاص اور حالات کے اعتبار سے الگ الگ ہوتا ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ ہر جمعہ کو ماخن کاٹنا مستحب ہے (۳)، اس لئے کہ حضرت انس بن مالک سے مروی ہے وہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں: "انہ وقت لہم فی کل اربعین لیلۃ تغلیم الاطعمار و انخذ الشارب و حلق العانة" (آپ ﷺ نے ان لوگوں کے لئے ہر چار بیس دن میں ماخن کاٹنے، مونچھ کاٹنے اور مونے زیر ناف کو مونڈنے کا وقت مقرر فرمایا)، اور حضرت انسؓ کی ایک روایت یہ ہے کہ: "وقت لنا فی قص الشارب و تغلیم الاطعمار و حلق العانة" (۱) مجموع مسعودی ۲۸۵/۱، تاریخ کردہ المکتبۃ الشریعہ مدینہ منورہ، تحت الاحادیث ۳۰۸/۸ طبع المکتبۃ ابن ماجہ بن ۶۰/۵، الفتنی ۱/۷۷۔

(۲) حدیث: "میں قص اصفیاء، محافلہ، یوسفی عصبہ دمدہ" کے بارے میں طاووی نے "التامد الجسد" میں فرمایا کہ مجھے یہ حدیث نہیں ملی، رخص ۳۲۳ طبع الدار الفکر۔ (۳) مجموع مسعودی ۲۸۵/۱، فتح الباری ۲۸۳/۱۰، تحت الاحادیث ۳۰۸/۸، کشف القناع ۲۸۵/۱ طبع دار الفکر۔

العانة، و نصف الإبط الا متروک اکثر من اربعین یوماً" (۱) (آپ ﷺ نے مونچھ کاٹنے، ماخن ترشہ، مونے زیر ناف کے مونڈنے اور بغل کے بال اسڑنے کا وقت مقرر فرمایا کہ کم چار بیس دنوں سے زیادہ نہ ٹھہریں)۔

مخاوی فرماتے ہیں کہ ماخن کاٹنے کی کیفیت وہ اس کے سے کی ان کی تعیین کے سلسلہ میں بنا ﷺ سے کچھ ثابت نہیں ہے۔

دشمن کے شر میں مجاہدین کے سے ماخن کا بڑھنا: ۳- مجاہدین کے لئے مناسب ہے کہ وہ دشمن کی سر زمین میں اپنے ماخن بڑھائیں اس لئے کہ وہ ایک اختیار ہے، امام احمد فرماتے ہیں کہ دشمن کی سر زمین میں اس کی ضرورت پڑتی ہے، یہ دیکھتے ہیں ہو کہ جب آدمی بن یا کوئی "رتبہ کما" پڑتا ہے تو اس کے ماخن نہ ہوں تو وہ اسے کھول نہیں سکتا؟ اور وہ فرماتے ہیں کہ حکم بن عمرو سے روایت ہے: "فمرنا رسول اللہ ﷺ ألا نحلق الاطعمار فی الجہاد، فإن القوة فی الاطعمار" (۲) (رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ جہاد میں ہم ماخن کو زیادہ چھوٹا نہ کریں، اس لئے کہ طاقت ماخن میں ہوتی ہے)۔

حج میں ماخن کا کاٹنا اور اس میں جو کچھ واجب ہوتا ہے: ۴- جو شخص احرام کا ارادہ رکھتا ہو اس کے لئے ماخن کاٹنا مستحب ہے

(۱) حدیث: "وقت لہم..." اور ایک اور روایت جو حضرت انسؓ سے مروی ہے اس میں یوں ہے "وقت لنا..." کی روایت مسلم (۲۲۲/۱) طبع المکتبۃ نے کی ہے۔ (۲) الفتنی ۳۵۳/۸ طبع اسود بن ابی طالب بن ۶۰/۵، حدیث: "انہ رسول اللہ ﷺ ألا نحلق الاطعمار فی الجہاد، فإن القوة فی الاطعمار" (رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم جہاد میں ماخن بڑھائیں،

میں سے ہے، پھر جب حرم میں داخل ہو جائے تو اہل علم کا اتفاق ہے کہ اس کے لئے مزار کے بغیر ماخن کا نا منوں ہے، اس لئے کہ ماخن کا ناٹ ایک جزو کارہل رہا ہے جس سے زینت حاصل ہوتی ہے، لہذا وہ حرام ہوگا جیسے کہ بال کا صاف کرنا حرام ہے، اور حرم اہل ماخن کاٹ لے تو اس کے حکم کی تعمیل احرام کی اصطلاح میں یکمبی جائے (۱)۔

قربانی کرنے والے کا ماخن کاٹنے سے باز رہنا:

۵۔ بعض حنابلہ "بعض شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ جو شخص قربانی کرنے کا راہ رکھتا ہو، وہی تھوپا یا مشرہ شروع ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ وہ بال اور ماخن نہ کاٹے، یہ اسحاق اور سعید بن المسیب کا بھی قول ہے۔

حنفیہ "رہانہ فرماتے ہیں، "یہی قول بعض شافعیہ اور حنابلہ کا ہے کہ اس کے لئے بال اور ماخن نہ کاٹنا منوں ہے، اس لئے کہ حضرت ام سلمہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے کہ "پ ﷺ نے فرمایا: "إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَصْحَى فَلَا يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يَصْحَى" (۲) (مب کی تھوپا یا مشرہ شروع ہو جائے، اگر تم میں

کوئی شخص قربانی کرنا چاہتا ہو تو وہ اپنے بال و ماخن میں سے اس وقت تک کچھ نہ کاٹے جب تک کہ قربانی نہ کر لے)۔  
"حضرت ام سلمہؓ کی ایک امری مرفوعہ روایت میں ہے کہ:  
"مَنْ كَانَ لَهُ دَبِجٌ بَنِيحَةٍ، فَإِذَا نَهَلَ هَلَالَ دِي الْحَجَّةِ فَلَا يَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يَصْحَى" (۱)  
(جو شخص کوئی قربانی کرنا چاہتا ہو تو جب وہی تھوپا یا مشرہ شروع ہو جائے تو سب تک وہ قربانی نہ کرے اپنے بال و ماخن میں سے کچھ نہ کاٹے)۔ اس کی سند یہ ہے کہ قربانی کرنے والا پ تمام تر کے ساتھ باقی رہے تاکہ اس سب کو منعت "رجنم سے "ر کی شامل ہو جائے (۲)۔

شافعیہ "رہانہ کے کلام سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اس نے وہی اثر کے پہلے مشرہ میں ماخن و بال کے چھوڑنے کے مطلوب ہونے کا اطلاق اس لوگوں کے سے کیا ہے جو مطلقاً قربانی کرنا چاہتے ہوں، جو وہ قربانی کے مالک ہوں یا نہ ہوں (۳)۔

ماخن کے تراشہ کو دفن کرنا:

۶۔ ماخن کاٹنے کے اکرام و تعظیم کی خاطر ماخن کے تراشہ کو دفن کرنا "محب ہے، حضرت ابن عمرؓ ماخن کے تراشہ کو دفن کرتے تھے (۴)۔

(۱) حدیث "مَنْ كَانَ لَهُ دَبِجٌ بَنِيحَةٍ..." کی روایت مسلم (۵۶۶/۳) طبع لکھنؤ (۱) نے کی ہے۔  
(۲) جوہر الاطیل ۲/۲۱۱، المنی ۶/۱۸، طبع اسعدیہ لہذا لکھنؤ ۲۳/۸ طبع مکتب الاسلامی، المجموع ۷/۳۷۳، ابن ماجہ ۵/۵۶۵، تلم لادھار ۱۲۸/۵۔

(۳) شرح لمجہ ۵/۶۹، البدع ۲/۲۹۹۔

(۴) تحت حوذی ۸/۳۰، روض الطالب ۳/۳۳، جامعہ المدنی ۲/۲۲، ماخن کے دفن کرے سے متعلق حضرت ابن عمرؓ کے اثر کو ابن عمرؓ نے فتح البانی (۳۶۱/۱۰) طبع استغیہ میں حضرت امام احمد بن حنبل سے معذرت کر لیا ہے۔

= اس لئے کہ قوت ماخن میں ہے) کا ذکر ابن قدامہ نے المنی (۸/۳۵۳ طبع المدنی) میں کیا ہے لیکن ہمارے پاس سنن و آثار کے جو مراجع ہیں ان میں ہمیں یہ حدیث نہیں ملے۔

(۱) خطاب ۳/۱۶۳ طبع لہذا، فتح القدیر ۲/۲۳۶، المجموع ۷/۳۷۳، المنی ۳/۳۵۳، کتاب التنازع ۲/۳۸۰ طبع انصار السنہ۔

(۲) حضرت ام سلمہؓ کی حدیث "إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَصْحَى..." کی روایت مسلم ۷/درج ذیل الفاظ کے ساتھ کی ہے "إِذَا رَأَيْتُمْ هَلَالَ دِي الْحَجَّةِ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَصْحَى فَلْيَمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ" (۳/۱۵۱۵ طبع لکھنؤ)۔



ناخن سے ذبح کرنا:

۷۔ شافعیہ: ”حسابہ کا مذہب“ مالکیہ کی ایک رائے یہ ہے کہ ناخن وراثت سے ذبح کرنا مطلقاً حرام ہے، ہر انہوں نے فرمایا کہ ان چیزوں سے ذبح یہ کیا جائز ہو رہا ہے اس کا کھانا جائز نہیں، اس لئے کہ وہ قتل کرنے والا ہے ذبح کرنے والا نہیں ہے۔ اور اس لئے بھی کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”ما نهر الدم وذكر اسم الله فكل، ليس الطهر والسب“ (۱) (جو مٹی خوں پیا جائے اور جس پر اللہ کا نام یا جائے سے کھانا بشریکہ و ناخن وراثت نہ ہو)۔

۸۔ حنفیہ نے، اسی طرح ایک قول لی رہا ہے مالکیہ نے ان سے اتفاق کیا ہے، نہ کہ ناخن وراثت جسم سے نکلے ہوں، اکھڑے ہوئے نہ ہوں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے کہ: ”انهر الدم“ (۲) (خون بھی طرح پیا جائے)، اور شافعیہ نے جس روایت سے استدلال کیا ہے اسے نہ اکھڑے ہوئے وراثت اور ناخن پر محمول کیا جائے گا، اس لئے کہ جب شہ کے لوگ بہادری ظاہر کرنے کے لئے ایسا کرتے تھے، وہ مری، یہ ہے کہ (جسم سے) جدا ہونے کے بعد دو دونوں اکھڑے ہوتے ہیں، اس لئے ان سے مقصد حاصل ہو جائے گا جو خون کا کھانا ہے تو وہ پتھر اور لوہے کی طرح ہو گئے، بحالیف ان کے جو اکھڑے ہوئے نہ ہوں، اس لئے کہ وہ بائ سے قتل کرتے ہیں، لہذا وہ

(۱) حدیث: ”ما نهر الدم وذكر اسم الله فكل، ليس الطهر والسب“ کی روایت بخاری (فتح المبارک ص ۳۳ طبع استغبر) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: ”انهر الدم“ کی روایت سنائی (۷/۳۳ طبع المکتبۃ التجاریہ) اور ابوداؤد (۳/۲۵۰ طبع عزت حمید دہلی) نے اسی معنی میں کی ہے، جامع الاصول کے محقق عبد القادر مہاؤوط نے کہا کہ اس حدیث کا مدعا کہ بن حزم پر ہے جو مری بن قنری سے روایت کرتے ہیں وہ مری بن قنری کو ان حبان کے علاوہ کسی سے شہ نہیں کیا ہے وہی نے کہا کہ وہ غیر معروف ہیں تاکہ ان سے روایت کرنے میں مفرد ہیں (جامع الاصول تحقیق عبد القادر مہاؤوط ص ۳۳۳ تا ۳۳۴ فتح کردہ مکتبۃ المکتبۃ المکی)۔

چوٹ کھانے والے جانور کے معنی میں ہو جائے گا۔

۸۔ مالکیہ کی ایک رائے کے مطابق ناخن وراثت سے ذبح کرنا

مطلقاً جائز ہے خواہ وہ جسم سے نکلے ہوں یا جدا ہوں (۱)۔

ناخن کے پالش کا حکم:

۸۔ حدیث سے طہارت حاصل کرنے کے لئے حدیث ہنر میں تمام اعضاء و مضمویٰ اور حدیث اکبر میں پورے جسم پر پانی پہنچانا واجب ہے، اور جو چیز اس اعضاء تک پانی کے پہنچنے سے مانع ہو اس کو وہ کرنا بھی ضروری ہے۔ اور انہیں میں سے ناخن بھی ہے، اس سے سر (بجیر کی ہڈی کے) پالش وغیرہ جیسی چیز ناخن تک پانی کے پہنچنے سے مانع ہو تو ضرور اسی طرح غسل صحیح نہ ہوگا، اس لئے کہ حضرت علیؓ نے نبی ﷺ سے نقل کیا ہے کہ: ”من قو ک موضع شعرة من جنابة لم يصبها الماء، فعل به من النار کذا وکذا“ (۲) (جو شخص

(۱) تخمین المصنف ۲۵/۲ طبع دار المعرف، ابن طاہرین ۵/۸۷، انہی ۵/۳۲۸ طبع المباحث، شرح النجیح، جامعہ البیروتی ۳/۳۹۰، صدوی علی المشرع المیزر ۲/۸۷ طبع دار المعارف۔

(۲) ابن طاہرین ۱/۱۰۳ طبع بولاق، انہی ۱/۲۲۲، ۲۲۷، المجموع ۵/۳۸۷، ۲/۲۶، کشاف القناع ۱/۳۷ طبع انصار الدین، المجلد ۱۳/۱۳ طبع رازحیاء المرات، جامعہ المدینتی ۱/۹۰ طبع دار الفکر، حدیث: ”من قو ک موضع شعرة من جنابة لم يصبها الماء فعل به من النار کذا وکذا“ (جس نے جنابت والے جسم میں ایک بال کے برہم کی جگہ سوکھی چھوڑ دی جہاں پانی نہیں پہنچا تو اسے آگ میں ایسا ایسا کیا جائے گا) کی روایت ابن ماجہ (۱/۱۹۶ طبع المجلد) اور ابوداؤد (عون السعد ۱/۱۰۳ طبع المکتبۃ) نے کیا ہے۔ منذری نے کہا کہ اس کی سند میں عطاء بن ہشام ہیں جنہیں ابوداؤد نے شہ کیا ہے اور یحییٰ بن یحییٰ نے کہا کہ اس کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جائے گا، ان کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی ان کے بارے میں کلام کیا ہے آخری عمر میں ان کی حالت بدولت تھی۔ امام احمد بن حنبل نے فرمایا: کہ جس نے ان سے شروع و درمیان سنا تو وہ صحیح ہے اور جس نے آخر و درمیان

جنابت کے ایک بال کی جگہ کو پانی پہنچانے بغیر چھوڑے۔ اس کے ساتھ گ سے یہاں لیا جائے گا (یعنی، اٹھا جائے گا)۔

”وَعَنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ وَجْلاً تَوَصَّاهُ فَرَكَبَ مَوْضِعَ ظَهْرِ عَلَى قَدَمَيْهِ، فَايَصُرُهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ - ارْجِعْ فَاحْسِنِ وُضُوءَكَ“ (۱) (حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ہنسو کیا اور اپنے دونوں پیروں میں بائیں کی جگہ کو چھوڑ دیا تو نبی ﷺ نے سے دیکھ کر یہ تو فرمایا: دوبارہ دھو اور اچھی طرح ہنسو کر۔) دیکھئے: صحاح ”ہنسو“ ”شستن“۔

طہارت پر ناخن کے اندر جمع ہونے والے میل کچیل کا اثر:  
 ۹۔ اگر ناخن کے اندر ایسا میل ہو جو اس کے اندر والے حصے میں پانی کے پہنچنے سے مانع ہو تو مالکیہ اور حنفیہ کا مذہب صحیح قول کی ر سے یہ ہے کہ وہ طہارت سے مانع نہیں ہے، اور اس کی سلسلہ انہوں نے ضرورت بیان کی ہے، اور یہ کہ اگر اس کا دھونا واجب ہوتا تو ہی صلی اللہ علیہ وسلم اسے ضرور بیان فرمادیتے۔ "وقد عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کوہم یدخلون علیہ قلعہا ورفیع احدہم ہون اسلہ وظہرہ" (۴) (در اشعایہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس ان کے اس حال

سنا تو وہ کچھ بھی نہیں ہے۔

( ) حدیث: ”مذہب لافحس و ضو و ک“ کی روایت مسلم (۲۱۵/۱) طبع  
بجس (۱) کے کی ہے۔

(۴) قلعہ کا معنی راہوں کی زدوں کی ہے (المصباح المہر) کے حوالے سے فقہ حنبلی سیوطی رحمہ اللہ کو یہم مدخلون علیہ القمحا ورفیع اُحدکم میں اُملطہ وظفرہ کی روایت پر انہوں نے حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی حدیث ذیل لفظ کے ساتھ کی ہے "عالمی لا الیہم ورفیع اُحدکم میں اُملطہ وظفرہ"۔ شُنی نے کہا کہ اس میں ضحاک بن زید ہیں جن جہان نے کہا کہ اس سے امتدلال کیا جائز نہیں ہے (کشف الاستار ۱۳۹ طبع مؤسسۃ الرسالہ، مجمع المروءہ ۱/ ۲۳۸)۔

میں، اگلے دن کو معیوب قرار دیا کہ اس کے دانت زرد ہوں، اور اس کے مائٹن کاٹیل ان کے پوروں اور مائٹن کے درمیان ہو، یعنی اس کے مائٹن کاٹیل ان کے مائٹن کے اندر تھا اور آپ تک اس کی بدبو پھنچ رہی تھی تو آپ نے اس کی بدبو کو اس کے سے معیوب قرار دیا لیکن ان کی طہارت کو باطل قرار نہیں دیا۔ اگر یہ چیز طہارت کو باطل کرنے والی ہوتی تو یہ زیادہ نرم تھی اس سے اس کا یہ بڑا زیادہ ضروری تھا۔

» رہتا بل فرماتے ہیں، ایک رے خفیہ کی بھی یہی ہے، در  
ثانیہ کے مذہب سے بھی یہی سمجھ میں آتا ہے کہ طہارت اس وقت  
نہیں صحیح۔ ہوئی جب تک کہ ماخن کے اندر کے میل کو دور نہ کروے،  
اس لئے کہ وہ ہاتھ کا ایک حصہ ہے جو ایسی چیز سے چسپا گیا ہے جو اس  
کی غایت (» اس کے منس) سے عیس ہے، درو اس حصہ تک پانی  
کے پینے سے مافع ہے حالانکہ ماں تک پانی کا چہنچا منس ہے (۱)۔

تافن پر جماعت:

۱۰۔ اُر کوئی شخص ماورائے طور پر کسی کے ماخن پر جہالت کرے اور ماخن اکٹارے اور وہ ماخن نکل آئے، تو مالکیہ و حنفیہ میں سے امام ابو یوسف اور امام محمد فرماتے ہیں اور ثانیہ کی بھی ایک رائے یہی ہے کہ اس میں تکلیف کا تاوان ہے، اور وہ یہ ہے کہ (ماخن کے اکٹرنے سے لے کر) اس کے شغلیاب ہونے تک ڈاکٹر کی اجرت اور اس کی قیمت میں جو کچھ خرچ ہو ہے اس تخمید کے بارے میں ایک عامل آدمی جو فیصلہ کرے۔

امام بدیعینہ فرماتے ہیں: "اگر شافعیوں بھی دوسری رائے یہی ہے

(۱) انشی از ۲۳، این طایفه را ۴۰۴، بقوه عدو اعداء و صومیه مدعیان صومیه،  
الده سوتی از ۸۸، مجموع المودودی ۱۸۸

کہ اس میں کچھ نہیں ہے، بین نرہ کی جگہ پر دھرمناحس نہ آئے؟  
اس میں تاویہ ہے اور اس کی مقدمہ پانچ سو ہے۔  
وہ صاحب فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص ناحس پر جناح نہ کرے اور وہ  
ناخن دوبارہ نہ اٹھے، یا نٹے یلین وہ کالا ہو تو اس میں انگلی کی دیت کا  
پانچ سو حصہ ہے، حضرت ابن عباس سے یہی منقول ہے۔ اور اس  
ناخن میں جو دوبارہ تو نکلا یلین چھوٹا نکلا یا بدلی ہوئی حالت میں نکلا یا  
سفید نکلا پھر کسی سبب سے کالا ہو گیا تو اس میں ایک عامل آدمی فیصلہ  
کرے گا۔

یہ اس صورت میں ہے جبکہ جان بوجھ کر زیادتی نہ ہو، اگر جان  
بوجھ کر ہو تو اس میں قصاص ہے (۱) دیکھئے: ”قصاص“: ”ارش“۔

ناخن کے ذریعہ زیادتی کرنا:

۱۱- قتل کا ارادہ چونکہ ایک مخفی چیز ہے، اس لئے فقہاء اس آلودہ کھیتے  
ہیں جو قتل میں استعمال کیا گیا ہے، تو امام ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ قتل  
عہد میں قصاص صرف اس صورت میں ہے جبکہ ہتھیار سے ہو یا ہتھیار  
کے تمام مقام مثلاً: چار، رٹری یا چار، اور ہتھیار وغیرہ سے ہو۔ اور  
صاحب فقہاء کا مذہب ان میں امام ابو یوسف اور امام محمد بھی ہیں، یہ ہے  
کہ عہد قتل کرے والا ملہ وہ ہے جس سے عام طور پر قتل واقع  
ہو جائے، مثلاً بڑا پتھر اور بڑی لکڑی اور وہ چیز جو قتل کرے۔ اس  
سلسلہ میں ان فقہاء کے رمبہ اس ضابطوں میں جن کا اس سلسلہ  
میں اعتبار کیا گیا ہے قدرے تفصیل اور اختلاف ہے، اس کے لئے  
(جناحیت اور قصاص کے مسائل) کی طرف رجوع کیا جائے، اس

بنیا پر اگر وہ ناخن جو جسم سے متصل ہے یا جد ہے نر سے قتل  
اور جناحیت کے لئے تیار کیا گیا ہو تو وہ چیز اس میں شامل ہے جن  
سے عام طور پر موت واقع ہو جائی کرتی ہے، اور اس سے حضرت  
کے نزدیک قتل عمد ثابت ہوگا بخلاف امام ابوحنیفہ کے بین نر وہ قتل  
کے لئے تیار نہ کیا گیا ہو اور اس سے قصد امارت و شبہ عمد ہے جس میں  
قصاص نہیں ہے بلکہ اس میں دیت ملحوظ ہوگی (۱)۔

ناخن کی طہارت اور اس کی نجاست:

۱۲- جمہور فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ انسان کا ناخن پاک ہے خواہ وہ  
رمد ہو یا مردہ، اور خواہ ناخن اس کے جسم سے متصل ہو یا علیحدہ، اور  
ایک مرجوح قول کی رو سے حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ آدمی کے اجزاء  
ما پاک ہیں، اور بعض حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ کافر موت کی وجہ سے  
ما پاک ہو جاتا ہے نہ کہ مسلمان، اور اس کے نزدیک یہ اختلاف  
نہی علیحدہ کے علاوہ لوگوں کے بارے میں ہے، لیکن ان کا صحیح قول وہ  
ہے جو جمہور کے موافق ہے۔

اور جانور اگر نجس العین (ذات کے لحاظ سے ما پاک) ہے مثلاً  
خنزیر، تو اس کا ناخن ما پاک ہے، اور اگر وہ ایسا جانور ہے جس کا عین  
پاک ہے تو اس کی زندگی میں اس کے جسم سے متصل ناخن بھی پاک  
ہے، اور اگر اسے ذبح کر دیا جائے تو بھی وہ پاک ہے، اور اگر وہ  
مر جائے تو اس کے مردار کی طرح اس کا ناخن بھی ما پاک ہے، اسی  
طرح اگر ناخن اس کی رمد کی میں جد ہو جائے تو وہ بھی ما پاک ہے،  
اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”ما أبیس من حی فہو“

(۱) ابن ماجہ بن ۵۳۰۵ طبع برواق، اسی ۷۳۷ طبع الرضا، حاشیہ  
الدرستی ۲۲۳، ۲۲۵، المحتاج مع حاشیہ ۲۳۶، حاشیہ البحر فی  
۱۰۲۲۱۰۲۱۰۲۱۰ طبع مکتبہ الکلیات، لاہور۔

(۲) ابن ماجہ بن ۵۳۰۵، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱

میت“ (وہ عضو جو کسی زندہ سے جدا کر لیا جائے وہ مردہ) کے علم میں (ہے)۔

وہ حقیقت کا مذہب یہ ہے کہ ختمیر کے طاہرہ و غیر جانوروں کا احسن  
مطلقاً پاک ہے، خواہ وہ حلال کا ہو یا حرام کا اور خواہ زندہ کا ہو یا مردہ  
کا، اس لئے کہ اس میں زندگی نہیں ہوتی ہے، اور موت کی وجہ سے  
صرف وہی چیز ناپاک ہوتی ہے جس میں زندگی ہو نہ کہ جس میں زندگی  
نہیں ہو (۱۲)۔

إظهار

تقریب:

۱۔ اظہار کا معنی لغت میں بیان کرنا اور خفا کے بعد ظاہر کرنا ہے، قطع نظر اس سے کہ ظاہر کرنے والے تصرف کا کسی کو علم ہو یا نہ ہو۔  
اور فقہاء و جمہور اس لفظ کو مذکورہ بالا معنی ہی میں استعمال کرتے ہیں۔<sup>(۱)</sup>

### متعمق الفاظ:

الف-افشا:

۲۔ جب اظہار کا معنی خفاء کے بعد ظاہر کرنے کے معنی میں ہو تو افشاء بہت سے مقامات پر موقع پر ثبات اظہار کا نام ہوتا ہے (۳)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لا أدلکم علی شیء ادا لغضنہ وہ قحایبکم؟ افشوا السلام بیسکم" (۴) (کیا میں تمہیں کسی چیز نہ بتاؤں کہ اگر تم اس پر عمل کرو تو تم ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو خوب پھیلاؤ)، یعنی ایک دوسرے کو کثرت سے سلام کرو، تو افشاء اظہار سے خاص ہے۔

(۱) لبنان العرب، انصباح البحر، المعردات فی غریب القرآن، مدافع  
مفتیان دارالعلوم دیوبند

(۲) الفرق بین المذنب والی محرم الحرام ۲۸۰۔

(۳) **عَدَّتْ لَكُمْ** "اَدْلُكُمْ" کی روایت مسلم (۱/۳۷۷ طبع بیروتی) کے مطابق

 $\frac{1}{2}$ 

( ) حدیث: ”ہمارا آپس میں حبی، لہو، میت“ کی ترغیب مہی کے ساتھ اعلیٰ کی بحث (نقرہ نمبر ۷۷) میں گذر چکی۔

(۲) در کنار معتمد المودع، ۲۰۲ طبع مصطفیٰ الحلی، حاشیه المودع مع المشرح  
المکبر، ۳۵۵ المبدع، ۲۵۱، المصنف، ۲۳۲-۲۳۳،  
۳۳۳، الموضع، ۵، مضمی المصالح، ۸۰، ۸۱.

### اظہار ۳-۶

ب- جہر:

۳- جہر کا معنی اظہار میں مباہلہ کرنا اور اس کو عام کرنا ہے، یا تم نہیں دیکھتے ہو کہ اگر تم کسی معاملہ کو ایک وہ آدمی کے سامنے کہلو گے تو کہو گے: "اظہورہ لہما" (میں نے اس کو ان دونوں کے سامنے ظاہر کر دیا)، اور "جہرت بہ" (میں نے اس معاملہ کا کھل کر اظہار کیا) صرف اس صورت میں کہو گے جبکہ تم ایک بڑی جماعت کے سامنے اس کا اظہار کرو<sup>(۱)</sup>، اسی بنا پر علماء فرماتے ہیں: "الجہر بالندوة" (کھلم کھلا دعوت دینا) اور اس سے ان کا مقصد جماعت کے سامنے اس کا اعلان کرنا ہوتا ہے، تو جہر اظہار سے خاص ہے، اس نے کہ جہر اظہار میں مباہلہ کرنے کا نام ہے۔

۶- اظہار کی دو قسمیں ہوتی ہیں:

قسم اول: اظہار طلقی: یہ اس وقت ہوتا ہے جب نوبت ساکن یا تہیں کے بعد ورت، میل حروف میں سے کوئی حرف آئے (ح، ح، ث، ج، خ)۔

قسم دوم: اظہار شغوی: یہ اس وقت ہوتا ہے جب میم ساکن کے بعد (میم اور واو) کے علاوہ حروف چلی میں سے کوئی حرف آئے، اور حرف چلی میں اصل اظہار ہے، لیکن بعض حروف (خاص طور پر نون اور میم) میں کبھی انعام ہو جاتا ہے۔ اسی بنا پر اظہار ۱۱ عام کے اعتبار سے اس کے انعام کو بیان کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے، جس کی تفصیل علم تجوید میں ہے۔

ج- طعن:

۴- طعن، سر (پشیدہ رکھنے) کی ضد ہے اور وہ اظہار میں مباہلہ کرنا ہے، اسی بنا پر فقہاء فرماتے ہیں کہ نکاح کا اعلان کرنا مستحب ہے، طعن نکاح کہتے ہیں اظہار نکاح نہیں کہتے، اس لئے کہ نکاح کا اظہار اس پر کوہ ہٹانے سے ہو جاتا ہے، اور اعلان نکاح جماعت کو اس کی خبر دینے سے ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اظہار:

۶- جب اللہ تعالیٰ کسی آدمی پر کوئی انعام فرمائے تو مناسب یہ ہے کہ اس پر اس کا اثر ظاہر ہو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النبی میں فرمایا: "وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ"<sup>(۱)</sup> (اور اپنے رب کے انعامات کا تذکرہ کرتے رہا کیجئے)، اور اس لئے کہ سائیک نے مالک بن انس شافعی سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں کہ: "دخلت علی رسول اللہ ﷺ فرأني سبي الهيئة، فقال النبي ﷺ: هل لك من شيء؟ قال: نعم من كل المال قد اتاني الله، فقال: إذا كان لك مال فليرو عليك"<sup>(۲)</sup> (میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا

شرعی حکم:

اظہار کا حکم اس کے مواقع کے اعتبار سے الگ الگ ہوتا ہے جس کی تفصیل ورت ذیل ہے:

۵- تجوید کے نزدیک اظہار:

۵- تجوید ہونے پر اظہار ہوتا ہے جس سے ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ حرف کو اس کے مخارج سے غنہ اور عام کے بغیر نکالا جائے، اور

(۱) شرونی ص ۳۸۰۔

(۱) سورہ النبی ص ۱۱۔

(۲) دیکھیے بغیر قرطبی اور غیر اس لکھنے، آیت "وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" کے ذیل میں، مالک بن انس شافعی کی حدیث میں ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اور الفاظ انہیں کے ہیں اور زیدی نے کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے (سنن ابی داؤد ۱۹۶۸، طبع مطبوعہ مصر، دار الفکر لاہور ص ۶۱۳، ۱۱۳۵) صحیح کردہ المکتبۃ الشریعہ۔

## اظہار ۷-۸

تو آپ نے مجھے بری عزت میں دیکھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: یا تمہارے پاس کچھ ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں ہر قسم کا مال اللہ نے مجھے دے رکھا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب تمہارے پاس مال ہو تو اس کا اثر تجھ پر نظر آتا چاہئے، اور یہی نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اِنَّ اللہَ جَمِیلٌ یَّحِبُّ الْجَمَالَ، وَیَحِبُّ اَنْ یُّرَى اَنْوَاعُہُ عَلٰی عِبَدِہٖ“ (۱) (بیشک اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند کرتا ہے، اور اسے پسند ہے کہ اس کی نعمت کا اثر اس کے بندہ پر نظر آئے)۔

۴ دمی کا اپنے حقیقی عقیدہ کے خلاف اظہار کرنا:

۷۔ اصول ایمان مثلاً اللہ پر اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، قیامت کے دن پر، تقدیر پر ایمان کے بارے میں انسان کے دماغ میں جو باتیں پوشیدہ ہوں اس کے خلاف عقیدہ کا اظہار و حال سے خالی نہیں؛ یا تو وہ ان باتوں پر ایمان کا اظہار کرے اور کفر کو چھپائے رکھے، یا ان کے کفر کا اظہار کرے اور ایمان کو چھپائے رکھے۔

۸۔ پس اگر ان امور پر ایمان کا اظہار کرے، کفر کو پوشیدہ رکھے تو یہ نفاق ہے جو منافق کو، نیک نور پر چھائی بنا دے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اِنَّ حِیَآءَکَ الْمَافِقُوْنَ فَلَوْ اَشْہَدَ اَنْکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ، وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اَنْکَ لَرَسُوْلُہٗ وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اَنَّ الْمَافِقِیْنَ لَکَاذِبُوْنَ“ (۲) (جب آپ ﷺ کے پاس یہ منافقین آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم کو ایسی باتیں ہیں کہ آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اور یہ تو اللہ کو معلوم ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں، اور

(۱) حدیث: ”اِنَّ اللہَ جَمِیلٌ...“ دیکھئے انیسیم بشرح طامع البخیر للناوی ص ۵۰، اور انہوں نے کہا کہ حدیث ضعیف ہے اس لئے کہ سلی اصولی ضعیف ہیں لیکن ابوہریرہؓ کے نزدیک اس کے ساتھ ہیں۔

۲ سورہ منافقین ۱۔

اللہ تعالیٰ وہی دیتا ہے کہ یہ منافقین جھوٹے ہیں)۔ اس کی تفصیل کتاب اللہ ”نفاق“ کی صراح کے ذیل میں آئے گی۔

ب۔ لیکن اگر اس اصول کے بارے میں کفر کا اظہار کرے اور ایمان کو اس میں پوشیدہ رکھے تو یہ دو حالتوں سے خالی نہیں ہے: پہلی حالت: جس چیز کا اس نے اظہار کیا ہے وہ تو بدعت و غیبت ہے۔ تو اس پر اس کے ظاہر حال کے عقار سے حکم لگایا جائے گا اس لئے کہ فتنی احکام ظاہر پر جاری ہوتے ہیں۔

دوسری حالت: یہ ہے کہ حالت اگرچہ اس نے کفر کا اظہار کیا ہے مگر اس کا قلب ایمان پر مہمسن ہے، ایسی صورت میں ایمان کے احکام اس پر حسب سابق باقی رہیں گے (۱)، جیسا کہ فقہائے اہل سنت کی تفصیل ”رأۃ“ اور ”اکرأۃ“ کی بحث کے ذیل میں ذکر کی ہے، چونکہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ”مَنْ کَفَرَ بِاللّٰہِ مِنْ بَعْدِ اٰیْمَانِہٖ اِلَّا مِنْ اُکْوَہٗ وَقَلْبُہٗ مُنْطَمِنٌ بِالْاٰیْمَانِ وَلَکِنْ مِنْ شَرِّ بِالْکُفْرِ مَسْلُوًا فَعَلِیْہِمْ عَصَتْ مِنَ اللّٰہِ، وَلَہُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ“ (۲) (جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے مگر جس شخص پر زبردستی کی جائے بشرطیکہ اس کا قلب ایمان پر مہمسن ہو، لیکن اس جو جی خواہ کرے تو ایسے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا اور ان کو بری سزا دیں گی)۔

مائدین کا اپنے مقصد کے خلاف اظہار کرنا:

۸۔ اگر مائدین مال کے سلسلہ میں کسی عقد کا اظہار کریں حالانکہ ان کا ارادہ کچھ اور ہو، یا کسی معنی کا کوئی ثمن ظاہر کریں حالانکہ ان کا ارادہ اس

(۱) تفسیر القرطبی ۱۰/۱۸۳ طبع دارالکتب المصریہ مصر ۱۳۵۸ھ طبع ۲۰۴۰م  
المنان طبع ہندوستان ۲۹۹۷ھ طبع بھارت۔

(۲) سورہ نحل ۱۰۶۔

شمن کا نہ ہو، یا کوئی ایک دوسرے کے لئے کسی حق کا قہر کرے حالانکہ مخفی طور پر وہ اس ظاہر کی قرار کے باطل ہونے پر متفق ہوں۔ بعض فقہاء مثلاً: حنا بد، امام ابو یوسف، امام محمد بن حسن فرماتے ہیں کہ ظاہر باطل ہے، اور بعض دوسرے فقہاء مثلاً: امام ابو حنیفہ اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ ظاہر صحیح ہے، اور فقہاء نے اسے کتاب لہیوٹ میں ”بیق الجہد“ (زبردستی کی جانے والی بیعت) پر حکام کرتے ہوئے تفصیل سے بیان کیا ہے<sup>(۱)</sup>، اور معاصر فقہاء نے اس ظاہر کی عقد کا امام عقد صوری رکھا ہے۔

حمید کے ذریعہ شارع کے قصد کے خلاف (کسی تعریف) کا اظہار:

۹- فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ ہر ایسا تعریف جس کا مقصد دوسرے کے حق کو بطل کرنا یا اس میں شبہ پیدا کرنا یا باطل کو مزین کرنا ہو جائے ہے، خواہ اس کا ظاہر جیسا بھی ہو<sup>(۲)</sup>۔

اور اس کے علاوہ وہ ظاہری تعریفات جس کا مقصد شارع کے مقصد کے خلاف ہوں کے جواز میں اختلاف ہے، بعض فقہاء اسے حال سمجھتے ہیں اور دوسرے حضرات اسے حرام قرار دیتے ہیں<sup>(۳)</sup>۔ اس کی تفصیل ہمیں حمید کے نزدیک کتاب الفکر، لاباح میں ملے گی، اور غیر فقہاء کے نزدیک مختلف نثروں کے ذریعہ، مثلاً: اللہ اس کی نصیحت ”حیلۃ“ کی اصطلاح کے ذیل میں آئے گی۔

(۱) ایسی دس مقدمہ ۲۱۳ اور اس کے بعد کے صفحات، حاشیہ ابن ماجہ ۱۲۳۔

(۲) الفتاویٰ الہدیہ ۵/۹۰ ص ۳۰۰

(۳) الفتاویٰ الہدیہ ۵/۳۹۰ اور اس کے بعد کے صفحات، کتاب الفکر، لاباح، محمد بن الحسن، انہی ۵۳ ص ۵۳ اور اس کے بعد کے صفحات، اقلیوٹی ۳۸ ص ۶۰، ۳۹ ص ۴۳۔

جن چیزوں میں اظہار شروع ہے:

۱۰- ان قبیل سے کو وہ پرتح کے سب کو ظاہر کرنا ہے، اس سے کہ تہج ان صورت میں قبول کی جاتی ہے جبکہ اس کی وضاحت کر دی گئی ہو (مسم نہ ہو)<sup>(۱)</sup>۔ یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے<sup>(۲)</sup>، جیسا کہ فقہاء نے کتاب التہنات میں اس کو یاد کیا ہے۔

”ان قبیل سے حد، کام کرنے کو ظاہر کرنا ہے، تاکہ زیہ منع تحقق ہو“ اللہ تعالیٰ کے اس قول پر عمل ہو: ”وَلْيَشْهَدْ عَذَابُهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ السُّومِ“<sup>(۳)</sup> (اور ان دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہئے)۔

”ان قبیل سے استثناء، قہر اور تعقیقات کو ظاہر کرنا ہے جیسا کہ فقہاء نے کتاب الفکر اور کتاب الامانیات میں اس کا ذکر کیا ہے۔

”ان قبیل سے طلب شہد کو اس پر کو وہ ظاہر کرنا، انی طرح محتجبین جن میں کو وہ ظاہر ضروری ہے، دیکھئے ”اشباہ“۔

”ان قبیل سے یہ ہے کہ اگر کسی خاص شخص پر جہر کا حکم کیا گیا ہو تو اس کا اظہار کیا جائے تاکہ لوگ اس کے ساتھ معاملہ کرنے سے پرہیز کریں، جیسا کہ فقہاء نے کتاب التہنات اور کتاب الفکر میں اس کا ذکر کیا ہے۔

”ان قبیل سے فقیہ مومن کا استفتاء ظاہر کرنا ہے، اس سے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنین کے ہدف میں فرمایا: ”يَحْسِبُهُمُ اِحْسَابًا“<sup>(۴)</sup> (ان کے ہدف ان کو تو مگر خیال کرتا ہے ان کے سوال سے بچنے کے سبب سے)۔

(۱) اسکی مطالب ۱۵ ص ۱۵۰ مسلم مشنوت ۲ ۵ اور اس کے بعد کے صفحات۔

(۲) جبکہ شہد میں ایسا باتوں کا اظہار کیا جائے جس سے کسی شہادت نہ کر دی جائے۔

(۳) سورۃ نور ۶۱۔

(۴) سورۃ بقرہ ۲۷۳۔

## اظہار ۱۱-۱۲

میں سے کسی چیز کا اظہار جاری نہیں<sup>(۱)</sup> جیسے کہ فقہاء نے کتابِ اجر میں  
میں اس کا ذکر کیا ہے، اور جن امور کا پوشیدہ رکھنا واجب ہے مثلاً  
زوجین کے درمیان ازواجی تعلقات، اس کا اظہار جاری نہیں، جیسے  
کہ فقہاء نے بابِ المعاشرة میں اس کا ذکر کیا ہے، اور جو عورت  
عدت گزار رہی ہے سب تک وعدت میں ہے اس کے سامنے پیغم  
تکاح کا اظہار جاری نہیں، جیسا کہ فقہاء نے بابِ حدۃ میں اس کا ذکر  
کیا ہے۔

اور صدقہ کرنے والا اگر ان لوگوں میں سے ہے جن کی اقتداء کی  
جاتی ہے یا صدقہ کے ظہر کرنے میں صدقہ وغیرہ جیسے عمل ثیر پر  
وہروں کی ہمت افزائی کرنا ہو تو اس کے لئے صدقہ کا ظاہر  
کرنا مشروع ہے، جیسا کہ فقہاء نے اس بابِ کتاب الصدقات میں  
کیا ہے، اور جیسا کہ یہ شرعی دایب کی کتابوں میں مذکور ہے۔

اور اسی قبیل سے ہشتون عیدوں، ختن، ٹائیوں، اور بچے کی  
ولادت کے موقع پر خوشی و مسرت کا اظہار ہے، اور مسلمان اور بنیوں  
کی، قاتل کے وقت خوشی کا اظہار کیا ہے، اور رسول اللہ ﷺ کی  
قبر کی زیارت کے وقت وہب کا اظہار کیا ہے جیسا کہ شرعی آداب کی  
کتابوں میں اس کا ذکر ہے، اور استسقاء کی نماز کے لئے نھتے وقت  
کمتری و رعایت کی کا اظہار کیا ہے جیسا کہ فقہاء نے صلاۃ الاستسقاء  
میں اس کا ذکر کیا ہے، اور منہج کا دشمن کے مقابلے میں اپنی قوت اور  
طاقت کا اظہار کیا ہے، مثلاً، وصفوں کے درمیان اس کا ذکر چلنا  
وغیرہ ہے جیسا کہ فقہ کی کتابوں کے ابواب، بابہ، وغیرہ میں اس کا  
بیون ہے۔

وہ امور جن کا اظہار جائز ہے:

۱۱- اسی میں سے میت پر بخیر آ کر کے رہ کر اور میت شہ نہ ہو تو  
تین دنوں تک سوگ منا کرنا جائز ہے، اور اگر میت شوہر ہو تو  
بیوی پر سوگ منانا واجب ہے، جیسا کہ پہلے گذرا۔

وہ امور جن کا اظہار جاری نہیں:

۱۲- اسی میں سے تمام منکرات کا اظہار ہے<sup>(۱)</sup>، اور جسم کے کامل ستر  
بھسے کا اظہار ہے، اور ذمیوں کے لئے اپنے صلیب، ناقوس اور شاہ

(۱) اہل بیت علیہم السلام ۳۳۶/۳۳۷

(۲) احیاء علوم الدین ۳۲۰/۳۲۱



”رخصہ کی تعریف جیسا کہ ابن عابدی نے ذکر کی ہے یہ ہے:  
 ”الإعادة فعل مثل الواجب في وقته لحصل غير الفساد“  
 (فساد کے عداوہ کسی دوسرے ظلم کی وجہ سے واجب کے مثل اس کے  
 وقت میں عمل کرنا اعادہ ہے)۔

اور حنابلہ کے نزدیک اعادہ کسی بھی کو دوبارہ کرنے کو کہتے ہیں۔  
 اور مالکیہ میں سے قریش نے اس کی تعریف اس طرح کی ہے کہ  
 عبادت کو دوبارہ کرنے کے بعد اس کے نماز عباد میں صلہ و قطع ہونے  
 کی وجہ سے اس کے وقت میں دوبارہ اس کا عداوہ ہے مثلاً وہ شخص جس  
 نے بغیر کسی رکن کے نماز پڑھی یا وہ شخص جس نے نماز پڑھی  
 غالباً اس سے اچھی تعریف وہ ہے جو بعض فقہاء نے اس طرح کی  
 ہے: ”الإعادة فعل مثل الواجب في وقته لعدم“ (۱) کسی  
 عذر کی وجہ سے واجب کے وقت میں اس کے مثل عمل کرنے کا نام  
 اعادہ ہے) تاکہ اگر کوئی شخص جب نماز پڑھنے کے بعد پھر جہالت کے  
 ساتھ اس کو دہرائے تو یہ بھی اعادہ کی تعریف میں داخل ہو جائے۔  
 اور اس بحث سے متعلق کلام میں عداوہ کی زیادہ عام تعریف کا ذکر  
 آیا یا ہے جو حنابلہ کی تعریف ہے۔

متعلقہ الفاظ:

الف- تکرار:

۲- ”تاء الفتح“ ”اعادہ“ کا استعمال تصرف کے یک مرتبہ لوانے کے  
 لئے کرتے ہیں، اور ”لفظ“ ”تکرار“ کا استعمال اس وقت کرتے ہیں جبکہ  
 اعادہ بار بار ہو (۲)۔

(۱) المصنف علی الترتیب ۱/۱۶۱، مجمع البیانات ۱۰۹ اور اس کے بعد صفحہ ۱۰۹،  
 البدیشی ۱/۳۳، حاشیہ ابن مطہر ۱/۳۸۶ طبع بول بلاق، روضۃ المناظر لاسن  
 قدس سرہ ۱/۱۶۸ طبع المطبعۃ المستعربۃ لدیہ مصر ۱۳۶۲، حاشیہ ۹۵ طبع بول بلاق۔  
 (۲) الفروق فی الفقہ لابی یوسف ۱/۳۰ طبع دار الفکر بیروت۔

## اعادہ

تعریف:

۱- لغت میں اعادہ کا معنی ہے یہ چیز کو اس کی پہلی حالت کی طرف  
 لوٹانا، اسی طرح اس کا معنی کسی کام کو دوبارہ کرنا ہے۔ اس لئے تعالیٰ کے  
 ناموں میں سے ایک ”معبود“ ہے، یعنی وہ ذات جو مخلوق کو فنا ہونے  
 کے بعد دوبارہ پیدا کرے گی، ”و اللہ تعالیٰ یقول: “کما ہدانا نؤن  
 حنیناً نعبده“ (۱) (جس طرح ہول بار پیدا کرے کے وقت ابتداء کی  
 تھی اسی طرح اس کو دوبارہ پیدا کر دیں گے) بھی اسی معنی  
 میں ہے (۲)۔

فقہاء عام طور پر چیز کو اس کی پہلی جگہ لوٹانے کے لئے ”لفظ“ ”تکرار“ کا  
 استعمال کرتے ہیں، چنانچہ وہ کہتے ہیں: ”ود الشی المسروق  
 ورد المصوب“ (چراغی ہوئی چیز کو لوٹانا اور غصب کی ہوئی چیز کو  
 لوٹانا)، اور کبھی وہ اعادہ المسروق (چوری کی ہوئی چیز کو لوٹانا)  
 بھی کہتے ہیں۔

دوبارہ کرنے کے معنی کے لحاظ سے عداوہ (دوبارہ کسی کام کو دوبارہ کرنا  
 ہے) کی تعریف ثنائیہ میں سے نام غزالی نے یہی ہے: یہ وہ عمل  
 ہے جو پہلے عمل میں خلل واقع ہو جانے کی وجہ سے اس کے وقت میں  
 دوبارہ کیا جائے۔

(۱) سورۃ النبیہ ۱۰۴۔

(۲) یکھنہ تاج العربی، دہان العرب، المغرب، المغرب (موجود)۔

ب- قضا:

۳- مامور پہ کی اور نیکی کے لئے یا تو وقت مقرر ہوتا ہے جیسے نماز اور حج وغیرہ یا اس کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں ہوتا تو تناسل ہے مامور بہ کو اس کے مقررہ وقت کے گزر جانے کے بعد انجام دینے کا<sup>(۱)</sup> اور عادیہ نام ہے مامور پہ کو اگر اس کے لئے وقت مقرر ہو تو اس کے وقت میں وہ مامور اسے کرنے کا اور اگر اس کے لئے کوئی وقت مقرر نہ ہو تو کسی وقت میں دوبارہ ادا کرنے کا۔

ج- استئناف (نئے سرے سے کرنا):

۴- استئناف کا استعمال صرف اس صورت میں ہوتا ہے جبکہ عمل یا تصرف کو شروع سے لوٹا جائے مثلاً نئے سرے سے وضو کرنا<sup>(۲)</sup> اور عادیہ استعمال تصرف کو اس کے شروع سے لوٹنے یا اس کے اختتام میں سے کسی جزاء کے لوٹنے کے لئے ہوتا ہے مثلاً اعضاء وضو میں سے کسی عضو کو دوبارہ وضو کرنا۔

شرعی حکم:

۵- عادیہ تو پختہ فعل میں کسی غفلت کی وجہ سے ہوتا ہے یا اس میں کسی غفلت کے بغیر ہوتا ہے۔

الف- تو اگر پہلے فعل میں کسی غفلت کی بنا پر ہو تو اس کا حکم اس غفلت کے اعتبار سے الگ الگ ہوتا ہے پس اگر وہ غفلت تصرف کو فاسد کرے والا ہو وہ تصرف واجب ہو تو اس تصرف کا اعادہ واجب ہوگا مثلاً کسی شخص سے وضو کر کے نہار پڑا جلی، پھر معلوم ہوا کہ پانی ناپاک تھا تو وہ وضو رنہ رنہ نوں کو لوٹے گا<sup>(۳)</sup>۔

(۱) مجموعہ حلی الخرج ۱/۱۶۱، ابن ماجہ ۱/۴۸۵، ۲۸۷ طبع مول یوسف۔

(۲) مجموعہ ۱/۳۳۸۔

(۳) مجموعہ الخرج الکبیر ۱/۲۸ طبع مطبعہ اساطیر۔

لیکن اگر وہ تصرف واجب نہ ہو وہ وہ غفلت یا نکلنے اس کے منعقد ہونے سے مانع ہو مثلاً منعقد ہونے کے شرط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو دوبارہ اس کے کرنے کو عادیہ نہیں کہجائے گا اس سے کہ شرعی اعتبار سے اس کا جو بھی نہیں ہو۔

۶- اگر فعل واجب نہ ہو اور اس کا شروع کرنا صحیح ہو پھر اس میں ایسا خلل پیدا ہو یا جس نے اسے فاسد کر دیا تو اس کے عادیہ کے واجب ہونے میں شکنا کا اختلاف ہے اور اس اختلاف کی بنیاد یہ ہے کہ اس کا اس بات میں اختلاف ہے کہ کسی عمل کے شروع کرنے سے وہ لازم ہو جاتا ہے یا نہیں، جو حضرات اس کے قائل ہیں کہ شروع کرنے سے عمل لازم ہو جاتا ہے (مثلاً وضو اور تہجد) تو انہوں نے عادیہ کو واجب قرار دیا ہے، اور جو لوگ اس کے قائل ہیں کہ شروع کرنے سے عمل لازم نہیں ہوتا (جیسے کہ شافعیہ اور حنابلہ) تو انہوں نے عادیہ کو لازم قرار نہیں دیا ہے مثلاً ایک شخص نے نماز شروع کی چہرہ دھو کر یا پاؤں دھو کر شروع کیا پھر کسی مذر کی وجہ سے یا بغیر کسی مذر کے رنہ رنہ نوں آیا تو خفیہ اور مالکیہ فرماتے ہیں کہ وہ اس کا عادیہ کرے اور شافعیہ اور حنابلہ فرماتے ہیں کہ اس پر عادیہ نہیں ہے۔

اور ان میں سے جن حضرات نے عادیہ کو مستحب کہا ہے انہوں نے علماء کے اختلاف سے نکلنے کے لئے اسے مستحب قرار دیا ہے<sup>(۱)</sup>۔

۷- اگر غفلت فعل کو فاسد کرنے والا نہ ہو اور اس غفلت سے نہایت تحریکی ہوتی ہو تو ایسی صورت میں تصرف کا عادیہ واجب ہوگا، اگر نہ تو اسے تہذیبی ہوتی ہو تو تصرف کا عادیہ مستحب ہوگا، پس جو شخص

(۱) تخریج الفروع علی الاصول ۱/۳۸ طبع دوم، و تہذیب الخرج ۱/۶۶،

۳۵ تاریخ کردہ دار المعرفہ بیروت، کسی مطالب شرح و فی الدرب

۱/۳۰ تاریخ کردہ المکتبۃ الاسلامیہ، ابوہریرۃ الدیلمی ۱/۲۵ تاریخ کردہ

دار المعرفہ



ج۔ عمل کے واقع ہونے کے بعد اس کو باطل کرنا:

۸۔ مثلاً اس عبادت کا عاودہ جو اہل حق سے باطل ہوئی ہو، جب تک کہ اس کا سبب باقی ہو (یعنی عبادت کا سبب)، یہ مالا لایہ اور حنفیہ کا مذہب ہے، اور ثانیہ، درحالیہ زمانہ میں کہ اہل حق اعمال کو کبھی باطل نہیں کرتا، البتہ اس حالت میں موت آجائے (تو اعمال باطل ہو جائیں گے)۔

اس بنا پر جس شخص نے ظہر کی نماز پڑھی پھر مرتہ ہو یا پھر عصر سے قبل مسدود ہو یا تو اس پر ظہر کا لوٹنا واجب ہوگا، اس لئے کہ اس کا سبب (جو وقت ہے) اب تک باقی ہے، اور جس شخص نے حج یا پھر مرتہ ہو گیا پھر اسی سال یا چند سال کے بعد مسلمان ہو گیا تو اس پر حج کا لوٹنا واجب ہوگا، اس لئے کہ اس کا سبب جو بیت اللہ ہے وہ باقی ہے (۱)۔

د۔ مانع کا زائل ہو جانا:

۹۔ مثلاً وہ شخص جس سے (کسی ایسے دشمن کے موجود رہنے کی وجہ سے جو اس کے درمیان درپانی کے درمیان حامل تھا) تیمم کر کے مارا پرچی اس کے سے منور کر کے نماز کا عاودہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہے، اور مثلاً جس شخص سے تیمم کر کے نماز پڑھی اور وہ وقت کے اندر پانی پالے تو دوبارہ کے نزدیک اس کے لئے نماز کا عاودہ واجب ہے (۲)۔ دیکھئے: "تیمم"۔

اور اگر کسی ایسے عمل سے مانع ہو جس کا کوئی بدل نہیں ہے مثلاً وہ شخص جس کے ہر پنجہ سست ہو اور اس کے پاس اس کو پاک کرنے

(۱) حاشیہ ابن حبان ص ۳۰۳ طبع بول بولاق حاشیہ الدرواق ص ۳۰۷ طبع کردہ دہر الفکر، الاشاد و الظاہر لابن کیم ص ۷۷ نہایت لائق ص ۳۰۳ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، کتاب الفقہ ص ۸۱ طبع کردہ مکتبۃ المدینہ۔  
(۲) حاشیہ الطحاوی علی الدر المنثور ص ۱۲۱، کتاب الفقہ ص ۷۷۔

کے لئے کوئی چیز نہ ہو یا اس کے پڑے میں نجاست ہو، اس کے پاس اس کے عاودہ کوئی وجہ نہ ہو، نہ کوئی ایسی چیز ہو جس سے نجاست کو دور کر سکتے ہو، وہ اس میں نماز پڑھے گا، اور حنفیہ کے نزدیک نہ وقت کے اندر اس کا عاودہ واجب ہے نہ وقت کے بعد، اور اس کے عاودہ اگر اذکار میں نہ ہو مانع کے زائل ہو جانے کے بعد مطلقاً اس کا عاودہ کرے گا (۳)۔ جیسے کہ فقہاء نے کتاب المصلیٰ میں نماز کے شرائط پر حکام کرتے ہوئے اس کی تفصیل دی ہے۔

ح۔ صاحب حق کا حق ضائع کرنا:

۱۰۔ اگر کسی مسجد کے کچھ مخصوص لوگ ہوں اور کچھ مسافر اس میں اذان و اقامت کے ساتھ نماز پڑھ لیں تو اس مسجد والوں کے لئے اذان کا عاودہ مکروہ نہیں ہے، اور اگر اس مسجد والوں نے اذان و اقامت کے ساتھ اس میں نماز پڑھ لی تو دوسروں کے لئے اس میں اذان کا عاودہ مکروہ ہے (۴)۔ اور اگر مقرر مؤذن کے علاوہ کسی دوسرے نے اذان دی پھر مقرر مؤذن حاضر ہوا تو اسے اذان کے عاودہ کا حق ہے (۵)۔

۱۱۔ واجب کا ساقط ہونا:

۱۱۔ اگر کسی غیر مقصد خلل کی وجہ سے کسی عمل کا عاودہ یا جائے تو وہ واجب پہلے عمل سے ساقط ہوگا یا دوسرے عمل سے؟ بعض فقہاء فرماتے ہیں کہ واجب دوسرے عمل سے ساقط ہوگا، اس لئے کہ وہی عمل خلل اور نقص سے خالی اور مکمل ہے، اور یہ شخص، سعید بن المسیب

(۱) مرتبہ الفقہاء ص ۱۲۹ طبع بولاق ص ۱۳۱۔

(۲) کتاب الفقہ ص ۲۵۰، الفی ص ۲۴۳-۲۴۴، المجموع ص ۶۶۳۔

(۳) بدائع الصنائع ص ۱۵۳۔

(۴) کتاب الفقہ ص ۱۷۱ طبع المکتبۃ المدینہ الشریعہ۔

اور عن فا قول در حنفیہ کا مذہب ہے جیسا کہ ابن عابدین نے فرمایا،  
 اور انہوں نے پرید بن الاسود کی حدیث مرفوعہ سے استدلال کیا ہے  
 کہ: "إذا جئت إلى الصلاة فوجدت الناس فصل معهم،  
 وإن كنت قد صليت تكن لك مائلة وهذه مكتوبة" (۱)  
 (جب تم نماز کے لئے جاؤ، لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے پاؤ، تو ان کے  
 ساتھ نماز پڑھ لو، ورنہ تم نے نماز پڑھ لی تھی تو وہ تمہارے لئے نفل  
 ہو جائے گی ورنہ فرض)۔

در حنفیہ فقہاء فرماتے ہیں کہ وہ سب پہلے نفل سے ساتھ ہوتا ہے،  
 اس لئے کہ وہ صحیح ادا ہوا ہے، باطل نہیں ہے، البتہ اس میں کچھ خلل  
 ہے، ورنہ عباد اس کے ہی نقص اور خلل کی تلافی کے لئے مشروع ہے،  
 یہ قول حضرت سنی سے مروی ہے، سفیان ثوری، اسماعیل، شافعیہ اور  
 حنابلہ کا بھی قول ہے۔

ن حضرت کا استدلال سابقہ حدیث کی ایک روایت سے ہے جس میں یہ ہے کہ: "إذا صليتما في رحالكما، ثم  
 اتيتما مسجد جماعة، فصليا معهم، فإيما لكم مائلة" (۲)  
 (ترجمہ: دونوں سے اپنے ہمنام پر نماز پڑھ لی ہو، پھر جماعت والی

(۱) پرید بن اسود کی حدیث: "إذا جئت إلى الصلاة فوجدت الناس فصل معهم، وإن كنت قد صليت تكن لك مائلة وهذه مكتوبة" کی روایت امام  
 مالک، سنن ابی حاتم نے کسی کی سند سے ابن ابی شیبہ کے ساتھ کی ہے، ایضا جنت  
 فصل مع الناس وإن كنت قد صليت (جب تم آؤ تو لوگوں کے ساتھ  
 نماز پڑھو، اگرچہ تم نے نماز پڑھ لی ہو) جامع الاصول کے تحقق مجدد  
 ابو داؤد نے کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے (الموطا ۱۳۲ طبع بیروت، سنن  
 الترمذی ۱۱۳ طبع المطبعۃ النذیریہ، المسند رک ۱/۲۲۳، جامع الاصول  
 تنظیم محمد ابو عبد اللہ مات ۵/۱۵۰ تاریخ کردہ مکتبہ المجلدات)۔

(۲) حدیث: "إذا صليتما في رحالكما..." کی روایت ابو داؤد، سنن ابی حاتم اور  
 ترمذی کے ہے، الفاظ غریب کے ہیں یہ روایت پرید بن الاسود عمار کی  
 حدیث سے مرفوعاً ہے اور ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے (سنن  
 ابی داؤد ۱/۳۸۸، ۳۸۹ طبع مکتبہ تحفۃ الحوزی ۳/۵۵۵ تاریخ کردہ  
 المکتبۃ الاسلامیہ، سنن الترمذی ۱۱۳، ۱۱۴ طبع المطبعۃ النذیریہ)

مسجد میں تمہارا نماز ہو تو جماعت کے ساتھ پھر نماز پڑھ لو، یونکہ یہ  
 تمہارے لئے نفل نماز ہو جائے گی)۔

در جہاں تک عباد میں نیت کا مسئلہ ہے تو ابن عابدین فرماتے  
 ہیں کہ (اگر لوٹائی جانے والی نماز فرض ہے) تو دہرے عمل سے فرض  
 کی نیت نہ کرے گا، اس لئے کہ اس نے پہلے جو "یا ہے ورنہ فرض ہے،  
 اس لئے اس کے عباد کا مطلب اس کو اسی طرح دوبارہ کرنا ہے، کہ  
 اس قول کے مطابق کہ فرض دہرے عمل سے ساتھ ہوتا ہے تو یہ  
 ظاہر ہے۔

اور اس قول کے اعتبار سے فرض پہلے عمل سے ساتھ ہوتا ہے تو  
 دوبارہ عمل کے تکرار کا مقصد، پہلے عمل کے نقص کی تلافی کرنا ہے،  
 جس پر بلا فرض ناقص ہے، ورنہ فرض کامل، ورنہ کے اعتبار سے  
 مایل کے نصف کے ساتھ پہلے عمل کے مثل ہے، ورنہ دہرے عمل نفل  
 ہو تو لوٹائی جانے والی نماز کی چاروں رکعتوں میں تراویح کا واجب  
 ہو مالا رام آئے گا، ورنہ یہ بھی لازم آئے گا کہ اس میں جماعت شروع  
 نہ ہو، جبکہ فقہاء نے ان میں سے کسی چیز کا ذکر نہیں کیا ہے۔

ورنہ دہری نماز کے فرض ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پہلی نماز  
 سے فرض ساتھ نہیں ہوا ہے، اس سے کہ "یا ہے کہ وہ" نیکی کے  
 بعد فرض ہو لی، اور نیکی سے پہلے فرض پہلی نماز ہی ہے، اور اس کا  
 حاصل یہ ہے کہ پہلی کے فرض ہونے کا حکم عدم عبادہ پر موقوف ہے،  
 اور اس کے بہت سے نظائر ہیں، مثلاً، وہ شخص جس پر جہاد کا سبب ہو، جب ہو  
 اور وہ اسلام بھیجے، تو اس سلام کی وجہ سے اس کا نماز سے نکالنا  
 موقوف رہے گا، اور جیسے کہ کسی غائبہ نماز کے یہ ہونے کی صورت میں  
 ہفتہ نماز کا فاسد موقوف رہتا ہے (۳)۔

(۱) حاشیہ ابن عابدین ۲۸۷ طبع بول بلاق، مئی ۱۳۴۲ طبع المیزان۔

(۲) حاشیہ ابن عابدین ۲۸۷۔

متعلقہ الفاظ:

الف- عمری:

۲- عمری: مستعیر (عاریت پر لینے والا) کو زندگی بھر بغیر کسی عوض کے منفعت کا مالک بنانا ہے لہذا یہ خاص ہے۔

## اعارہ

ب- اجارہ:

۳- اجارہ عوض کے ساتھ منفعت کا مالک بنانا ہے، جو لوگ کہتے ہیں کہ اجارہ تملیک ہے، ان کے نزدیک تملیک منفعت میں اجارہ اور اجارہ دونوں شریک ہیں، البتہ اجارہ میں تملیک عوض کے ساتھ ہے، جب کہ اجارہ میں تملیک بغیر کسی عوض کے ہے<sup>(۱)</sup>۔

ج- انتفاع:

۴- عین کے استعمل اور اس کی آمدنی میں نفع اٹھانے والے کا حق انتفاع کہلاتا ہے اور منتفع کو اس کا حق نہیں ہے کہ وہ اسے کسی دوسرے کو اجارہ پر دے یا عاریت پر دے اور منفعت انتفاع سے عام ہے، اس لئے کہ صاحب منفعت کو اس میں پورا حق تھا، دوسرے کے وسیع نفع اٹھانے کا حق ہوتا ہے مثلاً بیک وہ اسے عاریت پر دے کیا اجارہ پر دے<sup>(۲)</sup>۔

اس کی مشرعییت کی دلیل:

۵- امارہ فی مشرعییت میں اصل کتاب سنت اور جماع و قیاس ہے، کتاب اللہ میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: "ویمسعون الماعون"<sup>(۳)</sup>۔

پناہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابی مسعود سے مروی ہے کہ

(۱) المشرع المفسر ۳/۵۷۰۔

(۲) حاشیہ المرقا فی ۳/۳۲۶، المشرع المفسر ۳/۵۷۰، طہ سنی ۳/۳۲۳۔

(۳) سورہ ماعون ۲۷۔

تعریف:

۱- عارہ لغت میں تعاود سے ماخوذ ہے، اور تعاود کا معنی باری باری لینا و رلونا ہے۔

اور عارہ اعمار کا مصدر ہے، اور اس سے اسم عاریۃ ہے، اور اس کا اطلاق فعل (یعنی عاریت دینے) پر ہوتا ہے اور عاریۃ کی نئی چیز پر بھی، اور استعارہ کا معنی عاریت طلب کرنا ہے<sup>(۱)</sup>۔

اور اصطلاح میں فقہاء نے اس کی جو تعریفیں کی ہیں وہ ایک دوسرے سے مترہب ہیں، حنفی فرماتے ہیں کہ عارہ بلا معاوضہ منافع کا مالک بنانا ہے<sup>(۲)</sup>۔

ورما لکھ نے اس کی تعریف اس طرح کی ہے کہ وہ قبیح و خور پر بغیر کسی عوض کے منفعت کا مالک بنانا ہے<sup>(۳)</sup>، اور شافعی فرماتے ہیں کہ عارہ شرعاً کسی چیز کے عین کو باقی رکھتے ہوئے اس سے انتفاع کو مباح کرنا ہے<sup>(۴)</sup> اور حنابلہ اس کی تعریف یوں کرتے ہیں کہ وہ مال کے اعیان میں سے کسی عین سے انتفاع کو مباح کرنا ہے<sup>(۵)</sup>۔

(۱) تاج المروسیۃ (۱/۵۷۰)۔

(۲) ابن ماجہ ۳/۵۰۲۔

(۳) المشرع المفسر ۳/۵۷۰، المرقا فی ۳/۳۲۶۔

(۴) شرح المصباح اور اس کے حواشی ۵/۱۱۵۔

(۵) مجلس ۵/۲۲۰ طبع المریض۔

اس کا شرعی حکم:

۶- اعادہ کے جوار پر متلاء کے جہات کے باوجود اس کے حکم کے بارے میں ان کا اختلاف ہے جمہور فقہاء حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کا مذہب یہ ہے کہ اعادہ دراصل شطب ہے، اس سے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "وَالْعَدْوِ الْجَبْرِ" (۱) (اور صدائی کرے)۔ اور نبی ﷺ کا فرمان ہے: "کُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ" (۲) (ہر بھلائی صدقہ ہے)۔ "یہ واجب نہیں ہے، یہ تک یہ ایک طرح کا حساب ہے، اس لئے کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: اِذَا تَقَدَّتِ رِكَاتُكَ مَالِكٌ فَقَدْ فَصَّيْتَ مَا عَلَيْكَ" (۳) (جب تم نے اپنے مال کی رکعت اور نبی ﷺ پر جو واجب تھا سے "آرہو")۔ اور آپ ﷺ کا فرمان ہے: "لَيْسَ فِي الْمَالِ حَقٌّ سِوَى الرِّكَاتِ" (۴) (مال میں رکاۃ کے علاوہ کوئی حق نہیں ہے)۔

"راہب قول یہ ہے کہ اعادہ واجب ہے۔"

وجوب کے قائلین نے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے استدلال کیا ہے کہ: "قَوْلُ الْمُفْضِلِينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ وَيَتَصَفَّوْنَ الْمَاعُونُ" (۵) (سو ایسے نمازیوں

ن دونوں نے فرمایا کہ ماعون سے مراد عواری ہیں اور حضرت بن مسعودؓ نے عواری کی تفسیر یہ کی ہے کہ وہ ہانڈی، تارہ اور ڈول ہیں۔

ورسنت وہ روایت ہے جو نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا: "وَالْعَارِيَةُ مَوَدَّةٌ، وَالَّذِينَ مَقْصِي وَالْمَنَحَةُ مَوَدَّةٌ، وَالزَّعِيمُ عَارِمٌ" (۱) (عاریت پر لی ہوئی چیز لوٹنی جائے گی، "ین" یا جاے گا، دودھ کے لئے دیا جانے والا جانور لوٹنا جائے گا، اور جو شخص کذابت لے وہ ضامن ہوگا)۔ اور صفوان بن امیہ نے روایت کی ہے کہ: "انسی سئیت استعار مہ اور عاریوم حبس لقتل اعصاب ہا محمد" قال: بل عاریۃ مصمومۃ" (۲) (نبی ﷺ سے عروہ خنین کے مال سے کچھ زر میں عاریت پر میں تو اسوں سے پوچھا کہ محمد ﷺ یا یہ نصاب کے طور پر ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلکہ اس عاریت ہے جس کی ضمانت لازم ہے)۔ اور عاریت کے جواز پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔

ورقوس یہ ہے کہ جب احیان (اصل میں) کا سبہ راجح ہے تو مانع کا سبہ کرا بھی جائز ہوگا، اسی بنا پر احیان اور مانع دونوں کی بصیرت کرا جائز ہے (۳)۔

(۱) سورۃ الحجۃ

(۲) حدیث: "کُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ" کی روایت بخاری (فتح الباری ۱۰/۳۳۷ طبع انتقیر) نے کی ہے۔

(۳) حدیث: "اِذَا تَقَدَّتِ رِكَاتُكَ مَالِكٌ فَقَدْ فَصَّيْتَ مَا عَلَيْكَ" کی روایت ترمذی (تحفۃ الاحوذی ۳۳۵-۳۳۶ طبع کردہ انتقیر) اور ابن ماجہ (۵۷۰ طبع مجلس) کے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(۴) حدیث: "لَيْسَ فِي الْمَالِ حَقٌّ سِوَى الرِّكَاتِ" کی روایت ابن ماجہ (۵۷۰ طبع مجلس) نے کی ہے اور ابن حجر نے اسے حسن دارالحسن) میں اسے مطول کہا ہے۔

(۵) سورۃ الماعن ۴۷

(۱) حدیث: "وَالْعَارِيَةُ مَوَدَّةٌ" کی روایت ابو داؤد (۸۲۵ طبع عزت عبید دہاس) نے حضرت ابو امامہؓ سے کی ہے اور ترمذی نے اس کی مختصر روایت کی ہے اور ملا کہ ابو امامہ کی حدیث حسن ہے (تحفۃ الاحوذی ۳۸۱/۳-۳۸۲ طبع کردہ انتقیر)۔

(۲) حدیث: "اِذَا تَقَدَّتِ رِكَاتُكَ مَالِكٌ فَقَدْ فَصَّيْتَ مَا عَلَيْكَ" کی روایت ابو داؤد (۸۲۳ طبع عزت عبید دہاس) اور ابن ماجہ (۳۰۱ طبع المبرور) اور بیہقی (۲۸۹ طبع دائرۃ المعارف احسان) نے کی ہے اور بیہقی نے اس کے شولہ کی بنا پر اسے قوی قرار دیا ہے۔

(۳) الاختیار ۵۵۳، الشرح المبرور ۵۷۰، المنی ۲۲۰/۵۔

کے سے بڑی شرابی ہے جو اپنی نماز کو جلا بیٹھے ہیں جو ایسے میں کہ ریوکاری کرتے ہیں ورنہ متے کی چیزیں کورہ کتے ہیں۔

بہت سے صحابہ سے مروی ہے کہ ماعون، لاندی، رڈا بل وغیرہ کو عاریت پر دینا ہے۔ صاحب "الشرح الصغیر" فرماتے ہیں: اور کبھی عاریت پر دینا جب ہوتا ہے مثلاً وہ شخص جو اپنی کسی چیز سے مستغنی ہو تو اس پر ہم کسی چیز کا عاریت پر دینا و سبب ہے جس میں کسی مہتمم جب کی رہد کی کا تحفظ ہو اور اس جیسی چیز کی کوئی اہمیت نہ ہو، اسی طرح کسی ایسے حال جاو رکود کرنے کے لئے جس کی موت کا اندیشہ ہو چھری عاریت پر دینا و سبب ہے "اور یہ بات جو مالایہ سے منقول ہے، ہر سے مذہب کے قواعد کے بھی خلاف نہیں ہے۔

ور کبھی عاریت پر دینا حرام ہوتا ہے مثلاً کوئی چیز کسی ایسے آدمی کو عاریت پر دینا جس کی وجہ سے اس کی معیشت میں تباہی ہو۔  
ور کبھی مکروہ ہوتا ہے مثلاً کوئی چیز کسی ایسے آدمی کو عاریت پر دینا جو کسی مکروہ عمل میں اس کے لئے مبین ہو (۱)۔

### مارہ کے رکان:

۱۔ مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ فرماتے ہیں کہ عاریت کے ارکان چار ہیں: معیر (عاریت پر دینے والا) مستعیر (عاریت پر لینے والا) عار (عاریت پر دی گئی چیز) اور (مقدار عار کا) صیغہ، صیغہ کا مذہب (جیسا کہ وہ تمام عقود میں فرماتے ہیں) یہ ہے کہ اس کا رکن صرف صیغہ ہے اور اس کے علاوہ کچھ ہے اس کا نام اعراف مقدار کہنا جاتا ہے، جیسا کہ عاریت پر لی گئی چیز کو اعراف مقدار کہنا جاتا ہے۔

۲۔ معیر (عاریت پر دینے والا) اس میں شرط یہ ہے کہ وہ عاریت پر دی جائے والی شے میں تصرف کرنے کا مالک ہو، صاحب

(۱) فتح القدیر ۷/ ۳۳۳ شرح المغیر ۳۷۰، نہایۃ المحتاج ۵/ ۱۱۷۔

اختیار ہو جس کا تصرف صحیح ہوتا ہے، لہذا کسی مجبور یا مجبور علیہ کا عارہ صحیح نہ ہوگا اور نہ اس شخص کا عارہ صحیح ہوگا جو انتفاع کا مالک تو ہو مین منفعت کا مالک نہ ہو مثلاً کسی موقوفہ مدرسہ کے رہنے والے۔

۳۔ رکنیہ نے اس کی صراحت کی ہے کہ وہ بچہ جسے تصرف کی اجازت حاصل ہے اگر اپنا مال عاریت پر دے تو عارہ صحیح ہوگا۔

۴۔ مستعیر (عاریت پر لینے والا) وہ عاریت طلب کرنے والا ہے اور اس میں شرط یہ ہے کہ وہ اس کا اہل ہو۔ عاریت پر دی جانے والی شے اسے تجارت کے طور پر دی جائے اور یہ کہ وہ متعین ہو جس گھر کوئی شخص اپنی بنیادی چیزیں دلوں کے سے چھپے تو یہ عاریت نہیں ہے بلکہ صرف باحت ہے۔

۵۔ مستعار (عاریت پر لی جانے والی چیز) محل: یہ دو قسم ہے جسے معیر مستعیر کو قاعدہ اٹھانے کے لئے دیتا ہے اور اس میں شرط یہ ہے کہ وہ کامل انتفاع ہو، ایسا انتفاع جو چنے میں کے باقی رہنے کے ساتھ مباح و مقصور ہو، البتہ وہ شے جس سے انتفاع کی صورت میں اس کا میں ختم ہو جائے مثلاً کھانا تو وہ عارہ نہیں ہے، اسی طرح عارہ اگر کسی حرام انتفاع کے لئے ہو تو جائز نہیں، باقی و مفسد لوگوں کو اختیار عاریت پر دینا اور جس چیز میں کوئی فتنہ نہ ہو اس کا عارہ صحیح نہیں ہے (۲)۔

۶۔ صیغہ: یہ ہر وقت یا اشارہ یا عمل ہے جو عارہ پر بلا مت کرے اور یہاں لکھیا اور ناجاہلہ کے نزدیک ہے۔

۷۔ رٹا فعیہ کا صحیح قول یہ ہے کہ جو شخص بولے پر قار ہو اس کی طرف سے لفظ کا ہونا ضروری ہے یا نیت کے ساتھ کتابت کا ہونا ضروری ہے اور رٹا فعیہ کے صحیح قول کے علاوہ ایک قول میں یہ ہے کہ عارہ عمل کے

(۱) فتاویٰ الہندیہ ۳۷۲۔

(۲) الشرح المغیر ۳۷۰، مع الجلیل ۳۸۷، تلمذہ حاشیہ اس ۷۷۔



ذریعہ بھی جائز ہے۔

در حقیقہ کے نزدیک عمارہ کا رکن معبر کی طرف سے قول کے ذریعہ عیب ہے، ورنہ قول میں قول کا مواضع مری نہیں ہے، خلاف عام رکن کے کہ اس کے نزدیک قول میں بھی قول کا ہونا رکن ہے اور یہی قیاس کا تقاضا ہے، در حقیقہ کے نزدیک عمارہ میں ایسے تقاضے سے منعقد ہو جاتا ہے جو اس پر لاسٹ کرے، تو وہ یہ لاسٹ بخارا ہو<sup>(۱)</sup>۔

وہ چیزیں جن کا عمارہ جائز ہے:

۸۔ ہر ایسے عین کا عمارہ جائز ہے جس کے عین کے باقی رہتے ہوئے اس سے مہلک منفعیت حاصل کی جائے مثلاً گھر، حمام، نیمہ، مکتوبہ، چوپڑے، کپڑے پہننے کے زیورات، قیمتی کے لئے بر حادہ اور سفار کے سے کتا وغیرہ، اس سے کہ بی <sup>مکتوبہ</sup> حضرت مکتوبہ سے پہلے زمین عاریتہ کی تھیں<sup>(۲)</sup>، اور نہ مل، اور نہ حانور کے عمارہ کا کر آیا ہے، اور حضرت بن مسعودؓ نے مائری اور تراری کی عاریتہ کا کر آیا ہے، لہذا ان چیزوں میں حکم ثابت ہوا، اور ان کے علاوہ وہی چیزیں گرامی طرح کی ہوں تو ان کو مذکور دینے میں یہ قیاس یا جائے گا، اس سے بھی کہ مالک کے لئے جس چیز سے قاعدہ ایما جائز ہے وہ اسے عاریتہ بھی دینے کا اختیار رکھتا ہے، بشرطیکہ اس سے کوئی مایہ نہ ہو، اور اس سے بھی کہ وہ ایسے اعیان میں جن میں اجارہ دینا جائز ہے، لہذا ان میں عاریتہ دینا بھی درست ہوگا، اور درنہ کرے کے لئے یا زمین حاصل کرے کے سے گرام اور مانیر کو عاریتہ پر ایما جائز ہے، اور ان میں خرچ کرے کے لئے عاریتہ پر یا تو یہ قرض ہے اور

(۱) حاشیہ من مادیں ۵۰۴/۳ اور اس کے بعد کے صفحات البدیع ۳۸۹، ۳۸۸، طبع لاہور، شرح المنیر ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱

ہونے سے قبل اور اس سے نکلنے کے بعد وہ اپنی لے سکتا ہے اس لئے کہ اس میں کوئی ضرر نہیں ہے۔

در حقیقہ، شافیہ و حسابد فرماتے ہیں کہ معیر اگر اپنے امارہ میں رجوع کرے تو اس کا عمارہ باطل ہو جائے گا اور میں عاریت لینے والے کے قبضہ میں اجرت مثل کے ساتھ باقی رہے کی ارض راجع ہو، مثل کسی شخص نے پناہ تیر رکھے کے لئے دھڑے کی دیوار عاریت لی اور اس پر شہد تیر رکھا پھر معیر نے دیوار فرحت زری تو خرید رکھو سے اٹھانے کا حق نہیں ہوگا اور ایک قول یہ ہے کہ اسے اٹھانے کا حق ہوگا بین گرنہ ہمت کنند نے بیج کے وقت یہ شرط لگا دی کہ شہد تیر باقی رہے گا (تو پھر اٹھانے کا حق نہ ہوگا) اور اٹھانے کے قول کو صاحب خلاصہ اور صاحب بزاز یہ وغیرہ لے پسند کیا ہے اور تنویر البصائر میں اسی کو قول معتد کہا گیا ہے اور ان حضرات نے یہ بھی فرمایا کہ وارث کو یہ حق ہے کہ وہ پڑوسی کو شہد تیر اٹھائے کا حکم دے، خواہ جس حال میں ہو (۱)۔

در مالکیہ فرماتے ہیں کہ اگر معیر نے کوئی زمین قبیہ کے لئے یا اجرت لگائے کے سے مطلقاً عاریت پر لی ہے اور اب تک چوبیس سال کا عمارت میں بنی تو معیر کو عمارہ میں رجوع کرے کا حق ہے اور راجح قول کی رو سے اس پر کچھ وجہ نہیں ہوگا اور رجوع قول کی رو سے معیر کے سے لازم ہے کہ وہ ایک مقدار مدت تک زمین کو مستعیر کے ہاتھ میں باقی رکھے ورنہ اس کے لئے رقبہ کرے کے بعد اگر معیر رجوع کرے تو بھی سے اس کا حق ہے اور اس کے نتیجہ میں مستعیر کو زمین سے بے دخل کرے گا تو عمارت جن مدت میں ہو، اس لئے کہ مستعیر سے مدت کی شرط کو چھوڑ کر کوئی ایسی ہے بین اس صورت

(۱) ابن ماجہ ص ۶۸۳ تحت الحجاج ۲۸/۵ نہلیہ الحجاج ۱۳۰/۵، ابن

میں معیر پر یا لازم ہوگا اور ایک قول کی رو سے مستعیر نے جو کچھ شرف یا بے یعنی ان سامانوں کی قیمت جو قبیہ میں لگا دیا ہے یا درخت لگانے کی مزدوری معیر اس کو لے گا۔

اور ایک قول کی رو سے اگر تعمیر اور درخت لگانے کا زمانہ لمبا ہو گیا ہو تو اس پر قیمت کا اس ضروری ہے، اس سے کہ چودہ اور عمارت زمانہ کے دراز ہونے کی وجہ سے بدل جاتے ہیں اور ایک قول کی رو سے قیمت اس وقت اے گا جب کہ وہ سماں جن کے ورنہ مستعیر نے عمارت بنائی ہے اس کی ملکیت میں ہو اور اس نے سے شریعہ نہ ہو یا وہ مباح چیزوں میں سے ہو ورنہ مستعیر نے سماں شریعہ عمارت بنائی ہے تو معیر اس کے اثر اجرت لے گا ورنہ سب صحیح عمارہ میں ہے اور اگر عمارہ قاسم ہو گیا ہو تو مستعیر پر اجرت مثل واجب ہے اور معیر اسے اس کی عمارت اور پودے کی قیمت ادا کرے گا (۲)۔

اور مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ عمارہ میں کسی عمل یا مدت کی قید لگانا غبی ہو تو وہ لازم ہو جائے گا اور کام ختم ہونے یا مدت پوری ہونے سے قبل رجوع کرنا جائز نہ ہوگا، مستعیر لیٹی چیز نہیں بھی ہو، خواہ راحت یا رہنے یا اس میں کسی چیز کے رکھنے کے لئے زمین ہو یا سواری، بار برداری وغیرہ کے لئے کوئی جانور ہو یا کوئی دھار سامان ہو۔

اور اگر عمارہ میں کسی عمل یا مدت کی قید نہ ہو اس طور پر کہ سے مطلق رکھا گیا ہو تو لازم نہ ہوگا اور اس کے مالک کو اختیار ہوگا کہ جب چاہے اسے لے لے اور معتد قول کی رو سے وہ عمارہ اس مدت کے لئے لازم نہ ہوگا جس مدت کے لئے اس بھٹی چیز کے عمارہ کا عمارہ قصد کیا جاتا ہے اور غیر معتد قول کی رو سے اتنی مدت کے لئے ہی مستعار کا مستعیر کے ہاتھ میں باقی رہنا لازم ہوگا جس کے لئے عمارہ

(۱) طہیۃ الدسولی ص ۳۹۳۔

اجرت کا ہے اور میت کا کوئی مال نہیں ہے اور دوسرے مذاہب کے قواعد بھی اس کے خلاف نہیں ہیں<sup>(۱)</sup>۔

رجوع کے اثرات:

۱۰۔ حسب فرماتے ہیں کہ اگر معمر اپنے اعمارہ میں رجوع کر لے تو اعمارہ داخل ہو جائے گا اور اگر غنی مستعار مستعیر سے لے لینے کی صورت میں اسے نقصان پہنچے تو وہ مستعیر کے قبضہ میں اجرت مثل کے ساتھ باقی رہے گی جیسا کہ ”پر گزر“ اور انہوں نے عاریت پر لی جانے والی ہر قسم کی چیز سے متعلق تفصیل دہم ذکر ہے۔

پنچاچ رسوں نے قیاس اور رخصت لگانے کے لئے زمین کو عاریت پر لینے کے بارے میں فرمایا کہ اگر کسی نے زمین کو تعمیر یا درخت لگانے کے لئے مطلقاً عاریت پر لیا تو یہ اعمارہ صحیح ہے، اس لئے کہ منفعت معلوم ہے اور اسے یہ حق ہے کہ جب چاہے رجوع کر لے اور معمر مستعیر کو بھی حق اور عمارت کے اکھاڑنے کا حکم دے البتہ اگر اکھاڑنے میں زمین کو نقصان پہنچے تو ایسی صورت میں ان دونوں کو چھوڑ دیا جائے گا اور اکٹھے ہوئے ہونے کی صورت میں ان کی جو قیمت ہو وہ معمر مستعیر کو ”اگرے گا تا کہ اس کی زمین کو نقصان نہ پہنچے، یا مستعیر اپنی لٹانی بنائی بھی“ اور رخت کو عاریت کو معمر کو ضامن بنائے بغیر لے لے گا اور حاکم شہید نے ”کریم“ ہے کہ مستعیر کو یہ حق ہے کہ وہ معمر کو ان دونوں کی اس قیمت کا ضامن بنائے جو ان ان کے کام ہونے کی حالت میں ہے اور وہ دونوں اس کے ہوجا میں گئے اور اسے یہ بھی اختیار ہے کہ وہ نہیں کھاڑ لے، پس اگر کھاڑنا زمین کے لئے مفرب ہو تو اس صورت میں اختیار معمر کو ہوگا اور اس میں اس

اس جیسی چیز مستعار لی جاتی ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ زمین اگر عاریت پر لیا جائے تو عاریت پر لی جائے اور یہ دونوں کام انجام پائیں تو عاریت دلا رہا ہوگا۔

اور ان چیزوں کا تشابہ کیا ہے ان کے علاوہ دیگر چیزوں کے عاریت میں رجوع کے جوڑ کی دلیل یہ ہے کہ اعمارہ معمر کی طرف سے حساب ہے اور مستعیر کی طرف سے فائدہ اٹھا رہا ہے لہذا اسے لازم کرنا مناسب نہیں ہے<sup>(۲)</sup>۔

اور حنفی فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنے کسی وارث کو اپنی گھر بنانے والی زمین میں کوئی مکان بنانے کی اجازت دی پھر مورث کا انتقال ہو گیا تو اگر تقسیم نہیں ہوئی یا وہ مکان اس کے حصے میں نہیں آکا، تو باقی وارثوں کو اس کا حق ہے کہ وہ اس سے اس کے توڑنے کا مطالبہ کریں اور اگر کسی نے کوئی گھر بنانے والی زمین مستعار لیا اور مالک کی اجازت کے بغیر اس میں کوئی عمارت بنائی یا زمین والے نے اس سے کہا کہ اپنے لئے بنالو پھر معمر نے اس زمین کو اس کے حقوق کے ساتھ چھ دیا تو بنانے والے کو اپنی عمارت کے توڑنے کا حکم دیا جائے گا۔

اور ثانیہ درناہدے ذکر کیا ہے کہ اگر کسی شخص نے کسی میت کو اس سرے کے سے کوئی مکان عاریت پر لیا تو اس کے لئے رجوع کرنا جائز نہ ہوگا، البتہ جب دونوں کا اثر اس طرح مٹ جائے کہ اس میں کچھ بھی باقی نہ رہے اس وقت اس کے لئے رجوع کرنا جائز ہوگا اور عاریت ختم ہو جائے گی۔

اور رجوع نہ کرنے میں وارثوں کا حکم اپنے مورث کے حکم کی طرح ہے اور اس کے لئے کوئی اجرت نہیں ہے، اس لئے کہ اس میں میت کی تکریم کا نفع پایا گیا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ عرف کا فیصلہ مردم

(۱) ابن ماجہ ص ۶۸۳، شرح الکبیر ص ۴۹۳، شرح المنیر ص ۵۷۳، (۲) نہایہ الحکام شرح لمہاج ص ۱۲۹، ص ۵، ص ۲۲۰، ص ۲۲۹۔

(۲) نہایہ الحکام شرح لمہاج ص ۱۲۹۔

میں ہے اور ان سب نے پہلے قول کو مقدم کیا ہے اور بعض حضرات نے اسے جزم کے ساتھ کہا ہے اور اس کے بعد دوسرے قول کو "قیل" (کہا گیا ہے) سے تعبیر کیا ہے ان بنا پر سے مصنف (ابن عابدین) نے اختیار کیا ہے اور یہی قدر ہی کی روایت ہے اور دوسرے قول کو حاکم شہید کی روایت ہے (۱)۔

اور قاضی زکریا انصاری "المنہج" میں فرماتے ہیں کہ اگر تعمیر یا درخت لگانے کے لئے کسی نے کوئی زمین عاریت پر دی، خود کسی مدت کے لئے ہو، یا مستعیر کے عمارت بنانے یا درخت لگانے کے بعد اس نے رجوع کر لیا تو اگر اس نے اس کے کھڑے کی شرط لگائی تھی تو اکھاڑنا لازم ہوگا، اور اگر شرط میں کوئی تھی تو اگر مستعیر اکھاڑنا پسند کرے تو بلا معاوضہ اکھاڑے گا اور زمین کو برہنہ کرنا اس پر لازم ہوگا، اس لئے کہ اس نے اپنے اختیار سے اکھاڑا ہے اور اگر وہ اکھاڑنا پسند نہ کرے تو مستعیر کو زمین اس کا اختیار ہوگا، اول یہ کہ مالک ہوئے کے وقت اس کے اکھاڑے جانے کے مستحق ہونے کی صورت میں اس کی جو قیمت ہو وہ ادا کر کے اس کا مالک بن جائے، اور اگر اسے یہ کہ اسے اکھاڑے اور نقصان کا ضمان "کرے، اور نقصان یہ ہے کہ کھڑے ہونے کی صورت میں جو قیمت ہو وہ کھڑے ہوئے ہونے کی صورت میں جو قیمت ہو ان دونوں کے درمیان جتن فرق ہو اتنا ضمان "اگرے گا" تعبیر ہے یہ کہ مدت کے ساتھ اسے باقی رہنے کے (۲)۔

اور تاج الدین فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے درخت لگانے اور عمارت بنانے کے لئے کوئی زمین کسی کو عاریت پر دی اور مستعیر پر کسی معین وقت یا اس کے رجوع کرنے کے وقت اکھاڑنے کی شرط لگادی، پھر

طرف اشارہ ہے کہ مطلق عاریت میں کوئی ضمان نہیں ہے اور حاکم شہید سے یہ مراد ہی ہے کہ اس پر قیمت ہے اور انہوں نے اس طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ عاریت جس کا مدت مقرر ہو اس کے وقت کے گزر جانے کے بعد کوئی ضمان نہیں ہے۔ پس معین عمارت اور درخت کو کھڑے گا، الا یہ کہ کھڑا زمین کے لئے مضرت ہو تو ایسی صورت میں معین ان دونوں کے کھڑے ہوئے ہونے کی حالت میں جو قیمت ہو اس کا ضمان ہوگا اس قیمت کا نہیں جو ان کے کھڑے ہونے کی حالت میں ہو۔

اور اگر معین نے عمارت کے لئے وقت مقرر کر لیا تھا اور وقت سے قبل رجوع کر لیا تو وہ مستعیر کو اس کے اکھاڑنے کا حکم دے گا اور مدت اور درخت میں اکھاڑنے کی وجہ سے جو نقصان ہو وہ مستعیر کے سے اس کا ضمان ہوگا یا نہیں یا وہ اس کے کھڑے ہوئے کی حالت میں جو قیمت ہو اس کا ضمان ہوگا یا کھڑے ہوئے کی حالت میں جو قیمت ہو اس کا ضمان ہوگا؟

کنز اور ہدایہ کی صراحت کی رو سے وہ اس قیمت کا ضمان ہوگا جو کھڑے ہوئے ہونے کی حالت میں ہو اور بحر میں محیط کے حوالہ سے ذکر کیا گیا ہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں جو قیمت ہو اس کا ضمان ہوگا، الا یہ کہ مستعیر سے کہا جائے "اس میں کوئی ضرر نہ ہو، پس اگر معین ضمان ہے تو وہ اس قیمت کا ضمان ہوگا جو کھڑے ہوئے ہوئے کی حالت میں ہو" ورنہ جمع الاضہار کی عبارت یہ ہے: "اگر معین سے اس پر ضمان کو لازم کیا، اس معاملہ میں ایک قول یہ ہے کہ اکھاڑنے کی وجہ سے جو نقصان ہو وہ اس کا ضمان ہوگا" اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ ان دونوں کی قیمت کا ضمان ہوگا "اور وہ ان کا مالک ہو جائے گا" اور تیسرا قول یہ ہے کہ اگر ضرر پہنچے تو مالک کو نقصان اور قیمت کے ضمان کے درمیان اختیار ہوگا اور یہی کے مشابہ در انجاء، ابو اسب اور ابن

(۱) ابن ماجہ ج ۲ ص ۵۰۳ طبع بیروت۔

(۲) محل علی شرح المنہج ص ۳۳۳۔

معیر نے رجوع کر یا تو مستعیر پر اکھاڑنا لازم ہوگا اور اگر معیر نے ایسی شرط نہیں لگائی تو مستعیر پر اکھاڑنا لازم نہ ہوگا والا یہ کہ معیر اس کے لئے نقص کا ضامن ہو، پس اگر مستعیر اس حال میں اکھاڑنے سے انکار کرے جس میں اسے اکھاڑنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا، اور معیر اس کو درخت اور عمارت کی قیمت ادا کر دے تاکہ وہ اس کا مالک ہو جائے تو مستعیر کو اس پر مجبور کیا جائے گا اور اگر معیر قیمت ادا کرنے اور نقص کا تاوان دینے سے انکار کرے اور مستعیر اکھاڑنے سے انکار کرے اور مدت دے تو اکھاڑ نہیں جائے گا، اور اگر وہ دونوں چھپنے سے انکار کریں تو اسے اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے گا اور معیر کو اپنی زمین میں اس طرح تصرف کر کے اختیار ہوگا کہ رحمت کو ضرر نہ پہنچے (۱)۔

اس سلسلہ میں ان کی دلیل یہ ہے کہ معیر اور مستعیر دونوں کے مصالح کی رعایت کرنا ممکن ہے اور وہ اس طور پر کہ معیر اپنے رجوع کرنے کی تاریخ سے لے کر ہیتی کے کاٹنے تک زمین کی اہمیت مثل لے لے، اس طرح اس کا ضرر ختم ہو جائے گا اور کاشت زمین میں کٹنے تک باقی رہے گی اور اس میں مستعیر کی مصلحت ہے، لہذا کٹنے سے قبل اکھاڑ کر اسے ضرر نہیں پہنچایا جائے گا اور مطلق عمارت میں اگر اکھاڑنے کی وجہ سے کاشت میں نقصان ہو تو شافیہ کے نزدیک یہی زیادہ صحیح قول ہے، اس لئے کہ کاشت ختم ہے اور اس کی یک مدت ہے جو ختم ہونے والی ہے اور وہ اہمیت مثل کے ساتھ باقی رہے گی۔ اور مطلق اعمارہ کے سلسلے میں مالکیہ کے مبنی قول ہیں: ایک تو یہی ہے۔

اور اگر ایک زمین مستعیر کے قبضہ میں اتنی مدت تک باقی رہے گی حقیقت کے لئے عمارت لی جاتی ہے۔

اور تیسرا یہ کہ زمین مستعیر کے قبضہ میں باقی نہیں رہے گی۔ یہ اہمیت قول ہے اور وہ عمارت جس میں کسی عمل یا مدت کی قید ہو اس میں عمل یا مدت کے مکمل ہونے سے قبل رجوع میں کیا جائے گا۔

۱۱۔ راجع کے مقابلہ میں ثانیہ کا ایک قول یہ ہے کہ مستعیر پر کوئی اہمیت نہیں ہے، بلکہ زمین اس کے قبضہ میں کٹنے تک بغیر کسی اہمیت کے باقی رہے گی، اس لئے کہ زمین کی منفعت کٹنے تک ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ معیر کو اکھاڑنے کا اختیار ہے، اس لئے کہ باہمیت ختم ہوئی۔

اور حنبلیہ کا مذہب رجوع کے عدم جواز کے سلسلہ میں حنفیہ جیسے ہے لیکن مؤخر مآتے ہیں کہ اگر ہیتی ایسی ہے جو بہتر ہونے کی حالت میں کافی جاتی ہے تو جس وقت اس کا کاٹنا ممکن ہو معیر کے لئے رجوع کرنے کا حق ہے اور حنفیہ نے اس نوعیت کی ہیتی کا ذکر نہیں کیا ہے، مثلاً

کاشت کے لئے زمین عاریت پر دینا:

۱۱۔ زراعت کے لئے عاریت پر دی گئی زمین سے ہیتی کے تیار ہونے سے قبل رجوع کرنے کے نتیجہ میں مرتب ہونے والے حکم میں فقہاء کا اختلاف در تفصیل ہے۔

حنفیہ کا مذہب: در ثانیہ کا صحیح قول، در مقابلہ کا مقدم قول جو ان کا مذہب ہے، در ثانیہ کا غیہ مقدم قول یہ ہے کہ زمین کو کاشت کے لئے عاریت پر دینے والا اگر ہیتی کے مکمل ہونے اور اس کے کاٹنے سے قبل رجوع کرے تو اسے مستعیر سے واپس لینے کا حق نہیں ہے، بلکہ وہ زمین اس کے قبضہ میں اہمیت مثل کے ساتھ باقی رہے گی، اور حنفیہ کے نزدیک یہ حکم بطور احسان ہے، خواہ اعمارہ مطلق ہو یا مقید۔



۲۔ رہ کی تعلیق اور مستقبل کی طرف اس کی اضافت:

۱۳- جمہور فقہاء مالکیہ اور شافعیہ (سوائے زرخشی کے) اور ایک قول کی رہ سے حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ مستقبل کی طرف اعجاز کی اضافت اور تعلیق جائز نہیں، اس لئے کہ یہ متدلازم نہیں ہے، پس معیر جب چاہے رجوع کر سکتا ہے۔

در حنفیہ کے دوسرے قول کی رہ سے اس کی اضافت کرنا حار ہے تعلیق جائز نہیں۔

جنس مالکیہ اور شافعیہ نے کچھ مسائل ذکر کئے ہیں جن سے بظاہر یہ سمجھ میں آتا ہے کہ وہ تعلیق ہے یا اضافت ہے، مثلاً اس کا قول کہ مجھے ۳۰ تم پنا پنا پنا عاریت پر ۱۰ تو میں کل تمہیں اپنا پنا پنا عاریت پر ۱۰ گا، درحقیقت یہ ہے کہ یہ عارہ ہے، اعجاز نہیں (۱)۔

اور عارہ کی اضافت یا تعلیق کے حکم کے سلسلہ میں حنبلیہ کی کوئی صراحت ہمیں نہیں مل سکی، اگرچہ انہوں نے اس کی صراحت کی ہے کہ عارہ میں اصل یہ ہے کہ وہ لازم نہیں ہے۔

عارہ کا حکم اور اس کا اثر:

۱۴- (زرخشی کے علاوہ) حنفیہ اور مالکیہ کا مذہب اور حنبلیہ کا ایک قول اور یحییٰ حسن، یحییٰ جعفر بن عبدالحزیز، ثوری، اوزاعی اور ابن شبرمہ سے مروی ہے کہ عارہ سے منفعت کی ملکیت حاصل ہوتی ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ معیر نے مستعیر کو منافع حاصل کرنے پر مسلط کر دیا ہے اور منافع کو مستعیر کی طرف اس طرح پہنچا ہے کہ اپنا قبضہ اس سے اٹھ لیا ہے اور اس طرح مسلط کرنا تسلیم ہے، نہ کہ اباحت، جیسے کہ اعمیان میں ہوتا ہے۔

(۱) المدخل ۳۸۹/۸، طبع دارالمیادین، طبع ۱۳۵۵ھ، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱

مستعیر نے منفعت کو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر حاصل کیا، پس اگر مالک نے اپنے مستعیر کو ضمانت قرار دیا تو دوسرے مستعیر سے وصول کرے گا، اس سے کہ منافع ہی نے حاصل کیا ہے، اس سے ضمانت بھی ہی پر ہوگا، اور اگر مالک نے دوسرے کو ضمانت قرار دیا تو وہ اپنے سے وصول نہیں کرے گا، والا یہ کہ دوسرے کو حقیقت حال کا علم نہ ہو تو اس صورت میں احتمال ہے کہ ضمانت پہلے پر ثابت ہو، اس لئے کہ اس نے دوسرے کو دھوکہ دیا اور عین اس طرح اس کے سپرد کیا کہ وہ بغیر کسی عوض کے اس سے منافع حاصل کرے اور اگر عین دوسرے کے ہاتھ میں ضمانت ہو جائے تو حال میں اس پر ضمانت ثابت ہوگا، اس لئے کہ اس نے اس پر اس شرط کے ساتھ قبضہ کیا ہے کہ وہ اس کا ضمانت ہو، پس اگر معیر پہلے سے وصول کرے تو پہلا دوسرے سے وصول کر لے گا اور اگر وہ دوسرے سے وصول کرے تو دوسرا اسی سے وصول نہیں کرے گا (۱)۔

#### نہ کا ضمانت:

۱۵- فقہاء کے درمیان اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ عاریت اگر مستعیر کی جانب سے کسی تعدی کی بنیاد پر تلف ہو جائے تو وہ اس کا ضمانت ہوگا، اس لئے کہ اگر وہ ضمانت ہے جیسا کہ حنفیہ کہتے ہیں تو تعدی کی وجہ سے مانتوں کا ضمانت بنایا جاتا ہے، اور وہ چیزیں جنہیں غائب نہ کیا جاسکتا ہو یعنی جنہیں چھپا کر نہ رکھا جاسکتا ہو مثلاً جامد وغیرہ منقولہ اور جانوروں کے بارے میں مالکیہ کا مذہب بھی ایسا ہی ہے، بخلاف ان چیزوں کے جنہیں چھپا کر رکھا جاسکتا ہو مثلاً کپڑے اور زیورات کہ دوسرے حال اس کا ضمانت ہوگا، والا یہ کہ وہ اس (۲) سے مدنی ۳۸۹۸/۸، لا تقیاد ۱۱۸/۲، المشرح المستعیر ۵۷۰/۳، حاشیہ من ۵۰۳/۳، بہامیہ المحتاج ۱۱۹/۵، اسکی الطالب ۳۸۸/۳، انشی ۳۲۷/۵، وقایع ۳۰۵/۱ طبع دارالمعرف

بات پر بندہ قائم کرے کہ وہ اس کی طرف سے ہی سبب کے بغیر تلف یا ضائع ہوئی ہے اور دوسرے مانتے میں کہ مذکور چیزوں کے مددہ میں کوئی ضمانت نہیں ہے۔

» ضمانت اور متبادل کے درمیان ایک مستعیر ہی مستعار کے مالک ہو جانے کی وجہ سے ضمانت ہوگا خود مالک کی قوت دہی کی وجہ سے ہو یا اسے اس نے یا کسی دوسرے نے تلف یا ہو کر چھپ کر کوئی کسی کے بغیر ہو » راہوں نے فرمایا کہ مستعیر اگر جائزت یافتہ استعمال سے تلف ہو مثلاً عرف و عادت کے مطابق اس نے کپڑا پہنایا سواری پر سوار ہوا تو وہ کسی چیز کا ضمانت نہ ہوگا، اس سے کہ یہ تلف ایسے سبب سے ہوا ہے جس کی اجازت تھی۔

» حنفیہ کی دلیل درج ذیل حدیث ہے: «اللیس علی المستعیر غیر المغل ضمان» (۱) (وہ مستعیر جو ضمانت نہ ہو اس پر ضمانت نہیں ہے)۔ اصل کے معنی خاص کے ہیں اور امری وجہ یہ ہے کہ ضمانت یا تو عقد کی وجہ سے واجب ہوتا ہے یا قبضہ کی وجہ سے یا اجازت کی وجہ سے اور یہاں ان میں سے کوئی چیز نہیں ہے، عقد تو اس لئے نہیں ہے کہ جس لفظ سے عاریت منعقد ہوتی ہے اس سے ضمانت نہیں سمجھا جاتا ہے، اس لئے کہ وہ حیر عوض کے منافع کا مالک بنانے پر منافع کو ضمانت کرنے کے لئے ہے جیسا کہ فقہاء نے کہا ہے اور جو چیز منافع کا مالک بنانے کے لئے وضع کی گئی ہو اس میں عین کا کوئی ذکر نہیں ہوتا کہ اس کے مالک ہو جانے کی صورت میں ضمانت واجب یا جائے اور قبضہ سے اس وقت ضمانت واجب ہوتا ہے جب کہ قبضہ ظلم

(۱) حدیث علی المستعیر غیر المغل ضمان کی روایت درمندی (۳۱۳ طبع دارالکتاب) نے کی ہے اور اس کی اسناد میں عمرو بن عبد اللہ اور عبیدہ بن حسان ہیں جن کے بارے میں دارقطنی نے کہا کہ وہ دونوں ضعیف ہیں اور انہوں نے کہا کہ قاضی شریح سے ۶ روایت مروی ہے وہ مرفوع نہیں ہے۔



و تعدی کے ساتھ ہو، یہاں وہ صورت نہیں ہے، اس لئے کہ اس کی جازت ہے اور جہاں تک جازت کی بات ہے تو وہ اس لئے کہ اس کی طرف ضمان کی نسبت ربا وضع کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ اس کی طرف ضمان کی اجازت ضمان کی نفی رقی ہے تو پھر اس کی طرف ضمان کی نسبت یوں رکی جاسکتی ہے؟

اور ثانیہ اور حنا بلکہ کا استدلال نبی ﷺ کے اس قول سے ہے جو حضرت صفوان کی حدیث میں ہے: ”ہل عادیۃ مضمونۃ“ (۱) (بلکہ عادیۃ ہے، و ضمان کے ساتھ ہے)۔ نبی ﷺ کے اس قول سے ہے: ”علی البدل ما اخلت حتی تؤدی“ (۲) (ہاتھ نے جو کچھ لیا ہے اس پر اس کا ضمان ہے یہاں تک وہ اسے ادا کر دے)۔ اور اس سے بھی کہ اس نے غنیمت کی ملکوت میں کوئی اپنے ذاتی نفع کے لئے یا بے درغیر اتحقاق کے لیا ہے اور تلف کرنے کی جازت نہیں ہے، لہذا اس کا ضمان واجب ہوگا جیسے کہ غاصب اور وہ جسے جو عام طریقے پر مل گئی ہو۔

اور مالکیہ کے نزدیک اس کا چھپا ہوا نہیں ہے۔ ان کا چھپا ہوا نہیں ہے، ان دونوں کے درمیان فرق کرنے میں ضمان، بل انما، یث کوں تیرا پر محمول یا ہے نہ کہ چھپا ہوا نہیں ہے، اور انما، یث کوں تیرا پر محمول یا ہے نہ کہ چھپا ہوا نہیں ہے (۳)۔

پھر حنفیہ کے نزدیک تلف سے بھی حقیقی ہوتا ہے، اور کبھی معنوی،

(۱) حدیث: ”ہل عادیۃ مضمونۃ“ کی تخریج (فخر رازی: ۵) میں گذری۔  
(۲) حدیث: ”علی البدل ما اخلت حتی تؤدی“ کی روایت ترمذی (تحفۃ الاحوذی ص ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱) میں گذری۔  
(۳) (تہذیب شریعہ، ج ۱، ص ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱) میں گذری۔

یہ حقیقی اتلاف میں کوئی نقص نہیں ہے، چنانچہ اس پر اس کا چھپا ہوا نہیں ہے، اس کا ملاک ہو جانا جو اس جیسا جانور نہیں اٹھ سکتا ہے یا اسے نام میں استعمال کرنے سے اس کا ملاک ہو جانا جس میں اس جیسا جانور استعمال نہیں یا جاتا ہے، و معنوی اتلاف مثلاً (میر کے) طلب کرنے یا مدت کے گزر جانے کے بعد ربا کا ادا کرنا یا حفاظت کا چھوڑنا یا اس کے استعمال میں شریعت کی مخالفت کرنا وغیرہ ہے۔ پس اگر مستعیر نے عاریت کو مدت گزرنے کے بعد یا مدت گزرنے سے قبل مالک کے مانگنے کے بعد ربا کا تو وہ ضامن ہوگا، اس لئے کہ ان دونوں حالتوں میں اس کا لونا واجب ہے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”العاریۃ مؤذاة“ (۱) (عاریت ادا کر دی جائے) اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”علی البدل ما اخلت حتی تؤدی“ (۲) (ہاتھ نے جو کچھ لیا ہے اس پر اس کا ضمان ہے یہاں تک کہ وہ اسے لونا دے)۔

اور اگر یہ ہے کہ عقد کا حکم مدت کے گزرنے یا طلب کرینے سے ختم ہو جاتا ہے اس کے بعد مستعیر کے قبضہ میں عین کی حیثیت میں ہوگئی جو مال مضمون کی ہوتی ہے اور مال مضمون اگر موقوف ہو تو اس کا واپس کرنا واجب ہے اور بلاک ہو جائے تو اس کی قیمت کا ضمان واجب ہے۔

اور مالکیہ نے اس کی صراحت نہیں کی ہے کہ ان کے نزدیک ملاک ہونے سے کیا مراد ہے؟ لیکن چنانچہ کے عارہ سے متعلق ان کے سابق حکام سے سمجھ میں آتا ہے کہ اس سے مراد عین کا تلف ہونا ہے، و فرماتے ہیں کہ مستعیر اگر یہ دعویٰ کرے کہ ملاکت رضیاع اس کی تعدی یا حفاظت میں اس کی کوئی کمی ہے، یہ نہیں ہوتی ہے تو

(۱) حدیث: ”العاریۃ مؤذاة“ کی تخریج (فخر رازی: ۵) میں گذری۔  
(۲) حدیث: ”علی البدل ما اخلت“ کے ہم معنی حدیث کی تخریج بھی گذری۔

یہی کہ ساتھ اس کی بات مان لی جائے گی، والا یہ کہ اس کے جھوٹ پر کوئی دلیل یا قرینہ قائم ہو جائے اور اس میں وہ چیزیں جس کا چھپانا ممکن ہو، وہ جن کا چھپنا ممکن نہ ہو، وہ وہی نہ ہیں<sup>(۱)</sup>۔

### ضمان کی نفی کی شرط:

۱۶- ضامیہ ثانیہ در حجاب فرماتے ہیں: ”رہا لایہ کا بھی ایک قول یہی ہے کہ جس میں ضمان واجب ہو، جب ہے ضمان کی نفی لی شرط لگائی جائے تو بھی اس سے ضمان ساتھ نہ ہوگا، اور حجابہ میں سے وہ شخص طہری فرماتے ہیں کہ ساتھ ہو جائے گا، اور وہ خطاب فرماتے ہیں کہ امام احمد نے اس کی طرف اشارہ کیا ہے، ”یہی قول قیادہ“ وغیرہ کا ہے، اس سے کہ عاریت پر، یہ گے سامان کے تلف کی امارت، اس سے کہ عاریت پر، جب نہ ہوگا، لہذا یہی حکم اس صورت میں ہوگا جب اس کے ضمان کو ساتھ نہ کر دیا جائے، ایک قول یہ ہے کہ قیادہ اور غیری کا مذہب یہ ہے کہ اس کا ضمان واجب نہ ہوگا، بلکہ اگر اس کے ضمان کی شرط لگادی جائے تو ضمان واجب ہوگا، اس لئے کہ نبی ﷺ سے حضرت مغیرہ بن یزید کا قول: ”بل عادیۃ مصمومہ“<sup>(۲)</sup> (بلکہ عاریتہ اور ضمان کے ساتھ ہے)۔

ورضمان کے ساتھ نہ ہونے پر اس بات سے استدلال کیا گیا ہے کہ جس عقد میں ضمان واجب ہوگا ہے شرطی وجہ سے اس میں کوئی تہدیی نہیں ہوتی ہے مثلاً، وہ چیز جس پر بیع یا بیع قاسدنی وجہ سے قبضہ یا سوا، اور جو عقد ضمانت ہے، وہ بھی ایسا ہی ہے، (یعنی شرط سے اس میں بھی کوئی تہدیی نہیں ہوتی) مثلاً، ”بیعت، بیعت، بیعت، ضمانت“۔

رہا لایہ کا، اور قول یہ ہے کہ سقوط کی شرط لگادینے سے ضمان نہ

ہوگا، اس لئے کہ یہ لحاظ سے عمل خیر ہے: عاریت یک عمل خیر ہے اور ضمان کا ساتھ نہ کرنا اور عمل خیر ہے، اور اس سے بھی کہ مؤن پٹی شرط کا پابند ہوتا ہے، اور ضامیہ نے سرست کی ہے کہ ضمان کی شرط عدم ضمان کی شرط کی طرح باطل ہے، بخلاف ”جوہرہ“ کے کہ اس میں ضمان کی شرط کی وجہ سے اس کے یقینی طور پر قائل ضمان ہو جانے کی عاریت کی نفی ہے۔

۱۷- ضامیہ کے راجح قول کی رو سے مذہب یہ ہے (اور ضامیہ کا بھی یہی قول ہے) کہ اگر کسی عین کو اس کے تلف ہو جانے کی صورت میں متعین مقدار میں اس کے ضمان کی شرط کے ساتھ عاریت پر دیا تو یہ شرط قاسد ہوگی، عاریت قاسد نہ ہوگی۔ ضامیہ میں سے ازہری نے فرمایا کہ اس مسئلہ میں توقف کیا گیا ہے<sup>(۱)</sup> اور یہاں پر حجابہ کا مذہب مذکور نہیں، اس لئے کہ وہ مطلقاً ضمان کے قائل ہیں۔

### ضامن قرار دینے کی کیفیت:

۱۸- ضامیہ ثانیہ، بقایہ، اور حجابہ کا مذہب اور معتقد قول کے مقابلہ میں ضامیہ کا، اور قول یہ ہے کہ عین شرطی ہے تو اس کا ضمان اس کے مثل واجب ہوگا، اور نہ تلف ہونے کے دن اس کی جو قیمت ہے وہ واجب ہوتی۔

۱۹- ضامیہ کا اصح قول یہ ہے کہ عاریت میں جب ضمان واجب ہوگا تو تلف ہونے کے دن اس کی جو قیمت ہے اس سے ضمان واجب کیا جائے گا، ثلوث و قیمت والی ہو یا مثل، اس لئے کہ عین کے مثل کو اس کے ایک جزء کے استعمال کے ساتھ وہیں کرنا دشوار ہے، پس یہ ایسا ہو گیا کہ اس کا مثل مفقود ہے، اس لئے قیمت کے ذریعہ ضمان

(۱) المشرح للکثیر ۳۶۳، کسی المطالب ۳۲۸، کسی ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱

کیا جائے گا اور عاریت کا ضمان نہ آخری قیمت سے ادا کیا جائے گا اور نہ قبضہ کے دس کی قیمت سے (۱)۔

معیر و مستعیر کے درمیان اختلاف:

۱۸- یہ بات پہلے گذر چکی کہ حنفی فرماتے ہیں کہ عاریت امامات میں سے ہے لہذا اس کا ضمان نہیں کیا جائے گا۔ اسی طرح مالکیہ ان چیزوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ نہیں چھپا کر رکھنا مومن نہیں اور اس پر انبساط ہے یہ تفریق کی ہے کہ تعدی و زیادتی کے بغیر ان میں ضمان واجب نہیں ہوگا ورنہ جو کچھ دعویٰ کرے گا قسم کے ساتھ اس کی موت تعدیم کی جائے گی۔

درشنی مقبوض کے عاریت یا غیر عاریت قرار دینے کے لیے حائے میں اور اس بات میں کہ اس میں تعدی ہوتی ہے یا نہیں؟ عرف و عادت کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

چنانچہ حنفی فرماتے ہیں کہ اگر چوپائے کے مالک اور مستعیر میں اختلاف ہو جائے کہ اسے کس کام کے لیے عاریت پر دیا ہے؟ اور یہ کہ سواری یا بار برداری کی وجہ سے جانور زخمی ہو گیا ہو (یعنی اس کی ٹانگوں میں عیب پیدا ہو گیا ہو) تو جانور کے مالک کے قول کا اعتبار ہوگا۔ اور اس اپنی جلی فرماتے ہیں کہ مستعیر کے قول کا اعتبار یا جائے گا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ چوپائے کا مالک مستعیر پر ضمان کے سبب دعویٰ کر رہا ہے اور وہ استعمال میں مخالفت کر رہا ہے۔ مستعیر اس کا منکر ہے لہذا اسی کا قول معتبر ہوگا۔

در حنفیہ کی دلیل یہ ہے کہ استعمال کی اجازت چوپائے والے کی

طرف سے مستند ہوتی ہے اور اگر وہ اصل اجازت کا انکار کرے تو اس کا قول معتبر ہوگا، اسی طرح اس صورت میں بھی ہوگا جب کہ وہ اس طریقہ پر اجازت کا انکار کرے جس طریقہ پر مستعیر نے اس سے نفع اٹھایا ہے۔

”بلو دینہ“ میں ہے کہ اگر باپ پتی بیٹی کے سے سامان چیزیں یا زائرے بچہ اس کی موت ہو جائے اور اس کے ورثین ”کر سامان“ جیسے کو آپس میں تقسیم کرنے کا مطالبہ کریں تو اگر باپ نے اس کے سے سامان چیزیں اس کی صغر سنی میں خریدے ہوئے اس کے ہاتھ ہو جانے کے بعد اور اپنی صحت کی حالت میں وہ سامان اس کے سپرد کیا ہو تو ورثوں کا اس میں کوئی حق نہ ہوگا بلکہ وہ لڑکی کے لئے خاص ہوگا۔

تو اس سے پتہ چلا کہ اس کے عاریت ہونے کے سلسلہ میں یحییٰ کے ساتھ مالک کے قول کا قبول یا جہاں علی الاطلاق میں ہے بلکہ اس صورت میں ہے جب کہ عرف اس کی تصدیق کر دے۔

اور حنفی فرماتے ہیں کہ ہر وہ امین جو امانت کو اس کے مستحق تک پہنچانے کا دعویٰ کرے اس کا قول یحییٰ کے ساتھ قبول کیا جائے گا جیسے کہ مومن جب کہ وہ بیعت کے لوہانے کا دعویٰ کرے اور وکیل اور مامور۔ رخنہ یہ اس کے مستحق کی زندگی میں ہو یا اس کی موت کے بعد۔ مگر اس صورت میں جب کہ کسی کو دین پر قبضہ کرنے کے سے وکیل بنایا گیا ہو، اگر وہ موقوف کی موت کے بعد یہ دعویٰ کرے کہ اس نے اس پر قبضہ کیا اور اس کی رد میں سے اسے دیا تو بینہ کے بغیر اس کا قول قبول نہیں کیا جائے گا (۱)۔

”در آری“ نے اپنی بیٹی کو اس مقدار میں چیز دیا جو اس جیسی لڑکی کو دیا جاتا ہے، پھر اس نے کہا کہ میں نے اسے بطور عاریت کے سامان دیا تھا تو اگر لوگوں کے درمیان یہ عرف جاری ہو کہ باپ سامان چیز

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷،

چیز عرف میں استعمال کی جاتی ہے اور اگر ثبوت اس کے خلاف ہو اور اس نے تو زریا ہو تو اس پر ضابطہ لازم ہوگا۔

اور اگر عین کے عاریت یا اجارہ پر ہونے میں مالک اور نفع اٹھانے والے کے درمیان اختلاف ہو جائے تو دیکھا جائے گا: اگر اختلاف اتنی مدت کے گزرنے سے قبل ہو جس میں اس جیسی چیز کی اجرت ہوتی ہے تو سامان اس کے مالک کو لوٹا دیا جائے گا، ورنہ تاجد نے یہاں صراحت کی ہے کہ عاریت کے دعویدار سے قسم لی جائے گی۔

۱۸۔ اختلاف اتنی مدت کے گزر جانے کے بعد ہو جس مدت میں اس جیسی چیز کی اجرت واجب ہو سکتی ہے تو حنفی، شافعی، و حنبلی نے صراحت کی ہے کہ مالک کا قول قسم کے ساتھ قبول یا پامانے کا اس لئے کہ قادمہ اٹھانے والے نے انتفاع کا حق مالک سے حاصل کیا ہے، اس لئے کہ ظاہر اس کے حق میں شہادت ہے، رہا ہے، اس لئے تقسیم کے سلسلہ میں مالک کا قول معتبر ہوگا، عین تہمت اور کرنے کے لئے قسم لی جائے گی۔

۱۹۔ اگر ان دنوں میں عین کے تلف ہونے کے بعد اس کے عاریت یا اجارہ پر ہونے میں اختلاف ہو تو شافعی اور حنبلی کا مذہب جیسا کہ ابن قدامہ سے کہا، یہ ہے کہ اگر ان دنوں میں اتنی مدت کے گزر جانے کے بعد اختلاف ہو جس مدت کے لئے اجرت ہو سکتی ہے اور چو پانچ ملاک ہو گیا ہو، راجح اس کی قیمت کے بقدر ہو، ان دنوں میں سے مالک جو دعویٰ کر رہا ہے وہ اس سے کم ہو جس کا اعتراف سوار ہونے والا کر رہا ہے تو اس صورت میں مالک کا قول حنفی عین کے قبول کیا جائے گا، خواہ وہ جرح و دعویٰ سے یہ عارضہ، اس لئے کہ ایسی صورت میں ایسی چیز پر عین کا کوئی قادمہ نہیں ہے جس کا اعتراف اس کے لئے یا جارہا ہے، اس میں یہ قضا ہے کہ وہ

بطور ملک کے دیتا ہے، بطور عاریت کے نہیں تو اس کے عاریت ہونے کے سلسلہ میں اس کا قول قبول نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ ظاہر اس کی تکذیب کر رہا ہے اور اگر عرف ایسا نہ ہو یا کبھی کبھی ہوتا تمام سامان کے بارے میں اس کا قول قبول کیا جائے گا صرف اس جیسی لڑکی کے سامان جہیز سے زائد کے سلسلہ میں نہیں، ورنہ لڑکی پر ہے۔ ورنہ سامان جہیز اس سے زیادہ ہو جو اس جیسی لڑکی کو، یا حائے ہے تو بالاتفاق اس کا قول قبول کیا جائے گا۔

۲۰۔ لکھ کا مذہب اس باب میں حنفی کی طرح ہے کہ مستعیر کا قول عین کے ساتھ قبول یا پامانے کا اس لئے کہ اسوں نے فرمایا کہ عاریت پر دیا ہوا سامان اگر ہلاک ہو جائے اور اس کی اجرت یا عیب وار ہونے کے سبب کے سلسلہ میں معیر اور مستعیر کا اختلاف ہو جائے، پس معیر کہے کہ یہ تیری کوتاہی کی وجہ سے ہلاک ہوا ہے یا عیب وار ہوا ہے اور مستعیر کہے کہ میں نے کوئی کوتاہی نہیں کی ہے تو اس صورت میں قسم کے ساتھ اس کی تصدیق کی جائے گی کہ اس کی کوتاہی کی وجہ سے ہلاک یا عیب وار نہیں ہوا ہے اور اگر وہ قسم کمانے سے انکار کرے تو انکار کی وجہ سے اس پر تاوان عائد ہوگا اور مدعی پر عین نہیں لوٹے گی، اس لئے کہ یہ عین تمت ہے۔

۲۱۔ حسب مستعیر پر صواب واجب ہوگا تو مالک ہونے کی صورت میں اس پر اس کی پوری قیمت واجب ہوگی، یا صحیح سامان ہونے کی حالت میں، عیب وار ہونے کی حالت میں اس کی قیمت میں جفرق ہو ہے وہ اس پر حسب ہوگا۔

۲۲۔ عاریت پر لڑکی جہیز کی سبکی ہمارے کے مامور ہوا مثلاً کلبازی وغیرہ مستعیر سے معیر کے پاس ہوئی ہوئی حالت میں لے کر آئے تو یہ اس کو سامان سے خارج نہیں کرے گا، والا یہ کہ وہ ثبوت پیش کرے کہ اس نے اس کی مستحق کو ہی طرح استعمال کیا ہے جس طرح اس جیسی

سے یمین کے بغیر نہ لے، اس لئے کہ وہ ایک ایسی چیز کا دعویٰ کر رہا ہے جس میں اس کی تصدیق نہیں کی جاسکتی اور سوار ہونے والا اس کے لئے اس چیز کا اختلاف کر رہا ہے جس کا وہ دعویٰ کر رہا ہے، اس سے اس سے اس کے دعویٰ پر قسم لی جائے لی، اور مالک جس کا دعویٰ کر رہا ہے وہ ریہ وہ ہے مثلاً اگر چوپائے کی قیمت اس کی اتنی سے زیادہ ہو، وہ مالک نے دعویٰ کیا کہ وہ عاریت پر ہے تاکہ اس کے لئے قیمت واجب ہو، اس نے اتنی سے اتفاق کا انکار کیا اور سوار ہونے والے نے دعویٰ کیا کہ وہ کریمہ پر ہے یا کریمہ اس کی قیمت سے زیادہ ہو، اس مالک نے دعویٰ کیا کہ اس سے اتنی سے زیادہ ہے تاکہ اس کے سے کریمہ واجب ہو اور سوار نے دعویٰ کیا کہ وہ عاریت پر ہے تو دونوں صورتوں میں مالک کے قول کا اعتبار ہوگا، بلکہ اگر وہ قسم کھالے تو جس چیز پر اس نے قسم کھائی ہے اس کا مستحق ہوگا۔

در حنفیہ اور مالکیہ کے قواعد کا تقاضا یہ ہے کہ اس صورت میں اس شخص کا قول معتبر ہو جو عارہ کا دعویٰ کر رہا ہے، اس لئے کہ وہ اتنی سے انکار کر رہا ہے اور جہاں تک ضمان کی بات ہے تو اجارہ اور عارہ میں بہر حال ضمان نہیں ہے۔

پس اگر عین لوٹائے جانے سے قبل اس طرح تلف ہو جائے جس کی بنیاد پر عاریت میں ضمان واجب ہوتا ہے تو حنفیہ اور مالکیہ کا اس کے سے صواب و محب ہونے پر اتفاق ہے، اس لئے کہ عاریت اور مال مضمون، دونوں میں صواب ہے (۱)۔

اور اگر ان دونوں میں اختلاف ہو جائے، اور مالک غصب کا دعویٰ کرے، ورنہ اٹھائے والا عارہ کا تو اگر، شمال سے قبل ہو اور چوپایہ ملاک ہو تو فائدہ حاصل کرے، لے کا قول معتبر ہوگا، اس لئے کہ وہ ضمان کا انکار کرتا ہے اور اصل ذمہ کا یہی ہونا ہے اور اگر شمال

کے بعد ہو تو مالک کا قول اس کی یمین کے ساتھ معتبر ہوگا، اس سے کہ ظاہر یہ ہے کہ ملاکت استعمال کرنے کی وجہ سے آئی ہے (۲)۔

اور شافعیہ اور حنابلہ فرماتے ہیں کہ اختلاف اگر عقد کے بعد ہو اور چوپایہ ہو، ہو، اس کا کوئی حصہ ملک نہ ہو تو اختلاف کا کوئی معنی نہیں میں مالک اپنا چوپایہ لے لے گا، یہی حکم اس صورت میں بھی ہوگا بسبب چوپایہ مالک ہو جائے اس سے کہ قیمت مستعیر پر، جب ہوتی ہے جیسا کہ غاصب پر، اسب ہوتی ہے۔

۱۔ اختلاف اتنی مدت کے گزر جانے کے بعد ہے جس میں اتنی سے ہو آرتی ہے تو اختلاف اس کے وجوب میں ہے، رقبہ مالک کا معتبر ہوگا، اس لئے کہ وہ سوار کی طرف ملکیت کے منتقل ہونے کا انکار کر رہا ہے اور سوار اس کا دعویٰ کر رہا ہے اور قول منکر کا معتبر ہو کر رہا ہے، اس لئے کہ اصل منتقل نہ ہوا ہے، پس اس سے قسم لی جائے گی اور وہ اتنی سے کا مستحق ہوگا (۳)۔

#### عاریت کا نفع:

۲۰۔ (قاضی حسین کے علاوہ) شافعیہ اور حنابلہ کا مذہب اور مالکیہ کا رائج قول یہ ہے کہ عاریت پر لئے گئے جانور وغیرہ کا وہ نفع جس سے اس کی بقاء ہے مثلاً اعمارہ کی مدت میں کھانا تو وہ اس کے مالک پر ہوگا، اس لئے کہ وہ اگر مستعیر پر ہو تو کریمہ ہوگا اور بسا اوقات وہ کریمہ سے زیادہ ہوتا ہے تو ایسی صورت میں عاریت بھلائی سے نکل کر کریمہ میں داخل ہو جائے لی، اور وہ کریمہ یہ ہے کہ وہ نفع ملک کے حقوق میں سے ہے۔

۱۔ در حنفیہ کا مذہب اور مالکیہ کا غیر معتقد قول اور جسے شافعیہ میں سے

(۱) فتاویٰ الہندیہ ۲۴۳، مجمع الفصائل ج ۱ ص ۶۲۔

(۲) انصاف ۵/۲۳۳، طبع المایض، ابن ماجہ ج ۱ ص ۶۸۔

(۳) نہایت المحتاج ۵/۳۰، انصاف ۵/۳۱۔

اور جگہ اس کے لوٹانے پر ہو جائے اس سے کہ جس چیز کا لوٹنا لازم ہوتا ہے اس کا اس کی جگہ پر لوٹنا، جب ہوتا ہے جیسے کہ غصب کی ہونی تہ (۱)۔

مستعیر جس چیز سے بری ہوتا ہے:

۲۲- فقہاء کے درمیان اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ مستعیر نے اگر چہ پاپہ کو اس کے مالک یا مالک کے اس وکیل کے سپرد کیا ہو اس پر قبضہ کرنے کے لئے وکیل یا ہوتا اس صورت میں وہ اس سے بری ہو جائے گا، لیکن اگر اس نے اسے دوسرے لوگوں کے واسطے سے لوٹایا اور مالک اور وکیل کے علاوہ کسی اور کے سپرد کیا تو اس سلسلہ میں اختلاف اور تفصیل ہے:

جنبہ اتقان والے قول میں اور مالک فرماتے ہیں کہ اگر مستعیر نے چہ پاپہ کو اپنے خادم کے ذریعہ یا کسی ایسے آدمی کے ذریعہ جو اس کی کفالت میں ہے لوٹایا تو اگر چہ پاپہ ہلاک ہو جائے تو اس پر کوئی ضمان نہیں ہے، اس لئے کہ لوٹانے میں اس شخص کا قبضہ جو اس کے عیال میں ہے اس کے اپنے قبضہ کی طرح ہے، جیسا کہ حفاظت میں رہنے کفالت فرما کا قبضہ اپنے قبضہ کی طرح ہوتا ہے اور ظاہر عرف بھی ہے کہ مستعیر مال کے مستعار کو اس کے ذریعہ لوٹنا ہے جو اس کی کفالت میں ہے اور اسی لئے وہ ان کی کفالت کرتا ہے، اس سے بالاتر اس کے مالک کی طرف سے اس کی اجازت ہوں۔ اسی طرح اگر اس نے اسے صاحب چہ پاپہ کے خادم کو لوٹایا، مرد خادم وہ ہے جو اس کی نگرانی کرتا ہے تو وہ اس صورت میں اتقان باری ہے، رقیوں (قاتلینا) یہ ہے کہ چہ پاپہ جب تک اپنے مالک کے پاس نہ پہنچے

تقاضی حسین سے بھی اختیار کیا ہے یہ ہے کہ نفقہ مستعیر پر ہے، اس لئے کہ چہ پاپہ کے مالک سے ایک بھلائی کی ہے، لہذا یہ مناسب نہیں کہ اس پر خفی کی جائے۔

ور بعض فقہاء نے فرمایا کہ نفقہ یک دو رات مستعیر پر ہے اور طویل مدت میں معیر پر ہے جیسا کہ مواقع میں ہے اور مباد باقی زرتانی نے اس کے برعکس کہا ہے (۱)۔

عاریت کے لوٹانے کا خرچ:

۲۱- تینوں مذاہب کے فقہاء اور مالک کا قول اس پر ہے کہ عاریت کے لوٹانے کا خرچ مستعیر پر ہے اس لئے کہ حدیث ہے کہ: "علی الیوم ما اوجبت حتی تنودی" (۲) (ماتھے نے جو کچھ یا ہے اس کی ذمہ داری اس پر ہے یہاں تک کہ وہ برآمد کرے) اور دوسری وجہ یہ ہے کہ عارہ یک عزت کی بات ہے، پس اگر (لوٹانے کے) خرچ کی ذمہ داری مستعیر پر نہ ڈالی جائے تو لوگ عاریت نہیں دیں گے، اور یہ اس قاعدہ کی تفسیر ہے کہ: "کل ما کاں مضمون العین لہو مضمون الرد" (ہر وہی جس کا عین قابل ضمان ہو اس کا لوٹنا بھی قابل ضمان ہوتا ہے)۔

ور مستعیر کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ اسے اس جگہ لوٹا دے جہاں سے اس نے اسے لیا ہے، لہذا یہ کہ دونوں کا اتفاق اس کے عام و سی

(۱) یہ بات نقلی نہیں کہ اس حدیث کا مغل وہ جاؤ ہے جس پر خرچ نہ کرے کی صورت میں وہ ہلاک ہو جائے، لیکن ان چیزوں کا امارہ جن پر خرچ نہ کرے سے وہ تلف نہ ہوں بلکہ ضائع ہوں، اتفاق پر موقوف ہو تو یہ اتفاق مستعیر پر ہوگا، اگر چہ اتفاق کے ذریعہ ضائع ہوا ہے ورنہ وہیں کرے (مثلاً گاڑی اگر اس میں ہلرول ڈالا جائے گا تو تاکہ اٹھایا جائے گا ورنہ نہیں) (کھلی)، یزدیکچہ اسکی مطالب ۲۹۴۲ شرح الکبیر ۳۱۳۳ خفی واردات ۵۰۶۱۔

(۲) حدیث: "علی الیوم اوجبت" کی تخریج (فخر نمبر: ۱۵) میں گذریگی۔

(۱) حاشیہ ص ۵۰۵، شرح الکبیر ۳۱۳۳، الزرتانی ۱۶۶، مفتی محمد عارف ۱۵۲، مفتی ۲۲۳۔

جائے وہ بری نہ ہو جیسے کہ امین جب مال امانت کو لوٹائے تو جب تک وہ مال مالک کے قبضہ میں نہ پہنچ جائے وہ ضمان سے بری نہیں ہوگا۔  
اور تحسبات میں یہ ہے کہ چوپائے والا چوپائے کی اس کے چہرے کے ذریعہ حفاظت کرتا ہے اور اگر مستعیر چوپائے کو اس کے مالک کے پر دے دیتا تو مالک سے اس کے چہرے کے پر دے دینا ہی طرح کر دے ہے چہرے کے پر دے تو یہی ہو جائے گا اور عرف ظاہر یہ ہے کہ چوپائے والا چوپائے کو قلم دیتا ہے کہ وہ اسے مستعیر کے پر دے کر دے اور فراغت کے بعد وہ اسے ہی چوپائے کو اس سے واپس لینے کو کہتا ہے، اس لئے مستعیر کو (مالک کی طرف سے) جانور کو چہرے کے سپرد کرنے کی دلائل اجازت حاصل ہوگئی۔

یہ اس صورت میں ہے جبکہ مستعیر قیس چہرے نہ ہو اس لئے کہ قیس ہونے کی صورت میں مالک کے سپرد کرنا ضروری ہے، ورنہ تو وہ بری نہ ہوگا (۱)۔

اور ثانیہ کے بارے میں یہ ہے کہ اگر معیر غائب ہو یا اس کے سفید یا سفید ہونے کی وجہ سے اسے مجبور کیا گیا ہو تو حاکم کو لوٹانا جائز ہے، پس اگر چوپائے کو مضطرب میں لوٹا دیا اور کپڑے وغیرہ کو اس گھر میں لوٹا دیا جہاں سے لیا تھا تو وہ بری نہ ہوگا مگر اس صورت میں جب کہ مالک کو اس کا ظم ہو جائے یا کوئی ثقہ آدمی اسے اس کی خبر دے۔

اسی طرح ثانیہ کے نزدیک اس کے لڑکے یا بیوی کو لوٹانے سے بری نہ ہوگا حتیٰ کہ اس صورت میں بھی جب وہ مالک یا اس کے وکیل کو نہ پائے بلکہ ان دونوں کی طرف لوٹانے کی صورت میں ضمان ان دونوں پر واجب ہوگا، پس اگر ان دونوں سے چہرہ لگا دی طرف بھیج دیا اور جانور تلف ہو گیا تو ضمان ان دونوں پر واجب ہوگا، اس سے کہ تلف نہ ہونے کے قبضہ میں ہونے کی حالت میں واقع ہوا

(۱) مسوطا ۱/۳۹۰، ۳۹۱، من مایہ ۲/۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵

۲۳-۲۴: رہنمائی چیزوں سے ختم ہوتا ہے:

۲۳-۲۴: رہنمائی چیزوں سے ختم ہوتا ہے:

(۱) وہ امارہ جس میں عت متعین ہو اس میں عت پوری ہو جاتا ہے۔

(۲) معیر کے سے جن حالات میں رجوع کرنا جائز ہے، ان حالات میں وہ رجوع کر لے۔

(۳) فریقین میں سے کوئی ایک مجتہد ہو جائے۔

(۴) رعایت یہ فہم کی وجہ سے اس پر ترجیح دیا جائے۔

(۵) فریقین میں سے کسی ایک کی موت ہو جائے۔

(۶) عاریت پر دی گئی مٹی ہلاک ہو جائے۔

(۷) اس کا کوئی دوسرا مستحق نکل آئے (۱)۔

۲۴-۲۵: عاریت میں دوسرے کا حق ثابت ہو جانا اور شئی مستعار جس میں دوسرے کا حق ثابت ہو اس کا تلف ہو جانا اور اس میں نقصان کا ہونا:

۲۴-۲۵: عاریت میں دوسرے کا حق ثابت ہو جانا اور شئی مستعار جس میں دوسرے کا حق ثابت ہو اس کا تلف ہو جانا اور اس میں نقصان کا ہونا:

۲۴-۲۵: عاریت میں دوسرے کا حق ثابت ہو جانا اور شئی مستعار جس میں دوسرے کا حق ثابت ہو اس کا تلف ہو جانا اور اس میں نقصان کا ہونا:

۲۴-۲۵: عاریت میں دوسرے کا حق ثابت ہو جانا اور شئی مستعار جس میں دوسرے کا حق ثابت ہو اس کا تلف ہو جانا اور اس میں نقصان کا ہونا:

(۱) ابن عابدین ۵۰۶ھ، المشرح الکبیر ۳۳۳ھ، نہایت المحتاج ۵/۱۳۰-۳، ۵/۲۳۳۔

۲۴-۲۵: عاریت میں دوسرے کا حق ثابت ہو جانا اور شئی مستعار جس میں دوسرے کا حق ثابت ہو اس کا تلف ہو جانا اور اس میں نقصان کا ہونا:

۲۴-۲۵: عاریت میں دوسرے کا حق ثابت ہو جانا اور شئی مستعار جس میں دوسرے کا حق ثابت ہو اس کا تلف ہو جانا اور اس میں نقصان کا ہونا:

۲۴-۲۵: عاریت میں دوسرے کا حق ثابت ہو جانا اور شئی مستعار جس میں دوسرے کا حق ثابت ہو اس کا تلف ہو جانا اور اس میں نقصان کا ہونا:

۲۴-۲۵: عاریت میں دوسرے کا حق ثابت ہو جانا اور شئی مستعار جس میں دوسرے کا حق ثابت ہو اس کا تلف ہو جانا اور اس میں نقصان کا ہونا:

(۱) البحر الرائق ۲/۳۲۳، المبدی ۵/۱۱۵، المحتاج ۵/۱۳۰۔

(۲) وقام ۳۷۷، کتاب الفقہ ۴/۶۱۔



تفاح پر عاریت کے استحقاق کا اثر:

۲۵- حبابہ نے صرحت کی ہے کہ اگر کسی شخص نے کوئی چیز عاریت پر لی پھر اس سے نفع ۱۰ پھر کوئی اور اس کا مستحق نکل آیا تو اس کے مالک کے سے شدت مثل ہوگی جس کا مطالبہ وہ معیر یا مستعیر سے کرے گا لہذا اگر اس نے مستعیر کو صاف بتایا تو مستعیر نے جو تاواں دیا ہے وہ معیر سے وصول کر لے گا اس لئے کہ اس نے اسے وصول کیا تو وہ ہی سے وصول نہیں کرے گا (۱) اور دوسرے مذہب کے قواعد اس کے خلاف نہیں ہیں۔

## امانت

تعریف:

۱- امانت لغت میں عوں سے ماخوذ ہے اور وہ اسم ہے، اس کا معنی کسی معاملہ میں دانا ہے، کہا جاتا ہے: "أعنته بعانة" (میں نے اس کی مدد کی) "استعنته واستعنت به لأعاسی" (میں نے اس سے مدد طلب کی تو اس نے میری مدد کی) جیسا کہ کہا جاتا ہے: "رحل معواں" (مدد سے سفر کرنے والا) لوگوں کی بہت مدد کرنے والا ہے (۲)۔

نارہ کی وصیت:

۲۶- مشہور فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ عمارہ کی وصیت صحیح ہے اگر منفعت کا بدلہ ترکہ کے یک تہائی کے قدر ہو، یہ سمجھا جائے گا کہ یہ منفعت کی وصیت ہے، اور ابن ابی لیلیٰ اور ابن شرمہ سے اس کی حقیقت کی ہے (۳)۔

متعلقہ الفاظ:

۲- امانت: حقیقی یا نقلی کی حالت میں عانت، مقرر کرنا ہے (۴)۔ اور امانت میں یہ شرطیں ہیں کہ شدت و نقلی کی حالت میں ہو۔  
۳- استعانت: مدد طلب کرنا ہے، کہا جاتا ہے: "استعنت بفلان لأعاسی و عاوسی" (میں نے فلاں سے مدد طلب کی تو اس نے میری مدد کی اور عانت کی) (۵)۔

اور حدیث میں ہے: "اللهم إنا نستعینک ونستغفرک" (۶)۔  
(اے اللہ! بے شک ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں، اور مغفرت چاہتے ہیں)۔



(۱) لسان العرب، المصباح (۱۰۰)۔

(۲) المصباح، لسان العرب، (۱۰۰)۔

(۳) الجہیز، لسان العرب، (۱۰۰)۔

(۴) حدیث: "اللهم إنا نستعینک ونستغفرک" کو پیش ہے ص ۱۰۰ میں ذکر کیا ہے اور اس کی سمت اور ادا کرنے میں طرف کی ہے۔  
الربیع ۳۵ ۳۶ طبع دار الفاس۔

(۵) کشف القناع ۳۷۳، لغز ۶۶۲، الحی ۲۳۳۔

(۶) کشف القناع ۳۷۳، لغز ۶۶۲، الحی ۲۳۳، طبع المیاض الذہلی ۳۳۳، ۳۳۵۔

شرعی حکم:

۴- اعانت کا شرعی حکم اس کے حالات کے لحاظ سے الگ الگ ہوتا ہے، پس کبھی تو اعانت واجب ہوتی ہے اور کبھی تنہا اور کبھی مباح یا مکروہ یا حرام۔

نے ان سے فرمایا کہ تم نے ان میں تمہارا استعمال کیوں نہیں کیا؟  
اسی طرح اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کرنا ہے، جب کہ وہ ملاکت سے دوچار ہو، اور بچے کو کچھ غیرہ سے بچانے کے لئے اس کی مدد کرنا<sup>(۱)</sup>۔

ب- مال کو بچانے کے لئے اعانت:

۶- دوسرے کے مال کو خواہ وہ کم ہو یا زیادہ، ضائع ہونے سے بچانے کے لئے اعانت کرنا واجب ہے، یہاں تک کہ اس کے لئے نماز توڑی جاسکتی ہے<sup>(۲)</sup>۔

اور (ایسی صورت میں) نمازی اپنی نماز پر ہٹا کرے گا یا اسے نئے سرے سے پڑھے گا؟ اس سلسلہ میں اختلاف ہے جس کے لئے مصلحت المسماة (ماز کو باطل کرنے والی چیزیں) کی طرف رجوع یا جائے۔

ج- مسلمانوں سے ضرر کو دفع کرنے کے لئے اعانت:

۷- مسلمانوں سے ضرر عام یا ضرر خاص کو دفع کرنے کے لئے ان کی مدد کرنا واجب ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ"<sup>(۳)</sup>

(۱) حضرت عمرؓ کے فرمایا: "وَضَعَمَ لَهُمُ السَّلَاحَ" کو امام ابو یوسف نے کتاب الخراج میں ذکر کیا ہے اور اس کی اسناد کو کوفیوں کی ہے اور سرخص نے اسے المصنوع میں بھی ذکر کیا ہے (المنہج فی تحقیق التعلیل ۱/۱۵۱ طبع مطبعہ دار الفکر بیروت ۱۹۶۲/۲۳، نیز دیکھئے المنہج ۱/۲۸۸ طبع دار الفکر بیروت ۱۹۶۲/۲۳، فیصلہ ۱/۵۷ طبع دار الفکر بیروت ۱۹۶۲/۲۳)۔

(۲) حاشیہ المدون ۲۸۹/۱ طبع دار الفکر بیروت ۱۹۶۲/۲۳ طبع بیروت ۱۹۶۲/۲۳۔

(۳) حاشیہ المدون ۲۸۹/۱ طبع دار الفکر بیروت ۱۹۶۲/۲۳ طبع بیروت ۱۹۶۲/۲۳۔

(۴) سورہ مائدہ ۲۸۔

واجب اعانت:

نف- مضطر کی اعانت:

۵- فقہ کا اس پر اتفاق ہے کہ جو شخص کھانے اور پینے کے لئے مجبور و مضطر ہو جائے تو اسے اتنی مقدار میں کھانا بیچا، دے کہ اس کی مدد کرنا واجب ہے جس سے وہ اپنی زندگی کی حفاظت کر سکے۔ اسی طرح اس کو ہر اس چیز سے نکال کر اس کی اعانت کرنا واجب ہے جس سے اس کی ملاکت ہوتی ہو یعنی باہر دنیا جانا یا اس کو کوئی شخص اس پر قادر ہو، اس کے علاوہ کوئی اور قادر نہ ہو تو اعانت کرنا اس پر حلیٰ نہیں، واجب ہوگا، اور اگر وہاں اس کے علاوہ دوسرا آدمی بھی اس پر قادر ہو تو قادر لوگوں پر یہ واجب کفایہ ہوگا۔

پس اگر ان میں سے کوئی اس کو ادا کرے گا تو باقی لوگوں سے یہ واجب ساقط ہو جائے گا ورنہ وہ سب کے سب گناہگار ہوں گے، اس لئے کہ روایت ہے کہ کچھ لوگ پانی کے ایک چشمہ کے پاس آئے، اور انہوں نے پانی دلوں سے درخواست کی کہ وہ ان کے لئے کنویں سے ایک ڈال پانی نکالیں تو سب لوگوں نے انکار کیا تو انہوں نے ان سے درخواست کی کہ وہ نہیں ایک ڈال ہی دے، یہ تو انہوں نے دینے سے انکار کیا، انہوں نے ان سے کہا کہ تماری ساری ساری سوارہوں کی گردن کٹنے کے قریب ہیں، (یعنی پیاس کی وجہ سے مرنے کے قریب ہیں) تب بھی انہوں نے دینے سے انکار کیا تو انہوں نے (وہیں آکر) حضرت عمرؓ سے اس کا انکار کیا تو حضرت عمرؓ

## اعانت ۸

(۱) ورنہ یہی کہتے ہیں کہ عانت نہ کرتے رہو اور ناد و زیادتی میں یک دہرے کی عانت مت نہ کرو۔

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا يسلطه ومن كان في حاجة أخيه كان الله في حاجته" (۱) (مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کے کو اس پر ظلم کرنے کا موقع دیتا ہے اور جو شخص اپنے بھائی کی مدد میں لگا ہو اللہ اس کی حاجت میں کار کرتا ہے)۔

اور جہاں بھی تربت یا حرفت کا رابطہ ہو تو اس کے درمیان تعاون کا جوہر زیادہ تاکید کے ساتھ ہوگا (۲)۔ دیکھئے "عانت"۔

## چوپایوں کی عانت:

۸۔ فقہاء نے صراحت کی ہے کہ جانوروں پر دو چیزیں حرام کر کے ان کی سب سے بدترین حالت پر لے کر چارہ نہیں کھاتا اور ان کی نگرانی کے درمیان نہ کرنا واجب ہے، اس لئے کہ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ: "ان السبيحة قال: علمت امرأة في هرة سجنها حتى ماتت، فدخلت فيها النار، لا هي أطعمتها وسقيتها، إذ حبستها ولا هي تركتها تأكل من خشاش الأرض" (۳) (ابن سبیحہ نے فرمایا کہ ایک عورت کو ایک بلی کے

(۱) حدیث: "المسلم أخو المسلم لا يظلمه ولا يسلطه..." کی روایت بخاری (فتح الباری ۵/۲۷۵ طبع انتقادی) نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے، دیکھئے جوامع لا طویل ۲۵۱/۱، طبری وغیرہ ۲۳/۳، ۲۴/۳، ۲۵/۳، ۲۶/۳، ۲۷/۳، ۲۸/۳، ۲۹/۳، ۳۰/۳، ۳۱/۳، ۳۲/۳، ۳۳/۳، ۳۴/۳، ۳۵/۳، ۳۶/۳، ۳۷/۳، ۳۸/۳، ۳۹/۳، ۴۰/۳، ۴۱/۳، ۴۲/۳، ۴۳/۳، ۴۴/۳، ۴۵/۳، ۴۶/۳، ۴۷/۳، ۴۸/۳، ۴۹/۳، ۵۰/۳، ۵۱/۳، ۵۲/۳، ۵۳/۳، ۵۴/۳، ۵۵/۳، ۵۶/۳، ۵۷/۳، ۵۸/۳، ۵۹/۳، ۶۰/۳، ۶۱/۳، ۶۲/۳، ۶۳/۳، ۶۴/۳، ۶۵/۳، ۶۶/۳، ۶۷/۳، ۶۸/۳، ۶۹/۳، ۷۰/۳، ۷۱/۳، ۷۲/۳، ۷۳/۳، ۷۴/۳، ۷۵/۳، ۷۶/۳، ۷۷/۳، ۷۸/۳، ۷۹/۳، ۸۰/۳، ۸۱/۳، ۸۲/۳، ۸۳/۳، ۸۴/۳، ۸۵/۳، ۸۶/۳، ۸۷/۳، ۸۸/۳، ۸۹/۳، ۹۰/۳، ۹۱/۳، ۹۲/۳، ۹۳/۳، ۹۴/۳، ۹۵/۳، ۹۶/۳، ۹۷/۳، ۹۸/۳، ۹۹/۳، ۱۰۰/۳۔

(۲) ابن ماجہ ۵/۱۳۳، السنن ۳/۲۸۲، طحاوی ۲/۱۸۹۔  
(۳) حدیث: "علمت امرأة في هرة سجنها..." کی روایت بخاری و مسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے، دیکھئے فتح الباری ۵/۲۷۵، طبع انتقادی، جوامع لا طویل ۲۵۱/۱، طبری وغیرہ ۲۳/۳، ۲۴/۳، ۲۵/۳، ۲۶/۳، ۲۷/۳، ۲۸/۳، ۲۹/۳، ۳۰/۳، ۳۱/۳، ۳۲/۳، ۳۳/۳، ۳۴/۳، ۳۵/۳، ۳۶/۳، ۳۷/۳، ۳۸/۳، ۳۹/۳، ۴۰/۳، ۴۱/۳، ۴۲/۳، ۴۳/۳، ۴۴/۳، ۴۵/۳، ۴۶/۳، ۴۷/۳، ۴۸/۳، ۴۹/۳، ۵۰/۳، ۵۱/۳، ۵۲/۳، ۵۳/۳، ۵۴/۳، ۵۵/۳، ۵۶/۳، ۵۷/۳، ۵۸/۳، ۵۹/۳، ۶۰/۳، ۶۱/۳، ۶۲/۳، ۶۳/۳، ۶۴/۳، ۶۵/۳، ۶۶/۳، ۶۷/۳، ۶۸/۳، ۶۹/۳، ۷۰/۳، ۷۱/۳، ۷۲/۳، ۷۳/۳، ۷۴/۳، ۷۵/۳، ۷۶/۳، ۷۷/۳، ۷۸/۳، ۷۹/۳، ۸۰/۳، ۸۱/۳، ۸۲/۳، ۸۳/۳، ۸۴/۳، ۸۵/۳، ۸۶/۳، ۸۷/۳، ۸۸/۳، ۸۹/۳، ۹۰/۳، ۹۱/۳، ۹۲/۳، ۹۳/۳، ۹۴/۳، ۹۵/۳، ۹۶/۳، ۹۷/۳، ۹۸/۳، ۹۹/۳، ۱۰۰/۳۔

معاملہ میں مذاب دیا یا جسے اس نے بدھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ مرنے لے، پس وہ اس کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوئی، جب اس نے سے مارتے ہوئے رکھا تو نہ کھانا نہ پانی نہ پانی سے چھوڑ کر وہ زمین کے کھڑے کھڑے کو کھاتی)۔ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ: "ان رسول اللہ ﷺ قال: بينما رجل يمشي بطريق اشتد عليه العطش وجد بئرا، فدخل فيها فشرب، ثم خرج فإذا كلب يلهث يأكل الثرى من العطش، فقال الرجل: لقد بلغ هذا الكلب من العطش مثل الذي بلغ بي، فدخل البئر فشربه، ثم أمسكه بفيه فسقى الكلب فشكر الله له، فغفر له، قالوا: يا رسول الله! وإن لنا في البهائم أحرا؟ فقال: في كل ذات كبد رطبة أحمر" (۱) (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسی اثنا میں کہ ایک شخص ایک راستے سے گذر رہا تھا کہ سے سخت پیاس کی، اس نے ایک کنواں دیکھا، پس اس میں اترا اور پانی پیا، پھر نکلا تو چاک ایک تانپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے تڑپتی کھا رہا تھا تو اس آدمی نے سوچا کہ اس کتے کو اسی طرح پیاس لگی ہے جس طرح مجھے تھی، پس وہ کنویں میں اترا اور اپنے سرور کو پانی سے بھر لیا، پھر اسے اپنے منہ سے قدام لیا اور کتے کو پلایا، اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کر لیا اور اس کی مغفرت فرمادی، صحابہ نے پوچھا اے اللہ کے رسول! کیا ہمارے لئے چوپایوں میں بھی تیر ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہر ترکیمہ لے میں تیر ہے)۔

(۱) حدیث: "بينما رجل يمشي بطريق اشتد عليه العطش..." کی روایت بخاری (فتح الباری ۵/۲۷۵ طبع انتقادی) نے حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے، دیکھئے السنن ۳/۲۸۲، طحاوی ۲/۱۸۹، ابن ماجہ ۵/۱۳۳، السنن ۳/۲۸۲، طحاوی ۲/۱۸۹۔

مستحب اعانت:

۹- غیر واجب بھلائی کے کام میں اعانت مستحب ہے۔

مکروہ اعانت:

۱۰- مکروہ عمل پر اعانت کا حکم یہی ہے جو اس عمل کا ہے۔ لہذا وہ مکروہ ہوگی۔ مثلاً پانی میں فضول خرچی کرنے پر اعانت یا زہم کے پانی سے احتیاج کرنے میں اعانت یا مہاجر میں ہر ایک پر اعانت، اس طور پر کہ شریعتی مقرر کردہ مقدار سے زیادہ اس کا استعمال کرے۔ مثلاً عید (حق) کو زیادہ مال دے دے، اس لئے کہ جو با شعور نہیں ہے کوئی ایسی چیز دے جس میں وہ بھی طرح تصرف نہیں کرتا<sup>(۱)</sup>۔

حرام پر اعانت:

۱۱- حرام پر اعانت کا حکم یہی ہے جو حرام کا ہے۔ مثلاً شراب نوشی پر اعانت اور ظالم کی اس کے ظلم پر اعانت، اس لئے کہ حضرت ابن عباسؓ کی حدیث ہے، وہ فرماتے ہیں کہ، "سمعت رسول اللہ ﷺ يقول: اتاني جبرئيل فقال: يا محمد بن الله عروجل لمن الخمر وعاصرها و معتصرها وشاربها وحامئها والمحمولة اليه وبائعها ومبتاعها وسافقها ومستقبها"<sup>(۲)</sup> (میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میرے پاس جبرئیل آئے اور فرمایا اے محمد! بیشک اللہ عزوجل نے

(۱) ابن ماجہ میں ۸۹۰ طبع ہوا ہے۔

(۲) حدیث "اتاني جبرئيل..." کی روایت احمد اور حاکم نے حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے اور حاکم نے کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور شیخین نے اس کی روایت نہیں کی ہے اور وہی نے اس کو ثابت کیا ہے اسی طرح احمد کے محقق احمد شاہ نے کہا کہ اس کی اسناد صحیح ہے (مسند احمد بن حنبل ۳۲۲ طبع دار لطاف مصر، احمد رک ۵۴۵)۔

شراب، اس کے بچڑنے والے، شراب بنانے والے، اس کے پینے والے، اس کے اسی نے والے اور جس کے پاس وہ اٹھ کر لے جانی جائے، اس کے بیچنے والے، اس کے خریدنے والے، اس کے پانے والے، اور جس کو پانی جائے سب پر نعمت فرمائی ہے)۔

(اور ظالم کی اعانت کے سلسلہ میں) حضرت ابن عمرؓ رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "من اعان علی خصومة بظلم (أو بعين عيني ظلم) لم يزل في سخط الله حتى يبرح"<sup>(۱)</sup> (جو شخص کسی ظلم کے میں ظلم کی اعانت کرے (یا ظلم پر اعانت کرے) تو وہ شخص ہمیشہ اللہ کے غضب میں رہے گا یہاں تک کہ وہ اس سے باز آجائے)۔

اور عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا: "مثل الذي بعين قومه علي غير الحق كمثل بعير تروى في بني فلهو يبرح منها بذيبة"<sup>(۲)</sup> (جو شخص باحق اپنی قوم کی اعانت کرے اس کی مثال اس اونٹ کی ہے جو کسی کنویں میں گر جائے، پس اس کو اس کی

(۱) حدیث "من اعان علي خصومة بظلم..." کی روایت ابو داؤد اور ابن ماجہ نے حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے، اور ابن ابی شیبہ کی اسناد میں مطر بن طهمان الوراق ہیں جن کے بارے میں منذری نے کہا کہ اسے بہت سے لوگوں نے ضعیف قرار دیا ہے اسی طرح اس کی اسناد میں ابو داؤد ثقفی ہیں جو مجہول رووی ہیں (عون المجرد ۳۳۳ طبع المکتبۃ السنن ابن ماجہ ۸۴۷ طبع مکتبۃ المصنف)۔

(۲) حدیث "مثل الذي بعين قومه علي غير الحق كمثل بعير..." کی روایت ابن حبان نے اپنی تصحیح میں حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے اور منذری نے اس کی نسبت ابو داؤد کی طرف کی ہے متاوی نے کہا کہ اس میں قطعاً ہے اس لئے کہ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعودؓ نے اپنے والد (ابن مسعود) سے نہیں سنا ہے (سواروہل ان رص ۲۹۰، ۲۹۱ طبع المکتبۃ الطبعیہ، الترغیب والترہیب ۲۳۶ طبع ۱۵۵۰ فیض القدیہ ۵ طبع المکتبۃ التجاریہ)۔



ذیل ہیں:

ظہور پر کہ ہوا ایسی ناجائز اعانت پر اس کو مناسب سزا ہے۔

۱۵۔ روڈ ٹریفک کی سزا جو حرام میں اعانت پر ہوتا ہے اس کے بارے

میں بہت سے آثار و احادیث ہیں، اس میں سے ایک روایت یہ ہے جو

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ: ”أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ

لِكَعْبِ بْنِ عَجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَعَادَكَ اللَّهُ مِنْ إِمَارَةِ

السَّهَاءِ، قَالَ: وَمَا إِمَارَةُ السَّهَاءِ؟ قَالَ: أُمَرَاءُ يَكُونُونَ

بَعْدِي، لَا يَهْتَلُونَ بِهَلِيٍّ وَلَا يَسْتَنْوُونَ بِسُنِّيٍّ، فَمَنْ

صَدَقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ، وَنَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَأُولَئِكَ لِيَسُوا

مَعِيَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَا يَرُدُّونَ عَلَيَّ حَوْصِي، وَمَنْ لَمْ

يَصْدَقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يَنْصُرْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ، فَأُولَئِكَ مَعِيَ

وَأَنَا مِنْهُمْ، وَسَيَرُدُّونَ عَلَيَّ حَوْصِي، يَا كَعْبُ بْنُ عَجْرَةَ،

إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لِحِمِّ بَتٍ مِنْ سَحَتٍ، النَّارُ أُولَى بِهِ، يَا

كَعْبُ بْنُ عَجْرَةَ، النَّاسُ غَادِيَانِ، فَمَنْ نَافَعَ نَفْسَهُ فَمَعْتَقَهَا،

وَمَنْ نَافَعَ نَفْسَهُ فَمَوْبِقُهَا“ (۱) (یہاں علیہ السلام نے حضرت کعب بن عجرہ

سے فرمایا کہ اللہ تمہیں انھوں کی حکومت سے پیٹے، انہوں نے

پوچھا کہ انھوں کی خدمت کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ

میرے بعد کچھ امراء ہوں گے جو میری بدایت سے رہنمائی حاصل

نہیں کریں گے، نہ میری سنت کی پیروی کریں گے، تو جو لوگ

ان کے محبوب میں ان کی تصدیق کریں گے، ان کے ظلم پر ان کی

اعانت کریں گے تو ایسے لوگ نہ میری جماعت کے ہیں نہ میں ان

میں سے ہوں اور نہ وہ میرے حوض پر پہنچ سکیں گے، اور جو لوگ ان

(۱) حضرت جابر بن عبد اللہؓ کی یہ حدیث کہی ہے کہ: ”أَعَادَكَ اللَّهُ مِنْ إِمَارَةِ السَّهَاءِ“ کی روایت امام احمد اور ابن

کثیر نے بھی فرمائی ہیں کہ ان دونوں کے رجال صحیح کے رجال ہیں

(مسند احمد بن حنبل ۳/۳۲۱ طبع لیبیر، کشف الاستاد ۵/۲۴۷ طبع دار الفکر ۲/۲۳۳

طبع مؤسسۃ المدینۃ العلمیۃ، مجمع الزوائد ۵/۲۴۷ طبع دار الفکر القدی،

غف - اعانت پر جر:

۱۵۔ اعانت پر اللہ یہ تو اثر ہی ہوگا اور وہ سب برکتیں اعانت پر

ہے یہ وہی ہوگا تو اعانت ہر عانت میں سے ہے اور اصل یہ ہے کہ

اس میں حد تک تحقیق نہیں ہوتا خواہ اللہ ین کے ساتھ احسان ہو،

مثلاً، ٹرک کے ہارنے والہ کی اعانت کرنا یا لوگوں کے ساتھ احسان

ہو، مثلاً قرض، صدقہ اور کفالت کے ذریعہ محتاج کی مدد کرنا (۱)۔

اور اعانت کرنے والا کبھی بعض ایسے اعمال پر اللہ تعالیٰ سے

جن میں اعانت کرنے والا خاص کر اللہ تعالیٰ سے، مثلاً عبادت جو

کتاب و سنت کی رو سے مشروع ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے اللہ کی

کتابوں کے ان ابواب اور اصطلاحات کی طرف رجوع کیا

جائے (۲)۔

ب۔ اعانت پر سزا:

۱۶۔ عدو نے فعل حرام پر اعانت کی متعین سزا میں، اگر نہیں کی تھی،

مگر انہوں نے کہا ہے کہ ان گناہوں میں جن میں حد و مشروع نہیں

ہیں، سزا دی جائے گی (۳)، اس لئے کہ مقصد عناصر کو روکنا عقل کی رو

سے پسندیدہ ہے (۴)، لہذا احکام پر واجب ہے کہ وہ مقصد عناصر اور

سزا پر اس کی اعانت کرنے والوں کو روک کر نفاذ کو دفع کرے، اس

(۱) الاختیار ۱/۱۱۸، ۱/۱۶۶، ۱/۱۶۷، ۲/۲۸ طبع امری، المصنف ۵/۳۳۲،

۵/۵۹۱ طبع المصنف، جوہر لا طیل ۲/۵۵۷، ۲/۵۵۸، ۲/۵۵۹ طبع مطبعہ

مہادیہ، المصنف ۳/۳۹۳، ۳/۳۹۴، ۳/۳۹۵، ۳/۳۹۶ طبع مصنفی لیبیر۔

(۲) الاختیار ۳/۵۹۰، ۳/۵۹۱، ۳/۵۹۲، ۳/۵۹۳، ۳/۵۹۴، ۳/۵۹۵، ۳/۵۹۶، ۳/۵۹۷، ۳/۵۹۸، ۳/۵۹۹، ۳/۶۰۰، ۳/۶۰۱، ۳/۶۰۲، ۳/۶۰۳، ۳/۶۰۴، ۳/۶۰۵، ۳/۶۰۶، ۳/۶۰۷، ۳/۶۰۸، ۳/۶۰۹، ۳/۶۱۰، ۳/۶۱۱، ۳/۶۱۲، ۳/۶۱۳، ۳/۶۱۴، ۳/۶۱۵، ۳/۶۱۶، ۳/۶۱۷، ۳/۶۱۸، ۳/۶۱۹، ۳/۶۲۰، ۳/۶۲۱، ۳/۶۲۲، ۳/۶۲۳، ۳/۶۲۴، ۳/۶۲۵، ۳/۶۲۶، ۳/۶۲۷، ۳/۶۲۸، ۳/۶۲۹، ۳/۶۳۰، ۳/۶۳۱، ۳/۶۳۲، ۳/۶۳۳، ۳/۶۳۴، ۳/۶۳۵، ۳/۶۳۶، ۳/۶۳۷، ۳/۶۳۸، ۳/۶۳۹، ۳/۶۴۰، ۳/۶۴۱، ۳/۶۴۲، ۳/۶۴۳، ۳/۶۴۴، ۳/۶۴۵، ۳/۶۴۶، ۳/۶۴۷، ۳/۶۴۸، ۳/۶۴۹، ۳/۶۵۰، ۳/۶۵۱، ۳/۶۵۲، ۳/۶۵۳، ۳/۶۵۴، ۳/۶۵۵، ۳/۶۵۶، ۳/۶۵۷، ۳/۶۵۸، ۳/۶۵۹، ۳/۶۶۰، ۳/۶۶۱، ۳/۶۶۲، ۳/۶۶۳، ۳/۶۶۴، ۳/۶۶۵، ۳/۶۶۶، ۳/۶۶۷، ۳/۶۶۸، ۳/۶۶۹، ۳/۶۷۰، ۳/۶۷۱، ۳/۶۷۲، ۳/۶۷۳، ۳/۶۷۴، ۳/۶۷۵، ۳/۶۷۶، ۳/۶۷۷، ۳/۶۷۸، ۳/۶۷۹، ۳/۶۸۰، ۳/۶۸۱، ۳/۶۸۲، ۳/۶۸۳، ۳/۶۸۴، ۳/۶۸۵، ۳/۶۸۶، ۳/۶۸۷، ۳/۶۸۸، ۳/۶۸۹، ۳/۶۹۰، ۳/۶۹۱، ۳/۶۹۲، ۳/۶۹۳، ۳/۶۹۴، ۳/۶۹۵، ۳/۶۹۶، ۳/۶۹۷، ۳/۶۹۸، ۳/۶۹۹، ۳/۷۰۰، ۳/۷۰۱، ۳/۷۰۲، ۳/۷۰۳، ۳/۷۰۴، ۳/۷۰۵، ۳/۷۰۶، ۳/۷۰۷، ۳/۷۰۸، ۳/۷۰۹، ۳/۷۱۰، ۳/۷۱۱، ۳/۷۱۲، ۳/۷۱۳، ۳/۷۱۴، ۳/۷۱۵، ۳/۷۱۶، ۳/۷۱۷، ۳/۷۱۸، ۳/۷۱۹، ۳/۷۲۰، ۳/۷۲۱، ۳/۷۲۲، ۳/۷۲۳، ۳/۷۲۴، ۳/۷۲۵، ۳/۷۲۶، ۳/۷۲۷، ۳/۷۲۸، ۳/۷۲۹، ۳/۷۳۰، ۳/۷۳۱، ۳/۷۳۲، ۳/۷۳۳، ۳/۷۳۴، ۳/۷۳۵، ۳/۷۳۶، ۳/۷۳۷، ۳/۷۳۸، ۳/۷۳۹، ۳/۷۴۰، ۳/۷۴۱، ۳/۷۴۲، ۳/۷۴۳، ۳/۷۴۴، ۳/۷۴۵، ۳/۷۴۶، ۳/۷۴۷، ۳/۷۴۸، ۳/۷۴۹، ۳/۷۵۰، ۳/۷۵۱، ۳/۷۵۲، ۳/۷۵۳، ۳/۷۵۴، ۳/۷۵۵، ۳/۷۵۶، ۳/۷۵۷، ۳/۷۵۸، ۳/۷۵۹، ۳/۷۶۰، ۳/۷۶۱، ۳/۷۶۲، ۳/۷۶۳، ۳/۷۶۴، ۳/۷۶۵، ۳/۷۶۶، ۳/۷۶۷، ۳/۷۶۸، ۳/۷۶۹، ۳/۷۷۰، ۳/۷۷۱، ۳/۷۷۲، ۳/۷۷۳، ۳/۷۷۴، ۳/۷۷۵، ۳/۷۷۶، ۳/۷۷۷، ۳/۷۷۸، ۳/۷۷۹، ۳/۷۸۰، ۳/۷۸۱، ۳/۷۸۲، ۳/۷۸۳، ۳/۷۸۴، ۳/۷۸۵، ۳/۷۸۶، ۳/۷۸۷، ۳/۷۸۸، ۳/۷۸۹، ۳/۷۹۰، ۳/۷۹۱، ۳/۷۹۲، ۳/۷۹۳، ۳/۷۹۴، ۳/۷۹۵، ۳/۷۹۶، ۳/۷۹۷، ۳/۷۹۸، ۳/۷۹۹، ۳/۸۰۰، ۳/۸۰۱، ۳/۸۰۲، ۳/۸۰۳، ۳/۸۰۴، ۳/۸۰۵، ۳/۸۰۶، ۳/۸۰۷، ۳/۸۰۸، ۳/۸۰۹، ۳/۸۱۰، ۳/۸۱۱، ۳/۸۱۲، ۳/۸۱۳، ۳/۸۱۴، ۳/۸۱۵، ۳/۸۱۶، ۳/۸۱۷، ۳/۸۱۸، ۳/۸۱۹، ۳/۸۲۰، ۳/۸۲۱، ۳/۸۲۲، ۳/۸۲۳، ۳/۸۲۴، ۳/۸۲۵، ۳/۸۲۶، ۳/۸۲۷، ۳/۸۲۸، ۳/۸۲۹، ۳/۸۳۰، ۳/۸۳۱، ۳/۸۳۲، ۳/۸۳۳، ۳/۸۳۴، ۳/۸۳۵، ۳/۸۳۶، ۳/۸۳۷، ۳/۸۳۸، ۳/۸۳۹، ۳/۸۴۰، ۳/۸۴۱، ۳/۸۴۲، ۳/۸۴۳، ۳/۸۴۴، ۳/۸۴۵، ۳/۸۴۶، ۳/۸۴۷، ۳/۸۴۸، ۳/۸۴۹، ۳/۸۵۰، ۳/۸۵۱، ۳/۸۵۲، ۳/۸۵۳، ۳/۸۵۴، ۳/۸۵۵، ۳/۸۵۶، ۳/۸۵۷، ۳/۸۵۸، ۳/۸۵۹، ۳/۸۶۰، ۳/۸۶۱، ۳/۸۶۲، ۳/۸۶۳، ۳/۸۶۴، ۳/۸۶۵، ۳/۸۶۶، ۳/۸۶۷، ۳/۸۶۸، ۳/۸۶۹، ۳/۸۷۰، ۳/۸۷۱، ۳/۸۷۲، ۳/۸۷۳، ۳/۸۷۴، ۳/۸۷۵، ۳/۸۷۶، ۳/۸۷۷، ۳/۸۷۸، ۳/۸۷۹، ۳/۸۸۰، ۳/۸۸۱، ۳/۸۸۲، ۳/۸۸۳، ۳/۸۸۴، ۳/۸۸۵، ۳/۸۸۶، ۳/۸۸۷، ۳/۸۸۸، ۳/۸۸۹، ۳/۸۹۰، ۳/۸۹۱، ۳/۸۹۲، ۳/۸۹۳، ۳/۸۹۴، ۳/۸۹۵، ۳/۸۹۶، ۳/۸۹۷، ۳/۸۹۸، ۳/۸۹۹، ۳/۹۰۰، ۳/۹۰۱، ۳/۹۰۲، ۳/۹۰۳، ۳/۹۰۴، ۳/۹۰۵، ۳/۹۰۶، ۳/۹۰۷، ۳/۹۰۸، ۳/۹۰۹، ۳/۹۱۰، ۳/۹۱۱، ۳/۹۱۲، ۳/۹۱۳، ۳/۹۱۴، ۳/۹۱۵، ۳/۹۱۶، ۳/۹۱۷، ۳/۹۱۸، ۳/۹۱۹، ۳/۹۲۰، ۳/۹۲۱، ۳/۹۲۲، ۳/۹۲۳، ۳/۹۲۴، ۳/۹۲۵، ۳/۹۲۶، ۳/۹۲۷، ۳/۹۲۸، ۳/۹۲۹، ۳/۹۳۰، ۳/۹۳۱، ۳/۹۳۲، ۳/۹۳۳، ۳/۹۳۴، ۳/۹۳۵، ۳/۹۳۶، ۳/۹۳۷، ۳/۹۳۸، ۳/۹۳۹، ۳/۹۴۰، ۳/۹۴۱، ۳/۹۴۲، ۳/۹۴۳، ۳/۹۴۴، ۳/۹۴۵، ۳/۹۴۶، ۳/۹۴۷، ۳/۹۴۸، ۳/۹۴۹، ۳/۹۵۰، ۳/۹۵۱، ۳/۹۵۲، ۳/۹۵۳، ۳/۹۵۴، ۳/۹۵۵، ۳/۹۵۶، ۳/۹۵۷، ۳/۹۵۸، ۳/۹۵۹، ۳/۹۶۰، ۳/۹۶۱، ۳/۹۶۲، ۳/۹۶۳، ۳/۹۶۴، ۳/۹۶۵، ۳/۹۶۶، ۳/۹۶۷، ۳/۹۶۸، ۳/۹۶۹، ۳/۹۷۰، ۳/۹۷۱، ۳/۹۷۲، ۳/۹۷۳، ۳/۹۷۴، ۳/۹۷۵، ۳/۹۷۶، ۳/۹۷۷، ۳/۹۷۸، ۳/۹۷۹، ۳/۹۸۰، ۳/۹۸۱، ۳/۹۸۲، ۳/۹۸۳، ۳/۹۸۴، ۳/۹۸۵، ۳/۹۸۶، ۳/۹۸۷، ۳/۹۸۸، ۳/۹۸۹، ۳/۹۹۰، ۳/۹۹۱، ۳/۹۹۲، ۳/۹۹۳، ۳/۹۹۴، ۳/۹۹۵، ۳/۹۹۶، ۳/۹۹۷، ۳/۹۹۸، ۳/۹۹۹، ۴/۰، ۴/۱، ۴/۲، ۴/۳، ۴/۴، ۴/۵، ۴/۶، ۴/۷، ۴/۸، ۴/۹، ۴/۱۰، ۴/۱۱، ۴/۱۲، ۴/۱۳، ۴/۱۴، ۴/۱۵، ۴/۱۶، ۴/۱۷، ۴/۱۸، ۴/۱۹، ۴/۲۰، ۴/۲۱، ۴/۲۲، ۴/۲۳، ۴/۲۴، ۴/۲۵، ۴/۲۶، ۴/۲۷، ۴/۲۸، ۴/۲۹، ۴/۳۰، ۴/۳۱، ۴/۳۲، ۴/۳۳، ۴/۳۴، ۴/۳۵، ۴/۳۶، ۴/۳۷، ۴/۳۸، ۴/۳۹، ۴/۴۰، ۴/۴۱، ۴/۴۲، ۴/۴۳، ۴/۴۴، ۴/۴۵، ۴/۴۶، ۴/۴۷، ۴/۴۸، ۴/۴۹، ۴/۵۰، ۴/۵۱، ۴/۵۲، ۴/۵۳، ۴/۵۴، ۴/۵۵، ۴/۵۶، ۴/۵۷، ۴/۵۸، ۴/۵۹، ۴/۶۰، ۴/۶۱، ۴/۶۲، ۴/۶۳، ۴/۶۴، ۴/۶۵، ۴/۶۶، ۴/۶۷، ۴/۶۸، ۴/۶۹، ۴/۷۰، ۴/۷۱، ۴/۷۲، ۴/۷۳، ۴/۷۴، ۴/۷۵، ۴/۷۶، ۴/۷۷، ۴/۷۸، ۴/۷۹، ۴/۸۰، ۴/۸۱، ۴/۸۲، ۴/۸۳، ۴/۸۴، ۴/۸۵، ۴/۸۶، ۴/۸۷، ۴/۸۸، ۴/۸۹، ۴/۹۰، ۴/۹۱، ۴/۹۲، ۴/۹۳، ۴/۹۴، ۴/۹۵، ۴/۹۶، ۴/۹۷، ۴/۹۸، ۴/۹۹، ۵/۰، ۵/۱، ۵/۲، ۵/۳، ۵/۴، ۵/۵، ۵/۶، ۵/۷، ۵/۸، ۵/۹، ۵/۱۰، ۵/۱۱، ۵/۱۲، ۵/۱۳، ۵/۱۴، ۵/۱۵، ۵/۱۶، ۵/۱۷، ۵/۱۸، ۵/۱۹، ۵/۲۰، ۵/۲۱، ۵/۲۲، ۵/۲۳، ۵/۲۴، ۵/۲۵، ۵/۲۶، ۵/۲۷، ۵/۲۸، ۵/۲۹، ۵/۳۰، ۵/۳۱، ۵/۳۲، ۵/۳۳، ۵/۳۴، ۵/۳۵، ۵/۳۶، ۵/۳۷، ۵/۳۸، ۵/۳۹، ۵/۴۰، ۵/۴۱، ۵/۴۲، ۵/۴۳، ۵/۴۴، ۵/۴۵، ۵/۴۶، ۵/۴۷، ۵/۴۸، ۵/۴۹، ۵/۵۰، ۵/۵۱، ۵/۵۲، ۵/۵۳، ۵/۵۴، ۵/۵۵، ۵/۵۶، ۵/۵۷، ۵/۵۸، ۵/۵۹، ۵/۶۰، ۵/۶۱، ۵/۶۲، ۵/۶۳، ۵/۶۴، ۵/۶۵، ۵/۶۶، ۵/۶۷، ۵/۶۸، ۵/۶۹، ۵/۷۰، ۵/۷۱، ۵/۷۲، ۵/۷۳، ۵/۷۴، ۵/۷۵، ۵/۷۶، ۵/۷۷، ۵/۷۸، ۵/۷۹، ۵/۸۰، ۵/۸۱، ۵/۸۲، ۵/۸۳، ۵/۸۴، ۵/۸۵، ۵/۸۶، ۵/۸۷، ۵/۸۸، ۵/۸۹، ۵/۹۰، ۵/۹۱، ۵/۹۲، ۵/۹۳، ۵/۹۴، ۵/۹۵، ۵/۹۶، ۵/۹۷، ۵/۹۸، ۵/۹۹، ۶/۰، ۶/۱، ۶/۲، ۶/۳، ۶/۴، ۶/۵، ۶/۶، ۶/۷، ۶/۸، ۶/۹، ۶/۱۰، ۶/۱۱، ۶/۱۲، ۶/۱۳، ۶/۱۴، ۶/۱۵، ۶/۱۶، ۶/۱۷، ۶/۱۸، ۶/۱۹، ۶/۲۰، ۶/۲۱، ۶/۲۲، ۶/۲۳، ۶/۲۴، ۶/۲۵، ۶/۲۶، ۶/۲۷، ۶/۲۸، ۶/۲۹، ۶/۳۰، ۶/۳۱، ۶/۳۲، ۶/۳۳، ۶/۳۴، ۶/۳۵، ۶/۳۶، ۶/۳۷، ۶/۳۸، ۶/۳۹، ۶/۴۰، ۶/۴۱، ۶/۴۲، ۶/۴۳، ۶/۴۴، ۶/۴۵، ۶/۴۶، ۶/۴۷، ۶/۴۸، ۶/۴۹، ۶/۵۰، ۶/۵۱، ۶/۵۲، ۶/۵۳، ۶/۵۴، ۶/۵۵، ۶/۵۶، ۶/۵۷، ۶/۵۸، ۶/۵۹، ۶/۶۰، ۶/۶۱، ۶/۶۲، ۶/۶۳، ۶/۶۴، ۶/۶۵، ۶/۶۶، ۶/۶۷، ۶/۶۸، ۶/۶۹، ۶/۷۰، ۶/۷۱، ۶/۷۲، ۶/۷۳، ۶/۷۴، ۶/۷۵، ۶/۷۶، ۶/۷۷، ۶/۷۸، ۶/۷۹، ۶/۸۰، ۶/۸۱، ۶/۸۲، ۶/۸۳، ۶/۸۴، ۶/۸۵، ۶/۸۶، ۶/۸۷، ۶/۸۸، ۶/۸۹، ۶/۹۰، ۶/۹۱، ۶/۹۲، ۶/۹۳، ۶/۹۴، ۶/۹۵، ۶/۹۶، ۶/۹۷، ۶/۹۸، ۶/۹۹، ۷/۰، ۷/۱، ۷/۲، ۷/۳، ۷/۴، ۷/۵، ۷/۶، ۷/۷، ۷/۸، ۷/۹، ۷/۱۰، ۷/۱۱، ۷/۱۲، ۷/۱۳، ۷/۱۴، ۷/۱۵، ۷/۱۶، ۷/۱۷، ۷/۱۸، ۷/۱۹، ۷/۲۰، ۷/۲۱، ۷/۲۲، ۷/۲۳، ۷/۲۴، ۷/۲۵، ۷/۲۶، ۷/۲۷، ۷/۲۸، ۷/۲۹، ۷/۳۰، ۷/۳۱، ۷/۳۲، ۷/۳۳، ۷/۳۴، ۷/۳۵، ۷/۳۶، ۷/۳۷، ۷/۳۸، ۷/۳۹، ۷/۴۰، ۷/۴۱، ۷/۴۲، ۷/۴۳، ۷/۴۴، ۷/۴۵، ۷/۴۶، ۷/۴۷، ۷/۴۸، ۷/۴۹، ۷/۵۰، ۷/۵۱، ۷/۵۲، ۷/۵۳، ۷/۵۴، ۷/۵۵، ۷/۵۶، ۷/۵۷، ۷/۵۸، ۷/۵۹، ۷/۶۰، ۷/۶۱، ۷/۶۲، ۷/۶۳، ۷/۶۴، ۷/۶۵، ۷/۶۶، ۷/۶۷، ۷/۶۸، ۷/۶۹، ۷/۷۰، ۷/۷۱، ۷/۷۲، ۷/۷۳، ۷/۷۴، ۷/۷۵، ۷/۷۶، ۷/۷۷، ۷/۷۸، ۷/۷۹، ۷/۸۰، ۷/۸۱، ۷/۸۲، ۷/۸۳، ۷/۸۴، ۷/۸۵، ۷/۸۶، ۷/۸۷، ۷/۸۸، ۷/۸۹، ۷/۹۰، ۷/۹۱، ۷/۹۲، ۷/۹۳، ۷/۹۴، ۷/۹۵، ۷/۹۶، ۷/۹۷، ۷/۹۸، ۷/۹۹، ۸/۰، ۸/۱، ۸/۲، ۸/۳، ۸/۴، ۸/۵، ۸/۶، ۸/۷، ۸/۸، ۸/۹، ۸/۱۰، ۸/۱۱، ۸/۱۲، ۸/۱۳، ۸/۱۴، ۸/۱۵، ۸/۱۶، ۸/۱۷، ۸/۱۸، ۸/۱۹، ۸/۲۰، ۸/۲۱، ۸/۲۲، ۸/۲۳، ۸/۲۴، ۸/۲۵، ۸/۲۶، ۸/۲۷، ۸/۲۸، ۸/۲۹، ۸/۳۰، ۸/۳۱، ۸/۳۲، ۸/۳۳، ۸/۳۴، ۸/۳۵، ۸/۳۶، ۸/۳۷، ۸/۳۸، ۸/۳۹، ۸/۴۰، ۸/۴۱، ۸/۴۲، ۸/۴۳، ۸/۴۴، ۸/۴۵، ۸/۴۶، ۸/۴۷، ۸/۴۸، ۸/۴۹، ۸/۵۰، ۸/۵۱، ۸/۵۲، ۸/۵۳، ۸/۵۴، ۸/۵۵، ۸/۵۶، ۸/۵۷، ۸/۵۸، ۸/۵۹، ۸/۶۰، ۸/۶۱، ۸/۶۲، ۸/۶۳، ۸/۶۴، ۸/۶۵، ۸/۶۶، ۸/۶۷، ۸/۶۸، ۸/۶۹، ۸/۷۰، ۸/۷۱، ۸/۷۲، ۸/۷۳، ۸/۷۴، ۸/۷۵، ۸/۷۶، ۸/۷۷، ۸/۷۸، ۸/۷۹، ۸/۸۰، ۸/۸۱، ۸/۸۲، ۸/۸۳، ۸/۸۴، ۸/۸۵، ۸/۸۶، ۸/۸۷، ۸/۸۸، ۸/۸۹، ۸/۹۰، ۸/۹۱، ۸/۹۲، ۸/۹۳، ۸/۹۴، ۸/۹۵، ۸/۹۶، ۸/۹۷، ۸/۹۸، ۸/۹۹، ۹/۰، ۹/۱، ۹/۲، ۹/۳، ۹/۴، ۹/۵، ۹/۶، ۹/۷، ۹/۸، ۹/۹، ۹/۱۰، ۹/۱۱، ۹/۱۲، ۹/۱۳، ۹/۱۴، ۹/۱۵، ۹/۱۶، ۹/۱۷، ۹/۱۸، ۹/۱۹، ۹/۲۰، ۹/۲۱، ۹/۲۲، ۹/۲۳، ۹/۲۴، ۹/۲۵، ۹/۲۶، ۹/۲۷، ۹/۲۸، ۹/۲۹، ۹/۳۰، ۹/۳۱، ۹/۳۲، ۹/۳۳، ۹/۳۴، ۹/۳۵، ۹/۳۶، ۹/۳۷، ۹/۳۸، ۹/۳۹، ۹/۴۰، ۹/۴۱، ۹/۴۲، ۹/۴۳، ۹/۴۴، ۹/۴۵، ۹/۴۶، ۹/۴۷، ۹/۴۸، ۹/۴



## إعتاق، اعتبار ۱-۲

جائے (۱)۔

ی کے ساتھ تمکلات کے بعض عقود میں ضمان و سبب ہوتا ہے، مثلاً موصول کے حکم سے کفالت کے مترادف موصول اور، ین کی انگلی سے عاجز رہ جائے تو فیل صائم ہوگا اور نکاح میں کوئی سرزد ہونے یا تعدی کی صورت میں فیل صائم ہوگا (۲)، حالانکہ کفالت عادات میں سے ہے دیکھئے: ”کفالت“، ص ۱۰۰۔

## اعتبار

تعریف:

۱- اعتبار لغت میں نصیحت حاصل کرنے کے معنی میں ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے: ”فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ“ (۱) (۱۳۱-۱۳۲) ایش مند و امیرت حاصل کرو۔ فیل کہتے ہیں: مہرت کے معنی گذشتہ باتوں سے مہرت حاصل کرنا ہے، یعنی نصیحت حاصل کرنا اور اعتبار حکم کے مرتب ہونے میں کسی چیز کو شمار کرنے کے معنی میں (۲) ہے (۲) اور متاوا سے اکثر اسی معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

۲- اصطلاح میں: نہ جانی نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا: وہ ثابت شدہ حکم میں غور کرنا ہے کہ کس حکم کی وجہ سے وہ حکم ثابت ہو ہے؟ اور پھر اس کے نظیر کو اس کے ساتھ لاحق کرنا ہے اور یہ عین قیاس ہے (۳)۔

اجمائی حکم:

۲- اعتبار قیاس کے معنی میں ہے جس کا شرعی حکم دیا گیا ہے، وہ قیاس شرعی سے عبادت کے ثبوت کے تائید میں اللہ تعالیٰ کے اس

## إعتاق

دیکھئے: ”عتق“۔



(۱) الدرر النبی ۲۳۲/۳ طبع دار الفکر، جبل ۷/۵ طبع دار احیاء التراث، مصر ۲۲/۱ طبع مکتبۃ القصر، قلیوبیہ وغیرہ ۲۱۲/۳، ۲۱۲/۳ طبع ۱۹۶۱/۳ طبع مصر۔  
(۲) الاقویہ ۱۶۶/۳، ۱۶۶/۳ طبع ۱۸۱، ۹۶/۵ طبع دار الفکر، حواشی النہج ۲۹۳، ۵۵۷/۵ طبع دار احیاء التراث، مصر ۵۳۲/۳، ۵۳۵/۵، ۵۳۵/۵۔

(۱) سورۃ حشر ۲۔  
(۲) المصباح المیزان، طبع العرب۔  
(۳) التعلیقات للبحر ج ۱ ص ۲۳ طبع مصطفیٰ النجفی، کوفہ، ۱۳۵۳/۳ طبع دار الکتب المصریہ، مصر، ۵۳۲/۳ طبع مسجد، مصر ۳۲۲/۳ طبع برواق۔



قول سے استدلال کیا ہے: "لَا غَيْرُ وَلَا يَأُولَى الْأَبْصَارِ" (سو  
 سے دانش مند و امرت حاصل نہ) تو اللہ نے ہمیں اعتبار کا حکم دیا  
 ہے اور غم کسی شے کو اس کی ظہیر کی طرف لوٹانے کا نام ہے، اور یہی  
 قیاس ہے، لہذا اس شخص سے قیاس ماسور بہ ہوا، یہاں قیاس کے  
 تحت ہونے پر بہت سے دلائل ہیں، اس کے بیان تفصیل اور اس پر  
 ہونے والے اعتراضات کے سلسلہ میں اہل ضمیمہ کی طرف رجوع  
 کیا جائے (۱)۔

## اعتبار

تعریف:

۱- اعتبار لغت میں خوزی کے نیچے غم سے بغیر سر پر غم نہ پہننے کو کہتے  
 ہیں، خود اس کے نام کو اپنے چہرے پر باقی رکھنے یا نہیں (۲)۔  
 "رحمۃ میں سے صاحب مرقی سراج نے اس کی تعریف اس  
 طرح کی ہے: "وہ کورہ مال سے بوجھنا ہے، یا غم کو اپنے سر پر  
 پسینا اور اس کے نیچے کے حصہ کو کھلنا ہو چھوڑ دینا ہے، یعنی غم سے کھلنا  
 ہوا نہ کہ سر کھلنا ہو" اور ایک قول یہ ہے کہ اپنے غم کے درپردہ نقاب  
 اٹالے اور اپنی ماک کو چھپالے (۳)۔

اس کا شرعی حکم:

۲- حنفی نے صراحت کی ہے کہ نماز میں "تہی رکرہ و تخریجی ہے، اور  
 اس کی سلسلہ اسوں نے یہ بیان کی ہے کہ یہ کیا کام کرنا ہے جو شریعت  
 کی طرف سے وارد نہیں ہے اور اسوں نے کہا کہ: رسول اللہ ﷺ  
 نے نماز میں اعتبار سے منع فرمایا ہے (۴)۔

"وہ رتالہ سے یہ منقول ہے کہ کسی عیسیٰ چیر کا یا نہ کر، و تخریجی ہے  
 جس کے نماز میں پہننے کی عادت "وررہ" نہ ہو، یہ جس میں اس شہ کی



(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰) (۱۰۱) (۱۰۲) (۱۰۳) (۱۰۴) (۱۰۵) (۱۰۶) (۱۰۷) (۱۰۸) (۱۰۹) (۱۱۰) (۱۱۱) (۱۱۲) (۱۱۳) (۱۱۴) (۱۱۵) (۱۱۶) (۱۱۷) (۱۱۸) (۱۱۹) (۱۲۰) (۱۲۱) (۱۲۲) (۱۲۳) (۱۲۴) (۱۲۵) (۱۲۶) (۱۲۷) (۱۲۸) (۱۲۹) (۱۳۰) (۱۳۱) (۱۳۲) (۱۳۳) (۱۳۴) (۱۳۵) (۱۳۶) (۱۳۷) (۱۳۸) (۱۳۹) (۱۴۰) (۱۴۱) (۱۴۲) (۱۴۳) (۱۴۴) (۱۴۵) (۱۴۶) (۱۴۷) (۱۴۸) (۱۴۹) (۱۵۰) (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰) (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰) (۱۷۱) (۱۷۲) (۱۷۳) (۱۷۴) (۱۷۵) (۱۷۶) (۱۷۷) (۱۷۸) (۱۷۹) (۱۸۰) (۱۸۱) (۱۸۲) (۱۸۳) (۱۸۴) (۱۸۵) (۱۸۶) (۱۸۷) (۱۸۸) (۱۸۹) (۱۹۰) (۱۹۱) (۱۹۲) (۱۹۳) (۱۹۴) (۱۹۵) (۱۹۶) (۱۹۷) (۱۹۸) (۱۹۹) (۲۰۰) (۲۰۱) (۲۰۲) (۲۰۳) (۲۰۴) (۲۰۵) (۲۰۶) (۲۰۷) (۲۰۸) (۲۰۹) (۲۱۰) (۲۱۱) (۲۱۲) (۲۱۳) (۲۱۴) (۲۱۵) (۲۱۶) (۲۱۷) (۲۱۸) (۲۱۹) (۲۲۰) (۲۲۱) (۲۲۲) (۲۲۳) (۲۲۴) (۲۲۵) (۲۲۶) (۲۲۷) (۲۲۸) (۲۲۹) (۲۳۰) (۲۳۱) (۲۳۲) (۲۳۳) (۲۳۴) (۲۳۵) (۲۳۶) (۲۳۷) (۲۳۸) (۲۳۹) (۲۴۰) (۲۴۱) (۲۴۲) (۲۴۳) (۲۴۴) (۲۴۵) (۲۴۶) (۲۴۷) (۲۴۸) (۲۴۹) (۲۵۰) (۲۵۱) (۲۵۲) (۲۵۳) (۲۵۴) (۲۵۵) (۲۵۶) (۲۵۷) (۲۵۸) (۲۵۹) (۲۶۰) (۲۶۱) (۲۶۲) (۲۶۳) (۲۶۴) (۲۶۵) (۲۶۶) (۲۶۷) (۲۶۸) (۲۶۹) (۲۷۰) (۲۷۱) (۲۷۲) (۲۷۳) (۲۷۴) (۲۷۵) (۲۷۶) (۲۷۷) (۲۷۸) (۲۷۹) (۲۸۰) (۲۸۱) (۲۸۲) (۲۸۳) (۲۸۴) (۲۸۵) (۲۸۶) (۲۸۷) (۲۸۸) (۲۸۹) (۲۹۰) (۲۹۱) (۲۹۲) (۲۹۳) (۲۹۴) (۲۹۵) (۲۹۶) (۲۹۷) (۲۹۸) (۲۹۹) (۳۰۰) (۳۰۱) (۳۰۲) (۳۰۳) (۳۰۴) (۳۰۵) (۳۰۶) (۳۰۷) (۳۰۸) (۳۰۹) (۳۱۰) (۳۱۱) (۳۱۲) (۳۱۳) (۳۱۴) (۳۱۵) (۳۱۶) (۳۱۷) (۳۱۸) (۳۱۹) (۳۲۰) (۳۲۱) (۳۲۲) (۳۲۳) (۳۲۴) (۳۲۵) (۳۲۶) (۳۲۷) (۳۲۸) (۳۲۹) (۳۳۰) (۳۳۱) (۳۳۲) (۳۳۳) (۳۳۴) (۳۳۵) (۳۳۶) (۳۳۷) (۳۳۸) (۳۳۹) (۳۴۰) (۳۴۱) (۳۴۲) (۳۴۳) (۳۴۴) (۳۴۵) (۳۴۶) (۳۴۷) (۳۴۸) (۳۴۹) (۳۵۰) (۳۵۱) (۳۵۲) (۳۵۳) (۳۵۴) (۳۵۵) (۳۵۶) (۳۵۷) (۳۵۸) (۳۵۹) (۳۶۰) (۳۶۱) (۳۶۲) (۳۶۳) (۳۶۴) (۳۶۵) (۳۶۶) (۳۶۷) (۳۶۸) (۳۶۹) (۳۷۰) (۳۷۱) (۳۷۲) (۳۷۳) (۳۷۴) (۳۷۵) (۳۷۶) (۳۷۷) (۳۷۸) (۳۷۹) (۳۸۰) (۳۸۱) (۳۸۲) (۳۸۳) (۳۸۴) (۳۸۵) (۳۸۶) (۳۸۷) (۳۸۸) (۳۸۹) (۳۹۰) (۳۹۱) (۳۹۲) (۳۹۳) (۳۹۴) (۳۹۵) (۳۹۶) (۳۹۷) (۳۹۸) (۳۹۹) (۴۰۰) (۴۰۱) (۴۰۲) (۴۰۳) (۴۰۴) (۴۰۵) (۴۰۶) (۴۰۷) (۴۰۸) (۴۰۹) (۴۱۰) (۴۱۱) (۴۱۲) (۴۱۳) (۴۱۴) (۴۱۵) (۴۱۶) (۴۱۷) (۴۱۸) (۴۱۹) (۴۲۰) (۴۲۱) (۴۲۲) (۴۲۳) (۴۲۴) (۴۲۵) (۴۲۶) (۴۲۷) (۴۲۸) (۴۲۹) (۴۳۰) (۴۳۱) (۴۳۲) (۴۳۳) (۴۳۴) (۴۳۵) (۴۳۶) (۴۳۷) (۴۳۸) (۴۳۹) (۴۴۰) (۴۴۱) (۴۴۲) (۴۴۳) (۴۴۴) (۴۴۵) (۴۴۶) (۴۴۷) (۴۴۸) (۴۴۹) (۴۵۰) (۴۵۱) (۴۵۲) (۴۵۳) (۴۵۴) (۴۵۵) (۴۵۶) (۴۵۷) (۴۵۸) (۴۵۹) (۴۶۰) (۴۶۱) (۴۶۲) (۴۶۳) (۴۶۴) (۴۶۵) (۴۶۶) (۴۶۷) (۴۶۸) (۴۶۹) (۴۷۰) (۴۷۱) (۴۷۲) (۴۷۳) (۴۷۴) (۴۷۵) (۴۷۶) (۴۷۷) (۴۷۸) (۴۷۹) (۴۸۰) (۴۸۱) (۴۸۲) (۴۸۳) (۴۸۴) (۴۸۵) (۴۸۶) (۴۸۷) (۴۸۸) (۴۸۹) (۴۹۰) (۴۹۱) (۴۹۲) (۴۹۳) (۴۹۴) (۴۹۵) (۴۹۶) (۴۹۷) (۴۹۸) (۴۹۹) (۵۰۰) (۵۰۱) (۵۰۲) (۵۰۳) (۵۰۴) (۵۰۵) (۵۰۶) (۵۰۷) (۵۰۸) (۵۰۹) (۵۱۰) (۵۱۱) (۵۱۲) (۵۱۳) (۵۱۴) (۵۱۵) (۵۱۶) (۵۱۷) (۵۱۸) (۵۱۹) (۵۲۰) (۵۲۱) (۵۲۲) (۵۲۳) (۵۲۴) (۵۲۵) (۵۲۶) (۵۲۷) (۵۲۸) (۵۲۹) (۵۳۰) (۵۳۱) (۵۳۲) (۵۳۳) (۵۳۴) (۵۳۵) (۵۳۶) (۵۳۷) (۵۳۸) (۵۳۹) (۵۴۰) (۵۴۱) (۵۴۲) (۵۴۳) (۵۴۴) (۵۴۵) (۵۴۶) (۵۴۷) (۵۴۸) (۵۴۹) (۵۵۰) (۵۵۱) (۵۵۲) (۵۵۳) (۵۵۴) (۵۵۵) (۵۵۶) (۵۵۷) (۵۵۸) (۵۵۹) (۵۶۰) (۵۶۱) (۵۶۲) (۵۶۳) (۵۶۴) (۵۶۵) (۵۶۶) (۵۶۷) (۵۶۸) (۵۶۹) (۵۷۰) (۵۷۱) (۵۷۲) (۵۷۳) (۵۷۴) (۵۷۵) (۵۷۶) (۵۷۷) (۵۷۸) (۵۷۹) (۵۸۰) (۵۸۱) (۵۸۲) (۵۸۳) (۵۸۴) (۵۸۵) (۵۸۶) (۵۸۷) (۵۸۸) (۵۸۹) (۵۹۰) (۵۹۱) (۵۹۲) (۵۹۳) (۵۹۴) (۵۹۵) (۵۹۶) (۵۹۷) (۵۹۸) (۵۹۹) (۶۰۰) (۶۰۱) (۶۰۲) (۶۰۳) (۶۰۴) (۶۰۵) (۶۰۶) (۶۰۷) (۶۰۸) (۶۰۹) (۶۱۰) (۶۱۱) (۶۱۲) (۶۱۳) (۶۱۴) (۶۱۵) (۶۱۶) (۶۱۷) (۶۱۸) (۶۱۹) (۶۲۰) (۶۲۱) (۶۲۲) (۶۲۳) (۶۲۴) (۶۲۵) (۶۲۶) (۶۲۷) (۶۲۸) (۶۲۹) (۶۳۰) (۶۳۱) (۶۳۲) (۶۳۳) (۶۳۴) (۶۳۵) (۶۳۶) (۶۳۷) (۶۳۸) (۶۳۹) (۶۴۰) (۶۴۱) (۶۴۲) (۶۴۳) (۶۴۴) (۶۴۵) (۶۴۶) (۶۴۷) (۶۴۸) (۶۴۹) (۶۵۰) (۶۵۱) (۶۵۲) (۶۵۳) (۶۵۴) (۶۵۵) (۶۵۶) (۶۵۷) (۶۵۸) (۶۵۹) (۶۶۰) (۶۶۱) (۶۶۲) (۶۶۳) (۶۶۴) (۶۶۵) (۶۶۶) (۶۶۷) (۶۶۸) (۶۶۹) (۶۷۰) (۶۷۱) (۶۷۲) (۶۷۳) (۶۷۴) (۶۷۵) (۶۷۶) (۶۷۷) (۶۷۸) (۶۷۹) (۶۸۰) (۶۸۱) (۶۸۲) (۶۸۳) (۶۸۴) (۶۸۵) (۶۸۶) (۶۸۷) (۶۸۸) (۶۸۹) (۶۹۰) (۶۹۱) (۶۹۲) (۶۹۳) (۶۹۴) (۶۹۵) (۶۹۶) (۶۹۷) (۶۹۸) (۶۹۹) (۷۰۰) (۷۰۱) (۷۰۲) (۷۰۳) (۷۰۴) (۷۰۵) (۷۰۶) (۷۰۷) (۷۰۸) (۷۰۹) (۷۱۰) (۷۱۱) (۷۱۲) (۷۱۳) (۷۱۴) (۷۱۵) (۷۱۶) (۷۱۷) (۷۱۸) (۷۱۹) (۷۲۰) (۷۲۱) (۷۲۲) (۷۲۳) (۷۲۴) (۷۲۵) (۷۲۶) (۷۲۷) (۷۲۸) (۷۲۹) (۷۳۰) (۷۳۱) (۷۳۲) (۷۳۳) (۷۳۴) (۷۳۵) (۷۳۶) (۷۳۷) (۷۳۸) (۷۳۹) (۷۴۰) (۷۴۱) (۷۴۲) (۷۴۳) (۷۴۴) (۷۴۵) (۷۴۶) (۷۴۷) (۷۴۸) (۷۴۹) (۷۵۰) (۷۵۱) (۷۵۲) (۷۵۳) (۷۵۴) (۷۵۵) (۷۵۶) (۷۵۷) (۷۵۸) (۷۵۹) (۷۶۰) (۷۶۱) (۷۶۲) (۷۶۳) (۷۶۴) (۷۶۵) (۷۶۶) (۷۶۷) (۷۶۸) (۷۶۹) (۷۷۰) (۷۷۱) (۷۷۲) (۷۷۳) (۷۷۴) (۷۷۵) (۷۷۶) (۷۷۷) (۷۷۸) (۷۷۹) (۷۸۰) (۷۸۱) (۷۸۲) (۷۸۳) (۷۸۴) (۷۸۵) (۷۸۶) (۷۸۷) (۷۸۸) (۷۸۹) (۷۹۰) (۷۹۱) (۷۹۲) (۷۹۳) (۷۹۴) (۷۹۵) (۷۹۶) (۷۹۷) (۷۹۸) (۷۹۹) (۸۰۰) (۸۰۱) (۸۰۲) (۸۰۳) (۸۰۴) (۸۰۵) (۸۰۶) (۸۰۷) (۸۰۸) (۸۰۹) (۸۱۰) (۸۱۱) (۸۱۲) (۸۱۳) (۸۱۴) (۸۱۵) (۸۱۶) (۸۱۷) (۸۱۸) (۸۱۹) (۸۲۰) (۸۲۱) (۸۲۲) (۸۲۳) (۸۲۴) (۸۲۵) (۸۲۶) (۸۲۷) (۸۲۸) (۸۲۹) (۸۳۰) (۸۳۱) (۸۳۲) (۸۳۳) (۸۳۴) (۸۳۵) (۸۳۶) (۸۳۷) (۸۳۸) (۸۳۹) (۸۴۰) (۸۴۱) (۸۴۲) (۸۴۳) (۸۴۴) (۸۴۵) (۸۴۶) (۸۴۷) (۸۴۸) (۸۴۹) (۸۵۰) (۸۵۱) (۸۵۲) (۸۵۳) (۸۵۴) (۸۵۵) (۸۵۶) (۸۵۷) (۸۵۸) (۸۵۹) (۸۶۰) (۸۶۱) (۸۶۲) (۸۶۳) (۸۶۴) (۸۶۵) (۸۶۶) (۸۶۷) (۸۶۸) (۸۶۹) (۸۷۰) (۸۷۱) (۸۷۲) (۸۷۳) (۸۷۴) (۸۷۵) (۸۷۶) (۸۷۷) (۸۷۸) (۸۷۹) (۸۸۰) (۸۸۱) (۸۸۲) (۸۸۳) (۸۸۴) (۸۸۵) (۸۸۶) (۸۸۷) (۸۸۸) (۸۸۹) (۸۹۰) (۸۹۱) (۸۹۲) (۸۹۳) (۸۹۴) (۸۹۵) (۸۹۶) (۸۹۷) (۸۹۸) (۸۹۹) (۹۰۰) (۹۰۱) (۹۰۲) (۹۰۳) (۹۰۴) (۹۰۵) (۹۰۶) (۹۰۷) (۹۰۸) (۹۰۹) (۹۱۰) (۹۱۱) (۹۱۲) (۹۱۳) (۹۱۴) (۹۱۵) (۹۱۶) (۹۱۷) (۹۱۸) (۹۱۹) (۹۲۰) (۹۲۱) (۹۲۲) (۹۲۳) (۹۲۴) (۹۲۵) (۹۲۶) (۹۲۷) (۹۲۸) (۹۲۹) (۹۳۰) (۹۳۱) (۹۳۲) (۹۳۳) (۹۳۴) (۹۳۵) (۹۳۶) (۹۳۷) (۹۳۸) (۹۳۹) (۹۴۰) (۹۴۱) (۹۴۲) (۹۴۳) (۹۴۴) (۹۴۵) (۹۴۶) (۹۴۷) (۹۴۸) (۹۴۹) (۹۵۰) (۹۵۱) (۹۵۲) (۹۵۳) (۹۵۴) (۹۵۵) (۹۵۶) (۹۵۷) (۹۵۸) (۹۵۹) (۹۶۰) (۹۶۱) (۹۶۲) (۹۶۳) (۹۶۴) (۹۶۵) (۹۶۶) (۹۶۷) (۹۶۸) (۹۶۹) (۹۷۰) (۹۷۱) (۹۷۲) (۹۷۳) (۹۷۴) (۹۷۵) (۹۷۶) (۹۷۷) (۹۷۸) (۹۷۹) (۹۸۰) (۹۸۱) (۹۸۲) (۹۸۳) (۹۸۴) (۹۸۵) (۹۸۶) (۹۸۷) (۹۸۸) (۹۸۹) (۹۹۰) (۹۹۱) (۹۹۲) (۹۹۳) (۹۹۴) (۹۹۵) (۹۹۶) (۹۹۷) (۹۹۸) (۹۹۹) (۱۰۰۰) (۱۰۰۱) (۱۰۰۲) (۱۰۰۳) (۱۰۰۴) (۱۰۰۵) (۱۰۰۶) (۱۰۰۷) (۱۰۰۸) (۱۰۰۹) (۱۰۱۰) (۱۰۱۱) (۱۰۱۲) (۱۰۱۳) (۱۰۱۴) (۱۰۱۵) (۱۰۱۶) (۱۰۱۷) (۱۰۱۸) (۱۰۱۹) (۱۰۲۰) (۱۰۲۱) (۱۰۲۲) (۱۰۲۳) (۱۰۲۴) (۱۰۲۵) (۱۰۲۶) (۱۰۲۷) (۱۰۲۸) (۱۰۲۹) (۱۰۳۰) (۱۰۳۱) (۱۰۳۲) (۱۰۳۳) (۱۰۳۴) (۱۰۳۵) (۱۰۳۶) (۱۰۳۷) (۱۰۳۸) (۱۰۳۹) (۱۰۴۰) (۱۰۴۱) (۱۰۴۲) (۱۰۴۳) (۱۰۴۴) (۱۰۴۵) (۱۰۴۶) (۱۰۴۷) (۱۰۴۸) (۱۰۴۹) (۱۰۵۰) (۱۰۵۱) (۱۰۵۲) (۱۰۵۳) (۱۰۵۴) (۱۰۵۵) (۱۰۵۶) (۱۰۵۷) (۱۰۵۸) (۱۰۵۹) (۱۰۶۰) (۱۰۶۱) (۱۰۶۲) (۱۰۶۳) (۱۰۶۴) (۱۰۶۵) (۱۰۶۶) (۱۰۶۷) (۱۰۶۸) (۱۰۶۹) (۱۰۷۰) (۱۰۷۱) (۱۰۷۲) (۱۰۷۳) (۱۰۷۴) (۱۰۷۵) (۱۰۷۶) (۱۰۷۷) (۱۰۷۸) (۱۰۷۹) (۱۰۸۰) (۱۰۸۱) (۱۰۸۲) (۱۰۸۳) (۱۰۸۴) (۱۰۸۵) (۱۰۸۶) (۱۰۸۷) (۱۰۸۸) (۱۰۸۹) (۱۰۹۰) (۱۰۹۱) (۱۰۹۲) (۱۰۹۳) (۱۰۹۴) (۱۰۹۵) (۱۰۹۶) (۱۰۹۷) (۱۰۹۸) (۱۰۹۹) (۱۱۰۰) (۱۱۰۱) (۱۱۰۲) (۱۱۰۳) (۱۱۰۴) (۱۱۰۵) (۱۱۰۶) (۱۱۰۷) (۱۱۰۸) (۱۱۰۹) (۱۱۱۰) (۱۱۱۱) (۱۱۱۲) (۱۱۱۳) (۱۱۱۴) (۱۱۱۵) (۱۱۱۶) (۱۱۱۷) (۱۱۱۸) (۱۱۱۹) (۱۱۲۰) (۱۱۲۱) (۱۱۲۲) (۱۱۲۳) (۱۱۲۴) (۱۱۲۵) (۱۱۲۶) (۱۱۲۷) (۱۱۲۸) (۱۱۲۹) (۱۱۳۰) (۱۱۳۱) (۱۱۳۲) (۱۱۳۳) (۱۱۳۴) (۱۱۳۵) (۱۱۳۶) (۱۱۳۷) (۱۱۳۸) (۱۱۳۹) (۱۱۴۰) (۱۱۴۱) (۱۱۴۲) (۱۱۴۳) (۱۱۴۴) (۱۱۴۵) (۱۱۴۶) (۱۱۴۷) (۱۱۴۸) (۱۱۴۹) (۱۱۵۰) (۱۱۵۱) (۱۱۵۲) (۱۱۵۳) (۱۱۵۴) (۱۱۵۵) (۱۱۵۶) (۱۱۵۷) (۱۱۵۸) (۱۱۵۹) (۱۱۶۰) (۱۱۶۱) (۱۱۶۲) (۱۱۶۳) (۱۱۶۴) (۱۱۶۵) (۱۱۶۶) (۱۱۶۷) (۱۱۶۸) (۱۱۶۹) (۱۱۷۰) (۱۱۷۱) (۱۱۷۲) (۱۱۷۳) (۱۱۷۴) (۱۱۷۵) (۱۱۷۶) (۱۱۷۷) (۱۱۷۸) (۱۱۷۹) (۱۱۸۰) (۱۱۸۱) (۱۱۸۲) (۱۱۸۳) (۱۱۸۴) (۱۱۸۵) (۱۱۸۶) (۱۱۸۷) (۱۱۸۸) (۱۱۸۹) (۱۱۹۰) (۱۱۹۱) (۱۱۹۲) (۱۱۹۳) (۱۱۹۴) (۱۱۹۵) (۱۱۹۶) (۱۱۹۷) (۱۱۹۸) (۱۱۹۹) (۱۲۰۰) (۱۲۰۱) (۱۲۰۲) (۱۲۰۳) (۱۲۰۴) (۱۲۰۵) (۱۲۰۶) (۱۲۰۷) (۱۲۰۸) (۱۲۰۹) (۱۲۱۰) (۱۲۱۱) (۱۲۱۲) (۱۲۱۳) (۱۲۱۴) (۱۲۱۵) (۱۲۱۶) (۱۲۱۷) (۱۲۱۸) (۱۲۱۹) (۱۲۲۰) (۱۲۲۱) (۱۲۲۲) (۱۲۲۳) (۱۲۲۴) (۱۲۲۵) (۱۲۲۶) (۱۲۲۷) (۱۲۲۸) (۱۲۲۹) (۱۲۳۰) (۱۲۳۱) (۱۲۳۲) (۱۲۳۳) (۱۲۳۴) (۱۲۳۵) (۱۲۳۶) (۱۲۳۷) (۱۲۳۸) (۱۲۳۹) (۱۲۴۰) (۱۲۴۱) (۱۲۴۲) (۱۲۴۳) (۱۲۴۴) (۱۲۴۵) (۱۲۴۶) (۱۲۴۷) (۱۲۴۸) (۱۲۴۹) (۱۲۵۰) (۱۲۵۱) (۱۲۵۲) (۱۲۵۳) (۱۲۵۴) (۱۲۵۵) (۱۲۵۶) (۱۲۵۷) (۱۲۵۸) (۱۲۵۹) (۱۲۶۰) (۱۲۶۱) (۱۲۶۲) (۱۲۶۳) (۱۲۶۴) (۱۲۶۵) (۱۲۶۶) (۱۲۶۷) (۱۲۶۸) (۱۲۶۹) (۱۲۷۰) (۱۲۷۱) (۱۲۷۲) (۱۲۷۳) (۱۲۷۴) (۱۲۷۵) (۱۲۷۶) (۱۲۷۷) (۱۲۷۸) (۱۲۷۹) (۱۲۸۰) (۱۲۸۱) (۱۲۸۲) (۱۲۸۳) (۱۲۸۴) (۱۲۸۵) (۱۲۸۶) (۱۲۸۷) (۱۲۸۸) (۱۲۸۹) (۱۲۹۰) (۱۲۹۱) (۱۲۹۲) (۱۲۹۳) (۱۲۹۴) (۱۲۹۵) (۱۲۹۶) (۱۲۹۷) (۱۲۹۸) (۱۲۹۹) (۱۳۰۰) (۱۳۰۱) (۱۳۰۲) (۱۳۰۳) (۱۳۰۴) (۱۳۰۵) (۱۳۰۶) (۱۳۰۷) (۱۳۰۸) (۱۳۰۹) (۱۳۱۰) (۱۳۱۱) (۱۳۱۲) (۱۳۱۳) (۱۳۱۴) (۱۳۱۵) (۱۳۱۶) (۱۳۱۷) (۱۳۱۸) (۱۳۱۹) (۱۳۲۰) (۱۳۲۱) (۱۳۲۲) (۱۳۲۳) (۱۳۲۴) (۱۳۲۵) (۱۳۲۶) (۱۳۲۷) (۱۳۲۸) (۱۳۲۹) (۱۳۳۰) (۱۳۳۱) (۱۳۳۲) (۱۳۳۳) (۱۳۳۴) (۱۳۳۵) (۱۳۳۶) (۱۳۳۷) (۱۳۳۸) (۱۳۳۹) (۱۳۴۰) (۱۳۴۱) (۱۳۴۲) (۱۳۴۳) (۱۳۴۴) (۱۳۴۵) (۱۳۴۶) (۱۳۴۷) (۱۳۴۸) (۱۳۴۹) (۱۳۵۰) (۱۳۵۱) (۱۳۵۲) (۱۳۵۳) (۱۳۵۴) (۱۳۵۵) (۱۳۵۶) (۱۳۵۷) (۱۳۵۸) (۱۳۵۹) (۱۳۶۰) (۱۳۶۱) (۱۳۶۲) (۱۳۶۳) (۱۳۶۴) (۱۳

پوشاک، رفیشن، خد ف، وزی ہو جس ش میں ہو ہو پس اگر محتار کا  
روایت نہ ہو تو یہ س کے نزد یک نماز میں گم ہو تو تنہا ہی ہوگا (۱)۔

۳- درنمہ کے باوجود یہ مرد کے سر پر اس طرح عمامہ لپیٹنا کہ سچ کا حصہ کھلے ہو تو (ہمارے علم کی حد تک) فقہاء سے اس سلسلہ میں کوئی صریح منقول نہیں ہے، لیکن جن حضرات نے میت کے لئے عمامہ کو مکروہ قرار دیا ہے (جیسا کہ حنفیہ کا رائج قول ہے) تو وہ اس کے لئے عمامہ کو سر پر اس طرح پہننے کو ہرجہ، بولی مکروہ قرار دیں گے (کہ سر کے سچ کا حصہ کھلا رہے) (۳) فقہاء نے ”کتاب الجنائز“ میں میت کے کفن پر کلام کرتے ہوئے اس کا ذکر کیا ہے۔

اعتداء

**تعریف:**

۱- لغت اور اصطلاح میں اعتدال کا معنی ظلم کرنا اور حد سے تجاوز کرنا ہے<sup>(۱)</sup>، کہا جاتا ہے: ”اعتدلی علیہ“ جب کوئی کسی پر ظلم کرے اور ”اعتدلی علی حقہ“ یعنی اس نے ماحق اس کی طرف تجاوز کیا۔

اجمالی حکم:

۴۔ اعتدال (زیادت کی) حرام ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِلِينَ" (۴) (اور حد سے مت گزرو۔۔ تمہیں اللہ تعالیٰ حد سے نکلنے والوں کو پسند نہیں کرتے)، امر بربادتی کے متعدد اثرات ہوتے ہیں۔

جس اثر زیادتی کرنے والا جانور ہے تو اس کے مالک پر سزا یہ  
 ضمان ثابت نہ ہوگا، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:  
 ”جرح العجماء جبار“<sup>(۳)</sup> (جانوروں کی زیادتی معاف ہے)۔  
 اور یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ اس کا مالک سستی کرنے والا ہو۔



(١) المصباح المير يمان العربي: (٥٥٨).

உறுப்பினர் (ர)

(۳) حدیثہ "بحرچ العجماء جبار" کی روایت بخاری، مسلم اور امام مالک نے حضرت امیرؓ سے مروی ہے الفاظ مؤطا امام مالک کے ہیں (صح  
الباری ۵/۴۴ طبع انتقاص صحیح مسلم ۱۲۴۴ طبع بیٹی اٹلس، مؤن  
۸۶۷-۸۶۹ طبع بیٹی اٹلس)

( ) مطالبہ اول: ای ۵۰ طبع المکتب الاسلامی۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۷۸، التتائویٰ الجندیہ ص ۱۵۸، مرآۃ المصلح ص ۱۶۱ حاشیہ المصنوع علی الخرقۃ ص ۱۲۷۔

مجبور کرے گا اور حاکم مناسب سمجھے تو تعزیر بھی کرے گا۔

### زیادتی کو دفع کرنا:

۳- اگر زیادتی واقع ہو تو جس پر زیادتی کی جارہی ہے سے یہ حق ہے کہ حاکم اس سے ہوئے اس کا انکار کرے خود یہ دفعہ اپنے جن کے ذریعہ ہو جیسا کہ فقہاء نے کتب فقہ کی کتاب ”الھیال“ اور ”الجهاد“ میں اس کی تفصیل فرمائی ہے یہ انکار ماب کے ذریعہ ہو، مثلاً یہ کہ مسلمان اپنا کچھ مال اسے رکھ کر سے مصحت کریں تاکہ وہ اسلامی شہروں میں داخل نہ ہوں، جیسا کہ یہ کتب فقہ کی ”کتاب الجہاد“ میں مذکور ہے، مثلاً یہ کہ اسی طرح کوئی شخص دوسرے آدمی کو اپنا کچھ مال دے کر اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرے (۱)، جیسا کہ فقہاء نے رشوت پر کلام کرتے ہوئے اس کا ذکر کیا ہے۔

اور مسلمانوں سے زیادتی کو دفع کرنا ہر اس مسلمان پر واجب ہے جو اس پر قادر ہو جیسا کہ فقہاء نے ”کتاب جہاد“ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

## اعتداد

دیکھئے: ”عدت“۔

اس کو ابھر رہا ہے اور یہ دینی کرنے والا نہ ہو ہر جہاں تک آدمی کی بات ہے تو اس میں بڑے اور چھوٹے کے درمیان فرق یا جانا ہے، اس سے کہ بڑے پر بڑا و رضوں و ہتوں ثابت ہوتے ہیں، چھوٹے پر چھوٹا تو ثابت ہوتا ہے، نہ ثابت نہیں ہوتی اور یہ تمام باتیں کتب فقہ کی ”کتاب الجنایات“ میں مفصل مذکور ہیں۔

اس کے ساتھ یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ زیادتی جس چیز پر واقع ہو اس کے لحاظ سے حکم لگ ہوتا ہے۔

جس سے زیادتی اس کی جان یا جان سے کم یعنی اس کے جسم پر واقع ہو تو زیادتی قصداً ہو تو قصاص کے شرائط پائے جانے کی صورت میں اس میں قصاص ہے اور اگر غلطی سے ہو تو اس میں مال کے ذریعہ ضمان ہے جیسا کہ ”کتاب الجنایات“ میں تفصیل سے مذکور ہے۔

اور اگر زیادتی مال پر واقع ہو تو اس صورت میں معاملہ یا تو بطور چوری کے ہوگا، اسی صورت میں ہاتھ کاٹنا واجب ہے، دیکھئے: ”سرقۃ“۔

یا بطور غصب کے ہوگا، اس صورت میں ضمان یا تعزیر ۱۰۰ دنوں واجب ہے جیسا کہ اس کی تفصیل فقہ کی کتابوں میں غصب، ضمان اور تعزیر کے مباحث میں مذکور ہے۔

اور اگر کسی حق پر زیادتی واقع ہو تو یا تو وہ اللہ تعالیٰ کا حق ہوگا مثلاً عقیدہ کی حفاظت، عقل، عزت و آبرو، اسلام کی حریم، غیر دینی حفاظت تو اس کی مزاحمت یا تعزیر ہے، جیسا کہ ان کے جواب میں اس کا تذکرہ ہے۔

یہ وہ بندے کا حق ہوگا مثلاً باپ کا اپنے چھوٹے لڑکے کو پرورش کے لئے اس کی مطلقہ مال کے سپرد نہ کرنا اور اس طرح کی ۱۰۰ مہری صورتیں، تو اس صورت میں اسے حق کی ادائیگی پر یا اس کے ضمان پر

(۱) معنف عبدالمراق، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، احکام القرآن مجلہ ۱۰ ص ۳۳۳

## اعتدال ۱-۲، اعتراف

اعتدال کا تحقق کن چیزوں سے ہوتا ہے؟ اور اعتدال میں اطمینان کا وجوب اور اعتدال میں رفع یدیں کی سنت اور اس میں دعائے قنوت وغیرہ سے متعلق تخصیلات سے فقہاء نے بحث کی ہے، جیسا کہ انہوں نے اعتدال کے نہل ہونے میں شک و رعتدال کی نیت کے بغیر اعتدال سے متعلق انہوں نے بحث کی ہے، مثلاً نمازی کا درود وغیرہ کے خوف سے اعتدال کرنا، اسی طرح عتدال سے عاجزی اور جاں بوجہ تر اعتدال کو چھوڑنے سے بحث کی ہے، ہر سب کی مفصل بحث کتاب فقہ کی "کتاب الصلاة" میں ملے گی۔

## اعتدال

تعریف:

۱- عتدال لغت میں کسی چیز کا متناسب ہونا یا متناسب بن جانا ہے، پس اگر کوئی چیز جھک جائے، "رتم" سے سیدھا کر دے تو کہو گے: "عند الله فاعتدس" (میں نے سے سیدھا کر دیا تو وہ سیدھا ہو گیا)۔

اور اہل لغت، اعتدال، استقامہ اور استواء کے درمیان فرق نہیں کرتے، پس وہ کہتے ہیں: "استقام الشئ" جب کوئی شئی سیدھی اور معتد ہو جائے (۱)۔

اور اہل لغت یہ بھی کہتے ہیں: "استوى الشئ" جب کوئی شئی سیدھی اور معتد ہو جائے۔

ورق نقباء لفظ اعتدال کا اطلاق رکوع یا سجدہ سے اٹھنے کے اثر پر کرتے ہیں (۲)۔

شرعی حکم و بحث کے مقامات:

۲- جمہور کا مذہب اور امام ابوحنیفہ سے بھی ایک روایت یہ ہے کہ رکوع و سجدہ میں عتدال فرض ہے، "وہیہ کا صحیح قول یہ ہے کہ وہ سنت ہے" (۳)۔

(۱) الصحاح، المعجم، المعرب، تاج المعرب، مادة عدل، قوم اور سورۃ۔

(۲) اسی الطالب ۱/ ۱۵۸، مواہب الجلیل ۲/ ۵۲۳، المغنی ۱/ ۵۳۔

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ۱/ ۳۱۲ طبع اول بلاق، المطبوعی علی مرتبہ اصلاح رحمہ طبع ۱۳۶-۱۳۵ طبع بلاق۔



کو جو بغیر کسی عوض کے تھا، ویسے ہوئے آدمی کی رضا مندی کے بغیر واپس لینا ہے<sup>(۱)</sup> یعنی موہوبہ کی مرضی کے بغیر، اور اعتصار مالکیہ کی مبادیوں میں عام ہے اور ائمہ فقہاء اسے ”الوجوع فی الہبۃ“ (یعنی مہ کو واپس لینے) سے تعبیر کرتے ہیں۔

## اعتصار

اجمائی حکم اور بحث کے مقامات:

۲- جمہور فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ موہوبہ کے مہ پر قبضہ کر لینے کے بعد واجب کو رجوع کرنے کا حق نہیں ہے، مگر والدین کے مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک ان کے لئے اور شافعیہ کے نزدیک ان دونوں کے لئے اور اصول کے لئے مہ میں رجوع کرنا جائز ہے۔

اور جو لوگ مہ کو ممنوع کہتے ہیں ان کا استدلال اس حدیث سے ہے جو ثابت ہے اور وہ رسول اللہ کا یہ قول ہے: ”العائد فی ہبۃ کالکلب یعود فی قبۃ“<sup>(۲)</sup> (اپنے مہ کو، پس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو اپنی تہ کو چاٹ لے)۔

اور (والدین کے) استثناء پر استدلال رسول اللہ ﷺ کے اس قول سے ہے: ”لا یحل لرجل أن يعطي عطیة أو یهب ہبۃ یرجع فیہا إلا الوالد فیما یعطی ولده، ومثل الذی یعطی العطیۃ ثم یرجع فیہا کمثل الکلب یأکل، فإذا شبع قاء، ثم عاد فی قبۃ“<sup>(۳)</sup> (کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کوئی عطیہ دے یا کوئی مہ کرے پھر اسے واپس لے لے سوائے والد کے

(۱) خطاب ۳/۳، المشرح المبر ۳/۱۵۱۔

(۲) حدیث ۴۷۱۱، العائد فی ہبۃ کالکلب یعود فی قبۃ کی روایت بخاری (فتح الباری ۳/۳۵۲ طبع استغیا) نے حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے۔

(۳) الکافی لابن عبد البر ۴/۱۰۰۳ طبع اول، الاشیاع فی حل النہای فی طبع ۱۰۸۳ طبع مصنفی الکلی، مفتی الحاج ۳/۲۰۲ طبع دار احیاء التراث العربی، شرح تفسیری لادبوت ۲/۵۲۵، مفتی ۵/۱۷۱ طبع المیزان، حدیث: ”لا یحل

تعریف:

۱- اعتصار ”عصر“ سے اشتغال کے وقت پر ہے اس کا معنی رہنہ و رقیہ کرنا ہے، اور اس کا ایک معنی انگوڑیہ دکان کا مال بھی ہے، اور ”اعتصار العطیۃ“ کے معنی ہیں: اس نے عطیہ کو واپس لے لیا، اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا یہ قول اسی معنی میں ہے: ”إن الوالد یعصر ولده فیما أعطاه، وليس للولد أن یعصر من والده“<sup>(۱)</sup> (والد نے اپنی اولاد کو جو کچھ دیا ہے وہ اسے واپس لے سکتا ہے اور اولاد کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنے والد سے اسے لے لے)، پس حضرت عمرؓ نے مال کو اس کے ہاتھ سے نکلوانے کو اعتصار سے تشبیہ کی<sup>(۲)</sup>۔

در جہاں تک فقہاء کے استعمال کا تعلق ہے تو جیسا کہ مآلہ میں سے بن عرفان نے ذکر کیا ہے: عطیہ لینے والے شخص کا اپنے اس عطیہ

(۱) حضرت عمرؓ کے اثر ”إن الوالد یعصر ولده....“ کی روایت بخاری نے عبدالرزاق کے طریق سے ابن القلاء کے ساتھ کی ہے ”کتاب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ، بعض الرجال من ولده ما أعطاه ما لم یهد أو یسجد، أو یقع فیہ بی“ (حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے لکھا والد نے اپنی اولاد کو جو دیا ہے اس میں سے جو چاہو لے سکتا ہے جب تک کہ وہ نہ مرجائے، یا وہ خرچ نہ کر دے یا اس میں شری نہ ہو جائے) (المسنن الکبریٰ للبخاری ۱/۱۷۹)۔

(۲) لسان العرب، الحیط، المصباح المبر، المغرب فی ترتیب العربیۃ مادہ عصر۔

جو پڑ کے کو کوئی عطیہ دے (کہ اس کے لئے اپنے پیسہ کو واپس لے لیا جا رہا ہے) اور اس شخص کی مثال جو عطیہ دے کر واپس لے لیا ہے اس کے لئے یہ ہے جو کھانا ہے پھر جب آسودہ ہو جاتا ہے تو تے کرتا ہے پھر پنی تے کو چاٹ لیتا ہے۔

اور والد کے طہ و اصول شامیہ کے نزدیک والد ہی کے حکم میں ہیں یمن حنیہ (رست تحریری کے ساتھ) وہاں کے لئے قبضہ سے پہلے اور قبضہ کے بعد سہ میں رجوع کرنے کا حق دیتے ہیں۔ یمن کبھی کسی مانع کی وجہ سے یہ حق ختم ہو جاتا ہے<sup>(۱)</sup> اس کی تفصیل ”سہ“ میں ہے۔

## اعتقاد

### تعریف:

۱- اعتقاد لغت میں اعتقاد کا مصدر ہے، اور اعتقاد کد کا معنی یہ ہے کہ میں نے قلب و ضمیر کو اس پر بدھ دیا، اور یہ کہ وہ ہے کہ عقیدہ وہ چیز ہے جس پر اسباب رکھتا ہے یا جسے ماننا ہے<sup>(۱)</sup>۔

اور اصطلاح میں اعتقاد کا اطلاق معنوں پر ہوتا ہے:

بول: مطلقاً تصدیق کے معنی میں، عام اس سے کہ وہ یقین کے ساتھ ہو یا بعیر یقین کے ہو، قطعہ کے مطابق ہو یا مطابق نہ ہو، ثابت ہو یا ثابت نہ ہو۔  
م: وہ علم کی ایک قسم ہے، وہ وہ یقین ہے، اس کی تعریف ”خ“ آئے گی<sup>(۲)</sup>۔



متعلقہ الفاظ:

الف- اعتقاد:

۲- حلفت میں اعتقاد کا ایک معنی ”میں کا ہے“، انہوں نے انہوں کو دھرم سے لے کر ان پر رکھتا ہے، اور یہ معنی کسی کام کو بخیر و شر کے ساتھ کرنا اور اسے معنی میں بھی اس کا استعمال ہو ہے، چنانچہ کہا گیا:

”وہ رجل ان يعطيه عطية...“ کی روایت ابو داؤد نے حضرت ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ حاکم ابن حجر فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔ (سنن ابی داؤد ۸۰۸/۳ ۸۱۰ طبع استنبول فتح الباری ۲۱۱/۵ طبع استنبول)۔

(۲) تحفہ الفقہاء للسروری ۲۳۱/۳ طبع دار الفکر۔

(۱) المصباح المیزان: ۱۰۵ (عقد)۔

(۲) کتاب اصطلاحات الفنون ۹۵۳/۳۔

### اعتقاد ۳-۷

”اعتق دیا او نحلہ“<sup>(۱)</sup> (اس نے کسی دین یا ملت کو اختیار کیا)  
تو یہ اعتقاد سے عام ہے۔

اہمائی حکم:

۶- اعتقاد کے حکم کی چند صورتیں ہیں:

۱- صحت و رفسا کے اعتبار سے اس کی دو قسمیں ہیں: صحیح اور  
فاسد<sup>(۲)</sup>۔ یہ صحیح اعتقاد وہ ہے جو واقعہ کے مطابق ہو، مثلاً یہ اعتقاد کہ  
چاشت کی نماز تہب ہے، اور اعتقاد فاسد وہ ہے جو واقعہ کے مطابق  
نہ ہو، مثلاً فلاسفہ کا یہ اعتقاد کہ عام قہیم ہے۔

ب- حلت اور حرمت کے اعتبار سے: پانچوں احکام یعنی  
فریضہ یا سلیت یا اباحت یا کراہت یا تحریم میں سے کسی حکم کے  
بارے میں اس کے خلاف اعتقاد رکھنا جائز نہیں ہے، اس مثلاً مباح  
کی اباحت کا اعتقاد رکھنا واجب ہے اور اگر اس کے خلاف اعتقاد  
رکھے تو یہ غلط ہے۔ اور جن امور کا دین میں سے ہونا ضرورہ معلوم  
ہے اس میں اس غلطی سے گناہ ہوگا اور ان کے علاوہ دیگر امور میں  
جہالت اور غلطی ہونے میں معذور قرار دیا جائے گا، جب کہ اجتہاد  
میں غلطی کرے یا اس کی تقلید کرنے والا اس کے تابع ہونے کی وجہ  
سے غلطی کرے۔

د- ظن:

۵- یقین کے احتمال کے ساتھ رائج پہلو کے اور اک کا نام ظن ہے  
اور مجازاً اس کا استعمال یقین اور شک کے معنی میں بھی ہوتا ہے، پس

(۱) لسان العرب، المصباح المہیر، المعجم الوسیط، دار الفکر۔

(۲) المصباح المہیر، التعریفات للبحر جانی، ص ۱۳۵، لغوی فی لغہ ص ۷۳،  
اصطلاحات اصول فقہ نوی ص ۱۰۵۵۔

(۳) اصطلاحات اصول فقہ نوی ص ۱۵۳۔

(۴) مجمع الجوامع، ص ۱۵۳، المصباح المہیر، التعریفات للبحر جانی فی لغہ لغوی فی لغہ ص ۷۳،  
اصطلاحات اصول فقہ نوی ص ۱۵۳۔

(۱) ساجد راجح۔

(۲) مجمع الجوامع، ص ۱۵۳، اشرف فقہاء ص ۱۲، طبع الخیر، کتبات اصطلاحات  
الفتوٰی للفتاویٰ ص ۹۳، طبع خیاط۔

## اعتقاد ۸، اعتقال

ہے: "وَلَسَّ سَالِحُهُمْ لِيُفْلِحُوا إِنَّمَا كُنَّا نَحْوُكُمْ وَلَعَبٌ، قُلْ أَمَّا إِلَهُكُمْ فَهِيَ الْوَحْدَانَةُ لَا تَدْعُوهُمْ وَلَا تَعْبُدُهُمْ إِنَّ إِلَهُكُمْ هُوَ الْوَاحِدُ الَّذِي لَا يُدْعَىٰ لَهُ شَيْءٌ وَلَا يَكُنْ لَهُ كُفْرًا" (۱) اور "اے اللہ! میں نے تجھے تو بہت سے گناہوں سے بچا دیا ہے، اور میں نے تجھے تو بہت سے گناہوں سے بچا دیا ہے، اور میں نے تجھے تو بہت سے گناہوں سے بچا دیا ہے۔" (۲) اے اللہ! میں نے تجھے تو بہت سے گناہوں سے بچا دیا ہے، اور میں نے تجھے تو بہت سے گناہوں سے بچا دیا ہے۔

اس کی تفصیل کے لئے "اختلاف" اور "روت" کی اصطلاح کی طرف رجوع کیا جائے۔

## اعتقال

دیکھئے "احساس" اور "آمان"۔

دلائل و جہاں پر حق سمجھا دیا مثلاً وہ شخص جس نے مسلمان سمجھ کر کسی مرتد کی نماز جنازہ پڑھ لی تو یہ بھی سنی ہے جو معاف ہے، اس کے کرنے والے کو اس کی نیت کا ثواب ہوگا، عمل کا نہیں۔ یہی اللہ تعالیٰ کے تمام حقوق کا حکم ہے۔

پھر اگر جو کسی کی مدد کر دیا اور اس سے کوئی شے اس کا ثواب سمجھ کر ہوئے وہ بھی وہ اچھا ہے اور وہ اس سے مرثیہ اور ان طرح کی اور جنہیں عورت کو پتی بیوی سمجھ کر اس سے ملی کر لی تو (ان صورتوں میں) وہ گنہگار نہ ہوگا اور جس چیز کو اس نے تلف کیا ہے اس کا ضمان اس پر لازم ہوگا، اور بعض صورتوں میں ملتی میں اس پر مہر مثل لازم ہوگا اور مصالح کے درجات کے اختلاف سے اہم الگ الگ ہوگا۔ جس اثر سبب، اثر، اور رہا، دامن میں پائے گئے تو اثر یہ عام میں بھی کسی ہی ثابت ہوا تو اس پر اثر کا ثواب ہوگا اور اثر عام میں باطن کے خلاف ثابت ہوا تو مکلف کو عمل حق کے ارادہ کا ثواب ہوگا اور اس کے عمل کا ثواب نہ ہوگا، اس لئے کہ وہ غلط ہے اور غلطی کا ثواب نہیں ملتا، اور اس لئے بھی کہ وہ مقصد ہے اور مقاصد پر ثواب نہیں ہوتا (۳)۔

## ہزل (مذق) اور اعتقاد:

۸۔ ہزل و مذاق کے کوئی بات کہنے والا اپنے مذاق کی وجہ سے اعتقاد میں داخل نہ ہوگا اور اس ہزل کی وجہ سے وہ اعتقاد سے خارج نہ ہوگا، میں اگر مسلمان ہزل و مذاق کے کفر کی بات کہے تو اس کی تکفیر کی جائے گی، اس سے نہیں کہ اس سے اعتقادات بدل جاتے ہیں بلکہ اس سے کہ ہزل و مذاق کا اعتقاد ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان

(۱) مسلم الثبوت ۱/۳۷۱، علامہ جلال الدین سیوطی ۲/۵۰۸، طبع سعودیہ للطباعة ۱۴۸۷ھ، دارالمطبعات السلطانیہ ۵۳۶ھ۔ یہ آیت سے کہ توہ کی جہ ۶۵-۶۶۔

(۲) ترمذی ۱/۴۳۱، طبع تجاریہ لاہور ۱۳۳۱ھ۔



## اعتکاف ۱-۲

محافظة الفاظ:

الف-خلوة:

۲-خلوة، خلا المكان سے مأخوذ ہے یعنی جگہ خالی ہوگئی یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ اس میں کوئی آدمی نہ ہو ورنہ کوئی چیز ہو ورنہ خالی ہو اور اسی معنی میں ہے: "خلوة الرجل بنفسه" جب کہ آدمی تنہا ہو اور اعتکاف بھی امر اس کے ساتھ ہوتا ہے اسی جگہ میں جو اس کے لئے یا رکائی ہو جس میں مختلف کچھ کچھ ہوتا ہے اور کچھ کچھ نہیں ہوتا۔

ب-رباطہ امر ربطہ:

۳-رباط کا معنی اس جگہ کی حفاظت اور نگرانی کرنا ہے جہاں سے دشمن کے حملے کا خطرہ ہو یا دین کے غلبہ اور مسلمانوں سے شر کو دفع کرنے کے لئے سرحد پر ٹھہرنا ہے<sup>(۱)</sup> اور اعتکاف سرحدوں پر بھی ہوتا ہے اور غیر سرحد پر بھی اور رباط صرف سرحدوں پر ہوتا ہے اور مسجد میں بھی ہوتا ہے اور غیر مسجد میں بھی۔

ج-جوار:

۴-جوار، رہائش میں ایک دوسرے سے متصل اور قریب ہونا ہے<sup>(۲)</sup> اور اعتکاف کو جوار کہا جاتا ہے، اس لئے کہ حضرت عائشہؓ کا قول رسول اللہ ﷺ کے اعتکاف کے بارے میں ہے: "وهو مجاور في المسجد"<sup>(۳)</sup> (آپ مسجد میں مجاور (متصل) ہوتے)۔ اور حضرت ابو سعید خدریؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول

## اعتکاف

تعریف:

۱-اعتکاف لغت کی رو سے باب اتصال کا مصدر ہے، "عکف عکف الشئ عکولاً وعکماً" سے مأخوذ ہے جس کے معنی میں: کسی چیز کو لازم پکڑنا اور اس کی پابندی کرنا۔ یہ باب نصر اور ضرب دونوں سے ہوتا ہے۔ "عکف الشئ" کے معنی ہیں: (میں نے اس چیز کو روکا)، اسی معنی میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: "هَمُّ الْفُلَيْنِ كَهَرُوا" واصلوكم عن المسجد الحرام والهدى معكولاً ان يبلغ محله"<sup>(۱)</sup> (یہ دو لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور تم کو مسجد حرام سے روکا اور قرہائی کے جانور کو جو رکا ہوا رہ گیا اس کے موقع میں پہنچنے سے روک دیا)۔

اور "عکفہ عن حاجتہ" کا معنی ہے: میں نے اسے اس کی ضرورت سے روکا<sup>(۲)</sup>۔

اور اعتکاف کا معنی ہے: نفس کو عبادی تصرفات سے روکنا۔ اور اعتکاف کے شرعی اور اصطلاحی معنی ہیں: "اللبث في المسجد على صفة مخصوصة بنية"<sup>(۳)</sup> (نیت کے ساتھ مخصوص طریقہ پر مسجد میں ٹھہرنا)۔

(۱) سورہ فتح ۲۵۔

(۲) المصباح البصیر: بارہ اعتکاف۔

(۳) البصیر علی النجی ۵۹۴ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، فتح القدیر ۳۰۵۲ طبع دار احیاء التراث العربیہ دیکھئے الفتاویٰ الہندیہ ۲/۱۱۱، الفی ۲/۱۸۳، المشرح البصیر ۲۵۱ طبع دار طحطاویہ والنہج ۱۰۷۱۔

(۱) جوہر لا کلل ۲۳۵، ۱۵۸۸ طبع دار المعرفۃ ماہرین طبع ۱۳۷۷ طبع بیروت۔  
(۲) المصباح البصیر۔  
(۳) کتاب التمتع ۲۳۷ طبع المصباح، حضرت عائشہؓ کی حدیث کی روایت بخاری (فتح الباری ۲/۳۳۲ طبع المنیر) نے کی ہے۔

## اعتکاف ۵-۶

فرشتوں کے مشابہ بنانا ہے جو اللہ کے احکام کی مانر مانی نہیں کرتے اور انہیں جو حکم ہوتا ہے وہی کرتے ہیں اور جو رات وہی تسبیح پڑھتے ہیں، کو تاعی نہیں کرتے (۱)۔

### اس کا شرعی حکم:

۶- اعتکاف سنت ہے اور صرف نذر کی وجہ سے لازم ہوتا ہے بین اس سلیت کے درجہ کے سلسلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ حنفی فرماتے ہیں کہ وہ رمضان کے آخری عشرہ میں سنت مؤکدہ ہے اور اس کے علاوہ دیگر اوقات میں مستحب ہے، اور مالکیہ کے نزدیک مشہور قیوں کی رو سے وہ مستحب مؤکدہ ہے، سنت نہیں ہے، بن عبد البر کہتے ہیں کہ یہ رمضان میں سنت ہے اور غیر رمضان میں مستحب ہے، اور شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ تمام اوقات میں سنت مؤکدہ ہے اور رمضان کے آخری عشرہ میں رسول اللہ کی اقتداء میں ہر شب نذر کی جاہل کی خاطر اس کی تاکید کیا، وہ ہے، ورنہ کہتے ہیں کہ یہ ہر وقت سنت ہے اور رمضان میں اس کی تاکید زیادہ ہے اور رمضان کے آخری عشرہ میں اس کی تاکید اور زیادہ ہے۔

ابن المبرک کہتے ہیں کہ: اہل علم کا اس بات پر جرات ہے کہ اعتکاف سنت ہے، وہ لوگوں پر فرض کی حیثیت سے ضروری نہیں، والا یہ کہ آئی نہ رکے، رمیہ اعتکاف کو اپنے ہر جب کر لے تو وہ اس پر واجب ہو جائے گا۔

اور اس کے سنت ہونے کی ایک دلیل نبی ﷺ کا عمل، اور اللہ کے تقاب اور اس کے ثواب کی خاطر اس پر آپ ﷺ کا مدد و امت کرنا ہے، اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کا آپ کے ساتھ رہنا۔

اللہ ﷺ نے فرمایا: "کت أجاور هذه العشر سبعمی الأوسط۔ ثم قد بدائی أن أجاور هذه العشر الأواخر، فمن كان اعتكف معي فليبت في معكفہ" (۱) (میں ان دس دنوں (یعنی رمضان کے درمیانی عشرہ) کا اعتکاف کیا تھا پھر مجھ پر یہ بات ظاہر ہوئی کہ اس آخری عشرہ کا اعتکاف رہوں تو جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے اسے چاہئے کہ اپنی جائے اعتکاف میں ثابت قدم رہے)۔

امام مالک نے فرمایا (۲) کہ اعتکاف اور جواریوں پر واجب نہیں، مگر جس شخص نے مثلاً مکہ کے جواری کی نذر مانی تو وہ دن میں مکہ میں رہے گا اور رات کو اپنے گھر لوٹ آئے گا۔ امام مالک نے فرمایا کہ جو شخص اس طرح جواری اختیار کرے جس میں وہ رات کو اپنے گھر لوٹ آئے تو اس پر اپنے جواری میں روزہ نہیں ہے۔ اس اعتبار سے جواری اعتکاف سے عام ہے، اس لئے کہ وہ مسجد میں بھی ہوتا ہے اور غیر مسجد میں بھی اور روزہ کے ساتھ بھی ہوتا ہے اور بغیر روزہ کے بھی۔

### اعتکاف کی حکمت:

۵- اعتکاف میں مختلف اللہ کے تقرب کی طلب میں اپنے آپ کو بالکل اللہ تعالیٰ کی عبادت کے پورے دینا ہے اور نفس کو اس دنیا کے مشغول سے دور رکھنا ہے جو اللہ کے اس تقرب سے مانع ہے جسے بندہ صعب کرتا ہے اور اس میں مختلف اپنے پورے اوقات میں حقیقتاً حکماً نماز میں مصروف رہتا ہے، اس لئے کہ اعتکاف کی مشرعییت کا اصل مقصد نماز باجماعت کا انتظار کرنا ہے اور مختلف اپنے آپ کو ان

(۱) حدیث: "کت أجاور هذه العشر .." کی روایت بخاری (فتح الباری ۵۹۴ طبع انتقیری) اور مسلم (۸۲۳ طبع مبنی النسخی) نے حضرت ابو سعید

حدیث سے مرفوعاً کی ہے

(۲) ائمہ دور ۱۳۳۲ طبع دارعاد

(۱) ائمہ دور ۱۳۳۲ طبع دارعاد، ۲۱۲، المصنوع علی مرقی المصنوع ۳۸ طبع لاہور اور آیت سورہ نساء کی ہے ۳۰۔

## اعتکاف ۷-۸

(۱) اے اللہ کے رسول! میں نے یہ نذرمانی ہے کہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کروں تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی نذر پوری کرو۔

### اعتکاف کے اقسام:

۱۔ جمہور کے نزدیک اعتکاف کی دو قسمیں ہیں: جب واجب و مستحب۔ اور حسیہ نے مسنون کا اضافہ کیا ہے (۲)۔

### الف- مستحب اعتکاف:

وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے نفل اعتکاف کی نیت کرے اور اس کی کم سے کم مقدار فقہاء کے اختلاف کے لحاظ سے ایک لحظہ یا ایک لمحہ، یا ایک دن یا ایک دن اور ایک رات ہے اور وہ ہر وقت سنت ہے اور سنت یہ ہے کہ ایک دن اور رات سے کم نہ ہو۔

### ب- واجب اعتکاف:

۸- جمہور کے نزدیک اعتکاف صرف نذر کی وجہ سے واجب ہوتا ہے۔ نذر خود مطلق ہو یا غیر مطلق، اور مالکیہ کے نزدیک مسنون اعتکاف شروع کرنے سے (واجب ہو جاتا ہے) اور حنفیہ کے نزدیک قول خارج کے مقابلہ میں قول مرجوح کی رو سے (واجب ہو جاتا ہے)، اس کی تفصیل (نذر: ۳) میں آئے گی۔

اور کیا نذر کا تلفظ شرط ہے یا دل سے نیت کرنا کافی ہے؟ تمام لوگوں نے صراحت کی ہے کہ نیت کا تلفظ کرنے سے اعتکاف واجب ہوتا ہے، دل کی نیت کافی نہیں ہے (۲)۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۲۲ طبع اعلیٰ۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۲۱، کتاب الفتن ج ۲ ص ۶۰، روضہ ص ۹۵، شرح الکبیر ص ۵۱، الفروع ص ۶۲، الفروع ج ۲ ص ۲۲۲، منیٰ لکھاج ص ۵۵۔

پ ﷺ کے بعد اعتکاف نہ رہا ہے۔

اور اعتکاف کا، جب نہ ہوا اس لئے ہے کہ نبی ﷺ کے تمام اصحاب نے اعتکاف کا التزام نہیں کیا ہے اگرچہ بہت سے صحابہ سے اس کا صحیح طور پر ثابت ہے۔

دینار یہ کہ نبی ﷺ نے اپنے اصحاب کو اعتکاف کا حکم نہیں دیا۔ مگر کوجنبوں نے اس کا ارادہ کیا، اس لئے کہ نبی ﷺ کا قول ہے: "من كان اعتكف معي، فليعتكف العشر الاواخر" (۱) (جن لوگوں نے میرے ساتھ اعتکاف کیا تھا انہیں چارے کہ وہ عشرہ کا اعتکاف کریں) یعنی ماہ رمضان کے عشرہ کا اور عشرہ جب ہوتا تو آپ اسے ارادہ کے ساتھ معتق نہ فرماتے۔

اور نذر کی وجہ سے اعتکاف لازم ہو جاتا ہے، اس لئے کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: "من نذر ان يطيع الله فليطعه" (۲) (جو شخص اللہ کی اطاعت کی نذر مانے اسے چاہئے کہ اس کی اطاعت کرے)۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا: یا رسول اللہ! اسی بدعت میں اعتکاف لیلۃ فی المسجد الحرام فقال النبی ﷺ: "لوف بطلوک" (۳)

(۱) حدیث: "من كان اعتكف معي... کی روایت بخاری (فتح الباری ص ۲۷۱ طبع استغفر) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: "من نذر ان يطيع الله... کی روایت بخاری (فتح الباری ص ۵۸۱ طبع استغفر) نے حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔

(۳) ابھی ص ۱۸۳ طبع المریضہ المرویہ ص ۸۹، فیصل علی شرح المسیح ص ۵۵، کتاب الفتن ج ۲ ص ۲۲۸، الفتاویٰ الهندیہ ص ۲۱۱، البدلی ص ۵۳، اور حدیث: "لوف بطلوک" کی روایت بخاری (فتح الباری ص ۲۷۱ طبع استغفر) نے کی ہے۔

۱. عکاف ۹-۱۳

ج- مسنون عتکاف:

۹۔ حنفیہ نے عتکاف کی تیسری قسم کا اضافہ کیا ہے، اور وہ اس کو سنت مؤکدہ کہتے ہیں، یعنی دو رمضان کے آخری عشرہ میں مختلف سنت کندیہ ہے۔ لہذا بعض مسلمان مختلف عتکاف ریس باقی لوگوں سے مطابقت رکھتے ہوئے گا، اور وہ بغیر کسی حذر کے مسلسل اس کے ترک کی وجہ سے گنہگار نہ ہوں گے اور اگر وہ سنت عین ہوتا تو سنت مؤکدہ کے چھوڑنے کا گناہ ان کو ہوتا جو ترک واجب کے گناہ سے کم ہوتا (۱)۔

عتکاف کے ارکان:

۱۰۔ جمہور کے نزدیک اعتکاف کے ارکان چار ہیں یعنی مختلف، نیت، جائے اعتکاف اور مسجد میں ٹھہرنا۔ اور حسبِ کتاب سب یہ ہے کہ اعتکاف کا رکن صرف مسجد میں ٹھہرنا ہے اور باقی شرائط اور اطراف ہیں، ارکان نہیں ہیں، اور مالک نے ایک دوسرے رکن کا اضافہ کیا ہے اور وہ روزہ ہے (۲)۔

مختلف (عتق کرنے والا):

۱۱- فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ مرد و عورت اور مہی میز (باشعور بچہ) کا اعتکاف صحیح ہے۔ انہوں نے واجب اور مستحب اعتکاف کے لئے ورنہ ذیل شرطیں لگائی ہیں:

( ) سہم: لہذا کانز کا عکاف صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ وہ عہدت کا اہل نہیں ہے۔

(۴) عقل۔

(۲) تیز شعور، بلند معنوں، ہوش، بے ہوش اور غیر متوجہ کا

( ) حاشیہ میں طلبہ میں ۲۲۲ طبع کنندگان۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۲/۱۲۸-۱۲۹ طبع بلاق، ارومہ ۹۱/۲ مہ کثاف  
القناع ۲/۳۳۷ حاشیہ الصدوق علی شرح الی الحسن ۱۰۹/۳

احکام صحیح نہیں ہوگا اس لئے کہ اس کی نیت نہیں ہوتی، اور احکام میں نیت واجب ہے۔

”وہ دیکھو بھائی! وہ بے شعور ہے اس کا اعتکاف صحیح ہے، اس سے کہ دو حیات کا اہل ہے جیسا کہ اس کا نقل روزِ صحیح ہے۔“

(۴) نینس بناس سے پاک ہونا، لہذا حیض و نفاس والی عورت کا اعتکاف صحیح نہیں ہے۔ اس لئے کہ ان دنوں کا مسجد میں داخل ہونا ممنوع ہے، اور اعتکاف تو مسجد ہی میں صحیح ہوتا ہے۔

(۵) جنابت سے پاک ہوا، لہذا جنبی کا احکاف مستح نہیں ہے، اس لئے کہ اس کا مسجد میں تہہ نامنوت ہے (۱)۔

عورت کا حجاب:

۱۲- مذکور بالا شرط کے ساتھ عورت کا عتکاف بذاتِ حق فقہاً صحیح ہے۔  
 امر ثانی شد و عورت کے لئے یہ بھی شرط ہے کہ اس کا شوہر سے  
 اجازت ہے، اس لئے کہ اس کے سے شوہر کی اجازت کے بغیر  
 اعتکاف کرنا مناسب نہیں ہے، (یعنی شوہر کی اجازت کے بغیر  
 اعتکاف صحیح ہو گا مگر اس کے حقوق ضائع کرنے کا نادم ہو گا) پس اگر  
 شوہر اسے واجب یا نفل اعتکاف کی اجازت دے دے تو پھر اس کے  
 لئے اس سے وہی کرنا مناسب نہیں ہے، مگر اگر اس کا شوہر اسے  
 اجازت دینے کے بعد روکے تو اس کا روکنا صحیح نہیں ہے، یہ حنفیہ کا  
 قول ہے (۲)۔

اور مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ شوہر کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اپنی بیوی کو  
مذروالے اعتکاف کی اجازت دینے کے بعد اس سے روکے، خواہ

(۱) قبل المذہب، ۲۸۳ طبع اصلاح المصنف، ۱۲۵۷ھ طبع، دارالحدیث،

جرائع المصنّاع ۱۰۸، کثافات القناع ۳۲ و ۳۳ طبع العصر الحديث، لہذا:  
الکتاب ۵۴ ص

(۲) حشر ابن ماجہ ج ۳ / ۴۴۱

## اعتکاف ۱۲

اس نے عبادت شروع کر دی ہو یا نہیں، مگر جب تک نذر مطلق ہو، ای خاص یوم کی قید نہ ہو تو اس صورت میں شوم کو یہ حق ہے کہ وہ اپنی بیوی کو اعتکاف سے رہ کے خود وہ اعتکاف میں داخل ہوئی ہو، اور اس صورت میں تو ہر جہاں سے رہ کے کا حق ہے سب کہ بیوی نے اس کی جارت کے بغیر نذر مطلق نہ ہو متعین ہو یا یہ متعین۔

یہاں شوم نے نذر کے بغیر سے اعتکاف کی اجازت دے دی تو اگر اس نے اعتکاف شروع کر دیا تو وہ اس سے تم نہیں کرے گا، اور اگر بھی شروع نہیں کیا ہے تو وہ اس کو منع کر سکتا ہے<sup>(۱)</sup>۔

اور حنفی کے نزدیک عورت کے لئے اعتکاف مکروہ تنزیہی ہے، اور سے انہوں نے عورت کی جماعتوں میں حاضر ہونے کی ظہور اور یا ہے<sup>(۲)</sup>۔

اور ثانیہ فرماتے ہیں کہ میں عورت کا اعتکاف اس کے شوم کی جارت کے بغیر درست نہیں، اس لئے کہ بیوی سے جنسی تسکین حاصل کرنا شوم کا حق ہے، اور اس کا حق فوری ہے، بخلاف اعتکاف کے۔ ہاں اگر بیوی اپنے شوم پر کسی منفعت کو فوت نہ کرے مثلاً وہ اس کی جارت سے مسجد میں داخل ہو اور اعتکاف کی نیت کر لے تو جائز ہے۔

اور ان کے نزدیک حسین اور خوبصورت عورت کا اعتکاف مکروہ ہے جس طرح جماعت کی نماز کے لئے اس کا اعتکاف مکروہ ہے۔

ارشاد کو مسنون اعتکاف سے اپنی بیوی کو نکالنے کا حق ہے، جو وہ اعتکاف اس کی جارت سے ہو یا بغیر اجازت اور بیہوشی ضعیفی نے ورنہ ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے: "لا تصوم المرأة وزوجها شاهد یوماً من غیر رمضان الا یاذنہ" (عورت اس

حال میں جب کہ اس کا شوم موجود ہو اس کی اجازت کے بغیر رمضان کے علاوہ ایک دن کا بھی روزہ نہ رکھے)، اور انہوں نے فرمایا کہ اعتکاف کا نذر مطلق اور یا ہے<sup>(۱)</sup>۔

ان طرح شوم کے لئے بیوی کو نذر دے لے اعتکاف سے نکالنا جائز ہے، والا یہ کہ اس نے اس سے اعتکاف کی اجازت دی ہو اور اس نے اعتکاف شروع کر دیا ہو، خود اعتکاف کا زمانہ متعین ہو یا نہ ہو یا نہ ہو، یا جب اجازت یا شروع کرنا متعین اعتکاف کے زمانے میں ہو یا اس سے صرف شروع کرنے کی اجازت دی ہو، اور اعتکاف مسلسل ہو اور یہ شوم کی برادر راست یا بالواسطہ شروع کرنے کی اجازت سے ہو، اس لئے کہ نہ زمین کی اجازت دینا اس کے شروع کرنے کی اجازت دینا ہے، اور زمین کو موقوف کرنا جائز نہیں، اور مسلسل (اعتکاف) سے نکالنا جائز نہیں، اس لئے کہ اس میں واجب عبادت کو بدلہ دینا باطل کرنا ہے<sup>(۲)</sup>، اور مذکور بالا مسائل میں متبادلہ کا مذہب ثانیہ کی طرح ہے، البتہ خوبصورت عورت کے اعتکاف کے مسئلہ میں انہوں نے نہیں کہا ہے کہ مکروہ ہے<sup>(۳)</sup>۔

اور عورت جب اعتکاف کرے تو اس کے سے تحجب یہ ہے کہ وہ خیرہ، نیمہ و کے و ریحہ پر وہ کرے، اس سے کہ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت ربابہ نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایسا کیا تھا اور وہ اپنا خیرہ لہجہ صہب کرے، جہاں مرد نماز نہ

(۱) کتاب النکاح ۳۲۹-۳۵۰ طبع المصاحف وروایہ: "لا تصوم المرأة وزوجها شاهد" کی روایت ترمذی نے لفظ کے ساتھ حضرت ابوہریرہ سے مرفوعاً کی ہے، اور کہا کہ حضرت ابوہریرہ کی حدیث صحیح ہے اور اس کی اصل صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ سے ورنہ ذیل لفظ سے ساتھ ہے "لا تصوم المرأة وبطلها شاهد بلا یاذنہ" (تحتہ الاحواز ۳۵۹-۳۶۰ طبع صحیح مسلم ۱۱۷۷ طبع مکتبہ مدنی)۔

(۲) مفتی محمد امجد علی صاحب دہلوی، اسکی الطالب ۳۶۱ ص ۳۶۱۔

(۳) کتاب النکاح ۳۲۹-۳۵۰۔

(۱) المدنی ۵۳۵ ص ۵۳۵۔

(۲) المدنی علی مرقاۃ المصلح ۳۸۲ ص ۳۸۲۔

## اعتکاف ۱۳-۱۴

پڑھتے ہوں، اس لئے کہ یہ اس کے تحفظ کے لئے (مردوں سے) زیادہ مناسب ہے۔ ابو داؤد، امام احمد سے ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ عورتیں مسجد میں اعتکاف کریں اور ان کے لئے اس میں نیچے گائے جائیں گے<sup>(۱)</sup>۔

اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ مرد بھی پڑھیں، اس لئے کہ آپ ﷺ نے یہ بیان کیا ہے اور اس لئے بھی کہ یہ ان کے عمل کو زیادہ محنتی رکھنے والا ہے اور اللہ بیم نے نقل کیا ہے کہ مرد ایسا نہیں کریں گے لایہ تحت ٹھنڈک ہو<sup>(۲)</sup>۔

### اعتکاف میں نیت:

۱۳- مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کے نزدیک نیت اعتکاف حاکم ہے۔ اور حنبلیہ کے نزدیک اس کی ایک شرط ہے، اور یہ اس لئے کہ اعتکاف عبادت مقصودہ ہے، لہذا اس میں نیت واجب ہوئی، اس لئے کوئی اعتکاف نیت کے بغیر صحیح نہ ہوگا، خواہ مسنون ہو یا واجب، اسی طرح اعتکاف میں نذر اور نفل کی نیت کے درمیان فرق کرنا نہ ضروری ہے تاکہ نذر سنت سے ممتاز ہو سکے<sup>(۳)</sup>۔

اور جب اعتکاف مسنون کی نیت کرے پھر مسجد سے نکل جائے تو کیا پھر دوبارہ لوٹے وقت تجدید نیت کی ضرورت ہوگی؟

حنفیہ کا ظہر مذہب اور شافعیہ اور حنبلیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر اعتکاف مسنون سے نکل جائے تو اس کا اعتکاف ختم ہو جائے گا اور اگر دوبارہ لوٹ کر آئے تو پھر دوسرے مستحب اعتکاف کی نیت سے نیت کرنا ضروری ہے، اس لئے کہ مسجد سے نکلنا مستحب اعتکاف

کو مکمل کرنے والا ہے، اس کو باطل کرنے والا نہیں ہے۔

اور مالکیہ کا مذہب اور حنفیہ کا ظہر کے مقابلہ میں دوسرا قول یہ ہے کہ جب وہ مستحب اعتکاف کی نیت کرے تو اس کے جائے اعتکاف میں داخل ہونے سے اس پر لازم ہو جائے گا، خواہ وہ تھوڑی مدت کے لئے ہو یا زیادہ مدت کے لئے، اس لئے کہ نفل کو شروع کرنے کے بعد اسے مکمل کرنا لازم ہو جاتا ہے اور اگر وہ پٹن جائے اعتکاف میں داخل نہ ہوا تو شخص نیت سے وہ اس پر لازم نہ ہوگا۔

۱۴- اگر مرد، نفل ہو پھر تو اس پر قن لایم ہوئی، اگرچہ اس نے عدم قننا کی شرط لگائی ہو، اور حنفیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کا ظہر مذہب یہ ہے کہ اس پر اسے مکمل کرنا لازم نہیں ہے اور نہ اس پر قن لازم ہے<sup>(۱)</sup>۔

### اعتکاف کی جگہ:

الف سرد کے لئے اعتکاف کی جگہ:

۱۴- فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مرد اور عورت کا اعتکاف صرف مسجد میں صحیح ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: **وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ**<sup>(۲)</sup> (جب کہ تم مسجدوں میں مختلف ہو) اور اس لئے بھی کہ آپ ﷺ نے صرف مسجد میں اعتکاف کیا ہے۔

۱۵- فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ تینوں مساجد (مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ) دوسری مساجد کے مقابلہ میں افضل ہیں اور مسجد حرام سب سے افضل ہے، پھر مسجد نبوی، پھر مسجد اقصیٰ۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶ طبع تونس، اشراج الکبیر مع حاشیہ الدہلوی ج ۱ ص ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸

## اعتکاف ۱۵

میں ہو مقیم رہے اور جس وقت دو مختلف نہیں ہے اس میں جماعت کا کام نہ لیا جانا مضرت نہیں ہے اور اس سے عورت، معذور، اور بچہ نکل گئے، اور ان طرح دو شخص جو کسی ایسی ہستی میں ہو جس میں اس کے علاوہ کوئی اور نماز نہیں پڑھتا، اس لئے کہ ممنوع، واجب جماعت کو چھوڑنا ہے اور وہ (جماعت) یہاں نہیں پائی جا رہی ہے۔<sup>(۱)</sup>

» راجحاً اور ثانیہ کا مذہب یہ ہے کہ اعتکاف جس مسجد میں بھی ہو صحیح ہے۔<sup>(۲)</sup>

### ب- عورت کے اعتکاف کی جگہ:

۱۵- عورت کے اعتکاف کی جگہ کے سلسلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے، جمہور کا مذہب اور امام شافعی کا قول حدیث یہ ہے کہ عورت مرد کی طرح ہے، اس کا اعتکاف بھی صرف مسجد میں صحیح ہے، اور اس بنیاد پر اس کا اعتکاف اپنے گھر کی مسجد میں صحیح میں ہے، اس سے کہ حضرت ابن عباسؓ کے بارے میں آتا ہے کہ اس سے اس عورت کے بارے میں دریافت کیا گیا جس نے اپنے ”پرہیزگار ریا تھا“ (یعنی نہ رمانی تھی) کہ وہ اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کرے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بدعت ہے، واللہ کے نزدیک سب سے ماہر یہ عمل بدعت ہے۔<sup>(۳)</sup> لہذا اعتکاف صرف اس مسجد میں جائز ہے جس میں نماز قائم کی جاتی ہو اور دوسری جگہ یہ ہے کہ گھر کی مسجد نہ حقیقتاً مسجد ہے، نہ مسجد کے حکم میں ہے، اس لئے اس کا تبدیل کرنا اور جنبی کا اس میں سونا جائز ہے، اسی طرح اگر

» فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ جامع مسجد میں اعتکاف صحیح ہے اور وہ تیوں مسجدوں کے بعد دوسری مسجد سے بہتر ہے، اور اگر اس نے تنہا مدت کے اعتکاف کی نذر مانی جس میں جمعہ کی نماز پڑھتی ہے تو جامع مسجد میں اعتکاف کرنا واجب ہوگا تاکہ اسے جمعہ کی نماز کے وقت نکلنے کی ضرورت پیش نہ آئے، والا یہ کہ ثانیہ کے نزدیک وہ اس کے لئے نکلنے کی شرط کا دے۔<sup>(۱)</sup>

پھر دوسری ان مسجدوں کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے جن میں اعتکاف صحیح ہے تو حصہ در حوالہ کا مذہب یہ ہے کہ اعتکاف صرف جماعت والی مسجد میں صحیح ہے، اور امام ابو حنیفہ سے یہ مروی ہے کہ اعتکاف صرف اس مسجد میں صحیح ہے جس میں پانچوں نمازیں جماعت سے پڑھی جاتی ہوں، اس لئے کہ اعتکاف نماز کے انتظار والی عبادت ہے، لہذا اسے ایسی جگہ کے ساتھ خاص کیا جائے گا جس میں نماز پڑھی جاتی ہو، ورنہ حضرات نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔

اور امام ابو یوسف اور امام محمد نے فرمایا کہ ہر مسجد میں صحیح ہے، اور سروجی نے اسے صحیح قرار دیا ہے، اور امام ابو یوسف سے یہ مروی ہے کہ انہوں نے واجب اعتکاف اور مستنون اعتکاف کے درمیان فرق کیا ہے، پس انہوں نے واجب اعتکاف کے لئے جماعت والی مسجد کو ضروری قرار دیا ہے، اور راجحاً اعتکاف تو وہ جس مسجد میں بھی ہو صحیح ہے۔

» راجح جماعت کی مسجد سے وہ مسجد مراد لیتے ہیں جس میں امام اور مؤمن ہوں، خواہ اس میں پانچوں نمازیں ادا کی جاتی ہوں یا نہیں۔

» در حوالہ نے مسجد میں اعتکاف کے صحیح ہونے کے لئے یہ شرط لگائی ہے کہ جماعت اس اعتکاف کے زمانے میں ادا کی جائے جس

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۳ طبع کلن، حاشیہ العبدی مع شرح ابی الحسن ج ۱ ص ۸۳ طبع ۱۳۵۰ھ، کتاب الفقہ ج ۲ ص ۳۵-۳۵۳ مروضہ ج ۳ ص ۹۸

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۳ طبع برواق، کتاب الفقہ ج ۲ ص ۵۱

(۲) حاشیہ العبدی مع شرح ابی الحسن ج ۱ ص ۱۰۸ طبع ۱۳۵۰ھ، مفتی الکتاب ج ۲ ص ۵۰

(۳) حضرت ابن عباسؓ کے اس اثر کی روایت بخاری نے درج کی، لفظ کے ساتھ کہ ہے ”این بعض الأمور إلى الله البدع وإن من البدع الاعتكاف في المساجد التي في الدور“ (اللہ کو سب سے زیادہ پسندیدہ چیز بدعت ہے)

## اعتکاف ۱۶

ہے<sup>(۱)</sup>، اور فقہاء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ ٹھہرنے کی کم سے کم مقدار جو مسنون اعتکاف میں کافی ہے یا ہے؟ تو حنفی کا مذہب یہ ہے کہ اس کی کم سے کم مقدار امام محمد کے نزدیک دس رات کی ایک ساعت ہے<sup>(۲)</sup>، (یعنی تھوڑی سی) اور امام ابوحنیفہ کی ظاہر روایت یہی ہے، اس لئے کہ نفل کی بنیاد چشم پوشی پر ہوتی ہے، اور یہی مستحب قول ہے۔

اور حنبلیہ کا مذہب بھی یہی ہے، بلا نسیان میں اس کا قول ہے کہ اعتکاف کی کم سے کم مقدار جب کہ نفل ہو یا نذر مطلق ہو، وہ ہے جس میں اسے مختلف اور ٹھہرنے والا کہا جاسکے، فروع میں انہوں نے فرمایا کہ اس کا ظاہر یہ ہے کہ اگرچہ ایک لحظہ کے لئے ہو اور مذہب وہ ہے جو پرگنہ دار۔

اور اس کے نزدیک مستحب یہ ہے کہ اعتکاف ایک دن و رات سے کم نہ ہو، تاکہ ان لوگوں کے اختلاف سے بچا جاسکے جو یہ کہتے ہیں کہ اعتکاف کی کم سے کم مقدار ایک دن و رات ہے۔ اور مسجد میں ٹھہرنے کی کم سے کم مقدار میں مالکیہ کا اختلاف ہے۔ ان میں سے بعض حضرات کا مذہب یہ ہے کہ وہ ایک دن و رات ہے۔ اس وقت کو مستثنیٰ کر کے جس میں چوٹاب، پانا، غصو، وغسل (جیسی ضروریات کی تکمیل) کے لئے جانا پر متعین، اور لارم ہے، اور دن کی رات سے مراد دورات ہے جو دن سے پہلے ہے۔

اور امام شافعی کا مذہب یہ ہے کہ اس کی کم سے کم مقدار ایک دن سے زیادہ ہے جب کہ اس کا اعتکاف میں داخل ہوا فجر کے ساتھ ہو، اس اعتبار سے کہ دن کا دل حصہ فجر ہے۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۱۲، اروضہ ص ۲۹، ج ۱ ص ۵۲۸، کتاب القناع ص ۲۳۷۔  
(۲) فقہاء کے عرف میں ساعت دس یا ساڑھ چوبیس گھنٹہ یا گھنٹہ نہیں، حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۱۲، اروضہ ص ۲۹، ج ۱ ص ۵۲۸، کتاب القناع ص ۲۳۷۔

یہ جائز ہوتا تو اہل بیت رضی اللہ عنہم بیان جواز کے لئے خواہ ایک ہی مرتبہ صحیح ایسا ضرور کرتیں۔

امام شافعی کا قدیم مذہب یہ ہے کہ عورت کا اعتکاف اس کے گھر کی مسجد میں صحیح ہے، اس لئے کہ وہ اس کی نماز کی جگہ ہے۔

نوی فرماتے ہیں کہ قاضی ابو الفتح اور ایک جماعت نے اس قول قدیم پر تکیہ کیا ہے، ورنہ ہے کہ اس کے گھر کی مسجد میں اعتکاف جائز نہیں، یہ ایک ہی قول ہے، ورنہ ان لوگوں کی بات کو غلط قرار دیا ہے جو اس کے قائل ہیں کہ اس میں قول میں۔

اور حنفی کا مذہب یہ ہے کہ عورت کا اعتکاف اپنے گھر کی مسجد میں جائز ہے، اس سے کہ وہی اس کی نماز کی جگہ ہے، لہذا اس میں اس کا اتنی رکنا پایا جائے گا اور اگر وہ جماعت کی مسجد میں اعتکاف کر لے تو درست عزیمتی کے ساتھ جائز ہوگا، اور گھر اس کے محلہ کی مسجد سے افضل ہے، اور محلہ کی مسجد اس کے لئے سب سے بہتر کی مسجد سے افضل ہے، اور عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے گھر میں اپنی نماز کی جگہ کے علاوہ کسی دوسری جگہ اعتکاف کرے، اور اگر اس کے لئے گھر میں نماز کے لئے کوئی جگہ مقرر نہ ہو تو اس کے لئے اپنے گھر میں اعتکاف کرنا جائز نہیں ہے، اور اس کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے گھر سے اگلے جس میں اس نے وجہ اعتکاف کیا ہے<sup>(۱)</sup>۔

مسجد میں ٹھہرنا:

۱۶۔ مسجد میں ٹھہرنا تمام فقہاء کے نزدیک اعتکاف کا رکن

اور بدعتوں میں سے یہ بھی ہے کہ ایسی مسجد میں اعتکاف کیا جائے جو گھر میں

میں ہیں، اگر مسکن الکبریٰ ص ۳۱۹ طبع المبدع۔

(۲) تمیز الحقائق ص ۵۰ حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۱۲ طبع بلاق حاشیہ

الحدود ص ۲۰، لکھنؤ ص ۸۳، مفتی الحاج احمد اروضہ ص ۲۹، ج ۱ ص ۵۲۸، کتاب القناع ص ۲۳۷۔





## اعتکاف ۱۸

ہے اس اعتکاف کے صحیح ہونے سے یہ لازم آتا ہے کہ (اعتکاف میں) روزہ طہیز ہے، اور انہوں نے حضرت عمرؓ کی حدیث سے بھی استدلال کیا ہے کہ انہوں نے یک رات کے اعتکاف کی نذرمانی تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ”اوف بسدرک“ (تم پٹی نذر پوری کرو)۔

نذر والے اعتکاف کے لئے روزہ کی نیت:

۱۸- حنفیہ اور مالکیہ کے درمیان اعتکاف کے ساتھ واجب روزہ کے بارے میں اختلاف ہے، جس حنفیہ کا مسلک یہ ہے کہ واجب اعتکاف واجب روزہ کے بغیر صحیح نہیں ہے، ورنہ روزہ کے ساتھ صحیح نہیں ہے، جس اُمری نے ماہِ رمضان کے اعتکاف کی نذرمانی تو وہ اس پر لازم ہو جائے گا اور رمضان کا روزہ اعتکاف کے روزہ کی طرف سے کافی ہو جائے گا، لہذا اگر اس نے رمضان میں اعتکاف نہیں کیا تو وہ اس کے علاوہ کسی دوسرے مہینے میں مسلسل اس کی قضا کرے گا، اس لئے کہ اس نے متعین مہینے میں اعتکاف کا التزام کیا ہے ورنہ اس سے فوت ہو گیا، لہذا وہ مقصود روزے کے ساتھ مسلسل اس کی قضا کرے گا اور دوسرے رمضان میں جائز ہوگا ورنہ کسی دوسرے واجب میں جائز ہوگا، البتہ پہلے رمضان کی قضا کے یام میں اعتکاف کرے گا ورنہ ہوگا، اس لئے کہ وہ پہلے رمضان کا ظیفہ ہے۔

اس لئے اگر اس نے نفل روزہ رکھا پھر اس دن کے اعتکاف کی نذرمانی تو اعتکاف صحیح نہ ہوگا، اس لئے کہ یہ اعتکاف پورے دن کا احاطہ نہیں کرے گا۔

اس کی مثال یہ ہے کہ اگر کسی نے نفل روزہ رکھتے ہوئے صبح کی پورہ نیت کے بغیر صبح کی، پھر کہا کہ اللہ کے سے مجھ پر ضروری ہے

(۱) حدیث: ”اوف بسدرک“ کی تخریج (نقحرہ سر: ۶) میں کہہ چکی۔

جو امام ابوحنیفہ کا قول منقول ہے کہ اعتکاف کے ساتھ مطلقاً روزہ واجب ہے، وہ مذہب (حنفی) کا معتقد قول نہیں ہے جیسا کہ اندر المختار و حاشیہ ابن عابدین اور فتاویٰ مدنیہ وغیرہ میں ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مستحب اعتکاف میں روزہ شرط نہیں ہے جیسا کہ ظاہر روایت میں امام ابوحنیفہ سے مروی ہے، یہی قول امام ابو یوسف اور امام محمد کا ہے (۱)۔

ب- دوسرا قول: اعتکاف کے ساتھ روزہ رکھنا افضل ہے۔ شافعیہ اور حنبلیہ کا مذہب ہے کہ اعتکاف کے لئے روزہ مطلقاً شرط نہیں ہے، خواہ اعتکاف واجب ہو یا مستحب، جس ان کے روزہ ایک روزہ اعتکاف کے لئے نہ شرط ہے نہ رکن۔ حسن بھری، ج ۱، ص ۱۰۰ اور ابن الجوزی راہی کے قائل ہیں۔ حضرت علی اور ابن مسعود سے یہی مروی ہے البتہ انہوں نے یہ صراحت کی ہے کہ روزہ کے ساتھ اعتکاف بغیر روزہ کے اعتکاف سے افضل ہے، پس اگر مرد کی حالت میں اعتکاف شروع کرے پھر بغیر کسی عذر کے جان بوجھ کر روزہ توڑ دے تو اس کا اعتکاف باطل نہ ہوگا اور نہ اس پر کچھ واجب ہوگا اس سے کہ اس کا اعتکاف روزہ کے بغیر صحیح ہے، اور اسوں نے اپنے مذہب پر حضرت عائشہؓ کی حدیث سے استدلال کیا ہے: ”ان السببی ﷺ اعتکف العشر الاول من شوال“ (۲) کہ نبی ﷺ نے شوال کے پہلے عشرہ کا اعتکاف فرمایا۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے اور اس میں عید کے دن کا اعتکاف بھی شامل

= دارقطنی نے کہا کہ ابن ماجہ نے اسے عمرو سے نقل کیا ہے ورنہ حدیث میں ضعیف ہیں۔ اسی طرح حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں نہیں ضعیف قرار دیا ہے (معجم المعبود ۳/۳۱۱ طبع المکتبۃ السنن الدار قطنی ۲۰۰۲ طبع شریکۃ المطابع الحدیثہ فتح الباری ۳/۲۷۳ طبع استیعاب)۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ۳/۲۲۲-۲۲۳ حدیث لفظ ۳/۱۰۵، تہذیب الہدیہ ۱/۲۱۱، المجموع ۸/۵۸۵ شرح الکبیر مع حاشیہ الدبوتی ۱/۵۳۲۔

(۲) حدیث: ”ان سببی اعتکف العشر الاول“ کی روایت مسلم ۸۳۱/۳ طبع مسکن (مسکن) نے کی ہے۔

## اعتکاف ۱۹-۲۱

نذر مانے تو اس صورت میں تمام نذر کے نزدیک اس پر مسلسل اعتکاف لازم ہوگا<sup>(۱)</sup>، اور اگر وہ اسے فاسد کر دے تو تسلسل کے تحت ہو جانے کی وجہ سے اس پر نذر اعتکاف نہ ہوگا۔

ب۔ نذر مطلق اور مقرر مدت:

۲۱۔ اس کی صورت یہ ہے کہ ایک دن یا غیر مسلسل چند ایام کے اعتکاف کی نذر مانے، پس اگر کسی نے غیر مسلسل چند ایام کے اعتکاف کی نیت کی تو تنفیہ کے نزدیک تسلسل کے ساتھ اس دنوں کا اعتکاف اس پر لازم ہوگا، اور صاحب المصنوع نے اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ بندے کے واجب کرنے کا اعتبار اللہ تعالیٰ کے واجب کرنے سے ہے، اور جسے اللہ تعالیٰ نے تسلسل کے ساتھ واجب کیا ہے اس میں کوئی ایک دن افطار کر لے تو نئے سرے سے رکھنا اس پر واجب ہوگا مثلاً کفارہ ظہار اور کفارہ قتل کا روزہ اور اعتکاف میں اطلاق تسلسل کی صراحت کی طرح ہے بخلاف اس صورت کے جب روزہ کی نذر مطلق مانے (کہ اس میں تسلسل واجب نہیں ہے) اور ان دنوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ اعتکاف پورے رات دن جاری رہتا ہے، اس لئے اس کے دن متصل ہوئے، جس کے دن جو ایام متصل ہوں صراحت کے بغیر اس کی تفریق جاری نہیں بخلاف روزے کے کہ دو رات میں نہیں پایا جاتا ہے، لہذا وہ الگ الگ ہوگا اور جو چیز بذات خود الگ الگ ہو اس میں صراحت کے بغیر تسلسل واجب نہیں ہوگا، مالکیہ کے نزدیک بھی یہی حکم ہے پس اگر الگ الگ صورت میں اس کی نذر مانی تو الگ الگ طور پر واجب ہوگا، اس پر تسلسل واجب نہ ہوگا۔

رہے شافعیہ تو ان کے نزدیک نذر مطلق میں تسلسل لازم نہیں

کہ میں اس دن کا اعتکاف کروں تو یہ اعتکاف صحیح نہ ہوگا، اگرچہ یہ ایسے وقت میں ہے جس میں روزہ کی نیت صحیح ہے، اس لئے کہ نہ اس اعتکاف سے پورے دن کا حاطہ ہوگا اور نہ واجب روزہ کے درمیان دن کا حاطہ ہوگا۔

اور امام ابو یوسف کے نزدیک اعتکاف کی کم سے کم مقدار دن کا ٹکڑا حصہ ہے، پس اگر اس نے نصف النہار سے قبل یہ کیا تو اس پر لازم ہو جائے گا، اور اگر وہ اس دن کا اعتکاف نہیں کرے گا تو اس کی قضا کرے گا<sup>(۲)</sup>۔

اور مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ اعتکاف کی وجہ واجب، مسنون، دنوں میں جس روزہ کے ساتھ بھی ہوں صحیح ہیں، تو اس لئے اسے کسی زمانہ مثلاً رمضان کے ساتھ یا کسی سبب مثلاً کفارہ اور روزہ کے ساتھ مقید نہ ہو پھر مطلق رکھا ہو مثلاً غل، لہذا غیر روزہ اور کا اعتکاف صحیح نہ ہوگا، خود یہ افہام رکھی عذر کی بنا پر ہو، پس جو شخص روزہ نہ رکھ سکتا ہو اس کا اعتکاف صحیح نہیں<sup>(۳)</sup>۔

اعتکاف کی نذر:

۱۹۔ اگر کوئی شخص اعتکاف کی نذر مانے تو اس پر اس کی ادائیگی لازم ہوگی، خود اگر نذر نائذہ ہونے والی نذر ہو یا کسی کام کے ہونے پر مطلق، اور اس کی دو قسمیں ہیں: مسلسل، اور غیر مسلسل، یا متعین مدت کی نذر مانی ہو۔

نک۔ نذر مسلسل:

۲۰۔ اگر یہ مسلسل دنوں کی نذر مانے یا مسلسل ایک مہینے کی

(۱) حاشیہ ابن عابد ج ۳ ص ۱۲۰-۱۲۱ طبع بلاق، مکتبۃ المدینہ ۲۰۱۱ء۔

(۲) شرح الکبیر مع حاشیہ الدرر ج ۱ ص ۵۳۲۔

(۱) کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۸۲ مکتبۃ المدینہ ۲۰۱۱ء۔

## اعتکاف ۲۲

» و ثانیہ » و حنبلیہ کے نزدیک اگر ایک دن کی نذر مانی تو اس میں تفریق جائز نہیں۔

اور اگر سچ دن میں ایک دن کے اعتکاف کی نذر مانی تو اس پر اس وقت سے لے کر اگلے دن کے اس وقت تک کا اعتکاف اس پر لازم ہوگا تاکہ اس وقت سے ایک دن کا گذرنا متحقق ہو جائے لیکن دن کے اعتکاف کی نذر سے اس پر رات کا اعتکاف لازم نہ ہوگا، اس لئے کہ ان دونوں (ثانیہ، حنبلیہ) کے نزدیک رات یوم میں داخل نہیں ہے۔

» و ثانیہ نے فرمایا کہ نیت کی وجہ سے رات یوم میں داخل ہو جائے گی (۱)، اور اگر کسی متعین مہینے کے اعتکاف کی نذر مانی اور اسے مطلق رکھا تو اس پر دن اور رات دونوں کا اعتکاف لازم ہوگا، مہینہ خواہ مکمل ہو یا ناقص۔ اور ثانیہ کے نزدیک بغیر کسی اختلاف کے ناقص کافی ہو جائے گا (۲)۔

واجب اعتکاف کے شروع کرنے کا وقت:

۲۲- حنفیہ، ثانیہ اور حنبلیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر ایک دن کے اعتکاف کی نیت کی ہے تو وہ پنی جائے اعتکاف میں فجر سے قبل داخل ہوگا، اور ثانیہ » و حنبلیہ کے نزدیک اگر رات کی نیت کی ہے تو سورج غروب ہونے سے قبل داخل ہوگا، اس سے کہ حنفیہ و مالکیہ کے نزدیک صرف رات کی نذر ماننا صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ رات میں روز نہیں ہے لیکن اگر رات کی نذر مانی خواہ جو بھی رات ہو تو مالکیہ کے نزدیک دن کے ساتھ رات کا اعتکاف لازم ہوگا، اس سے

ہوتا، اہل تسلسل کے بغیر اس کی » نیکی جائز ہے (۱)۔

اس سے اگر مختلف پنی جائے اعتکاف سے نذر مطلق کے یام کے دوران نکل جائے تو اگر لوٹنے کا حزم نہ ہو تو نئے سرے سے اعتکاف کی نیت ضروری ہونے اور دوبارہ نذر کے لئے نکالا ہوا ہی » و حاجت سے، اس سے کہ جو نذر چکا وہ مکمل عبادت ہے اور دہانے اعتکاف کا رد کرتا ہے، اور اگر نکلنے وقت لوٹنے کا حزم ہو تو یہ حزم نیت کے قائم مقام ہوگا۔ یہی صحیح ہے جیسا کہ المجموع میں ہے (۲)۔

لیکن اگر مقررہ مدت کی نیت کی تو حسب » و مالکیہ کے، ایک ہی حکم ہے، اور ثانیہ کے نزدیک اس پر تسلسل لازم نہ ہوگا، لیکن اگر قصد سے حاجت کے علاوہ کسی مرض و رت سے نکالا تو نئے سرے سے نیت کی ضرورت ہوگی۔

و حنبلیہ کے نزدیک اگر اعتکاف کے لئے کوئی مدت متعین کی مثلاً، کوئی خاص مہینہ متعین یا تو اس پر تسلسل لازم ہوگا، اور اگر مطلقاً ایک مہینے کی نذر مانی تو ایک ماہ کا اعتکاف لازم ہوگا، البتہ تسلسل اور عدم تسلسل کے سلسلہ میں اس کے » اقوال ہیں۔ ایک قول حنفیہ کی طرح درودہر قول ثانیہ کی طرح ہے جسے آخری نے اختیار کیا اور ابن شہاب وغیرہ نے اسے صحیح قرار دیا ہے، اور صاحب کشاف اتفاق سے صریحاً کی ہے کہ تسلسل واجب ہے (۳)۔

» و ثانیہ کے نزدیک نذر مطلق میں تسلسل تفریق سے افضل ہے۔

(۱) کشاف القناع ۴۹۲ ص ۳۹۲، بلوغ المصالح ۵۲۲، مفتی المختار ۵۳ ص ۵۳ حاشیہ ابن عابدین ۳۱ ص ۳۱، الفتاویٰ الہندیہ ۲۴۳، مفتی المختار ۵۳ ص ۵۳ حاشیہ المردی مع شرح ابی الحسن ۱۹۹ ص ۱۹۹ حاشیہ ابن عابدین ۳۱ ص ۳۱ طبع بولاق، البحر الرائق ۳۲۹ ص ۳۲۹ طبع اطبیہ۔

(۲) مفتی المختار ۵۳ ص ۵۳، المجموع ۲۸۲، کشاف القناع ۵۵ ص ۵۵

(۳) مفتی المختار ۵۳ ص ۵۳، کشاف القناع ۵۵ ص ۵۵

(۱) حاشیہ لمحل ۳۶۵-۳۶۶ ص ۳۶۵، کشاف القناع ۵۳ ص ۵۳

(۲) المجموع ۱۹۳ ص ۱۹۳، کشاف القناع ۵۳ ص ۵۳

## اعتکاف ۲۳-۲۵

۱۔ اعتکاف میں نماز کی نذر:

۲۳- ثنائیہ کا مذہب یہ ہے کہ جس شخص نے یہ نذر مانی کہ نماز پڑھنے کی حالت میں اعتکاف کرے گا تو نماز اس پر لازم نہ ہوگی۔

» درنابلہ کے نزدیک اس دونوں کو جمع کرنا اس پر لازم ہوگا، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "ليس على المعتكف صيام إلا أن يجعله على نفسه" (۱) (مختلف پر روزے واجب نہیں ہیں الا یہ کہ وہ اس سے اپنے پر لازم کر لے)۔

اور نفی سے استثناء اثبات ہے اور نماز کو روزہ پر قیاس کیا جائے گا اور اس لئے کہ نماز اور روزہ میں سے ہر ایک اعتکاف میں مقصود صفت ہے، لہذا نذر کی وجہ سے لازم ہوگی، لیکن اس پر پورے وقت میں نماز پڑھنا لازم نہ ہوگا بلکہ ایک یا دو رکعت اس کے سے کافی ہو جائے گی، اس لئے کہ اگر نماز کی نذر مانی اور سے مطلق رکھ (۲) (تو ایک دو رکعت کافی ہو جاتی ہے) » رنم نے حنفیہ و مالکیہ کی اس مسئلہ میں کوئی مہارت نہیں دیکھی اور بظاہر جب میں ہے، واللہ اعلم۔

کسی متعین جگہ میں اعتکاف کی نذر:

۲۵- فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ ترتیب مسجد (مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ) میں سے کسی ایک میں اعتکاف کی نذر مانی تو نذر

(۱) حدیث: "ليس على المعتكف صيام إلا أن يجعله على نفسه..." کی روایت حاکم نے حضرت ابن عباس سے مروی ہے اور یہ حدیث صحیح الاسناد ہے اور بخاری و مسلم نے اس کی روایت نہیں کی ہے۔ ورنہ جہاں نے کہا کہ یہ مسلم کی شرط کے مطابق ہے اور جو اس حدیث کے سوا کسی جگہ نہیں ہے اس کی روایت در کتب اور بیہقی نے اسی اسناد سے کی ہے اور ان دونوں نے اس کے سوا قوت ہونے کو راجح قرار دیا ہے (المسودہ ص ۳۹۲) تصحیح کردہ دارالکتب العربیہ، سنن الدارقطنی ص ۱۹۸ طبع شرکت المطابع القیدیہ، السنن الکبریٰ للبیہقی ص ۳۱۹ طبع المکتبۃ الثقلانیہ، الاوطار ص ۲۶۸ طبع المطبعۃ الاحمدیہ (بصرہ)۔

(۲) کتاب الفقہ ص ۳۲۹، مفتی الحاجہ ص ۵۳۔

کہ اعتکاف کی کم سے کم مدت ایک دن ایک رات ہے (۱) اور اگر مسلسل چند ایام کی نذر مانے تو رات دن کے تابع ہوئی مثلاً وہ شخص جس نے ماہ رمضان کے آخری عشرہ کے اعتکاف کی نذر مانی (۲)۔

نذر مانے ہوئے اعتکاف کے ساتھ روزہ کی نذر:

۲۳- یہ بات پختہ نذر چکی کہ حنفیہ و مالکیہ کے نزدیک واجب اور مستنون اعتکاف روزہ کے بغیر صحیح نہیں اور مستحب اعتکاف کے سلسلہ میں ان کا اختلاف ہے۔

اور اعتکاف کے ساتھ روزے کی نذر کے سلسلہ میں ثنائیہ اور حنابلہ کے نزدیک پختہ قول ہیں:

الف- ان حضرات کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر روزہ اور اعتکاف دونوں کی نذر مانی تو ان دونوں کو جمع کرنا لازم نہ ہوگا۔

ب- ان حضرات کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ اگر روزہ کی حالت میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی تو اس پر دونوں لازم ہوں گے۔

ج- اور اگر اعتکاف کی حالت میں روزہ رکھنے کی نذر مانی تو اس صورت میں ان کا اختلاف ہے، ثنائیہ و درنابلہ کا صحیح قول یہ ہے کہ وہ دونوں اس پر لازم ہوں گے اور انہوں نے تیسری اور چوتھی صورت کے درمیان فرق کیا ہے کہ روزہ اعتکاف کا نصف ہو سکتا ہے، لیکن اعتکاف روزہ کا نصف نہیں ہو سکتا (۳)۔

(۱) کتاب الفقہ ص ۳۵۲-۳۵۵ حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۲۳، بدیع الصالح ص ۱۰۶۰، المجموع ص ۹۳، بلعہ الممالک ص ۵۳۱-۵۳۲۔  
(۲) حاشیہ ابن ماجہ ص ۵۲۲، بلعہ الممالک ص ۵۳۹، کتاب الفقہ ص ۳۵۵، المجموع ص ۹۳۔  
(۳) کتاب الفقہ ص ۳۲۸-۳۲۹، مفتی الحاجہ ص ۵۳، الفروع ص ۱۶۲۔

## اعتکاف ۲۵

تو نذر میں اگر افضل کو متعین نہ کیا تو اس سے کم درجہ کی مسجد میں اعتکاف کافی نہ ہوگا، اس لئے کہ وہ اس کے برابر نہیں ہے۔  
یہ نذر کسی نے اپنی نذر میں مسجد حرام کو متعین نہ کیا تو مسجد نبوی و مسجد اقصیٰ میں اعتکاف کافی نہ ہوگا اور اگر مسجد نبوی کو متعین نہ کیا تو مسجد اقصیٰ میں اعتکاف کافی نہ ہوگا اور اس کے برعکس صحیح ہوگا، لہذا اگر مسجد اقصیٰ کو متعین کیا تو مسجد نبوی اور مسجد حرام میں صحیح ہے اور اگر مسجد نبوی کو متعین کیا تو مسجد حرام میں جائز ہے، کہیں اگر اس میں مسجد حرام کے علاوہ کسی (خاص) مسجد میں اعتکاف کی نذر مانی تو یہ وہ لازم ہے یا نہیں؟ مالکیہ کا مذہب اور شافعیہ کا رائج مذہب اور حنبلیہ کا صحیح قول یہ ہے کہ اس پر اس (خاص) مسجد میں اعتکاف نہ لازم ہوگا بلکہ وہ اس کے علاوہ کسی دوسری مسجد میں بھی ادا کر سکتا ہے (۱)۔

۱۔ اگر مسجد اتنی دور ہو کہ وہاں پہنچنے کے لئے سفر کرنا پڑے تو حنبلیہ کے ایک اس کو اختیار ہے اور مالکیہ کا بھی ایک قول یہی ہے۔ قاضی ابو یعلیٰ غنیہ د کے ایک اس سے جانتے مرنے جانتے کے رمیون اختیار دیا جائے گا، در بعض قوہوں نے مختصر سے میں بوجہت کے قول کو اختیار کیا ہے اور ابن عقیل اور شیخ قحقی الدین بن تیمیہ نے اسے جائز قرار نہیں دیا ہے۔ اسی طرح صحیح قول کی رو سے مرنے جانتے میں سے کی نہ مرنے نہ پڑے تو بھی جانتے مرنے جانتے میں اس کو اختیار ہے، لیکن ”الواضح“ میں ہے کہ پورا نذر افضل ہے، صاحب القراءۃ نے کہا کہ یہ ریا و غلبہ ہے (۲)۔

۲۔ مسجد میں نماز پڑھنا اصل ہے اور بیت المقدس کی مسجد میں پڑھنا افضل ہے (یہ نذر اس کی سادہ اس ہے) (الترغیب والترہیب ۵۲۳ مطبوعہ المطبعة)۔

(۱) کتاب التمتع ۲/۳۵۳، مفتی محمد امجد علی ۳۵۱/۳۔

(۲) جوہر والکیل ۱/۵۸۸، الوصاف ۳/۳۶۶-۳۶۷۔

(۳) الوصاف ۳/۶۸۳، الدوسوی ۱/۵۳۷، طبع دار الفکر۔

اس پر لازم ہوئی اور اس کا پورا کرنا ضروری ہوگا اور ان کے علاوہ اگر مسجد میں اعتکاف کرنا اس کے لئے کافی نہ ہوگا، اس لئے کہ ان میں عبادت کی افضلیت دوسری مسجد کے مقابلے میں زیادہ ہے، لہذا تعین نہ کرنا یہ ہے کہ یہ مسجد متعین ہو جائے گی۔ اور ان میں سب سے افضل مسجد حرام ہے پھر مسجد نبوی پھر مسجد اقصیٰ۔ اور ان میں مسجدوں کے علاوہ کسی اور مسجد کو ان کے ساتھ شامل کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس لئے کہ ان کی افضلیت دوسری مسجد پر نفس سے ثابت ہے، نبی ﷺ نے رثا فرمایا: ”صلاة في مسجدتي هذا افضل من الف صلاة فيما سواه الا المسجد الحرام وصلاة في المسجد الحرام افضل من مائة الف صلاة فيما سواه“ (۱) (میری اس مسجد کی ایک نماز مسجد حرام کے علاوہ دوسری مسجدوں کی ہزار نمازوں سے افضل ہے اور مسجد حرام کی ایک نماز دوسری مسجدوں کی ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے)۔

اور یہ منقول ہے کہ مسجد اقصیٰ کی نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے (۲)۔

(۱) حدیث: ”صلاة في مسجدتي هذا افضل من الف صلاة...“ کی روایت ابن ماجہ نے حضرت جابر سے مروی ہے اور حافظ ابو یوسف نے الروانک میں فرمایا کہ حضرت جابر کی حدیث کی سناد صحیح ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں (سنن ابن ماجہ ۱/۳۵۰ طبع مکتبۃ المدینہ) اور بخاری نے اس کے پہلے حصہ کی روایت ابن القاط کے ساتھ کی ہے ”صلاة في مسجدتي هذا خير من الف صلاة فيما سواه الا المسجد الحرام“ حضرت ابو یوسف سے مروی ہے (فتح الباری ۳/۳۳ طبع مکتبۃ المدینہ)۔

(۲) حدیث: ”ان الصلاة بالمسجد الاقصی...“ کو منذری نے الترغیب والترہیب میں ذکر کیا ہے اور حضرت ابو الدرداء کے واسطے سے اس کی سند طبرانی، ابن ماجہ اور یزید کی طرف کی ہے اور یزید کے الفاظ یہ ہیں: ”افضل صلاة في المسجد الحرام على غيره بجائة الف صلاة وفي مسجدتي الف صلاة وفي مسجد بيت المقدس خمس مائة صلاة“ (مسجد حرام میں نماز دوسری جگہ پر ایک لاکھ نمازوں سے افضل ہے اور دوسری

## اعتکاف ۲۶

### اعتکاف میں شرط لگانا:

۲۶- جمہور کا مذہب یہ ہے کہ واجب اعتکاف میں شرط لگانا جائز اور صحیح ہے اور مالکیہ کا مذہب اور شافعیہ کا قول اہل علم کے مقابلے میں دوسرا قول یہ ہے کہ شرط لغو ہے، البتہ جمہور ہاں میں اختلاف ہے کہ شرط میں کس چیز کا داخل ہونا صحیح ہے ہر کن چیز ہاں میں نہیں (۱)۔

توحفیہ فرماتے ہیں کہ مقرر کے وقت یہ شرط لگانا ہی کہ دوسری شخص کی عیادت، نماز جنازہ، رجم کی مجس میں حاضر ہونے کے لئے طے لگانا تو یہ جائز ہے، اور یہ امام ابوحنیفہ کے قول کے مطابق ہے۔ ہر صاحب کے روایک معتمد میں زیادہ وسعت ہے اور مالکیہ کا معتقد قول یہ ہے کہ شرط مختلف ہے یہ شرط لگانا کہ شرط لکھ کر کوئی مذہب لکھ دیا جائے۔ چہ سے اعتکاف بطل ہو جائے گا تو اس پر تفسیر واجب نہ ہوگی۔ تفسیر کے ساتھ ہونے کی یہ شرط لگانا اس کے لئے نفع بخش نہ ہوگا اور اس کی شرط لغو ہے اور شرط تفسیر کو واجب کرنے والا کوئی عمل پایا جائے گا تو اس پر تفسیر واجب ہوگی اور اس کا اعتکاف صحیح ہوگا، اور ان کا قول یہ ہے کہ اعتکاف معتقد نہ ہوگا ہر تفسیر کے قول میں تحصیل ہے کہ اگر اعتکاف شروع کرنے سے قبل شرط لگانا تو اعتکاف معتقد نہ ہوگا اور شروع کرنے کے بعد لگانا تو شرط لغو ہو جائے گی (۲)۔

اور حنابلہ سے فرمایا اور شافعیہ کا قول اہل علم بھی یہی ہے کہ اعتکاف اپنے آپ پر اس کے لازم کرے سے واجب ہوا ہے، اس لئے اسی طرح واجب ہوگا جس طرح اس سے اپنے آپ پر لازم پایا ہے۔

پس اگر معتقد ہی جائز اور مقصود عارض کی وجہ سے جو اعتکاف کے منافی نہیں ہے نکلنے کی شرط لگانے تو شرط صحیح ہوگی، پس امر ہی (۱) حاشیہ ابو حنیفہ علی الحداد ۱/ ۵۶۷ مرقی المحتاج ۱/ ۵۵۷، انہی ۳۳-۱۹۳ طبع انجمن، التوابعین اھلبہ ۸۵ طبع دار الفکر، کتبات القضاۃ ۳۵۶-۳۵۷

(۲) الحدادی ۱/ ۵۵۲، بلکہ لسانک ۱/ ۵۳۹۔

خاص مقصد کے لئے نکلنے کی شرط لگانے مثلاً بیماروں کی عیادت تو اس کے لئے نکلے گا، کسی دوسرے کام کے لئے نہیں نکلے گا، خواہ وہ دوسرا کام اس سے زیادہ اہم ہو۔ اور اگر نکلنے کی شرط کسی عمومی کام کے لئے لگانے مثلاً کسی ایسے مشغلہ کے لئے جو اسے پیش آئے تو وہ عام دینی کام مثلاً جمعہ اور جماعت کے لئے یا بزرگائی کی کام مثلاً مقررہ شخص سے قرض کا مطالبہ کرنے کے لئے نکلے گا لیکن اسے حرام کام کے لئے نکلنے کا حق نہیں ہے، اور ان کے قول "مقصود" سے وہ صورت نکل گئی جس کی شرط لگانا ہو یا وہ صورت جو نہ مقصود ہو مثلاً تفریح یا اس کی تسکین مثلاً اپنے گھر والوں کے پاس آنا تو اگر ان میں سے کسی چیز کے لئے نکلنے کی شرط لگانا تو اس کی نذر منعقد نہیں ہوگی۔

اور حنابلہ فرماتے ہیں کہ اگر خرید و فروخت یا اجارہ کے لئے نکلنے کی شرط لگانا یا مسجد میں صنعت کے ذریعہ کمانے کی شرط لگانا تو یہ شرط بغیر ہی اختلاف کے صحیح نہ ہوگی۔

اور اگر کہے کہ جب میں بیمار ہوں گا یا مجھے کوئی عارض پیش آجائے گا تو اس کے لئے نکلوں گا تو صحیح مذہب کی رو سے اس کے لئے اپنی شرط پر عمل کرنے کی گنجائش ہے۔ اور اس کا نکل شافعیہ کے نزدیک مسلسل اعتکاف میں ہے اور اس پر فوت شدہ کا مدارک لازم نہیں ہوگا کو یا کہ اس نے یوں کہا کہ میں نے اس مادہ کی نذر مانی سو اے اتنے دنوں کے تو اس صورت میں ایک ماہ کی نذر ہوگی اور شرط طایم اس سے مستثنی ہوں گے۔

اور حنابلہ کے نزدیک شرط کا فائدہ مقررہ مدت میں تفسیر کا ساتھ ہوتا ہے۔

لیکن اگر مسلسل ایک مادہ کی نذر مانی تو مرض کے علاوہ کسی اور کام سے نکلنا اس کے لئے جائز نہ ہوگا اور مرض کے زمانے کی تفسیر اس پر لازم ہوگی، اس لئے کہ یہ ممکن ہے کہ یہاں اس کی شرط کھرب تسلسل

## اعتکاف ۲۷

قول یہ ہیں کہ چھوٹا بوسہ لینے سے مطلقاً اعتکاف باطل ہو جائے گا اور ایک قول یہ ہے کہ باطل نہ ہوگا۔

اور مالکیہ کا قول یہ ہے کہ لذت کے رد سے بوسہ لے یا چھو لے یا مباشرت کر لیا (اس فعل میں وہ لذت پائے تو اس کا اعتکاف باطل ہو جائے گا) اور وہ دے دے سے اعتکاف کرے گا، اور اگر کسی چھوٹی لڑکی کا بوسہ یا جو قابل شہوت نہیں تھی یا رخصت ہونے کے لئے یا رحم کے جذبے سے اپنی بیوی کا بوسہ لیا ورنہ لذت کا ارادہ کیا اور نہ اسے لذت محسوس ہوئی تو اعتکاف باطل نہ ہوگا، پھر بوسہ میں شہوت کی شرط اس وقت ہے جب کہ منہ کا بوسہ نہ ہو، لیکن اگر منہ کا بوسہ لے گا تو ظاہر روایت کی رو سے شہوت کی شرط میں ہے، اس لئے کہ وہی کے مقدمات میں سے دیتی ہیں سے باطل کر دیتی ہیں جو منہ کو باطل کرتی ہیں۔

اور مالکیہ نے صراحت کی ہے کہ مسجد کی کرامت اور تعظیم کی وجہ سے مطلقاً مسجد میں وحلیٰ کرنا حرام ہے اور معتقد عورت کے ساتھ وحلیٰ کرنے سے اس کا اعتکاف فاسد ہو جائے گا (۱)۔

اور جمہور کا مذہب یہ ہے کہ مسلسل نہ رمانے ہوئے اعتکاف کو فاسد کرنے والے جماعت کی وجہ سے جو اس مختلف کی طرف سے ہو جسے اعتکاف یا ہو اور جو اس کی حرمت کو جانتا ہو، اس پر کفارہ لازم نہ ہوگا۔

ابن المنذر کہتے ہیں کہ اکثر اہل علم کا مذہب یہ ہے کہ اس پر کفارہ نہیں ہوتا، اور یہ اہل مدینہ، اہل شام، اہل عراق کا قول ہے۔

اور ماوردی کہتے ہیں کہ یہ حسن بصری، مرہبی کے ساتھ فقہاء کا قول ہے، یہ انہوں نے حضرت فرماتے ہیں کہ اس پر کفارہ واجب ہے جو رمضان کے روزے میں وحلیٰ کرنے والے پر ہے۔

کی نگی پر محمول کیا جائے، مگر وہ کم سے کم پر محمول ہوگا اور یہاں شرط سے بیفائدہ ہوگا کہ بنا کر مانگے ہوگا اور تنہا ساتھ ہو جائے لی (۱)۔

اعتکاف کو فاسد کرنے والی چیزیں:

درت ذیل چیزیں اعتکاف کو فاسد کر دیتی ہیں:

۱۔ جماع و زنا:

۲۷۔ فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ اعتکاف میں جماع حرام اور اعتکاف کو باطل کرنے والا ہے، خواہ رات کو ہو یا دن کو بشرطیکہ قصد ہو، اسی طرح اگر اپنے اعتکاف کو بھول کر کرے تو جمہور کے نزدیک اعتکاف باطل ہو جائے گا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "وَلَا تَبْشُرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ" (۲) (اور تم ان کے ساتھ مباشرت مت کرو جس زمانہ میں کہ تم اعتکاف والے ہو مسجدوں میں)۔

اور ثانیہ کا مذہب یہ ہے کہ جماع کی حرمت اور اس کا اعتکاف کو فاسد کرنا صرف ایسے ہی آدمی کی طرف سے ہوتا ہے جو اس کی حرمت کو جانتا ہو، الا کہ اعتکاف کو یاد رکھنے والا ہو، جو وہ اسے مسجد میں جماع کیا ہو یا اس سے دوسرے کسی سے جماع کرے، غیہ کے لئے نکلا ہو، اس لئے کہ جماع بذاتی عبادت کے منافی ہے اور بتایاں مستقبل کے اعتبار سے ہے، لیکن اعتکاف کا جو حصہ کہ چکا ہے وہ فی الجملہ باطل نہیں ہوگا۔ اس سلسلہ میں اختلاف اور تفصیل ہے جو فقہی کتابوں سے معلوم کی جاسکتی ہے اور وہ اسی جماع مثلاً چھوٹا اور بوسہ بیہوشی اور دھماکہ کے کر۔ ایک اعتکاف کو فاسد کر دیتا ہے۔ اور ثانیہ کا قول ظہر بھی یہی ہے بشرطیکہ اس سے نزل ہو جائے اور اگر اس نے ہوتا اس کا اعتکاف فاسد نہ ہوگا اور ثانیہ کے دوسرے۔

(۱) الاصاب ۱۳۷۱ھ منشی المصباح ۱۲۵۷ھ

(۲) سورہ بقرہ ۱۸۷

(۱) الدوسلی مع الشرح الكبير ۵۴۲ھ، منشی المصباح ۱۲۵۷ھ مع المصباح

۱۳۷۱ھ ۱۰۷۲ھ، کتاب الفتاویٰ ۲/۶۱



## اعتکاف ۲۸-۲۹

غسل واجب کے لئے جس سے اعتکاف قاسد نہ ہوا ہو نکلنا مضرب نہیں ہے، لیکن اگر اس کے بعد اس کا ٹھہرنا لمبا ہو جائے تو اس کا اعتکاف قاسد ہو جائے گا۔

ابن امیر کہتے ہیں: اہل علم کا اس پر اتفاق ہے کہ مختلف پٹی جائے اعتکاف سے بول و ہزار کے لئے نکل سکتا ہے، اس لئے کہ یہ ان چیزوں میں سے ہے جن کے بغیر چارہ نہیں، اور سے مسجد میں کرنا منہن نہیں، پس اگر اس ضرورت کی خاطر اس کے نکلنے سے اعتکاف باطل ہو جائے تو پھر کسی کا اعتکاف صحیح نہ ہوگا، اور اس لئے بھی کہ نبی ﷺ اعتکاف فرماتے تھے اور انہیں معلوم ہے کہ وہ اپنی حاجت کے لئے نکلتے تھے اور حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ: "ان النبی ﷺ کان لا یدخل البیت الا لحاجة اذ کان معکما" (۱) (نبی ﷺ جب مختلف ہوتے تو وہ گھر میں حاجت کے بغیر داخل نہیں ہوتے تھے)۔

اور حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک اس کے لئے مسجد میں دھونا، وضو کرنا اور غسل کرنا جائز ہے جب کہ مسجد کھلوٹ نہ کرے۔  
درمناغیہ کے نزدیک اگر اس کے لئے مسجد میں وضو کرنا ممکن ہو تو زیادہ صحیح قول کی رو سے اس کے لئے نکلنا جائز نہ ہوگا ورنہ ہر قوم یہ ہے کہ جائز ہے (۲)۔

درمالیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر وہ قسائے حاجت کے سے نکلے تو اس کا اپنے اہل عیال کے گھر میں، خل ہوا ٹکرو، وہ ہے جب کہ اس کی بیوی اس میں موجود ہو تا کہ اس پر اس کی طرف سے اچانک کوئی ہتھی

درحسن سے ایک دوسری روایت یہ ہے کہ وہ غلام آزاد کرے گا اور اگر وہ اس سے عاجز ہو تو ایک بہت قربان کرے گا اور اس سے عاجز ہو تو بیس صدقہ بھجور صدقہ کرے گا (۱)، اور تافضی پوچھتا ہے کہ میں کہ اس میں کفارہ نہیں ہے۔

دوم - مسجد سے نکلنا:

۲۸ - فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ مرد و عورت کا مسجد سے نکلنا (۱) اپنی طرح حنفیہ کے نزدیک عورت کا اپنے گھر کی مسجد سے نکلنا اگر بلا ضرورت ہو تو وہ جب اعتکاف کو قاسد نہ کرتا ہے، اور مالکیہ اور امام ابوحنیفہ نے (حسن کی روایت کی رو سے) واجب کے ساتھ مستحب اعتکاف کو بھی شامل کیا ہے نکلنا تو بدعتی ہے اس کے لئے ہوا زیادہ دیر کے لئے۔

لیکن اگر کسی ضرورت کی وجہ سے نکلنا ہو تو تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ اعتکاف باطل نہ ہوگا، لیکن وہ حاجت جس میں اعتکاف قاسد اور مستحب نہیں ہوتا (۲)، اس کے بارے میں ان کے درمیان اختلاف ہے جو درج ذیل ہے:

نہ - قضائے حاجت، وضو، غسل، واجب کے لئے نکلنا:

۲۹ - فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ قسائے حاجت کے لئے اس

(۱) المجموع ۵/۲۶، الاصاب ۳/۳۸۰-۳۸۱، تبیین الحقائق ۱/۵۲، حاشیہ ابن ماجہ ۲/۱۳۵، طبع بوق الدسوق ۱/۵۳، انہی ۳/۲۹۸، طبع امیہ۔

(۲) لشرح الکبیر مع حاشیہ الدسوق ۱/۵۳، تبیین الحقائق ۱/۵۰، حاشیہ ابن ماجہ ۲/۳۵، کتاب الفتاویٰ ۲/۵۶، الموضہ ۲/۵۰، بدیع الصنائع ۱/۱۰۔

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا لا یدخل البیت علی فی روایت بخاری (فتح الباری ۳/۲۴۳، طبع انتقادیہ) اور مسلم (۱/۲۳۳، طبع بحسنی النسخ) نے کی ہے۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۲/۳۵، کتاب الفتاویٰ ۲/۵۶، انہی ۳/۲۹۸، بدیع الصنائع ۱/۱۰، الموضہ ۲/۵۰، لسان الکریم ۱/۵۳۔

## اعتکاف ۳۰-۳۱

نکلتا اس کے اعتکاف کو قاسد کر دے گا جب کہ وہاں ایسا آدمی ہو جو اس کا کھانا لاسکتا ہو، اس لئے اس صورت میں نکلنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اگر اسے کھانا لانا نہ ملے تو وہ نکل سکتا ہے اس لئے کہ یہ ایک ضروری کام کے لئے نکلتا ہے۔

اور شافعیہ اور حنابلہ میں سے قاضی کا مذہب یہ ہے کہ کھانے کے لئے نکلتا اس کے لئے جائز ہے، اس سے کہ مسجد میں کھانے میں شرم ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر مسجد میں پانی نہ ہو تو پینے کے لئے نکلتا جائز ہے۔

اور شافعیہ نے کھانے کے لئے نکلنے کے جواز کو اس صورت کے ساتھ خاص کیا ہے جب کہ اس کا اعتکاف ایسی مسجد میں ہو جس میں لوگ آتے جاتے ہوں، لیکن اگر اس مسجد میں لوگوں نے نماز پڑھا چھوڑ دیا ہو تو اسے نکلنے کا حق نہیں ہے (۱)۔

### ج۔ جمعہ اور عید کے غسل کے لئے نکلتا:

۳۱۔ مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ مختلف جمعہ، عید اور گرمی کی وجہ سے غسل کے لئے نکل سکتا ہے۔ اس صورت میں اعتکاف قاسد نہ ہوگا، بخلاف جمہور کے (۲)۔

اور شافعیہ اور حنابلہ نے صراحت کی ہے کہ جمعہ اور عید کے غسل کے لئے نکلتا جائز نہیں ہے، اس لئے یہ غسل نفل ہے، واجب نہیں ہے اور ضرورت کے باب میں سے نہیں ہے اور اگر اس کی شرط کا دے تو نکلتا جائز ہوگا (۳)۔

- (۱) مفتی محمد امجد علی صاحب دہلوی، ۲/۲۲۸-۲۲۹، مفتی سر سید طبع المباحات، ۵۲۰۔
- (۲) بیہرہ الممالک، ۵۲۶۔
- (۳) فتاویٰ الہندیہ، ۱/۱۶، حاشیہ ابن ماجہ، ۲/۱۳۳، بیہرہ الممالک، ۵۲۶، المعجم، ۱/۶۲، مفتی محمد امجد علی، ۲۵۷-۲۵۸۔ جہاں تک مسئلہ ہے معان تشریف

تیز نہ پیش آجے جو اس کے اعتکاف کو قاسد کر دے (۱)۔

اور اگر اس کے دو گھر ہوں تو شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک زیادہ تر یہ گھر میں جانا اس پر لازم ہوگا اور حنفیہ کا اس میں اختلاف ہے (۲)۔

اور اگر وہاں کوئی بیخود خانہ ہو جس سے فحشو کرنا اس کو نا پسند ہو تو اسے اس سے پاکی حاصل کرنے کا مکلف نہیں بنایا جائے گا اور نہ اپنے دوست کے گھر میں طہارت کا مکلف بنایا جائے گا، اس لئے کہ اس میں مروت کے منافی کام کرنے کا اندیشہ ہے اور دوست کے گھر میں فحشو کرنے سے مزید احسان مند ہوگا۔

لیکن اگر بیخود خانہ سے اس کو عار نہ ہو تو اسے وہاں بیٹھ کر غسل کرے گا (۳)۔

مذکورہ بالا چیزوں کی خاطر نکلنے کے ساتھ فقہاء نے اتنے اور نجات کو زائل کرنے کے لئے نکلنے کو بھی شامل کیا ہے، بلکہ (اس غرض سے بھی) ان سب کے نزدیک اعتکاف قاسد نہ ہوگا (۴)۔

در جو شخص حاجت سے نکلا ہے اسے تیز چلنے کا حکم نہیں دیا جائے گا، بلکہ اسے پرامانت کے مطابق چلنے کا حق ہے (۵)۔

### ب۔ کھانے پینے کے لئے نکلتا:

۳۰۔ مالکیہ، حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ کھانے پینے کے لئے

- (۱) مشرح الصغیر مع بیہرہ الممالک، ۵۳۲۔
- (۲) المجموع، ۱/۵۰۱، کتاب القناع، ۳۵۶/۲۔
- (۳) مفتی محمد امجد علی، کتاب القناع، ۵۶۲/۲، حاشیہ ابن ماجہ، ۲/۲۲۵۔
- (۴) مفتی محمد امجد علی، کتاب القناع، ۵۶۲/۲، بیہرہ الممالک، ۵۲۶، حاشیہ ابن ماجہ، ۲/۲۲۵۔
- (۵) المجموع، ۱/۵۰۲۔

## اعتکاف ۳۲-۳۳

۱۔ نماز جمعہ کے لئے نکلنا:

۳۲۔ جس شخص پر جمعہ واجب ہو اور اس کا اعتکاف مسلسل ہو اور کسی مسجد میں اعتکاف کرے جس میں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی تو وہ نماز ہوگا اور جمعہ کی نماز کے لئے نکلنا اس پر واجب ہے، اس لئے کہ جمعہ فرض ہے۔

پس اگر جمعہ کے لئے نکلے تو حنفیہ اور حنبلیہ کا مذہب یہ ہے کہ جمعہ کے لئے نکلنا اس کے اعتکاف کو قاسد نہیں کرے گا، اس لئے کہ وہ ایک ضروری کام کے لئے نکلنا ہے جیسا کہ قضاے حاجت کے لئے نکلنا ہوتا ہے۔

عبد بن زبیر، حسن صری، شعبی، احمد، عبد الملک بن ابراہیم بن ابراہیم، ابن المنذر، ابن ابی شیبہ کے قائل ہیں۔

اور مالکیہ کا مذہب مشہور قول کی رو سے اور شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ نماز جمعہ کے لئے مختلف کے نکلنے سے اس کا اعتکاف قاسد ہو جائے گا اور اس پر نئے سرے سے اعتکاف کرنا ضروری ہوگا، اس سے کہ نکلنے سے پچنا اس کے لئے نہیں ہے، اس طرح کہ وہ جامع مسجد میں اعتکاف کرے، لہذا جب اس سے ایسا نہیں کیا، نہ نکل یا تو اس کا اعتکاف باطل ہو جائے گا اور شافعیہ نے اس صورت کو مستثنیٰ کیا ہے کہ اگر اس نے اپنے اعتکاف میں جمعہ کی نماز کے لئے نکلنے کی شرط لگائی ہے تو اس کی شرط صحیح ہوگی اور اس کے لئے نکلنے سے اس کا اعتکاف باطل نہ ہوگا۔<sup>(۱)</sup>

۳۳۔ حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ جمعہ کی نماز کے لئے نکلنا اس کے اعتکاف کو قاسد نہیں کرے گا اور جس کے اعتکاف کی مسجد ہو تو وہ ایسے وقت میں

نکلے کہ اعتکاف باطل نہ ہوگا۔<sup>(۲)</sup> اگر اس کی ضرورت محسوس ہو تو کھلی کی رائے یہ ہے کہ اسے اعتکاف کے متعلق قرآن یا حدیث سے کچھ نہیں ہے۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۲ ص ۵۲۵، جامع الترمذی ص ۵۲۰، کتاب الاعتکاف ص ۵۲۵، مجمع البحرین ص ۵۱۴، مفتی محمد صالح المنجد ص ۵۲۳۔

نکلے گا کہ جمعہ کی نماز پائے، بین کتابد اس کے سے سویرے نکلنے کو جائز کہتے ہیں۔

۳۳۔ اس بات پر اس کا اتفاق ہے کہ جمعہ کی نماز کے بعد اعتکاف کی جگہ پر جلد لوٹ کر آنا مستحب ہے، بین اس پر جمعہ نماز واجب نہیں ہے، اس لئے کہ وہ بھی اعتکاف کی جگہ ہے اور جمعہ کی نماز کے بعد پھر نماز عشاء و تہجد میں ہے اس لئے کہ اس میں باخبر و رت اس چیز کی مخالفت ہے جس کا اس نے اللہ امر کیا ہے<sup>(۱)</sup>۔

۳۴۔ بیماروں کی عیادت اور نماز جنازہ کے لئے نکلنا:

۳۴۔ فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ مریض کی عیادت اور نماز جنازہ کے لئے نکلنا جائز نہیں ہے، اس لئے کہ نکلنا ضروری نہیں ہے، بین حنفیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کے نزدیک اگر اس کا سونے کے لئے نکلنے کی شرط لگادے (تو نکلنا جائز ہے)، یہ حکم اس صورت میں ہے جب عیادت اور نماز جنازہ کے لئے نکلے، بین اگر قضاے حاجت کے لئے نکلے پھر کسی مریض کی عیادت کر لے یا نماز جنازہ میں شریک ہو جائے تو جمہور کے نزدیک جائز ہے، بشرطیکہ مریض کے پاس زیادہ دیر نہ بھرے، یا نماز جنازہ کے بعد زیادہ دیر نہ بھرے، اور اس کی صورت یہ ہے کہ مریض کے پاس صرف سلام کے بقدر بھرے۔ اس لئے کہ حضرت عائشہ کا قول ہے: "بیت للمریض والمريضة فيه فاما لغيره فلا وانا مارة"<sup>(۲)</sup> (اگر میں حاجت کے لئے گھر میں داخل ہوتی اور اس میں مریض ہوتا تو میں اس کے بارے میں صرف گزرتے ہوئے پوچھتی)۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۲ ص ۵۲۵، کتاب الاعتکاف ص ۵۲۵۔

(۲) حضرت عائشہ کے فرم: "بیت للمريضة والمريضة فيه فاما لغيره فلا وانا مارة"۔ مسلم (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۲۲ طبع مکتبۃ المدینہ) نے اسے بھی لکھا ہے۔



## اعتکاف ۳۵-۳۷

زشتہ بات دینے کے لئے لکھنا:

۳۵- حنفیہ اور مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ کوئی دینے کے لئے لکھنا  
اعتکاف کو نافذ نہ کرتا ہے اور مالکیہ نے سراسر امت کی ہے کہ جس شخص پر  
شبہوت ہے جب اس طرح کہ وہ اس کے ساتھ کوئی اور نہ ہو یا  
یہ کہ نسب اس کے بغیر پورا نہ ہو تو وہ کوئی دینے کے لئے مسجد سے  
نہیں نکلے گا بلکہ سب یہ ہے کہ وہ سے مسجد میں "اگر سیاہ قاضی  
کی موجودگی میں یا اس کی کوئی (خاصی کے پاس) نقل لی جائے۔

اور ثنائیہ اور حنبلیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر کوئی دینا اس پر متعین  
ہو تو اس کے لئے لکھنا اس پر لازم ہے "ورنہ نکلنے سے وہ گناہگار ہوگا۔  
اسی طرح گواہ بننے کے لئے اگر یہ متعین ہو تو اس کے لئے لکھنا جائز  
ہے اور اس نکلنے سے اس کا اعتکاف باطل نہ ہوگا اس لئے کہ ثنائیہ  
کے نزدیک صحیح قول کی رو سے یہ لکھنا واجب ہے (۱) بین اگر یہ اس  
پر متعین نہ ہو تو نکلنے سے اس کا اعتکاف باطل ہو جائے گا۔

ح-مرض کی وجہ سے لکھنا:

مرض کی قسمیں ہیں:

۳۶- معمولی مرض جس کے ساتھ مسجد میں قیام کرنا ضروری نہ ہو، مثلاً  
درد سر اور معمولی بخار وغیرہ تو اس کی وجہ سے مسجد سے لکھنا جائز نہیں  
مگر اس کا اعتکاف نہ رکھنے کی وجہ سے ہو "مستسل" ہو "اگر وہ دھڑلے کا تو

= کن ورواں سے وہ عامر سے اس کے خلیل و بہت کرتے ہیں تو میر جعفر اللہ سے  
مرید کہ یہ احادیث مگر ہیں گویا کہ وہ موضوع ہیں اور یہ حدیث صحیح نہیں ہے  
اور اس کی اسناد ثابت نہیں ہے (سنن ابن ماجہ ۱۶۹۸ طبع بمبئی ۱۹۸۱ء)  
مسجد رک ۱۶۹۸ طبع کنہ و دارالکتب المصریہ نصب لریہ ۱۶۹۸ طبع  
دارالحدیث ک

(۱) مجموعہ ۵۱۲-۵۱۵، حاشیہ من ملوین ۲۷۷، کتاب الفتاویٰ  
۲۷۷، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷

آگ سے جلنے کا خوف بھی ہے<sup>(۱)</sup>۔

ہو جائے گا۔ (فتاویٰ کبیر کا طائر نے نہ کرنے کے ط سے) خود  
نکلنے کا زمانہ قہر ایسی یوں نہ ہو، حنفیہ میں سے صرف امام ابو یوسف  
اور امام محمد کا استثناء ہے کہ ان دونوں حضرات نے قاسد ہونے کے  
لئے یہ قید لگائی ہے کہ نصف دن سے نیا رہے ہو<sup>(۲)</sup>۔

ل۔ مسجد سے نکلنے کی حد:

۳۱۔ مسجد سے نکلنے کی حد یہ ہے کہ اپنے پورے جسم کے ساتھ نکلے اور  
اگر اس کے جسم کا بعض حصہ نکلا تو غرض نہیں ہے، اس لئے کہ حضرت عائشہ  
کا قول ہے: ”کان رسول اللہ ﷺ یدعی الی راسہ وانا فی  
حجرتی فلذخل راسہ وفاقا حائض“<sup>(۳)</sup> (رسول اللہ ﷺ اپنے سر  
کو مجھ سے قریب کر دیتے اور میں اپنے حجرے میں ہوتی اور میں ان کے  
سر میں نکلتی کرتی اس حال میں کہ میں حائض ہوتی)۔

م۔ کون سا حصہ مسجد میں شمار ہوتا ہے اور کون سا نہیں:

۳۲۔ فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ اس مسجد سے مراد جس میں  
اعتکاف صحیح ہے، مسجد کا وہ حصہ ہے جو نماز پڑھنے کے لئے بنایا  
نیا ہو۔

۳۳۔ جہاں تک مسجد کے کثا، وہ حصہ کا تعلق ہے جو اس کا وہ میدان  
ہے جو اس سے قریب اسے وسعت دینے کے لئے بڑھایا گیا ہو اور  
اس لی احاطہ بندی ردیٰ فی ہو تو حنفیہ، مالکیہ اور صحیح قول کی رو سے  
مقابلہ کے کلام سے جو بات سمجھ میں آتی ہے، وہ یہ ہے کہ وہ مسجد میں

ط۔ مسجد کے منہدم ہونے کی وجہ سے نکلتا:

۳۸۔ اگر مسجد منہدم ہو جائے، اور وہ اس سے نکل جائے تاکہ دوسری  
مسجد میں بنا اعتکاف مکمل کرے تو حنفیہ کے نزدیک ایسا کرنا اختیارات  
صحیح ہوگا، لیکن طرح و ہر سے فقہاء کے نزدیک بھی<sup>(۴)</sup>۔

ی۔ حالت کراہ میں نکلتا:

۳۹۔ فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حکومت کی طرف سے جبر  
و کرہ کے سبب سے اعتکاف کے پورا ہونے سے قبل نکلتا اعتکاف کو  
قاسد نہیں کرے گا، لیکن حنفیہ نے کہا ہے کہ اگر وہ سے اعتکاف اس  
وقت قاسد نہیں ہوتا ہے جب کہ مختلف اسی وقت دوسری مسجد میں  
داخل ہو جائے اور یہ ان کی طرف سے اختیارات ہے، لیکن اگر دوسری  
مسجد میں داخل نہ ہو تو حکم اصل قیاس کے مطابق ہوگا، یعنی اعتکاف  
باطل ہو جائے گا<sup>(۵)</sup>۔

ک۔ عذر کے بغیر معتکف کا نکلتا:

۴۰۔ یہ بات پہلے گزر چکی ہے کہ معتکف کا نکلتا اگر طبعی یا شرعی عذر  
کی بنیاد پر ہو تو اس کے لئے نکلتا جائز ہے۔ اس مسئلہ میں کچھ  
مختلف ہے۔

میں اگر معتکف بغیر عذر کے نکلے گا تو اس کا اعتکاف قاسد

(۱) تبیین الحقائق، ۵۱/۱، حاشیہ ابن ماجہ، ۳۳/۳ طبع بلاق۔

(۲) حدیث حضرت عائشہ: ”کان رسول اللہ ﷺ یدعی الی راسہ“ کی  
روایت بخاری (فتح المبارک، ۲۷۲/۳ طبع مکتبہ المدینہ، ۳۳/۳ طبع مجلس  
الخطی) نے کی ہے، الفقہاء مسلم کے ہیں، دیکھئے کتاب القناع، ۲۰/۲، منی  
لکھنؤ، ۵۷/۳، مکتبہ المصنف، ۵۳۰/۱، حاشیہ ابن ماجہ، ۳۳/۳ طبع بلاق۔

(۲) منی لکھنؤ، ۵۸/۳

(۲) لاصحاب، ۳۷/۳، مجموع، ۵۲۲/۱، ۵۲۳، الفتاویٰ الہندیہ، ۲۱۲/۱،  
القرین العقیہ، ص ۸۵۔

(۳) الفتاویٰ الہندیہ، ۲۱۲/۱، منی لکھنؤ، ۵۸/۳، الدرر، ۵۳۹/۱، کتاب  
القناع، ۲۷/۳

## اعتکاف ۴۳-۴۴

داخل نہیں ہے، درمیان کے مقابلہ میں ان کا وہ قول یہ ہے کہ وہ مسجد کا حصہ ہے، اور ابو یعلیٰ نے دونوں روایتوں کے درمیان اس طرح تفسیر دی ہے کہ وہ شخص جس کا حاطہ رویا گیا ہو اور اس پر روزہ ہو وہ مسجد کا حصہ ہے اور شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ مسجد کا میدان مسجد میں داخل ہے، لہذا اگر کوئی اس میں اعتکاف کرے تو اس کا اعتکاف صحیح ہوگا اور مسجد کی چھت کے بارے میں ابن قدامہ فرماتے ہیں کہ مختلف کے لئے مسجد کی چھت پر چڑھنا جائز ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

دربینار اگر مسجد میں ہو یا اس کا دروازہ مسجد میں ہو تو حنفیہ، شافعیہ، حنبلیہ کے نزدیک وہ مسجد میں داخل ہے اور اگر اس کا دروازہ مسجد سے باہر ہو یا اس کے میدان میں ہو تو وہ شافعیہ کے نزدیک مسجد میں داخل ہے اور اس میں اعتکاف صحیح ہے۔ اور اگر اس کا دروازہ مسجد سے باہر ہو تو حنبلیہ کے نزدیک اس میں مختلف کا ذکر دینا جائز ہے، خواہ وہ مسنون ہو یا کوئی دوسرا، لیکن شافعیہ کے متخو وہ رموز ان کے متخو کے مابین کے درمیان فرق کیا ہے، پس متخو وہ رموز اگر مختلف ہو تو اس کے لئے اس میں ان دینا جائز ہے، دوسرے مختلف کے لئے نہیں۔ نووی نے کہا کہ بھی قول زیادہ صحیح ہے (۱)۔

مفسدات میں سے تیسری چیز جنون ہے:

۴۳- اگر مختلف پر جنون جاری ہو جائے "جنون کا رمانہ منکر ہو تو تمام فقہاء کے نزدیک اعتکاف قائم نہیں ہوگا، لیکن اگر جنون فی مدت بھی ہو جائے تو جمہور کا قول یہ ہے کہ وہ اعتکاف کو ختم نہیں کرے گا اور (۲) حاشیہ ابن ماجہ ۴۳۵۴، المجموع ۵۰۶/۱-۵۰۷، الاصاب ۳۶۵۳۶۵، الدر المنثور ۵۳۷، الترمذی ۴۲۲/۲، کتاب التمتع ۴۵۲۲، ص ۳۶۵، طبع المصنف۔

سبب ۱ سے اتفاق ہوتا ہو یا نہ ہو، اگر حنفیہ کے نزدیک قیاس کا تقاضا ہے کہ جنون کی وجہ سے روزہ کے ساتھ ہونے کی طرح اعتکاف بھی ساتھ ہو جائے، لیکن احناف یہ ہے کہ اگر اس کا جنون ایک سال یا اس سے زیادہ دراز ہو جائے تو وقت نہ کرے گا۔ شخص کی وجہ یہ ہے کہ رمضان کے روزہ میں قضاء کا ساتھ ہونا دفع حرج کے لئے تھا، اس لئے کہ جنون جب دراز ہو جاتا ہے تو بہت کم دور ہوتا ہے۔ اس صورت میں رہنماں کا روزہ اس پر نہ ہوگا اور اس کی قیاس میں سے حرج لاحق ہوگا اور اعتکاف میں یہ بات نہیں پنی جاتی ہے (۱)، اور حنابلہ نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ یہ وہ دن نہ کرے گا یا نہ کرے سے اعتکاف کرے گا؟ یہ اس بنا پر کہ روزہ کے باطل ہونے میں ان کا اختلاف ہے (۲)۔

چہارم- ارتداد:

۴۴- ارتداد کی وجہ سے تمام فقہاء کے نزدیک اعتکاف باطل ہو جاتا ہے، لیکن اگر وہ توبہ کر لے اور اسلام قبول کر لے تو کیا نئے سرے سے اعتکاف کرنا واجب ہوگا؟

حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ اس کے توبہ کرنے کے بعد نئے سرے سے اعتکاف واجب نہ ہوگا، تو جو اعتکاف اس کے ارتداد کی وجہ سے باطل ہو گیا اس سے اس کی قضا بھی ساتھ ہو جائے گی اور وہ گزرے ہوئے پر بنا نہیں کرے گا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا بِنِسْهَوِا بِعَمْرٍاهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ" (۳) (آپ ان کافروں سے کہہ دیجئے کہ اگر یہ لوگ

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ۴۳۶۳۔

(۲) الترمذی ۴۲۲/۲، المجموع ۵۱۸/۱، الدر المنثور ۵۵۱، جامع الصحاح

۱۰۷۶۳۔

(۳) سورہ انفال ۳۸۔

## اعتکاف ۴۵-۴۶

ہو زاج نہیں گئے تو ان کے سارے گناہ جو پہلے ہو چکے ہیں سب معاف کر دئے جائیں گے۔

اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "الإسلام یحب ما کان قبلہ" (۱) (اسلام سابقہ گناہوں کو ختم کر دیتا ہے)۔

اور شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ نئے سرے سے اعتکاف کرنا واجب ہے (۲)۔

### پنجم - نشہ:

۴۵ - تنابذ کا مذہب یہ ہے کہ شہ حرام (کے استعمال) سے پوشہ ہو وہ اعتکاف کو نافذ کرتا ہے اگر شہ حرام سب کی وجہ سے ہو تو مالکیہ اور شافعیہ کا مذہب بھی یہی ہے "وہ حلیہ کی رائے یہ ہے کہ اگر یہ رات میں واقع ہو تو مسجد میں ہے مگر اگر رات میں ہو تو مرد باطل ہو جائے گا۔ لہذا اعتکاف بھی باطل ہو جائے گا۔ اس لئے کہ وہ بے ہوش کی طرح ہے، تسلسل کو ختم نہیں کرتا ہے۔" مالکیہ کے حرم نشہ کے ساتھ (من اور بے ہوش کرنے والی ۱۰۰) کے استعمال کو بھی لائق کیا ہے جب کہ وہ بے حس کر دے (۳)۔

### ششم - حیض و نفاس:

۴۶ - حیض اور نفاس والی عورت پر واجب ہے کہ وہ مسجد سے نکل

(۱) حدیث: "الإسلام یحب ما کان قبلہ..." کی روایت من سع نے صحیحات میں زبیر بن ابیہ و جیر بن مطعم سے کی ہے اور متروی نے طبرانی کی طرف اس کی نسبت کی ہے اور لمبانی نے اس پر صحیح کا حکم لگایا ہے (حیض القدیم ۳۸۹-۱۰۰ طبع مکتبہ انجاریہ صحیح جامع البیہر شریف و لمبانی ۴/۱۱۱ سہ ماہی نفع کردہ المکتب الاسلامی)۔

(۲) مفتی الحق ۴۵۵-۵۵۶ کتاب الفتاویٰ ۶۲/۲ طبع ۱۰۷۶ھ، شرح الکبیر مع رسول ۵۳۳۔

(۳) بدائع الصنائع ۳۸۷-۱۰۷۲، الدرر النوری مع شرح الکبیر ۵۳۳، مفتی الحق

جائے۔ اس لئے کہ ان دونوں کے لئے مسجد میں ٹھہرنا حرام ہے اور اس لئے بھی کہ حیض و نفاس روزوں کو ختم کر دیتے ہیں۔

اور حاکمہ اور نفاس کے لئے (مسلل اعتکاف کی غرض میں) محض عذر کے زائل ہونے کے فوراً بعد بنا کرنا واجب ہے، اگر تاخیر کریں گی تو اعتکاف باطل ہو جائے گا اور حیض و نفاس کا زمانہ اعتکاف میں شمار نہ ہوگا۔

لیکن مستانہ عورت سے اگر مسجد کے گندہ ہونے کا مدیشتہ نہ ہو تو وہ اپنے اعتکاف سے نہیں نکلے گی اور اگر نکلے گی تو اس کا اعتکاف باطل ہو جائے گا (۱)۔

وہ شافعیہ نے حیض و نفاس کی وجہ سے اعتکاف کے ختم نہ ہونے کے لئے یہ شرط لگائی ہے کہ اعتکاف کی مدت ایسی نہ ہو کہ حیض سے خالی ہو سکے اور اگر اعتکاف کی مدت ایسی ہو کہ حیض سے خالی ہو سکتی ہے تو قول ظہر کی رو سے تسلسل ختم ہو جائے گا، اس لئے کہ مسلسل اعتکاف کرنا ممکن ہے اس طور پر کہ اسے طہارت کے فوراً بعد شروع کرے اور اگر قول یہ ہے کہ ختم نہ ہوگا، اس سے کہ حیض حیض ان امور میں سے ہے جو فی جملہ تکرر ہو کرتے ہیں، اس سے وہ تسلسل میں موثر نہ ہوگا جیسے کہ تشابہ حاجت۔

وہ تنابذ فرماتے ہیں کہ اگر مسجد میں صحن نہ ہو تو عورت حیض و نفاس کی وجہ سے اپنے گھر جائے گی، اس سلسلہ میں تفصیل ہے جو ان کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے (۲)۔

۴۵۳-۵۵۵ کتاب الفتاویٰ ۶۲/۲

(۱) بدائع الصنائع مع شرح الکبیر ۵۳۸، مفتی الحق ۴۵۵-۵۵۶، حاکمہ

ابن ماجہ ۱۳۳ طبع بلاق (انصاف ۳۸۷-۵۵۶ کتاب الفتاویٰ

۵۸۷ حاکمہ الخطاوی کل الدرر النوری ۵۳۳

(۲) مفتی الحق ۴۵۵-۵۵۶، انصاف ۳۸۷-۵۵۶



## اعکاف ۷۷-۷۹

مختلف کے لئے مباح اور مکروہ امور:

۷۷- علماء نے مختلف کے لئے فضول قول و عمل کو مکروہ قرار دیا ہے، البتہ کون سے امور مکروہ سمجھے جائیں گے اور کون سے مباح اس سلسلہ میں اس کا اختتام ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

غ- کھانا، پینا اور سونا:

ترم فقہاء کے نزدیک مختلف کے لئے مسجد میں کھانا چیا اور سونا مباح ہے اور مالک نے اس پر یہ اضافہ کیا ہے کہ جس شخص کے پاس ایسا آدمی نہ ہو جو اس کی ضرورت کی چیزیں یعنی کھانا پانی لائے اس کا عکاف مکروہ ہے، لیکن مختلف مسجد ہی میں سوائے گا، اس لئے کہ سونے کے لئے اس کا بھناؤ نہیں ہے، اور سی سے یہ نہیں یا ہے کہ سونے کے لئے بھنا جائز ہے<sup>(۱)</sup>۔

ب- مسجد میں عقود اور صنعت:

۷۸- اگر اسے اپنے لئے یا اپنے اہل و عیال کے لئے ضرورت ہو تو مسجد میں عقد بیع، عقد کاج، مرہمت کرنا جائز ہے، حنفیہ اور شافعیہ نے اس کی صراحت کی ہے لیکن تجارت کی غرض سے ہو تو یہ مکروہ ہے، اور حنا بد کے رد میں مختلف کے لئے یہ مرہمت جائز نہیں، مگر اس چیز کے سے جو اس کے لئے ضروری ہو، بیع، مرہمت، مرہمت سے باج ہو، یہ اس کے سے باج کھڑ نہ ہو، لیکن اگر وہ اس کے لئے طے کا تو تمام حضرات کے نزدیک اس کا عکاف قاسد ہو جائے گا۔

اور مالک نے یہ کہ نزدیک جائز ہے کہ وہ مسجد کے اندر اپنی مجلس میں پناہ کاج کرے اور اس شخص کا کاج کرے جو اس کی ولایت میں ہے،

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ۲/۲۸۸، الدرر ۱/۵۳۷-۵۳۸، کتاب القناع ۳/۵۶۲، مفتی الکراج ۱/۲۵۷-۲۵۸

نہیں منتقل ہو، نہ لمبی مدت اس میں صرف کرے ورنہ مکروہ ہوگا،<sup>(۲)</sup>۔  
 ۷۹- رخصت نے سراجت کی ہے کہ مسجد میں سامان کا حاضہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، اس لئے کہ مسجد اس جیسی چیزوں سے پائی جاتی ہے<sup>(۳)</sup>۔

۷۹- اور مالک کا مذہب یہ ہے کہ مختلف کے سے ثابت کرنا مکروہ ہے، اگرچہ اس کوئی علم ہو بشرطیکہ یہ وہ ہو اور اگرچہ وہ کوئی چیز نہیں ہے، اگرچہ اس کا ترک نہ ہی بہتر ہے۔

۸۰- راجی سب سے منقول ہے کہ اس کے سے ثوب کے واسطے قرآن کا سنا جائز ہے، البتہ اس کے لئے ایسے جگہ اس مقصد کے سے کہ جو شخص محتاج ہو وہ اس سے پڑھے و رقع اللہ ہے۔

۸۱- شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ مسجد میں سلامی و رتابت جیسی صنعتیں مکروہ نہیں ہیں جب تک کہ اس کی کثرت نہ ہو اور اگر وہ کثرت سے ایسا کرے تو مسجد کے احترام کی وجہ سے مکروہ ہے، سوائے علم کی کثرت کے کہ اس کی کثرت مکروہ نہیں ہے، اس لئے کہ علم کی تعلیم کی وجہ سے وہ حاجت ہے۔

لیکن اگر سلامی و رتابت یہ فراموشت جیسے معاملات باطن و رت پٹے کے لئے اختیار کر لئے تو وہ کم ہی ایوں نہ ہوں مکروہ ہے<sup>(۴)</sup>۔  
 اور حنا بد فرماتے ہیں کہ مسجد میں سلامی، غیر و جیسی صنعت کے ذریعہ کھانا حرام ہے، خواہ یہ عمل کثیر ہو یا قلیل، و رتابت آدمی ایسا کرے یا غیر محتاج سب کا علم ایک ہے<sup>(۵)</sup>۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ۲/۲۸۸-۲۸۹، الدرر ۱/۵۳۸، مفتی الکراج ۳/۵۶۲، کتاب القناع ۳/۵۶۲، مفتی الکراج ۱/۲۵۷-۲۵۸

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۲/۲۸۹

(۳) الدرر ۱/۵۳۸، مفتی الکراج ۳/۵۶۲

(۴) الارصاد ۳/۸۶۳

## اعتکاف ۵۰-۵۱

ج- خاموش رہنا:

۵۰- حنیف کا مذہب یہ ہے کہ اعتکاف کی حالت میں خاموشی کو اگر عروت سمجھ کر اختیار کرے تو یہ مکروہ تحریمی ہے، لیکن اگر اسے عبادت نہ سمجھے تو مکروہ نہیں ہے اس لئے کہ حدیث میں ہے: "من صمت صبحاً" (جو خاموش رہا اس نے نجات پائی)۔

درغیبت، قبیح شعر پر ہے، "وہ سامان و میہ و کی آشپزی سے خاموشی اختیار کرنا واجب ہے۔"

وہ ناجائز فرماتے ہیں کہ خاموشی کے درمیان بے حاصل رہنا ساری شریعت میں نہیں ہے۔ من قیل کہتے ہیں کہ رات تک خاموش رہنا مکروہ ہے، "وہ منقذ و مہمّد کہتے ہیں کہ ظاہر اخبار سے اس کا حرام ہونا معلوم ہوتا ہے اور "اکثانی" میں اسے جزم کے ساتھ کہا گیا ہے، صاحب "الاختیار رات" کہتے ہیں: خاموشی رہنے میں تحقیق یہ ہے کہ خاموشی اگر اتنی بھی ہو کہ واجب کلام بھی چھوٹ جائے تو حرام ہوگی۔ اسی طرح اگر مستحب کلام سے جان و جوار خاموشی اختیار کرے (تو حرام ہے) اور کلام حرام سے خاموشی اختیار کرنا تو واجب ہے اور فتنوں بات سے خاموشی اختیار کرنا مناسب ہے، "اور کوئی خاموش رہنے کی نذر رہے تو وہ سے پور نہیں کرے گا، اس لئے کہ حضرت علیؓ کی حدیث ہے، وہ فرماتے ہیں: "حفظت من السبی سکتۃ امہ قال: لا صمات یوم الی اللیل" (۲) (میں نے نبی ﷺ سے

(۱) حدیث: "من صمت لیلًا..." کی روایت ترمذی نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے نہیں جانتے ہیں مگر ابن ابیہر کے واسطے سے اور ابو عبد الرحمن طبریؓ نے عبد اللہ بن یزیدؓ سے اور ترمذی نے اسے لغزیب و مغریب میں نقل کیا ہے اور کہا کہ ترمذی نے اسے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے و بطریق فیہ روایت کیا ہے اور اس کے تمام راوی ثقہ ہیں (سنن ترمذی ۳/ ۶۱۰ طبع انجولہ لغزیب و مغریب ۵/ ۱۷۰ طبع مطبعہ المسادہ)۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۳/ ۲۹۲ کتاب التکلیف ۳۶۲-۳۶۳ اور حدیث:

یہ بات یا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے لے کر رات تک خاموش نہ رہا جائے)۔

د- کلام:

۵۱- مختلف کے لئے مناسب یہ ہے، "وہ صرف جس بات پر لے اور قرآن کی آیات علم رسول اللہ ﷺ پر اور پڑھنے اور ذکر میں مشغول رہے۔ اس لئے کہ یہ عبادت اور عبادت ہے اور مشغول رسول اللہ ﷺ کی سیرت، انبیاء علیہم السلام کے واقعات اور صالحین کی حکایات کا دل و مذاکرہ کرے۔"

حنیف کہتے ہیں کہ مختلف کے لئے خبر کی بات کے سو کوئی بات کرنا مکروہ تحریمی ہے، اور خبر کی بات وہ ہے جس میں گناہ نہیں۔ مالک کہتے ہیں: ایک "رہنما" "وہ نماز کے علاوہ مری پیر میں مشغول رہنا مکروہ ہے، لیکن اس میں چیز میں کا کرنا مستحب ہے۔"

حنا بلذ فرماتے ہیں کہ لڑائی جھگڑا، ریوڑ و بکواس وغیرہ جیسی لایعنی باتوں سے پرہیز کرنا اس کے لئے مستحب ہے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه" (۱) (آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ لایعنی باتوں کو

"لا صمات یوم الی اللیل..." کی روایت ابو داؤد نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے کی ہے۔ ترمذی کہتے ہیں کہ اس کی اسناد میں محمد بن سعدی الجارکی ہیں۔ بخاری فرماتے ہیں کہ میں اس کے بارے میں کلام کرتے ہیں اور ابن حبان کہتے ہیں کہ انہوں نے خود یہ بات لی ہیں اس سے بچنا ضروری ہے اور حاکمی نے اس حدیث کو رد کیا ہے اور یہ کہ یہ بھی اس کی متابعت نہیں کرتے، اور صاحب عون المعبود فرماتے ہیں کہ یہ حدیث جاریہ ابن عبد اللہ اور اس بن مالک سے مروی ہے اور ابن دہقان نے کوئی ایک چیز نہیں ہے عبادت ہو اور دنیاوی فروعی سے ان کا بقول نقل کیا ہے کہ اس کی اسناد انھیں ہے (عون المعبود ۳/ ۷۲ طبع المکتبۃ فیضیہ القاہرہ ۶/ ۲۳۳ طبع المکتبۃ القاہرہ)۔

(۱) حدیث: "من حسن إسلام المرء تركه ما لا يعنيه..." کی روایت



## اعتماد

دیکھئے "عتماد"۔

## اعتیاض

تعریف:

۱- اعتیاض کا معنی لغت میں عوض میں ہے اور اعتیاض کا معنی عوض طلب کرنا ہے<sup>(۱)</sup>۔

اس لفظ کا فنی استعمال بھی اسی معنی میں ہے اور فقہاء بھی اعتیاض کا اطلاق عوض لینے پر بھی کرتے ہیں۔

## اعتناق

دیکھئے "معانہ"، "مراقبہ"۔

اجمالی حکم:

۲- اعتیاض اس نوعیت کے تصرفات میں سے ہے جو فی جملہ جوڑ کے طور پر مشروع ہے، جب کہ وہ یہ شخص کی طرف سے ہو جو تصرف کا اہل ہو، وہ کسی چیز میں جو جس میں تصرف کرنا اس کے سے جائز ہے، اسے ان امور کے میں تصرف کرنا خلاف شرع ہے، جو ان کے ساتھ وہ سے کا حق تعلق ہے، اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنْكُمْ" (۱) (۲)۔  
ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال کا حق طور پر مت کھاؤ؛ لیکن کوئی تجارت ہو جو باہمی رضامندی سے ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔  
اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: "فَإِنْ أَرْضِعْ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ

## اعتیاد

دیکھئے "عادت"۔

(۱) المصباح المفہر، ج ۱، ص ۱۸۷، (عوض)۔

(۲) سورۃ النساء، ۲۹۔

### انتیاض ۳

انجورھن“ (۱) (پھر اگر وہ عورتیں تمہارے لئے دھوہ پلاویں تو تم اس کو اللہ سے دے دو)۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ”فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهَا فِیْمَا افْعَلَتْ بِهِ“ (۲) (تو دونوں پر کوئی گناہ نہ ہوگا اس میں جس کو دے کر عورت اپنی جان چھڑا لے)۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: ”فَكَذَّبُوهُمُ اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْهِمْ حَیْرًا“ (۳) (تو ان کو مکاتب بنادیا اگر وہ اس میں بہتری پائیں)۔ اور نبی ﷺ کا یہ قول ہے: ”الصلح جائز بین المسلمین اِلا صلحاً حرم حلالاً“ (۴) (مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے سوائے اس صلح کے جو کسی حلال کو حرام یا کسی حرام کو حلال کرے)۔

ورعیت کا تقاضا ہے کہ باہمی تعاون کی خاطر یہ عبادت ہو اور اس سے بھی کہ انسان کی ضرورت اس چیز کے ساتھ متعلق ہوتی ہے جو اس کے ساتھی کے پاس ہے اور وہ عوض کے بغیر اسے نہیں دے سکتا۔

(۱) سورہ طلاق ۶۱۔

(۲) سورہ بقرہ ۲۴۹۔

(۳) سورہ نور ۳۳۔

(۴) حدیث: ”الصلح جائز بین المسلمین اِلا صلحاً حرم حلالاً“ اور اعلیٰ حوالہ کی روایت ترمذی اور ابن ماجہ نے حضرت عمرو بن موملہ رضی اللہ عنہ سے کی ہے اور ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور حاکم اور ابن حبان نے اس کی روایت حضرت ابو یوسف سے کی ہے اور ترمذی نے اس حدیث کے صحیح قرار دینے میں متفقہ کیا گیا ہے اس لئے کہ اس کی اسناد میں کثیرین عبد اللہ ہیں اور وہ بہت ضعیف ہیں۔ اسی طرح حاکم اور ابن حبان کی اسناد میں کثیرین روایت ہیں اور اس کی روایت کوئی نے ضعیف قرار دیا ہے اور دوسرے لوگوں نے بھی۔

شوکانی نے حدیث کے مختلف طرق کو ذکر کرنے کے بعد کہا کہ یہ بات متفق نہیں ہے کہ مذکورہ احادیث وہ طرق میں سے بعض بعض کے متاجز ہیں۔ لہذا اس کی کم سے کم وجہ کی حالت یہ ہے کہ وہ متن جس پر تمام سندیں جمع ہیں وہ متن ہو نہ تھ لاہودی ۵۸۳-۵۸۵ تاریخ کردہ المکتبۃ النقیبۃ، متن ابن ماجہ ۸۸۴-۸۸۸ طبع عینی النسخ، المستدرک ۲۹۲-۲۹۴ مؤلف ابن حبان ۲۹۱-۲۹۲ تاریخ کردہ رکتبۃ النقیبۃ، نیل الاوطار ۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹ طبع دار الفکر۔

اور لوگوں کی ضرورت کی رعایت عفو کی مشروعیت میں اصل ہے (۱)۔ اور کبھی اس کے بارے میں شرعی احکام پیش کرتے ہیں۔ پس عوض لینا بھی واجب ہوتا ہے، مثلاً اگر وہ بی بی یا کسی یا مکتب کا نگران اس چیز میں سے کوئی چیز نکالیں جو اس کے قبضہ میں ہے تو اس پر اس کا عوض لینا واجب ہے، اس لئے کہ تمہارے اس کے لئے ممنوع ہے (۲)۔

اور کبھی عوض لینا مستحب ہوتا ہے، مثلاً اس پر کسی قسم کھانے والے کی بات کو (عوض لینے کے سلسلہ میں) قبول کرنا جس میں کوئی ضرر نہیں ہے، اس لئے کہ کسی کی قسم پوری کروینا مستحب ہے (۳)، اور کبھی حرام ہوتا ہے، مثلاً شراب اور خنزیر کی قیمت اور زنا کا معاوضہ اور کابین کی قیمت یا اور جیسے مصیعوں پر اللہ تعالیٰ نے (۴) اور کسی طرح ہر دو معاوضہ جو شارع کے حکم کے خلاف ہو۔

اور جیسے کہ خلع کا بدل لینا اگر شوہر نے اسے مجبور کیا ہو، یعنی اس نے اسے خلع کرنے کے لئے ٹک کیا ہو اور بیوی کی طرف سے کوئی سبب نہ پایا گیا ہو (۵)۔

وہ چیزیں جن میں عوض جاری ہوتا ہے اور اس کے اسباب:

۳- عوض عبادت میں جاری ہوتا ہے جس کا انسان مالک ہو۔

(۱) منتقى الاذات ۱۲۰/۲، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳،

## اعتراض ۴-۵

خود دوسری ہو یا دین یا منفعت ہو یا کوئی حق، بسبب کہ یہ بیعت کے  
عقود اور معاہدات کے موافق ہو۔

عوض دراصل عتق و بیعت سے سبب ہوتے ہیں، اس لئے کہ عتق،  
یعنی اس کے اسباب ہیں اور اصل یہ ہے کہ اسباب پر مسببات مرتب  
ہوتے ہیں۔

درعوض لیا اس عقد کے واسطے سے مکمل ہوتا ہے جو فریقین کے  
درمیان ہوتا ہے اور اس کو عقود معاہدات کہا جاتا ہے جس میں عقد ملک  
پر مکمل ہوتا ہے جیسے بیعت یا منفعت مکمل ہوتا ہے جیسے کرایہ اور مزدوری  
اور اس میں سے بعض وہ ہے جو ہر عقد کے ضمن میں پورا ہوتا ہے  
جیسے صلح اپنے مشہور اقسام کے ساتھ اور جیسے اب کامیاب رہا۔

درعوض لئے کر ساتھ کرنا بھی اسی میں شامل ہے جیسے صلح اور غلام  
کو مکاتب بنانا اور ان حقوق کا عوض لیا جو نہ بین ہیں نہ دین نہ نہ  
منفعت، جیسے کہ تقاسم حاجت، قرنی کہتے ہیں کہ ہر ایک لوگوں کے  
تفرقات یا تو غل میں یا اسقاط وغیرہ۔

درغل کی ایک قسم وہ ہے جو میان میں عوض کے ساتھ ہو، جیسے کہ  
بیعت اور قرض یا منافع میں عوض کے ساتھ ہو، جیسے کہ اجارہ اور اسی میں  
مساقات، مضاربہ، مزارعت اور مزدوری، غل ہے اور ہر قسم  
وہ ہے جو بغیر عوض کے ہو جیسے کہ مدیہ اور بیعتیں وغیرہ۔

دراسقاط یا تو عوض کے ساتھ ہوتا ہے، جیسے کہ صلح اور مال لئے کر  
معاف کرنا اور مکاتب بنانا یا بغیر عوض کے ہوتا ہے، جیسے کہ دیون سے  
بری کرنا (۱)۔

معاہدات کی اقسام:  
۴- معاہدات کی دو قسمیں ہیں:

الف- معاہدات غیر مٹھہ اور یہ وہ ہیں جن میں فریقین کی طرف  
سے مال مقصود ہوتا ہے، اور مال سے مراد وہ ہے جو منفعت کو بھی شامل  
ہو، مثلاً بیع، اجارہ۔ ان عقود میں عوض کے فاسد ہونے سے عقد فاسد  
ہو جاتا ہے۔

ب- معاہدات غیر مٹھہ اور یہ وہ ہیں جن میں مال صرف ایک  
جانب سے مقصود ہوتا ہے، جیسے کہ صلح، اس میں عوض کے فاسد ہونے  
سے عقد فاسد نہیں ہوتا (۱)۔

درعقود معاہدات (خواہ وہ مٹھہ ہوں یا غیر مٹھہ) ان میں سے  
ہر ایک کے کچھ ارکان اور خاص شرائط ہیں جنہیں ان کے ابو اس میں  
دیکھا جائے۔

عوض لینے کی اجمالی شرائط:

۵- معاہدات مٹھہ والے عقود میں فی الجملہ درج ذیل امور کا پورا  
جانا ضروری ہے:

الف- یہ کہ محل عقد ان چیزوں میں سے ہون پر عقد کے تقاضے  
کی تہیہ ممکن ہو اور وہ اس کی صلاحیت رکھتا ہو کہ عقد کے پورے اس کو  
حاصل کیا جائے، لہذا ایسی چیز کا عوض بجا نہیں جو محل عقد بننے کے  
لائق نہ ہو، جیسے کہ مرد، درخت، اور نہ معدوم چیز کا معاوضہ بجا نہیں  
ہوتا جیسے کہ بچہ یا بچہ (جو ابھی پیدا نہیں ہو ہو)، مرد یا بچہ یا بچہ کا  
عوض بجا نہیں ہے، جیسے کہ گھاس، اور نہ معصوم پر جارہا درست ہے،  
اسی طرح اس جیسی اور کی چیزیں۔

ب- یہ کہ محل عقد ایسے غرض سے خالی ہو جو ربح اور خیر کا  
(۱) المحوری القواعد ۲/۳۰۳-۳۰۴، ۵۸۶-۵۸۷، اعلام المتقیین ۲/۳۰۳۔

(۱) لہ حیرۃ ص ۵-۵۳ شائع کردہ وزارت دارالافتا و کتب، المحوری القواعد  
۳۲۷-۳۲۸ شائع کردہ وزارت دارالافتا و کتب۔

## انتیاض ۶-۷

با حث ہن متا ہو لہد قبضہ سے اگا ہو یا ہن گاہا ہو اہت اور پانی میں  
چھلی پر و رضا میں پردہ پر عقد معاوضہ کرنا جائز نہیں، اور انی طرح کی  
وہمی شیا۔

ن۔ یہ عقد ربو سے خالی ہو۔

گذشتہ تمام مسئل میں معاوضہ اور جس کا وہ معاوضہ ہے، دونوں کا  
حکم یکساں ہے (۱)۔

اس کی تفصیل و فرہ و زیات پر تہیق میں فقہاء کے، ربین  
ذائف کا ہونا اور رب کی راء کا لگ ہونا بھی ہے، چنانچہ کا مانی  
فرماتے ہیں: مطلق معاوضات میں عوض کبھی مین ہوتا ہے، کبھی  
دین ہوتا ہے، کبھی منفعت ہوتا ہے مین بعض حالات میں بعض  
عوض میں قبضہ ہوتا ہے، بعض حالات میں شرط نہیں ہوتا (۲)۔

مثلاً سوال میں عمرگی کی صفت کا عوض لیا جائز ہے، لیکن سوال  
ربو یہ میں خذف عقل یہ ساتھ ہے (۳)، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ  
کا رشا و ورو ہے: ”جوتھا و ردینھا سواء“ (۴) (ان کا عمرہ اور  
گھٹی دونوں برابر ہے)، اس لئے سوال ربو یہ کے علاوہ اصل کی

(۱) البدیع ۵/۳۸ اور اس کے بعد کے صفحات، حاشیہ ابن ماجہ ج ۳، ۶۵۳،  
الہدیہ ۳/۶۱، ۴۳۱، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، طبع سوم اعلیٰ، مخ الجلیل  
۴/۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱ اور اس کے بعد کے صفحات، اہلب  
۲/۶۸ اور اس کے بعد کے صفحات، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳

## اختیاض ۸، اُججی ۱-۲

ہے:

الف۔ اللہ تعالیٰ کے حق کا عوض لینا جائز نہیں، مثلاً حد زنا اور سد شرب خمر (۱)۔

ب۔ دوسرے کے حق کا عوض لینا جائز نہیں، جیسے کہ چھوٹے بچے کا نسب (۲)۔

ج۔ جمہور فقہاء (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی) کی رائے یہ ہے کہ ان حقوق کا عوض لینا جائز نہیں جو زائد ضرر کے لئے ثابت ہیں اور یہ وہ حقوق ہیں جنہیں مسیہ کے برہنہ ایک حقوق خمر و نباحا مانا ہے۔ جیسے کہ حق شفعہ اور بیوی کا اپنی باریابی کی سوکن کو مہر کرنا اور مالکیہ کے نزدیک یہ جائز ہے (۳) دیکھئے: ”الوقایہ“۔

بحث کے مقدمات:

۸۔ عوض لینے کا ذکر فقہ کے بہت سے جواب میں آتا ہے، مثلاً: حق جاریہ، صبح، عہد اور طلع۔

## اُججی

تعریف:

۱۔ اُججی وہ ہے جو نساہت سے بات نہ کر سکے، خواہ وہ عجم کا آدمی ہو یا عرب کا، اور اُججی وہ ہے جو عرب کی جنس سے نہ ہو، خواہ وہ فصیح ہو یا غیر فصیح، اور اصل لفظ اُججم ہے اور یہ وہ ہے جو فصیح نہ ہو خواہ عربی ہو، پس اُججی میں یائے نسبی تاکید کے لئے ہے، اس کی جمع ”اُججیوں“ ہے، اور عام طور پر اس کا اطلاق غیر عربی پر ہوتا ہے یعنی جو عربی کے علاوہ یا کسی دوسری زبان میں بولتا ہو، (۱) فقہاء بھی اس لفظ کو انہیں دونوں لغوی معنوں میں استعمال کرتے ہیں۔

۲۔ متعلقہ الفاظ:

الف۔ اُججم:

اُججم کا ایک معنی مومن انسان اور جمع ان بھی ہے جو نہ بولے نہ اس کی مونث نما ہے۔

ب۔ لُحان:

وہ عربی شخص جو بات کرنے میں صحت برقرار نہ رکھتا ہو (۲)۔



(۱) الہدایہ ص ۹۳، کتاب القناع ص ۲۰۰، ۲۰۱۔

(۲) الہدایہ ص ۹۳، البدیع ص ۲۸-۲۹۔

(۳) حاشیہ ابن عابدین ص ۱۳، ۵۰، الاشیاء والظاہر لابن نجیم ص ۲۱۲، کتاب القناع ص ۱۰۱، تہذیب الحاج ص ۵، ۲۱۶، ۸۲، تنبیہ الواردات ص ۱۰۳، مجمع المذہب ص ۷۰، ۳۳۔

(۱) المصباح المفید، المغرب، مادہ (عجم)۔

(۲) الاکلیل لابن ابی عمیر، العرب، لکھنؤ، ۱۳۵۰ھ۔



## انجمنی ۳-۵، اُعدار

جمالی حکم:

۳- جمہور فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ انجمنی اور اجمعی طرح عربی بدل سکتا ہو تو اس کے سے دوسری زبانوں میں عجمی نہ ہونا کافی نہیں ہوگا اور دلیل یہ ہے کہ نصوص نے اسی لفظ کا حکم دیا ہے اور وہ عربی ہے اور دوسری دلیل یہ ہے کہ بنی علیہ السلام نے اس سے بدل نہیں کیا ہے۔

اور امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ ”چند اجمعی عربی ہوتا ہو چھ بھی غیر عربی میں عجمی اس کے لئے کافی ہو جائے کی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ قلوب ہے: ”وہ کما سمعہ دینہ فصلی“ (۱)۔

اور غیر عربی میں عجمی کہنے والے بھی اپنے رب کا دُرِ یابین اس کے سے یہاں کر دے۔

نہیں اگر انجمنی عربی میں اجمعی طرح تلفظ نہ کر سکتا ہو اور اس کے بولنے پر قادر نہ ہو، تو جمہور فقہاء کے نزدیک اس کے لئے اپنی زبان میں عربی سے اس کے معانی کا ترجمہ کرنے کے بعد عجمی کہنا کافی ہے، جیسا کہ ثانیہ اور حنا بلہ نے اس کی صراحت کی ہے، خواہ وہ کوئی بھی زبان ہو، اس سے کہ عجمی اللہ تعالیٰ کا دُرِ یابین ہے اور اللہ تعالیٰ کا دُرِ یابین میں حاصل ہوتا ہے، لہذا غیر عربی زبان عربی کا بدل ہے۔ لیکن اس پر اس کا سیکھنا لازم ہے۔

”رہا لکھ کا مذہب“ ”رہا مذہب کا ایک قول یہ ہے کہ اگر وہ عربی میں عجمی کہنے سے عاجز ہو تو اس سے ساتھ ہو جائے کی اس میں طرف سے نماز میں داخل ہوئے کی نیت کافی ہو جائے کی (۲) نماز کے تمام اذکار یعنی شہد، قنوت، ”علاء“ رکوع، سجود کی تسبیحات میں یہی اختلاف ہے۔

۴- ”قرآن“ کی قرأت کے بارے میں جمہور کا مسلک یہ ہے کہ

غیر عربی میں اس کی تلاوت جائز نہیں، بخلاف امام ابو حنیفہ کے و قلوب معتقد یہ ہے کہ اسوں نے اپنے صاحبزادوں کے قلوب کی طرف رجوع کر لیا تھا، اور عدم جواز کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: ”بَلَا نَسْلَاهُ قُلُوبَنَا عَرَبِيًّا“ (۱) (جس شک ہم نے اتارا ہے قرآن عربی زبان میں)۔

”عدم جواز کی دوسری دلیل یہ ہے کہ قرآن کا لفظ اور معنی دونوں معجزہ ہے، اس آیت سے بدلایا جائے تو وہ پے نظم سے نکل جائے گا اور قرآن ماقی نہیں رہے گا بلکہ وہ اس کی تفسیر ہو جائے گی۔ یہ حکم تو نماز میں ہے، اور غیر نماز میں بھی یہی حکم ہے، لہذا قرآن کے معانی کا ترجمہ پڑھا جائے تو اس کلام قرآن نہیں کہا جائے گا (۲)۔

اس کی تفسیل ”صلاۃ“ ”قرآن“ ”قرآن“ کی اصطلاح کے دلیل میں آئے گی۔

### بحث کے مقامات:

۵- مقام اس مسئلہ کی تفسیل عجمی تحریر اور نماز میں قرآن کی قرأت پر کام کرتے ہوئے دُرِ یابین ہیں، اور غیر عربی میں طلاق دینے کے مسئلہ سے وہ اس کے باب میں بحث کرتے ہیں اور انجمنی زبان میں کوئی دینے کی بحث ”شہادت“ کے ذیل میں کرتے ہیں۔

## اُعدار

دیکھئے ”اُعدار“۔

(۱) سورہ یوسف ۲۸۔

(۲) الفتاویٰ الہندیہ ۱/۱۹۸، لوط ۱/۲۷۱، اقصیٰ ۵/۵۸۶۔

(۱) سورہ اقل ۱۵۔

(۲) الفتاویٰ الہندیہ ۱/۱۹۸، طبع المکتبۃ الاسلامیہ، لوط ۱/۵۵۸، طبع مباحہ الدوسری ۳/۳۳۳، اقصیٰ ۱/۱۹۸، طبع المکتبۃ الاسلامیہ، لوط ۱/۲۷۱، طبع المباحہ۔

کیا جائے گا تو قاضی اسے اس شخص کے بارے میں جو اس کے خلاف اس حق کی وہی دے اعذار اور آگاہ کرے گا<sup>(۱)</sup>۔

متعلقہ الفاظ:

الف- اعذار:

۲- اعذار کا معنی پہنچانا ہے، اور اکثر اسے ڈرانے کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ”وَأَنذَرْتَهُمْ يَوْمَ الْأَذْفَةِ“<sup>(۲)</sup> (اور آپ ان کو ایک قریب آنے والی مصیبت کے دن سے ڈرایے)، یعنی ان لوگوں کو اس دن کے عذاب سے ڈرا دینے<sup>(۳)</sup>، پس یہ اعذار کے ساتھ اس بات میں جمع ہوتا ہے کہ ان دنوں میں سے ایک میں ڈرنے کے ساتھ بچنے کا مفہوم پیدا ہوتا ہے، لیکن اعذار میں مباذہ ہے۔

ب- اِذْءَام:

۳- اِذْءَام: اِذْءَام کا مصدر ہے، کہا جاتا ہے: ”أَعْمَنَهُ الْخَبْرُ“ یعنی میں نے اسے خبر سے آگاہ کر دیا۔  
پس یہ اعذار کے ساتھ اس بات میں جمع ہوتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک میں تعارف کرنا ہے، لیکن اعذار میں مباذہ ہے۔

ج- اِذْءَاغ:

۴- اِذْءَاغ اِذْءَاغ کا مصدر ہے اور اس سے اسم اِذْءَاغ ہے اور وہ پہنچانے کے معنی میں ہے، کہا جاتا ہے: ”أَعْمَهُ الْمَسْلَمُ“ یعنی میں

(۱) لمصباح المیزان، ج ۱، ص ۱۶۰، تہذیب الفروق

۱۳۹۳ھ

(۲) سورۃ انفار ۱۸

(۳) لمصباح المیزان: ۱۶۰ (مطالعہ)

## اعذار

تعریف:

۱- لغت میں اعذار کا ایک معنی مباذہ ہے، کہا جاتا ہے: ”اعذار لوی الامر“، یہ اس وقت بولتے ہیں جب کوئی کسی معاملے میں مباذہ کرے، اور عربی مثل ہے: ”اعذار من اندو“، یہ اس شخص کے لئے کہا جاتا ہے جو کسی خوفناک امر سے ڈرائے تو اودود: رے یا نہ ڈرے، اور اعذار کا معنی عذر والا ہو گیا بھی آتا ہے، اسی معنی میں ن کا یہ قول ہے: ”اعذار من اندو“، اور ”عذرت العلام والحدایہ عذرو“ کا معنی ہے میں نے غلام اور باندی کا تختہ کیا، ”لہو معدور“ (تو وہ تختون ہے)، اور اعذار وہ اس مفہوم میں بھی استعمال ہوتا ہے، اور اعذار اس کھانے کو بھی کہتے ہیں جو کسی پیش آنے والی خوشی کے موقع پر بنایا جاتا ہے، اور کہا جاتا ہے کہ وہ خاص طور پر تختہ کا کھانا ہے، اور وہ مصدر ہے اسی نام سے موسوم ہے، کہا جاتا ہے: ”اعذار اعذار“ جب کہ وہ خاص کھانا بنائے۔

اور اس کا عطاء جی معنی بھی ساتھ معافی سے الگ نہیں ہے۔

بن سہل کہتے ہیں: اعذارہ عذر میں مباذہ کرنا ہے، ہر ای مفہوم میں ہے: ”اعذار من اندو“ یعنی جس نے تمہاری طرف آگے بڑھ کر تمہیں ڈرایا اس نے اعذار میں مباذہ کیا، ہر ای معنی میں قاضی کا اعذار ہے یعنی کسی شخص پر ایسا حق ثابت ہو جو اس سے وصول

## اعذار ۵-۹

اور اس بحث میں کلام اس اعذار کے ساتھ خاص ہے جو عذر کے ختم کرنے میں مبالغہ کے معنی میں ہے، اور ختم یا اس کھانے کے معنی میں جو کسی چیز آنے والی خوشی کے موقع پر بنایا گیا ہو تو اس دونوں موضوع پر کلام کے لئے دیکھا جائے (خاں اور ولیمہ) کی اصطلاح۔

### شرعی حکم:

۸- اعذار کے مواقع متعدد ہیں اور اس کا کوئی ایک حکم نہیں ہے جو ان سب کو جامع ہو لیکن دونی احمد مطلوب ہے، ہر اس کا حکم اس کے متعلق کے اعتبار سے الگ الگ ہوتا ہے، چنانچہ بعض فقہاء بعض مواقع پر اسے واجب قرار دیتے ہیں اور بعض فقہاء اسے مستحب سمجھتے ہیں اور بعض اسے ممنوع قرار دیتے ہیں، تفصیل درت دلیل ہے۔

### شرعیہ کی دلیل:

۹- اعذار کی مشروعیت کے سلسلہ میں اصل سورہ ہرہ میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا" (۱) (اور ہم نہیں دیتے جب تک کسی رسول کو نہیں بھیج لیتے)، سورہ نمل میں مدد کے قصے میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: "لَا عَذَابَ إِلَّا لِلْمُذِلِّينَ" (۲) (میں اس کو سخت سزا دوں گا یا اس کو دُعا کر دوں گا یا وہ کوئی صاف حجت میرے سامنے پیش کرے)۔

پہلی آیت سے استدلال اس طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی امت کو عذاب سے اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک کہ ان کے پاس رسول بھیج کر انہیں ڈراندے اور (حقیقت سے) بخیر نہ کر دے، اور جسے دعوت نہیں پہنچی وہ عذاب کا مستحق نہیں ہے۔

(۱) سورہ ہرہ ۱۵۔

(۲) سورہ نمل ۲۱۔

نے سے عام پہنچایا، پس وہ اعذار کے ساتھ اس بات میں جمع ہوتا ہے کہ اس میں سے ہر ایک میں اس چیز کا پہنچانا ہے جس کا ارادہ کیا جائے، لیکن اعذار میں مبالغہ ہے۔

### تحدیر:

۵- تحدیر کا معنی کسی کام کے کرنے سے ڈرانا ہے، کہا جاتا ہے: "حذرته الشيء فحذره" جب کہ تم اسے کسی چیز سے ڈراؤ اور وہ اس سے ڈر جائے، پس وہ اعذار کے ساتھ ڈرانے میں جمع ہوتا ہے، اور اعذار اس اعتبار سے منفرد ہے کہ وہ عذر کو ختم کرنے کے لئے آتا ہے (۱)۔

### ۶- رمہال:

۶- رمہال لغت میں لہلہ کا مصدر ہے، اس کا معنی موخر کرنا ہے، اور اصطلاح میں بھی وہ اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے، اور اس کے اور اعذار کے درمیان فرق یہ ہے کہ اعذار کبھی مدت مقرر کرنے کے ساتھ ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا ہے، اور رمہال مدت مقرر کرنے کے ساتھ ہی ہوتا ہے (۲)، اسی طرح رمہال میں مبالغہ کا لفظ نہیں ہوتا ہے۔

### ۷- تکوم:

۷- لغت میں تکوم کا معنی انتظار کرنا اور ٹھہرنا ہے اس کا اصطلاحی معنی بھی یہی ہے، اس لئے کہ فقہاء کے نزدیک اس سے مراد کسی معاملے کا فوراً نہ ہونا ہے بلکہ انتظار کا اطلاق ہر معاملے میں اس کے مناسب معنی پر ہوتا ہے (۳)۔

(۱) انصاری ص ۱۰۰۔

(۲) انصاری ص ۱۰۰۔

(۳) انصاری ص ۱۰۰۔

اور دوسری آیت سے استدلال کا طریقہ یہ ہے کہ اس میں اس بات کی دلیل ہے کہ امام پر واجب ہے کہ وہ اپنی رعیت کا مذکر قبول کرے اور اس کے پوشیدہ اہل کی بنیاد پر ان کے ظلم حال میں نہ ہو ان سے دفع کرے، اس لئے کہ مدد نے سب حضرات سیمان عدیہ السدم سے معذرت کی تو آپ نے، سے نہیں کی (۱)۔

ردت میں اذر (تو بہ کرنے):

۱۰- ردة (ارتداد): اسلام سے تو الیا مٹا پھر جانا ہے (یعنی اسلام کو ترک کر دینا ہے)، کن اہمال کی بنا پر رتہ اور کن اہمال سے رتہ نہیں ہوتا ہے؟ اس سلسلہ میں اختلاف اور تفصیل ہے جسے "لوسدم" اور "ردة" کے عنوان کے تحت دیکھا جائے۔

مرتد سے تو بہ طلب کرنے کا حکم:

۱۱- حنفیہ کا مذہب، شافعیہ کا ایک قول اور امام احمد سے ایک روایت یہ ہے کہ مرتد سے تو بہ طلب کرنا مستحب ہے واجب نہیں، چنانچہ حنفیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص مرتد ہو جائے، مذہب (حنفی) کی رو سے اس پر اسلام پیش کرنا مستحب ہے، اس کے شہکار مارا یا جائے گا اس کو قید کر کے رکھا، جب ہے، "اریک قول یہ ہے کہ تین دنوں تک اس کو قید میں رکھا، مستحب ہے، اور نہ اس پر اسلام پیش یا جائے گا، اور موغور فکر کرے کے سے مہلت طلب کرے، اور اس پر اسلام پیش کرنے سے اس کے شہکار مارا کرے کے بعد اگر وہ مہلت طلب نہ کرے تو اسے اسی وقت قتل کر دیا جائے گا، عین اگر اس کے اسلام قبول کرنے کی امید ہو تو سے مہلت دی جائے، یہ مہلت، بنا ایک قول کے مطابق، واجب ہے، "اریک قول کے مطابق مستحب ہے، یہی ظاہر روایت ہے۔

(۱) نظیر القرطبی ۱۰/۳۳۱-۳۳۲، ۳۳۳، ۱۸۹، ۱۸۸، ۱۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۸۴، ۱۸۳، ۱۸۲، ۱۸۱، ۱۸۰، ۱۷۹، ۱۷۸، ۱۷۷، ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۱، ۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۷، ۱۶۶، ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔

"ارأر دو، بار و مرتد ہو جانے پھر تو بہ کرے تو امام اس کی پٹائی کرے گا اور اس کو چھوڑے گا، اور اگر سہ بارہ مرتد ہو جائے تو امام اس کی سخت پٹائی کرے گا اور اس وقت تک قید کر کے رکھے گا جب تک کہ اس پر تو بہ کے آثار ظاہر نہ ہوں اور یہ نہ محسوس ہو کہ وہ مخلص ہے، پھر اسے رہا کر دیا جائے گا، پھر اگر وہ دوبارہ مرتد ہو جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی سلوک یا جائے گا۔

لیکن ابن عابدین نے فتاویٰ خانیہ کے کتاب احمد کے مقرر سے لکھی کی طرف منسوب بقول نقل یا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سے مایا تو بہ طلب سے قتل یا جائے گا، اس سے کہ حدیث ہے: "من بدل دینہ فقتلہ" (۱) (جو شخص دین بدلے اسے قتل کر دو)، اور اس پر اسلام پیش کرنے سے قبل اسے قتل کرنا مکروہ تفریحی ہے، اس پر اسلام پیش کرنے سے قبل اسے قتل کر دیا تو ضمان نہیں ہے، اس لئے کہ غر اس کے قتل کو مباح کرنے والا ہے۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ تو بہ طلب کرنا واجب نہیں ہے ان کی دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "من بدل دینہ فافتنہ" (جو شخص دین بدل دے اسے قتل کر دو) اور آپ ﷺ نے اس سے تو بہ طلب کرنے کا ارشاد نہیں فرمایا۔

مالکیہ کا مذہب، شافعیہ کا متعدد قول، مرتد کا مذہب یہ ہے کہ مرتد سے تو بہ طلب کرنا واجب ہے، جب تک اس سے تو بہ طلب نہ کی جائے اسے قتل نہیں یا جائے گا، اور مالکیہ، حنفیہ کے ایک قول کی رو سے تو بہ طلب کرنے کی مدت تین دن تین رات ہے، اور مالکیہ میں سے ابن القاسم کا قول ہے کہ اس سے ایک دن میں تین مرتبہ تو بہ طلب کی جائے گی، اور مالکیہ نے فرمایا کہ تین دن ثبوت کے

(۱) حدیث: "من بدل دینہ فافتنہ" کی روایت بخاری (بخاری ۱۰/۱۸۹، ۱۸۸، ۱۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۸۴، ۱۸۳، ۱۸۲، ۱۸۱، ۱۸۰، ۱۷۹، ۱۷۸، ۱۷۷، ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۱، ۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۷، ۱۶۶، ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔



در حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ مرتدہ عورت کو قید اور مار کے ذریعہ اسلام پر مجبور کیا جائے گا، قتل نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "لا تَقْتُلُوا امْرَأَةً" (۱) (کسی عورت کو قتل نہ کرو)۔

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اسے اصلی کفر کی وجہ سے قتل نہیں کیا جاتا ہے، لہذا بعد میں طاری ہونے والے کفر کی بنا پر بھی قتل نہیں کیا جائے گا۔ اور مالکیہ کے نزدیک تفصیل ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ اسلام کی طرف رجوع نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے گا، لیکن قتل سے قبل ایک حیض کے ذریعہ رحم کا خالی ہونا معلوم کیا جائے گا اس اندیشہ سے کہ وہ حاملہ ہو جس پر توہم طلب کے جاہ کے رہائے میں اسے حیض ہونے سے قوت پد کے ٹھہرے ہوئے کا انتظار کیا جائے گا، جس وقت وہ عادتوں میں سے مختصر مدت کا انتظار کیا جائے گا، اور اگر اسے حمل ظاہر ہو جائے تو صبح حمل تک اسے موخر کیا جائے گا (۲)۔

اور مذکورہ بالا تفصیل کا تقاضا یہ ہے کہ اگر ثلاثہ کے نزدیک مرتدہ سے توہم طلب کی جائے گی، اگر وہ اسلام کی طرف رجوع کر لے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا، اور حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ اسے قید اور مار پیٹ کے ذریعہ اسلام کی طرف رجوع کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔

(۱) حدیث: "لا تَقْتُلُوا امْرَأَةً" کی روایت بخاری نے حضرت ابن عمرؓ سے درج ذیل الفاظ کے ساتھ کی ہے: "وجدت امرأة مفضولة في بعض معادي رسول الله ﷺ فبھی رسول الله ﷺ ہی قتل النساء و مصنف تاریخ امری ۱۶/۱۳۸ طبع انقرہ)۔

(۲) قلیوبی و میرہ ۳۷۷/۱۳۸ طبع المیاض، شرح الکبیر ۳۷۷/۳۸۸، مبین الکام ۲۲۸۔ اور کتب کی رائے یہ ہے کہ دوسرے مذاہب کے قواعد میں جیسے حکم کے خلاف نہیں ہیں، اور کتب کی رائے یہ ہے کہ عورت پر حد قائم کرنے سے قبل اس کی تحقیق کر لینا مناسب ہے کہ عورت حمل سے حاملہ ہے۔

جہاد میں اسلام کی دعوت کا پہنچانا:

۱۴- حربی و کفار میں جو بلاد کفر میں مقیم ہوں اور مسلمانوں کے ساتھ ان کی کوئی سبب نہ ہو (۱) جس میں وہ لوگ ہیں جن سے باتفاق قتلاء جنگ کی جائے لی اس سے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا يَكُونَ هُمْ قُتْلًا وَيَكُونَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ" (۲) (اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کفار (مقید) کو قتل نہ ہو جائے اور دین مارا کا سارا اللہ ہی کے لئے ہو جائے)۔

اس سے جنگ کرنے کی شرط تک دعوت کا پہنچنا ہے، لہذا اس سے قبل اس سے جنگ نہ جاز نہیں، اور یہ یہ معاملہ ہے جس پر مسلمانوں کا اتفاق ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا" (۳) ("ہم کبھی سزا نہیں دیتے جب تک کہ ہی رسول کو صحیح میں لیتے، لیکن اگر ان سے بار بار جنگ ہو تو کیا انہیں بار بار دعوت دینا واجب ہے؟ تو جہور کا مذہب یہ ہے کہ ہر بار دعوت دینا واجب نہیں بلکہ تحب ہے۔

کاسانی لکھتے ہیں: لڑائی کی حالت میں اور دشمن سے مذہب بھڑ کے وقت مجاہدین پر پہلے کیا کرنا واجب ہے تو اس معاملہ میں دو صورتیں ہوں گی: یا تو انہیں دعوت پہنچ چکی ہوگی یا نہیں پہنچی ہوگی، پس اگر ان تک دعوت نہ پہنچی ہو تو ان پر ضروری ہے کہ پہلے دعوت سے سلام کی طرف دعوت لی بہتہ آریں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "ادْعِ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَحَادِثِهِمْ بِالنُّصْحِ هِيَ أَحْسَنُ" (۴) (آپ اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت

(۱) المصباح المیزر۔

(۲) سورہ انفال ۳۹۔

(۳) سورہ مائدہ ۵۵۔

(۴) سورہ نحل ۱۲۵۔

اور چھٹی سیاحت کے ذریعہ یہ امر ان سے اچھے طریقے پر بحث کیجئے)۔ دعوت سے قبل س کے لئے جنگ کرنا جائز نہیں، اس لئے کہ محض عقل کی بنیاد پر یہاں لانا دعوت کے پہنچنے سے قبل امر چہ ان پر واجب ہے اور یہاں سے باز رہنے کی وجہ سے وہ قتل کے مستحق ہیں، مین اللہ تبارک و تعالیٰ نے رسول علیہ السلام کو بھیجئے اور ان تک دعوت کے پہنچنے سے قبل پہ فضل و مساں کی وجہ سے ان سے جنگ کرنے کو حرام قرار دیا ہے تاکہ ان کا عذر ہانکلیہ تم ہو جائے۔ اگرچہ حقیقت میں س کے پاس کوئی عذر نہیں ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے وہ قتل و لال قائم کر دیے ہیں کہ اگر وہ اس پر صحیح طور پر غور و فکر کریں اور سوچیں تو وہ اپنے وہ اللہ تعالیٰ کا حق پہچان میں مین اللہ تعالیٰ نے رسولوں (علیہم الصلوٰۃ والسلام) کو بھیج کر ان پر فضل فرمایا تاکہ ان کے سے عذر کا شبہ باقی نہ رہے اور وہ یہ نہ کہہ سکیں: ”دہنا لو لا اوسلنت انہما رسولاً فتبعنا تک“ (۱) (اے ہمارے رب آپ سے ہمارے پاس کوئی رسول کیوں نہیں بھیجا تھا کہ ہم آپ کے احکام پہ چلتے)، اگرچہ حقیقت میں نہیں یہ کہنے کا بھی حق نہیں ہے جیسا کہ ہم سے وہ یہ نہ آیا، اور مری یہ ہے کہ قتال جو امت کو فرض نہیں ہے بلکہ اسلام کی طرف دعوت دینے کے لئے ہے۔

دو دعوتیں دو قسم کی ہیں: ایک دعوت ہاتھ کے ذریعہ ہے اور دوسری جنگ ہے، اور دوسری دعوت بیان یعنی زبان کے ذریعہ ہے، اور یہ تبلیغ کے ذریعہ ہے، اور دوسری دعوت پہلی کے مقابلہ میں ریاد و آسان ہے، اس سے کہ جنگ میں جاں، نفس، مال کو خط و میں انا ہوتا ہے، تبلیغ، ملی دعوت میں س میں سے کوئی خط و میں ہوتا، جس امر دونوں میں سے مسلمان دعوت کے ذریعہ مقصد حاصل ہو سکتا ہو تو اسی سے بند کرنا لازم ہوگا، یہ اس صورت میں ہے جب کہ اس تک دعوت

نہ پہنچی ہو، اور اگر ان میں دعوت پہنچ چکی ہو تو تجزیہ دعوت کے بغیر اس کے لئے جنگ شروع کرنا جائز ہے، اس بنا پر جسے ہم نے یہاں رد کیا کہ حجت لازم ہے اور حقیقت میں عذر قائم ہے، اور عذر کا شبہ ایک مرتبہ تبلیغ کرنا، پہنے کی وجہ سے تم ہو گیا مین اس کے باوجود فضل یہ ہے کہ وہ تجزیہ دعوت کے بعد ہی جنگ کا آغاز کریں س سے کہ فی اہلہ قہولیت کی امید ہے۔ ”روایت ہے کہ: ”ان رسول اللہ ﷺ لم یکن یقاتل الکفرۃ حتی یدعواہم لی الاسلام“ (۲) (رسول اللہ ﷺ ہزاروں سے اس وقت تک جنگ نہیں کرتے تھے جب تک کہ وہ انہیں اسلام کی دعوت نہ دیتے)، جب تک آپ ﷺ انہیں پہلے بار بار دعوت دے چکے ہوتے تھے، اس سے پتہ چلا کہ تجزیہ دعوت سے ابتدا کرنا افضل ہے، پھر اگر مسلمان میں سام کی دعوت دیں تو اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو ان سے جنگ نہیں کریں گے، اس لئے کہ نبی ﷺ کا قول ہے: ”سرت س قاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ، فاداء فالوہا عصموا صی دماءہم و اموالہم الا بحقہا“ (۲) (مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کا اقرار نہ

(۱) حدیث: ”ان رسول اللہ ﷺ لم یکن یقاتل الکفرۃ حتی یدعواہم لی الاسلام“ کی روایت احمد و طبرانی نے اس لفظ کے ساتھ کی ہے: ”انہما رسول اللہ ﷺ فوما حتی یدعواہم“، مسند احمد کے نقل احمد شاہ کر لکھتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے مگر شیخ نے مجمع الزوائد میں اسے نقل کیا ہے اور کہا کہ احمدی بیرونی و طبرانی نے خلف ہندوں سے اس کی روایت کی ہے جن میں سے ایک کے رجال صحیح کے رجال ہیں (مسند احمد بن حنبل تفسیر احمد شاہ کر ۲۱۰۵، ۲۰۵۵، طبع دار المعارف مصر، المجمع المکبیر للنشر ابی ۱۹۵۷، ۳۲ طبع المجمع المصری، مجمع الزوائد ۵/۳۰۴، طبع دار المعارف مصر)۔

(۲) حدیث: ”لم یقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ“ کی روایت بخاری (صحیح البخاری ۵/۲۸۸، طبع المستقر، موسم ۱۳۷۷ھ) طبع المجمع المکبیر للنشر ابی ۱۹۵۷، ۳۲ طبع المجمع المصری، مجمع الزوائد ۵/۳۰۴، طبع دار المعارف مصر)۔

اسے دعوت دی جانے لگی۔ امام احمد فرماتے ہیں کہ: نبی ﷺ جنگ کرنے سے قبل انہیں اسلام کی دعوت دیتے تھے یہاں تک کہ اللہ نے ان کو غائب کر دیا اور اسلام سر بلند ہو گیا اور حق میں کی کوئی جاتا ہوں جسے دعوت دی جائے، دعوت ہر ایک کو پہنچ چکی ہے، پس اہل رہم کو دعوت پہنچ چکی اور انہیں معصوم ہے کہ سب سے بڑا جبار رہا ہے، دعوت تو دنیا کے اسلام میں تھی، اور اگر کوئی دعوت دے تو کوئی حرج نہیں ہے (۱)۔

### باغیوں تک پیغام پہنچانا:

۱۵- باغیوں میں جنہوں نے امام برحق کے خلاف تاویل کے ساتھ تہمت لگائی ہو اور ان کو طاقت و قوت حاصل ہو (۲) مانگنا، مٹا دینا اور ختم کر دینا پر اتفاق ہے کہ اس سے قبل رسالہ جبرائیل میں جب تک کہ امام ان کے پاس کسی ایسے شخص کو نہ بھیجے جو ماتہ اور دین و ظہن اور خیر و برکت ہو، وہ اس سے پوچھ لے گا کہ میں کوئی بات مانگتا ہوں (جس کی وجہ سے وہ لغات پر آمادہ ہیں)، پس اگر وہ کسی ظلم یا شہ کا ذکر کریں گے تو وہ اس کا رد کرے گا، اس پر پیغام پہنچانے کے بعد وہ اہل اہل کریں گے تو وہ انہیں نصیحت کرے گا، اس طور پر کہ وہ انہیں وعظ و نصیحت کے وسیعہ و بار و امام کی حاجت اختیار کرنے کا حکم دے گا، اس امر میں سے مہلت چاہیں گے تو وہ انہیں مہمت دینے کی کوشش کرے گا اور جو اسے بہتر سمجھ میں آئے گا وہ کرے گا، اور یہ سب اس صورت میں ہے جب کہ مولک جنگ میں غلبت نہ کریں، اور اگر وہ جنگ کے لئے غلبت کریں گے تو ان سے جنگ دی جائے گی۔

- (۱) جامع الصغیر ۷/۱۰۰، جامع کردہ الکتاب العربی، الرقاعی ۳، قلیوبہ وغیرہ ۳/۲۸، الدرر السنی ۱/۲۸، السنی ۸/۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴



مرحفیہ فرماتے ہیں کہ انہیں امام کی اطاعت کی دعوت دینا اور ان کے شہادت کو دور کرنا امر مستحب ہے۔ واجب نہیں، لہذا اگر دعوت کے بغیر اس سے امام جنگ کرے تو جائز ہے<sup>(۱)</sup>۔

دعویٰ میں مدعا علیہ کو مہبت دینا:

۱۶- مدعا علیہ یہ شخص ہے جس پر کوئی حق متوجہ ہو یا قمار لیا اور وہ سے ترہواں لوگوں میں سے ہو جن کا قمار صحیح ہے یا اس کے خلاف شہادت پیش کئے جانے کی وجہ سے سب کو فیصلے سے قبل اس کو طلب کیا گیا اور وہ دعویٰ کو دفع کرنے سے عائد رہا ہو یا اس کے خلاف یقین استبراء کے ساتھ شہادت قائم ہو جائے اگر حق کسی میت پر یا کسی غائب پر ہو یا وہ فیصلے کی مجلس سے غائب ہو اور اس پر بینہ قائم ہو جائے یا اس کے خلاف شہادت قائم ہو جائے اور مدعوئی کے جواب سے رنج کرے۔

ورنہ ان کے خلاف فیصلہ کیا جائے ان کی چند قسمیں ہیں: اصل مدعا ہے جو حاضر ہو اور اپنے مدعا نامہ لک ہو۔ موم جو غائب ہو، صغیر اور مجبور عدیہ ہو، موم جو سلیہ ہو اور اس پر ولی مقرر یا یا ہو اور چہارم جو ورثہ ہوں، میت کے مال میں مدعی یم ہوں اور ان میں بائع بھی ہوں اور بائع بھی<sup>(۲)</sup>۔

پس اگر مدعا علیہ مجلس قضا میں حاضر ہو اور مدعوئی پیش یا یا ہو اور دعویٰ کی تمام شرط پائی جا رہی ہوں تو قاضی مدعا علیہ سے اس کے بارے میں جواب طلب کرے گا اور قاضی اس میں اس رشتہ پر چلے گا جو فقہ کی کتابوں میں مدون ہے، پس اگر مدعا علیہ دعویٰ مرد حق کا قمار کر کے لے تو کیا قاضی قمار کے مطابق فوراً فیصلہ کرے گا یا اس

(۱) حاشیہ الدرر ۳۹۹، قلیوبی وغیرہ ۱۷۱، المنی ۸۷۷، حاشیہ ابن ماجہ ۳۹۳  
(۲) شجرة ۱۲/۴۷۲

کے لئے جائز ہے کہ وہ دوسری کارروائی کرے جو جائز ہو جب ہوا جمہور فرماتے ہیں اور امام احمد کی طرف سے بھی یہی صریحت کی گئی ہے کہ مدعا علیہ کو دولت وغیرہ دے بغیر اس کے خلاف اس کے قمار کی بنیاد پر فیصلہ کیا جائے گا<sup>(۱)</sup>۔

اور حنا بلہ میں سے قاضی ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ قمار کی بنیاد پر فیصلہ کرنے کے لئے ضروری ہے کہ قمار پر دو آدمی یا جائے۔ مجلس قضاء سے غائب شخص کو طلب کرنے کے سلسلہ میں اور طلب کرنے کے حکم اور اس کے وقت کے بارے میں اور اس مسافت کے سلسلہ میں بھی جس میں اس کو طلب کیا جائے گا اور اس مدعا علیہ کے سلسلہ میں بھی جس کو طلب کرنا ممکن نہیں ہے، فقہاء کے یہاں کچھ تنسیلات ہیں۔

مثلاً، غائب مالکیہ اور حنا بلہ کی رائے یہ ہے کہ جو شخص مجلس قضا سے غائب ہے اس کے خلاف اس کو طلب نہ جیر فیصلہ نہیں کیا جائے گا۔ اور ثانیہ فرماتے ہیں کہ اس کے خلاف فیصلہ کیا جائے گا، اور طلب کرنے کے وقت اور اس کی کیفیت کے سلسلہ میں مذہب میں اختلاف ہے<sup>(۲)</sup>۔

وہ اسباب جن سے رفع الزام کا موقع دینا ساقط ہو جاتا ہے:

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ۳۹۸، قلیوبی وغیرہ ۳۰۲  
(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۳۹۳، الشیخ ۵۲۰، الشیخ ۳۱۳، شجرة ۱۲/۴۷۲  
۱۳۹۷، المنی ۵۵۵، قلیوبی وغیرہ ۳۰۸، بورکینل کی رائے یہ ہے کہ یہ تفصیلات زمانہ کے من حالات کے قیاس سے ہیں جو ظروف و احوال کے بدل جانے سے بدل جاتے ہیں، مقصد یہ ہے کہ قاضی کو ہمیشہ حاصل ہو جائے کہ دونوں فریق میں سے ہر ایک نے اہل کے سلسلہ میں چاق سے لیا ہے۔

سلسلہ میں کسی حق پر مبنی قائم ہو جائے یا مساء یا زیادتیاں غصب کی بنیاد پر کوئی دعویٰ قائم ہو تو فیصلہ سے قبل اس کو رفع الزام کا موقع دینا ضروری ہے، والا یہ کہ وہ کھلے ہوئے اہل فساد میں سے ہو یا ان زندیقوں میں سے ہو جو ان کی طرف منسوب کی جانے والی چیزوں میں مشہور ہیں، پس جس چیز میں ان کے خلاف کوئی دعویٰ ہی ہے انہیں رفع الزام کا موقع نہیں دیا جائے گا جیسا کہ زہدین و دانشمندان کے بارے میں پیش نظر ہے کہ سب اس کے خلاف انحراف و انحراف سے جماعت کے قاضی منذر بن سعید کے سامنے کوئی دعویٰ کی اور ایمان سے نکل جانے کی صراحت کرتا ہے تو بعض علماء نے یہ مشورہ دیا کہ ان کے خلاف جو کوئی دعویٰ گئی ہے اس سلسلہ میں اسے رفع الزام کا موقع دیا جائے، اور جماعت کے قاضی اور بعض دیگر علماء نے یہ مشورہ دیا کہ رفع الزام کے بغیر اسے قتل کیا جائے، اس لئے کہ وہ طہارہ ہے اور اس کے خلاف جو کچھ ثابت ہوا ہے اس سے کم درجہ کے تہم میں اس کا قتل واجب ہے، چنانچہ رفع الزام کا موقع دئے بغیر اسے قتل کیا گیا، پھر ان میں سے ایک سے کہا گیا کہ وہ ان کے سامنے فیصلہ کی وجہ بیان کرے تو اس نے بتلایا کہ رفع الزام کا موقع دیئے بغیر قتل کے فتویٰ کے سلسلہ میں اس نے جس چیز پر متنازع کیا ہے وہ یہ ہے کہ امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ قلم کے سلسلہ میں جس کے خلاف شہادتیں مشہور ہوں اس کو رفع الزام کا موقع نہیں دیا جائے گا، اور لوٹ مار اور غارتگری کرنے والوں اور اس جیسے دوسرے جرائم پیشہ لوگوں کے سلسلہ میں ان کا مذہب یہ ہے کہ اگر وہ لوگ ان کے خلاف دعویٰ ہیں جن سے چھینا گیا زمین پر ناکہ لایا ہے (اگر وہ دعویٰ قبل سے جائے کے اہل ہوں) تو ان کے خلاف ان کی کوئی رفع الزام کا موقع دئے بغیر قبول کی جائے، اسی طرح مثلاً اس آئینی کو رفع الزام کا موقع نہیں دیا جائے گا جس کوئی ایسے آئینی نے پکڑ رکھا ہو جس کو اس

نے زخمی کیا ہو اور اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہو، اسی طرح اس عورت کے مسئلہ میں جس نے خالی جگہ میں کسی مرد کو پکڑ رکھا ہو اور پے ساتھ اس کے زنا کرنے کا دعویٰ کر کے خود اپنے آپ کو رسوا کر دی ہو تو اس کی اس اپنی رسوائی کے بارے میں تصدیق کی جائے گی، اور اس طرح کی بہت سی مثالیں ہیں، اور انہوں نے اس پر اس چیز سے استدلال کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنتِكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَوْ يَكُونُ الْحُجَّةُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَأَقْضِي لَهُ عَلَى حُجَّتِهِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ“ (۱)

(بیشک میں ایک انسان ہوں اور تم اپنے مقدمات میرے پاس لاتے ہو، ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص، میرے کے مقابلہ میں اپنی دلیل پیش کرنے میں دیا دیتا (اور تپ زبوں) ہو، اور میں اپنے سننے کے مطابق اس کے حق میں فیصلہ کروں)، اس باب میں یہی حدیث اصل ہے اور اس میں رفع الزام کا ذکر نہیں ہے۔

اسی طرح حضرت عمر بن الخطابؓ کا مکتوب حضرت ابوسعید بن ابیخراشؓ اور حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے نام، یہ دونوں خط بھی فیصلہ کرنے میں حتام و رقتناق کے لئے جزیہ کی حیثیت رکھتے ہیں، ان دونوں خط میں بھی اذکار ذکر میں ہے کہ ”رہ کسی حجت یا کسی بات کو ہمیں لینے کا کر ہے، البتہ اسباب و ایامات کے علاوہ ان چیزوں میں لوگ اپنے مقدمات حتام کے پاس لاتے ہیں ان میں رفع الزام کا موقع دینا امر الی طرف سے احتیاط ہے، پس ان دو بددینیوں اور قرآن و رسول علیہ السلام کی تکذیب میں حدود قائم کرنے کے سلسلہ میں ان حضرات کے نزدیک کچھ اور نہیں ہے، وہ فرماتے ہیں کہ وہ

(۱) حدیث: ”إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنتِكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ“ سنن ابی یوسف (طبع المبارکی ۲۸۸/۵ طبع استغریہ) اور مسلم (۳۳۷/۱۳ طبع المکتب) کے کی ہے۔

میں سے ایک مہینہ کو مہلت دینا ہے، اور اس کی تفصیل ”بھل“ کے تحت گزر چکی اور آگے ”عسہ“ کے ذیل میں آئے گی۔

مقامات جن میں رفع الزم کا موقع نہیں دیا جائے گا وہ بہت ہیں (۱)۔ اور اس جیسے مسئلہ میں دوسرے مذہب کے قول کا پتہ نہ چلا سکا۔

مذریبان کرنے کے لئے مہلت دینا:

ایلاء کرنے والے کا اعذار:

۱۸- عذر کا تعلق کبھی مدعی سے ہوتا ہے چنانچہ قاضی اس سے کہے گا: یہ تیری کوئی دلیل باقی ہے؟ ”نہیں“ مدعا علیہ سے ہوتا ہے۔ چنانچہ اس سے دریافت کرے گا کہ مدعی نے جو دعویٰ تم پر کیا ہے یا تم سے رفع کر سکتے ہو؟ تو جب قاضی اس کو موقع دے دے جس سے عذر کا تعلق ہے خواہ وہ مدعی ہو یا مدعا علیہ، اور وہاں کہے، اور قاضی سے مہلت کی درخواست کرے تو قاضی اپنے اجتہاد سے اس واقعہ کے اعتبار سے اس کے لئے ایک مدت مقرر کرے گا جس میں وہ اپنے مقصد تک پہنچ سکے اور دوسرے فریق کو نقصان نہ ہو۔

۲۰- فتاویٰ مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ نے ایلاء کی تعریف یہ کی ہے کہ دو شوہر کا چار ماہ سے زیادہ تک اپنی بیوی سے ترک وظی کی قسم کھاتا ہے، اور حنفیہ نے اس کی تعریف اس طرح کی ہے کہ: وہ چار ماہ اس سے زیادہ تک بیوی سے ترک وظی کی قسم کھاتا ہے۔ پس حنفیہ کے ارمیوں اور مفتیہاؤں کے درمیان اس اقل مدت میں اختلاف ہے جس میں شوہر ترک وظی کی قسم کھاتا ہے، تو جمہور کے نزدیک وہ چار ماہ سے زیادہ ہے اور حنفیہ کے نزدیک چار ماہ ہے، اور جمہور کے نزدیک اعذار یہ ہے کہ ایلاء کرنے والے کی بیوی اگر قاضی کے پاس مقدمہ لے جائے تو قاضی اسے چار ماہ مکمل ہو جانے کے بعد حاضر کرے گا، پھر اسے رجوع کرنے کا حکم دے گا، اور اگر وہ انکار کرے تو اسے طلاق کا حکم دے گا اور مدت کے گزرنے سے اس پر طلاق نہیں پڑے گی، سعید بن المسیب، عروہ، مجاہد، اسحاق، ابو نعیمہ اور ابن المنذر نے یہی رائے ہے (۱)۔

پس اگر یہ مہلت مدعا علیہ کے لئے ہو، ”کہو تو اس کے خلاف جو کوئی دیکھ رہا ہے اس کو وہ دفع کر دے“ اور مدعی بھی مہلت کی درخواست کرے، اور یہ خیال ظاہر کرے کہ اس کے پاس اس بات کا پتہ ہے جو مدعا علیہ نے بیان کی ہے تو وہ اس کے لئے بھی مدت مقرر کرے گا اور انتظار کرے گا یہاں تک کہ حق ظاہر ہو جائے اور ان میں سے ایک کا جائز ہونا ظاہر ہو جائے، پس وہ ہی کے مطابق فیصلہ کرے گا جس کا ثبوت فراہم ہوا ہے (۲) تمام مذاہب میں یہی حکم ہے۔

حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر چار ماہ گزر جائے اور وہ اس سے صحبت نہ کرے تو وہ ایک طلاق کے ذریعہ اس سے بائن ہو جائے گی اور ملک سے طلاق، یعنی یا تفریق کا فیصلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

شرع کی طرف سے مقررہ مدتیں:

۱۹- یہاں پر کچھ ایسی مدتیں ہیں جن میں حاکم اور قاضی کے اجتہاد کو کوئی دخل نہیں ہے بلکہ وہ اعذار کے لئے شریعت میں مقرر ہیں، ان

۱۹- یہاں پر کچھ ایسی مدتیں ہیں جن میں حاکم اور قاضی کے اجتہاد کو کوئی دخل نہیں ہے بلکہ وہ اعذار کے لئے شریعت میں مقرر ہیں، ان

(۱) طہریہ المرسولہ ۲/۲۶۱، ۲۳۶، تہذیب الفقہ ۱/۵۳، قلیوبی و عمیرہ

۲/۸۸، انشائیہ ۲/۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱

”جہل“ اور ”ایلاء“ کی اصطلاح بھی دیکھی جائے۔

پہلی بیوی کی وٹلی سے باز رہنے والے کا اعذار:

۲۱- حنفیہ و شافعیہ کے مذہب میں اس کی صراحت کی گئی ہے کہ ایک مرتبہ کی وٹلی کے بعد بیوی کا وٹلی کے سلسلہ میں کوئی حق نہیں ہے، اس سے مہر لازم ہو جائے گا، یہ حکم تشناہ ہے، دیانت کی رو سے بیوی کے لئے ہر چار ماہ میں ایک مرتبہ وٹلی کا حق ہے، اس لئے کہ چار ماہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بیوی سے ایلاء کرنے والے کی مدت مقرر کی ہے۔

مالکئہ اور حنابلہ فرماتے ہیں کہ اگر شوہر کے ساتھ کوئی عذر نہ ہو تو اس پر وٹلی کرنا واجب ہے، اور قاضی ابو یعلیٰ فرماتے ہیں کہ واجب نہیں ہے، الا یہ کہ وہ بیوی کو ضرر پہنچانے کے ارادے سے اس سے وٹلی کرنا چھوڑ دے، اور سوانح نے بیان کیا کہ جو شخص مسلسل عبادت کرے اور وٹلی چھوڑ دے تو اسے اس کے تشنگی سے روکا نہیں جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ پاؤ وٹلی کر دیا بیوی کو جہاد اگر... امام مالک فرماتے ہیں کہ میری رائے یہ ہے کہ ای کا فیصلہ کیا جائے۔ ابن حبیب کہتے ہیں کہ اگر وہ زہد ہوگا تو اس کی بیوی قاضی کے پاس معذرت لے جائے گی اور اس سے کہا جائے گا کہ تم اس کے ساتھ ہر چار شب میں سے ایک شب خلوت کرو، ”وہ عورت کا اپنی سوتیلی کے ساتھ (شوہر کی شب گد ری میں) حصہ ہے، خلیل کہتے ہیں کہ ریاء و صحیح قول کی رو سے مدت کی تعیین کے بغیر (۱) سے اپنی بیوی سے صحبت کرنے کے سے نہ جائے گا۔“ ”اللہ وٹلی“ کی علامہ بارت سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اس کے لئے ایلاء کی مدت کی مقدار سے مدت متعین کی جائے گی۔

ایک روایت یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے (ایک عازی کے اپنی بیوی

سے طویل عرصہ بہت کے واقعہ میں ام المؤمنین) حضرت حصہؓ سے دریافت کیا کہ عورت وٹلی سے کتنی مدت صبر رستی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: چار ماہ، اور اس کے بعد اس کا صبر ختم ہو جائے گا، کم ہو جائے گا، تو اس وقت انہوں نے یہ اعلاں کر لیا کہ کوئی بھی جنگ چار ماہ سے زیادہ نہ ہو۔ سعدی وٹلی کے حاشیہ میں ہے: ”وخطابہ یہ ہے کہ اس کے لئے ہر چار ماہ میں ایک مرتبہ جماع کا حق ہے، اس سے کم مدت میں نہیں، اس کی تائید حضرت عمرؓ کے قصہ سے ہوتی ہے جب کہ انہوں نے اس عورت سے سنا جو کچھ کہنا (۱)۔“

اور ان کا استدلال نبی ﷺ کے اس قول سے ہے جو آپ نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے فرمایا تھا: ”یا عبد اللہ! اَلَمْ اَنْجِبْ اَنْكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟ فَكَيْفَ بِلَيْ بَا رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ: فَلَا تَعْمَلْ، صَمَّ وَقَطْرًا، وَقَدْ رَسِمَ فَاِنْ لِحَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَابْنُ لَعِيْكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَابْنُ لِرَوْحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا“ (۲) (اے عبد اللہ! کیا مجھے یہ خبر نہیں ملی ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات بھر نماز پڑھتے ہو؟ تو میں نے کہا: ہاں اے اللہ کے رسول! تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا نہ کرو، روزہ رکھو اور انہیں بھی نہ کرو، رات کو عبادت کرو اور سویا بھی کرو، اس لئے کہ تیرے جسم کا حق پر حق ہے، تیری آنکھ کا حق پر حق ہے اور تیری بیوی کا حق پر حق ہے) تو آپ ﷺ نے بتایا کہ بیوی کا شوہر پر حق ہے، اور کعب بن سور کا قصہ مشہور ہے، ”اور وہی“ یہ ہے کہ زوجین کی مصلحت کے لئے اور ان دونوں سے ضرر کو دور کرنے کے لئے نکاح مشروع ہو ہے، اور وہ عورت سے شہوت کے ضرر کو ای طرح دفع کرنے کا جب

(۱) فتح الباری مع حواشی ص ۲۲-۲۳ المجموع ۳۱۹/۵ طبع دار احیاء التراث العربی  
دمشق ۱۴۰۳ھ مطبعہ المدینۃ العلمیۃ ۱۴۳۱ھ، المرقاۃ ص ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱  
(۲) حدیث: اَلَمْ اَنْجِبْ اَنْكَ تَصُومُ النَّهَارَ .. کی روایت بخاری (فتح الباری ص ۲۱۸ طبع المستقر) نے کی ہے۔

ہے جیسا کہ دوسرے سے دفع کرنے کا سبب ہے لہذا نکاح کی یہ علت یہاں رخصت دہری ہے، اور بھلی ان دونوں کا حق ہے، اور اس سے بھی کہ اگر عورت کا جہاں میں حق نہ ہوتا تو پھر عزل کرنے میں اس سے جارت بیاہ جب نہ ہوتا<sup>(۱)</sup>۔

پہلی بیوی کو نفقہ دینے سے باز رہنے والے کا اعذار:  
۲۲- فقہ ہا اس پر اتفاق ہے کہ شوہر پر اپنی بیوی کا نفقہ واجب ہے جب کہ اس کے واجب کرنے والی شرائط پائی جائیں، پس اگر وہ نفقہ دینے سے باز ہے تو ہر مذہب میں کچھ شرائط اور تفصیلات ہیں۔

حنفی فرماتے ہیں کہ عورت اگر قاضی سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ اس کے سے نفقہ مقرر کر دے، اور قاضی نے مقرر کر دیا جب کہ شوہر تک دست تھا، تو قاضی بیوی کو قس لینے کا حکم دے گا، پھر جب شوہر خوشام ہو جائے تو وہ اس سے وصول کر لے گی، اور اگر قاضی کو معلوم ہو جائے کہ شوہر تک دست ہے تو وہ اسے نفقہ کے سلسلہ میں قید نہیں کرے گا، اور اگر قاضی کو یہ معلوم نہ ہو کہ وہ تک دست ہے، اور عورت نفقہ کی عدم ہونگی کی بنیاد پر اسے قید کرنے کا مطالبہ کرے تو قاضی سے پہلی دفعہ قید میں کرے گا بلکہ وہ اسے نفقہ دینے کا حکم دے گا اور اسے مہلت دے گا، اور اس کی صورت یہ ہے کہ اسے آگاہ کر دے گا کہ اگر وہ نفقہ نہ دے گا تو وہ اسے قید کرے گا، پھر اگر عورت اس کے بعد دوبارہ مرتبہ یا تیس مرتبہ لوٹ کر آئے کی تو قاضی اسے قید کرے گا، اسی طرح نفقہ کے علاوہ دوسرے بن میں بھی (قید کرے گا)، اور اگر قاضی سے دوبارہ یا تیس بار چار بار قید کرے گا تو اس کے بارے میں

(۱) ابنی ۷/۲۸، ۳۱، اور بہ اجتہاد مدت جوڑ کہ محبت کے لئے مقرر کی گئی ہے اس کے بعد عورت کے لئے اس کی مجبائش ہے کہ وہ اپنا حاملہ عدلت میں پیش کرے اور اگر وہ وہی نہ کرے تو یہ تعزیری کا مطالبہ کرے اور قاضی اس سے جواب طلب کرے۔

دریافت کرے گا (کہ مال اس کے پاس ہے یا نہیں)، درج یہ ہے کہ قید کی کوئی مدت مقرر نہیں ہے بلکہ وہ قاضی کی رائے کے پر د ہے، اور اس کا غائب ہونا یہ ہوں اور اس کے پاس ہونا تو وہ تک دس اور عاز آ کر اسے "اور پتا تو وہاں سے آ کر آئے گا" صاحب دین کو اس کا پیچھا کرنے سے نہیں روکے گا، اور تعریف سے نہیں روکے گا، اور اگر وہ مال دار ہو تو اس وقت تک قید سے "ز" نہیں کرے گا سب تک کہ وہ "ین" اور نفقہ نہ دے، ہاں مطالبہ کرنے والے کی رضامندی سے رہا یا جاسکتا ہے، اور اگر اس کے پاس مال ہو، جو ہو تو قاضی اس کے مال میں سے درہم و مانعہ (نقد) لے لے گا، اور اس سے "ین" اور نفقہ "کرے گا، اس سے کہ صاحب حق کو اگر اپنے حق کے ہم جنس میں پر کامیابی حاصل ہو جائے تو وہ اسے لے سکتا ہے، اسی طرح اگر نفقہ میں ملے پر کامیابی حاصل ہو جائے (تو صاحب حق کو لینے کا اختیار ہے)، اور نفقہ کی "نگی سے عاز ہونے کی وجہ سے روہ کو ملے کی کا حق میں ہے (۱)۔

مالیہ نامہ سب یہ ہے کہ اگر شوہر فوری طور پر نفقہ کی ادائیگی سے عاز ہو تو بیوی کے لئے طلاق رجعی کے ذریعہ فیغ حاصل کرنے کا حق ہے، اور اسے اس کے ساتھ رہنے کا بھی حق ہے، اور اگر اسے نفقہ کے وقت اس کے فتر کا مل قضا تو پھر اسے یہ اختیار نہ ہوگا، اور اگر وہ نکاح فیغ راجا ہے لی تو مقدمہ قاضی کے سامنے پیش کرے گی، پس (اگر اس کی تکلیف اتنی بینہ سے ثابت نہ ہو یا اگر عورت نفقہ "رکیز کے نہ ملنے کی شکایت درجی تھی تو نفقہ "رکیز ملنے کی تصدیق نہ کرے، یہ طلاق کا ثبوت نہ مل جائے تو) قاضی اسے حکم دے گا کہ وہ یہ تو تم سے نفقہ دے یا اس کو طلاق دے، اور اگر شوہر بدعہ یا تک دست ہونا ثابت کر دے یا طلاق کا حکم پانے کے بعد ثابت کر دے تو حاکم اپنے

انتہاء سے جتنی مدت مناسب سمجھے گا اتنی مدت وہ اس کے لئے صبر کرے گا، ایک دہائی اس سے زیادہ کی کوئی تحدید نہیں ہے، اگر تکلیف کے ثابت کرے کے بعد ضروریہ رہو جائے یا قید نہ کیا جائے تو انتظار کی مدت میں صبر کیا جائے گا تکلیف و تنگی ثابت کرنے کی مدت میں کوئی اضافہ نہیں ہوگا پس یہی کے قدر انتظار کی مدت میں اضافہ کیا جائے گا جس میں اس کے لئے یہ چیز کے حصول کی امید ہو، اور یہ اس صورت میں ہے جب کہ ترمیم مدت میں اس کے مرض سے شدید ہونے و قید سے رہا ہونے کی امید ہو ورنہ قیدی کو اس کی طرف سے طلاق دے دی جائے گی، اور اس میں شہد کا غائب یا موجود ہونا دوہرہ برابر ہے، اور غائب شوہر جس کا انتظار یا حاکم کا وہ ہے جس کے پاس نفقہ کے مقابل کوئی چیز نہ پائی گئی ہو، ورنہ اس کی جگہ کا پتہ ہو، یا اس کی نفی ہو، اس دنوں سے زیادہ ہو جائے، اور اگر ترمیم مدت کی غیر حاضری ہو مثلاً تین دن کی تو حاکم اس کے پاس قیدی بھیجے گا، اور اس سے کہوئے گا کہ یا تو تم بیوی کا نفقہ دے، ورنہ ورنہ تمہاری طرف سے طلاق دے دی جائے گی<sup>(۱)</sup>۔

ثانیہ کا مذہب یہ ہے کہ نفاق سے باز رہنے والا یا خوش حال ہوگا یا تنگ دست، پس اگر خوش حال ہو تو اس کے متعلق من کے قول میں: صحیح قول یہ ہے کہ شہد خواہ موجود ہو یا غائب، نکاح فیہ نہیں کیا جائے گا، اس سے کہ وہ تنگ دستی میں پانی جاری ہے جو موجب فیہ ہے، ورنہ بیوی اپنے معاد کو حاکم کی عدالت میں پیش کر کے اپنا حق حاصل کرے پر قادر ہے، ورنہ اگر قول یہ ہے کہ اسے فیہ کا حق حاصل ہے اس سے کہ نفقہ نہ ملے، اسے ضرر لاحق ہوگا۔

اور اگر شوہر تنگ دست ہو تو اگر وہ صبر کرے اور اپنے مال سے یا قرض لے کر خرچ کرے تو وہ شوہر پر مبن ہو جائے گا ورنہ تو ظاہر

روایت کی رو سے اسے فیہ کا اختیار ہے جیسا کہ شوہر کے موقوفہ ذکر اور میں ہونے کی صورت میں نکاح فیہ کی شرط ہے بلکہ یہاں تو بہرحال وہ فیہ کا حق ہونا چاہیے، اس سے کہ عدم اختیار پر صبر کرنا عدم عقد پر صبر کرنے سے زیادہ آسان ہے، اور دوسروں یہ ہے کہ اسے فیہ کا حق نہیں ہے، اس لئے کہ تنگ دست کو اللہ تعالیٰ کے اس قول کی مدد سے مہلت دی جائے گی: "وَأَيْنَ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنُظِرْهُ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ"<sup>(۱)</sup> "اور اگر تنگ دست ہو تو مہلت دینے کا حکم ہے آسان کی تک"، اور نکاح اس وقت تک فیہ نہیں کیا جائے گا جب تک کہ کسی کا فیہ کے پاس ترمیم یا بیہ کے ذریعہ اس کی تنگ دستی ثابت نہ ہو جائے۔

پھر ایک قول کی رو سے اگر نفقہ کے پورا کرنے کے وجوب کے وقت بوظاہر فیہ کا وقت ہے اس کی تنگی سے تنگ دستی ہو تو نکاح فوراً فیہ کر دیا جائے گا، ورنہ مہلت دینا لازم نہ ہوگا، اور ظاہر روایت کی رو سے اسے تین دن مہلت دی جائے گی تاکہ اس کا جائز ہونا ثابت ہو جائے، اور یہ ترمیم مدت ہے جس میں قرض وغیرہ کے ذریعہ قدرت ہونے کی توقع ہے، ورنہ تھے ان کی بیوی کو نفقہ نہ ملنے کی وجہ سے فیہ کا حق ہے، والا یہ شوہر سے نفقہ نہ آئے۔

اور اگر وہ شوہر کی عارضی تنگ دستی پر راضی ہوئی ہو اس کی تنگ دستی کا علم ہونے کے باوجود اس نے اس سے نکاح کیا تو بھی اس کے بعد اسے فیہ کا حق حاصل ہے<sup>(۲)</sup>، اور متبادل کا مذہب اس مسئلہ میں ثانیہ کی طرح ہے کہ تنگ دست کی بیوی کو اس پر صبر کرنے اور اس سے جدائی حاصل کرنے میں اختیار حاصل ہوگا، یہی طرح کی بات حضرت عمر، علی اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے، سعید بن المسیب،

(۱) سورہ بقرہ ۲۸۰

(۲) طحاوی وغیرہ ۸۱۳/۸۳

(۳) جامعہ لدنی ۵۱۸/۲-۵۱۹



انہوں نے یہ دیکھا ہے کہ بیوی جب تک اپنا منہ بھل بھول نہ کر لے  
سے پے کورہ کے فاقہ حاصل ہے، اس طرح حکم کے مطلق و کر کے  
جائے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ منہ بھل کی عدم ہو، انگلی ٹوٹنا، ق کے  
سبب ہو یا خوش حالی کے باوجود وہ صورتوں میں بیوی کو تسلیم نفس  
اور طاعت سے باز رہنے کا حق مطلقاً حاصل ہے<sup>(۱)</sup>، اس کی تحصیل  
”مہر“ کی اصطلاح میں آئے گی۔

تخصیصات اور احکام میں۔  
اور اگر نہ اس کی خوش حالی ثابت ہونے تک دیتی تو اس کے بعد کی  
تحقیق کے لئے اسے ملت دی جائے گی، اگر وہ تک دست ہوگا تو خوش  
حال ہونے تک اسے ملت دی جائے گی، اور اگر خوش حال ہوگا تو اسے  
قید کی جائے گی<sup>(۲)</sup>، اس کی تحصیل ”وین“ کے ذیل میں آئے گی۔

خطرہ کی بنیاد پر لینے کے وقت رکھنا:

۲۵- فقہاء سب کا اس پر اتفاق ہے کہ خدا کے لئے کھانا اور پیاس  
کے لئے جیسا (اگرچہ حرام سے ہو یا مردار سے ہو یا دوسرے کے  
مال سے ہو) فرض ہے، اس پر اسے ثواب ملے گا، اس لئے کہ  
رسول اللہ ﷺ کا قول ہے: ”ابن اللہ لیوزجر فی کل شیء،  
حتى اللقمة یرفعها العبد الی فیہ“<sup>(۳)</sup> (یعنی اللہ تعالیٰ ہر چیز  
میں اجر دیتا ہے، یہاں تک کہ اس لقمہ میں بھی جسے بندہ اٹھا کر اپنے  
منہ میں ڈالتا ہے)، لہذا اگر کوئی شخص کھانا چھوڑ دے یہاں تک  
کہ بھوک ہو جائے تو وہ مافران ہوگا، اس لئے کہ اس میں نفس کو  
بلاکت میں ڈالنا ہے اور قرآن کریم میں اس سے منع کیا گیا ہے،  
ارشاد باری ہے: ”ولا تنفوا بادیئکم لی التہکک“<sup>(۴)</sup> (۱)

مقررہ فیض کا رکھنا:

۲۴- فقہاء کے درمیان اس مسئلہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے، خوش  
حال آدمی اگر قرض ہوا کرنے سے باز رہے تو اسے اس وقت تک قید  
رکھا جائے گا جب تک کہ وہ وین ادا نہ کر دے، اس لئے کہ  
رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”لئی الواجد ظلم، یحل عقوبتہ  
وعرضہ“<sup>(۲)</sup> (مال دار آدمی کا مال منول کرنا ظلم ہے جو اس کی سزا  
اور اس کی آبرو کو حال کر دیتا ہے)، لہذا اس کی سزا قید ہے، اور اس کی  
”مہر“ کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ساتھ کئی سے بات کرنا اور شدت  
سے پیش نہ کرنا ہے۔

در خوش حالی کا ثبوت مقررہ فیض کے قرا لیا بینہ سے ہوگا، اور قید کی  
مدت کے سلسلہ میں اختلاف ہے جیسا کہ آگے آ رہا ہے۔

در خوش حالی یا تک: حتی کے سلسلہ میں اگر قرض خواہ در مقررہ فیض  
کے درمیان اختلاف ہو جائے تو اس سلسلہ میں نہ سب میں کچھ

(۱) فتح القدیر ۳/۲۳۸-۲۳۹۔

(۲) حدیث ”لئی الواجد ظلم، یحل عقوبتہ وعرضہ“ کی روایت احمد  
(۳/۲۲۲ طبع المکتبہ) ابو داؤد (سنن ابی داؤد ۵/۲۶۴ طبع المکتبہ)  
ورقین ماجہ (۲/۸۱۱ طبع المکتبہ) نے کی ہے اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا  
ہے اور دہی نے اس کی تصدیق کی ہے (المستدرک ۱۰۲/۲)، جامع  
الاصول کے محقق عبدالقادر انصاری کہتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے (جامع  
الاصول ۳/۲۵۳-۲۵۵ تاریخ کردہ مکتبہ المکتبہ)۔

(۱) انفع الرسائل ۳۲۶-۳۲۷ شرح الکبیر مع الدرر ۳/۳۶۹،  
۳۵۸ اسنی المطالب ۲/۱۸۶، ۱۸۸، انیس ۳/۹۸، ۵۰۰۔

(۲) حدیث ”ابن اللہ لیوزجر فی کل شیء حتی اللقمة“ کی روایت  
بخاری نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے ابن المظاہر کے ساتھ کی ہے  
”والک ان یحق لعمد یسعی بہا وحده اللہ بلا اجرت بہا حتی ما  
یجعل فیہ فی امرئ تک“ (تم جو کچھ بھی خرچ کرو گے، جس سے تم اللہ کی  
خوشنودی پاؤ گے تو اللہ تمہیں اس پر اجر دے گا، یہاں تک کہ اس پر بھی جو لقمہ  
تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالو) اور مسلم نے بھی قریباً ہی الفاظ کے ساتھ  
روایت کیا ہے (فتح الباری ۳/۱۶۳ طبع المکتبہ) صحیح مسلم ۳/۵۰-۲۵  
طبع المکتبہ المکتبہ

(۳) سورہ بقرہ ۱۹۵۔







مختلہ الفاظ:

الف- افلاس:

۲- لغت میں افلاس کا معنی آسانی اور خوش حالی کی حالت کا نگی کی حالت سے بدل جانا ہے، اور اصطلاح میں افلاس یہ ہے کہ وہی پر جو ہیں یہ وہاں کے مال سے زیادہ ہو جس فساد اور عسار کے درمیان فرق یہ ہے کہ افلاس دین سے خالی نہیں ہوتا ہے اور اعسار کسی کی وجہ سے ہوتا ہے یا مال کی کمی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

ب- فقر:

۳- فقر: لغت میں فقر کا معنی محتاجی ہے، اور اصطلاح میں بعض فقیر نے فقیر کی تعریف اس طرح کی ہے: فقیر وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو، مسکین وہ ہے کہ اس کی کنایت جس چیز سے ہو سکتی ہے اس میں سے کچھ اس کے پاس ہو، بعض فقیر نے یہ باتوں کی تعریف اس کے عکس کی ہے، یہ اس صورت میں ہے جب کہ ان دونوں کا ذکر ایک ساتھ ہو، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے: "إِنَّمَا الصُّلْفَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ" (۱) (صدقات تو صرف حق ہے غریبوں کا اور محتاجوں کا)، لیکن اگر ان دونوں کا استعمال علیحدہ علیحدہ ہو اس طور پر کہ ان میں سے صرف ایک کر لیا جائے، امر نہ کیا جائے تو ان میں سے ایک مطلق حاجت پر دلالت کرتا ہے (۲)۔

۴- چیزیں جن سے تنگ دستی ثابت ہوتی ہے:

۴- تنگ دستی چند امور سے ثابت ہوتی ہے، ان میں سے بعض درج ذیل ہیں:

(۱) سورہ بقرہ ۶۰۔

(۲) المشرع المشرع ۱۵۷ طبع دار المطابع۔

## اعصار

تعریف:

۱- اعسار لغت میں اعسار کا مصدر ہے، اور خوش حالی کی ضد ہے، اور اعسار اسم مصدر ہے، اس کا معنی تنگی عقی اور دشواری ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا" (۱) (اللہ تعالیٰ عنقریب تنگی کے بعد آسانی پیدا کرے گا)۔

۲- قرآن میں ہے: "وَإِنْ كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ" (۲) (اور اگر تنگ دست ہو تو خوش حالی تک مہلت دینے کا حکم ہے)۔

عسرة مال کا کم ہونا، اعسار کا معنی بھی یہی ہے (۳)۔

۳- اصطلاح میں: تنگ پر قدرت کا نہ ہونا ہے یا اس پر جو حقوق ہیں ان میں مال یا کمائی کے ذریعہ نہ کر سکتا ہے (۴)۔

۴- ایک قول یہ ہے کہ وہ اس کے خرچے کا اس کی آمدنی سے زیادہ ہونا ہے (۵)، اور یہ باتوں تعریفیں ایک دوسرے سے قریب قریب ہیں۔

(۱) سورہ بقرہ ۲۸۰۔

(۲) سورہ بقرہ ۲۸۰۔

(۳) ص ۱۰۰، العرب، اصطلاح مادہ (عسر)۔

(۴) المیزان فی تفسیر القرآن ۱۶/۲۔

(۵) قلیوب و عمیرہ ۳۰۷۔

طریقے پر تکف ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے زکاۃ دینے والا تکف دست ہو جائے، اور اس بنا پر اگر زکاۃ دینے والے کے پاس تکف ہونے والے مال کے سوا کوئی اور مال نہ ہو تو زکاۃ کے حق میں وہ تکف دست ہے، جس جمہور کے نزدیک زکاۃ فاق حق اس کے مد میں ثابت ہوگا اس میں حنفیہ کا اختلاف ہے<sup>(۱)</sup>، اس کی تفصیل اصطلاح ”زکاۃ“ میں ہے۔

ب۔ ابتداً وجوب حج کے روکنے میں تکف دینی کا اثر:

۶۔ مسلمانوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حج صرف صاحب استطاعت پر واجب ہے، اور مالی قدرت استطاعت میں داخل ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ”وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا“<sup>(۲)</sup> (اور اللہ کے ہر لوگوں کے وہ بیت اللہ کا حج کرنا ہے یعنی اس شخص پر جو طاقت رکھے وہاں تک کی سبیل کی) ”وَسَنَلِّى النَّبِيَّ مُحَمَّدًا عَنْ السَّبِيْلِ فَقَالَ الرَّوَاهِ وَالْمُوَحِّلَةُ“<sup>(۳)</sup> (اور نبی ﷺ سے سبیل کے بارے میں پوچھا گیا

اب مستحق (صاحب دین) کا تہ ارادہ اگر صاحب دین یہ تہ ارادے کہ اس کا مقدر جس تکف دست ہے تو اس کے تہ ارکا اعتبار یہاں جائے گا، مقدر جس کو چھوڑ دیا جائے گا، اس لئے کہ وہ نہیں کی بنیاد پر مہبت دے جانے کا مستحق ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَاِنْ كَانَ دُوْ عَشْرَةَ فِطْرَةٍ اِلٰى مِيسْرَةٍ“<sup>(۱)</sup> (اور اگر تکف دست ہو تو خوشحالی تک مہبت دینے کا حکم ہے)۔

جمہور فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ صاحب دین کو اس کا پیچھا کرنے کا حق نہیں ہے، اختلاف مسیہ کے کہہ دینا مانتے ہیں کہ اسے مقدر جس کا پیچھا کرنے سے نہیں رہا جائے گا<sup>(۲)</sup>۔

ب۔ اور تکف دینی کے دوسرے دلائل سے بھی ثابت ہوتی ہے مثلاً: شہادت، قسم، و ترہن وغیرہ<sup>(۳)</sup> اس کی تفصیل کے لئے ”اثبات“ کی اصطلاح کی طرف رجوع کیا جائے۔

### تکف دینی کے آثار

ہاں: اللہ کے مان حقوق میں تکف دینی کے آثار:

سف۔ زکاۃ کے وجوب کے بعد اس کے ساقط ہونے میں تکف دینی کا اثر:

۵۔ کبھی تکف دینی کا سب اس مال کا جس میں زکاۃ واجب ہے ایسے

(۱) فتح القدیر ۱۵۲/۲-۱۵۳، المہذب ۱/۱۵۱، ۱۵۲، کشف القناع ۶۸۵، ۱۳/۲ طبع مکتبۃ المشرق، دمشق لابن قدامہ ۲/۹۷۹، ۱۱۶۲، ۶۸۲ طبع المراسم المحدثہ۔

(۲) سورۃ آل عمران ۷۷۔

(۳) حدیث ”مثل عن السبیل...“ کی روایت دارقطنی نے حضرت جابرؓ، حضرت علی بن ابی طالبؓ، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت عمرو بن شعیبؓ عن ابن عمرؓ سے کی ہے مبارک پوری فرماتے ہیں کہ اس کے تمام طرق ضعیف ہیں، اور زعمی نے اس کی روایت کی اور اسے حسن قرار دیا، اور بیہقی نے اس کی روایت حضرت ابن عمرؓ سے کی ہے اور ابن دہانؓ کی استاد میں ابو نعیم خوریؓ ہیں جن کے بارے میں مبارک پوری نے فرمایا کہ وہ متروک الحدیث ہیں اور بیہقی نے اسے حسن مہرچ سے مراد روایت کیا ہے ابو بکر بن لہوٰر نے فرمایا کہ اس سلسلہ میں حدیث مستند بنت نہیں ہے اور صحیح روایت حضرت حسن بصریؓ کی مرسل روایت ہے (سنن اللہ رقیق)

(۱) سورۃ بقرہ ۲۸۰۔  
(۲) الاضیاء شرح الفقہ الموصی ۲/۲۱۰ طبع مکتبۃ المراسم المحدثہ ۱۹۳۶ء جامعہ تونس علی شرح المسیح ۳/۳۲۱، المشرع الکبیر ۳/۲۸۰، المغنی ۳/۲۹۹ طبع المراسم المحدثہ۔  
(۳) حاشیہ ابن ماجہ ۳/۱۵۱، ۱۵۲، فتح القدیر ۶/۲۲۶-۲۲۷، المشرع الکبیر ۳/۲۸۰، ۲۸۱، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، التمرۃ لابن فرحون لماکی ۳/۳۰۰۔ اور اس کے بعد کے صفحات، المہذب فی فقہ الامام الشافعی ۳/۳۳۰، ۳۳۱ اور اس کے بعد کے صفحات، المغنی لابن قدامہ ۳/۱۵۰ اور اس کے بعد کے صفحات طبع المراسم المحدثہ۔

## اعصار ۷

تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے مراد زور اور سوار کی ہے۔

تو جس شخص کے پاس زور اور سوار کی نہ ہو وہ تنگ دست ہے، اور اس پر بتدا عجز واجب نہ ہوگا۔

حنابلہ نے صراحت کی ہے کہ تنگ دست اگر ہرے کو ضرر پہنچائے بغیر پہ تکلف حج کرے، مثلاً یہ کہ وہ بیدل چلے اور اپنی صنعت (ہنر) سے یا جو شخص اس پر شریعت کرتا ہے اس کے تعاون سے ماے اور لوگوں سے سوال نہ کرے تو حج کرنا اس کے لئے مستحب ہوگا، اور اس پر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے استدلال کیا ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُنْزُوا لَكُمْ نِعَمًا مِّنَ اللَّهِ" (لوگ تمہارے پاس چھپے ہوئے چیزیں کے پیو، وہ بھی اللہ کی نعمتوں پر بھی) اس آیت میں یہیں چھپنے والوں کا، کہ اللہ تعالیٰ نے چھپنے فرمایا ہے۔

اور جو شخص کو بالغ ہو اور حج کی استطاعت حاصل ہو پھر بھی وہ حج نہ کرے پھر تنگ دست ہو جائے تو اس کے دمہ میں حج ثابت رہے گا، اور جب وہ خوش حال ہو جائے تو اس پر اس کی اپنی لازم ہوگی، ورنہ وہ سے اس کے بغیر مر جائے گا تو گنہگار ہوگا، پھر اگر وہ اس کے لئے وصیت کر جائے اور اس کا ترک ہو تو ترک تقسیم کرے سے قبل اس کی طرف سے حج کرنا واجب ہوگا (۴)۔

حج - مذکر کے ساتھ ہونے میں تنگ دستی کا اثر:

۷ - حنفیہ و شافعیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی چیز کے صدقہ

کرنے کی نذر مانے اور اس کی طبیعت میں نذر مانی ہوئی شی سے کم ہو تو اس سے زیادہ کا صدقہ کرنا اس پر واجب نہ ہوگا، اس لئے کہ انسان جس چیز کا مالک نہیں ہے اس کی نذر مانتا صحیح نہیں ہے (۱)۔

مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے کسی چیز کی نذر مانی جس کا وہ مالک نہیں ہے تو اگر وہ اس پر قادر ہو جائے تو وہ نذر اس پر لازم ہو جائے گی، ورنہ اگر قادر نہ ہو تو اس پر اس کا بدلہ یا بدلہ کا بدلہ لازم ہوگا۔ اس امر کی نے اب تک ترقی پائی کی نذر مانی تو وہ اس پر لازم ہوگا اور اگر وہ اس سے عاجز ہو تو گناہ واجب ہوگی، ورنہ وہ اس سے بھی عاجز ہو تو سات بھریاں واجب ہوں گی، ورنہ وہ سات بھریوں سے کم پر قادر ہو تو اس پر اس میں سے کسی چیز کا گناہ واجب نہ ہوگا، خلیل درموتی کے ظاہر کلام کا تقاضا یہی ہے، ورنہ مالکیہ میں سے بعض کے کلام میں یہ ہے کہ اس پر سات بھریوں سے کم ہی کا گناہ واجب ہوگا، پھر جب وہ خوش حال ہو جائے گا تو باقی ماندہ کو مکمل کرے گا، اس لئے کہ اس پر واجب نہیں ہے کہ وہ بیک وقت ان سب کو ادا کرے (۲)۔

اور حنابلہ کے نزدیک اگر کسی شخص نے ایسی طاعت کی نذر مانی جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا ہے یا وہ اس پر قادر تھا لیکن پھر اس سے عاجز ہو گیا تو اس پر ایک قسم کا کفارہ ہے، اس لئے کہ حضرت عقبہ بن عامر سے مروی ہے: "قال: ملوت أختي أن تصلي إلي بيت الله حافية، فأمرتني أن استعني لها رسول الله ﷺ، فاستعنيته فقال: "لنمش ولنركب" (۳) (وہ فرماتے ہیں کہ

(۱) الاختیار شرح الخوارزمی ۳۳۰/۲ طبع مکتبۃ المدینہ، ۱۳۶۶ھ، ص ۲۵۳، ۲۵۴۔

(۲) جوہر لاکیل ۲۳۳/۱۔

(۳) حضرت عقبہ بن عامر کی حدیث: "قال: ملوت أختي أن تصلي إلي بيت الله حافية" کی روایت بخاری (صحیح) ۱۷۹۷/۱ طبع مکتبۃ المدینہ، ۱۳۶۶ھ، ص ۲۵۳۔

= ۲۱۸، ۲۱۹/۲ طبع مکتبۃ المدینہ، تحت الاحوال، ۵۳۲/۳، ۵۳۳/۳۔  
کردہ استیعاب، سن ۱۳۷۴ھ طبع المندک۔

(۴) سورۃ حج ۵۷۔

(۵) ایسی ۲۱۹/۳ طبع المریضہ کتات الخوارزمی ۳۴۳/۲ طبع المریضہ، ۱۳۶۶ھ، ص ۲۳۵۔  
کتاج ۲۳۵/۳ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، الدار الخوارزمیہ، ۱۳۶۶ھ، ص ۲۳۵۔  
جوہر لاکیل ۱۱۶/۱۔

میری بہن نے یہ زمرانی کہ وہ نئے پیرہیت اللہ تک چل کر جائے لی اور اس نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کے لئے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھوں تو میں نے آپ ﷺ سے فتویٰ پوچھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: سے چاہئے کہ وہ بیدل چلے اور سوار بھی ہو۔

۱۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "لا تذر لی معصیۃ اللہ، وکفارۃ کفارۃ یحییٰ، فال ومن یذر یذرا لا یصلیہ فکفارۃ کفارۃ یحییٰ" (۱) (اللہ تعالیٰ کی معصیت میں مذرت نہیں ہے، اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اور جو شخص کسی چیز کی مذرت مانے جس کی وحالت نہیں رہتا ہے تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے)۔

اپنے گھر والوں کو کھانے کو دیا کرتے ہو یا اس کو کپڑا دینا یا ایک خادم یا لونڈی آزاد کرنا۔ ان تینوں چیزوں کے درمیان اختیار دینا یہ ہے: "فمن لم یجد فصیام ثلاثۃ ایام" (اور جس کو مقدمہ نہ ہو تو تین دن کے روزے ہیں) اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے یوں پڑھا ہے: "ثلاثۃ ایام متتابعات" (مستمر تین دنوں کے روزے رکھے) اور اس کا تکرار تکرار کر ایک سرچہ ہے، یہ یمن روایت کے اعتبار سے خیر مشیور کی طرح ہے، تو اس کا تقاضا یہ ہے کہ اگر خادم آزاد کرنے یا کھانا کھانے یا کپڑا پہنانے میں اگر تک دقت ہو تو مسلسل تین دنوں کا روزہ رکھے گا (۱)۔

۲۔ وضو اور غسل کے لئے پانی کی قیمت میں تنگ دستی:

۹۔ متابعانہ سب یہ ہے کہ وضو اور غسل کا ارادہ کرنے والا اگر پانی نہ پائے والا یہ کہ وہ اسے قیمت مثل میں خریدے اور وہ خریدنے پر قادر ہو تو اس پر ضروری ہے کہ وہ اسے خرید لے، اور اس پر یہ واجب نہیں ہے کہ وہ اسے قیمت مثل سے خرید لے، اور یہ وہ ہے جس میں نہیں مباحش ہو، اور نہیں کی مقدار میں اختلاف درتسبیل ہے اور سب سے بہتر بات جو اس سلسلہ میں کہی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جو قیمت لگانے والوں کے ہمارے کے تحت داخل نہ ہو، اور اس بنا پر اگر وہ اس قیمت کی ادائیگی سے تنگ دست ہو جائے جس سے پانی خریدنا اس پر لازم ہے تو اس صورت میں وہ نیم کرے گا خواہ پانی موجود ہو (۲)۔

۱۰۔ غارہ یحییٰ میں تنگ دستی کا اثر:

۸۔ اگر قسم کھانے والا حادث ہو جائے تو اس پر کفارہ واجب ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "ولکن یؤاخذکم بما عقدتم الایمان" (۳) (میں اللہ موندہ اس پر فرماتے ہیں کہ تم قسموں کو مستحکم کر رہے)، اگر وہ چاہے تو خادم آزاد کرے، اور اگر چاہے تو اس میں تین کو کھانا کھائے یا نہیں کپڑے پہنائے، اور اگر ان سب میں کسی کی وسعت نہ ہو تو مسلسل تین دنوں کے روزے رکھے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "فکفارۃ إطعام عشرۃ مساکین من اوسط ما نطعمون اہلکم أو کسوتہم أو تحریر رقبۃ" (۳) (سو اس کا کفارہ اس محتاجوں کو کھانا دینا اوسط درجہ کا جو

(۱) فقہاء شرح الفقار ۳۳۵ طبع معنی لمبانی، طبع ۱۳۶۱ھ نصیب الریہ ۲۹۱۳، المہذب فی تفریغ الامام الشافعی ۲/۳۰۲، ۳۱۱-۳۱۲، الشرح الکبیر ۳۱۱، ۳۳۳، شرح المرقا فی علی تفسیر غیل ۳/۵۹، ۵۰، نیل المسابیح شرح دیکل الطالب ۲/۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶،

و۔ نذریہ میں تنگ دستی کا اثر:

۱۰۔ حنفیہ، رجسٹریشن کا مذہب یہ ہے کہ اگر روزے کا نذریہ ہے،  
رہنے سے کوئی تنگ دست ہو جائے تو نذریہ ساتھ ہو جائے گا اور وہ  
اللہ تعالیٰ سے مستعاف رہے گا۔ اہل شافعیہ کا مذہب "رجسٹریشن کا صحیح  
مذہب یہ ہے کہ اگر وہ روزہ کے نذریہ سے عائد ہو تو نذریہ اس کے ذمہ  
میں ہوتا رہے گا مگر مالکیہ کہتے ہیں کہ نذریہ صحیح ہے (۱)۔

دوہ۔ حقوق بعد میں تنگ دستی کے آثار:

سب۔ میت کی تجہیز و تکفین کے خرچ میں تنگ دستی:

۱۱۔ اگر کوئی تنگ دستی کی حالت میں مراعات تو اس کا حق اس شخص پر  
واجب ہے جس پر اس کی زندگی میں اس کا نفقہ واجب ہے۔ یہ امام  
ابو حنیفہ کا قول ہے جیسا کہ ان سے منقول ہے (سرخس متنی قول ہے)۔  
گر میت کا کوئی یہ رشتہ نہ ہو جس پر اس کا نفقہ واجب ہوتا ہے یا ہو  
(سین و فقیر ہو) تو اس کا حق میت لامل پر واجب ہے۔ اگر میت لامل  
خالی ہو تو اس کا نظام درست نہ ہو تو اس کی تدفین مسلمانوں پر واجب  
ہے (۲) اور اس کی تفصیل اصطلاح "تکفین" میں ہے۔

= رص ۳۲۳-۳۲۴ شرح البیہقی علی الصلوی ۱/ ۶۵-۶۶، اشرح البیہقی  
۱/ ۱۵۳-۱۵۴، جوہر لا کیل ۱/ ۴۷، حاشیہ ابن ماجہ ۱/ ۱۹۲، تحفۃ  
الکراچ ۳۰۴، المغنی ۱/ ۴۳، سہل المار ۱/ ۴۳، الانصاف  
۳۹۹، کشف القناع ۲/ ۳۱۰ طبع المیاض۔

(۱) المہذب فی فقہ الامام الشافعی ۱/ ۱۸۵، ۲۲۱، جوہر لا کیل ۱/ ۴۶، سہل  
المار ۱/ ۴۷، شرح دیکل الطالب ۱/ ۱۰۷-۱۰۸، طبع مکتبہ اصلاح  
الافتاء شرح مختار ۱/ ۱۵۹، اور اس کے بعد کے صفحات، اشرح البیہقی  
۲/ ۲۶۰، طبع سوم المطبوعہ الخارۃ البیہقیہ ۳۳۵، مدار السبل ۱/ ۴۵۱،  
۲۵۳، طبع المکتب الاسلامی۔

(۲) شرح المسراج للبحر جانی رص ۳۵۷، حاشیہ ابن ماجہ ۱/ ۵۸۰-۵۸۱، طبع  
دار احیاء التراث العربیہ فتح القدیر ۱/ ۶۷-۷۷، المہذب فی فقہ الامام

ب۔ مزدوری کی اجرت اور گھر وغیرہ کے نذریہ کی دانگی

سے تنگ دست ہونا:

۱۲۔ حنفیہ فرماتے ہیں کہ عذر کی وجہ سے جو دفعہ یہ جا سکتا ہے جیسے  
کہ اگر کسی شخص نے کوئی مکان یا کوئی گھر نذریہ پر لیا پھر وہ مہینہ  
ہو یا (۳) اس پر ایک ایسے ایسے لازم آگئے جن کے "نذریہ" پر وہ نذریہ  
پر لگائے ہوئے گھر یا مکان کی قیمت کے بغیر وہ قادر نہیں ہے) تو  
قاضی عقد اجارہ کو فتح کروے گا اور دیوں کی ادائیگی کے لئے اسے  
فرمانت دے گا، اس لئے کہ عقد کے تقاضے پر چنے میں یک زمرہ  
ضرر کو لازم کرنا ہے جس کا وہ عقد کی وجہ سے مستحق نہیں ہو ہے ورنہ  
قید ہے، اس لئے کہ دوسرے مال کے نہ ہونے کے سلسلہ میں  
مسائل اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی (۱)۔

۳۔ شافعیہ کہتے ہیں کہ ایک مزدور کی مزدوری دین ہے، اور دین جب  
اس شخص پر ہو تو وہ دین ہو جیسا کہ اس کی "دانگی" کا وقت نہ  
آجائے اس سے اس کا مطالبہ سزا جاز نہیں، اس سے کہ اگر اس سے  
مطالبہ سزا جاز ہو تو پھر تاویل کا کوئی فائدہ نہیں رہے گا اگر  
فوری واجب ہو، یہ تو نذریہ تنگ دست ہو تو اس سے اس کا مطالبہ  
کرنا جاز نہیں ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "وَلَا تَكُنْ  
مِنَ الْغَاسِقِينَ" (اور اگر تنگ دست ہو تو خوشحالی تک  
مہلت دینے کا حکم ہے)۔

اور قرض خلو کو اس کا بچھا کرنے کا اختیار نہیں ہے، اس لئے کہ  
جس دین کے مطالبہ کرنے کا اسے حق نہیں ہے وہ اس کے سلسلہ میں

= المغنی ۱/ ۱۳۶-۱۳۷، حاشیہ البیہقی علی شرح المنہج ۲/ ۱۳۳-۱۳۴، اشرح  
البیہقی علی الصلوی ۱/ ۱۸۱-۱۸۲، اشرح البیہقی ۲/ ۲۳۳-۲۳۴، سہل  
المار ۱/ ۴۷، شرح دیکل الطالب ۱/ ۸۷، المغنی علی ابن قدامہ ۲/ ۳۸۹-۳۹۰،  
مکتبہ المدینہ۔

(۱) مکتبہ فتح القدیر ۱/ ۶۷-۷۷، حاشیہ شرح مختار ۲/ ۳۳۳۔

کرے۔ یہ اس بنا پر ہے کہ صدائوں کے نزدیک تہاء قاضی سے تحقیق ہو جاتا ہے اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک نہیں ہوتا (۱)۔

» رثا فعیہ کے نزدیک بھی اس مسئلہ کا یہی حکم ہے، پس اپنا دین کسی مال اور شخص کے حوالہ کر دیا پھر وہ مفلس ہو گیا یا اس نے حق کا انکار کر دیا اور اس پر قسم کھائی تو وہ محیل (مقرض) سے رجوع نہیں کرے گا، اس لئے کہ اس کا حق ایسے مال کی طرف منتقل ہو گیا ہے جس کے نہ ہخت کرنے کا وہ اختیار رکھتا ہے، لہذا رجوع کے سلسلہ میں اس کا حق ساقط ہو جائے گا جیسا کہ ترمذی دین کے بدلے میں کوئی سامان لے لے پھر وہ قسبہ کے بعد کف ہو جائے۔

» رابر سی نے اپنے دین کو کسی شخص کے حوالہ کیا اس شرط کے ساتھ کہ وہ مال دار ہے، پھر ظاہر ہوا کہ وہ تنگ دست ہے تو مزی نے ذکر کیا ہے کہ اسے اختیار حاصل نہ ہوگا، اور ابوہاشم بن سرج نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا کہ اسے اختیار حاصل ہوگا، اس سے کہ میں نے قرض خود کو (مال دار کی) شرط کا کرنا صحیح ہے، لہذا سے اختیار ثابت ہوگا، جیسا کہ اترسی نے سی کے ساتھ اس شرط کے ساتھ یک گانے فرخت لیا کہ وہ وہاں سے واپس آئے پھر پتہ چلا کہ وہ سی نہیں ہے۔

» عام اصحاب ثانیہ فرماتے ہیں کہ سے اختیار حاصل نہ ہوگا، اس لئے کہ تنگ دست ہونا ایک نقص ہے تو اس کی وجہ سے خیر ثابت ہونا و تعمیر کسی شرط کے بھی ثابت ہونا جیسے حق میں عیب (کہ اس کی بنیاد پر بغیر کسی شرط کے خیار ثابت ہوتا ہے)، اور وہ مرغوب صفت کے مخالف ہے، اس لئے کہ اس کا نہ ہونا نقص نہیں ہے بلکہ فضیلت کا نہ ہونا ہے، لہذا اس میں شرط لگانے اور نہ لگانے کے درمیان معاملہ الگ الگ ہوتا (۲)۔

» یوں کا پیچھا کرنے کا اختیار نہیں رکھتا ہے جیسے کہ بین موجد، پس اگر وہ کوئی ہنر چھٹی طرح جانتا ہو، قرض ڈالو اس سے یہ مطالبہ کرے کہ وہ پتہ کھڑا دہری پر گائے تاکہ وہ ماراں کا، ین «اگر سے تو سے اس پر مجبور نہیں کیا جائے گا اس لئے کہ یہ مانے پر مجبور رہا ہے جو جائز نہیں ہے جیسے کہ تجارت پر مجبور رہا (جائز نہیں ہے)، اور اگر کسی شخص نے کوئی زمین سے پر گایا «اگر ایسے پر لینے والا نہ لے لے اور کسی سے مفلس ہو گیا تو اگر یہ ملاں کچھ منافع حاصل کرنے سے قبل ہو تو اس کو حق ہے کہ اسے فتح کر دے، اس لئے کہ اجارہ میں منافع کی وہی حیثیت ہے جو بیع میں بیٹے گئے ایمان کی حیثیت ہے، پھر اگر شرط پر مفلس ہو جائے اور میں باقی ہو تو اس کو حق فتح حاصل ہے، تو اسی طرح اگر کرایہ دار مفلس ہو جائے اور منافع باقی ہو تو ضروری ہے کہ اس کو حق فتح حاصل ہو (۱)۔

ج۔ محل علیہ (دین جس کے حوالہ کیا گیا ہے اس) کا تنگ دست ہو جانا:

۱۳ سترض غواہ محیل (مقرض) سے صرف اس صورت میں رجوع کرے گا جب کہ محال علیہ مفلس ہو جائے یا وہ انکار کرے، اور اس پر کوئی بینہ نہ ہو، اس سے کہ اس صورت میں قرض خود اپنا حق پائے سے عاجز رہ گیا، اور حوالہ کا مقصد اس کے حق کی سلامتی ہے، لہذا وہ سلامتی کے ساتھ مقید ہوگا، پس جب سلامتی فوت ہو جائے تو حوالہ فتح ہو جائے گا جیسے کہ حق میں عیب ہونے کی صورت میں، یہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک ہے، اور صاحبین نے اس پر یہ بھی اضافہ کیا ہے کہ وہ یک دہری وجہ سے بھی (محیل سے) رجوع کرے گا، اور وہ یہ ہے کہ قاضی محال علیہ کی زندگی میں اس کے افلاس کا فیصلہ

(۱) اختصار الخوارزمی، ص ۶۸، طبع معنی لکھنؤ ۱۳۶۶ء۔

(۲) اہرباب فی فقہ الامام ابوحنیفہ، ص ۳۲۲-۳۲۵، طبع معنی لکھنؤ۔



ی طرح مالکیہ کی رائے یہ ہے کہ اگر محال (قرض خود) نے محیل (مقرض) پر یہ شرط لگائی کہ اگر محال علیہ مفلس ہو جائے گا تو وہ محیل سے رجوع کرے گا تو شرط کے مطابق اسے محیل سے رجوع کرنے کا حق ہوگا، اور باقی نے اسے اس طرح نقل کیا ہے کہ گویا میں رائج مذہب ہے، اور بن رشد نے کہا کہ یہ صحیح ہے میرے علم کے مطابق اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے<sup>(۱)</sup>۔

اور ثابت فرماتے ہیں کہ سب تمام شرائط پائی حامی کی تو محیل (مقرض) محض حوالہ کی وجہ سے دین سے بری ہو جائے گا۔ اس لئے کہ دین اس کے ذمہ سے منتقل ہو گیا ہے اگر محال علیہ اس کے بعد مفلس ہو جائے یہ مرجع ہے یہ وہ دین کا اتکار ہے۔ تو صاحب دین محیل سے رجوع نہیں کرے گا، جیسا کہ اگر وہ اسے بری کرے، اس لئے کہ حوالہ کر دینے کی طرح ہے۔

اور اگر تمام شرائط نہیں پائی جائیں گی تو حوالہ صحیح نہ ہوگا بلکہ عاقبت ہو جائے گی۔

فیس بن ابی عمر فرماتے ہیں: اگر محال راضی نہیں ہوا پھر حلال ہوا کہ محال علیہ مفلس یا مراد ہے تو وہ رجوع کرے گا اور اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، اور اگر وہ محیل علیہ کی حالت سے اس وقت کے باوجود راضی ہو گیا تو بھی (مقرض سے) رجوع کرے گا، اس لئے کہ محیل علیہ میں فاس کا پایا جانا عیب ہے، اور اگر اس نے محیل علیہ کے مال اور ہونے کی شرط لگائی پھر ظاہر ہوا کہ وہ تنگ دست ہے تو (مقرض سے) رجوع کرے گا، اس لئے کہ حدیث میں ہے: "المؤمنون عند شروطهم"<sup>(۲)</sup> (مؤمنین اپنی شرائط کے پابند ہیں)۔

(۱) شرح الکبیر مع جامع الدرر ۳/۲۵۳، ۲۵۴ شرح المغیر مع جامع الدرر ۳/۱۳، ۱۴ طبع دوم لطیفہ العام ۱۳۳۵ھ۔  
(۲) مدار السبل فی شرح الدلیل ۱/۳۶۱، ۳۶۲ طبع المکتب الاسلامی، بیروت

و- مقررہ مہر کی ادائیگی سے شوہر کا تنگ دست ہو جاتا:  
۱۳- شافعیہ مہر کی ادائیگی کے سلسلہ میں شوہر کے تنگ دست ہوجانے کی صورت میں دو حالتوں میں فرق کرتے ہیں:  
۱- یہ کہ تنگ دستی اگر دخول سے قبل ہو تو عورت کو فسخ نکاح کا اختیار ہوگا۔ اس لئے کہ مہر کی ادائیگی سے شوہر کے مفلس ہوجانے کی صورت میں نکاح کامل فسخ ہوتا ہے متبادلہ کا بھی یکتوں یہی ہے۔  
۲- یہ ہے کہ اگر تنگ دستی دخول کے بعد ہو تو فسخ نکاح جائز نہ ہوگا، اس لئے کہ شوہر نے اپنا حق بھروسہ لے لیا بعد تنگ دستی کی وجہ سے نکاح فسخ نہیں کیا جائے گا، اور متبادلہ نے اپنے یکتوں میں اس میں حق کی مخالفت کی ہے۔

الماہب بشرح دلیل الطالب ۱/۱۳۱-۱۳۲۔

اور حدیث: "المؤمنون..." کی روایت ترمذی نے حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اس حدیث کے ساتھ کہ ہے: "المسلمون علی شروطهم" اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے، اس حدیث کے صحیح ترین روایت میں ترمذی نے متفقہ کیا گیا ہے اس لئے کہ اس کی اسناد میں کثیر بن مہد لفظ بن عمرو بن عوف ہیں اور وہ بہت ضعیف ہیں، ان کے بارے میں امام شافعی اور ابو داؤد نے فرمایا کہ وہ جھوٹ کے سنتوں میں سے ایک سنتوں ہے اور ابو داؤد ورحمہم کے اس روایت کثیر بن زید سے انہوں نے ولید بن داؤد سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ کے طریق سے مروی ہے کہ وہ بھی نے کہا کہ حاکم نے اسے صحیح قرار نہیں دیا ہے کثیر کی سنائی نے تھوڑی سی ہے لیکن دوسروں نے اسے قبول کر لیا ہے منذری نے کہا کہ اس کی اسناد میں کثیر بن زید ہیں جن کے بارے میں ابن محسن نے کہا کہ وہ ثقہ ہیں اور ایک مرتبہ انہوں نے کہا کہ وہ کچھ بھی نہیں ہیں اور کچھ کہا کہ وہ قوی نہیں ہیں اور ان کے بارے میں بہت سے لوگوں نے کلام کیا ہے اور شافعی نے حدیث کے مختلف طرق کو ذکر کیا ہے اور کہا کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ احادیث مذکورہ اسے عرق میں سے حصص حصص کے تاج ہیں تو اس کی کم از کم حالت یہ ہے کہ جس عن پر سب متفق ہیں وہ حسن ہو (تحدیث حوزی ۳/۵۸۲-۵۸۵ شامی ۵/۵۸۵) انتخب من المسود ۳/۳۳۲-۳۳۳ طبع المکتب الاسلامی ۱۳۹۲ھ شامی ۵/۵۸۵ دار الکتب العربیہ بیروت ۱۳۸۶ھ، ۲۸۷ طبع مصنفی المکتب الاسلامی

یہاں پر حنا بد کے نزدیک ایک اور قول بھی ہے اور وہ یہ کہ بیوی کو مطلقاً اختیار فتح حاصل نہ ہوگا، نہ دخول سے قبل نہ دخول کے بعد۔ بن حامد نے اسی قول کو اختیار کیا ہے، اس لئے کہ مہر و مہر میں دین ہے، لہذا تک و تنق و بنا پر اس کی "انگلی سے عاجزی کی وجہ سے نکاح فتح نہ ہوگا جیسے کہ گذشتہ فقہاء اور اس لئے بھی کہ اس کی تاثیر میں کوئی بڑا اثر نہیں ہے۔

اور مالکیہ فرماتے ہیں کہ اگر بیوی اپنے شوہر کو اپنے ساتھ دخول کرنے کے لئے بلائے اور مہر مقبل کا مطالبہ کرے اور شوہر کے پاس مہر کی ادائیگی کے لئے (مال) کچھ نہ ہو اور وہ مال نہ ہونے کا دعویٰ کرے اور بیوی اس کی تصدیق نہ کرے اور مال کا نہ ہونا نہ سے ثابت نہیں ہو، اور اس کے پاس کوئی ظاہری مال بھی نہ ہو تو حاکم اسے بنا فقر ثابت کرنے کے لئے مہلت دے گا، پھر اگر اس کا فقر ثابت ہو جائے یا بیوی اس کے بارے میں اس کی تصدیق کرے تو حاکم کی صوابدید سے اس کے لئے مدت میں اضافہ کر دیا جائے گا، پس اگر وہ کچھ لے آئے تو ٹھیک ورنہ اسے عاجز قرار دیا جائے گا۔

اور فقہاء کا جواب یہ شخص کے لئے جس کی تک و تنق ثابت ہو جائے اور اس کی خوش حالی کی امید نہ ہو (اس لئے کہ غیب سے کبھی عجب کا ظہور ہوتا ہے) یہ سب حضرات کی تاویل ہے، مثلاً "اور عیض سے اسی کو درست قرار دیا ہے، "مردم اختیار قتل اس شخص کے سے ہے جس کی خوش حالی کی امید نہیں ہو، لہذا اس کی طرف سے (بیوی کو) نور، قلع ہونے والی طلاق دی جائے گی، یہ مدعا میل ہے جسے "لہذا" پر ترجیح کی گئی ہے۔

پھر مدت کے گزر جانے کے بعد اس کی طرف سے طلاق کی جائے گی، اس طور پر کہ حاکم طلاق لے گا یا بیوی طلاق واقع کرے گی، پھر حاکم اس کا فیصلہ کرے گا، اس سلسلہ میں یہ دونوں قول ہیں، اور

سے عاجزی کی وجہ سے طلاق دینے والے شوہر پر نصف مہر، جب ہوگا جسے وہ خوش حال ہونے کے بعد ادا کرے گا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَرْصَةٌ مِمَّا فَرَضْتُمْ" (۱) اور اگر تم اس بیوی کو طلاق قبل اس کے کہ اس کو ماتحت کا، اور اس کے سے کچھ مہر بھی مقرر نہ چکے تھے تو بقائے تم نے مقرر کیا ہو اس کا نصف ہے)۔

لیکن حنفیہ یا اس کے علاوہ دیگر چیز کی "انگلی سے تک و تنق ہونے کی وجہ سے فتح کو جابر قرار نہیں دیتے، یمن (ان کے نزدیک) بیوی کے لئے دخول سے قبل تسلیم نفس سے باز رہنے کا حق ہے جب تک کہ وہ اپنا مہر مقبل وصول نہ کر لے (۲)۔

۱۵۔ مدیون کا اپنے اوپر واجب دین کی ادائیگی سے تنگ دست ہونا اور کیا وہ اس کی وجہ سے قید کیا جائے گا یا نہیں؟

۱۵۔ حنفیہ فرماتے ہیں کہ جب مدی کا حق ثابت ہو جائے اور وہ قاضی سے مدیون کے قید کرنے کا مطالبہ کرے تو قاضی اسے اس دین کے ادا کرنے کا حکم دے گا جو اس پر واجب ہے، پس اگر بزرگ ہے تو اسے قید کر لے گا، اس لئے کہ اس کا ظلم ظاہر ہو جائے گا، ورنہ بیٹ میں ہے کہ: "لَا يُلْزَمُ الْوَاجِدُ ظَلَمَ بِحُلِّ عَرَضِهِ وَعَقُوبَتِهِ" (۳) (مال دار کا مال منول کرنا اس کی بے عزتی اور سزا کو جائز کر دیتا ہے)،

(۱) سورہ بقرہ ۲۳۷۔

(۲) رد المحتار علی البدل المختار ۱/۱۵۶، ۳/۳۱۵، ۷/۳۵۸، فتح القدیر ۳/۳۵۸،

۲۶۰، المہذب فی فقہ الامام شافعی ۲/۶۲، جوہر فی تہذیب ۱/۳۰۷-۳۰۸،

المشرع الكبير مع صاحب الدرر ۲/۲۹۹-۳۰۰، البیہقی فی تہذیب ۷/۵۷۹،

طبع المباحث المشرع، المصحح وبنی قدیمہ ۷۸، طبع مستقیم۔

(۳) حاشیہ علی الواجد ظلم... کی روایت ابو یوسف (۳/۳۵۸) طبع عزت

عبدودعاس) نے کی ہے جو ابن حجر نے فتح الباری (۲/۶۲، ۱/۵۷۹) میں سے

حرف بردار ہے۔

اور سزا سے مراد قید ہے۔

پس اگر مدعی یہ قرار کرے کہ اس کا مقروض تنگ دست ہے تو قاضی اس کو چھوڑ دے گا، اس لئے کہ وہ تنص کی بنیاد پر مہلت دے دے جانے کا مستحق ہے اور مدعی کو اس کا پیچھا کرنے سے نہیں روکا جائے گا۔ اور اگر مدعی ہے کہ وہ خوش حال ہے اور وہ کہے کہ میں تنگ دست ہوں تو اگر قاضی اس کی خوش حالی کو جانتا ہو یا دین کی مال کا بدل ہو مثلاً قیمت اور قرض یا اس نے اس کا التزام مریا ہو جیسے کہ ممبر کفالت اور بدل طلع وغیرہ تو قاضی اسے قید کر لے گا، اس لئے کہ ظاہر یہ ہے کہ جو کچھ اس کو حاصل ہوا ہے وہ باقی ہو، اور اس کے التزام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قادر ہے، اور اس کے ملکہ و دیون میں اثر و قشر کا بخوبی رے تو اسے قید میں کرے گا، اس لئے کہ قشر اصل ہے، اور یہ جیسے کہ تکفیر و تہذیب و کائنات و رتہ انم کا تعلق ان و رتہ تہذیب و کائنات کا نفقہ، ملا یہ کہ بینہ قائم ہو جائے کہ اس کے پاس مال ہے تو ایسی صورت میں وہ اسے قید کر دے گا، اس لئے کہ وہ ظالم ہے، اور اگر اس نے اسے اتنی مدت تک قید رکھا کہ اسے غالب گمان ہو گیا کہ اگر اس کے پاس مال ہوتا تو وہ اسے ظاہر کر دیتا، اور (لوگوں سے) اس کا حال دریافت کیا تو اس کا کوئی مال ظاہر نہ ہوا تو وہ اس کو رہا کر دے گا، اس سے کہ اس کا تنگ دست ہونا ظاہر ہے، لہذا وہ مہلت پائے کا مستحق ہے، اسی طرح اگر وہ کوہوں سے اس کے تنگ دست ہونے کی کوئی دلی تو بھی یہی حکم ہے، اور قید کے جانے کے بعد تنگ دستی کا بینہ بالاتفاق قیوں یا جانے گا، قید سے قبل نہیں، اور رزق یہ ہے کہ قید کے بعد ایک تریہ نہ پیدا ہو، اور وہ قید کی شدت اور اس کی تنگیوں کا برداشت کرنا ہے جو اس کے تنگ دست ہونے کی مامست ہے، اور قید سے قبل یہ چیزیں نہیں پائی گئیں، اور ایک قول یہ ہے کہ وہوں حالتوں میں بینہ قیوں کیا جائے گا، اور اگر اس کے خوش حال ہونے پر بینہ قائم

ہو جائے تو اسے اس کے ظلم کی وجہ سے ہمیشہ قید میں رکھا جائے گا، یہاں تک کہ وہ اس میں کوئی اثر نہ کرے جو اس پر واجب ہے، اور قید کی مدت میں اختلاف ہے، ایک قول یہ ہے کہ وہیں میں مادہ ہے اور بعض حضرات نے اس کی مقدار ایک ماہ بتایا ہے، اور بعض نے چار ماہ، اور بعض نے چھ ماہ، اور قید کو برداشت کرنے کے سلسلہ میں چونکہ لوگوں کا حال مختلف ہوتا ہے اور اس میں اس کے درمیان بہت زیادہ فرق ہوتا ہے، اس لئے اسے قاضی کی رائے کے سپرد کیا جائے گا (۱)۔

مالکیہ فرماتے ہیں کہ مجہول الحال مقروض اگر مال نہ ہونے کا دعویٰ کرے تو اسے قید کیا جائے گا (۲)، تاکہ اس کا معاملہ ثابت کرنے سے ظاہر ہو جائے، اور اس کے جس کا موقع اس وقت ہے جب کہ وہ صبر کا اور اپنی تنگ دستی کو ثابت کرنے تک تاخیر کا مطالبہ نہ کرے ورنہ اسے کفیل کی کفالت کے ساتھ مہلت دی جائے گی اگرچہ کفیل بائنفس ہو، اور اگر اس کا حال معلوم نہ ہو تو اسے اس وقت تک قید کیا جائے گا جب تک کہ اس کی تنگ دستی ثابت نہ ہو جائے، اور اگر کفیل اس کو پیش نہ کرے تو اس پر جو کچھ ہے کفیل اس کا تاوان ادا کرے گا، ملا یہ کہ وہ مدیون کی تنگ دستی ثابت کرے۔

اور اس کی تنگ دستی کا ثبوت وہ مال کوہوں کی شہادت سے ہوگا جو اس کی شہادت میں گئے کہ وہ اس کا ظاہر یا یہ بطنی مال میں جانتے ہیں، اور مدیون سے قطعی طور پر مال کے نہ ہونے کی قسم لی جائے نی اور وہ اپنی یمن میں اس کا اضافہ کرے گا کہ میں میں ماں پاں گا تو اسے فوراً رہا کر دیا جائے گا، اور اگر میں سفر میں گا تو جلدی لوں گا، اور حلف کے بعد اسے چھوڑ دینا اور مہلت دینا واجب ہوگا، اس سے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَبَيْنَ كَانِ دُو عَسْرَةِ لِمَنْطَرَةِ الِیْ مِيسِرَةِ"

(۱) احتیاء شرح المختار، ۲۶۰-۲۶۱ طبع مصطفیٰ لکھنؤ ۱۳۶۱ھ

(۲) مدیون سے مراد وہ آدمی ہے جس پر دین ہو، خواہ اس کے مال کا احاطہ نہ

ہوئے ہو یا نہیں اور خواہ مرد ہو یا عورت۔

(۱) اگر تک دست ہو تو خوشحالی تک مہلت دینے کا حکم ہے۔

اور اگر اس نے اپنی تک و تنہا ثابت نہ کی اور اس کا جس لمبا بیویا نہ بھی سے چھوڑ دیا جائے گا میں یہ قسم کھانے کے بعد کہ اس کے پاس مال نہیں ہے۔

مذکورہ قیمت کی بنا پر یہ تک دست پر قید نہیں ہے جس کا تک دست ہونا ثابت ہو اس لئے کہ اس کو قید کرنے سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا اور یہ یوں ہے کہ جب اس پر یوں ہے اس کی مہلت کر جائے، پس اگر وہ مر جائے اور اس کا کوئی مال نہ ہو تو بیت المال سے اس کا دین ادا کیا جائے گا، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "فمن توفى وعليه دين فليوفى فضاؤه ومن ترك مالا فهو لودثته" (۱) (جو شخص اس حال میں وفات پائے کہ اس پر دین ہو تو اس کا وارث میرے ذمہ ہے اور جو شخص کوئی مال چھوڑے تو وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے)۔

عام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص پر دین ثابت ہو تو اس کا جو مال ظاہر ہو سے بیچ دیا جائے گا اور دین ادا کیا جائے گا اور اس سے قید نہیں کیا جائے گا، اور اگر مال ظاہر نہ ہو تو اس سے قید یا جائے گا اور اس کے مال میں سے جس حصہ پر قدرت حاصل ہو اسے فرحت بردار کیا جائے گا، اور اگر وہ اپنی تک و تنہا ثابت نہ کرے تو اس کا بیعت قبول کیا جائے گا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وان كان ذو عسرة فنظرة الى ميسرة" (۲) (اور اگر تک دست ہو تو خوشحالی تک مہلت دینے کا حکم ہے)، اس کے باوجود اس سے جس قسم کی قسم

(۱) التوکر المروئی ۳۲۵-۳۲۶ الفروق المرقی ۱۰۸-۱۱۰ (چھٹا مسئلہ)۔

ور حدیث: "من توفى من المؤمنين .." کی روایت بخاری ریخ الماری ۳۷۶-۳۷۷ طبع انتقید اور مسلم (۲/۱۲۳) طبع تصحیح کرنے کی ہے۔

(۲) سورہ بقرہ ۲۸۰۔

لوں گا اور اس کو رہا کروں گا اور اس کے قرض خواہوں کو اس کا پیچہ کرنے سے روک دوں گا، یہاں تک کہ اس کے خلاف بیعت قائم ہو جائے کہ اسے مال حاصل ہوا ہے، پس لوگوں نے کواعی دی کہ انہوں نے اس کے ہاتھ میں مال نہ کھا ہے تو اس سے پوچھ جائے گا، میں اُردو کہے کہ مضاربیت کے طور پر اس نے کسی سے لیا ہے تو قسم کے ساتھ اس کے قول کا اعتبار کیا جائے گا، اور اسے قید کرنے کا مقصد اس کی صورتحال کا پتہ لگانے کے بعد اور کچھ نہیں ہے تو جب حاکم کے نزدیک مذکورہ بالا بات ثابت ہو جائے تو اسے قید کرنے کا اختیار نہ ہوگا اور اس کے بارے میں پوچھنے سے غفلت نہیں برتی جائے گی (۱)۔

مثال کے طور پر ایک سی شخص پر دین دینا جب ہو جس کی تکلیف کا وقت آ گیا ہو اور اس سے اس کا مطالبہ کیا جائے اور وہ سے دین نہ کرے تو حاکم دیکھ جائے گا، اگر اس کے پاس کوئی ظاہری مال ہو تو اسے دین کی تکلیف کا حکم دے گا، اور اگر اس کے پاس ظاہری مال نہ ہو اور وہ تک و تنہا ثابت کرے اور اس کا قرض خواہ اس کی تصدیق کر دے تو اسے قید نہیں کیا جائے گا، اس سے مہلت دینا واجب ہوگا اور اس کا پیچہ کرنا جائز نہ ہوگا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "وان كان ذو عسرة فنظرة الى ميسرة" (۲) (اور اگر تک دست ہو تو خوشحالی تک مہلت دینے کا حکم ہے)۔

اور اس لئے بھی کہ نبی ﷺ کا ارشاد اس شخص کے قرض خواہوں سے ہے جس پر دین بہت تھا کہ "خذوا ما وجدتم، وليس لكم الا ذلك" (۳) (تم جو کچھ پاؤ اسے لے لو اور تمہارے لئے اس کے

(۱) مختصر المرقی ۱۸۳ طبع درالمعرف اور فقہ شافعی کی تک مہلت

(۲/۱۲۳-۱۲۴) میں جو کچھ لایا ہے وہ اس سے خارج نہیں ہے۔

(۳) حدیث: "خذوا ما وجدتم..." کی روایت مسلم (۳/۱۰۸) طبع تصحیح کرنے کی ہے۔

لوٹ آئے گا<sup>(۱)</sup>۔ البتہ گزرے ہوئے زمانہ کا اس سے محاسبہ نہیں کیا جائے گا۔

مالکیہ کے ہر ایک فقیر، مہمی پر اس کی طاقت کے بقدر جزئیہ مقرر کیا جائے گا، خود ایک رنم ہی کیوں نہ ہو شرطیکہ سے طاقت ہو ورنہ تو اس سے ساتھ ہو جائے گا پھر بعد میں خوش حال ہو جائے تو گزرے ہوئے زمانے کے بارے میں اس سے محاسبہ نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ وہ اس سے ساتھ ہو چکا ہے<sup>(۲)</sup>۔

اور ثانیہ کے ایک قول کی رو سے وہی پر جزئیہ واجب ہے اگرچہ وہ فقیر ہو اس لئے کہ وہ بطور عوض کے واجب ہوتا ہے، اس لئے اس میں مانے والے اور نہ مانے والے دونوں برابر ہیں، تو اس غیور پر سے خوش حال ہونے تک مہلت دی جائے گی، جس جب وہ خوش حال ہو جائے گا تو گزرے ہوئے زمانے کا جزئیہ اس سے طلب کیا جائے گا، اور ایک قول یہ ہے کہ اسے مہلت میں دی جائے گی<sup>(۳)</sup>۔

زیرکہ میں واجب شدہ حقوق کی ادائیگی سے اس کا تنگ دست ہو جانا:

۱- اگر میت کا ترک ان دیون کو ادا نہ کر سکتا ہو جو اس پر واجب ہیں تو اس سے تعلق احکام میں اختلاف اور تفسیر ہے، جس کے سے "ارت" اور "ترک" کی اصطلاحوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

ح- اپنی ذات پر خرچ کرنے سے تنگ دست ہو جانا:

۱۸- اصل یہ ہے کہ آزاد آدمی کا نفقہ اس کے مال میں ہے خود وہ

(۱) الاختیار شرح المختار ۳/۹۱، ۳/۹۳ طبع مصطفیٰ لکھنؤ ۱۳۶۶ھ، طبع القدیر ۲۸۸/۲، ۲۹۳، انصاف ابن قدامہ ۵۰۹/۸۔

(۲) المشرع المختار ۱/۳۳۳-۳۳۵ طبع دوم المطبعۃ العامرة لکھنؤ ۱۳۳۵ھ

المشرع المختار ۲/۴۰۱، ۲۰۲۔

(۳) المہذب فی فقہ مالک لکھنؤ ۲/۴۵۲، ۴۵۳۔

سو کچھ نہیں ہے)۔ اور اس لئے بھی کہ قید یا تو اس کی تنگ دستی ثابت کرنے کے لئے ہوتی ہے یا اس کے دین کو ادا کرنے کے لئے، اور اس کی تنگ دستی ثابت ہے اور وہ سوا ہوا ہے، البتہ قید میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اور اگر اس کا قرض خود اس کی تکذیب سے تو وہ اس سے خالی نہیں ہے تو اس کا مال معلوم ہوگا یا نہیں، اگر اس کا مال معلوم ہو اس بنا پر کہ دین معاوضہ میں ثابت ہوا ہو جیسے کہ قرض اور حج۔ یہ اس کے علاوہ اس کا کوئی اصل مال معلوم ہو تو اس کے قرض خود اس کا مال اس کی قسم کے ساتھ معتبر ہوگا جس پر وہ قسم کھائے کہ وہ مال والا ہے تو اسے قید کیا جائے گا یہاں تک کہ بند اس کے تنگ دست ہونے کی شدت دے۔ من الحمد رکعتے میں کہ شبہوں کے علاوہ اور نفقہ میں سے جن لوگوں کی بات ہمیں محفوظ ہے ان میں سے ایک دین میں جس کے قائل ہیں<sup>(۱)</sup>۔

و- جزئیہ دینے سے تنگ دست ہونا (یعنی وہ جزئیہ جو مقرر کیا گیا ہو یا جس پر صلح کی گئی ہو):

۱۶- منہجہ ورنہ ناہد کا مذہب اور ثانیہ کا ایک قول یہ ہے کہ اس فقیر پر جزئیہ نہیں ہے جو نہ مانے والا نہ ہو، اس لئے کہ حضرت عمرؓ نے اس کے نام سے لے ہوئے کی شرط کاٹی ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ نہ مانے والے فقیر پر جزئیہ واجب نہیں ہے، اور اس لئے بھی کہ وہ اس کے لئے کی طاقت نہیں رکھتا ہے، کیونکہ وہ کام کرے پر قادر نہیں ہے۔

میں حصہ سے اس کی صراحت کی ہے کہ فقیر سے جزئیہ ساتھ کر دیے کے بعد اگر وہ خوش حال ہو جائے تو پھر جزئیہ اس پر واجب ہو جائے گا، اس سے کہ وہ جزئیہ کا مال ہے، اور صرف اس کے عاجز ہونے کی وجہ سے جزئیہ ساتھ ہو گیا، اور وہ قسم ہو چکا ہے، (لہذا جزئیہ

(۱) انصاف ابن قدامہ ۳/۹۹، طبع المایض المحدث۔

مابولغ ہو یا بالغ، سونے بیوی کے کہ اس کا نفقہ اس کے شوہر پر ہے جب کہ شوہر پر اس کے وجوب کی تمام شرائط پائی جائیں، اور اس کا حق غیر سے اس کا مطالبہ کرنے کی طرف منتقل نہ ہوگا خواہ وہ غیر اصل ہو یا فرزند، جب کہ وہ تنگ دست ہو اور مانے پر قادر نہ ہو یا بعض صورتوں میں مانے سے عاجز ہو<sup>(۱)</sup>۔

اس شخص پر نفقہ واجب ہے اس کے بارے میں اختلاف اور تفصیل ہے جس کے لئے ”نفقہ لا قارب“ کی اصطلاح کی طرف رجوع کیا جائے۔

ط۔ بیوی کے نفقہ کی ادائیگی سے تنگ دست ہو جانا:

۱۹۔ جس چیز کے ذریعہ بیوی کے نفقہ کی مقدار متعین کی جائے گی اس کے بارے میں تین طریقات ہیں:

۱۔ یہ کہ رہن میں سے ہر ایک کی حالت کو سامنے رکھ کر نفقہ مقرر کیا جائے گا جو ضروریہ، انوں خوش حال ہوں تو بیوی کے لئے شوہر پر خوش حال لوگوں کا نفقہ، جب ہوگا، اور اگر انوں تنگ دست ہوں تو اس کے لئے شوہر پر تنگ دستوں کا نفقہ، جب ہوگا، اور اگر انوں متوسط درجے کے ہوں تو شوہر پر اس کے لئے متوسط درجہ کے لوگوں کا نفقہ، جب ہوگا اور اگر اس میں سے ایک خوش حال اور دوسرا تنگ دست ہو تو بیوی کے لئے متوسط درجہ کے لوگوں کا نفقہ، جب ہوگا، خواہ شوہر خوش حال ہو یا بیوی۔

یہی قول حنفیہ کے نزدیک معتق ہے، اور مالکیہ کے نزدیک معتقد ہے، اور یہی حنا بد کا مذہب ہے، اس میں متعارض نصوص کے درمیان تطبیق

بھی ہے اور دونوں جانب کی رعایت بھی ہے۔

۱۔ اور نقطہ نظر یہ ہے کہ صرف شوہر کی حالت کی رعایت سے نفقہ مقرر کیا جائے گا، اس نظر پر کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول سے استدلال کیا جاتا ہے: ”لِيُغْنِيَ ذُو مَعْرَةٍ مِّن سَعَتِهِ وَمَن قَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فليُغْنِ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ لَا يَكْتَفِ اللَّهُ بِنَفْسِهِ إِلَّا مَا آتَاهَا سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا“<sup>(۱)</sup> (وسعت و لے کو پڑی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہئے اور جس کی آمدنی کم ہو تو اس کو چاہئے کہ اللہ نے جتنا اس کو دیا ہے اس میں سے شرفی کرے، اللہ تعالیٰ ہی شخص کو اس سے زیادہ ”تکلیف“ میں مبتلا کرتا ہے اس کو دیا ہے، اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد جلدی فرمائی بھی، لے گا)۔

یہ حنفیہ کے نزدیک ظاہر رہا، یہ ہے، صاحب بدائع نے اسی قول کو ترجیح قرار دیا ہے، ”در بیان امام شافعی کا مذہب و مالکیہ کا ایک قول ہے۔“

تیسرا نقطہ نظر یہ ہے کہ بیوی کی حالت کے مطابق نفقہ مقرر کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ“<sup>(۲)</sup> (بہر جس کا بچہ ہے اس کے ذمہ ہے ان کا کھانا، اور کپڑا، اتنا کہ مروت کے موافق)۔

۲۔ حضرت ہندہ کی اس حدیث سے بھی استدلال کیا گیا ہے جب کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ”عَلَيْكِ مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدُكِ بِالْمَعْرُوفِ“<sup>(۳)</sup> (تم (ہوسفیان کے مال سے) تنہا لے لیا کرو جو تمہارے لئے اور تمہاری اولاد کے لئے کافی ہو جائے)۔

(۱) سورۃ طلاق، ص ۷۷۔

(۲) سورۃ بقرہ، ص ۲۳۳۔

(۳) حدیث حضرت ہندہؓ ”عَلَيْكِ مَا يَكْفِيكِ“ ”ن۔ و۔ ہ۔ بخاری“ (فتح المبارک، ص ۵۰۷، طبع انتقادی) نے کی ہے۔

(۲) فتح القدیر، ص ۲۲۰، حاشیہ، دلیل علی شرح النسخ، ص ۵۱۰، شرح الکبیر للذہبی، ص ۵۲۲، ص ۵۲۳، میل، کتاب شرح دلیل الطالب، ص ۱۷۲، المغنی، ص ۱۷۲، منہاج السبیل فی شرح حدیث، ص ۳۰۳-۳۰۴، المکتب الاسلامی، الجمع، ص ۱۹، ص ۱۸۔

حنفیہ کا بھی یہی قول ہے (۱)۔

اس قول کی بنیاد پر رشوم تک دست و اور بیوی بھی ان جیسی ہو تو یہی صورت میں اس پر بالاتفاق تک دستوں کا نفقہ واجب ہوگا، اور رشوم کی خوش حال ہو رشوم تک دست ہوتا پہلے قول کے مطابق اس پر مستطعم قسم کے لوگوں کا نفقہ واجب ہوگا، اور ہرے قول کے مطابق اس پر تک دست لوگوں کا نفقہ واجب ہوگا، ہر قسم کے قول کے مطابق خوش حال لوگوں کا نفقہ واجب ہوگا۔

باقی تفصیل کی رو سے شوم پر جو نفقہ واجب ہے اگر وہ اس کی ادائیگی سے عاجز ہو اور اس کی وجہ سے بیوی اپنے شوم سے تعزیر کا مطالبہ کرے تو مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کے نزدیک ان دونوں کے درمیان تعزیر کر دی جائے گی۔

حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ اس کی وجہ سے ان دونوں کے درمیان تعزیر نہیں کی جائے گی، بلکہ بیوی شوم کے نام پر قرض لے لی اور اس شخص کو ہوا کرنے کا حکم دیا جائے گا جس پر شوم کے نہ ہونے کی صورت میں اس کا نفقہ واجب ہے (۲)۔

اس مسئلہ میں اس سے زیادہ تنبیہات ہیں جن کے لئے فتنی کتابوں کے ادب الحفقات کی طرف رجوع کیا جائے، کیونکہ ”نفقہ“۔

ی۔ رشتہ داروں کے نفقہ کی ادائیگی میں تک دہی:

۲۰۔ مال دار پر بالاتفاق واجب ہے کہ وہ اپنے تک دست والدین اور تک دست اولاد پر شرعی کرے، مالکیہ کے نزدیک والدین اور حنفی اولاد کے سوا کسی پر نفقہ واجب نہیں ہے، اور جمہور

(۱) حاشیہ ص ۵۲/۳، لشرح الکبیر بحیۃ الرسول ۵۰۹/۲، لشرح علی شرح منہج ۵۸۸/۳، لشرح منہج ۵۳/۲، طبع المباحث۔

(۲) حاشیہ ص ۵۲/۳، لشرح الکبیر ۵۱۸/۳، لشرح منہج ۵۲۳/۲، لشرح علی شرح منہج ۵۰۶/۳۔

کے نزدیک ان طرح تمام اصول فروع کا نفقہ واجب ہے، خواہ وہ کتنے ہی دور پر کے ہوں یا نیچے کے ہوں، اور اصول فروع کے علاوہ رشتہ دار مثلاً بہن، چچا اور اس کی اولاد تو حنفی اس پر نفقہ کے موجب کے لئے حرم ہونے کی شرط لگاتے ہیں، اور حنبلیہ یہ شرط لگاتے ہیں کہ دونوں ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہوں، اور شافعیہ کے نزدیک یہ امت کا ہی ہے۔

اور جس پر شرعی یا جابرانہ اس کے ساتھ سے تک دہی اس وقت تحقیق ہوئی جب کہ بالکل عاجز ہوئی اور پرکٹیت نہ پائی جائے، ساتھ ہی ماننے سے عاجز ہو تو جس شخص کے پاس پٹی کٹیت کے بقدر اس ہو یا ماننے پر قادر ہو تو اس کا نفقہ خود اس پر ہے، اس کا نفقہ کسی دوسرے پر واجب نہ ہوگا، لہذا حنفیہ اور حنبلیہ نے اصول کا نفقہ واجب یا ہے خود وہ ماننے پر قادر ہوں، لیکن ان کے علاوہ دوسروں کے نفقہ میں حنبلیہ کے نزدیک ماننے پر عدم قدرت کی شرط کے سلسلے میں امر بدیہ میں، اور شافعیہ کے نزدیک اس کی شرط میں ہے (۳)۔

ک۔ حسانت اور وہ چھ پرانے کی حیرت:

۲۱۔ ان دونوں کا حکم جیسا کہ نفقہ میں گذر، یہ ہے کہ اگر بچے کا مال ہو تو ان دونوں کی اہل سے اس کے مال سے لیا جائے۔

ل۔ رہ کر رکھ گئے جانور کا نفقہ:

۲۲۔ فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ رہ کر رکھ گئے جانور کا نفقہ دینے (رہ کر رکھنے پر) واجب ہے، اور اگر وہ اس پر شرعی نہیں کر رہا ہے تو وہ اسے فروخت نہ کرنے کی وجہ سے نہ کار ہوگا، اس سے کہ نبی ﷺ

(۱) الرسول ۵۲۲/۲، الاختیار ۲۲/۲، معنی ۵۸۶، ۵۸۳، لشرح منہج ۵۱۰/۳۔

م- قیدی کے چھڑانے سے تنگ دستی:

۲۳- مسلمان قیدی کو کنار کے ماتھوں سے چھڑانا جب ہے، اور جمہور کے نزدیک جائز اور یہ سے رمانا، جب ہے جیسے کہ ثرائی کے، اور یہ باہمی ننگو کے، اور یہ س کے قیدیوں کے تالے میں یا مال کے، اور یہ پس مال کے، اور یہ نہیں چھڑانا طے ہو تو جمہور کے نزدیک اس کا نند یہ مسلمانوں کے بیت المال سے ادا ہوگا، غور قیدی کے پاس اپنا ذاتی مال ہو، پس اگر بیت المال اس سے قاصر ہو تو پھر مسلمانوں کی جماعت پر اس کا نند یہ ہوگا، اور ثانیہ کا مذہب اور مالک کا ایک قول یہ ہے کہ اگر قیدی کے پاس مال ہو تو اس کا نند یہ اس کے مال سے ادا کیا جائے گا، اور اگر وہ تنگ دست ہو تو اسے مسلمانوں کے بیت المال سے چھڑایا جائے گا، دیکھئے: اصطلاح "اسری" (۱)۔

ن- ضامن کا تنگ دست ہونا:

۲۴- نیکل کے تنگ دست ہونے کا حکم اہل کے تنگ دست ہونے کی طرح ہے، یعنی اس کو خوشحالی تک مہلت دینا واجب ہے اور اس کی وجہ سے مطالب فاقع سا توند ہوگا (۲)۔

(۱) حاشیہ الجمل علی شرح الحجج ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰



س-و جب اخراجات کی ادائیگی سے حکومت کا تنگ دست

ہوتا:

۲۵- گر بیت المال میں تقابل نہ ہو جو جہاں وغیرہ کے لئے کافی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ امام مال والوں پر تقابل مترتب ہے جس سے ضرورت پوری ہو جائے، اس کی تفصیل اصطلاح "بیت المال" میں ہے<sup>(۱)</sup>۔

## اعضاء

تعریف:

۱- عضو قلت میں اس ہڈی کو کہتے ہیں جو گوشت سے پڑ ہو خواہ وہ انسان کی ہو یا جانور کی، کہا جاتا ہے: "عضی الذبیحة" جب کوئی شخص ذبیحہ کو اس طرح کاٹے کہ اس کے اعضاء علیحدہ علیحدہ ہو جائیں<sup>(۲)</sup>۔

۲- رشتہاء عضو کا اطلاق انسان یا جانور کے بدن کے اس جز پر کرتے ہیں جو دوسرے سے متاثر ہو، مثلاً زبان، ناک اور انگلی<sup>(۳)</sup>۔

محتاجہ الفاظ:

اُطراف:

۲- اطراف سے مراد بدن کے آخری حصے ہیں، مثلاً دونوں ہاتھ، دونوں پیر، اور اس بنیاد پر جو آٹھویں حصہ (کنارہ) ایک عضو ہے، لیکن ہر حصہ آٹھویں حصہ میں ہے۔

اجسامی حکم:

۳- یہاں پر کچھ ایسے افعال پیش کرتے ہیں جن پر شرعی حکم کا اس کے شرعی مفہوم میں اطلاق نہیں پایا جاتا ہے، مثلاً اس وقت جب کہ مخصوص اعضاء پر وقوع

(۱) القاسوس للہیڈ، لسان العربیۃ (مصر)، المجلد ۲۰، ص ۲۰۰ مع معنی لسانی الجلی۔

(۲) حاشیہ الصلیحی ۱/ ۳۳۔

( ) الفتاویٰ الہندیہ ۲/ ۱۹۱ من کتاب المسیر، فتح القدیر والکشاف علی مائت الفتح ۵/ ۱۹۳-۱۹۵، الاحکام السلطانیۃ لابن یطی السیوطی ۵/ ۲۳۵، ۲۳۷، الاحکام السلطانیۃ للماوریدی ۵/ ۱۸۷-۱۸۸، المشرح للکبیر مع حاشیۃ الدروی ۲/ ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵ جوہر الاکلیل ۱/ ۲۵۱۔

## اعضاء ۴-۵

اس پر "الحجابۃ علی مادون القس" (ج) سے کم پر جنابت) کا اطلاق کرتے ہیں، اور اس تلف کرنے کے حکام کی "تفصیل" "قاس" "ایت" "ور" "تحریر" کی اصطلاح کے تحت آئے لی۔

اور بدن کے اعضاء میں سے کسی عضو کے جاتے رہنے یا اس کے معطل ہو جانے کا خوف ایسا مذکور سمجھا جاتا ہے جس کی وجہ سے بعض مسموٰتین میں مباح ہو جاتی ہیں، پس ایسی سخت ٹھنڈک جس کی وجہ سے بعض اعضاء کے چلے جانے کا خطرہ ہو اس کی بنا پر تیمم مباح ہو جائے گا، اور بدن کے اعضاء میں سے کسی عضو کے کاٹ دیے کی جگہوں (کسی ایسے شخص کی طرف سے جس کے بارے میں یہ یقین ہو کہ وہ ایسا برستا ہے) اور وہ کسی سمجھا جائے گا (۳)، جیسا کہ فقہاء نے اس کی تفصیل "فرد" میں بیان کی ہے۔

زمرہ جانور کے جدا کردہ اعضاء:

۵- الف- زندہ حامل جانور کے اعضاء میں سے جس حصہ کو (کاٹ کر) الگ کر لیا جائے اس کا حکم مردار کا ہے کہ وہ ناپاک ہے، اس کا کھانا جائز نہیں جب تک کہ عضو کے جدا کرنے کو تذکیہ (ذبح) نہ شمار کیا جائے (۳)، اس اختلاف اور تفصیل کے ساتھ جسے فقہاء نے "صید"، "ذباح" اور "العلمۃ" میں بیان کیا ہے۔

ب- انسان کے اعضاء میں سے جس عضو کو جدا کر دیا جائے اس کا حکم فی الجملہ اس کی طرف دیکھنے میں، اس کے غسل دینے اور تکفین

ہو، پس ہنس کا نام ہنس اس وقت رکھا جائے گا جب کہ اس میں ہنس اور مسخ رہا یہ مخصوص اعضاء پر واقع ہو جنہیں شارح نے متعین کر دیا ہے، ورنہ تم بھی اس وقت تیمم ہوگا جب کہ (مسخ) اس مخصوص اعضاء پر واقع ہو جنہیں شارح نے متعین کر دیا ہے، ہر اسی طرح کے ہرے نفس جیسا کہ اس کا بیان فقہی کتابوں میں اس کے باب میں ہے۔

اور یہاں پر کچھ ایسے اعضاء بھی ہیں جنہیں بدل پروردگار مراد یا جاتا ہے مثلاً سر پیچہ چہ و سروں کے اعضاء یا ظہر یا آڑہ کی کاٹنا، ق س پر یا جاتے تو یہ کل پر طلاق ہوگا جس امر سے (اپنی بیوی سے) کہا کہ تیرا چہرہ مجھ پر ایسا ہے جیسا کہ میری ماں کی بیٹہ، تو یہ اس کے اس قول کی طرح ہوگا کہ "است علی کاسی" (تو مجھ پر میری ماں کی طرح ہے)، جیسا کہ یہ فقہ کی کتابوں کے جواب طلاق، ظہر اور طلاق میں بیان کیا ہے (۱)۔

اور کچھ ایسی بیماریاں اور حالتیں ہیں جو بعض اعضاء کو لاحق ہوتی ہیں جیسے مدھاپن، تنہ پین، مردار کی وجہ سے، پس اس پر خاص احکام مرتب ہوتے ہیں، مثلاً ان معاملات میں بدن میں دیکھنے کی نہ مرتب پڑتی ہے مدھے کی کوئی کاقبول نہ یا جاتا، اور بعض مقبایہ کے نزدیک اس سے جمعہ کے جوہر کا ساتھ ہو جاتا، جہاں کا ساتھ ہو، اور مدھے جانور کی قربانی کا جائز نہ ہونا وغیرہ، اس سب کی تفصیلات ان بیماریوں کی صلاحتات کے ذیل میں آئیں گی۔

اعضاء کا تلف کرنا:

۴- تلف کرنا کبھی عضو کو کاٹ دینے سے ہوتا ہے یا اثر عا اس سے جو منافع مقصود ہیں ان میں سے کل یا بعض کو ختم کر دینے سے، اور مقبایہ

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۳۳۳، مسند الشامیہ لابن تیمیہ ص ۵۵ طبع ۱۳۲۲ھ ۱۹۰۴ء، حاشیہ ابن ماجہ ص ۳۳۳ طبع ۱۳۰۷ھ  
(۲) حاشیہ ابن ماجہ ص ۳۳۳  
(۳) انہی ص ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶،

## اعطیات، اعفاف ۱-۲

مذہبین میں مردہ انسان کے حکم کی طرح ہے۔ اس سلسلہ میں کچھ تفصیل ہے جو فقہی کتابوں میں کتاب الجنائز کے تحت مذکور ہے<sup>(۱)</sup>۔

## اعفاف

تعریف:

۱- اعفاف: ایسا کام کرنا ہے جو اپنے لئے یا دوسرے کے لئے عفت کو برقرار رکھے، اور عفت اور اعفاف کے معنی حرام اور ناپسندیدہ امور جیسے لوگوں کے سامنے دست سولہ دراز کرنے سے باز رہنا ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ اس کے معنی صبر کرنے اور کسی چیز سے ہمزہ پاک رہنے کے ہیں<sup>(۲)</sup>۔

اور اصطلاح میں: عرف عام میں اعفاف کا اطلاق نفس کی شرفت پر ہوتا ہے، لہذا اعفاف (پاک دامن) جرم جانی کی تعریف کی رو سے وہ شخص ہے جو امور کو شریعت اور مروت کے مطابق انجام دے۔

اور اصطلاح میں عام طور پر رما کے ترک پر اس کا اطلاق ہوتا ہے کہ مسلمان مرد یا عورت فحش حرام سے پرہیز کرے، لہذا عفت (اصطلاحی معنی کے اعتبار سے) اس میں حرام کے منافی نہیں ہے جو مثلاً ایس یا روم سے احرام کے عارضی وجہ سے ہو<sup>(۳)</sup>۔

اجمائی حکم:

۲- انسان کا اپنے کو یا اس شخص کو جس کا نفقہ اس پر لازم ہے یا اس شخص کو جو اس کی ولایت میں ہے، پاک دامن رکھنا، جو ب کے طور پر



(۱) جامع طہر و ملتان العرب، المصباح، ۱۰۷ (مرفوع)۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱، ۵۸۶، طبع ۱۹۷۳ء۔

### اعتراف ۳، اعلام، اعلام الحرم ۱-۳

یہ انتخاب کے طور پر شرعاً مطلوب ہے۔ اس کی تفصیل کے لئے اصطلاح ”نکاح“ اور ”نکاحات“ کی طرف رجوع کیا جائے۔

## اعلام الحرم

نہن کا پٹہ صول کو پاک و نہن رکھنا:

۳- جمہور کا مذہب (وہ خفیہ کا قول مرجوح) یہ ہے کہ بیٹے کا اپنے باپ کی شادی کر کر یا اسے اتنا مال دے کہ جس سے وہ ثانی برکتے پاک و نہن رکھنا جب ہے اور یہی صورت میں ہے سب ک اس کا نفقہ اس پر ہے جب ہو۔

وہ خفیہ کا رجحان قول (وہ ثانی کا قول مرجوح) یہ ہے کہ اس پر یہ سب نہیں ہے ثواب اس پر اس کا نفقہ سب ہو یا نہ ہو۔ بین باپ کے ملکہ و مثلاً، اس میں اختلاف ہے جس کی تفصیل فقہاء اصطلاح ”نکاح“ اور ”نکاحات“ میں بیان کرتے ہیں (۱)۔

تعریف:

۱- اعلام نفقت میں ملہم کی جمع ہے اور ملہم و رمد مت ہی چیز ہے جو اس مقامات میں نصب کی جاتی ہے جہاں سے خدمت کی ضرورت ہوتی ہے جس سے راستہ ملکہ کا ہو آدمی راستہ پا سکتے، کہا جاتا ہے: ”اعلمت علی کذا“ یعنی میں نے اس پر خدمت کا دی، و ملہم ہوں کر پیراؤ و خدمتہم یا جاتا ہے جس کے پاس لشکر جمع ہوتا ہے (۲)۔

۲- اور حرم کی حالتیں (جس میں اسباب حرم بھی کہا جاتا ہے) یہ وہ چیزیں ہیں جو شریعت کی طرف سے مقررہ مقامات میں حرم کی کے نہ ہو گویاں کرنے کے لئے نصب کی گئی ہیں۔

جس حرم کی کے واضح مقامات ہیں اور وہ فی الحال اپنے حقون بنائے گئے ہیں جن پر عربی اور محلی زبانوں میں ملہم کا نام لکھا گیا ہے (۳)۔

۳- حرم کے اطراف میں اسباب حرم میں کی طرح بنائے گئے ہیں، اور وہ اس طرف سے جو بستان بنی عامر کے راستے سے متصل ہے نہر زبید کے کنارے اس کے چشمہ کے نزدیک جو عراق کے راستے سے آنکھیل پر ہے (۴)۔

## اعلام

دیکھئے ”اشبار“۔

(۱) الفروق فی الملہم، المصباح المہیر، الطایبات لابی البقاء، سان العرب، المجلد: ملکہ (علم)۔

(۲) خطاء المرام باخبار الملکہ الحرام لغای مص ۵۳ طبع عیسیٰ الخشن، بدینہ المجلد ۲۷۶، طبع المکتبہ التجاریہ الکبریٰ، البدائع ۱۶۳ طبع شرکت المطبوعات، المشرح المہیر ۲۰۲ طبع دار المعارف الاسلامیہ فی حل الفاظ فی فہم ۱۵۷ طبع محمد مسیح، المص ۲۵۷ طبع المریضہ، کتاب الملکہ لہ ایم المریضہ تحقیق محمد طہار مص ۷۷۔

(۳) بستان بنی عامر (وہ بستان ابن سحر ہے، یہ اس مقام پر ہے جہاں میں اوستام

(۴) حاشیہ من عابدین ۲۷۳ ۵۸۳ ۶۷۳ طبع یزیدہ کلونی ۲۶۹، المجلد ۲۲۵، المص ۵۸۸ طبع المریضہ، البدائع ۵۳۲ طبع دار المعارف

## اعلام الحرم ۳-۵

نے اس کی تجدید کی ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کی تجدید فرمائی۔  
 زمری کہتے ہیں کہ عبد اللہ نے فرمایا: جب حضرت عمر بن الخطابؓ  
 خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے قریش کے چار آدمیوں کو بھیجی جنہوں  
 نے حرم کی حداتوں کو نصب کیا اور وہ چار آدمی خرمہ بن نوفل بن  
 عبد مناف بن زمرہ، زمر بن عبد شمس، عید بن ربیعہ بن  
 عبد مناف بن زمرہ ہیں۔

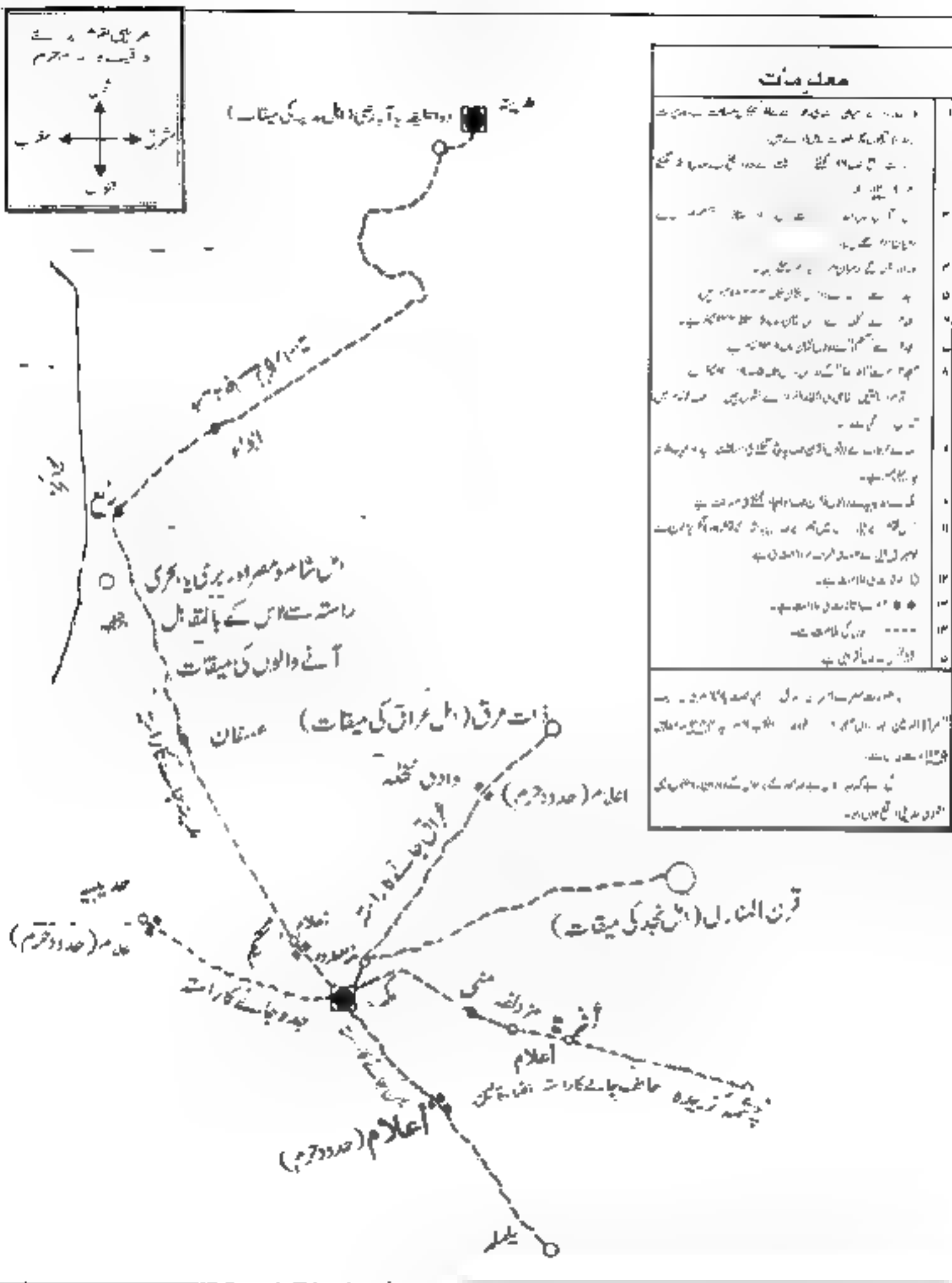
### حرم کے نشانات کی تجدید:

۴- ابن ابی شیبہ نے اپنی مسند میں محمد بن اسود بن خلف سے اور انہوں نے  
 اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ: "ان النبی ﷺ امرہ ان یجود  
 اعلام الحرم عام الفصح" (۱) (نبی ﷺ نے فتح مکہ کے سال  
 انہیں حرم کے نشانات کی تجدید کا حکم دیا)، پھر حضرت عمر بن الخطابؓ  
 نے پھر حضرت عثمان بن عفانؓ نے پھر حضرت معاویہؓ نے اس کی  
 تجدید کی، اور اسی طرح ہمارے اس زمانے تک (۲)۔

۵- اور حرم کے نشانات کو نصب کرنے کی حکمت یہ ہے کہ اللہ عزوجل  
 نے مکہ کے لئے حرم بنایا ہے اور اسے کچھ حد کے ساتھ جسے اللہ تعالیٰ  
 نے چاہا ہے اور اعلام حرم کو نصب کرنے کی حکمت اس جگہ کو  
 بیان کرتا ہے جس کے لئے خاص احکام ثابت ہیں تاکہ ان کی رعایت  
 لی جائے، تفصیل کے لئے "حرم" کی اصطلاح دیکھی جائے۔

(۱) اعلام المساجد ص ۳، ۶۵، اربع ۲۲، طبع شرکت المطبوعات العلمیہ،  
 اور الاسود بن خلف کی حدیث کی روایت بخاری و ابوداؤد و ابن ماجہ و ترمذی  
 ساتھ کی ہے "ان النبی ﷺ امرہ ان یجود اعلام الحرم عام الفصح" اور  
 عام الفصح کی زیادتی صرف طبرانی میں ہے شیخ کہتے ہیں کہ اس  
 میں محمد بن اسود ہیں اور وہ مجہول روایت ہیں (کتب المستوفی ص ۲۵۶ طبع دار العربیہ  
 للادبیات، مجمع المروک ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶

علامات حرم، مواقیت احرام



ج- راجد ام:

۴- اعلام کا معنی مثلاً خبر کو کسی ایک شخص یا لوگوں کی ایک جماعت تک پہنچانا ہے خواہ یہ اعلان کے ذریعہ ہو یا اعلان کے بغیر شخص بہت جیت کے راجد ہو۔ اسی بنا پر اعلام اس ماحیہ سے اعلان کے مخالف ہے اور ایک دوسرے ماحیہ سے بھی وہ اعلان کے مخالف ہے، اس نے کہ اعلان سے اعلام لازم نہیں آتا پس کبھی کسی سفر یا قید وغیرہ کی وجہ سے اعلان ہو جاتا ہے اور راجد نہیں ہو پاتا ہے۔

د- اشہاد (گواہ بنانا):

۵- سو گواہوں کے سامنے طلب شہادت کے ساتھ مشہود دہیہ کو ظاہر کرنا اشہاد ہے۔ اور کبھی وہ دونوں گواہوں کے سامنے ظاہر نہیں ہوتا، اسی بنا پر اشہاد اعلان نہیں ہے، اس لئے کہ اعلان جماعت کے سامنے ظاہر کرنا ہے (۱)۔

اجمانی حکم:

اجمانی معاملہ میں شخص کے لئے سے لگ لگ ہوتا ہے، تو ان چیز میں میں اجمانی مطلوب ہے، ورنہ میل ہیں:

الف- اسلام اور اس کی تعلیمات کا حدن:

۶- ایمان جب کسی انسان کے قلب میں داخل ہو جائے تو اس پر ضروری ہے کہ شہادتیں قائم کر کے اپنے ایمان کا اعلان کرے، اور مسلمانوں پر عموماً اور مسلم علماء پر خصوصاً ضروری ہے کہ وہ اسلام کی تعلیمات، اس کے مقاصد اور احکام کا حدن کریں، لوگوں کو ن پر ایمان لانے کی دعوت دیں، تاکہ اللہ کے حکم پر عمل ہو، اس لئے کہ اللہ

(۱) مختصر فہرست شرح جوہر و الکلیل ۲/۲۳۳۔

## اعلان

تعریف:

۱- اعلان کا معنی ظاہر کرنا ہے، اور اس میں شائع ہونے اور پہلے کے ہر وہ کا لحاظ ہوتا ہے (۱)۔ فقہاء لفظ اعلان کو اسی مفہوم میں استعمال کرتے ہیں جس میں اہل لغت استعمال کرتے ہیں یعنی اظہار میں مبالغہ کرنا۔

متعلقہ غلط:

نف- مظہار:

۲- مظہار کے معنی پوشیدگی کے بعد شخص ظاہر کرے کے ہیں، اس جیو پر مظہار اور اعلان کے درمیان فرق یہ ہے کہ اعلان کے اندر اظہار میں مبالغہ ہوتا ہے، اسی بنا پر فقہاء کہتے ہیں کہ نکاح کا اعلان کرنا مستحب ہے، نہیں وہ ظہار نکاح نہیں کہتے ہیں، اس لئے کہ نکاح کا اظہار شخص اس پر گواہ بنانے سے ہو جاتا ہے۔

ب- رفقشہ:

۳- رفقشہ، ظہار اور عتاب کے بغیر خیر کو پھیلانے سے ہوتا ہے، اور یہ اس طرح کہ لوگوں کے درمیان اس کی اشاعت کی جائے۔

(۱) لسان العرب، المصباح المیز، المعردات للراغب، المفہامی، التہذیب فی غریب الحدیث (علی، حیدر، نشر) الفروق فی اللغة لابن ہلال اسکریری ص ۲۸۰۔

تعالیٰ کا فرمان ہے: "وَلْيُكْفِرْ عَنْكُمْ أُمَّةٌ يَلْمُوكُنَّ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ" (۱) (ہر قوم میں ایک جماعت ایسی ہونا ضروری ہے کہ جو خیر کی طرف مایا کریں اور نیک کاموں کے کرنے کو کہا کریں اور برے کاموں سے روکا کریں) اور جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس وقت کیا سب کو آپ نے تمام لوگوں کے لئے اپنی رسالت کا اعلان فرمایا: "يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا" (۲) (اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں)۔

اور مسلمانوں پر ضروری ہے کہ وہ اسلامی شعار مثلاً: ان، جماعت کی نماز، نماز عیدین اور حج و عمرہ وغیرہ کا اعلان کریں، جیسا کہ اس کی تفصیل فقہی کتابوں میں ان کے ابواب میں مذکور ہے۔

#### ب- نکاح کا اعلان:

۷- جمہور فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ نکاح کا اعلان تخب ہے (۳)۔ اور زہری کا مذہب یہ ہے کہ وہ فرض ہے، یہاں تک کہ اگر کسی نے نچیدہ نکاح یا مرد و عورت کو وہ نکاح نہیں چھپائے کا حکم یا تو رجوع کے درمیان تفریق واجب ہوگی، اگر بیوی عدت گزارے گی اور اس کے لئے مہر ملے گا، یہاں تک کہ جب اس کی عدت گزار جائے اور شوہر اس سے نکاح کرنا چاہے تو نکاح کر لے گا اور نکاح کا اعلان کرے گا (۴) جیسا کہ فقہ کی کتابوں میں کتاب النکاح میں تفصیل سے مذکور ہے۔

(۱) سورہ آعراس ۱۳۳۔

(۲) سورہ مائدہ ۱۵۸۔

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ج ۲ ص ۲۶۱، حاشیہ قلیوبی ج ۳ ص ۲۹۵، انہی ۶/۵۳۔

(۴) الطہور ج ۳ ص ۱۹۳، ابواب الخلیل ج ۲ ص ۲۰۷، الخرش ج ۲ ص ۱۶۱، اللہ سنی ج ۳ ص ۲۱۶۔

#### ج- حدود قائم کرنے کا اعلان:

۸- حدود قائم کرنے کا اعلان کرنا واجب ہے، اس لئے کہ اس کی مشروعیت لوگوں کو اس سے روکنے اور باز رکھنے کے سے ہوتی ہے، اور یہ مقصد احاد کے بغیر حاصل نہیں ہوتا ہے، اور اس سے بھی کہ حد زمانہ میں فقہ تعالیٰ کے اس قول پر عمل ہو جائے: "وَلْيُشْهِدْ عِدَايَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ السُّومِيَّةِ" (۱) (اور انہوں (یعنی زانی اور زانیہ) کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضری بن چاہئے)، اور ماقی حدود بھی اسی کی طرح ہیں جیسا کہ اس کی تفصیل کتاب الحدود میں مذکور ہے۔

#### د- عام مصالح کے سلسلہ میں اعلان:

۹- سر و کام جس سے مسلمانوں کا مدانی پامائمن ہے اور اس کی طلب میں ان کے مابین مزاحمت ہوتی ہو، حاکم پر ضروری ہے کہ وہ اس کے بارے میں اعلان کرے تاکہ تمام لوگوں کو برآمدہ موقع ملے، مثلاً ملازمتوں کے بارے میں اعلان اور ان کاموں کے بارے میں اعلان جن کے کرنے والوں کے لئے حاکم انعامات مقرر کرتا ہے، مثلاً عام مسلمانوں کا یہ تاکہ جو شخص کسی دشمن کو قتل کرے تو اس کا سامان اس کے لئے ہے، جیسا کہ فقہ کی کتابوں میں کتاب جہاد میں مذکور ہے۔

#### ۱۰- کسی شخص کی موت کے بارے میں اعلان:

۱۰- موت کے اعلان کو عربی میں "عی" کہا جاتا ہے، اور یہ محض خبر دینے کے لئے ہوتا جاز ہے، اور زمانہ بجا میت کے عمل کی طرح مجلس میں چہرہ لگاتے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے ہو کہ میں فلان کی موت کا اعلان کرتا ہوں اور وہ اس کے منھاثر کو شمار کرے تو یہ

(۱) سورہ نور ۲۔



## اعلان ۱۱-۱۳، اعمار ۱

بلافاق کر رہا ہے، اس سے کہ یہ زمانہ جاہلیت کا اعلان موت ہے، اس کی تفصیل جنازہ میں مذکور ہے (۱)۔

## اعمار

تعریف:

۱- اعمار کے معنی ہیں:

بول: یہ باب افعال کے وزن پر "اکمر" کا مصدر ہے، "اعمر فلان فلاناً" اس وقت بولتے ہیں جب کہ کوئی کسی کو عمرہ کرائے، اور حدیث میں ہے: "فمر النبی ﷺ عبدالرحمن بن ابی بکر بن عمر عائشة من التعمیم" (۱) (نبی ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر کو حکم دیا کہ وہ حضرت عائشة کو تعمیم سے عمرہ کرائیں)۔

رہم: دو ایک قسم کا بیہوشی، چنانچہ عرب کہتے ہیں: "اعمر فلان فلاناً" دادہ۔ یعنی فلاں شخص نے فلاں کو اپنا گھر عمر بھر کے لئے دے دیا (۲) اور حدیث میں نبی ﷺ کا یہ قول وارد ہے: "لا عمری ولا رقی، فمن اعمر شيئاً فو رقبه فهو له حقه وماله" (۳) (نہ کوئی

(۱) حدیث: "فمر النبی ﷺ عبدالرحمن بن ابی بکر..." کی روایت بخاری نے حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت کی، میں لفظ کے ساتھ کہ ہے: "ان النبی ﷺ امره ان يودف عائشة ويعمرها من التعميم" (نبی کریم ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ حضرت عائشہ کو ساتھ لے جائیں اور تعمیم سے انھیں عمرہ کرائیں) (فتح الباری ۶/۳۳ طبع مستطیع)۔

(۲) لسان العرب، القاموس المحیط، النہایۃ فی غریب الحدیث، مفردات الرطب و صنفانہ (۲)۔

(۳) حدیث: "لا عمری ولا رقی..." کی روایت ثنائی نے حضرت ابن عمر سے مروی ہے، شکانی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ابن عمر کے طریق سے روایت کی گئی ہے انہوں نے طلاء سے طلاء سے سبب بن کر ثابت ہے،

و- ڈرنے کے سے علان:

۱۱- اسہر وہنی بات جس سے مسلمانوں کو اس کے حال سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ضرر پہنچتا ہو تو حاکم پر ضروری ہے کہ وہ اس کا مطالب کرے، مثلاً سفیدہ، مفسس پر حجر کا پٹاں لڑنا تاکہ مسلمان ان وہوب کے ساتھ معاہدہ کرنے سے پرہیز کریں (۲) جیسا کہ قتارہ نے کتاب حجر و تعمیم کے باب میں اس کی تفصیل بیان کی ہے۔

۱۲- ورم و دچہ جس کا اظہار صحیح نہیں اس کا اعلان بھی صحیح نہیں اس لئے کہ علان میں اظہار کے مقابلہ میں زیادہ شہرت ہوتی ہے، لکھنے: "اظہار"۔

۱۳- امور جن کا اظہار درست مگر اعلان درست نہیں:

۱۳- یہاں پر کچھ ایسے امور ہیں جن کا اظہار تو جائز ہے لیکن اعلان جائز نہیں، مثلاً، کوہ کے تہ کے سب کو حطہ کرنا ہے (اس لئے کہ تہ کو ہی وقت قبول یا جائے گا جب کہ وہ متصل ہو) (۳) عین اس کا علان جائز نہیں ہے اس لئے اس میں شک ہے۔

۱۴- رسمیت پر نعم کا اظہار کرنا، اس لئے کہ اس کا اعلان نہیں ہے، عین اس نعم کے اظہار میں مبالغہ اختیار کرنا اس کے لئے جائز نہیں ہے، یعنی اس کا اعلان کرنا اس کے لئے جائز نہیں۔

(۱) حاشیہ ابن عابدین ۱/۱۰۳، حاشیہ قطری ۲/۳۳۲، ص ۵۷۱ طبع المیزان۔  
(۲) ص ۲۸۵ طالع ۱۸۳۲، حاشیہ قطری ۲/۳۸۵۔  
(۳) ص ۱۵۳ طالع ۱۵۳۲، ص ۱۵۳۔

اعمال ۲، اعمیٰ، اعوان، اعمور

عمری ہے ورنہ کوئی قہی، پس جس کی نے فی چیز کا عمریٰ کیا یا اس کا قہی یہ تو وہ اس کی ہوئی اس کی زندگی میں اور اس کے مرنے کے بعد بھی۔

## اعوان

۲۔ ورفقہاء نے عمریٰ اور قہی کے احکام تفصیل سے بیان کیے ہیں، اس سلسلہ میں اس کے درمیان خلا حدیث پر عمل کرتے ہوئے اسے تمذیک قرار دینے یا اس کی تاویل کرنے میں اختلاف ہے، جس کی تفصیل اصطلاح ”سبہ“ و ”عارضت“ میں دیکھی جائے<sup>(۱)</sup>۔

دیکھئے: ”اعانت“۔

## اعمور

## اعمیٰ

دیکھئے ”عمور“۔

دیکھئے ”عمی“۔



جیب کے کمر سے رو بہت کیا ہے اور جیب کے ان کمر سے تمام کے سلسلہ میں اختلاف ہے قونانی نے اس کی صراحت کی ہے اور اس کی استاد کے رجال فہم ہیں (سفر اہمائی ۱/ ۳۷۳، نزل طوطا ۱/ ۱۱۸-۱۱۹ طبع دار الفکر)۔

(۱) الاختیار ۴/ ۱۱۳ طبع جاری مفتی الحق ۴/ ۳۹۸، سمبوریہ الجہد ۴/ ۱۱۳، مکتبہ الکلیات دارہمہ بکفروع ۴/ ۶۳۱۔

## اعیان ۱-۳

متعلقہ الفاظ:

الف- دین:

۲- دین وہ عملی مال ہے جو بیع یا اجلاک وغیرہ کی وجہ سے ذمہ میں ثابت ہوتا ہے، مثلاً مال کی کوئی مقدار جو دہرے کے ذمہ میں ہو جب کہ عین و نقد مال ہے جو معاملہ کے وقت حاضر اور متعین ہو۔

ب- عرض:

عرض (راء کے سکون کے ساتھ) مال کے اقسام میں سے وہ قسم ہے جو سونا اور چاندی کے علاوہ ہو۔ یہ دونوں ہر سامان کی قیمت ہیں اور کہا جاتا ہے: "اشتریت من فلان قلعاً بعشرة وعرضت له من حقه ثوباً" یعنی میں نے فلاں شخص سے دس کے بدلے ایک قلم خرید لیا اور اس کے حق کے بدلہ میں میں نے اسے کپڑا پیش کیا یعنی میں نے اسے قلم کے ثمن کا بدلہ دیا تو عرض عین کے مقابلہ میں آتا ہے (۱)۔

اعیان سے متعلق احکام:

۳- اعیان جو سونا چاندی کے معنی میں آتا ہے اس کے خاص احکام ہیں جس کے لئے "ذوب"، "نقعة" اور "صرف" کی اصطلاحات کی طرف رجوع کیا جائے اور اعیان ذات کے معنی میں ہے اس کے احکام ان دونوں کے اعتبار سے الگ الگ ہوتے ہیں اور وہ متعدد عناوین کے تحت مختلف ابواب میں تقسیم کر دیے گئے ہیں، جیسا کہ "رکاة"، "بیع"، "اجارہ"، "رہن"، "کفایہ" اور "ضمان" وغیرہ میں ہے۔ ہر ایک ہیوں کا حکم "خ" کے عنوان کے تحت دیکھا جائے۔

(۱) الزمزم۔

## اعیان

تعریف:

۱- اعیان لغت میں: عین کی جمع ہے اور عین کا علاق متعین، معانی پر ہوتا ہے۔ ب میں سے چند درجہ میل میں:

عین، خاصہ نقد مال کے معنی میں، کہا جاتا ہے: "اشتریت بالدين (أي في النعمة)" میں نے دین کے بدلے میں خرید لیا یعنی قیمت ذمہ میں واجب رہی۔ "لو" بالعين یا عین کے بدلے میں خرید یعنی نقد حاضر کے بدلے۔

اور عین نفس شئی کو کہتے ہیں: کہا جاتا ہے: "أخلفت مالي بعينه أي نفس مالي" یعنی میں نے عینہ اپنا مال لیا اور عین ڈھالے گئے وراثہم اور وراثہم کو کہتے ہیں (۱) اور عین کا ایک معنی آنکھ ہے اور ایک معنی جاہل ہے، والإخوة الأعيان کے معنی بھائی کے ہیں۔

مرفقی استعمال ان مذکورہ بالا معانی سے الگ نہیں ہے، الا یہ کہ فقہاء و عیوب کو عیب کے مقابلہ میں استعمال کرتے ہیں اور یہ حاضر اموال میں ثواب و نقد ہوں یا غیر نقد کہا جاتا ہے: "اشتریت عیناً بعین" میں سے عین کو عین کے بدلے خرید لیا یعنی حاضر کو حاضر کے بدلے (۲)۔

(۱) سنن ابن ماجہ: ۱۰۰۰ (عین)، المغرب، الزمزم، المصباح المہر، التعریقات سحر جانی۔

(۲) الزمزم ۱۷۷۷ طبع مصنفی النہج، مکتبہ الاحکام فقہیہ بوفہ ۱۵۹، الزمزم، تصدیق ۳۳ طبع عسلی، المشرح المشرع ۳۳ طبع دارالحداد۔

## انگائے

دیکھئے ”سنگائے“

## اِغارہ

تعریف:

۱- اِغارہ کا معنی لغت میں کسی قوم پر چٹک جملہ کرنا اور ب کے ساتھ مقابلہ میں مبالغہ کرنا ہے۔  
 ۲- رفتہ رفتہ بھی اسے ہی معنی میں استعمال کرتے ہیں اور هجوم کا لفظ اس کے مترادف ہے<sup>(۱)</sup>۔

اجمائی حکم اور بحث کے مقامات:

۲- اصل یہ ہے کہ نادر دشمن پر اس مہم پر کرنے سے قبل تہ ہمد کرنا جاری نہیں ہے<sup>(۲)</sup>، فقہاء نے کتاب جہاد میں اس کی تفصیل بیان کی ہے۔ اسی طرح باغیوں پر حملہ کرنا چاہیں، یہاں تک کہ ان کے پاس کسی ایسے شخص کو بھیجا جائے جو ان سے دریافت کرے کہ ان کے سامنے درست بات کون ہے<sup>(۳)</sup> اور اس سلسلہ میں تفصیل ہے جتنے فقہاء نے ”کتاب المغاۃ“ میں منسلک کیا ہے۔

۳- اگر آپ سالہ لشکر کے کسی دستہ کو دشمن پر حملہ کر ہونے کا حکم دے تو اس جنگ میں اس دستہ کو جو مال غنیمت حاصل ہوگا لشکر اس



(۱) القاموس المحیط، المصباح، ۱۰۸۸ (غیر)۔

(۲) اسی المصباح، ۱۰۸۸، تبیین المقانی، ۳۳۳، مجمع و لو فیل علی فیل  
 بہا شریعہ، الجلیل، ۳۵۰۔

(۳) اسی، ۱۰۸۸، مجمع و لو فیل، ۳۸۵، الخیر فی فیل، ۶۰۸۔

اغترار، اغترار، اغترار، اغترار ۱-۳

غیرت میں شریک ہوگا (۱)۔ فقہاء نے اسے فقہی کتابوں کی  
”کتاب العیرۃ“ میں درج کیا ہے۔

## اغترار

تعریف:

۱- ”اغترار“ اغتری کا مصدر ہے، اور ”اغتری بالشیء“ کے معنی  
میں: کسی چیز کا فریضہ اور شوقین ہونا، کہ جاتا ہے: ”اغتریت الکعب  
بالصید“ میں نے کعبے کو شوق پر اُٹھایا۔ ”اغتریت بیہم العداوۃ“  
میں نے ان کے درمیان دشمنی کی ”گ بھڑکائی۔  
”فقہی استعمال اس معنی سے ملتا ہے (۲)۔

متعلقہ الفاظ:

۲ تحریک: اس کا معنی کسی چیز پر آمادہ کرنا اور اُٹھانا اور رغبت  
دلانا ہے، لہذا تعالیٰ فرماتا ہے: یَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْخَوَاصَّ  
عَلَى الْقِتَالِ (۱) (اے نبی! آپ مومنین کو جہاد پر ابھاریں)۔  
و تحریک کے لئے کسی خارجی سبب اور محرک کا ہونا ضروری ہے،  
لہذا اغترار میں بھی محرک ذاتی ہوتا ہے۔

اجماعی حکم:

۳- اغترار کا حکم اس کے حالات کے اعتبار سے الگ الگ ہوتا ہے۔  
پس حامل عمل کے لئے حامل ذریعہ سے آمادہ کرنا جائز ہے، مثلاً مطلقہ

(۱) اصطلاح تاج المصنفین لاصحابہ (غری)۔

(۲) لسان العرب (۲/۱۸۷)۔ اور آیت سورہ انفال کی ہے ۶۵۔

## اغترار

دیکھئے ”غری“۔

## اغترار

دیکھئے ”غری“۔

## اغترار

دیکھئے ”غری“۔

## إعلاق ۱-۲

رہنمائی کا پ شوم کے لئے ریب ورجنت اختیار کر کے اسے مائل  
رہا۔ اس کی تفصیل ”طلاق“ اور ”رجعت“ میں ہے اور کتے کو شکار  
پر بھانا اور اس کی تفصیل ”بھید“ میں ہے۔

ورکھی مادہ دسرا، جب ہوتا ہے، مثلاً اپ کا اپنے بیٹے کو آن کا  
تاکہ صہ یہ رہے پر مادہ دسرا جس سے وہ اپنی نماز، ان کے اور بھی  
حرام ہوتا ہے مثلاً عورت کا بن سنو ر، جنہی مر کو اپنی طرف مائل نہایا  
شوم کے مادہ کسی اور سے نرم بات کر کے اسے مائل کرنا، اسی طرح  
اس کے برعکس (یعنی مرد کا بات میں لچک اختیار کر کے جنہی عورت کو  
پنی طرف مائل کرنا) (۱)۔

## إعلاق

تعریف:

۱- إعلاق لغت میں ”اعلق“ کا مصدر ہے، کہا جاتا ہے: ”أعلق  
الباب“ اس نے دروازہ بند کر دیا اور ”علقہ عسی شئی“ کا  
معنی ہے: کسی شخص کو کسی چیز پر محبوس کرنا، اس بنا پر غصہ کو إعلاق  
کہا جاتا ہے۔

اور بخاری نے ”اساس البلاء“ میں ذکر کیا ہے کہ اگر وہ  
”إعلاق“ کا اطلاق کرنا بھی مجاز کے قبیل سے ہے (۱)۔ فقہاء بھی  
إعلاق کو اسی مفہوم میں استعمال کرتے ہیں۔

اجمائی حکم:

۲- علماء وادہ میں ”رکزیوں کے بند کرنے کو پروا دینے کی  
طرح ان چیز میں میں شمار کرتے ہیں ان سے خلوت ثابت ہو جاتی  
ہے (۲)، اس لئے کہ رادہ بن ابی ہریرہ روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں:  
”قصی الحلفاء الراشدون المہدیون أن من أعلق باباً أو  
لوحي مستراً فقد وجب عليه المهر“ (۳) (خاندان راشدین



(۱) الحکوب، لمصباح (خلق)، مقالہ اس المصباح، اساس السلام۔  
(۲) ابھی ۲۳/۶، حاشیہ ابن ماجہ ۳۳۸/۲ اور اس کے بعد کے صفحات۔  
(۳) خاندان راشدین کے فیصلے سے متعلق یہ ذکر ”ان من أعلق باباً أو  
لوحي مستراً فقد وجب عليه المهر“ کی روایت حدیث قرآن سے مراد  
ابن ابی ہریرہ سے اپنی اسناد کے ساتھ کی ہے (معتمد عبد البر، ق ۲، ۸۸، ۲۸۶)۔

( ) حاشیہ ابن ماجہ ۳۶۰/۱، ۳۶۰/۲، ۵۳۶، ۶۵۲، کلیلی ۳۳۳، ابھی  
۱۸/۱ طبع المریض، المدنی ۱۰۳/۲ طبع دار الفکر، المطاب ۳۱۷/۳،  
کشف القناع ۲۲۲/۱، الفتاویٰ الہندیہ ۲۱/۵، فتح القدیر ۱۸۰/۸،  
القرطبی ۱۴/۱ طبع دار الکتب، روح المعانی ۵/۲۲ طبع المیزان، فتح الدین  
۵/۲۲ طبع عبد الرحمن محمد۔

### املاق ۳-۶

جو بدایت یافتہ ہیں انہوں نے فیصلہ لیا کہ جو شخص روزہ ازہ بند کر لے یا پردہ لٹکا لے تو اس پر مہر واجب ہو جائے گا۔

فقہاء کتاب النکاح میں مہر پر گفتگو کرتے ہوئے اور اس مسئلہ پر کلام کرتے ہوئے کہ کیا خلوت صحیح سے پورا مہر لازم ہو جاتا ہے؟ اس پر بحث کرتے ہیں۔

۳- در حدیث میں وہ باتیں وارد ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ امیر کا لوگوں کی ضرورت کی طرف سے اپنے روزہ کو بند کر لینا ممنوع ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ما من إمام يغني بابه دون ذوي الحاجة والحلة والمسكنة إلا اغلق الله أبواب السماء دون خلته وحاجته ومسكنته" (۱) (جو امام بھی اپنے دروازہ کو ضرورت مندوں، حاجت مندوں اور مسکینوں کی طرف سے بند کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت اور اس کی ضرورت و مسکت کی طرف سے آسمان کے دروازے بند کر دیتا ہے)۔

در حضرت عمر بن الخطابؓ ایسے آدمی کو بھیجتے تھے جو امراء کے روزے کو کھاڑ دیتا اور جاتا تاکہ نہ رت مند کو ان کے پاس جانے سے نہ روکا جائے (۲)۔

۴- نیز حدیث میں وارد ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ رات میں روزہ کا بند کرنا واجب ہے، چنانچہ صحیح مسلم میں رسول اللہ ﷺ کا قول ہے: "عظوا الإناء، وأكفوا السقاء، وأغلقوا الباب، وأغفوا السرح فإن الشيطان لا يحل سقاء، ولا

(۱) حدیث: "ما من إمام يغني بابه..." کی روایت ترمذی نے کتاب "الحکام" باب "ما جاء في إمام الرحمة" میں کی ہے اور احمد نے سند احمد میں اسی طرح کی حدیث کی روایت کی ہے (مسند ۳۲۱/۳)۔

(۲) بحلی ۷۰۸/۲، مسند کرم الاموال ۱۳۳/۵۔

يغني بابه ولا يكتشف الإناء" (۱) (بہت کم کو اکتھب دیو کر، در مشینہ کو باحد جویا کر، در روزہ زے کو بند کر دیو کر، در چہ انہوں کو بجا یا کر، اس لے کہ شیطان نہ کی مشینہ کو کھوتا ہے ورنہ کی روزہ زے کو کھوتا ہے ورنہ کی بہت کم کو)۔

۵- در فقہاء اطلاق متشتم کے حکام کے بند ہونے پر کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ اگر نماز میں قراعت کرتے ہوئے امام کی زبان بند ہو جائے اور وہ بول نہ سکے تو اگر وہ مستحب مقدار میں قراعت کر چکا ہے تو رکوع کرے گا، اور حنفیہ کے نزدیک یہی ظاہر ہے اور ایک قول یہ ہے اگر مقدار میں قراعت کر چکا ہے تو رکوع کرے گا (۲)۔ فقہاء نے اس کی تفصیل کتاب الصلاة میں امام کو قلمہ پڑھنے کے منصوص پر حکام کرتے ہوئے بیان کی ہے۔

در آخر خطبہ میں خطیب کی زبان رک جائے تو وہ اللہ کے دہر پر اکتفا کرے گا اور (۳) سے) اتر جائے گا، فقہاء نے کتاب الصلاة میں جمعہ کے خطبہ پر حکام کرتے ہوئے اسے تفصیل سے بیان کیا ہے۔

۶- در حدیث میں وارد ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "لا طلاق ولا عتاق في إغلاق" (۳) (اگر وہ اور غصہ) کی حالت میں نہ طلاق ہے اور نہ (غلام کو) آزاد کرنا)۔

اس حدیث کی بنیاد پر مکہ (یعنی وہ شخص جس پر زبردستی کی گئی ہو)، نشہ میں مبتلا شخص اور غصہ میں مبتلا ایسے شخص کی طلاق کے

(۱) حدیث: "عظوا الإناء..." کی روایت مسلم نے کتاب "لاشرہ" باب "الأمر بغطية الإناء وإغلاق الباب" میں کی ہے اور احمد نے سند (۲۲۵/۵) میں اسی طرح کی حدیث کی روایت کی ہے۔

(۲) المحیط علی مرتب الاصلاح ۱۸۳۔

(۳) المحیط علی مرتب الاصلاح ۲۸۰، در حدیث: "لا طلاق ولا عتاق" کی روایت بخاری، ابوداؤد و ابن ماجہ نے کتاب "طلاق" میں کی ہے اور احمد نے اپنی سند (۲۷۶/۲) میں کی ہے۔

بارے میں جس کا پ نفس پر قابو باقی نہ رہے اور ان جیسے دوسرے لوگوں کی طلاق کے حکم میں فقہاء کا اختلاف ہے، چنانچہ بعض فقہاء نے ان لوگوں کی طلاق کو واقعہ کیا ہے، بعض دوسرے فقہاء نے واقعہ نہیں کیا ہے، فقہاء نے کتاب الطلاق میں اس کی تفصیل بیان کی ہے، وحدیث کے شارحین نے اس حدیث شریفہ کی شرح میں اس کا ذکر کیا ہے (۱)۔

## انغماء

تعریف:

۱- انغماء "اعشى على الرجل" (میں بے ہوش ہو گیا) کا مصدر ہے، یہ فعل مجہول استعمال ہوتا ہے، اور انغماء (بے ہوشی) ایک مرض ہے جو قوی کو زائل کر دیتا ہے اور عقل کو موقوف کر دیتا ہے، اور یکساں یہ ہے کہ وہ ایک عارضی طور پر ہونے والا ہے، مگر قوی کے عقل کو زائل کر دیتا ہے، اور اس کی اصطلاحی تعریف بھی یہی ہے۔

متعلقہ الفاظ:

الف- نوم (نیند):

۲- نیند جانی نے نیند کی تعریف اس طرح کی ہے کہ وہ ایک طبی حالت ہے جس میں قوی صحیح سام رہتے ہوئے معطل ہو جاتا ہے (۱)۔  
 نیند اور بے ہوشی کے درمیان قوی کے معطل ہونے میں اختلاف بھی ہے، اختلاف یہ بھی ہے کہ بے ہوشی مرض کی وجہ سے ہوتی ہے، نیند تدریج کے ساتھ ہوتی ہے۔

ب- سکتہ (کم عقل ہونا):

۳- سکتہ: ایک بیماری ہے جو ذہن میں پیدا ہوتی ہے، اور عقل میں خلل پیدا کرتی ہے، پس معنوی عقل مختل ہو جاتی ہے، اور اس کی (۱) لمصابحہ تعریضات لپیر جانی، مرقی المدح ص ۵۰، حاشیہ اس جلد میں ۹۵۱، ۹۵۲، مجموع ۲۵۱۲۔





حضرت بائیں عقل مندوں کی بات کے مشابہ ہوتی ہیں اور بعض باتیں مجنوںوں کے کلام کے مشابہ ہوتی ہیں، تو اس کے اور بے ہوشی کے درمیان فرق یہ ہے کہ بے ہوشی وقتی ہوتی ہے اور مستعد ہونا عام طور پر مستقل ہوتا ہے، اور بے ہوشی تمام وقتی کوز اہل رب ہوتی ہے اور غلط عقل ہونا قوتِ مدد کو کمزور دیتا ہے۔

ج- جنون:

۴- جنون: ایک مرض ہے جو عقل کو زائل کر دیتا ہے اور عام طور پر قوی کو بزدل بناتا ہے، اور اس میں اور بے ہوشی میں فرق یہ ہے کہ جنون عقل کو سب کر دیتا ہے، عارف بے ہوشی کے کہ وہ جس پر واقع ہوتی ہے سے مغلوب کر دیتی ہے اس کی عقل کو سلب نہیں کرتی<sup>(۱)</sup>۔  
یہاں پر کچھ اور بات لکھنی چاہیے جو بے ہوشی سے تعلق رکھتے ہیں، مثلاً نشہ، مرگی، فحش، جنہیں اصول فقہ میں اپنے اپنے مقامات میں دیکھا جاسکتا ہے۔ اصول فقہ میں اہلیت کے عوارض پر کلام کرتے ہوئے ان میں ذکر کیا گیا ہے، مرقبہ، نوازش، صوم، جنایات، طلاق و رقیق وغیرہ جیسے عقوبت پر کلام کرتے ہوئے ان سے بحث کرتے ہیں<sup>(۲)</sup>۔

اہلیت پر بے ہوشی کا اثر:

۵- جو ب کا اہل ہوئے پر بے ہوشی کا اثر نہیں ہوتا ہے، اس لئے کہ اہلیت کا مدد رائے نیت پر ہے، البتہ بے ہوشی ادائیگی کی اہلیت کے منافی ہے، اس سے کہ اہلیت کا مدد عقل پر ہے، اور وہ مغلوب عقل ہے، اس کی تفصیل اصولی ضمیمہ میں ہے۔

(۱) مرقی الفلاح ص ۵۰، حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۱۹۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۲۷۔

بدنی عبادت پر بے ہوشی کا اثر:

الف- غصہ و رنجیم پر:

۶- غصہ کا اس بات پر افاق ہے کہ بے ہوش غصہ کو توڑنے والی ہے نیند پر قیاس کرتے ہوئے، بلکہ بے ہوشی بدرجہ اولیٰ ناقض غصہ ہے، اس لئے کہ ۷۷۷ ہوئے آدمی کو جب یہ رنجیا جاتا ہے تو وہ یدر ہو جاتا ہے بخلاف اس شخص کے جو بے ہوش ہو۔

اور فقہاء نے اس کی صراحت کی ہے کہ جو عمل غصہ کو بطل کرتا ہے وہ رنجیم کو بھی باطل کر دیتا ہے<sup>(۱)</sup>۔

ب- نماز کے ساقط ہونے پر بے ہوشی کا اثر:

۷- مالکیہ اور شافعیہ کا مذہب اور حنابلہ کا یکہ توں یہ ہے کہ بے ہوشی پر ماری تنہا لازم نہیں ہے، الا یہ کہ اس کے وقت کے کسی حصے میں اسے فاقہ ہو جائے، اس کا استدلال یہ ہے کہ مامونین حضرت عارض نے رسول اللہ ﷺ سے اس آجی کے بارے میں پوچھا جس پر بے ہوشی جاری ہو جائے اور وہ مار چھوڑے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لیس من ذلک فصاء، الا ان یعمی عینہ فیہیق فی وقفہا فیصلیہا"<sup>(۲)</sup> (اس کی وجہ سے تنہا نہیں ہے الا یہ کہ اسے بے ہوشی ہو پھر اسے نماز کے وقت میں فاقہ ہو جائے تو وہ سے پڑھے گا)۔

نام ابو حنیفہ اور نام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ اگر اس پر پانچ

(۱) انہی ۲۷۴، حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۱۹، الحدیث ص ۵۸۔

(۲) حدیث "سألت أم المؤمنين عائشة رضي الله عنها: "کی روایت دارقطنی (۸۲/۴) شرکت المذاہب (تحریر) اور تہذیبی (۳۸۸/۱) طبع ۱۸۱۹ طعارف احمانیہ کے لئے ہے اور تہذیبی نے اس کے ایک روئے کے صغیر ہونے کی وجہ سے اس حدیث کو معطل کیا ہے۔

ج- روزوں پر بے ہوشی کا شر:

۸- غنا بایا کہ اس پر اتفاق ہے کہ بے ہوشی روزوں کی قضا کو ساتھ نہیں کرتی۔ لہذا اگر کسی شخص پر پورے مہینے بے ہوشی طاری رہے پھر اس کے گذرنے کے بعد اسے اتفاق ہو تو اس پر قضا لازم ہوگی اگر سے اس کا موقع مل جائے اور یہ مادر الوقت ہے، اور مادر کا کوئی حکم نہیں ہوتا۔ اہل بیت حسن بصری فرماتے ہیں کہ بے ہوشی کی وجہ سے اس کی عقل کے زائل ہو جانے کی بنا پر "یوب" کا سبب اس کے حق میں نہیں پایا، اور "یوب" قضا کی جیسا "یوب" "اوپر ہوتی ہے۔

رفتہ ماہ مذکور ہے کہ یہ استدلال کیا ہے کہ بے ہوشی اپنے قسم ہو جانے تک روزے کے مؤخر کرنے کے لئے عذر ہے، اس کے ساتھ کرنے کے لئے نہیں، اس لئے کہ اس کا ساتھ ہونا اہلیت کے زائل ہو جانے سے یا حرج کی جیسا پر ہوتا ہے، اور بے ہوشی سے اہلیت ختم نہیں ہوتی اور نہ اس سے حرج تحقق ہوتا ہے، اس لئے کہ حرج اس چیز میں پایا جاتا ہے جس کا وجود اثر سے ہو، اور روزے کے حق میں اس کا غویل ہونا لازم ہے، اس سے کہ وہ کھانے پینے سے مافع ہے، اور انسان کی ردی ایک مادہ کھائے پئے بغیر نہ ہونا، یہی باتی ہو سکتی ہے، اس لئے وہ اس لائق نہیں کہ اس پر حکم کی بنیاد رکھی جائے۔

۹- جس نے رات کو روزے کی نیت کی پھر طلوع فجر سے قبل وہ بے ہوش ہو گیا اور سورج غروب ہونے تک اسے اتفاق نہیں ہو، تو شافعیہ اور حنابلہ نے فرمایا کہ اس کا روزہ صحیح نہ ہوگا، اس لئے کہ روزہ نیت کے ساتھ (مطرات سے) رکنے کا نام ہے، "قال السیوطی: یقول اللہ تعالیٰ کل عمل ابن آدم له إلا الصوم فإنه لی وأنا أحوی به، یدع طعامه وشرابه من الحلی" (۱) (یہ علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدمی کا

نمازوں تک بے ہوشی طاری رہی تو وہ ان کی قضا کرے گا۔ اگر اس سے زیادہ ہو جائے تو سب میں قضا کی فرضیت ساتھ ہو جائے گی، اس سے کہ یہ نگر رہیں و غل ہو جائے لہذا انہوں نے کی طرح اس سے بھی نماز کی قضا ساتھ ہو جائے گی، اور امام محمد فرماتے ہیں کہ قضا اس وقت ساتھ ہوگی جب کہ نمازیں چھ ہو جائیں اور ساتویں میں داخل ہو جائے، اس لئے کہ اسی سے نگر حاصل ہوگا بین امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف نے آسانی کے لئے وقت کو نمازوں کے قائم مقام قرار دیا ہے لہذا زیادتی کا اعتبار اوقات کے ذریعہ ہوگا۔

در حناجد کا مشہور مذہب یہ ہے کہ بے ہوشی اس تمام نمازوں کی قضا کرے گا جو اس کی بے ہوشی کی حالت میں قضا ہوتی ہیں، ان کا استدلال اس روایت سے ہے کہ حضرت عمارؓ پر چھ دنوں تک غشی طاری رہی جن میں وہ نماز نہیں پڑھ سکے، پھر تین دنوں کے بعد انہیں اتفاق ہو تو انہوں نے دریافت کیا کہ یا میں نے نماز پڑھی؟ تو لوگوں نے کہا کہ آپ سے تین دنوں سے نماز نہیں پڑھی ہے، تو اسوں نے فرمایا کہ مجھے غصہ کا پانی وہ چنانچہ انہوں نے دھو لیا پھر اس رات نماز پڑھی، اور ابو جحکو نے روایت کی کہ حضرت سمرہ بن جندب نے فرمایا کہ وہ بے ہوشی جس کی نماز چھوٹ جائے وہ ہر نماز کے ساتھ اس جیسی نماز پڑھے گا، ابو جحکو فرماتے ہیں کہ عمر ان نے فرمایا کہ یہ ان کا مان ہے، یمن اسے چاہئے کہ ان سب کو ایک ساتھ پڑھے، اور اثرم نے ان دنوں حدیثوں کو اپنی سنن میں روایت کیا ہے، "وہ یہ صحابہ کا عمل اور ان کا قول ہے، اور یہ معلوم نہیں کہ اس کا کوئی مخالف ہے، لہذا یہ صحابہ یونی، اور ہر کسی کو یہ ہے کہ بے ہوشی فرض روزوں کو ساتھ نہیں کرتی، اور بے ہوش آدمی پر اہلیت کے اتفاق میں اثر انداز نہیں ہوتی، لہذا یہ نیت کے مشابہ ہوگی (۱)۔

(۱) الحدیثی ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴

ہر عمل اس کے سہ سے سوئے رہے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ وہ میرے لئے اپنا کھانا چھوڑ دیتا ہے، تو اس حدیث میں اللہ تعالیٰ نے کھانا چھوڑنے کی نسبت انسان کی طرف کی ہے، "وَجِبَ وَبِهِ هَوًى" بے ہوش رہے گا تاہم اس کی نسبت اس کی طرف نہیں کی جائے گی البتہ "وَرَزَدُ" اس کے لئے کافی نہ ہوگا، اور امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ اس کا رزق صحیح ہو جائے گا اس لئے کہ نیت صحیح ہوگئی ہے، اور اس کے بعد اس کے شعور کا زائل ہونا نیت کی طرح رزق کے صحیح ہونے سے مانع نہ ہوگا (۱)۔

اور جو شخص روزے کی نیت کرنے کے بعد بے ہوش ہو جائے اور دن میں ایک صحیح نیت ہو تو اس کے لئے روزہ کافی ہو جائے گا جو لوگوں کے کسی حصے میں نیت ہو، کسی حصے میں نیت کے ساتھ نیت کا ہونا کافی ہے، اس سے عقل پر غلبہ آنے میں بے ہوشی نیت سے بڑھ کر اور بنون سے کم ہے، پس اگر کہا جائے کہ پورے وقت پر میٹا بے ہوشی نقصان دہ نہیں ہے تو قوی (بے ہوشی) کو ضعف (نیت) کے ساتھ لاحق کیا جائے گا، اور اگر کہا جائے کہ بے ہوشی کا کچھ حصہ بھی بنون کی طرح مضرب (بے ہوشی) کو قوی (بنون) کے ساتھ لاحق کیا جائے گا البتہ "بنون" امور کے رسمیت سے کارائت اختیار کیا گیا، اور کہا گیا کہ کسی بھی حصے میں نیت کافی ہے، اور ثانیہ کے ایک حصہ سے قول میں یہ ہے کہ بے ہوشی مطلقاً مضرب ہے مگر کم ہو یا زیادہ (۲)۔

د- حج پر بے ہوشی کا اثر:

۱۰- جیسا کہ پہلے گذرا بے ہوشی اہلیت کے عوارض میں سے ہے، البتہ بے ہوشی کسی سے حج کے افعال کی پہنچ نہیں پہنچتی ہے، لیکن

بخاری رتبہ ۱۰، ۳۹۹ طبع ۱۳۹۵ھ کی ہے۔

(۱) کشف الاستار ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴۔

(۲) بحوالہ ۳۳۳۔

نیا، ہر سکا اس کی طرف سے اس کی اجازت کے بغیر احرام باندھ سکا کافی ہوگا (۱) اور اگر وہ کسی کو نائب بنا دے تو کیا اس کی نیت قبول کی جائے گی؟

مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ فرماتے ہیں کہ بے ہوش آدمی کی طرف سے دوسرا شخص احرام نہیں باندھے گا، اس لئے کہ اس کی عقل زائل نہیں ہوتی ہے، "رجلہ" کے شعیب ہونے کی امید ہے، اور اگر اس کی شعلانی سے مایوس ہو جائے اس طور پر کہ اس کی بے ہوشی تین دنوں سے زیادہ ہو جائے تو ثانیہ کے ایک معتقدوں کی رو سے وہ اس کی طرف سے احرام باندھے گا، لیکن اس کو اس پر قیاس کیا ہے کہ کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ اس کے مال میں تصرف کرے اگرچہ وہ شغلیاب نہ ہو۔

"رجس" کے شغلیاب ہونے کی توقع ہے اس کی طرف سے کسی کو نائب کا اختیار نہیں ہے، اور اگر کوئی ایسا کر لے تو ثانیہ اور حنابلہ کے ایک اس کے لئے کافی نہ ہوگا، اس سے کہ سے حج پر نیت ہو وقت رت کی امید ہے، البتہ سے نائب بنانے کا حق نہیں ہے، اور اگر نیت واقع ہو جائے تو کافی نہ ہوگی، اور اس کا حکم اس شخص سے جدا ہے جس کی شعلانی سے مایوس ہوئی ہو، اس سے کہ وہ مطلقاً عاجز ہے اور اصل پتہ رت سے مایوس ہے، البتہ وہ نیت کے مشابہ ہوگا (۲)۔

امام ابوحنیفہ کے نزدیک یہ ہے کہ جو شخص بے ہوش ہو جائے اور اس کے رفتاء اس کی طرف سے تہیہ کہہ لیں تو جائز ہو جائے گا، اور صائتیں فرماتے ہیں کہ جائز نہ ہوگا، اور اس سے کہ انسان کو یہ حکم دیا کہ اگر وہ بے ہوش ہو جائے یا وہ سو جائے تو وہ اس کی طرف سے احرام باندھ لے، پھر ماہور نے اس کی طرف سے حرام باندھا تو حنفیہ کے نزدیک بالاتفاق صحیح ہو جائے گا، یہاں تک کہ جب سے

(۱) انہی ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵

اتفاق ہو جائے یا وہ بیدار ہو جائے ہرج کے انحال کو "اثر" لے لے جازا ہے۔ صاحبیں سے اپنے مسئلہ میں عدم جواز پر اس طرح استدلال کیا ہے کہ اس نے خود سے حرام نہیں باہر جا ہے اور نہ اس نے دوسرے کو اس کا حکم دیا ہے، اور یہ اس لئے کہ اس نے اجازت کی سرپرست نہیں کی ہے۔ اور ولایت ہم پر موقوف ہوئی ہے۔ "اس کی وجہ سے جارت کے جوار کو بہت سے فقہاء نہیں جانتے تو عوام اسے کیسے جانیں گے؟ بخلاف اس صورت کے جب اس نے دوسرے کو ہر امانہ اس کا حکم دیا۔

ہام ابو حنیفہ کی دلیل یہ ہے کہ جب اس نے اپنے رفقاء کے ہمراہ ایک ساتھ چنے کا معہد دیا تو کوئی اس نے اسے عمل میں نہ لیا ہے، ایک سے دوسرے چاہی جیسے وہ بیدار ہوئے "اثر" سے عائد ہے، اور اس سے اس سے حرام ہی مقسود ہے اس لئے لایا اس کی اجازت ثابت ہوئی، "اور دلیل پر نظر کرتے ہوئے مسلم ثابت ہے اور حکم کا مدار مسلم ہی پر ہوتا ہے (۱)۔

مالکیہ کے نزدیک بے ہوش کی طرف سے احرام باہر جانا صحیح نہیں مگر چہرے کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو، اس لئے کہ بے ہوشی کے طویل نہ ہونے کا گمان ہے، پھر اگر اسے ایسے وقت میں اتفاق ہو جس میں قوف عرفہ کو پا سکتا ہو تو احرام باہر سے گا، "اثر" اس پر موقوفات سے احرام نہ باندھنے کی وجہ سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

۱۱- میں قوف عرفہ کے بارے میں سب کا اس پر اتفاق ہے کہ بے ہوش کو اگر قوف عرفہ کے زمانے میں اتفاق ہو جائے تو وہ ایک لمحہ کے لئے ہی کیوں نہ ہو تو اس کے لئے کافی ہو جائے گا، اور اگر اسے قوف کے بعد ہی بے ہوشی سے اتفاق ہو تو مالکیہ اور حنابلہ کا مذہب یہ

ہے کہ اس سال اس کا حج فوت ہو گیا، اس کی طرف سے اس کے ساتھیوں کے احرام باندھنے "اور قوف عرفہ" نے کافی عذر نہیں ہے (۱)، اور بے ہوش آدمی کے قوف عرفہ کے کافی ہونے یا نہ ہونے کے سلسلہ میں شافعیہ کے دو قول ہیں۔

حنفیہ قوف عرفہ کے زمانے میں جائے قوف میں سابق احرام کے ساتھ موجود ہونے کو کافی سمجھتے ہیں، لہذا بے ہوش آدمی کا قوف عرفہ کافی ہے۔

"اور بے ہوشی کا حج کے باقی اعمال پر یا اثر پڑتا ہے تو حج میں کمی لگتا ہے۔

### زکاة پر بے ہوشی کا اثر:

۱۲- بے ہوش عاقل بالغ ہے، لہذا اس کے مال میں زکاة واجب ہوئی، "اس اثر" جو زکاة کے بعد وہ بے ہوش ہو جائے تو اس کی طرف سے "انٹلی" میں ہوسکتی، "اور جب اتفاق ہو تو اس پر اس کی تصد واجب ہے اگرچہ اس کی بے ہوشی طویل ہو، اس لئے کہ اس کا طویل ہونا اور ہے اور مادر پر کوئی حکم نہیں لگایا جاتا (۲)۔

### قوی تصرفات پر بے ہوشی کا اثر:

۱۳- قیام کا مذہب یہ ہے کہ بے ہوشی فینہ کی طرح ہے بلکہ اختیار کے فوت ہونے میں اس سے بڑھ کر ہے، اس سے کہ "عمیہ کے" یہ فینہ کا ازالہ ممکن ہے بخلاف بے ہوشی کے، اور طلاق، اسلام، ارتداد اور زہر یہ فروخت کے سلسلہ میں سونے والے کی عبادتیں باطل ہوتی ہیں، لہذا بے ہوشی کی وجہ سے وہ درجہ اولیٰ باطل ہوں گی۔

(۱) المشرح الكبير ج ۳ طبع دار احیاء التراث العربی۔

(۲) کشف الاستار ج ۲ ص ۲۸۱ بیروت: دار الفکر ۱۳۵۵ھ۔

(۱) فتح القدیر ج ۲ ص ۴۰۳-۴۰۴ منشی ج ۱۶ ص ۱۶۱ کشف الاستار ج ۲ ص ۲۹۳ طبع مصر، القیو بی ج ۲ ص ۱۱۳، ۱۱۵۔

بے ہوش آدمی کی طلاق کے واقع نہ ہونے پر فقہاء نے چند حدیث سے استدلال کیا ہے، ان میں سے ایک رسول اللہ ﷺ کا یہ قول ہے: "كُلُّ الطَّلَاقِ جَانِرٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ وَالْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ" (۱) (ہر طلاق جائز ہے سوائے مجبوظ و مغلوب عقل کے) (۲) نیز آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "رَفَعَ الْقَدَمَ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ الْمَنَامِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الْغَبَى حَتَّى يَشُبَّ وَعَنِ الْمَعْتُوهِ حَتَّى يَعْقِلَ" (۳) (تین قسم کے آدمیوں سے قدم اٹھایا گیا ہے، سونے والے سے یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے، بے ہوشی سے یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائے، اور معتوہ سے یہاں تک کہ سمجھ دار ہو جائے)۔

اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ مرد، اگر عین کی حالت میں طلاق دے تو اس کی طلاق واقع نہ ہوگی، اور بے ہوش کی حالت سونے والے سے بڑھ کر ہوتی ہے۔

بے ہوش آدمی اگر طلاق دے، اور جب اس کو افاقہ ہو تو اسے یہ معلوم ہو کہ وہ بے ہوش تھا اور اسے طلاق دینا یا نہ ہونا ایسے شخص کے بارے میں امام احمد فرماتے ہیں: اگر اسے طلاق دینا یاد ہے تو وہ بے ہوش نہیں ہے، لہذا اس کی طلاق جائز ہوگی (۴)، اور ہر قولی تعرف کا وہی حکم ہے جو درج کیا گیا۔

(۱) حدیث: "كُلُّ الطَّلَاقِ جَانِرٌ..." کی روایت ترمذی (۳۹۱) طبع انجمن اے کی ہے، اور کہا کہ ہم اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہیں مگر ابن حجر کے طریق سے، ورحمہ اللہ ابن حجر ضعیف ہیں۔

(۲) حدیث: "رَفَعَ الْقَدَمَ عَنْ ثَلَاثَةٍ..." کی روایت ترمذی نے حضرت علی سے مرفوعاً کی ہے، کہا کہ حضرت علی کی حدیث اس طریق سے حسن عرب ہے، ترجمہ الاحودی ۱۸۵، ۱۸۶۔

(۳) شمار دس ۹۵۲-۹۵۳، حاشیہ ابن ماجہ ۲۶۱/۲، شرح الکبیر ۱۵/۲، تلخیص وغیرہ ۳۳۲/۳، انجمن ۱۱۳/۷، ۱۱۳۔

معاملہ ضرر والے حقوق و معاملات میں بے ہوشی کا اثر: ۱۳- بے ہوشی کی حالت میں جو بھی قولی تصرف صادر ہو وہ باطل ہے، لیکن اگر صحت کی حالت میں تصرف ہو پھر بے ہوش طاری ہو جائے تو وہ فتح نہیں ہوگا، اس لئے کہ وہ تصرف ایسے حال میں مکمل ہو چکا ہے جس میں وہ صحیح ہے (۱)، اور بے ہوش کی وصیت وقتی بے ہوشی کی حالت میں صحیح نہیں، اور نہ اس بے ہوش کی جس کے غایت سے ماہوی ہوئی ہو (۲)۔

نکاح کے دلی کی بے ہوشی:

۱۵- ثانویہ فرماتے ہیں کہ اگر نکاح کا دلی قرب بے ہوش ہو جائے تو اس کے افاقہ کا انتظار کیا جائے گا اگر قریب مدت مثلاً یک دن، دو دن اور اس سے زیادہ میں افاقہ نہ ہو جائے، اس سے کہ اس کے مذہب کا ایک اصول یہ ہے کہ دلی قرب کی موجودگی میں دلی بعد کا نکاح کرنا جائز نہیں، اور ایک قول یہ ہے کہ ولایت بعد کی طرف منتقل ہو جائے گی۔

دو فرماتے ہیں کہ یہاں بہت بات وہ ہے جو امام الحرمین نے فرمائی کہ اگر بے ہوش کی مدت اتنی ہو جس کا اعتبار غائب دلی کی اجازت لینے کے لئے جانے آنے میں ہوتا ہے تو اس کے افاقہ کا انتظار کیا جائے گا، مگر حاکم نکاح کرے گا، زرکشی کہتے ہیں کہ اس لئے کہ جب غائب دلی عبارت کے صحیح ہونے کے باوجود حاکم نکاح راستا ہے تو اس کی بے ہوشی کی وجہ سے اس کے معتذر ہونے کی صورت میں بدرجہ اولیٰ حاکم نکاح کر سکتا ہے (۲)۔

(۱) شمار دس ۹۵۳۔  
(۲) تلخیص وغیرہ ۱۵۷۔  
(۳) تلخیص وغیرہ ۳۳۶۔

بے ہوش ایسا نہیں ہے۔

قاضی کی بے ہوشی:

۱۶- شافعیہ نے صراحت کی ہے کہ اگر قاضی بے ہوش ہو جائے تو وہ ولایت قضاء سے معزول ہو جائے گا۔ اور جب اتفاق ہو جائے تو صحیح قول کی رو سے اس کی ولایت نہیں لوٹے گی، اور اپنی بے ہوشی کی حالت میں جن معاہدات و مقدمات میں فیصلہ کیا اس کا فیصلہ نافذ نہ ہوگا۔ اور صحیح قول کے مقابلہ میں دوسرے قول کی رو سے اتفاق ہو جانے کے بعد اس کی ولایت لوٹ آئے گی۔

شافعیہ کے مذکورہ فقہاء نے اس سلسلہ میں ہر ایک کوئی بات نہیں کہی ہے۔ بینات کے نصوص کے مفہوم سے پتہ چلتا ہے کہ بے ہوشی کی وجہ سے قاضی معزول نہیں ہوگا چنانچہ حاشیہ ابن عابدین میں ہے کہ قاضی اگر قاضی ہو جائے یا مرتد ہو جائے یا مایہا ہو جائے۔ پھر صالح و ریئنا ہو جائے تو وہ اپنے منصب قضاء پر قرار پے گا۔

اور الشرح الصغیر میں ہے کہ قاضی صرف کفر سے معزول ہوگا، اور شرح متنی الارشاد میں ہے کہ ایسے مرض میں جو قاضی کے لئے تشا سے مانع ہوں یا معزول کرنا متعین ہے، اس لئے کہ ضرورت کا تشا ہے کہ دوسرے کو اس کا قائم مقام بنادیا جائے (۱)۔

تجربہات پر بے ہوشی کا اثر:

۱۷- یہ بات پختہ گد رنگی ہے کہ بے ہوش آدمی کا کوئی قولی تصرف صحیح نہیں ہے، جس کا بیدار صدقہ اور وقف وغیرہ صحیح نہیں ہے، اس سے کہ بے ہوش مغلوب عقل ہے، لہذا اس میں تصرف کے صحیح ہونے کی تمام شرائط نہیں پائی جاتی ہیں، اور اس پر تمام متا کا اتفاق ہے، مرد مہر کی وجہ یہ ہے کہ تصرفات میں مال عقل شرط ہے، اور

(۱) حاشیہ ابن عابدین ص ۳۰۲، الشرح الصغیر ص ۳۳۱ طبع لکھنؤ، ختمی نور مدت ص ۳۶۵، تلویذ عمیرہ ص ۳۹۹۔

جنايات (جرائم) پر بے ہوشی کا اثر:

۱۸- یہ بات پہلے گد رنگی کہ بے ہوش وقتی طور پر ہوش آنے والی چیز ہے جس میں مواخذہ اور خطاب کا فہم ساتھ ہو جاتا ہے، اس لئے کہ بے ہوش کی حالت عقل کے لئے مردہ ہے جس کے نتیجے میں شعور اور اختیار ختم ہو جاتا ہے، انی، تاہم وہ سابقہ فیصلوں کی رو سے حقوق اللہ کے حق میں مواخذہ کا ایک سبب ہے۔

۱۹- حقوق اللہ کے حق میں مواخذہ ساتھ نہیں ہوتا ہے، لہذا اگر اس سے ہمہ روز ہوں تو اس کی وجہ سے اس کا مواخذہ ہوگا، جس کے سونے، ملا، مہرے پر پتہ جائے، مرد و دوسرے شخص مر جائے تو اس کے ساتھ قتل خطا کرنے والے جیسا معاملہ کیا جائے گا اور اس پر دہیت واجب ہونی، اور اگر اس نے بے ہوشی کی حالت میں کسی انسان کا مال تلف کر لیا تو اس پر تلف کی ہونی چیز کا ضمان واجب ہوگا۔

کیا معتقو علیہ کی بے ہوشی عیب شمار کی جائے گی؟

۱۹- شافعیہ نے صراحت کی ہے کہ عقد نکاح کے بعد شوہر یا بیوی میں بے ہوشی ظاہر ہو، رابطہ اتفاق سے مایوسی ظاہر کریں تو رجسین میں سے ہر ایک کے لئے فسخ نکاح مباح ہوگا، اور اس کی سلسلہ یہ ہے کہ دائمی بے ہوشی اس استتاع سے مانع ہے جو نکاح کا مقصود ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ان صفات (یعنی جنون مطلق یا جنون قطع) کی وجہ سے نیک میں خیار ثابت ہوگا، اور ان کے مثل مرد بے ہوشی ہے جس سے نکاح کے قول کی رو سے مایوسی ہوگی ہو۔

۲۰- جب وہ بے ہوشی جس سے مایوسی ہوگی ہو ایسا عیب قرار پے

جس دن زیور پر نکاح منع کیا جاتا ہے "یعنی کو اس کی وجہ سے لٹایا جاتا ہے تو جادو میں یہ درجہ "ولی" میں شمار ہوگا، اس کا ذکر شافعی نے کیا ہے، "وہ ہرے نقباء کے قواعد اس کے خلاف نہیں ہیں" (۱)۔

## اقاضہ

### تعریف:

۱- لغت میں افاضہ کا ایک معنی کثرت اور بہانا ہے، کہا جاتا ہے: "الفاض الاماء" یہ اس وقت بولتے ہیں جب کہ اسے کوئی بھروسہ یہاں تک کہ وہ بہہ پڑے، یعنی اس کا پانی زیادہ ہو جائے اور بہہ جائے۔

"اس کا ایک معنی لوگوں کا کسی جگہ سے کوچ کرنا ہے، کہا جاتا ہے: "فاحص الناس من عرفات" لوگ عرفات سے روانہ ہوئے جب اس سے کوچ کر جائیں، "وہم کوچ فاضل ہے" (۲)۔  
۲- اصطلاح میں بھی افاضہ ہمیں دونوں معنوں میں لغوی معنی کے موافق استعمال کیا جاتا ہے۔

### اجمائی حکم اور بحث کے مقامات:

۳- افاضہ الماء وضو میں حدیث صغیر کو، مرنے اور جنازہ، حیض، نفاس، موت اور اسلام کے وقت غسل میں حدیث کبر کو، مرنے میں زیادہ پانی بہانے کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے، پس بہانا واجب ہوگا، اور ثبات اس وقت تک مستحب ہوں جب تک کہ وہ حد و عرف میں داخل نہ ہو جائے، اسی طرح نجاستوں کے پاک کرنے مثلاً جگہ، جسم یا کپڑے سے نجاست کے زائل کرنے میں پانی کا بہانا



(۱) اصطلاح لغت، لسان العرب، مادہ (فیض)۔

## افاقہ

تعریف:

۱- سلفت میں کہا جاتا ہے: "الفاق المسکراں" (مہوش کو فاقہ ہو) جب کہ دوسرے درست ہو جائے، اور "فاق من مرضہ" (مرض سے افاقہ ہوا) یعنی صحت لوٹ آئی، اور "فاق عہ المعاس" (اس سے افاقہ ہوئی) (۱)۔

فقہاء کے نزدیک افاقہ بنوس یا بے ہوشی یا نشہ یا نیند کے سبب سے فاس کی عقل کے رخصت ہونے کے بعد اس کے دوبارہ لوٹ آنے کے معنی میں استعمال یا جاتا ہے (۲)۔

اجمالی حکم اور بحث کے مقامات:

۲- فقہاء بنون، بے ہوشی، نشہ، نیند کے بارے میں کلام کرتے ہوئے فاقہ سے بحث کرتے ہیں، اور ان عراض سے افاقہ حاصل ہونے پر کچھ احکام کی بنیاد رکھتے ہیں، جن میں سے کچھ رٹ ویل ہیں:

افاقہ کے وقت طہارت حاصل کرنا:

۳- جنون یا اصلی بے ہوشی یا عارضی بے ہوشی کی وجہ سے وضو کے نونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے، پھر جب سے فاقہ ہو تو نماز وغیرہ

و جب ہے، دیکھئے: "غسل"، "غزو"، اور "نجاست" کی اصطلاح۔

۳- اور فاقہ دوسرے معنی میں بھی آتا ہے مثلاً عرفات اور مزدلفہ سے کوئی نماز و رکنی سے واپس ہونا، دیکھئے: "حج" کی اصطلاح، اور یہ فاقہ شرعی اہل ہمت صحیح ہوتا ہے جب اپنی ہمت میں واقع ہو، اور سنت ہوتا ہے جب کہ رسول اللہ ﷺ کے عمل کے موافق ہو، مثلاً عرفہ کے دن سورج کے غروب ہونے کے بعد عرفہ سے چلنا اور فجر کی نماز کے بعد مزدلفہ سے کوئی نماز۔

اور کبھی یہ فاقہ جاری ہوتا ہے مثلاً جلدی رے والے کے لئے رمی جمار کے دوسرے دن (یعنی ۱۲ روز کی آخر کو) کسی سے چلنا (۱)، دیکھئے: "حج" کی اصطلاح۔

۴- اسی طرح طواف فرض (طواف زیارت) کی نسبت افاقہ کی طرف کی جاتی ہے، چنانچہ اس کو طواف فاقہ کہا جاتا ہے، اور اس کا حکم یہ ہے کہ وہ حج میں رکن ہے (۲)۔



(۱) الاختیار ۱/۱۴، ۱۵۱، ۱۵۵، الوجیز ۱/۳۸، ۱۴۰، مختل الارادات ۱/۹۹، ۱۰۱، طبع المنان حاشیہ الدوسقی ۱/۳۸، ۸۵، ۱۳۵، ۲/۳۸، طبع المجلد، الانصاف ۳/۲۸، ۳۹، حاشیہ ابن ماجہ ۱/۶۱، ۷۸، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷





## افاقہ ۵-۸

روزہ پر فاقہ کا اثر:

۵- اگر مجنوں کو ماہ رمضان کے کسی روز میں جنون سے اتفاق ہو جائے تو بعض فقہاء پورے ماہ کا روزہ واجب کرتے ہیں، اور بعض فقہاء اتفاق کا اثر صرف اس دن تک محدود کرتے ہیں جس میں اتفاق ہوا ہے، اور دن عیم میں فاقہ نہیں ہو سکتا حضرت کے نزدیک ان یام کا روزہ اس سے ساتھ ہو جائے گا۔

بعض فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ اگر رمضان کے اول حصہ یا دومیٹی حصہ کی رات میں رمضان کے آخری دن میں زوال کے بعد اسے اتفاق ہو تو پورے ماہ (کا روزہ) اس سے ساتھ ہو جائے گا<sup>(۱)</sup>۔

مالک کے نزدیک مکلف فاقہ کے بعد تشریف لے گا اگرچہ وہ چند سالوں تک مجنون رہے، اس کے تفصیلی احکام کے لئے ”صوم“ کی اصطلاح کی طرف رجوع کیا جائے گا<sup>(۲)</sup>۔

اور اگر روزہ کی نیت کی پھر وہ مجنون ہو یا یا مد بے ہوش ہو یا پھر دن کے دومیٹی اسے اتفاق ہو تو یا اس کا روزہ صحیح ہو گا یا نہیں؟ اس سلسلہ میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے بعض فقہاء یہ فرماتے ہیں کہ فاقہ اگر دن کے ابتدائی حصے میں ہو تو روزہ صحیح ہو گا، اور بعض حضرات روزہ کے صحیح ہونے کے لئے یہ شرط لگاتے ہیں کہ اتفاق دن کے دوئوں حصوں (صبح و شام) میں ہو، اور بعض حضرات یہ فرماتے ہیں کہ دن کے کسی حصے میں اتفاق ہو تو روزہ صحیح ہے<sup>(۳)</sup>، اور اگر (دن کے ابتدائی حصے میں جنوب یا بے ہوشی کی وجہ سے) اس کا روزہ مقدم نہیں ہو پھر دن کے صبح میں فاقہ ہو تو کیا دن کے باقی ماند حصے میں

اس کے لئے اساک مستحب ہو گا یا نہیں؟ اس سلسلہ میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے جو ”صوم“ کی اصطلاح میں ذکر کیا جائے گا<sup>(۴)</sup>۔

افاقہ حاصل ہونے تک حد شرب خمر کا مؤخر کرنا:

۶- اگر ار بعد کا اس پر اتفاق ہے کہ جس شخص پر حد شرب ثابت ہوئی ہو اس پر روزہ کے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اتفاق کے بعد ہی حد قائم کی جائے گی، اور اس لئے بھی کہ عقل کا رخصت ہو جانا تکلیف کو بکارت دیتا ہے<sup>(۱)</sup>، اور اگر حاکم نے شریعت میں حد قائم کی تو ایسا کرنا حرام ہو گا بین یہ حد اس کے سے کافی ہو جائے گی، اس کی تفصیل ”حد شرب“ کی اصطلاح میں ہے<sup>(۲)</sup>۔

مجنور علیہ کا اتفاق:

۷- اگر مجنور علیہ مجنون کو اتفاق ہو جائے تو فاقہ کی وجہ سے جرم ختم ہو جائے گا، پھر اس میں اختلاف ہے کہ کیا فاقہ کے جرم ختم کرنے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اس کی تفصیل ”جرم“ کی اصطلاح میں ہے<sup>(۳)</sup>۔

حج میں افاقہ:

۸- مذکور بالا مقامات کے علاوہ فقہاء اتفاق کے بارے میں حج میں کلام کرتے ہیں یعنی اس شخص کے ذکر کے ضمن میں جس نے حج کا احرام باندھا پھر وہ بے ہوش ہو گیا اور لوگوں نے اس کے بقیہ ارکان کو

(۱) جوہر لا کلل ۱/۱۳۶۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۳/۱۳۳-۱۳۴، اقلیوی ۳/۲۰۲۔

(۳) اقلیوی ۳/۲۰۲۔

(۴) اقلیوی ۳/۲۹۹، انہی ۳/۵۲۰، جوہر لا کلل ۳/۹۷، الفتاویٰ الہدیہ

۵۲/۵۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ۱/۵۱۲، ۸۲/۲، الموضو ۳/۳۶۶، ۳/۳۷۳، الاشیاء والظاهر منہ فی رخصۃ، انہی ۳/۹۹۔

(۲) جوہر لا کلل ۱/۱۳۹۔

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ۱/۵۱۲، الموضو ۳/۳۶۶، ۳/۳۷۳، انہی ۳/۹۹۔

## إقامة ۹، افتاء افتاء ۱-۲

۱۔ یہ پھر حج کے مکمل ہونے سے قبل یا حج کے بعد سے اتفاق حاصل ہوا اور اس کی تفصیل ”حرام“ کی اصطلاح میں ہے۔

مجنون کو جب ذوق حاصل ہو جائے تو اس کی شادی کرنے کا حکم:

۹۔ ہلی اپنے اس زیر ولایت مجنون کا نکاح اتفاق کے وقت راستاً ہے یا نہیں جس میں ہوں تم ہو جاتا ہو، دیکھئے ”نکاح“ کی اصطلاح (۱)۔

## افتاء

تعریف:

۱۔ افتاء لغت میں عوض دے کر رہا کرنا ہے، جیسے نقد و (نقد یہ)، اور اس عوض کا نام ”نقد یہ“ یا ”نقداء“ ہے اور وہ قیدی کا عوض ہے۔ اور ”معاداة الأسری“ کی صورت یہ ہے کہ ایک قیدی کو دے کر اپنے قیدی کو یا جائے (یعنی قیدیوں کا تبادلہ) اور نقد کا معنی قیدی کو چھڑانا ہے۔

افتاء کا اطلاق اصطلاح میں اس مفہوم پر ہوتا ہے جس میں لغوی معنی داخل ہے اور وہ عوض دے کر رہا کرنا ہے، اور اس کا اطلاق اس مفہوم پر بھی ہوتا ہے جو سی ملطی کی تلافی کے سے ہو یا شادی و تنصیب کے دنانے کے لئے ہو (۱)۔

## إفتاء

دیکھئے ”فتویٰ“۔

اجمالی حکم:

افتاء کا حکم اس کے مواقع کے اعتبار سے الگ الگ ہوتا ہے، اور ان میں سے چند درجہ ذیل ہیں:

الف۔ قسم کا نقد یہ دینا:

۲۔ جمہور ختماء علی رائے یہ ہے کہ جس شخص پر کسی حق کا دعویٰ یا عیب



(۱) لسان العرب، لمصباح البحر، اصحاح ماہ (نقد)، حاشیہ القیدی ۱۵۹۳ طبع مصطفیٰ البابی المجلس بمصر، حاشیہ اشیر اسی علی نہایت انتاج ۵۸۳۵۸ طبع کردہ المکتبۃ الاسلامیہ المیصر۔

مارو۔ یہاں تک کہ جب تم اس کی خوب خور پر کی رچکو تو خوب مضبوط  
باندھ لو۔ پھر اس کے بعد یا تو بلا معاضہ چھوڑ دو یا معاضہ لے کر  
چھوڑ دو۔

### مسلمان قیدیوں کو چھڑنا:

۴۔ مسلمان قیدیوں کو مال دے کر چھڑنا مستحب ہے، اس سے کہ  
نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ”أطعموا الجائع، وعودوا المريض،  
وفكوا العاسی“ (الاسیر) <sup>(۱)</sup> (بھوکے کو کھانا کھاؤ، مریض کی  
حیات آبرو، رقیدی کو آزاد کرو)۔

۵۔ اگر کفار قیدیوں کے بدلے میں انہیں چھڑنا جمہور فقہاء کے نزدیک  
جائز ہے <sup>(۲)</sup>، اور اس کی تفصیل ”اسری“ کی اصطلاح میں ہے۔

### ج۔ ممنوعات احرام کا فدیہ دینا:

۵۔ جمہور فقہاء کے نزدیک احرام کی ممنوعات میں سے کسی ممنوع  
کے ارتکاب کا فدیہ دینا واجب ہے <sup>(۳)</sup>، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول  
ہے: ”فمن كان منكم مریضاً او به ادى من رأسه فدية  
من صیام او صدقة او نسک“ <sup>(۴)</sup> (اے نبی! تم میں سے

اور اس کی طرف قسم متوجہ کی گئی اسے حق ہے کہ قسم سے بچے اور  
یقین کے فدیہ میں وہ حق ادا کر دے یا یقین کے بدلہ میں کسی متعین  
شی پر صبح کر لے، اس لئے کہ حدیث ہے: ”دبوا عن أعراسکم  
بأموالکم“ <sup>(۱)</sup> (تم اپنے مالوں کے ذریعہ اپنی آبرو کی طرف  
سے دفاع کرو)۔ اور تفصیل ”یعوی“ اور ”صلح“ کی اصطلاح  
میں ہے۔

### ب۔ جنگجو غارقیدیوں کا فدیہ:

۳۔ مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ نے مشرکین کے فدیہ کو قبول کرنے کی  
جائزت دی ہے، جو وہ اپنے فدیہ دے کر قیدیوں کے آزاد  
کرنے کے سے مال کی شکل میں یا مسلمان قیدیوں کی صورت میں  
پیش کریں، <sup>(۲)</sup> بشرطیکہ وہ پہلے سالاروں میں مصالحت اور مسلمانوں  
کی منفعت دیکھیں۔ اور امام ابو یوسف اور امام محمد نے قیدی کے  
بدلے میں قیدی کے چھڑانے کو جائز قرار دیا ہے <sup>(۳)</sup>، ان کی دلیل  
اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ”لَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ الرِّقَابِ  
حَتَّى إِذَا أَتَّخِذْتُمُوهُمْ فَتَشْتُلُوا أَلْوَارِقًا فَمَا مِنْكُمْ بِغَلٍّ وَآثًا  
فَلِذَا“ <sup>(۴)</sup> (سو تمہارا جب کنارے سے مقابلہ ہو جائے تو ان کی رو میں

(۱) حدیث: ”دبوا عن أعراسکم بأموالکم“ کی روایت خطیب نے حضرت  
ابو ہریرہؓ سے مروی ہے اور متاوی نے اس حدیث کے بارے میں مکتوت  
اتحاد کہا ہے اور لمبانی نے اس کے صحیح ہونے کا حکم لگایا ہے (۲) صحیح بخاری  
۱۰۷۴، طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۰۳ھ، ص ۵۶۰، صحیح الجامع  
۵۵۳، ص ۵۵۳، نیز دیکھئے رد المحتار علی الدر المختار ۲/۳۹۴، ص ۲۹۴، رد المحتار  
العربی، حلیہ المدنی علی الشرح الکبیر ۳/۳۱۱، طبع بیروت، دار احیاء التراث  
(۲) حلیہ المدنی علی الشرح الکبیر ۳/۱۸۳، نہایت المحتاج ۸/۶۵، ۶۶، ۶۷،  
کشاف القناع ۳/۵۳، فتح کرد مکتبہ اشرفیہ دہلی۔  
(۳) بدیع المحتاج ۷/۱۱۹، ۱۲۱، مطبوعہ الجمالیہ۔  
(۴) سورہ محمد ۳۰

(۱) حدیث: ”أطعموا الجائع...“ کی روایت بخاری (فتح الباری ۹/۵۷۴،  
طبع استغنی) نے حضرت ابویوسفؒ کی اشعری سے مروی ہے۔  
(۲) الموسوعۃ ۱۰/۱۳۸، مواہب الجلیل ۳/۵۸، المہذب ۲/۲۳، مطاب  
اولی امی ۵۲۱/۲۔  
(۳) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۱۶۱، ۱۶۳، فتح کرد دار احیاء التراث العربی،  
حلیہ المدنی علی الشرح الکبیر ۲/۵۲، ۵۳، شرح الحرانی ۲/۲۹۰، ۲۹۱،  
بدیع الجہد ۱/۳۱۰، نہایت المحتاج ۳/۳۱۹، ۳۲۰، مطاب اول امی  
۲/۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۲، کشاف القناع ۲/۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵،  
۳/۳۹۳، ۳۹۴، ۵۰۱۔  
(۴) سورہ بقرہ ۱۹۶۔



مشہور کیا تو انہوں نے فرمایا: ”اِنَّهٗ اِذَا سَكَرَ هَدٰى وَاِذَا هَدٰى اَضَلَّ“ (ای قذیف کادبا) وحده المصنوعی (ای القاذف) ثمانون حلقہ<sup>(۱)</sup> (بیشب سب سے نشہ طاری ہوگا تو وہ ہواں نہ رہے گا اور سب ہواں نہ رہے گا تو ہرے پر جھوٹا الزام لگائے گا اور جھوٹ الزام لگانے والے کی حد نئی کورے میں)۔

## افتراء

تعریف:

۱۔ افتراء کا معنی لغت و شریعت میں جھوٹ یا ناہر جھوٹی بات کہنا ہے<sup>(۲)</sup> اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اَنْتُمْ يَقُولُوْنَ الْفِتْرَةَ“<sup>(۳)</sup> (کیا وہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس کو افتراء کر دیا ہے؟)۔ یعنی بنی ﷺ نے (عہد و بند) گمراہ کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹا انتساب کر دیا ہے، اللہ جل شانہ فرماتے ہیں: ”وَلَا يَأْتِيَنَّ بِهِمْ يَفْتَرِيْنَ لَهُ بَيِّنَاتٍ اَوْ اُحْسِنُ“<sup>(۴)</sup> (اور ایسا بہتان نہ باندھیں جس کا قیاس حق مآخوذ و مرپوں کے درمیان (یعنی شریکاد) سے ہو)۔ نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”اِنَّ الْاٰمِيْنَ يَقْتَرُوْنَ عَلٰى اللّٰهِ الْكُذِبَ لَا يَصْحَحُوْنَ“<sup>(۵)</sup> (جو لوگ اللہ پر جھوٹ افتراء کرتے ہیں وہ کامیاب نہ ہوں گے)۔

۲۔ بعض فقہاء و فزیہ افتراء کا حلقہ قذف پر کرتے ہیں اور قذف، ثناء یا شہادت پر بغیر کسی ثبوت کے زنا کا الزام لگانا ہے، اور افتراء قذف کے معنی میں حضرت علی بن ابی طالبؑ کے کلام میں آیا ہے، جب حضرت عمر بن الخطابؓ نے ان سے نشہ کی حد کے سلسلہ میں

جھوٹ اور افتراء کے درمیان فرق:

جھوٹ بھی بکا زبید کرنے کی غرض سے ہوتا ہے اور کبھی صراحۃً کی غرض سے مثلاً: ”مگر نے والوں کے درمیان صلح صفائی کرانے کی غرض سے جھوٹ دیا، بین افتراء کا استعمال صرف فساد پیدا کرنے

(۱) المصنفی ۸/۳۰۷۔

۲۔ حضرت عمرؓ نے حد سکر کے بارے میں جو حضرت علی بن ابی طالبؑ سے مشورہ کیا اس سے متعلق ان کی روایت امام مالک اور امام شافعی نے ثور بن یزید الدلمی سے کی ہے، اور مؤطا کے الفاظ ہیں: ”ان عمرو بن الخطاب استشار فی العمور یسربھا الرجل فقال له عمی من ابی طالب لوی ان یحلقہ ثمانین حلہ اذا سرب مسکر و اذا مسکر هدی و اذا هدی اضرى او کما قال، فجدد عمرو فی العمور ثمانین“ (حضرت عمرؓ نے ثور بن یزید کے سلسلہ میں مشورہ کیا، حضرت علیؑ نے فرمایا: ہمارے خیال ہے کہ اس کی سزا اسی کوڑے ہو، وہ شراب پئے گا تو نشہ میں آئے گا، نشہ آئے گا تو ہڈیاں کچکے گا، جب ہڈیاں کچکے گا تو تھمت لگائے گا، و جیسافر ہو، تو حضرت عمرؓ نے شراب نوشی کی سزا اسی کوڑے کر دی) حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس کی اسناد منقطع ہے اس لئے کہ ثور کی ملاقات حضرت عمرؓ سے ثابت نہیں، اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ لیکن زہبی نے الکبریٰ میں اسے موصول روایت کیا ہے، اور حاکم نے ”مرسل طریق سے یعنی عن ثور عن عمار بن ابی عباس کی سند سے نقل کیا ہے، اور عبد اللہ بن ابی اسود نے اسے معمر سے انہوں نے ابوب سے اور ابوب نے عمار سے روایت کیا ہے، اور عبد اللہ بن ابی اسود نے اپنی سند میں عمار کے بعد ابن عباس کا ذکر نہیں کیا ہے۔ اس کا صحیح ہونا محل نظر ہے (المؤطا ۸/۲۲۲ طبع بیروتی، تحقیق الخیر ۵۳۵ طبع شرکت المصنفین، سنن الدار قطنی ۱۶۶-۱۶۷ طبع دار احیاء، لیل الاوط ۱۵۲/۷-۱۵۳ مصنفی الخیر)۔

(۱) مصباح البیہر، لسان العرب، النہلیۃ فی غریب اللہ، تحت ”دیب بانی“  
القرآن من القریب، بی جیان، ص ۲۱۲ طبع اعلیٰ بلدین

(۲) سورہ یونس ۸۸۔

(۳) سورہ محمد ۱۲۔

(۴) سورہ یونس ۶۸۔

میں ہوتا ہے<sup>(۱)</sup>۔

جہاں حکم:

## افتراءش

تعریف:

۱- الافتراء الشیء کا معنی لغت میں کسی چیز کا ٹھکانا ہے۔ "الافتراء ذراعیہ" اس وقت بولتے ہیں جب کسی کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر بچالے جس طرح کہ اس کے سے بستر ہوتا ہے، اور افتراءش کے معنی بچائی ہوئی چیز کو رہنے کے بھی ہیں، اور اسی معنی میں ہے: "الافتراء البساط" چٹائی کو روندنا اور اس پر بیٹھنا، اور "الافتراء المعرق" عورت کو بیوی بنانا ہے، اسی بنا پر زوجین میں سے ہر ایک کو دوسرے کا افتراءش کہا گیا ہے<sup>(۱)</sup>۔

۲- یعنی افتراءش کا اطلاق کسی دونوں معنوں پر کرتے ہیں۔

اجمائی حکم:

الف- دونوں ہاتھوں کو رچھیں کو بچھنا:

۲- یعنی ماوانے مرد کے لئے اسے مکروہ قرار دیا ہے کہ وہ مجدد میں اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر بچھائے (عورت کے لئے نہیں) اس لئے کہ اس سلسلہ میں نبی وارد ہے، چنانچہ حدیث ہے: "لا یفتروش أحدکم ذراعیه الافتراءش الکلب"<sup>(۲)</sup> (تم میں سے کوئی کتے کی

۲- جہو رقبہ کا مذہب یہ ہے کہ روزہ، اور کارہ روزہ گناہ کی کوئی بات کرنے سے نہیں ٹوٹے گا، اور نہیں میں سے افتراء بھی ہے، لیکن اس کا اہم ہو جائے گا اور اس کی تفصیل روزہ کی بحث میں دلائل سے جہاں ال بچھنا کا یہاں ہے جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور جن سے روزہ نہیں ٹوٹتا<sup>(۲)</sup>۔

۳- افتراء دونوں کو رقبہ فرما دیا جائے تو اس کے احکام قدف کے احکام کی طرح ہیں جن کی تفصیل قدف کے باب میں بیان کی گئی ہے، مین گراں سے مراد غیہ قدف ہو تو اس میں تعزیر ہے، اس لئے کہ اس میں حد نہیں ہے، ورنہ دو گستاخی جس میں حد نہیں ہے اس میں تعزیر ہے<sup>(۳)</sup>۔



(۱) المغرب القاسوس لخط، لمصباح الامامہ (۲ ش)۔

(۲) الخطاوی علی مرامی اصلاح ص ۹۲، ۹۳، طبع بلاق ۱۳۱۳ ش، طبع افتاء ۱۳۵۲ ش، طبع مکتبۃ العصر الجدید لریوس، بیس ۵۹، الاوقاف شلیل الحق ۵۲ ش، طبع دار المعرفۃ۔

(۲) مفردات العرب، الاممہ، ۱۔

(۳) الجلی ۱۷۷۷ اور اس کے بعد کے صفحات۔

(۳) الفتاوی الجدیدہ ۱۷۷۷، المشی ۱۸/۳۲۳، طبع بی ۲۰۵۳۔

افتراش ۳-۴

لہٰذا اگر نجاست جنگِ بیوہ اس پر چھپنے لگے پھر اس پر نماز کے صحیح ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ اتنا مولا ہو کہ نجاست کے رنگ اور اس کی بدبو کو روکنا ہو<sup>(۱)</sup>۔

ج۔ سر رشم کے بچپانے کا علم:

۴۔ فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ ریشم کا بچھا عورتوں کے لئے جائز ہے۔ لیکن مردوں کے لئے جسور ٹائیڈ، ٹافیا، اور تانبہ کے برائیک حرام ہے۔ اس لئے کہ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا: "نہانا النہی سببت ان شرب فی ائیمۃ الذهب والقصة، و ان ماکل فیہا، و ان مہمس الحوبر واللباج، و فی مجلس علیہ" (۲) (جی <sup>حلیہ</sup> میں نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتن میں پینے اور کھانے سے اور ریشم اور عمدہ ریشم کے کپڑے کے سینے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا)۔

اور حنفیہ اور بعض شافعیہ اور مالکیہ میں سے ابن اداشون کا نہ یہ ہے کہ یہ کراہت کے ساتھ جائز ہے، اور مالکیہ میں سے ابن اداشون نے اپنے بیوی کے ساتھ ریشم کے بستر پر بیٹھنے اور سونے کی اجازت دی ہے (۳)۔

طرح پر وہ نوس ہاتھوں کو نہ چھپائے (ہرمہ کے لئے جبد۔ میں  
ایہ وہ نوس قدموں کی انگلیوں کو چھپنا مکرہ ہے (۱)۔

و بعض حضرات نے نماز کے تقوہ میں م، کے لئے اپنے ہنوں  
قد سوں کو چھپانے اور ہنوں میڑیوں پر چھینٹنے کو مکروہ قرار دیا ہے، لیکن  
اس کے بے مستوں یہ ہے کہ وہ اپنے بائیں چہرہ کو چھپاتا رہے  
اور وہ میں چہرہ کو کھڑ رکھے <sup>(۲۱)</sup>۔ اس کی تفصیل ”کتاب اصلاح نماز  
میں مذکور ہے۔“ تقوہ پر کلام کرتے ہوئے مذکور ہے۔

ب۔ نجاست پر بچھائے ہوئے کپڑے پر نماز کا حکم:

۳- فقہاء ہاں پر اتفاق ہے کہ نجاست پر بچاے گئے کتے پر نماز درست ہے جب کہ وہ کپڑا نجاست کو "پر کی طرف راہت کرنے سے روکتا ہو۔" امام احمد کے کلام کے خلاف سے معلوم ہوتا ہے کہ کراہت کے ساتھ جاری ہے۔ "وہ ان سے ایک راہت یہ ہے کہ ہاں پر نماز درست میں" (۳)۔ "وہ حنفیہ تفصیل بیان کی ہے۔ چنانچہ دفرماتے ہیں کہ نجاست یا قوتر ہو کی یا خشک۔ جس اور نجاست تر ہے۔ ہاں پر کپڑا چھائی یا قوامی نہ نماز کے جائز ہوئے کے لئے شرط یہ ہے کہ کپڑا اتنا ہوتا ہو کہ اسے دو حصوں میں جدا کرنا ممکن ہو۔" "مگر یہ کہ نجاست بچلے حصے سے "پر کے حصے میں سرایت نہ کرے۔"

اور حضرت: ”لا یغوش احدکم فرائضہ...“ کی روایت بخاری مسلم  
اور ابوداؤد حضرت انسؓ سے مرفوعہ کی ہے الفاظ ابوداؤد کے ہیں (فتح)  
۱۲/۳۱ طبع المکتبہ صحیح مسلم ۳۵۵/۱ طبع مکتبۃ النہج، سنن ابوداؤد  
۱/۵۵۳ طبع (مکتبہ)۔

( ) كشت و القناع اراهه كشي المصنوع اراهه، جوبه و اكليل اراهه

۲) حلیۃ العلماء ۱۰۲/۲، کشف القناع ۵۲/۱، کشفی سر ۵۲۳، مرقی  
القلوب ۱۳۶، جوہر الاکلیل ۵۱۔

(۳) مجلس ۱۴۶۲، مجموع ۱۵۲-۱۵۳ طبع اول کابل۔

(۱) ماحضہ الطحاوی علی مرتبی اختصار ج ۱ ص ۱۱۲

(۲) حدیث: ”یہاذا السی<sup>ؑ</sup> أن شرب...“ کی روایت بخاری (فتح بخاری ۳۹۱/۱۰ طبع استغفر) نے حضرت حذیفہؓ سے کی ہے۔

(۳) انصاف، ص ۵۸۸، فصل فی التجدید، ج ۱ / ۲۴۳، اشرح الصغیر، ج ۱ / ۵۹۶؛ راجع بـ:  
فتح الباری، ج ۱ / ۲۲۰، عمدة القاری، ج ۲ / ۲۲۳ طبع المجمع.





## افتراق ۵، افتراض

## افتراض

”یہی ہے“ بارت۔

میں سے ہر ایک کے لئے اختیار ہے، ان حضرات کا استدلال اس حدیث سے ہے جس میں ”وہ ہے کہ بنی علیہ نے ارشاد فرمایا: ”البیعان بالخیار ما لم يتفرقا“<sup>(۱)</sup> (خرید و فروخت کرنے والے وہ نو سرفریق جب تک جدا نہ ہو جائیں انہیں اختیار ہے) اور ایک روایت میں ”ما لم يتفرقا“ ہے، اور حدیث میں ”ار“ لفظ افتراق کو ان حضرات نے دسمائی لحاظ سے حدیثی پر محمول کیا ہے، اور اسی کام انہوں نے خیار مجلس رکھا ہے<sup>(۲)</sup>، ”وہی ہے“ حدیث کو کلام اور اقوال کے لحاظ سے حدیثی پر محمول کیا ہے اور وہ خیار مجلس کے قابل نہیں ہیں، مذکورہ ازیں مالکیہ کے نزدیک اہل مدینہ کا عمل جو ”حد پر مقدم ہے، اس لئے کہ وہ قوتر کے درجے میں ہے“<sup>(۳)</sup>۔ اس کی تفصیل ”خیار مجلس“ کی اصطلاح کے ذیل میں آئے گی۔

### بحث کے مقدمات:

۵۔ (افتراق) کی اصطلاح فقہاء کے نزدیک کتاب البیع کے ”خیار مجلس“ کی بحث میں آتی ہے، اور طلاق تفریق کے رد میں زمین کے درمیان تفریق میں ”ار لمان میں، اسی طرح مویشی یا غنم کی زکاة کی بحث میں یعنی جمع شدہ میں تفریق یا متفرق کے جمع کرے کے عدم جو اس کی بحث میں آتی ہے۔



(۱) حدیث: البیعان بالخیار ما لم يتفرقا کی روایت بخاری و مسلم نے حضرت عکیم بن قوام سے مرفوعاً کی ہے (فتح الباری ۳/۳۰۹ طبع المکتبۃ المدینہ، طبع ۱۴۳۳ھ طبع ۱۴۳۳ھ)۔

(۲) نہایت الجماع ۳۳۳ صفحہ ۱۴۳ شرح المکیر ۳۳۳۔

(۳) الفریض ۳۳۳ شرح المکیر ۳۳۳۔

## اختیارات ۵-۱

ولی ہو۔ نہ اہل ہو۔ نہ بکیل (۱) تو یہ شخص جس چیز کے بارے میں قدم اُٹاتا ہے اس میں اسے ولایت حاصل نہیں ہوتی ہے، مگر منکات صاحب حق ہوتا ہے، البتہ دوسرا اس کے مقابلہ میں اس کا زیادہ مستحق ہوتا ہے۔

## افشیات

اجماعت علم:

۴۔ فتیات ماجار ہے، اس لئے کہ وہ اس شخص کے حق پر زیادتی ہے جو اس کا زیا دو مستحق ہے، اور کبھی امام کے حق پر زیادتی ہوتی ہے اور کبھی غیر امام کے حق پر۔ پس اگر امام کے حق پر زیادتی ہو تو اس میں تعزیر ہے، اس لئے کہ وہ امام کے ساتھ بد سلوکی کرنا ہے، اور اس کی کچھ دتا نہیں، رنج دہل ہیں:

الف - سعد و قانم کرنے میں زیادتی:

۵- فتا، ہاں پر اتفاق ہے کہ جو حد قائم کرنا ہے وہ امام یہ اس کا  
 ماسب ہے، جو وہ حد فتہ تعالیٰ کا حق ہو، خدا کا حق ہو جیسے حد  
 قذف، اس لئے کہ اس میں دستہ کی ضرورت پڑتی ہے اور اس میں  
 عظم کا ہمیشہ ہے، لہذا ضروری ہے کہ سے امام کے سپرد کیا جائے اور  
 اس لئے بھی کہ نبی ﷺ اپنی ردی میں حد قائم فرماتے تھے، اسی  
 طرح ان کے حد ان کے حامیائے راشدین، و محدثان قائم کرنے میں  
 امام کا ماسب اس کے قائم مقام ہونا ہے۔<sup>(۲)</sup>

لیکن اگر مستحق یا کوئی دوسرا ایسا فی کرے مہام کی جائز کے بغیر نہ قائم کرے تو امرِ حائل پر اتفاق ہے کہ اگر مرتد کو کوئی مہام کی

حرف

۱۔ تلبیہ کا معنی اپنی رائے کو ترجیح دینا ہے اور کسی چیز کے کرنے میں اس شخص کی اجازت کے بغیر سبقت کرنا ہے جس سے اجازت لینا واجب ہے یا جو شخص اس معاملہ میں حکم کرنے کا اس سے زیادہ حق رکھتا ہے۔ اور اس شخص کے حق پر زیادتی کرنا ہے جو اس سے بہتر ہو<sup>(۱)</sup>۔

فقہاء نے بھی اسے اسی معنی میں استعمال کیا ہے<sup>(۲)</sup>۔

مرتبة غفران:

سب-تحریر:

۲- تعدی کے معنی: ظلم اور حد سے تجاوز کرے گئے ہیں، جس کو انتہا سے عام ہے، اس لئے کہ تعدی کسی چیز پر اس ریاقتی مرے کو بھی شامل ہے جس کا حق اسے نہ ہوا، سے حق یوں ہیں۔ اور اس کے مقابلے میں اس کا ریاقتی حق نہ ہو (۳)۔

پ-فضاء:

۳- فتویٰ: وہ ہے جو کسی ایسے معاملہ میں تصرف کرے جس میں وہ نہ

(١) ساس العرب، المصباح الكبير، المغرب، المعرفات للترغيب (مادة فوت) -

(۲) عظم الحسود ب پهاش الجوب ج ا س ا الجوب ج ا طبع دارالمعرفه

بیروت، المشرق، ستمبر ۲۶/۲۷ طبع دارطباع مصر۔

(۳) لہذا الطرب، الحجاب، الخمر۔

(۱) اعریضات البحر چالی۔

(۲) خمی واردات ۳۳۶/۳ طبع در انجمن ایہد ب ۱۳۷۰، طبع القدیہ

۵۳۳ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، ممبئی، ۱۹۵۰ء۔

## اختیارات ۶-۸

» درجہ تک امام کے علاوہ دوسرے پر زیادتی کرنے کی بات ہے تو اس میں حکم یاں کرنے کا مقصد اس عمل کی صحت یا اس کے کس کو بیان کرنا ہے۔ » اس کی بعض مثالیں درج ذیل ہیں:

نکاح کرانے میں زیادتی کرنا:

۷۔ ولی اقرب جو عقد نکاح کی ولایت کا زیادہ مستحق ہے اس کے موبور رہتے ہوئے اگر ولی بعد عورت کا نکاح کرے تو اس سلسلہ میں فتوہ کا اختلاف ہے۔

حنبیہ اور مالکیہ کے نزدیک عورت کی قولی رضا مندی سے عقد صحیح ہو جائے گا۔ صرف سکوت کافی نہیں اور مالکیہ ایک دوسری شرط کا اضافہ کرتے ہیں اور وہ یہ کہ ولی اقرب ایسا ولی نہ ہو جس کو ولایت اہمار حاصل ہے، لہذا اگر ولی اقرب ایسا ہے کہ اس کو ولایت جہار حاصل ہے مثلاً باپ، تو عقد صحیح نہ ہوگا۔

» مثالاً یہ کہ عورت کا نکاح سے شخص نے فرمایا کہ وہ اس سے زیادہ مستحق تھا اور وہ موجود تھا اور اس نے عورت کو نکاح سے میں رہا تو نکاح صحیح نہ ہوگا (۱)۔

بحث کے مقامات:

۸۔ ریاضی کے بارے میں بحث کے بعد مقامات ہیں جو عدد میں آتے ہیں مثلاً مرتبہ، ربا، ثرب، خمر، قذف، ارتداد میں آتے ہیں اور حقو، میں آتے ہیں مثلاً نکاح، ارتقا، جمہیں ان کے مقامات میں دیکھا جائے۔

جائز کے بغیر قتل کر دے تو اس قتل کا اعتبار کیا جائے گا اور قاتل پر کوئی ضابطہ نہ ہوگا، اس لئے کہ وہ غیر معصوم محل ہے اور جو شخص ایسا کرے اس پر تعزیر ہے، اس لئے کہ اس نے بُرا کیا اور امام کے حق پر زیادتی کی۔

اسی طرح اہل اہل کے علاوہ دیگر معاملے میں بھی ہے، چنانچہ اس شخص پر ضابطہ نہیں ہے جو کسی شخص پر حد قائم کرے جس پر اس سے حد قائم کرنے کا اختیار نہیں تھا۔ یہ معاملے میں جس کی حد تک نما ہے مثلاً زانی محسن کو قتل کرنا یا کسی ایسے چور کا ہاتھ کاٹنا جو قطع ہ کا مستحق ہو اس سے کہ یہ وہ حد ہے جس میں حد قائم رہنا ضروری ہے۔ بین ہو نہ وہ امام پر زیادتی کرنے والا ہے اس لئے اس کی تعزیر کی جائے گی (۱)۔

بہرحال قذف میں کوڑ لگانے اور یہ ثادی شدہ کے رہا کے سلسلہ میں اختلاف اور تفصیل ہے، دیکھئے: ”حد“، ”قذف“ اور ”رہا“ کی صفحات۔

ب۔ قصاص لینے میں زیادتی کرنا:

۶۔ اصل یہ ہے کہ قصاص لینا یا دشاہ کی اجازت اور اس کی موجودگی کے بغیر جائز نہیں، اس لئے کہ یہ ایسا معاملہ ہے جس میں انتہائی ضرورت پڑتی ہے اور اس میں ظلم حرام ہے اور نیز بظنہ انیسویں کے قصد کے ساتھ ظلم کا اندیشہ ہے۔ اس کے باوجود جس شخص سے دشاہ کی موجودگی اور اس کی اجازت کے بغیر قصاص سے متعلق اپنا حق وصول کرنا تو قصاص بر محل، قلع ہو اور قصاص لینے والے کی تعزیر کی جائے گی، اس سے کہ اس سے امام پر زیادتی کی اور یہ جمہور کے رد یک ہے، اور حنبیہ کے نزدیک امام کی اجازت شرط نہیں ہے (۲)۔

(۱) غنی لادارات ۳۳۷، ۳۳۸، طبع مکتبہ الریاض المراق بہامش الاطاب ۳۳۱، ۳۳۲، معنی الحکاج ۳۵۷، طبعی ۳۳۲، طبع ۳۳۲، الاخیار ۳۳۶، مدنی ۳۳۷۔  
(۲) غنی لادارات ۳۳۶، معنی الحکاج ۳۳۲، معنی الجلیل ۳۳۵، طبع ۳۳۵، طبع ۳۳۵۔

ابن ماجہ ۵/۲۷۳ =  
(۱) الدوسلی ۲/۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱

ج۔ کھانے میں افراد:

۴۔ ابن مفلح کی ”آداب الشریعہ“ میں ہے کہ دو دو گھجور کو ایک ساتھ کھانا کر دیا ہے، اور ان پر قیاس کرتے ہوئے ہم ویتیز جس کے ساتھ کھانے کی عادت جاری ہے (اں کو) ایک ساتھ کھانا کر دیا ہے (اور صحیحین میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں: ”یہی رسول اللہ ﷺ عن القرآن إلا أن يستأذن الرجل أخاه“ (۱) (رسول اللہ ﷺ نے ایک ساتھ دو دو گھجوریں کھانے سے منع فرمایا، اسی کی آدمی اپنے بھائی سے اس کی اجازت لے لے)۔

د۔ حج میں افراد:

۵۔ یہ ہے کہ تہاجج کا احرام باندھے۔ اور یہاں پر بحث افراد حج کے ساتھ خاص ہوگی اور جہاں تک دوسرے مسائل کا تعلق ہے تو انہیں ان کے مقامات میں دیکھا جائے۔

متعلقہ الفاظ:

۶۔ یہ بات پہلے گذر چکی کہ افراد ”یہ ہے کہ عمرہ کے بغیر تہاجج کا احرام باندھے۔“

اور قرآن یہ ہے کہ حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھے اور اپنے احرام میں ان دونوں کو جمع کرے یا عمرہ کا احرام باندھے پھر

(۱) آداب الشریعہ لابن مفلح ۲/ ۱۷۲ ۱۷۳ طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت  
”یہی رسول اللہ ﷺ عن القرآن...“ کی روایت بخاری و مسلم سے  
شعبہ کے طریق سے حضرت ابن عمرؓ سے ان الفاظ میں کہ ہے: ”ان رسول  
اللہ ﷺ یہی عن القرآن إلا أن يستأذن الرجل أخاه“ شعبہ کے کہ  
ہے کہ ”استأذن“ کا لفظ صرف حضرت ابن عمرؓ کی روایت میں ہے (حج  
لمبارکی ۹/ ۵۶۹-۵۷۰ طبع استقویٰ صحیح مسلم ۱۶/ ۱۶۷ طبع مجلس اہل سنت)

## افراد

تعریف:

۱۔ فرد و لغت میں افراد کا مصدر ہے، ”افرد“ وہ ہے جو تبا ہو، اور  
”افردتہ“ کا معنی ہے: میں نے اسے تبا کر دیا۔ اور ”اعدت  
الدواہم الافراد“ کا معنی ہے کہ میں۔ درانہم کو ایک ایک کر کے  
شہر کیا، اور ”افردت الجمع عن العمرة“ کا معنی ہے: میں نے حج  
اور عمرہ دونوں کو ٹک ٹک کر کیا (۱)۔

ورفقہاء نے متعدد مقامات پر اسے لغوی معنی میں استعمال کیا ہے  
جو ”گئے“ گئے گا۔

ب۔ فتح میں افراد:

۲۔ خطاب فرماتے ہیں کہ وہ گندم جو خوشے میں ہو، خوشہ کے بغیر تبا  
اس گندم کی فتح کرنا جائز نہیں ہے (۲)۔

ب۔ وصیت میں افراد:

۳۔ فتح القدیر میں ہے کہ تباہی کے لئے (حمل کو نظر انداز کر کے)  
وصیت کرنا جائز ہے، یہی طرح تباہی کی وصیت کرنا جائز ہے (۳)۔

(۱) المصباح لمیردامان العربیہ مادہ (فرد)۔

(۲) خطاب علی غیل ۳/ ۵۰۰ طبع المصباح لمیردامان۔

(۳) فتح القدیر ۳/ ۳۶۳ طبع دار احیاء التراث العربیہ بیروت۔

عمرہ کے لئے طواف کرنے سے قبل اس کے ساتھ حج کو داخل کر لے  
(یعنی حج کا احرام باندھ لے)۔

ورتمتع یہ ہے کہ میقات سے حج کے مہینوں میں صرف عمرہ کا احرام  
باندھ لے، پھر جب عمرہ سے فارغ ہو جائے تو اسی سال حج کا احرام  
باندھ لے<sup>(۱)</sup>۔ وراگے وہ باتیں آ رہی ہیں جن میں ہجر اور تمتع اور ان  
دونوں سے ممتاز ہو جائے گا۔

ہجر اور قرآن اور تمتع میں سے کون کس سے افضل ہے:

۷۔ فقہاء کا اس میں اختلاف ہے کہ ہجر اور قرآن اور تمتع میں سے  
کون افضل ہے؟ اس سلسلہ میں فقہاء کے نقطہ نظر نظر ثانی  
ہیں:

غف۔ ہجر اور افضل ہے: یہ شافعیہ اور مالکیہ کا مسلک ہے، لیکن  
شافعیہ کے نزدیک ہر ایک قول کی رو سے مالکیہ کے نزدیک اس کا  
افضل ہونا اس صورت میں ہے جب کہ حج کی تکلیف کے بعد اسی  
سال عمرہ کرے۔ اسی بنا پر شافعیہ فرماتے ہیں کہ اگر اسی سال عمرہ نہیں  
کیا تو ہجر "مکروہ ہوگا۔"

جو حضرات ہجر کو افضل کہتے ہیں انہوں نے اس صحیح روایت سے  
استدلال کیا ہے جو حضرت جابر، حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس  
رضی اللہ عنہم سے مروی ہے: "أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ"<sup>(۲)</sup>

(۱) انیسوی ۲۷۶ ص ۲۸۲ طبع مکتبۃ المدینۃ الدبوقی ۲۸/۲-۲۹، ہجریہ ۱۴۳۱ھ

۵۶ طبع مکتبۃ الاسلامیہ، نہایت اکتاج ۳۳۳ طبع مکتبۃ الاسلامیہ۔

(۲) حضرت جابر کی حدیث کی روایت مسلم نے ابوہریرہؓ کی روایت سے کی ہے کہ  
حضرت جابر نے فرمایا: "كَلَّمَنَا مَهْلِسٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَجِّ  
مَعْرُودٍ" (مجموع نوک رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صرف حج کا احرام باندھ کر  
آئے) صحیح مسلم ۸۸۱/۲ اور حضرت عائشہ کی روایت سے مسلم نے من  
لفظ میں کہا ہے: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ" (رسول اللہ ﷺ  
نے صرف حج کا احرام باندھا) صحیح مسلم ۸۷۵/۲ طبع مکتبۃ المدینۃ الدبوقی

(نبی ﷺ نے حج میں ہجر "یا") ہجر اس جہات سے استدلال کیا  
ہے کہ اس میں کوئی تردید نہیں ہے۔ اور یہ کہ معرود نے میقات سے  
احرام کا تمتع نہیں کیا (اس لئے کہ احرام کے سے دو بار دو میقات کی  
طرف) لو نے کی تردید نہیں ہے) اور اس نے موسات کے مباح  
ہونے کا قاعدہ بھی نہیں کیا<sup>(۱)</sup>۔

ب۔ دوسرا قول: قرآن افضل ہے: حنفیہ کے نزدیک ہے ہر  
نام احمد کے ایک قول کی رو سے ہر دو قرآنی کا جو نور ساتھ لے گیا ہے تو  
قرآن افضل ہے "اور اگر کسی ساتھ نہیں لے گیا ہے تو تمتع افضل ہے۔"

۸۔ حنفیہ نے قرآن کے افضل ہونے پر نبی ﷺ کے اس ارشاد  
سے استدلال کیا ہے: "يَا آلَ مُحَمَّدٍ! اَعْلُوا بِحُجَّةٍ وَعُمْرَةٍ  
مَعًا"<sup>(۲)</sup> (اے آل محمد! حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھو)۔

= ابن عمر کی حدیث کی روایت مسلم نے ان الفاظ میں کی ہے: "يَكُنَّ كِيَوْمِئِذٍ مِثْلُ  
الْفَلَاكِ يَوْمَئِذٍ" (اللہ! رسول اللہ ﷺ بالحق معروداً) (ہم سے رسول  
اللہ ﷺ کے ساتھ صرف حج کا احرام باندھا) اور ابن عمر کی روایت میں یہ  
الفاظ ہیں: "أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَهْلًا بِالْحَجِّ مَعْرُوداً" (رسول اللہ ﷺ  
نے صرف حج کا احرام باندھا) صحیح مسلم ۹۰۳-۹۰۵ طبع مکتبۃ المدینۃ الدبوقی

(۱) نہایت اکتاج ۳۳۳ طبع مکتبۃ المدینۃ الدبوقی ۲۸/۲-۲۹

(۲) حدیث: "يَا آلَ مُحَمَّدٍ! اَعْلُوا بِحُجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا" کی روایت  
طاہوی نے حضرت ام سلمہ سے کی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ میں نے  
رسول اللہ ﷺ کو یہ مانتے ہوئے سنا: "اَعْلُوا يَا آلَ مُحَمَّدٍ! بِحُجَّةٍ  
وَعُمْرَةٍ" (اے آل محمد! حج اور عمرہ کا احرام باندھو) اور عائشہ سے  
نصب الراية میں اس کے درجہ کو بیان کے بغیر نقل کیا ہے لیکن انہوں نے  
دوسری احادیث ذکر کی ہیں جو اس حدیث کی تائید کرتی ہیں، ان میں سے ایک وہ  
حدیث ہے جس کی روایت مسلم نے عائشہ بن ابی اسحاق اور عبد اللہ بن  
صہیب اور سعید سے کی ہے کہ ان حضرات نے حضرت ام سلمہ کو کہتے ہوئے سنا کہ  
میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے لئے ایک ساتھ احرام  
باندھا اور تلبیہ کہی: "لَبَّيْكَ حُمْرَةً وَحُمْرَةً، لَبَّيْكَ حُمْرَةً وَحُمْرَةً" (لیک  
میں عمرہ اور حج کا ارادہ کرتا ہوں، لیکن میں عمرہ اور حج کا ارادہ کرتا ہوں) (شرح  
سنائی ۱۱۱۲/۲ ۱۱۱۳ طبع مکتبۃ المدینۃ الدبوقی صحیح مسلم ۹۱۵/۲ طبع مکتبۃ المدینۃ الدبوقی،  
نصب الراية ۳۹۹ طبع مکتبۃ المدینۃ الدبوقی)

وہ ہری وچہ یہ ہے کہ اس میں وہ باتوں کو جمع کرنا ہے۔

وہ خفیہ کے نزدیک قرآن کے بعد تمتع افضل ہے، اس کے بعد فطر و ہے، و یہ ظاہر روایت میں ہے، اس لئے کہ تمتع میں بھی وہ عبادتوں کو جمع کرنا ہے، لہذا وہ قرآن کے ساتھ ہی پڑھا گیا ہے اس میں زیادہ عبادت ہے و وہ خوش بہا ہے۔

وہ امام ابو حنیفہ سے یہ روایت ہے کہ قرآن کے بعد فطر افضل ہے۔ پھر تمتع اس سے کمتر کرنے، لے گا سفر اس کے عمرہ کے لئے ہوا ہے و فطر کرنے، لے گا سفر اس کے حج کے لئے ہوا ہے (۱)۔ مراد لایہ میں سے شہب نے اس کی موافقت کی ہے۔

ج۔ تمتع افضل ہے: یہ حنا بلہ کے نزدیک "راہیک قول کی رو سے شافعیہ و مالکیہ کے نزدیک ہے، "و حنا بلہ کے نزدیک تمتع کے بعد فطر ہے، پھر قرآن۔

و حنا بلہ سے تمتع کے فضل ہوئے ہیں روایت سے استدلال یا ہے جو حضرت ابن عباس، جابر، ابو موسیٰ، عمار شہ سے مروی ہے کہ: "ان النبی ﷺ امر اصحابہ لما طافوا بالبيت ان يحلوا ويحرموا عمره" (۲) (صحاح ۱۷ جب بیت اللہ کا طواف کیا تو

(۱) الہدایہ ص ۵۳۔

(۲) حضرت ابن عباس کی حدیث کی روایت بخاری نے ان الفاظ میں کی ہے: "ان النبی ﷺ و اصحابہ صیحة و لبعۃ مہلبی بالحج، فانہم ان یحرموا عمرہ لا یحلوا حلک عندہم فقالوا، یا رسول اللہ! ای حل؟ قال حل کلہ" (بی) صحیح ابی آپ کے صحابہ پادری الحمری مع کو حج کا اہرام باندھے ہوئے آئے تو آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ اسے عمرہ بنائیں، یہ بات ان پر شاق گذری کہ چنانچہ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ حال بنا کیسا ہے آپ ﷺ نے فرمایا یہ پوری طرح حلال ہونا ہے (فتح الباری ص ۳۲۲ طبع انتقیر) اور حضرت جابر بن عبد اللہ کی روایت بخاری نے ان الفاظ میں کی ہے: "انہ حج مع النبی ﷺ یوم ساق الدن معہ بالحج معہ قال لہم احلوا من احرامکم بطواف البیت و بین الصفا و المروۃ و قصروا، ثم اقموا حللاً"۔

بی ﷺ نے انہیں یہ حکم دیا کہ وہ حلال ہو جائیں اور اسے عمرہ

حی ۱۰ کان یوم النرویۃ فلعنوا بالحج واجمعوا، النی لہم یہ معہ فقالوا، کیف لہا معہ و قد مسیما بالحج؟ فقال لہم ما لہم منکم، فقالوا لہی مقت الہدی لعنت مثل الہدی امریکم و لکن لا یحل منی حرام حی یبلغ الہدی معہ، فلعنوا" (انہوں نے (یعنی حضرت جابر نے) آپ ﷺ کے ساتھ اس روز حج نہ کیا جب آپ ﷺ صرف حج کا احرام باندھ کر اپنے ساتھ قرآنی کا چادر لائے تھے آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا تم لوگ بیت اللہ کا طواف کر کے اور مشاعرہ کے حج سنی کر کے حلال ہو جاؤ اور قصر کرنا پھر حدیں ہوئے کی حالت میں پھرے دو یہاں تک کہ جب یوم النرویۃ آجائے تو حج کا احرام باندھو اور جس کے ساتھ تم آئے ہو (یعنی حج مفرد جس کا تم نے احرام باندھا ہے) اسے قطع مال صحابہ نے عرض کیا ہم اسے قطع کیسے مانگیں جبکہ ہم نے تو اسے حج کا احرام باندھا ہے آپ ﷺ نے فرمایا وہی کہ جس کا میں نے تم کو حکم دیا ہے جس بھی اگر قرآنی کا چادر اپنی ساتھ نہ لے گا تو وہی کرنا جس کا میں نے تم کو حکم دیا لیکن مجھ پر حرام ہوتی چیز میرے لئے حلال نہیں ہوگی جب تک کہ قرآنی کا چادر اپنے مقام کو نہ پہنچ جائے چنانچہ صحابہ نے یہاں کیا (فتح الباری ص ۳۲۲ طبع انتقیر)۔

اور حضرت ابن عمر کی حدیث کی روایت بخاری نے ان الفاظ میں کی ہے: "ان النبی ﷺ قال للامام، من کان منکم الہدی لہ لا یحل لشیء حرم منہ حی یفطی حجہ، ومن لم یکن منکم الہدی فلیطف بالبیت و بالصفا و المروۃ و یقصر و یحرم ثم یہج بالحج..." (جب آپ ﷺ مکہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا تم میں سے جو قرآنی کا چادر ساتھ لے گا وہ کسی ایک چیز کے لئے حلال نہ ہوگا جو اس کی طرف سے حرام ہے یہاں تک کہ وہ حج پورے کرے، اور تم میں سے جو شخص قرآنی کا چادر ساتھ نہیں لے گا وہ بیت اللہ کا طواف کرے مشاعرہ کے درمیان سنی کرے قصر کرے اور حدیں ہو جائے پھر حج کا احرام باندھے) (فتح الباری ص ۳۲۲ طبع انتقیر)۔

اور حضرت عائشہ کی حدیث کی روایت بخاری نے ان الفاظ میں کی ہے: "عرجنا مع النبی ﷺ ولا لوی الا اہ الحج، فہما اذما نظرنا بالبیت فانہما الہدی منکم من لم یکن ساق الہدی ان یحل، فحل من لم یکن ساق الہدی و لساوہ لم یسفن فاحسن،" (ہم نبی ﷺ کے ساتھ مکہ بنیاد خیال ہے کہ بیعت کی تھی، جب ہم مکہ آئے تو ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا، پھر آپ ﷺ نے قرآنی کا چادر لے لیا۔

جائز قرار دیا گیا۔

» اس طرح روایات کے درمیان جمع کرنا مناسب ہو جاتا ہے۔  
 پس ہذا کے راویوں کی بنیاد، احرام کا اول حصہ ہے، اور قرآن کے  
 راویوں کی بنیاد، احرام کا آخری حصہ ہے اور جس نے تمتع کی روایت کی  
 ہے، اس نے اس سے نفوی تمتع یعنی انتفاع مراد لیا ہے، اور  
 آپ ﷺ نے ایک عمل پر کتب کرتے ہوئے قاعدہ ٹھیک ہے اور  
 اس کی تائید اس سے ہوتی ہے کہ نبی ﷺ نے اس سال تم عمرہ نہیں  
 کیا ہے، اور آپ ﷺ کے حج کو ہذا قرار دیا جائے تو  
 آپ ﷺ اس سال عمرہ کرنے والے نہیں ہوں گے اور کوئی اس کا  
 کمال نہیں ہے کہ تہاجج قرآن سے افضل ہے۔ اس طرح آپ ﷺ  
 حج کے سلسلہ میں روایات میں تطبیق ہو جاتی ہیں (۱)۔

ہذا کے واجب ہونے کی حالت (مکی کے حق میں اس کا  
 وجوب):

۹- مکی اور جو لوگ مکی کے حکم میں ہیں، ان کے بارے میں فقہاء کا  
 اختلاف ہے کہ یا ان کے لئے تمتع اور قرآن جائز ہے یا صرف  
 ہذا جائز ہے؟

جمہور کی رائے یہ ہے کہ اتفاق کی طرح ہل مکہ کے سے بھی تمتع  
 اور قرآن جائز ہے، نیز اس لئے کہ جس تمتع کا بیت میں ذکر ہے وہ  
 تین عبادتوں میں سے ایک ہے، لہذا مکی کی طرف سے، مہری دونوں  
 عبادتوں کی طرح یہ بھی صحیح ہوگا، اور اس سے بھی کہ تمتع کی حقیقت یہ  
 ہے کہ حج کے مبینوں میں عمرہ درے، پھر ہی اس حج سے مرے مریگی  
 کے بارے میں موجود ہے (۲)۔

(۱) نہایہ الحج ۳۳۳

(۲) انہی ۳۳۳ ۵۷۲ ہجری ۲۹۲۲ نہایہ الحج ۳۳۳ ۵۷۲ ہجری ۲۹۲۲

یہاں)۔ تو آپ ﷺ نے نہیں فرمایا، اور قرآن سے تمتع کی طرف  
 منتقل ہوا، آپ ﷺ نے تمتع کی طرف منتقل نہ کرتے، اور مہری وہ  
 یہ ہے کہ تمتع کرنے والے کے لئے حج کے مبینوں میں حج اور عمرہ جمع  
 ہو جاتے ہیں۔ عمرہ کے کمال اور اس کے افعال کے کمال کے ساتھ  
 اور اس میں ہونٹ ورت سائی بھی ہے نیز ایک عبادت کا اضافہ بھی  
 ہے لہذا یہ افضل ہوگا (۱)۔

۸- اور قرآن نے ”نہایت اہمیت“ میں دیکھا ہے کہ اس اختلاف کی  
 بنیاد آپ ﷺ کے احرام کے سلسلہ میں راویوں کا اختلاف ہے،  
 اس لئے کہ حضرات جابر، عاصہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہم سے صحیح  
 روایت ہے کہ آپ ﷺ نے حج ہذا کو کیا ہے (۲)، اور حضرت انس  
 سے مرہی ہے کہ آپ ﷺ قرآن یا ہے (۳)، اور حضرت ابن  
 عمر سے مرہی ہے کہ آپ ﷺ تمتع یا ہے (۴)، پھر اسوں نے  
 فرمایا کہ درست بات جس کا ہم اعتقاد رکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ  
 آپ ﷺ نے حج کا احرام باندھا، پھر اس پر عمرہ کو داخل کیا اور اس  
 سال ضرورت کی وجہ سے خاص طور پر آپ ﷺ کے لئے اسے

۱۰ = لے والے کو حال ہونے کا حکم دیا، چنانچہ جو قربانی کا جانور ساتھ نہیں  
 لایا تھا وہ حال ہو گیا، اور آپ ﷺ کی ازواج قربانی کا جانور ساتھ نہیں لاتی  
 تھیں لہذا وہ حال ہو گئیں (فتح الباری ۵۲۱/۳ طبع المستطیع)۔

(۱) انہی ۳۳۳-۲

(۲) حضرت جابر، عائشہ اور ابن عمر کی حدیث کی تخریج (تقریر نمبر ۷) میں گذر چکی۔

(۳) حضرت انس کی حدیث کی تخریج (تقریر نمبر ۷) میں گذر چکی۔

(۴) حضرت ابن عمر کی حدیث کی روایت بخاری نے ان الفاظ میں کی ہے: ”سمع

رسول اللہ ﷺ فی حجة الوداع بالعمرة إلى الحج وأبھی  
 فساق معه البهدي من ذي الحليفة“ (رسول اللہ ﷺ نے حج الوداع  
 میں عمرہ کو حج سے ملا کر تمتع کیا اور آپ ﷺ کے پاس قربانی کا جانور تھا،  
 چنانچہ آپ ﷺ اسے ذی الحليفة سے اپنے ساتھ لے گئے) (فتح الباری  
 ۵۳۹/۳ طبع المستطیع)۔



اسی اُرید الحج فیسره لی وتقیله منی“ (اے اللہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوں۔ پس تو اسے میرے لیے آسان کر دے اور اسے میری طرف سے قبول فرما)۔

اور شافعیہ کے ایک قول کی رو سے نیت کو مطلق رکھنا بہتر ہے، اس لیے کہ بے اوقات مرض وغیرہ کوئی عارض پیش آجائے تو وہ اسے اس بات کی طرف پھیرنے پر قادر نہ ہو سکے گا جس کے فوت ہونے کا اسے خطرہ نہیں ہے، پس اگر اس نے حج کے مہینوں میں مطلق احرام باندھا ہے تو وہ اسے نیت کے ذریعہ (نہ کہ تلفظ کے ذریعہ) دونوں عبادتوں میں سے جس کی طرف چاہے گا پھیر دے گا۔ اگر وقت میں ان دنوں کی (ادائیگی کی) گنجائش ہو تو بیک وقت دونوں کی طرف پھیر دے گا۔

در حنفیہ کے رد ایک نیت ”ترتیبیہ“ دونوں چیزوں کے پھر احرام منعقد نہیں ہوگا اور جب تک تلبیہ نہ پڑھ لے، محض نیت سے احرام شروع کرنے والا نہ ہوگا، اس لیے کہ حج میں تلبیہ کی ہی حیثیت ہے جو مہینوں میں بھیجیہ تحریمہ کی ہے۔

در مالکیہ کے رد ایک ایک قول کے مطابق نیت ”رتبوں“ یا نیت و عمل سے احرام منعقد ہو جائے گا، مثلاً نیت کے ساتھ بندہ ”وہ“ سے تلبیہ پڑھ لے یا نیت کے ساتھ حرم مکہ کے راستہ کی طرف متوجہ ہو جائے ”رسلے“ ہوئے کپڑے تارے۔

لیکن ”پر جو بات“ در کی گئی ہے وہ صرف افراد کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ قرآن اور تہمت کا بھی یہی حکم ہے، اس لیے کہ ان تینوں عبادتوں میں سے کسی ایک کا احرام باندھنے کے وقت جمہور کی رائے کے مطابق نیت کا پایا جانا ضروری ہے، اور امام ابوحنیفہ کی رائے کے مطابق نیت ”ترتیبیہ“ کا پایا جانا ضروری ہے، دیکھئے ”احرام“، ”قرآن“، ”تہمت“ کی اصطلاحات۔

در حنفیہ کی رائے یہ ہے کہ اہل مکہ کے لئے تہمت ”قرآن“ نہیں ہے، بلکہ اس کے لئے صرف افراد ہے، اس لیے کہ تہمت اور قرآن کی مشروطیت دو مسافروں میں سے ایک کو ساتھ کر کے ہوت پیدا کرنے کے لیے ہے، ورنہ تہمتی کے حق میں ہے (۱)۔

۱۰- فقہاء کا اختلاف مسجد حرام سے قریب رہنے والوں کے سلسلہ میں بھی ہے، چنانچہ شافعیہ و حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ مسجد حرام کے قریب رہنے والے اہل حرم میں ”وہ“ لوگ بھی جن کے درمیان ”وہ“ مکہ کے درمیان قصر کی مسافت سے کم دوری ہے۔

پھر اگر وہ قصر کی مسافت پر ہوں تو وہ مسجد حرام کے حاضرین نہیں ہوں گے۔

مذہب کا مذہب یہ ہے کہ ”وہ“ میقات والے لوگ ہیں اور وہ لوگ جو مکہ اور میقات کے درمیان ہیں۔

مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ وہ اہل مکہ اور ذی طوی والے لوگ ہیں (۲)۔

اس سلسلہ میں بہت سے فروعی مسائل ہیں، دیکھئے: ”حج“، ”احرام“، ”میقات“، ”تہمت“ کی اصطلاحات۔

افراد کی نیت:

۱۱- فقہاء کا اس سلسلہ میں اختلاف ہے کہ مفرد کا احرام کس طرح منعقد ہونا ہے تو شافعیہ ”حنابلہ“ کے نزدیک ”مالکیہ“ کے رائج قول کی رو سے احرام محض نیت سے منعقد ہو جاتا ہے ”در جس چیز کا وہ احرام باندھ رہا ہے اس کا تلفظ“ تجب ہے، پس ”وہ“ کہے گا: ”اللہم

اھری ۲۵۲ طبع مولچند۔

(۱) در حنفیہ۔

(۲) در حنفیہ۔

» منفر دکن چیزوں میں متبع « رقارن سے ممتاز ہوتا ہے:

۱۲- حج میں تلبیہ کے سنت یا واجب ہونے میں اختلاف کے باوجود، اگر کوئی شخص اس تینوں عمرات میں سے کسی کا احرام باندھتے ہوئے تلبیہ کی ہتدء اور اس کی کیفیت میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

ب۔ منفر و پروم کا واجب نہ ہونا:

۱۳- منفر، پر تہاجج کا احرام باندھنے کی وجہ سے ہدی واجب نہیں ہے۔ اختلاف کارں « تمتع کے کارں « ہوں پر ہدی واجب ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: «فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعِمْرَةِ لِيَ الْحَجِّ فَمَا اسْتَمْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ»<sup>(۱)</sup> (تو جو کوئی حج تک عمرہ سے قادمہ اٹھائے اور قربانی میں ہو پیش نہ کرے)۔ رقارن تمتع کی طرح ہے، اس لئے کہ اس نے «وہا» توں کا احرام باندھا ہے، بین منفر کے لئے تحب ہے کہ «قربانی کرے» یہ اس کی طرف سے نقل ہوئی۔

چھ جہوں کے نزدیک شکار کا بدلہ اور جاندار کی ایذا رسانی کا نڈیہ «اُترنے میں منفر، قارن اور تمتع سب برابر ہیں<sup>(۲)</sup>، دیکھئے:

»م«، »ہدی«، »کفارہ«، »قربان«، »تمتع« کی اصطلاحات۔

حظیہ ثانیہ «رہنابہ کے نزدیک میثروں کرتے وقت تلبیہ بند کر دے گا» «رہنابہ کے نزدیک تلبیہ اس وقت بند کرے گا جب وہ (عرفہ کے دن) زوال کے بعد عرفہ میں نماز پڑھنے کی جگہ پہنچے گا اور اگر وہ زوال سے قبل پہنچ جائے تو زوال تک تلبیہ ہے گا اور عرفہ پہنچنے سے قبل سورن جمل یا تو پہنچے تک تلبیہ ہے گا»<sup>(۱)</sup>۔

یہاں پر تلبیہ کے تعلق سے بہت سے فروعی مسائل ہیں، (دیکھئے: »تلبیہ« کی اصطلاح)۔

منفر دکن چیزوں میں متبع « رقارن سے ممتاز ہوتا ہے:

نصف: منفر دکن سے طواف:

۱۳- حج میں طواف کی تین قسمیں ہیں:

مکہ پہنچنے کے وقت طواف (طواف قدم) قربانی کے دن (۱۰ ذی الحجہ کو) حمرہ عقبہ کی می کے بعد طواف افاضہ اور طواف واء۔

ن تینوں میں فرض طواف افاضہ ہے جسے طواف زیارت یا طواف فرض یا طواف رکن بھی کہا جاتا ہے، اور اس کے مائدہ جو کچھ ہے وہ سنت یا واجب ہے اور ہم کے ذریعہ اس کی ۴۱ فی یو جاتی ہے، اس سلسلہ میں فقہاء کے رمیوں کچھ اختلاف ہے، کیسے »طواف« کی اصطلاح۔

(۱) الہدایہ ۱/۱۵۳، الحدیث ۲۸/۲، نہایۃ الحج ۳/۳۳، معنی ۳/۶۵۔

(۲) سورۃ بقرہ ۱۹۶۔

(۱) الہدایہ ۱/۱۵۳، الحدیث ۲۸/۲، نہایۃ الحج ۳/۳۳، معنی ۳/۶۵۔

(۲) الہدایہ ۱/۱۵۳، نہایۃ الحج ۳/۳۳، معنی ۳/۶۵، الحدیث ۲۸/۲۔

ابن ماجہ ۲/۴۰۵، المجموع ۷/۲۲۷۔

تقسیم میں ہوتا ہے۔

اجمائی حکم:

۴- ہزار کا تعلق اعیان سے ہوتا ہے منافع سے نہیں۔ کی بنا پر فقہاء نے جب تقسیم کے اقسام یاں کے تو فرمایا کہ تقسیم یا تو عیوب کی ہوگی یا منافع کی اور منافع کی تقسیم کا نام انہوں نے "مہیا" قرار رکھا۔

۵- اعیان کی تقسیم کے بارے میں انہوں نے فرمایا کہ یا تو وہ تقسیم فرار ہوگی یا تقسیم تعدیل ہوگی، اور فقہاء تقسیم فرار سے مراد وہ تقسیم لیتے ہیں جس میں قیمت کاٹنے اور لوٹانے کی ضرورت نہیں پڑتی ہے<sup>(۱)</sup>۔

۶- تقسیم کی حقیقت کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے، بعض حضرات فرماتے ہیں کہ وہ بیع ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ وہ معاہدہ نہایت ہے، اور دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ وہ بعض حصوں کا بعض سے معاہدہ نہایت ہے، اور ان کا یہ کہنا ہے<sup>(۲)</sup>، جیسا کہ فقہاء نے اسے "کتاب القسمة" کے ثمر میں بیان فرمایا ہے، اور جب تقسیم اپنی حقیقت کے لحاظ سے معاہدہ کرنے سے خالی نہیں ہوتی تو یہ معاہدہ نہایت ان لوگوں کے درمیان حق شفعہ کو ساقط کرتا ہے جو اس بات کے قائل ہیں کہ پڑاؤں کی وجہ سے حق شفعہ ثابت نہیں ہوتا ہے، جیسا کہ فقہاء نے اسے "کتاب المصنف" میں بیان کیا ہے۔

۷- ہزار ان خود میں واجب ہے جن کے لازم ہونے یا مکمل ہونے کے لئے قبضہ شرط ہے، اور وہ وقف، مہر، رهن، وقرض ہیں، جب کہ مشرک چیز میں ان کا قیود ہو، اس سلسلہ میں اختلاف مرتبہ نہیں ہے جو فقہی کتابوں کے متعلقہ باب میں ملے گی<sup>(۳)</sup>۔

(۱) اسکی مطالبہ ۳۳۱-۳۳۲

(۲) بدائع الصنائع ۲۱۲ طبع لاہور، ۱۳۷۴ھ

(۳) اہدایہ بشرح فتح القدیر ۲۰/۵ طبع بولاق ۱۳۱۶ھ حاشیہ میں مذکور ہیں

## افراز

تعریف:

۱- ہزار کا معنی لغت میں تسبیح ہے یعنی ایک چیز کو دہری چیز سے لگ اور ممتاز کرنا ہے<sup>(۱)</sup>، اور فقہاء بھی اس معنی کو اپنی معنی میں استعمال کرتے ہیں۔

متعدد غلط:

غ- عزل:

۲- عزل ہزار سے اس بات میں مختلف ہے کہ ہزار اصل کے کسی جز کا ہوتا ہے یا ایسی چیز کا ہوتا ہے جو اس کے ساتھ شدت اختلاف میں جز کی طرح ہو اور عزل کا معنی الگ کرنا ہے۔ اور علاحدہ کی فی چیز کبھی اس چیز کا جز ہوتی ہے جس سے اس کو الگ یا نیا ہے، اور کبھی جز نہیں ہوتی بلکہ کبھی اس سے خارج ہوتی ہے، مثلاً بیوی سے عزل نہایت<sup>(۲)</sup>۔

ب- قسمتہ:

۳- تقسیم کبھی علاحدہ کر کے ہوتی ہے<sup>(۳)</sup> اور کبھی اس کا مقصد حصوں کو بیان کرنا ہوتا ہے، علاحدہ کرنا نہیں، جیسا کہ مہیا یا تقسیم منافع کی

(۱) اصباح البصیر ۵۱۵ طبع مصری۔

(۲) لغت العربیہ ۵۱۵ (فرار) اور ۵۱۶ (عزل)۔

(۳) اصباح البصیر: ۵۱۵ (قسم)۔

۶۔ اہل عین کا لوٹنا، جب ہے جس پر وہے کا حق نکل آیا ہو، اور جو دوسری عین کے ساتھ مخلوط ہو، بشرطیکہ اس کا ملاحظہ کرنا ممکن ہو اور اگر اس کا ملاحظہ کرنا ممکن نہ ہو تو اس کے بدل کا لوٹنا واجب ہے، جیسا کہ گری نے کوئی چیز غصب کی اور اسے ایسی چیز کے ساتھ ملا دیا جس سے ملاحظہ کرنا ممکن ہو تو اسے ملاحظہ کرنا اور جس سے غصب کیا ہے سے لوٹنا، جب ہے <sup>(۱)</sup>۔ جیسا کہ فقہاء نے اسے ”کتاب الاستحقاق“ اور ”کتاب الغصب“ میں تفصیل سے بیان کیا ہے۔

۷۔ وہ تہمعات جن کا مقصد اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کرنا ہے اور جن میں تسبیح اللہ تعالیٰ کے لئے ہوتی ہے، مثلاً زکاۃ، تو ان میں علاحدہ کرنا قبضہ کے قائم مقام ہو جاتا ہے <sup>(۲)</sup>، پس اگر اس پر زکاۃ واجب ہوئی اور اس نے مقدار واجب زکاۃ کو ملاحدہ کر دیا اور زکاۃ کی وہ علاحدہ کی ہوئی مقدار اس کی کسی کو بلائی کے بغیر ملاک ہوئی تو اس پر نئے سرے سے اس کا نکالنا لازم نہ ہوگا <sup>(۳)</sup>۔ اس سلسلہ میں کچھ ختلاف اور تفصیل ہے جو ”باب الزکاۃ“ میں مذکور ہے۔

[illegible]

(۱) بعضی از اینها

(۳) مصنف عبد البر ق ۳۳۳، آ ۳۳۳، والی یوسف ص ۹۳، آ ۳۳۳، محمد بن الحسن ص ۵۸، مصنف ابن ابی شیبہ ۲۷۳، اختلاف ابی حنیفہ وابن ابی لیثی ص ۵۰، النجاشی ۱۲۶، المحض ۵۹۳۔

(۳) مواعید کیلئے ۳۶۳ طبع کیا گیا۔

افساد

تقریب:

۱- افسانہ گفت میں اصلاح کی صمد ہے، اور وہ کسی چیز کو فاسد نہ کرنا اور اس چیز کو جس حال پر ہونا چاہیے اس سے نکال دینا ہے۔

۲- رشتہ ریت کی اصلاح میں کسی چیز کو فاسد بنانا ہے، خود وہ پہلے صحیح ہو، چہ بعد میں اس پر فساد جاری ہو جائے (جیسا کہ حج صحیح ہو، چہ اس پر کوئی ایسی چیز جاری ہو جو اسے فاسد کرے) یہ عقیدے کے ساتھ ہی مسا، پایا جائے مثلاً قبضہ کرنے سے قبل مد کی بیج۔

۱۰ حنفیہ نے اہل باطل کے درمیان فرق کیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ فاسد اور باطل کے درمیان فرق کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ فاسد وہ ہے جو اپنی اصل کے لحاظ سے مشروع ہو، اپنے صنف کے لحاظ سے مشروع نہ ہو۔ اور باطل وہ ہے جو اصل اور صنف دونوں اعتبار سے غیر مشروع ہو (۱) یعنی حنفیہ کے علاوہ دیگر فقہاء کے نزدیک اہل باطل کا ایک ہی معنی ہے، اور حنفیہ نے عبادات میں منہجی موافقت کی ہے، اور بعض مذاہب نے بعض اہل باطل کو حلال اور حرام میں باطل اور فاسد کے درمیان فرق کیا ہے۔

(۱) لبنان الحربیہ مادہ (قصد از غیر دولت اراضی الاصغری فی الکلیت لابی البقاء، ہی  
مادہ شمس، حاشیر ابن علی بن ۹۶، ص ۴۰، والقوعد من کشف ۳، طبع  
الروتا کویت۔

## افساد ۲-۵

ہوتی ہے (۱)۔

متحدہ غلط:

غ - تلف:

شرعی حکم:

۵- یہ بات شرعاً ثابت شدہ ہے کہ عبادت فرغت کے صحیح ہوتی ہے، اب اس کو فاسد نہیں کیا جاسکتا اس سے کہ وقوع ہونے والی چیز کو ختم کرنا عمل ہے والا یہ کہ اپنے اسباب پائے جا میں جن کے مفید ہونے پر شرعی دلیل موجود ہو، مثلاً مرد ہونا، مرد و عورت اور عبادتوں کو فاسد کرنا، یہاں جیسا کہ تمام قیوں کرنا پسند معصیوں کو اور تجارت سائبہ نامہوں کو ختم کر دیتی ہے۔ اسی طرح توہ و رج مقبول سائبہ نامہوں کو ختم کر دیتے ہیں، جہاں تک عبادت شروع کرنے کے بعد اور اس سے فارغ ہونے سے قبل کا تعلق ہے تو فرض عبادت میں مشغول ہو جانے کے بعد پھر کسی شرعی مذکر کے اس کا فاسد کرنا حرام ہے، اور حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک نفل کا بھی یہی حکم ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ" (۲) (اور اپنے اعمال کو بابت نہ کر)۔

اسی بنا پر اس کا اعادہ واجب ہے، میں مثلاً نعیہ اور نوحہ کے بارے میں نفل شروع کرنے کے بعد اس کا فاسد کرنا مکروہ ہے، اور اگر نفل مطلق کو فاسد کر دے تو اس کا عائدہ جب نہیں ہے، سو اسے حج اور عمرہ کے کثیفیہ اور حنابلہ کے نزدیک بھی ان دونوں کا فاسد کرنا حرام ہے، اور امام احمد سے ایک دوسری روایت یہ ہے کہ یہ دونوں بھی تمام نفل عبادتوں کی طرح ہیں۔

لیکن وہ تصرفات جو لازم ہیں ان کو نفاذ کے بعد فاسد نہیں کیا جاسکتا، بلکہ عائدین کی رضامندی سے فتح کرنا جائز ہے جیسا کہ

۲- تلف کا معنی لغت میں ملاک کرنا ہے۔ کہا جاتا ہے: "تلف الشيء" جب کوئی کسی چیز کو ملاک ہو، فنا کر دے۔ شریعت (کی اصطلاح) میں بھی وہ اسی معنی میں آتا ہے۔ کاسانی لکھتے ہیں: "یمنی کالتف کرنا، اسے اس حالت سے نکال دینا ہے جس میں عادات اس سے منفعت مطلوب حاصل کی جاسکے" (۱)۔

لہذا افساد و تلف سے عام ہے، چنانچہ حسی امور میں یہ دونوں جمع ہو جاتے ہیں، "رقولی تصرفات میں صرف افساد پایا جاتا ہے۔

ب - غاء:

۳- الغاء کا ایک معنی حکم پر عمل کو باطل کرنا اور اسے ساقط کرنا ہے، اور حضرت ابن عباسؓ نے عمرہ کی طلاق کو لغو قرار دیا، یعنی اسے باطل اور ساقط کیا، اور علما اصول الفناء کو سلب کی تقسیم کی بحث میں حکم میں وصف کے اثر نہ کرنے کے معنی میں استعمال کرتے ہیں، اور "مناسب ملغی" کا ان کے یہاں یہی مفہوم ہے، اسی طرح وہ لغا کو ہیبت نہ رکھنے والے آدمی کے تصرف کے اثر کو ختم کرنے کے معنی میں استعمال کرتے ہیں (۲)۔

ج - متوقف:

۴- عقد موقوف، مانڈ کی ضد ہے اور یہ وہ عقد ہے جس کا نفاذ اس کے مالک کی اجازت پر موقوف ہو، مثلاً فضولی کی بیع کہ وہ اس معنی کے اعتبار سے فی الجملہ جائز ہوتی ہے بخلاف فاسد کے کہ وہ ناجائز

(۱) المباح لمیر: مادہ (وقف) کے تحت لفظ ۵/۳۰۵ طبع دار کتاب عربی۔

(۲) سورہ محمد ۳۳۔

(۱) القاسمی الحیث: مادہ (تلف) کے تحت ۱/۳۳ طبع ول۔

۲ المباح لمیر: مادہ (تلف) کے تحت لفظ ۳/۶۳، ۵/۱۱۔

اقالہ میں ہوتا ہے، اور وہ عتقہ جو یقین کی طرف سے لازم نہیں ہیں  
ال کو دونوں میں سے ہر ایک جب چاہے فاسد کر سکتا ہے، لیکن وہ  
تصرفات جو کسی ایک تریق کی طرف سے لازم ہوں تو جس تریق کے  
حق میں وہ لازم ہوں اس کی طرف سے اس کو فاسد کرنا جائز نہیں،  
اور ہرے کے لئے جائز ہے (۱)۔ اور اس سلسلہ میں تفصیل ہے جس  
کے سے عتقہ و تصرفات کی طرف رجوع کیا جائے۔

عبادت پر فاسد کرنے کا شر:

۶۔ جو شخص کسی فرض میں یا فرض کذا یہ عبادت کو شرمین کرے مثلاً نماز  
اور روزہ تو چار طریقے پر اس کے تمام ارکان ہر ایک کے ساتھ اس کو  
”کسا“ واجب ہے، تاکہ وہ بدی ہو جائے جس اور وہ اسے فاسد  
کرتے وقت کے مدار اس کا ”کرنا“ اس پر واجب ہے اور وقت  
گزرنے کے بعد اس پر اس کو مکمل ”کرنا“ ضروری ہے، جیسا کہ اگر  
کسی مسافر نے کسی مقیم کے پیچھے نماز پڑھی پھر اس نے اپنی نماز فاسد  
کر دی تو اس پر اس کی مکمل تہا (یعنی چار رکعت واپس نماز میں چار  
رکعت) واجب ہے، اس لئے کہ فساد کے بعد وہ بدی نہ ہوگا، اس  
میں کسی کا اختلاف نہیں ہے جیسا کہ فاسد نماز کوئی مکمل کرنا  
واجب نہیں ہے، اس لئے کہ فاسد عبادت صحیح عبادتوں کے ساتھ لاحق  
نہیں ہو سکتیں، سوائے حج و عمرہ کے کہ وہ ان دونوں کے فاسد ہو جانے  
کی صورت میں بھی ان کو مکمل کرے گا اور اس پر تہا، جب ہوگی، اور یہ  
وہی تمام عبادتوں کے خلاف میں، اس لئے کہ فاسد عبادت کا حکم ختم  
ہو جاتا ہے اور اس کی کوئی مدد ری باقی نہیں رہتی ہے (۲)۔

”جس نفل عبادت کو شرمین کیا اس کا پورا کرنا، جب ہے، اگر  
اسے فاسد کرے تو اس کی تہا واجب ہے، اور یہ حنفی و مالکیہ کے  
نویک ہے۔“

”مثلاً غیہ“ و متاخرات میں اس نفل کا پورا کرنا مستحب ہے  
جسے شرمین کیا ہے اسی طرح ان نوافل کی قضاء مستحب ہے جنہیں  
شروع کرنے کے بعد فاسد کر دیا ہو، اور یہ حج و عمرہ کے علاوہ دیگر  
نوافل میں ہے، اس لئے کہ حج و عمرہ کے شروع کرنے کے بعد اس کا  
مکمل کرنا واجب ہے۔

”رأب اس کی طرف سے اس، تو اس کو فاسد کرنے والا کوئی عمل پیدا  
”یا تو اس صورت میں اس پر اس، تو اس کی تہا واجب ہے، ساتھ ہی  
موت، ابھی یوں کے مد میں لازم ہے (۱)، جیسا کہ پہلے گزر، اس  
کی تفصیل ”حرم“ اور ”حج“ میں دیکھی جائے۔“

روزے کو فاسد کرنا:

۷۔ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ جس نے دن میں قصد اجزاء کیا یا مٹی  
خارج کی یا قصد اکھا پی لیا جب کہ اسے روزہ یا دتھ تو اس نے اپنے  
روزے کو فاسد کر دیا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”فَالَا تَن  
بِأَشْرُوهُمْ وَابْتَغُوا فَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ، وَكُنُوا وَاشْرُوهُم اَحْتَى  
يَتَبَيَّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ  
الْفُخْرِ“ (۲) (پس اب تم ان کے ساتھ مباشرت کرو اور اللہ نے  
تمہارے لئے جو کھد دیا ہے اسے تلاش کرو اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ

۱۔ ۱۸۳-۱۹-۲۰، حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۶۲۔

(۱) البدائع ۲۸۷، حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۳۳۳، شرح المغیرہ ص ۸۸، منشی

لا دولت ص ۶۱ ص ۱۵۵، ص ۱۹۵۔

(۲) سورہ فخرہ ص ۱۸۔

(۱) غرونی طر ال ۲۷۲-۲۸، تہذیب الفروق ۳۲۲، الاشاہ و الظاہر لابن  
نجم ص ۸۷ طبع الطابع، الاشاہ و الظاہر للسیوطی ص ۳۸۰، حاشیہ  
ابن ماجہ ج ۱ ص ۶۲ ص ۲۹۹، الاضاف ۳۳۸ ص ۱۰ طبع اصدار لندن۔  
(۲) خطاب ص ۹۰ طبع الجوامع الجوامع ص ۳۹۳ طبع المصیر، المحوری القواعد

کرے گی<sup>(۱)</sup>۔ اور اس مسئلہ میں تفصیل اور اختلاف ہے جس کے لئے (صوم) اور (تے) کی اصطلاح کی طرف رجوع کیا جائے۔

عبادت کو فاسد کرنے کی نیت:

۹- فاسد کرنے کی نیت کا اثر علماء کے نزدیک صحیح و باطل ہونے کے لحاظ سے عبادات، اعمال اور حالات کے اختلاف سے الگ الگ ہوتا ہے۔

جس اگر ایمان کو فاسد کرنے یا اسے ختم کرنے کی نیت کرے تو فوراً مرتہ ہو جائے گا، اعیان باللہ اور اگر نماز سے غارت ہونے کے بعد اسے فاسد کرنے کی نیت کرے تو نماز باطل نہ ہوگی، اسی طرح تمام عبادات اور اگر نماز کے درمیان اسے ختم کرنے کی نیت کرے تو بغیر کسی اختلاف کے نماز باطل ہو جائے گی، اس لئے کہ نماز ایمان کے مشابہ ہے اور اگر کوئی مسافر اقامت کے ذریعہ سفر ختم کرنے کی نیت کرے تو وہ مقیم ہو جائے گا، اور اگر روزے کے دن میں کھانے یا جماع کرنے کے ذریعہ روزے کو ختم کرنے کی نیت کی تو جب تک وہ کھانہ لے اور جماع نہ کر لے اس کا روزہ فاسد نہ ہوگا۔

اور اگر حج یا عمرہ کو ختم کرنے کی نیت کی تو یہ دونوں باطل نہ ہوں گے اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے، اس لئے کہ حج یا عمرہ کرنے والا ان دونوں کو فاسد کر دینے سے بھی ان سے نہیں نکلتا ہے، لہذا فاسد یا باطل کرنے کی نیت سے بدرجہٴ اولیٰ نہیں نکلے گا۔ اس کی تفصیل کے لئے ”نیت“ کی اصطلاح اور ان عبادات کے محکم کی طرف رجوع کیا جائے<sup>(۲)</sup>۔

صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے تمہارے لئے واضح ہو جائے۔  
اور روزے کو فاسد کرے وہی دھاری چیزوں کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے، اس میں سے ایک یہ ہے کہ کھانا اور پانی کے داخل ہونے والے راستے کے علاوہ کسی اور راستے اور درمیان سے پیٹ تک پہنچ جائے مثلاً حقہ کے درمیان اور اس میں سے ایک یہ ہے کہ معدے کے باطن تک پہنچ جائے مگر پیٹ تک نہ پہنچے اور اس سلسلہ میں علماء کے اختلاف کا سبب یہ ہے کہ غذا کے طور پر استعمال کی جانے والی چیز کو غذا کے طور پر استعمال نہ کی جائے وہی چیز پر قیاس یا کیا ہے تو جن حضرات نے سمجھا کہ روزے کا مقصد کوئی معقول معنی ہے تو انہوں نے غذا کے طور پر استعمال کی جائے وہی چیز کو غذا کے طور پر استعمال نہ کی جائے وہی چیز کے ساتھ لاحق نہیں کیا، اور جن لوگوں نے یہ دیکھا کہ یہ عبادت غیر معقول (یعنی عقل کے ذریعہ سمجھ میں نہ آتی ہے) اور اس کا مقصد محض ان چیزوں سے باہر رہتا ہے جو پیٹ میں پہنچنے والی ہیں تو انہوں نے غذا کے طور پر استعمال کی جائے وہی چیز اور دھاری چیز کو بدرجہٴ اولیٰ دیکھئے: ”امتحان“ اور ”صوم“ کی اصطلاح۔

۸- رفقاء کا بچھنا لگانے اور تے میں اختلاف ہے، بچھنا لگانے کے بارے میں امام احمد، مالک، شافعی اور حنفی بن راہوینہ نے رائے یہ ہے کہ وہ روزہ کو فاسد کر دیتا ہے، اور مالکیہ اور شافعیہ کے یہاں مکروہ ہے، اور صحیح کا قول یہ ہے کہ یہ روزہ کو فاسد نہیں کرتا ہے۔  
اور اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ اس سلسلہ میں معقول آثار میں تعارض ہے، اور تے کے بارے میں جمہور کا مذہب یہ ہے کہ جسے تے ہو جائے اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا، اور جس نے قصد کرتے کرنے کی کوشش کی اور اسے تے ہو گئی تو یہ اس کے روزے کو فاسد

(۱) الطحطاوی، ۱۰۰، الاختیار، ۳۱، الاذی، ۳۴۱، حواہ، ۵۲، شافعی، ۵۲، ۵۳، طبع مصر، ۱۳۱۷، فتاویٰ دارالافتاء، ۱۳۱۷، ۵۵۔

(۲) شافعی، ۵۲، طبع مصر، ۱۳۱۷، فتاویٰ دارالافتاء، ۱۳۱۷، ۵۵۔

افرواق، ۲۰۳، طبع مصر، ۱۳۱۷، فتاویٰ دارالافتاء، ۱۳۱۷، ۵۵۔

عقد کے فی سدر نے میں فاسد شرط کا شر:

۱۰- فاسد شرط کے ذریعہ عقد کو فاسد کرنے کا ارادہ اس کے سبب پر ہے، جتنی دھوک یا سود یا ملک میں نقص یا کسی امر ممنوع کی شرط لگانا یا کسی چیز کی شرط لگانا جو عقد کے تقاضے کے خلاف ہو اور اس میں عائدین میں سے کسی ایک کی منفعت ہو۔

اور شرط کے ساتھ عقد کے متصل ہوئے کی صورت میں ان کی باتیں ہیں:

۱- وہ عقد جو شرط کے ملنے سے فاسد ہو جاتے ہیں۔

۲- وہ عقد جو صحیح رہتے ہیں بشرط ساتھ ہونائی ہے، اس پر چاروں مذکورہ باتوں سے پیدا ہونے والے بات کے سلسلہ میں مذہب کا اختلاف ہے۔

پس حنفیہ کے نزدیک ہر وہ تصرف جس میں ایک مال کا دوسرے مال سے تبادلہ مقصود نہ ہو وہ فاسد شرط کی وجہ سے فاسد نہیں ہوتا ہے، اور اس کے علاوہ دیگر تصرفات پر نسا حاری ہوتا ہے، جو تصرف فاسد شرط سے فاسد ہو جاتا ہے اس کی مثال بیع، تقسیم، اجارہ ہے اور جو فاسد نہیں ہوتا اس کی مثال نکاح، قرض، ہبہ، وقف اور وصیت ہے۔

اسی طرح شافعیہ کے نزدیک عقدی، جملہ شرط سے فاسد ہو جاتا ہے، اور مالکیت کے نزدیک کسی ممنوع چیز کی شرط لگانا یا اسے اس کی شرط لگانا جو غرض فاحش (کھلے ہوئے دھوک) کا سبب ہو عقد کو فاسد نہ کرے گا۔ پس امر ممنوع جیسے اگر کوئی شخص کوئی گھر خریدے، اور شرط لگائے کہ اس کو نساؤ کے لئے جمع ہونے کی جگہ بنائے گا تو یہ شرط حرام اور بیع فاسد ہوگی جو غرض فاحش کی مثال یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی گھر فرخت کرے اور یہ شرط لگادے کہ اس گھر کی قیمت اتنی ہوگی کہ اس کی آمدنی بھر کے نفقہ کے لئے کافی ہو جائے، کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ اس کی آمدنی بھر کا نفقہ کتنے ہوگا اور نہ یہ معلوم ہے کہ کب تک زندہ رہے گا۔

۱۱- دنا بلہ نے اس کی مخالفت کی ہے، ورنہ مالک یہ حرام شرطیں یا وہ

شرطیں جو غرض فاحش کا سبب ہوں یا جو عقد فاسد نہیں ہوگا بلکہ وہ شرطیں لغو ہو جائیں گی، اور عقد صحیح ہوگا، لیکن وہ شرطیں جو عقد کو فاسد کر دیتی ہیں وہ ایک عقد میں، ہر شرط کی شرط لگانا ہے یا ایک عقد میں، وہ شرطیں لگانا ہے یا کوئی ایک شرط لگانا ہے جو عقد کے مقصد کے خلاف ہو، مثلاً اگر عائدین میں کوئی ایک دوسرے پر بیع کی شرط کی حیثیت سے، ہر شرط کی شرط لگائے، مثلاً وہ بیع کہے کہ میں نے اس گھر کو تیرے ہاتھ اس شرط پر بیچا کہ تم میرے ہاتھ اس گھر کو فروخت کرنا، تو یہ ایک عقد میں، ہر شرط کی شرط لگانا ہے، اور مثلاً اگر فروخت کنندہ شرط ہے کہ اس پر یہ شرط لگائے کہ وہ بیع کو فروخت نہ کرے، اسی طرح اگر یہ شرط لگائے کہ فروخت کی نئی ہمدی حاصل نہ ہو یا کسی متعین وقت میں، وہ بچہ بنے تو یہ بھی شرط ہے جو عقد کے مقصد کے خلاف ہے (۱)۔

نکاح کو فاسد نہ کرنا:

۱۱- نکاح صحیح طور پر پائے جانے کے بعد فاسد ہو جائے، تو اگر نساؤ، دخول کے بعد ہو تو مہر کے بارے میں عورت کا حق بالاتفاق ساقط نہ ہوگا، اور اگر دخول سے قبل ہو تو نصف مہر کے بارے میں عورت کا حق ساقط نہ ہوگا جب کہ یہ فاسد کرنا شوہر کی طرف سے ہو، مثلاً اس کا مرتبہ ہوا (۲)۔

لیکن اگر نساؤ، نکاح عورت کی طرف سے ہو تو نہ اس کو ملے گا،

(۱) بدائع ص ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، طبع دار لکتاب، حاشیہ اس ص ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، طبع مطبعہ دار الفکر، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰



نے فرمایا کہ جس عورت کو کسی نے بگاڑا اور بھگایا ہے، بگاڑنے والے کے مقصد کے خلاف اس کے ساتھ معاملہ کرتے ہوئے وہ عورت اس پر بیشہ کے لئے حرام ہوگی تاکہ لوگ اسے بیویوں کے بگاڑنے کا درمیانہ بنائیں<sup>(۱)</sup>، کیسے: ”عجیب“ کی اصطلاح۔

مسلمانوں کے درمیان فساد پیدا کرنا:

۱۲- مسلمانوں کو لڑانا اور ان کے آپس کے تعلقات کو بگاڑنا حرام ہے۔ اس کی دو باتیں ہیں:  
۱۔ مسلمانوں کے اتنا کو برتر رکھنا۔

۲۔ ہم: ان کے احترام کی رعایت کرنا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا“<sup>(۲)</sup> (اور منہب ہو پکڑے رہو فتنہ تعالیٰ کی رسی کو اس طور پر کہ باہم سب متفق بھی رہو اور باہم اتفاق مت کرو)۔ اور اس لئے کہ حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک دن کعبہ کو دیکھا اور فرمایا: ”مَا أَعْظَمَكَ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكَ وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمَ حُرْمَةً عِنْدَ اللَّهِ مِنْكَ“<sup>(۳)</sup> (تو کی سی عظمت والا ہے اور تیری حرمت کتنی بڑی ہے، لیکن مومن اللہ کے نزدیک تجھ سے زیادہ حرمت والا ہے)۔

اس بنا پر آپس کے تعلقات کی اصلاح افضل ترین بات ہے۔ اور آپس کے تعلقات کو بگاڑنا سب سے بڑا کبیرہ گناہ ہے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالْفَصْلِ مِنْ دَرَجَةِ الصَّيَامِ وَالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ؟ قَالُوا بَلَى، قَالَ: إِصْلَاحُ

نہ نفقہ، اس لئے کہ جس نکاح سے اس کا میرا واجب ہوتا ہے اس کو اس سے خود فائدہ رو دیا ہے، اس کی تفصیل کے لئے ”نکاح“ اور ”رضاع“ کی اصطلاح دیکھی جائے۔

زوجین کے درمیان وراثت کے جاری ہونے میں افساد کا اثر:  
۱۲- غرط، ق کے بغیر نکاح کو فاسد کرنے کی وجہ سے زوجین کے درمیان تفریق ہو تو اس میں سے ایک کی موت کے وقت وہ اس کا وارث نہ ہوگا لیکن غرط، ق کی وجہ سے فرقت واقع ہو تو بعض حالات میں اس میں وراثت جاری ہوگی مثلاً اگر کسی شخص نے مرض الموت میں بیوی کو وارث بنانے سے فرار اختیار کرتے ہوئے طلاق دی<sup>(۱)</sup> (تو اگر مطلقہ کی عدت میں اس کی موت واقع ہو تو وارث ہوگی)۔

شوہر کے خلاف بیوی کو بگاڑنا:

۱۳- شوہر کے خلاف بیوی کو بگاڑنا حرام ہے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”مَنْ خَتَبَ زَوْجَةَ امْرِئٍ أَوْ مَمْلُوكَةٍ فَلَيْسَ بِمَنَّا“<sup>(۲)</sup> (جس شخص نے کسی آدمی کی بیوی یا اس کے غلام کو بگاڑا وہ ہم میں سے نہیں ہے)۔

تو جس شخص نے کسی آدمی کی بیوی کو بگاڑا یعنی اسے طلاق طلب کرنے پر بہا دیا اس کا سبب بنا تو وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے پر پھنسیا، اور عقبا، بے سرحستگی ہے کہ اس پر تنگی کی جائے اور رتہ ہتھیار کی جائے کی یہاں تک کہ مالکیہ

(۱) التوہین المظہیر ص ۳۰، اختصار ص ۱۰۳، الفہم ص ۵۳۶، حاشیہ ابن ماجہ ص ۵۰۲، تلبیوں وغیرہ ص ۹۳، ۷۲، ۲۸۵، ۸۲۔

(۲) حدیث: ”مَنْ خَتَبَ“ کی روایت ابو داؤد نے کی ہے اور اس سے حکوت اتہار کیا ہے اور منذری نے نسانی کی طرف بھی اس کی مستحکم ہے (حسن الامور ص ۵۰۸، طبع المند)۔

(۱) فتح الباری ص ۱۸۱، ص ۳۹۱، ص ۳۹۲، شرح منہج ص ۶۶، ص ۳۳۔

(۲) سورہ آل عمران ص ۱۰۳۔

(۳) حضرت ابن عمرؓ کا یہ اثر کہ ”انہوں نے ایک دن کعبہ کی طرف دیکھا“ اس کی روایت ترمذی نے کی ہے اور فرمایا کہ بعد میں حسن غریب ہے (تحت لاجوز ص ۱۸۱، تاریخ کردہ المستقر)۔

داب ہیں، لیکن فساد داب الیہی الحائفة<sup>(۱)</sup> (نیامیں شہنیں میں چیز نہ تہا وہں جو درجہ کے لحاظ سے روزہ، نماز اور صدق سے فضل ہے؟ صحابہ نے فرمایا: رضہ اور آپ ﷺ نے فرمایا: آپس کے تعلقات کو درست کرنا، اس لئے کہ آپس کے تعلقات کا بگاڑنا (دین کو) موڑنے والی چیز ہے۔

نبی بنام رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کی پوشیدہ باتوں کی تلاش سے منع فرمایا ہے: بغیث، چغلی، ہرمانی، ہر ایک دوسرے سے بغض و حسد رکھنے سے اور ہر ایسے عمل سے منع فرمایا جو مسلمانوں کے درمیان اختلاف و رڑائی کا سبب بنے چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: "لا تباعضوا ولا تحاسنوا ولا تہابروا وکونوا عباد اللہ احراراً، ولا یحل لمسلم ان یمسحوا بحاء فوق ثلاثة ايام"<sup>(۲)</sup> (نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو، نہ حسد کرو، نہ ایک دوسرے سے قطع تعلق کرو اور اللہ کے بند و ابھائی بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دنوں سے زیادہ قطع تعلق کرے)۔

جہاں تک ناک رنی، لوٹ مار، آمیزش، زہری اور قتل و غارت کے ذریعہ میں میں میں مسلمانوں کے مابین ہے تو وہ حرام ہے اور اس کی سر کی صحت اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے: "انما حرأء

الدین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فساداً ان یقتلوا أو یصلبوا أو یقطع أبداہم ورحمہم من خلاف أو یفکوا من الارض"<sup>(۱)</sup> (جو لوگ اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں ان کو یہی سزا ہے: قتل کے جائیں یا سولی دئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹ دئے جائیں یا زمین پر سے تال دئے جائیں)، اور اس کی تفسیل "حراہ" کی اصطلاح میں ہے۔

اسی طرح شارح نے فساد کرنے کی تمام قسم سے منع فرمایا ہے، مثلاً: معصیوں کا ارتکاب، فواحش کی شہوت و ہرجا، یہ عمل جس میں مسلمانوں کا ضرر ہو، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "الذین یفصلون عہد اللہ من بعد مینافہ ویقطعون فما أمر اللہ بہ ان یؤصل ویفصلون فی الارض أولئک ہم الحاسرون"<sup>(۲)</sup> (جو کہ توڑتے رہتے ہیں اس معاہدہ کو جو اللہ تعالیٰ سے کر چکے تھے اس کے استحکام کے بعد اور قطع کرتے رہتے ہیں ان تعلقات کو کہ حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کو، بدست رکھنے کا اور فساد کرتے ہیں زمین میں، پس یہ لوگ ہیں پورے خسارہ میں پڑنے والے)۔



(۱) حدیث: "الا تحبواکم..." کی روایت ترمذی اور ابوداؤد نے کی ہے اور ابن حبان نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے (سنن ترمذی ص ۶۳-۶۴ طبع مکتبہ سنن ابی داؤد ۲۱۸/۵ طبع مکتبہ موارثہ لبنان ص ۸۶ شرح المنہ لابی حوی ۱۱۶/۳ طبع مکتبہ لوسدنی)۔

(۲) حدیث: "لا تباعضوا ولا تحاسنوا..." کی روایت بخاری اور مسلم نے حضرت انس بن مالک سے مرفوعاً کی ہے (فتح الباری ۳۸۱/۱۰ طبع مکتبہ صحیح مسلم ص ۸۳ طبع مکتبہ المصنوع)۔

(۱) سورہ مائدہ ۳۳

(۲) سورہ بقرہ ۲۷۷

افشا، لڑ - ۱-۵

٢٠- تحس:

۴- اس کا معنی نہ ہل کی تحقیق کرنا ہے ورنہ جی سوس ہے، اس لئے کہ دُشمنوں کو تلاش کرنا ہے اور پوشیدہ امور کی تحقیق کرنا ہے۔ اس کا استعمال عام طور پر شرمیں ہوتا ہے<sup>(۱)</sup>، پس تحسین کے حاصل کرنے کی کوشش کرنا ہے۔

خاص:

۵۔ یہ دوسرے کی بات کی طرف کان لگانا ہے اور یہ ممنوع ہے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”ولا تحسبوا ولا تحسبوا ولا تعاصروا ولا تباغضوا ولا تباہروا، وكونوا عباد الله إخواناً“<sup>(۲)</sup> (نہ لوگوں کے عیوب تلاش کرو، نہ ان کی بات کی طرف کان لگنا، نہ ایک دوسرے سے حسد کرو، نہ ایک دوسرے سے بغض رکھنا، نہ ایک دوسرے سے قطع تعلق کرو، اور اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کر رہو)۔ اور تحسب اگر لوگوں کی بُری خبروں کی تشبیہ کے لئے ہو تو وہ رازِ ناش کرنے کی طرح حرام ہے اور تحسب بھی خیر کی اشاعت کے لئے ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا فَتَحَسَّبُوا مِنْ يُوْسُفَ وَأَخِيهِ“<sup>(۳)</sup> (اے میرے پیڑھاجا، اور یوسف اور ان کے بھائی کو تلاش کرو)۔

تحریف:

۱۔ لغت میں انشاء کا معنی اظہار ہے۔ "الانشاء السوء" اس وقت کہا جاتا ہے جب کہ کوئی شخص راز کو ظاہر کر دے۔  
 ورنہ (راز) وہ ہے جسے چھپایا جائے، رازِ سر (چھپایا) اعلان کے خلاف ہے (۱)۔  
 وراصلہ، حی معنی لغوی معنی ہی کی طرح ہے۔

تعمت قضا:

سب-رہنما:

۲-۱: شاید بکھر کا معنی خبر کو ظاہر کرنا اور اسے پھیلانا ہے اور شیعہ ۱۵۷  
معنی ظاہر ہوتا ہے (۲)۔

ب۔ کتب خانہ:

۳- کھن کے مقلی چھپانے کے ہیں، کہا جاتا ہے: ”کھنٹ رید  
الحديث“ یعنی میں نے زید سے بات چھپائی، لہذا وہ افشاء کی ضد  
ہے۔ (۳)۔

(١) المصباح المنان العرب -

(۲) حدیث: ”ولا تعسوا ولا تعسوا ولا تعسوا“ کی روایت بخاری (فتح الباری ۲/۱۰ طبع انتہی) ورمسلم (۴/۸۵ طبع انتہی) نے کی ہے۔

(۳) انصباح لسان العرب، تاج المعروض، تخریر ابن کثیر ۱۴۳۱ھ، ۲۰۱۰ء، ص ۱۰۷

(٢) المصالح، بشأن المرحوم، نتائج المروءة: (المفقود).

(۳) اصحاب: لسان العرب

(٢٣) انصباح، سباق الحرب

## افشاء السرا

س کا شرعی حکم:

رز کے قسم:

ر کی تین قسمیں ہیں:

ا۔ دور ر جس کے چھپانے کا شریعت نے حکم دیا ہے۔

ب۔ دور ر جسے صاحب ر چھپانے کا مطالبہ کرے۔

ج۔ دور ر جو چھپے جانے کے لائق ہو، ایک ساتھ رہے یا ہم پیشہ ہونے کی وجہ سے اس کی اطلاع ہو جائے۔

پہلی قسم: وہ راز جس کے چھپانے کا شریعت نے حکم دیا ہے:

۶۔ بعض امور وہ ہیں کہ کسی دینی یا دنیوی مصلحت کی وجہ سے شریعت اس کے ظہار کو ممنوع قرار دیتی ہے، اس لئے کہ اس کو ظاہر کرے میں ضرر ہے تو جس راز کو ظاہر کرنا ناجائز ہے ان میں سے وہ باتیں ہیں جو جہاد کے وقت زمین کے درمیان واقع ہوتی ہیں، جس جہاد کے وقت مرد اور اس کی بیوی کے درمیان جو کچھ ہوتا ہے یا نہات سے متعلق جو باتیں ہیں ان کا ظہار کرنا حرام اور ممنوع ہے، اس لئے کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے: "إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مِرْلَةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الرَّجُلُ بِمَقْصِي إِلَيَّ أَمْرًا وَتَقْصِي إِلَيْهِ ثُمَّ يَشْهَرُ سِرَّهَا" (۱) (بیشک قیامت کے دن اللہ کے نزدیک شر سے سب سے بُرا وہ آدمی ہے جو اپنی بیوی سے خلوت میں ملے اور بیوی اس سے ملے، پھر وہ اپنی بیوی کے راز کو ظاہر کرے)۔

دور ر کو ظاہر کرے سے مراد اس امور کا راز کرنا ہے جو میان بیوی کے درمیان جہاد کے وقت پیش آتے ہیں اور اس کی تفسیلات کو بیان کرنا اور عورت کی طرف سے جو قول و عمل مرد پر اس کو راز کرنا ہے۔

حدیث: "أَنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ..." کی روایت مسلم (۱۰۶۰/۲) طبع مجلس اے کی ہے۔

اور محض جماعت کا راز تو امر بلاضہ ورت ہو تو مرد ہے، اس سے کہ وہ شریعت کے منافی ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے راز فرمایا: "مَنْ كَانَ يَوْمَئِذٍ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَبِعَلِّ حَبْرًا أَوْ لَيْصَمَةً" (۲) (جو شخص قہر پر اور قیامت کے اس پر ایمان رکھتا ہوا سے چاہئے کہ کچھ بات سبیا خاموش رہے)۔

دور ر اس کے راز کرنے کی ضرورت پیش آئے اور اس پر کوئی فائدہ و مرتبہ ہو تو دوبارہ ہے جیسا کہ راز دہی آپ شوم کے خلاف یہ دعویٰ کرے کہ وہ میں ہے یا اس سے عرض کے ہوئے ہے یہ وہ اس کے خلاف جماعت سے عازلی کا دعویٰ کرے تو جو کچھ اس نے دعویٰ کیا ہے اور صحیح نہ ہو تو پھر سے ذکر کرنے میں کوئی کراہت نہیں ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے راز فرمایا: "إِنِّي لَا أَفْعَلُ ذَلِكَ، إِنَّمَا وَهَلَهُ لَمْ يَنْعَسِل" (۳) (یعنی میں اور یہ باتوں اور حاجی تعلق قائم کرتے ہیں پھر ہم باتوں غسل کرتے ہیں)۔

دور حضرت ابو طلحہ سے آپ ﷺ نے فرمایا: "أَعْرِضْ لِمِ اللَّيْلَةِ" (۴) (کیا تم لوگوں نے رات کو ہم بستی کی ہے)۔

۱۔ اسی طرح جماعت کی حالت میں مردوں کی طرف سے جو کچھ پیش آتا ہے اس کو ظاہر کرنا عورت کے لئے بھی جائز نہیں ہے (۴)۔

۲۔ راز افشاء کرنا ممنوع ہے، اس لئے کہ اس میں ایذا اور ساقی ہے

(۱) حدیث: "مَنْ كَانَ يَوْمَئِذٍ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ..." کی روایت بخاری (فتح الباری ۱۰/۲۲۵ طبع استیعاب اور مسلم (۱۹۰۰ طبع مجلس اے کی ہے)۔  
(۲) حدیث: "إِنِّي لَا أَفْعَلُ ذَلِكَ..." کی روایت مسلم (۱۰۶۰/۲ طبع المجلس) نے کی ہے۔

(۳) حدیث: "أَعْرِضْ لِمِ اللَّيْلَةِ؟..." کی روایت بخاری (فتح الباری ۱۰/۵۸۷ طبع استیعاب اور مسلم (۱۹۰۰ طبع المجلس) نے کی ہے۔

(۴) سنن اسلام ۳۰/۱۳۰۔

## افشاء الرز ۷

حکمت ہے (۱)۔

”یہ اس صورت میں ہے جب کہ تم چھپانے کا وعدہ کرنا کہ لوگوں کو اس کا راز نہ بتاؤ تو چھپانا جب نہیں ہے، اور یہ بات حضرت ابن مسعودؓ کی بیوی زینبؓ کی حدیث سے معلوم ہوتی ہے، حدیث کے الفاظ یہ ہیں: ”عن زینب امرأة عبد الله قالت كنت في المسجد، فرأيت النبي ﷺ فقال: تصدقن ولو من حللكن وكانت زینب تصفق علی عبد الله ولتنام فی حجرها، فقالت لعبد الله: سل رسول الله ﷺ، أيجري عني أن تصفق عليك وعلي أبنائي في حجرني من الصدقة؟ فقال: سلی أنت رسول الله ﷺ فاطمقت إلى النبي ﷺ فوجدت امرأة من الأنصار على الباب، حاجتها مثل حاجتي، فمررت عينا بلال فقننا: سل النبي ﷺ، أيجري عني أن تصفق علي زوجي وأبنائي في حجرني وقلنا: لا تحجر بنا، فدخل فسأله، فقال: من هما؟ قال: زینب، قال: أي الزينب؟ قال: امرأة عبد الله، قال: نعم، ولها أجران: أجر القرابة وأجر الصدقة“ (۲) (حضرت عبد اللہ کی بیوی زینب سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں مسجد میں تھی، میں نے نبی ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم عورتیں صدقہ نہ کرو، خواہ اپنے رب و رات ہی سے یوں نہ ہو، زینب (اپنے شوہر) عبد اللہ پر اور اپنی پرورش میں موجود یتیم بچوں پر شرف رقی تحمیں، چنانچہ میں نے عبد اللہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرو کہ کیا میرے لئے جائز ہوگا کہ میں تم پر اور اپنے یتیم

اور زینب کے لئے پرہیزیوں اور صدقوں وغیرہ کے حق کا لحاظ نہ کرنا ہے، چنانچہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”إنا حدث الرجل الحديث ثم انتفت فلهي امانة“ (۱) (جب آدمی کوئی بات کہے پھر چلا جائے تو وہ بات امانت ہے)۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا: ”الحديث بيكم امانة“ (۲) (تمہارا دیکھنا میں بات دیتا امانت ہے)۔

اور حسن نے فرمایا: ”إن من الحيانة أن تحدث بسر أحمك“ (۳) (چٹک یہ بھی خیانت ہے کہ تم اپنے بھائی کے راز کو یوں کر دو)۔

دوسری قسم: وہ راز جسے صاحب راز چھپانے کا مطالبہ کرے: ۷۔ دوسرا شخص تم سے جس بات کو چھپانے کا مطالبہ کرے اس بات پر تمہیں مین بنائے تو اس کا دوسروں کے سامنے پھیلا دینا اور افشاء کرنا ناجائز ہے یہاں تک کہ اس آدمی سے بھی جو صاحب راز کا سب سے خاص دوست ہو، بیان کرنا جائز نہیں ہے۔ پس راز میں سے کسی بات کا انکشاف نہ کرے خواہ جس نے راز کی بات کہی ہے اور جس سے کہی ہے ان دونوں کے درمیان قطع تعلق اور اختاف ہو جائے (پھر بھی اظہار نہ کرے)۔ اس لئے کہ یہ طبیعت کے کمینہ پن اور حبش باطن کی

(۱) حدیث: ”حدث الرجل الحديث...“ کی روایت ابو داؤد (۱۸۹۸۳ طبع عزت حیدر دہاس) نے کی ہے اور منذری نے اس کو حسن قرار دیا ہے جیسا کہ فیض القدیر (۳۲۹/۱ طبع المکتبۃ البیروتیہ) میں ہے۔

(۲) حدیث: ”الحديث بيكم امانة...“ کی روایت ابن ابی الدنیا نے کتاب الصمت میں کی ہے جیسا کہ اتحاد المسانید (۵/۵۰۵ طبع المدینہ) میں ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہے اس لئے کہ وہ مرسل ہے۔

(۳) مسکن کا توبہ ۳۱۸ من الحیالہ، ”کی روایت ابن ابی الدنیا نے کی ہے جیسا کہ اتحاد اور لا حیا (۱۳۲۸) میں ہے۔

(۱) لا حیا ۳۲۸، میل الملام ۱۹۲۸-۱۹۳۰۔

(۲) حدیث: ”لها أجران أجر القرابة وأجر الصدقة...“ کی روایت بخاری (فتح الباری ۳۲۸/۳ طبع المتعین) اور مسلم (۲/۶۹۵ طبع المجلد) نے کی ہے۔

## افشاء السرا

کے لئے اس کا اللہ تم پر یا تھا اور یہ بھی اتنا ہے کہ صرف اس دونوں نے ان سے یہ درخواست کی ہو (یعنی حضرت جبریل نے اس دونوں کے لئے چھپانے کا التزام نہ کیا ہو) اور ہر سائل کی حاجت پوری کرنا ضروری نہیں ہے<sup>(۱)</sup>۔

”غیبت نسبی افشاء سر پر مشتمل ہوتی ہے اس صورت میں جب کہ وہ ماہیہ وہ بات جس کے ساتھ دوسرے کا ذکر اس کے غائبانہ میں کر رہا ہے، وہ مخفی امور میں سے ہو یا اس چیزوں میں سے ہو کہ اس کا مالک اسے چھپانے کا مطالبہ کر رہا ہے، اور شریعت نے غیبت سے اللہ تعالیٰ کے اس قول میں منع کیا ہے: وَلَا يَغْتَبِ بَعْضُكُم مِّنْ بَعْضٍ ۚ أَنُحِبُّ مُخَلِّئِينَ مَا يُؤْتُونَ لَكُم مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِمْ فَكُلُوا مِمَّا قَدْ فَلَاحُوا فِي يَدَيْهِمْ“ (اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھا لے؟ اس کو تم مانگو اور سمجھتے ہو)۔

اور اس حدیث میں بھی منع کیا گیا ہے، جسے حضرت ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے: ”أَتَدْرُونَ مَا الْغَيْبَةُ؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ، قَالَ: أَوْ فَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَخِي مَا أَقُولُ، قَالَ: إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اعْتَبْتَهُ يَوْمَئِذٍ لَمْ يَكُنْ لَقَدْ بَهَنَهُ“<sup>(۲)</sup> (کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا چیز ہے؟ صحابہ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول ریا د جانے والے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا اپنے بھائی کا کسی چیز کے ساتھ ذکر کرنا جسے وہ پسند کرتا ہو، صحابی نے فرمایا، آپ ﷺ کا کیا خیال ہے اگر میرے بھائی میں وہ بات

بچوں پر جو میری پرورش میں ہیں صدقہ کا مال خرچ کروں؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ تم ہی رسول اللہ ﷺ سے دریافت کر لو، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس چلی تو میں نے انصار کی ایک خاتون کو درود زہ پر پایا جس کی ضرورت میری ہی جیسی تھی پس حضرت مال ہمارے سامنے سے گزرے تو ہم نے کہا کہ نبی ﷺ سے پوچھو کہ کیا میری طرف سے یہ کافی ہوگا کہ میں اپنے شوہر پر اور اپنے من شیم بچوں پر خرچ کروں جو میری پرورش میں ہیں؟ اور ہم نے (ان سے) کہا کہ ہمارے بارے میں (رسول اللہ ﷺ) کو نہ بتانا۔ پس حضرت بدل اندر داخل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ وہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ زینب، آپ ﷺ نے پوچھا کون سی زینب؟ انہوں نے کہا عبداللہ کی بیوی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں! اور اس کے لئے دواجر میں: یک رشتہ، ریکی کا مرد، مرے صدقہ کا)۔

ترطی فرماتے ہیں: (جیسا کہ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں نقل کیا ہے) کہ حضرت بدل کا دونوں عورتوں کا نام بتانا مناسب نہ ان دونوں سے ان سے پوشیدہ رکھنے کو بہا تھا یہ راز کو فاش کرنا اور مانت کو ظاہر کرنا نہیں ہے اس کی دو باتیں ہیں:

۱۔ یہ کہ ان دونوں خواتین نے حضرت بلالؓ پر اسے لازم نہیں کیا تھا اور انہوں نے سمجھا کہ ان دونوں عورتوں کے خیال میں ان دونوں کو پوشیدہ رکھنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے۔

دوم: یہ کہ انہوں نے اس کی اطلاع نبی ﷺ کے سوا کسی کے جو ب میں دی، اس لئے کہ آپ ﷺ کو جو اب دینا اس حکم پر عمل کرنے سے زیادہ ضروری تھا جو ان دونوں عورتوں نے انہیں اپنا نام چھپانے کے سلسلہ میں دیا تھا۔

۲۔ یہ سب اس معروضے پر مبنی ہے کہ حضرت بلال نے ان دونوں

(۱) فتح الباری ۳/۳۲۸، ۳۳۰۔

(۲) سورہ ہجراتہ ۱۲۔

(۳) حدیث مسند احمد ۱۰۰۰ کی روایت مسلم (۲/۲۰۰) فتح الباری (۱) نے کی ہے۔

واسب ہے کہ وہ اس شخص کو باخبر کر دے جسے یہ پہنچانے کا راہ دیا گیا ہے، پس اگر اس کے لئے ممکن ہو کہ اس شخص کا نام سے بغیر سے "راہ" جس سے اس نے سنا ہے تو اس صورت میں صرف ڈرنے پر اکتفا کرے گا ورنہ اس کا نام لے کر ذکر کرے گا (۱)، اس کی تفصیل "نیمہ" کی اصطلاح میں آئے گی۔

موجود ہو جو شخص کہہ رہا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اس میں وہ بات موجود ہو جو تم کہہ رہے ہو تو تم نے اس کی نیست کی اور اگر اس میں وہ بات نہ ہو تو تم نے اس پر بہتان لگایا، اور اس کی تفصیل "نیست" کی اصطلاح میں ہے۔

تیسری قسم:

۸- وہ جس سے اس کا ساتھی پیٹھ کے قتلے کی بنیاد پر مطلع ہو جائے جیسے کہ: سر مفتی و رز، و غیرہ۔

۹- اور اس چیز میں سے جو کبھی کبھی حرام افشاءے راہ میں شامل ہو جاتی ہیں، نیمہ (چٹل خوری) ہے اور اس کا لغوی معنی فساد کرانے کے راہ سے خبر کو پہنچانا ہے اور علماء کی اصطلاح میں بھی اس کے یہی معنی ہیں اور اس کا اکثر اطلاق اس شخص پر ہوتا ہے جو دوسرے کی بات کو اس آدمی کے سامنے نقل کرتا ہے جس کے بارے میں بات کبی گئی ہے جب کہ وہ کوئی راز ہو جسے اس نے چھپانے کو کہا ہو اور وہ اس کے سامنے نقل کرے، مثلاً: میں نے کہا میں تمہارے بارے میں ایسا ایسا کہتا ہے۔

در چٹل خوری حرام اور ممنوع ہے، اس لئے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "لا يدخل الجنة" (۱) (چٹل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا)۔

و حرمت کی دوسری وجہ یہ ہے کہ اس میں لوگوں کے درمیان فساد کرنا ہے، در چٹل خوری کبھی واجب ہو جاتی ہے، مثلاً جب کوئی انسان کسی شخص کو یہ بات کرتے ہوئے سنے کہ وہ ظلم دریافتی کے طور پر کسی انسان کو یہ پہنچا چکا ہے تو جس شخص کے سنا ہے اس پر

وہ امور جن میں چھپانا اور ظاہر کرنا دونوں جائز ہیں لیکن چھپانا افضل ہے:

۱۰- فقہائے مذاہب نے صراحت کی ہے کہ حدود میں شہادت دینا اور چھپانا دونوں جائز ہیں، بین حقوق اللہ میں چھپانا افضل ہے، اور ان سب کا استدلال نبی ﷺ کے اس قول سے ہے: "من ستر مسلماً ستره الله يوم القيامة" (۲) (جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا وہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا)۔ اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس قول سے ہے: "لو سترته بشوبك كان عيبراً لك" (۳) (اگر تم اس پر اپنے کپڑے سے

(۱) سنن اسلام ۱۹۸۳-۱۹۹۰ء، ج ۱، ص ۱۵۶۔

(۲) حدیث: "من ستر مسلماً..." کی روایت مسلم (صحیح مسلم ۹۹۶ ص ۱۱۶ طبع مجلس المدینۃ العلمیۃ) نے حضرت ابن عمر سے مروی ہے۔

(۳) حدیث: "لو ستره بشوبك..." کی روایت ابو داؤد نے حضرت نعیم سے ابن القاضی میں ہے: "ان ما رواه النبی ﷺ فافرو عنه اربع مرث فامر بوجہہ وقال لہو ال، لو ستره بشوبك كان عيبراً لك" (حضرت ابن عمر کی روایت کے پاس آئے اور چار مرتبہ نقل کیا تو آپ نے انہیں رحم کا علم دیا، اور وہ اس سے علیحدہ کر کے لے کر اپنے سے چھپا لیا، ہوا تو یہ چاروں نے بھڑکنا شروع کیا کہ ہمیں کہتے ہیں کہ ابن عباس نے عیم کا ذکر کیا، روایوں میں کیا ہے اور میں نے سنا ہے کہ "اس سے تم حد تک پہنچ کر اس کا سنا لیا، اب اسے نہ تو حد تک پہنچاؤ، اس طرح حاکم نے ابو ایوب کی طرح اسے حضرت ابن عمر سے اس کی روایت کی ہے، اور کہا کہ یہ حدیث صحیح و اسناد ہے لیکن بخاری و مسلم نے اس کی روایت نہیں کی ہے، ورنہ اس سے اس

(۱) حدیث: "لا يدخل الجنة" کی روایت بخاری (صحیح البخاری ۱۰۱ ص ۲۷۲ طبع الشیخ) اور مسلم (صحیح مسلم ۱۰۱ ص ۱۱۶ طبع المجلس) نے کی ہے۔

## افشاء السرا

پرودہ ال ویتے تو تمہارے لئے بہتر ہوتا۔

اور اس اصول سے انہوں نے اس بے حیا و کوشش کو مستثنیٰ کیا ہے جو ممنوعات کے کتاب میں پرہیز نہیں کرتا ہو اور نہ انہوں کے ساتھ اس کا فرمایا جائے تو سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہو، مگر فقہاء نے فرمایا کہ چوری کا کوئی سبب گاہک اس نے یا ہے۔ چوری یا ہے نہیں سبب گاہک تاکہ حق زندہ ہو اور پرودہ پوشی بھی باقی رہے اور اگر وہاں پرودہ کی جائے تو حنفیہ کے نزدیک مفتی بہ قول کی رو سے جائز ہے کہ قاضی ان کے بارے میں مذہب یا مذہب پر چھوڑ دے۔

ورہ لکھتے فرماتے ہیں کہ شاید کو قاضی کے سامنے معاملہ پیش کرنے پر چھوڑنے کے بارے میں اختیار ہے البتہ حد میں ترک اولیٰ ہے، اس لئے کہ اس میں پرودہ پوشی ہے جو ایسے شخص کے بارے میں مطلوب ہے جو کھلم کھلا فسق و فجور کرنے والا نہ ہو، مگر جو کھلم کھلا فسق کرنے والا ہے اس کا معاملہ پیش کیا جائے گا اور ترک کا مستحب ہونا بعض مالکیہ کا قول ہے اور موافق میں ہے کہ انسان کا اپنی اور دوسرے کی پرودہ پوشی کرنا واجب ہے، اور اس صورت میں معاملہ کو پیش نہ کرنا واجب ہوگا۔

محققین میں سے صاحب طریقتہ الحمد یہ فرماتے ہیں کہ مجلس میں جو باتیں پیش ہیں ان میں سے جن کا اظہار مکروہ ہے اور وہ شریعت کے خلاف نہ ہوں تو اس کا چھپلا واجب ہے، اور اگر شریعت کے خلاف ہوں تو اگر وہ اللہ تعالیٰ کا حق ہو، اور اس کے ساتھ کوئی حکم شرعی متعلق نہ ہو، مثلاً حد، مگر غیر تو اس کا بھی یہی حکم ہے، اور اگر اس کے ساتھ حکم شرعی متعلق ہو تو تجھے اختیار ہے، اور چھپلا افضل ہے، جیسے کہ زنا، شراب نوشی، اور اگر بندے کا حق ہو تو اگر اس سے حق کامالی

ضرر متعلق ہو، جسمانی نہیں یا حکم شرعی متعلق ہو، جیسے کہ قصاص، مضافاً بنانا، تو اگر وہ مالک ہو تو سے مطلع کرنا تجھ پر واجب ہے، اور اگر شہادت طلب کی جائے تو شہادت دینا ضروری ہے، ورنہ چھپنا افضل ہے (۱)۔

پرودہ دہری سے بچنے کے لئے توریہ کا استعمال:

۱۱۔ ”معارض فی الکام“ کا مطلب توریہ ہے اور حدیث میں ہے: ”ابن فی المعارض لمصلحة عن الکذب“ (۲) (پیش توریہ کے، رعبہ جھوٹ سے بچا جاسکتا ہے)۔

اور حضرت عمر بن الخطابؓ نے فرمایا: ”أما فی المعارض ما یکفی الرجل عن الکذب؟“ (توریہ میں ایسی چیز ہے جو آدمی کے لئے جھوٹ سے کفایت کرنے والی ہے)۔

اور یہ حضرت ابن عباسؓ وغیرہ سے بھی مروی ہے اور یہ اس صورت میں ہے جب کہ انسان افشاء و راز سے بچنے کے لئے جھوٹ پر مجبور ہو، اس کی تفسیل ”توریہ“، ”تعریف“ کی اصطلاح میں ہے۔ اور حنفیہ میں سے امام زادہ لکھتے ہیں: ”اور جس بات کو اس کے بھائی نے بیان کیا وہ امانت شمار کی جائے گی، اور دوسرے کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر اس کو ظاہر نہیں کرے گا، اور اگر سے کسی کے سامنے بیان کرے گا تو اسے اچھی طرح سے ادا کرے گا اور

(۱) املیہ الحمد لکھتے ہیں علیٰ مشورہ، میں میں (مؤکلفون علیہ السوء) قلم (غ ۲۳) بالورقہ: ۳۵ (باب افشاء السرا) ماثر ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۷، الطرح الکبیر ص ۳۳۱-۳۵۵، الحج ص ۳۷۹-۳۸۰۔

(۲) حدیث ابن فی المعارض لمصلحة عن الکذب... کو من مروی سے روایت کیا ہے جیسا کہ فیض القدر (۲ ص ۳۷۲) میں ہے، اور مناویا لکھتے ہیں کہ وہی نے کہا کہ وہ (یعنی جو اس حدیث کی سند میں مدوں ہیں اس کو اور وہ سے چھوڑ دیا ہے۔

کی تصدیق کی ہے (عن المعیود ص ۳۳ طبع المکتبۃ المدینہ دہلی ص ۳۳۳) شائع کردہ دارالکتب المصریہ نقب الماریہ ص ۳۷۲ طبع دارالماہون)۔



جو کچھ سنا ہے اس کے ساتھ حصہ کو اختیار کرے گا<sup>(۱)</sup>۔

جنگ میں فشاے راز سے پرہیز:

۱۲- مسلمانوں کے لشکر کے راز دشمن سے چھپانا مطلوب ہے، اس سے کہہ کر بھی دشمن تک پہنچ جاتا ہے تو وہ اس سے فائدہ اٹھاتا ہے<sup>(۲)</sup>۔

## افشاء

تعریف:

۱- افشاء الفسی کا مصدر ہے، اور "فصا المکان فصولاً" کے معنی ہیں: جگہ کشادہ ہوئی، اور "فصی الرجل بیدہ" الی "الارض" کا معنی ہے: آدمی نے اپنی قبیل کے اندرونی حصہ سے زمین کو چھوڑا، اور الفسی الی امراتہ کا معنی ہے: پتی بیوی سے مباشرت اور مجامعت کی، اور "فصاھا" کا معنی ہے: جماع کے بعد عورت کے سیمین (دونوں راستوں) کو یک کر دیا، اور "فصی الی الشی" کا معنی ہے: کسی چیز تک پہنچا اور "فصی الیہ بالسر" کا معنی ہے: کسی کو راز سے باخبر کیا<sup>(۳)</sup>۔

۲- افشاء افشاء اول رچند معانی میں آتے ہیں:

۱- لامست (یک دوسرے کو چھونا) مام ثانی فرماتے ہیں: لامست یہ ہے کہ مرد اپنے جسم کا کوئی حصہ عورت کے جسم سے ملائے یا عورت اپنے جسم کا کوئی حصہ مرد کے جسم سے ملائے جب کہ درمیان میں کوئی پردہ نہ ہو، کیسے: "فصو" اور "مس"۔

۲- ہم: جماع، اسی معنی میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: "وکیف قَاتِلُوْهُ وَقَدْ اَنصٰی بِغُصٰکُمْ اِلٰی بَعْضِ" (۲)<sup>(۴)</sup> (اور تم اس سے کیسے لیتے ہو حالانکہ تم باہم ایک دوسرے سے بے حجاب نہ مل چکے

اسی بنا پر جنگ میں مسلمانوں کے راز کو دشمن کے سامنے ظاہر کرنے سے بچنے کے لئے جو احتیاج ہے۔

اور چھپانے ہی سے متعلق یہ بھی ہے کہ لشکر کا سپہ سالار اپنے لشکر کے سامنے اس سمت کا تذکرہ نہ کرے جس طرف وہ جانا چاہتے ہوں۔ "لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ إِذَا لُوِيَ غُرُوفٌ وَرَى بِعِوْهَا"<sup>(۳)</sup> (رسول اللہ ﷺ جب کسی غروہ کا راز دیکھتے تو بطور قریب کے دوسری سمت کا تذکرہ فرماتے)۔

تیس: دشمن کے راز کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنا مطلوب ہے تاکہ ان کے شر سے بچا جاسکے، اور یہی ﷺ دشمن کی خبریں لی اللہ حاصل کرتے تھے۔

(۱) شرط الاسلام، الامام ذوالفقار عظیمی، مکتبۃ المدینہ، لاہور، ص ۱۶۷ (۲) اور تفسیر ۵۹ باب (افشاء من آفات اللہ)۔

(۳) شرح اسیر الکبیر ۸۹، ۹۰۔

(۴) الآداب للشرعیہ ۱، ۱۵، ۱۷، الاذکار ص ۱۸۶۔

اور حدیث "کان إذا لوی غرُوفَ وری بعِوِها" کی روایت بخاری (فتح) ص ۸۸، ۱۳۳ طبع المنقذ اور مسلم (۳۸۴ طبع المنقذ) نے کی ہے۔

(۱) المصباح السیر، بخاری، ص ۱۸۶، ۱۸۷ (۲)۔

(۳) سورۃ فضاء ۲۱۔

## افضاء ۳-۴

ہی جس کے نتیجے میں یہ صورت حال پیش آئی (نہ اس کے سہیلیں ایک ہو گئے)۔

» امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ ضامن واجب ہوگا جب تک کہ اگر کسی اجنبی عورت کے ساتھ یہ معاملہ ہو۔ یہی رائے مالکیہ اور ثانیہ کی بھی ہے، لیکن واجب ہونے والے ضامن کی مقدار میں اس کا اختلاف ہے۔ امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ اگر اس کے سہیلیں کو ایک کرے اس طرح کہ چیتاب رہتا ہو تو اس پر ایک تہائی دیت واجب ہوتی، اور مالکیہ فرماتے ہیں کہ اس پر ماہرین کی رائے کے مطابق نقصان کا تاوان ہوگا، اور ثانیہ فرماتے ہیں کہ اس میں پوری دیت واجب ہوگی۔

» اگر اس کا چیتاب رہتا ہو تو امام ابو یوسف کے نزدیک اس میں مکمل دیت واجب ہوگی، اور ثانیہ کے نزدیک دیت در نقصان کا تاوان یا وہ دیتیں واجب ہوں گی، اور مالکیہ کی رائے میں ہیں: ایک لحد مدہ، ہاں جس میں صرف نقصان کا تاوان ہے، اور دوسری ہاں قاسم کی جس میں دیت ہے (۱)۔

» در ثانیہ اپنی مابعد بیوی یا بیوی کو برہشت نہ کرنے والی بیوی کے سہیلیں کو ایک کرے تو اس میں بالاتفاق ضمان ہے، جیسا کہ فقہاء کے نزدیک اسے بیان کیا گیا ہے، اور یہ سب اس صورت میں ہے جب کہ جراثیم جارحہ میں ہو، لیکن اگر انشاء جارحہ میں ہو تو وہ اس کی وجہ سے رباوتی کرنے والا ہوگا اور اس پر بالاتفاق ضمان واجب ہوگا جیسا کہ پہلے گذرا، اس سے کہ یہ یہ مکمل کا استعمال کرنا ہے جس کی اجازت حاصل نہیں ہے (۲)۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۵۸/۳۳۳، حاشیہ ۵۰، طبع اسعدیہ، ص ۵۳/۲۵۳  
طبع دار احیاء التراث العربیہ، طبع ۱۳۷۷ھ، طبع دار الفکر، ج ۱ ص ۷۷  
(۲) حاشیہ ابن ماجہ ص ۵۸/۳۳۳، حاشیہ ۵۰، طبع اسعدیہ، ص ۵۳/۲۵۳

ہو) تو بعض فقہاء کے نزدیک انشاء سے جراثیم ہے۔

سوم: سہیلیں کو مدہ یا مدہ مثلاً یہ کہ مدہ اپنی مابعد بیوی سے جراثیم کرے جو جراثیم کو برہشت نہ رہتی ہو اور وہ اس کے دونوں راستوں کو یک کر دے (۱)۔

## رفضاء کا حکم:

۳- رضاء بمعنی رضاء کو ظہر کرنے کا حکم "رفضاء المرء" کی اصطلاح میں دیکھا جائے۔

» رضاء ایک دوسرے کو چھوے کے معنی میں کہ یا مدہ یا مدہ کو توڑنے والا اور دوسرے کو جب کرے، اللہ ہے یا نہیں؟ اس کا مقام "فہم" اور "مہر" کی اصطلاح ہے۔

» رضاء سہیلیں کو یک کر دینے کے معنی میں کا حکم یہ ہے کہ ایسا کرنے والا تو شوم ہوگا، اجنبی۔

## شوہر کا رضاء:

۴- اگر شوہر اپنی بیوی سے وطی کرے جو بائند اور وطی کو برہشت کرنے والی ہو اور اس کے سہیلیں کو ایک کر دے تو امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک اس پر ضمان واجب نہ ہوگا۔ یہی رائے حنابلہ کی بھی ہے، اس لئے کہ یہ وہ وطی ہے جس کا شوہر کو حق حاصل ہے، لہذا اس کی وجہ سے جو چیز تکلف ہو جائے اس کا تاوان واجب نہیں ہے، جیسے کہ بکارت، اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ ایسا عمل ہے جس کی اجازت ایسے شخص کی طرف سے حاصل ہے جس کی اجازت تکلیف دہتی ہے، لہذا اس کی سرایت کی وجہ سے جو چیز تکلف ہو جائے اس کا مدہ ضامن نہ ہوگا، جیسا کہ اگر عورت نے کسی کو اپنے علاقہ کی اجازت

(۱) اگر مرد ص ۳۸ طبع دار الفکر، ص ۷۷۔



”رکھی روزہ سے کسی مائع کے پائے جانے کی وجہ سے افطار واجب ہو جاتا ہے، خود مائع کا تعلق آدمی کی ذات سے ہو، مثلاً مہلک مرض ہو، مثلاً حاحہ اور نقصاء، یا مائع کا تعلق اس ایام سے ہونے میں روزہ رخصت کی ممانعت ہے جیسے کہ عیدین کے ایام۔“

۳- اور افطار بھی مکروہ ہوتا ہے، مثلاً وہ مسافر جس کے سے سفر کی شرائط پائی گئیں تو مالکیہ کے نزدیک اس کے سے رات کے ساتھ افطار جاز ہے، اس لئے کہ روزہ رکھنا افضل ہے، چونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَّكُمْ“<sup>(۱)</sup> (اور تمہارا روزہ رکھنا زیادہ بہتر ہے)۔

اور مثلاً اس شخص کا افطار کرنا جس نے نفل روزہ شروع کیا ہے یا اگر یہ ایسا بغیر کی عذر کے ہو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَلَا تَبْطُلُوا أَعْمَالَكُمْ“<sup>(۲)</sup> (اور تم اپنے اعمال کو باطل نہ کرو)۔  
”اختلاف سے نکلنے کے لئے بعض فقہاء نے اس کے تمام کو واجب قرار دیا ہے۔“

۴- اور ایسا بھی مستحب ہوتا ہے، جیسا کہ اگر ماہ کوئی عذر ہو، مثلاً کماے میں مہمان کی مدد کرنا اگر اس پر اپنے میزبان کا کھانے سے باز رہنا اگر اس گزرتا ہو یا اس کے برعکس صورت ہو، (یعنی مہمان روزے سے ہو) ”میزبان پر اس کا کھانے سے رخصت کرنا گزرتا ہو“ تو اس صورت میں افطار مکروہ نہیں ہے بلکہ مستحب ہے، اس سے کہ حدیث ہے کہ: ”وَلَوْ دُكَّ عَلَيْكَ حَقًّا“<sup>(۳)</sup> (تمہاری اوقات کے لئے آئے ۱۰ لے کا بھی تم پر حق ہے)۔

(۱) سورہ بقرہ ۱۸۴

(۲) سورہ محمد ۳۳

(۳) حدیث: ”وَلَوْ دُكَّ عَلَيْكَ حَقًّا“ کی روایت بخاری (فتح المربعی ۲۱۸، ۲۱۷ طبع انتقادی) حضرت عبداللہ بن عمرو بن ابی سلمہ سے مروی ہے۔  
کی ہے۔

## افطار

تعریف:

۱- فقہ راجع میں افطر کا مصدر ہے ”بماحانا“ ہے: ”فطر الصائم“ یعنی روزہ روزہ رکھنے کے وقت میں، غل ہوا، اس کے لئے جائز ہو گیا کہ وہ افطار کرے، اسی معنی میں یہ حدیث ہے: ”ذَا الْقِيلَ اللَّيْلِ مِنْ هَاهُنَا، وَأَدْبَرَ النَّهَارَ مِنْ هَاهُنَا، وَغَرِبَتِ الشَّمْسُ، لَقَدْ افْطَرَ الصَّائِمُ“<sup>(۱)</sup> (جب یہاں سے رات چائے اور یہاں سے دن رخصت ہو جائے اور آفتاب غروب ہو جائے تو روزہ دار کے بخار کا وقت ہو گیا)۔

اور اصطلاح میں بھی افطار اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے<sup>(۲)</sup>۔

شرعی حکم:

۲- جس شخص پر روزہ واجب ہے اس کے حق میں دراصل ایسا حرام ہے، اس لئے کہ صوم کا معنی روزہ توڑنے کا ہے۔  
جہاں تک رمضان کے روزہ کا تعلق ہے تو یہ ظاہر ہے کہ جہاں تک نذر کی وجہ سے واجب ہوئے روزہ کا تعلق ہے تو وہ بھی ایسا ہی ہے، اس لئے کہ نذر کے ساتھ شریعت کی رو سے واجب ہونے والی چیز کا سامع ملکہ کیا جاتا ہے۔

(۱) حدیث: ”ذَا الْقِيلَ اللَّيْلِ مِنْ هَاهُنَا، وَأَدْبَرَ النَّهَارَ مِنْ هَاهُنَا“ کی روایت بخاری (فتح المربعی ۱۹۶، ۱۹۷ طبع انتقادی) نے حضرت عمر بن الخطاب سے مروی ہے۔

(۲) مصباح لیمیر بلقان العرب، المعربۃ (افطر)۔



کہا یا کہ اس صورت میں وہ حصر کا قاعدہ دے گا، گویا کہ اس بہتان کے حواہ کوئی آدم بہتان نہیں ہے اور ”جاء والبالافک“ (بہتان باء حنے) کے لفظ میں اس طرف اشارہ ہے کہ انہوں نے بے بنیاد اپنی طرف سے اس کا اظہار کیا<sup>(۱)</sup>، اور سورہ نور (تہمت) میں اس کے بعد کی آیات میں الفک کے حاشہ کا سر یہ ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کو شرافت و عزت و حق کی ورجی کے وریوں کی برکت ظاہر فرمائی۔

## الفک

تعریف:

۱۔ الفک کے معنی لعت میں جھوٹ کے ہیں<sup>(۱)</sup>۔

وہ فک، سے تذف کے دب میں جھوٹ کے معنی میں استعمال کرتے ہیں، ورتقیہ مولوی و فیہ و میں ہے کہ الفک جھوٹ اور افتاء سے زیادہ سخت ہے، ورتقیہ افتاء اس کی تفسیر و مطلقاً جھوٹ سے کی جاتی ہے، وریک قول یہ ہے کہ وہ بہتان ہے جس کا تمہیں احساس نہ ہو یہاں تک کہ تمہیں اچانک اس کی خبر ہو اور اس کی اصل ”الفک“ (ہمزہ کے فتح اور قاء کے سکون کے ساتھ) ہے اور وہ لٹنا اور پھیرنا ہے، اس سے کہ جھوٹ کو صحیح صورت میں بھیجنا جانا ہے<sup>(۲)</sup>۔

مفسرین اللہ تعالیٰ کے قول: ”ان الذین جاءوا بالافک عصیۃ منکم“<sup>(۳)</sup> (میتھ جن لوگوں نے یہ رستان باء حواہ دم میں کا ہی یک سرہ ہے) کے میں میں لکھتے ہیں:

الفک سے مراد وہ بہتان ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر لگایا گیا تھا۔ پس ”الفک“ میں (الف لام) عہد کے لئے ہے، اور پش حضرت نے (الف لام) کو جنس پر محمول کر کے کو جابر فرمایا ہے،

(۱) مفردات القرآن للراغب الاسفہانی (الفک)۔

(۲) عظیم المصنوع ۸۸/۲، ص ۸۸، دار المعرفہ، تعمیر روح الفانی لا لکئی

۱۱۱/۱۸ طبع المیر یہ تعمیر الکیر للرازی ۱۴۲/۳ طبع المیر، القریں

۱۹۸/۳ طبع دار الکتب

۳ سورہ نور

(۱) تعمیر روح الفانی لا لکئی ۱۱۱/۱۸، تعمیر الکیر للرازی ۱۴۲/۳

۱۴۲/۳

طرف رہا ہو تو کہتے ہیں "فلسفۃ الرجل"۔

۱۔ اصطلاح میں حاکم کا مقرر ہونے کو اس کے ماں میں تعریف سے روک کر مفلس قرار دیتا ہے (۱)۔

یہ دو معنی ہیں جس کی سرپرست ہفتی اور ثانیہ نے کی ہے جس وقت کہ اس میں تفہیم کی تعریف اس معنی کے ساتھ کی ہے۔

۲۔ تفہیم میں اور افلاس کے درمیان تعلق یہ ہے کہ فلسفہ فی جملہ تفہیم کا اثر ہے۔ اور مائیکہ کی رائے ہے کہ مدیون کے خلاف قرض دہندگان کے کفر سے ہونے کے بعد جرمائند کرنے سے قبل کی حالت پر تفہیم بولا جاتا ہے، دہن مانتے ہیں کہ اس وقت کہ بے گاہ یہ عام معنی میں تفہیم ہے، اور حاکم کے فیصلے سے اس پر جرمائند کرنے کے بعد کی حالت پر بھی بولا جاتا ہے اور اس وقت خاص معنی میں تفہیم ہوئی (۲)۔

ب۔ اعسار:

۳۔ اعسار لغت میں عسر کا مصدر ہے اور دو بیار (خوش حالی) کی ضد ہے، اور عسر اسم مصدر ہے اور اس کا معنی تنگی، شدت اور صعوبت ہے۔

اور اصطلاح میں مال یا کمائی کے ذریعہ نفقہ پر قدرت نہ ہونے کو کہا جاتا ہے، پس اعسار اور افلاس کے درمیان عام خاص مطلق کی نسبت ہے، لہذا ہر مفلس معسر ہے اور ہر معسر مفلس نہیں ہے۔

ج۔ حجر:

۴۔ حجر کا معنی لغت میں مطلقاً روکنا ہے اور شریعت میں قولی تعریف (۱) لکھنؤ علی الحج ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷،

کے نذہ کو روکنا ہے۔

جاے گا۔

وہ دواؤں کے شر سے تفہیس سے عام ہے، اس لئے کہ بچہ، عید، مجنوں اور جو لوگ ان کے حکم میں ہیں انہیں مال میں تصرف کرنے سے روکنا حرج میں داخل ہے۔

اور امام بخاری کا مذہب یہ ہے کہ سے مفلس قرض نہیں دیا جائے گا، اس لئے کہ وہ کامل اہلیت رکھنے والا ہے، اور اس پر حرج مانڈ کرنے میں اس کی آدمیت کو باطل کرنا ہے۔

### نفاس کا حکم:

۵- نفاس چونکہ آدمی کی مفت ہے اس کا عمل نہیں ہے، اس لئے اس کو مال یا حرام نہیں کہا جاتا ہے لیکن انفاس کے کچھ اسباب ہیں جن کا تحقق مکلف کے عمل سے ہے مثلاً قرض لینا تو اس پر کبھی شہی احکام مرتب ہوتے ہیں اور اس کے لئے ”استدانة“ کی اصطلاح کی طرف رجوع کیا جائے۔

”ریو لوگ کہتے ہیں کہ اس کو مفلس قرار دیا جائے گا اس کا استدلال یہ ہے کہ تمام لوگوں کا اس پر اتفاق ہے کہ مرض الموت کے مریض پر دوا، کے حق کی دوا سے تہائی مال سے زائد میں تصرف کرنے پر پابندی عائد کی جاتی ہے تو اگر قرض خواہوں کے حق کی بنیاد پر اس پر حرج کیا جائے اور اس کو اپنے مال میں تصرف کرنے سے روکا جائے تو بدرجہ ”اہلی جازم“ ہوگا۔

”ہر اہل مہضوٹ سے متعلق یہ مسئلہ بھی ہے کہ کیا حاکم کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ اس کی مرضی کے بغیر جبراً اس کا مال فروخت کر دے یا ایسا کرنا جائز نہیں ہے؟“

وہ کبھی نفاس کا سبب اعسار (تنگ دستی) ہوتا ہے اور اس کے کچھ قانونی احکام (مراثت) ہیں جن کی تفصیل ”اعسار“ کی اصطلاح میں ذکر کی گئی ہے اور اس اعتبار سے کہ ”نفاس“ تفہیس کا اثر ہے یہاں پر تفہیس کے احکام پر کلام کرنا مناسب ہے۔

### تفہیس کا شرعی حکم:

۶- ین اگر مہیون کے مال کے برابر ہو اور قرض خواہ اس پر حرج مانڈ کرے کا مطالبہ کریں تو مالکیہ، شافعیہ، مالک و رحمہمیں کے نزدیک ”ارحمیہ“ کا بھی مستحق قول یہی ہے کہ حاکم پر ضمری ہے کہ اس سے مفلس قرار دے اور مالکیہ نے اس کے واجب ہونے کے لئے یہ شرط لگائی ہے کہ قرض خواہوں کے لئے اس کے بغیر اپنا حق وصول کرنا ممکن نہ ہو۔

جمہور کا مذہب یہ ہے کہ یہ جائز ہے، اس لئے کہ حضرت معاذؓ کی حدیث ہے: ”ان النبی ﷺ ححر علیہ و باع مالہ لمی ذہین کان علیہ، و قسمہ بین غرمائہ۔“ (۱) (کہ نبی ﷺ نے ان پر حرج مانڈ لیا اور اس کا مال اس دین کو ادا کرنے کے لئے فروخت کر دیا جو ان پر تھا اور اس سے ان کے قرض خواہوں کے دعوے تسم کر دیا)۔

اسی طرح اسماعیل کا اثر ہے کہ وہ سو ریہ شریعت تھے اور مہنگی شریعت تھے پھر وہ تیزی سے سفر کرتے تھے اور حاجیوں سے گئے نکل جاتے تھے، پس وہ مفلس ہو گئے تو ان کا معاذ حضرت عمرؓ میں خطاب کی خدمت میں پیش کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ”اما بعد“

(۱) حضرت معاذؓ کی حدیث کی روایت بخاری نے دی ہے اور اس سے سے معاذؓ اور سلاوٹوں طرح سے روایت کیا ہے اور ابن عمرؓ نے عداق سے اس کا یہ قول نقل کیا ہے کہ مرسل متصل سے زیادہ صحیح ہے (سنن ابی حنیفہ ۲/۵۸۶ طبع الهند، انجمن البیروت ۳۷۷ طبع مکتبہ المطابع الحدیثہ لہجہ ۱)۔

میں اس کے بغیر مشا، اس کا کچھ مال فروخت کر کے اپنا حق وصول کرنا ممکن ہو تو اسی صورت میں اس کو مفلس نہیں قرار دیا



## افلاس ۷

أيها الناس إن الأسفيع أسمع جبهة وصفي من ديه  
وأما أنه أن يقال: سبق الحاج، إلا أنه قد أدان معصاه  
فأصبح وقد ربي به، فمن كان له ذنب فليأتها بالعلة نقسم  
ماله بين عرمانه، ولماكم والدين<sup>(۱)</sup> (لو کو اسفیع قبیلہ  
ہیہہ کا معنی شخص ہے، اپنے دین اور امانت کی وجہ سے اس کو یہ  
ہمت نہ ملتی کہ اس کو تس جے: حاجیوں سے آگے نہ بڑھایا، البتہ اس  
نے لاپرواہی کے ساتھ قرض یا بیعہ تک وہ دہاں نہ دیا، البتہ جس  
کسی کا اس کے ذمہ کوئی قرض ہو وہ کل صبح میرے پاس آئے تاکہ اس  
کے مال کو میں قرض خواہوں کے درمیان تقسیم کر دوں، اب تم لوگ  
قرض سے بچ کر رہا کرو۔)

اور ہر کی دلیل یہ ہے کہ اس پر حرامانہ ہے اور اس کے دین کو  
کرماء ہری ہے، البتہ بچہ و مجنون کی طرح اس کی رضامندی کے  
بغیر اس کے مال کو بیچنا حرام ہوگا۔

اور امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ اس کا مال اس کی مرضی کے بغیر جبراً  
نہیں بیچا جائے گا، اس لئے کہ اس کے مال کے سلسلہ میں اس پر ہی کو  
الایت حاصل نہیں ہے، البتہ مجبور کے بغیر، دین کی، انکی مسن نہ  
ہو تو حاکم سے فرست کرے پر مجبور کرے گا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا  
فرمان ہے: "لَا تَكْسِبُ أَمْوَالُكُمْ بِيَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا  
تَحَارَةً عَنْ تَرَاصٍ مِنْكُمْ"<sup>(۲)</sup> (تم لوگ آپس میں ایک دوسرے  
کے مال باحق طور پر مت کر، میں کوئی تجارت ہو جو باحق رضامندی  
سے ہو۔)

(۱) حضرت عطاء کے لڑکی روایت نام مالک وریختی کے کی ہے اور اس میں  
جہالت ہے جیسا کہ بخاری کی تاریخ کبیر میں ہے (اسنن الکبریٰ للبخاری  
۳۹۶، طبع المکتبۃ المدینہ، امام مالک ۴۰۷، طبع مکتبۃ المدینہ، تاریخ الکبیر  
سبکی ۳۸۸، طبع دار الفکر، بیروت)۔

(۲) سورہ بقرہ ۲۹۷۔

اور امام ابو حنیفہ نے اس سے اس صورت کو مستثنیٰ کیا ہے جب کہ  
اس کا، یں، راجع ہو اور مال میں وراثت ہوں تو وہ جبراً قرض خواہوں کو  
دینے جائیں گے۔ اسی طرح اگر اس کا دین دانیہ ہو اور مال میں  
دانیہ ہوں تو قرض خواہوں کو جبراً دینے جائیں گے۔

اسی طرح اگر اس پر سوا چاندی میں سے کوئی ایک دین ہو اور اس کے  
مال میں، اور مقدم ہو (تو) وہ نقد قرض خواہ کو تس دینا جائے گا، اس  
لئے کہ ان دنوں کی حیثیت ایک جنس کی ہے۔

اور امام ابو حنیفہ کا استدلال یہ ہے کہ قرض خواہ اگر اپنے دین کے  
مشل پر قرض دے تو وہ اس سے جبراً لے لے گا، البتہ حاکم بدرجہ والی لے گا  
اور یہ استثنا، اس کے رو، ایک احتساب کے قبیل سے ہے۔

اور اسی سے متعلق یہ ہے کہ وہ مقرض جس پر دین اس کے مال  
کے برآمد یا زائد ہو تو اس کے لئے ہر ایسا تصرف، یہ حرام ہے جو  
قرض خواہوں کے لئے نقصان دہ ہو، اسی طرح اگر دوسروں کو اس کا  
علم ہو تو ان کے لئے بھی حرام ہے کہ وہ اس کے ساتھ کوئی ایسا معاملہ  
کریں جو اس کے قرض خواہوں کے لئے نقصان دہ ہو، اس کی تفسیر  
"استدانة" کی اصطلاح میں ہے<sup>(۱)</sup>۔

مفلس پر حرامانہ کرنے کی شرط:

شرط اول:

۱۔ جن حضرات نے مفلس پر حرامانہ کرنے کو جائز قرار دیا ہے ان

(۱) شرح المرقاۃ علی غلیل و صحیحہ عثمانی ۵، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸،

## افلاس ۸

کے نزدیک حجر کے نفاذ کے لئے شرط یہ ہے کہ قرض خود یا ان کے ماتحتین یا ان کے جانشین اس پر حجر مانڈ کرنے کا مطالبہ کریں۔ لہذا اگر وہ لوگ اپنے دین کا مطالبہ نہ کریں، اور حجر عامہ نہ کرے گا مطالبہ نہ کریں تو اس پر حجر مانڈ نہیں کیا جائے گا۔

اور یہ شرطیں ہے کہ قرض خود اس کا مطالبہ کریں بلکہ اگر ان میں سے ایک بھی اس کا مطالبہ کرے تو حجر لازم ہوگا، اگر چہ باقی قرض خود اس کا انکار کریں یا خاموش رہیں یا حجر مانڈ نہ کرنے کا مطالبہ کریں تاکہ وہ (مال حاصل کرنے کی) کوشش کرے۔

اور اگر اسے بعض قرض خواہوں کے مطالبہ پر مفلس قرار دیا جائے تو باقی قرض خواہوں کو حصے تقسیم کرنے کا حق ہوگا۔

اور اگر قرض اپنے آپ کو مفلس قرار دے جانے اور اپنے اوپر حجر مانڈ کرنے کا مطالبہ کرے تو قرض خواہوں کے مطالبہ کے بغیر حاکم اس کی بات قبول نہیں کرے گا، اور یہ مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک ہے (۱)۔

اور ثنائیہ کے نزدیک صحیح قول کے مقابلہ میں دوسرا قول یہی ہے اور ان کا صحیح قول یہ ہے کہ قرض پر اس کے یا اس کے وکیل کے سوال کرنے سے حجر عامہ کیا جائے گا، اس سلسلہ میں ایک قول یہ ہے کہ واجب ہے اور ایک قول یہ ہے کہ جائز ہے۔

ثنائییہ فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں مدین کی ایک ظاہری غرض ہے اور وہ اس کے مال کو اس کے بیون کی مالگی میں خرچ کرنا ہے۔

اور پہلے قول کی وجہ یہ ہے کہ حجر، آرمی اور باشعور ہونے کے معنی ہے اور قرض خواہوں کے مطالبہ پر ضرورت کی وجہ سے ضیاع

کے اندیشہ سے حجر مانڈ کیا جاتا ہے کیونکہ وہ حجر کے بغیر اپنے مقصد کے حاصل کرنے پر قادر نہیں ہوتے۔ یہاں قرض کے مال کا مقصد قرض ادا کرنا ہے اور وہ اس پر قادر ہے، اس طور پر کہ وہ اپنے مال کو فروخت کر کے اپنے قرض خود ہوں پر تقسیم کر دے۔

اور بعض حضرات نے حضرت عائشہؓ پر نبی ﷺ کے حجر مانڈ کرنے کو مدیون کے مطالبہ پر اس پر حجر مانڈ کرنا قرار دیا ہے اور فرماتے ہیں کہ ذیادہ درست بات یہ ہے کہ خود حضرت معاویہ کے سوال کی کیا، پر دیا یا یا تھا (۱)۔

اور ثنائیہ فرماتے ہیں کہ، میں نے کسی قاصر کا ہو (مثلاً، صبیحہ، مجنوں اور سیدہ) اور اس کا بی حجر کا مطالبہ نہ کرے تو حاکم پر حیر مطلبہ کے حجر کرنا واجب ہوگا، اس لئے کہ وہ اس کی مصلحت کا نگراں ہے، ورنہ اس کے ایک اسی کی طرح وہ صورت بھی ہے جب کہ دین کسی مسجد کا ہو یا کسی عام جہت مثلاً فقرہ کا ہو (۲)۔

اور ثنائیہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر بعض قرض خواہ حجر مانڈ کرنے کا مطالبہ کریں اور بعض نہ کریں تو اس صورت میں حجر مانڈ کرنے کی شرط یہ ہے کہ مطالبہ کرنے والے کا دین مقروض کے مال سے زیادہ ہو ورنہ حجر مانڈ نہ ہوگا، اس لئے کہ اس کے دین کو مکمل طور پر ادا کرنا ممکن ہے اور یہی قول ان کے نزدیک معتد ہے، اور دوسرے قول یہ ہے کہ اس کا اعتبار ہوگا کہ سب کا دین مل کر اس کے مال سے زیادہ ہو، نہ کہ صرف حجر طلب کرنے والے کا، دین (۳)۔

شرط دوم:

۸- وہ کی شرط یہ ہے کہ جس میں مال نے اپنے دین کے سبب

(۱) نہایہ لکھنؤ مع حواشی ص ۳۰۵ ص ۳۰۵

(۲) حوالہ سابق۔

(۳) نہایہ لکھنؤ ص ۳۰۳ ص ۳۰۳

(۱) اللہ سوائی علیٰ بشرح الکبیر ص ۱۳۳ بشرح المہاج عہدہ اہلبی ۲۸۵ ص

شرح مستتر ص ۳۷

ہو تو اس صورت میں حیرمانڈ نہیں کیا جائے گا۔ اس سے کہ اس کی ضرورت نہیں ہے اگر ماننے والا نہ ہو اور اس کا نفقہ اس کے مال سے ہو تو اس پر حیرمانڈ کیا جائے گا تاکہ اس کا مال اس کے نفقہ میں ضائع نہ ہو جائے۔ یہ ثانیہ کے یہ قول کی رو سے ہے اور اس کا صحیح قول یہ ہے کہ اس حال میں بھی حیر نہیں ہے۔ اس سے کہ قرض خودی اس مطالبہ کرنے پر کاربہ (۱)۔

### شرط چہارم:

۱۰۔ جس دین کی وجہ سے حیرمانڈ ہوتا ہے وہ دینوں کا دین ہے، رہا فقہ کا دین تو اس کی وجہ سے حیرمانڈ نہیں کیا جائے گا، ثانیہ نے اس کی صراحت کی ہے۔ ان حضرات نے فرمایا کہ اگرچہ دین نوری ہو بیسے کہ نہ راہ را چہ اس کے مستحقین نہ دینوں اور بیسے کہ رکاعہ جب کہ اس پر سال گذر جائے اور مستحقین نہ ہو، ہوں (۲)۔

### شرط پنجم:

۱۱۔ یہ ضروری ہے کہ جس دین کی وجہ سے حیرمانڈ ہوتا ہے وہ لازم ہو، لہذا اختیاری مدت میں نہیں کی وجہ سے حیرمانڈ نہ ہوگا، ثانیہ نے اس کی صراحت کی ہے (۳)۔

### نائب مقروض پر حیرمانڈ کرنا:

۱۲۔ حقیقہ کے رو سے ایک سال میں کے قول کے مطابق نائب مقروض پر حیرمانڈ کرنا صحیح ہے، لیکن حیر کے بعد مجبور علیہ کا سے جائنا ضروری ہے، یہاں تک مجبور علیہ شخص اس کے علم سے قبل حیر کے بعد کے بعد

مدیون پر حیرمانڈ کرے کا مطالبہ کیا ہے وہ دین نوری طور پر واجب الا و ہو، خود وہ صدای نوری واجب الا و ہو یا اپنی مدت کے تمام ہو جائے کی وجہ سے نوری طور پر واجب الا و ہو یا ہو، لہذا دین موجب کی وجہ سے حیرمانڈ نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ اس سے لی اس اس کا مطالبہ نہیں کیا جاسکتا ہے، اور اگر اس سے اس کا مطالبہ کیا جائے تو اس پر وہ سبکی لازم نہ ہونی (۱)۔

### شرط سوم:

۹۔ تیسری شرط یہ ہے کہ دین مفلس کے مال سے زیادہ ہوں (۲)۔ لہذا اگر دین اس کے مال کے مساوی ہو تو اس کی وجہ سے اسے مفلس قرار نہیں دیا جائے گا، یہ مالک کا قول ہے اور حنابلہ کے کلام سے بھی ایسا ہی سمجھ میں آتا ہے، اور مالک فرماتے ہیں کہ اگر اس کا نوری واجب الا و دین اس کے مال سے زیادہ نہ ہو تو دینوں کے مال میں سے تادقی رہے کہ جو دین موجب کی سبکی کے لئے کافی نہ ہو تو بھی اسے مفلس قرار دیا جائے گا، مثلاً کسی شخص پر ۱۰۰ ہوں، ۵۰ کی اور سبکی نوری طور پر ضروری ہو، ۵۰ رسو عمل ہوں اور اس کے پاس صرف ڈیڑھ سو ہوں تو اسے مفلس قرار دیا جائے گا، لایکہ اگر اس کی امید ہو کہ باقی ماندہ مال (جو ہماری مثال میں پچاس ہے) اگر بڑھ جائے تو دین موجب ادا ہو جائے گا (تو پھر مفلس قرار نہیں جائے گا) (۳)۔

در ثانیہ فرماتے ہیں کہ اگر اس کے دین اس کے مال کے قدر ہوں اور وہ کمانے والا ہو کہ اپنی ضروریات پر اپنی مانی سے خرچ کرتا

(۱) حاشیہ المدنی ۳۳، نہایہ الکناج ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸،

جو بھی تعریف کرے گا وہ ان کے نزدیک صحیح ہوگا<sup>(۱)</sup>۔

نکلتے کے وقت اس کے مال دار ہونے کا علم ہو<sup>(۲)</sup>۔

اس مسئلہ سے متعلق شافعیہ اور حنبلیہ کے کلام کا ہمیں علم نہ ہو سکا۔

مفلس پر کون حجرومانڈ کرے گا؟

۱۳۔ صرف قاضی عی کے حجرومانڈ کرنے سے مفلس پر حجرومانڈ ہوگا، اس لئے کہ حجرومانڈ کا حق قاضی کو ہے دوسرے کو نہیں ہے، اس لئے کہ اس میں نظر اور دلتا، کی ضرورت ہوتی ہے، اس کے ساتھ یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ وہ وہ ہیں جس کے مال کا دین نے احاطہ کر رکھا ہے قرض خواہوں کی طرف سے اس سے مطالبہ کرنے کے سلسلہ میں مالک کے نزدیک اسے مفلس قرار دینے جانے کے متعلق بعض احکام ہیں اور مالک کے نزدیک اس کا نام تکفیس عام ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ مدیون جس کے مال کا دین نے احاطہ کر لیا ہے (حاکم کے اس پر حجرومانڈ کرنے سے قبل) قرض خود اس کے خد کھڑے ہو کر سے قید کر اس میں یا مدلوگ اس کا پیچھا کریں تو وہ ان سے چھپ جائے اور وہ اسے نہ پاسیں تو وہ اس کے درمیان اور شریعت اور لیں دین کے درمیان اپنے مال میں تعریف کرنے کے درمیان حال ہو جائے گی، اس کے ساتھ ساتھ اس کو تعزات سے اور سفر کرنے سے منع کر دیں گے جیسا کہ ہر اس مقرب میں جس پر قوری، جب الاداء دین ہو یا اس کے غائبانے میں قوری، جب الاداء ہو جائے۔

اب پھر قرض خواہوں کو اس حال میں یہ حق نہیں ہے کہ وہ سے یک عورت سے نکاح کرنے سے رکھیں اور حج قرض کے بارے میں مالک کو تو یہ ہے کہ ان کے نزدیک فتویٰ اس پر ہے کہ نہیں سے اس سے روئے کا حق ہے<sup>(۳)</sup>۔

اور اگر دین اس کے قرض سے ثابت ہو یا، یہ بینہ سے جو قاضی کے پاس اس پر قائم ہو، و مضبوط فیصلہ سے قبل غائب ہو جائے اور قاضی سے سرپرستے تو امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ قاضی ایک وکیل مقرر کرے گا، و اس کے خد مال کا فیصلہ کرے گا، و مبرا فریق اس کا مطالبہ کرے اور اگر فریق اس پر حجرومانڈ کرنے کا مطالبہ کرے تو امام ابو حنیفہ و امام محمد کے نزدیک نہ فیصلہ لیا جائے گا، و نہ حجرومانڈ کیا جائے گا یہاں تک کہ غائب حاضر ہو جائے، پھر اس کے خد فیصلہ کیا جائے گا، پھر امام محمد کے نزدیک اس پر حجرومانڈ کیا جائے گا، اس لئے کہ فیصلہ کے بعد اس پر حجرومانڈ ہوگا، فیصلہ سے پہلے نہیں، لہذا خیرہ میں ایسا ہے۔

و انہو در میں امام محمد سے یہ مروی ہے کہ اگر ان لوگوں نے اپنا یہ ثابت کر دیا ہو تو اس پر حجرومانڈ کیا جائے گا<sup>(۴)</sup>۔

و اسی طرح مالک کے نزدیک غائب پر حجرومانڈ کرنا صحیح ہے اگر اس کی غیر حاضری متصور رہے کی ہو مثلاً اس دن یا نہیں ہو جیسے ایک ماہ، نہیں وہ شخص جو تین مدت کے لئے غائب ہو تو وہ جانہ کے حکم میں ہے<sup>(۵)</sup>۔

و مالک یہ سے غائب پر حجرومانڈ کرے کے لئے یہ شرط لگاتی ہے کہ اس کے سفر کرنے سے قبل اس کے مالدار ہونے کا علم نہ ہو، و اگر اس کے سفر سے قبل اس کے مالدار ہونے کا علم ہو جائے تو اسے اسی حال پر باقی سمجھ جائے گا اور مفلس قرار نہیں دیا جائے گا، و ابن رشد کے نزدیک بھی عیب بہت میں سے مفلس قرار دیا جائے گا، اگرچہ اس کے

(۱) الفتاویٰ الہدیہ ۵/۱۶۱، شرح منیۃ ۵/۱۶۱، ۵۵۳۔

(۲) الفتاویٰ الہدیہ ۵/۱۶۲۔

(۳) کتب کی رائے یہ ہے کہ مذکورہ لام کی تحدید ایک مصلحتی ہے جس کے لئے قاضی کی طرف رجوع کیا جائے گا۔

(۱) المرقاۃ فی غلیل ۵/۲۶۵، ۲۶۳، ۲۶۴۔

(۲) المرقاۃ فی غلیل ۵/۲۶۳۔



گئے ورنہ اس مال کے بارے میں دوسرے کے لئے اقرار کرنے اور اس میں تصرف کرنے سے روک دیا جائے گا۔

ب۔ اللہ اس کا حکم رکائے جانے کے بعد کسی نئے دین کا مطالبہ اس سے ختم ہو جائے گا۔

ج۔ مدیون کے ذمہ میں جو دین موجود ہیں وہ فوری واجب الاداء ہو جائے گا۔

د۔ جو شخص مدیون کے پاس اپنا عین مال پائے اسے واپس لیے گا۔

ه۔ مفلس کے مال کو فروخت کرنے اور اسے قرض خواہوں کے درمیان تقسیم کرنے کا استحقاق ہوگا۔

ذیل میں ان اثرات کے سلسلہ میں قول کی تفصیل ہے:

پہلا اثر: مال کے ساتھ قرض خواہوں کے حق کا متعلق ہوتا ہے: ۱۔ حجر کی وجہ سے قرض خواہوں کا حق مال سے متعلق ہو جاتا ہے۔ جس طرح مال مرہون کے ساتھ راہن کا حق متعلق ہوتا ہے، لہذا اس مال میں مجبور شخص کا کوئی ایسا تصرف نافذ نہ ہوگا جو انہیں نقصان پہنچائے ورنہ اس مال میں اس کا اقرار نافذ ہوگا۔ اگر جس مال سے قرض خواہوں کا حق متعلق ہوتا ہے وہ مدیون کا وہ مال ہے جس کا وہ حجر کے وقت مالک ہے۔ اس پر ان سب لوگوں کا اتفاق ہے جو مدیون کی تفصیلات کو جائز قرار دیتے ہیں، لیکن جو مال اس کو حجر کے بعد حاصل ہوگا صامعین اور مالک کے نزدیک وہ حجر میں شامل نہیں ہوگا، اور ثانیہ کا بھی ایک قول یہی ہے اور یہ اصح قول کے مقابلہ میں ان کا دوسرا قول ہے، انہوں نے کہا کہ یہ اسی طرح ہے جس طرح کہ راہن اپنے مدیون مرہون میں حجر نافذ کر لے تو وہ اس کے حامی و مدد سے اس کی طرف متعدي نہیں ہوتا۔

اور ثانیہ کا اصح قول اور حوالہ کا مذہب یہ ہے کہ اسے بھی حجر شامل ہوگا بسبب تک کہ حجر قائم ہو، مثلاً وہ مال جس کا وہ قرض یا مدیون شکار یا صدقہ یا اہیت یا وصیت کے مدیون مالک ہو ہو۔ ثانیہ فرماتے ہیں کہ یا وہ مال جس کا وہ ذریعہ کے مدیون مالک ہو ہو اور اس کی قیمت اس کے ذمہ میں ہو، فرماتے ہیں کہ یہ اس سے کہ حجر کا مقصد حقوق کا اس کے مل تک پہنچانا ہے، یہ مدیون کے ساتھ خاص نہیں ہے<sup>(۱)</sup>۔

لہذا وہ شخص جس پر افلاس کی وجہ سے حجر نافذ کیا گیا ہے، مفلس اور مالک کے درمیان ایک حجر کے بعد جو مال حاصل ہو اس میں وہ تصرف کرے گا، جو وہ مدیون سے وجہ میں آیا ہو مثلاً اس مال کا نفع جسے اسے مفلس قرار دینے والوں میں سے بعض نے اس کے ساتھ میں چھوڑ دیا ہو یا کسی نئے معاملہ سے جو مال حاصل ہو یا اصل مال کے علاوہ سے جو مال حاصل ہو مثلاً میراث، ہبہ اور وصیت سے حاصل شدہ مال اور اسے اس تصرف سے نئے حجر کے ذریعہ روکا جاسکتا ہے جیسا کہ مالک نے اس کی صراحت کی ہے<sup>(۲)</sup>۔

اقرار:

۱۸۔ حنفیہ اور حوالہ کے نزدیک (جو ثانیہ کا قول ظہر کے مقابلہ میں دوسرا قول ہے) مفلس کے اس مال میں جس میں اس پر حجر نافذ ہے قرض خواہوں کے خلاف اس کا کوئی اقرار قبول نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ اس بات کا احتمال ہے کہ مفلس اور مقررہ کے مابین اتفاق ہو گیا ہو، البتہ حجر کے ختم ہونے کے بعد اس کا وہ اقرار اس پر لازم ہوگا۔

(۱) الفتاویٰ الہندیہ ۵/۶۳، الفرائد ۵/۶۸، الشرح الکبیر مع حاشیہ الدہلوی ۳۶۸، شرح المنقذ ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶،

تصرف موقوف رہے گا، اگر وہ تصرف دین سے زائد ہوگا تو ماند ہوگا  
ورنہ لغو ہو جائے گا۔

ان بنا پر متبادل فرماتے ہیں کہ مفلس روزے کے سوئی اور چیز  
سے کنارہ نہیں کرے گا تا کہ قرض خواہوں کو ضرر نہ پہنچے۔ ورموت  
کے بعد کا تصرف اس قسم سے مستثنیٰ ہوگا جیسا کہ اگر کسی مال کی وصیت  
کرے اور یہ اس لئے صحیح ہے کہ قرض خواہوں کے حق کے بعد ایک  
تیبانی مال کے اندر وصیت جاری ہوتی ہے۔

اور متبادل نے اس کے معمولی صدقہ والے تصرف کو بھی مستثنیٰ قرار  
دیا ہے<sup>(۱)</sup>۔

سوم: وہ تصرفات جو منع ہضار کے درمیان داخل ہیں مثلاً بیوع اور  
اجارہ، بعض فقہاء کے قول کی رو سے جن میں متبادل اور ظاہر قوں کی  
رو سے شافعیہ اور مالکیہ میں سے بن عبد السلام ہیں۔ اس قسم میں  
اصل یہ ہے کہ وہ باطل ہے۔

۴۔ مالکیہ کا مذہب یہ ہے کہ اسے مذکورہ تصرف سے روکا جائے گا  
اور اگر وہ دینا تصرف کر لے اور قرض خواہوں میں اختلاف ہو جائے تو  
حاکم کی سواب دے پر موقوف رہے گا، اور اگر قرض خواہوں میں اتفاق  
ہو تو ان کی سواب دے پر موقوف رہے گا، اور صاحبیوں کے قوں کے  
مطابق حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ مفلس کو اس کا اختیار ہے کہ وہ یہاں  
ضمنی مثل میں فروخت کرے، اس لئے کہ یہ قرض خواہوں کے حق کو  
باطل نہیں کرتا ہے اور اگر وہ غیب کے ساتھ فروخت کرے تو اس کا یہ  
تصرف صحیح نہ ہوگا، خود غیب معمولی ہو یا زیادہ ہو، مثلاً یہ رو اختیار ہوگا  
کہ غیب اور روزے یا بیع کو فتح کرے<sup>(۲)</sup>۔

(۱) الفتاویٰ الہندیہ ۱۲/۵، شرح الہندی ۲۸/۲، شرح الصباغ، جامعہ اقصیٰ  
۲۸/۲، المرقاۃ فی علی غلیل ۲۶۲/۵، ۲۶۶۔

(۲) الاختیار لتسلیل الفقار ۲۶۹/۱، طبع مکتبہ تہذیبیہ شرح فتح القدیر ۳۰۶/۸، جامعہ  
الدوسلی علی المشرع الکبیر ۲۶۵/۳، المرقاۃ فی الغنائی ۳۰۶/۵، شرح الصباغ

اور شافعیہ کا قول اظہر یہ ہے کہ اگر مفلس اس کے واجب ہونے کو  
اس پر حرج ماند کے جائے سے قبل کے زمانے کی طرف منسوب کرے یا  
مطلق قرار دے تو قرض خواہوں کے حق میں اسے قبول کیا  
جائے گا، مگر حرج کے بعد کے زمانے کی طرف منسوب کرے تو  
قبول نہیں کیا جائے گا۔

۵۔ مالکیہ کے نزدیک تفصیل ہے، وہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ انی  
مجلس میں قرار دے جس میں اس پر حرج ماند یا یا ہے یا اس سے  
قریب کے رہانے میں تو اس کے قرض خواہوں کے خلاف اس کا  
قرار قبول کیا جائے گا، اگر وہ دین جس کی وجہ سے اس پر حرج ماند یا  
کیا ہے قرار سے ثابت ہو یا پہلے سے اس دینوں کے درمیان معاملہ  
ہونے کا علم ہو، لیکن اس کے علاوہ میں اگر وہ دین بینہ سے ثابت ہو تو  
اس مال میں قرض خواہوں کے علاوہ دوسروں کے حق میں اس کا قرار  
قبول نہیں کیا جائے گا<sup>(۱)</sup>۔

مال میں مفلس کے تصرفات:

۱۵۔ مفلس کے تصرفات کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ وہ تصرفات جو قرض خواہوں کے لئے قبیح ہیں،  
مثلاً اس کا سہ، ورموت کو قبول کرنا، تو اس جیسے تصرفات سے اسے نہیں  
روکا جائے گا۔

۲۔ نقصان و تصرفات، مثلاً اس کا اپنے مال کو سہ کرنا، وقف  
کرنا، صدقہ کرنا اور اس سے بری کرنا، تمام تصرفات تو اس قسم کے  
تصرفات میں حنفیہ، مالکیہ و متبادل کے نزدیک نیز اظہر قول لی رو سے  
شافعیہ کے نزدیک حرج موثر ہے، اور شافعیہ کا اظہر قول یہ ہے کہ

(۱) الفتاویٰ الہندیہ ۱۲/۵، المشرع الکبیر، جامعہ الدوسلی ۲۶۵/۳، ۲۶۸، شرح  
الصباغ ۲۸/۲، المصنف ۳۹۴/۳، شرح الہندی ۲۸/۲۔

## افلاس ۲۰-۲۱

افلاس کی وجہ سے جس پر حجر یا گیا ہو اس کا ذمہ میں ہوتی رہنے والا تصرف:

۲۰- افلاس کی وجہ سے جس پر حجر یا گیا ہو وہ ایسا تصرف کرے جو اس کے ذمہ میں ہو مثلاً خرید یا فروخت یا کر یہ پر بیعت تو صحیح ہوگا۔ مالکیہ اور صحیح قول کی رو سے ثانیہ "وہ حائلہ نے اس کی صحت کی ہے، اور صاحبین کے مذہب کا تقاضا بھی یہی ہے، اس سے کہ وہ تصرف کا مال ہے اور حجر کا تعلق اس کے مال سے ہے، اس کے ذمہ سے نہیں، اور امری وجہ یہ ہے کہ اس میں قرض خواہوں کو کوئی ضرر نہیں ہے اور حجر کے ختم ہونے کے بعد اس کے سلسلہ میں اس سے مطالبہ کیا جائے گا (۱)۔

حجر کے نفاذ سے قبل کے تصرفات کو نافذ کرنا یا نہیں لغو قرار دینا:

۲۱- ثانیہ اور حائلہ کا مذہب یہ ہے کہ مفلس نے حجر سے قبل جو بھی خریدی ہے اسے حجر کے بعد خیار شرط کو ساتھ کر کے بیع کو نافذ کرنے اور عیب کی بنیاد پر فسخ کرنے کا اختیار ہے، اس لئے کہ وہ ایسے تصرف کو مکمل کرنا ہے جو اس کے حجر سے قبل کا ہے، لہذا اسے اس سے نہیں روکا جائے گا، جس طرح کہ اسے اس امانت کو واپس لینے کا حق ہے جسے اس نے حجر سے قبل کسی کے پاس رکھا تھا، خواہ اس کے نافذ کرنے یا فسخ کرنے میں مفلس کو کوئی فائدہ ہو یا نہ ہو۔

"وہ مال یہ فرماتے ہیں کہ خیار حاکم یا قرض خواہوں کی طرف منتقل ہو جائے گا، اور انہیں کو روکنے یا نافذ کرنے کا اختیار ہوگا۔

اور حنفیہ نے صراحت کی ہے کہ بیع اگر مثل قیمت پر ہو تو مجبور علیہ

وہ اگر وہ اپنا کچھ مال کسی قرض خواہ کے ہاتھ اس لئے دین کے بدلے فروخت کرے تو حائلہ فرماتے ہیں کہ صحیح نہ ہوگا، اس لئے کہ اس پر حجر نافذ ہے۔

اور ثانیہ کا صحیح قول ہے کہ قاضی کی اجازت کے بغیر صحیح نہ ہوگا، اس لئے کہ حجر عام طور پر ثابت ہوتا ہے اور یہ ممکن ہے کہ اس کا کوئی دوسرا قرض خواہ ظاہر ہو جائے۔

اور اس کے مقابلہ میں ثانیہ کا، اور قول یہ ہے کہ صحیح ہو جائے گا۔ اگرچہ قاضی کی اجازت کے بغیر ہو، اس لئے کہ دوسرے قرض خواہ کا نہ ہونا اصل ہے، لیکن اس شرط کے ساتھ صحیح ہے کہ بیع تمام قرض خواہوں سے ایک لفظ کے ساتھ ہو اور ان کا، دین ایک وصیت کا ہو۔

اور حنفیہ فرماتے ہیں کہ اگر وہ اپنا مال قرض خواہ کے ہاتھ فروخت کرے اور منہا کرنے کے طور پر، دین کو شمس کا بدل قرار دے۔ قرض خواہ ایک ہو تو جائز ہے، اور اگر قرض خواہ ایک سے زیادہ ہوں اور مفلس اپنا مال ان میں سے کسی ایک کے ہاتھ اس کے مثل قیمت کے بدلے فروخت کرے تو صحیح ہوگا، جیسا کہ اگر وہ کسی جنبی کے ہاتھ اس کے مثل قیمت کے بدلے فروخت کرے، لیکن (دین کے بدلے منہا کرنا صحیح نہ ہوگا جیسا کہ اگر وہ بعض قرض خواہوں کا دین دے کرے اور بعض کا ادانہ کرے۔

اور ہم نے مالکیہ کی طرف سے کوئی وضاحت نہ پائی کہ انہوں نے خاص طور پر اس مسئلہ سے بحث کی ہو، پس بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ وہ ان کے نزدیک بھی قاضی یا قرض خواہوں کی صواب دید پر متوقف رہے گا جیسا کہ پہلے گذرا۔

۲۸۶/۳، شرح مستقی ۲۷۸/۳۔

(۱) الفتاویٰ المجدیہ ۱۲/۵، شرح المنہاج مع حاشیہ اقلیہ بی ۱۲۸۶/۳، شرح مستقی ۲۷۸/۳۔

(۱) الفتاویٰ المجدیہ علی ظیل ۲۶۱/۵، شرح المستقی ۲۷۸/۳، نہیہ المنہاج ۳۰۶/۳۔



طرف سے جائز ہے اور فتح یا ناکر کرنے میں قرض خواہوں کے نفع کی رعایت کرنے کا مطالبہ اس سے کیا جائے گا<sup>(۱)</sup>۔

حجر کی مدت میں مفلس پر لازم ہونے والے حقوق کا حکم:  
۲۲۔ مفلس پر جو رعایت یہ کی گئی ہے کہ وہ عادیوں کا مستحق قرض خو ہووے کے ساتھ اس میں شامل ہو جائے گا، اسی طرح ہر وہ حق جو قرض و رکی رضامندی و اس کے اختیار کے بغیر اس پر لازم ہو جائے گا، اس کے تلف کرنے کا ضابطہ اس لئے کہ اس میں اس کی کوئی کوتاہی نہیں پائی جا رہی ہے، بخلاف اس تصورات کے جن سے وہ کے جانے کا و کر پئے گذرے، اس سے کہ وہ قرض و رکی رضامندی اور ان کے اختیار سے ہوتے ہیں۔ ثانیہ کا یہ قول یہ ہے کہ مفلس ہی تمام کا قرض کرے تو قرض خواہوں کے خلاف اس کا قرض قبول کیا جائے گا، خو وہ مفلس حق کے سبب کی نسبت حجر سے قبل کی مدت کی طرف کرے یہ اس کے بعد کی طرف<sup>(۲)</sup>۔

در صاحب المغنی نے اسی قبیل سے اس کو شمار کیا ہے کہ اگر کوئی مفلس ہو جائے، اور اس کی رعایت میں کوئی گمراہی ہو جائے یا پکا تھا جس مفلس کے کرے پر قبضہ کرے کے بعد وہ ریا تو باقی ماند مدت میں جاری ہو جائے گا، اگر یہ میں سے باقی ماند مدت کا ریا سا تو ہو جائے گا، پھر اگر کرے رہتا ہی مال پالے تو وہ اس کے قدر لے لے گا، ورنہ نہ پالے تو وہ اس مقدور میں قرض خواہوں کے ساتھ شریک ہو جائے گا<sup>(۳)</sup>۔

(۱) مطالب ولی امین ۱۳۳۷ھ، ۲۸۶۴ھ، ۱۰۱۳ھ، البندیہ ۱۳۳۷ھ  
(۲) الفتاویٰ البندیہ ۱۲/۵، نہایت المحتاج ۸۰۸ھ، ۱۳۳۰ھ، مطالب ۱۳۳۷ھ  
(۳) امین ۱۳۳۷ھ

دوسرا اثر: اس سے مطالبہ کا تم ہونا:

۲۳۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرماں ہے: ”وإن كان ذو عسرة فقصره إلى ميسرة“<sup>(۱)</sup> (اور اگر تنگ دست ہو تو مہمت پینے کا حکم ہے خوشحال ہونے تک) ورنہ علیہ السلام کا قول حضرت معاویہ کے قرض خواہوں سے ہے: ”خذوا ما وجدتم ولس لكم إلا ذلك“ (تمہیں جتنا مل جائے وہ لے لو تمہارے سے اس کے سوا کچھ نہیں ہے) اور ایک روایت میں ہے: ”ولا سبیل لكم علیہ“<sup>(۲)</sup> (تمہیں اس پر کوئی اختیار نہیں ہے)۔ تو جو شخص سے کوئی چیز قرض لے لے یا اس کے مجبور ہونے کا علم رکھنے کے باوجود اس کے ساتھ کوئی چیز فروخت کرے تو جب تک اس کا ختم نہ ہو جائے اس سے اپنی فروخت کر دہی کے بدل کے مطالبہ کا حق نہ ہوگا، اس لئے کہ حجر کی حالت میں قرض خو ہووے کا حق مفلس کے عین ماں سے متعلق ہے، اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ ایسے شخص کے ساتھ معاملہ کر کے جس کے پاس کچھ نہیں ہے، تو ہی چنے ماں کو تلف کرے گا، لیکن اگر قرض لے لے والا فروخت کرنے والا پ

(۱) سورہ بقرہ ۲۸۰ھ  
(۲) حدیث: ”خلوا ما وجدتم ولس لكم إلا ذلك“ اور یک روایت میں ہے: ”ولا سبیل لكم علیہ“ کی روایت مسلم نے حضرت ابوسعید خدری سے ان الفاظ میں مروی کی ہے: ”أصاب رجل من عہد رسول اللہ ﷺ فی ثمار اباعھا، فکثر دینہ، فقال رسول اللہ ﷺ: نصلوا علیہ فصلى الناس علیہم بیع ذک ولاء دینہ، فقال رسول اللہ ﷺ لغرمائه: خلوا ما وجدتم ولس لكم إلا ذلك“ (رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص کو بیویں میں سے ہو گیا، وہیں اس نے خرید و فروخت کر دہی پڑنے زیادہ ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اس پر صدقہ کرو، چنانچہ لوگوں نے اس پر صدقہ کیا لیکن اس صدقہ سے بھی قرض کی ادائیگی نہ ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا: تمہیں جتنا مل جائے وہ لے لو تمہارے سے اس کے سوا کچھ نہیں ہے) (صحیح مسلم ۱۱۹۹ھ، طبع مجلس المدینۃ العلمیہ)۔

عین مال پائیں تو نہیں سے لینے کا حق ہے اگر نہیں حجر کا علم نہ ہو  
جیسا کہ پہلے گذرا (۱)۔

تیسرے میں مؤجل کا فوری واجب الادا ہو جاتا:

۲۴۔ مفلس پر جو دیون ہیں اس پر حجر مانند ہو جانے کی وجہ سے ان  
کے فوری واجب الادا ہو جانے کے سلسلہ میں فقہاء کے اہل قول  
ہیں:

پہلا قول: جو مالک کا مشہور قول ہے، اور امام شافعی کا قول احمر  
کے مقابلہ میں دوسرا قول ہے، اور امام احمد کی ایک روایت ہے کہ  
دیون مؤجلہ جو مفلس پر ہیں اس کے مفلس قرا دیئے جانے کی وجہ  
سے فوری واجب الادا ہو جائیں گے۔ مالک کا فرماتا ہے کہ یہ اس  
صورت میں ہے جب کہ مقروض نے اپنے آپ کو مفلس قرا دیئے  
جانے کی وجہ سے اس کے فوری واجب الادا نہ ہونے کی شرط نہ لگائی  
ہو، ورنہ اس قول کے تأملین نے اس سے استدلال کیا ہے کہ مفلس قرا  
دیئے کی وجہ سے دیون مال کے ساتھ متعلق ہو جاتا ہے، لہذا امدت  
ساقط ہو جائے گی جیسے کہ موت سے ساقط ہو جاتی ہے۔

مالک کا فرماتا ہے کہ اگر مقروض خود نے اپنے دیون کے مؤجل باقی  
رہنے کا مطالبہ کیا تو اس کا مطالبہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

دوسرا قول جو صحیح اور امام شافعی کا ہے: اگر یہی قول ان کے اصحاب  
کے نزدیک ظہر ہے اور امام احمد سے ایک روایت ہے۔ اور ان پر  
الاقناع میں کتباً کیا گیا ہے، یہ ہے کہ مفلس قرا دیئے سے مدت  
فوری نہیں ہو جائے گی، وہ فرماتے ہیں کہ یہ اس لئے کہ مدت مفلس کا  
حق ہے، لہذا اس کے مفلس قرا دیئے جانے سے ساقط نہ ہوگی، جیسا  
کہ اس کے دوسرے تمام حقوق۔ اور اس لئے بھی کہ مفلس قرا دیئے

جانے کی وجہ سے اس کا جو حق کسی دوسرے پر ہو، وہ فوری واجب الادا  
نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے اس پر جو حق ہے، وہ بھی فوری واجب الادا  
نہیں ہوگا جیسا کہ جنوں اور بے ہوشی میں ہوتا ہے، ورنہ تھیس موت کی  
طرح نہیں ہے، اس لئے کہ موت کی وجہ سے مدت قائم ہو جاتا ہے،  
جب کہ تھیس میں مدت قائم نہیں ہوتا ہے۔

لہذا اس قول کی جیا، پر مؤجل دیون والے فوری واجب الادا  
دیون والوں کے ساتھ شریک نہیں ہوں گے والا یہ کہ دین مؤجل مال  
کی تقسیم سے قبل فوری واجب الادا ہو جائے تو اس دین والا بھی فوری  
دیون والوں کے ساتھ حصے میں شریک ہوگا یا بعض مال کی تقسیم سے  
قبل اس کا دین فوری واجب الادا ہو جائے تو ان اس بعض مال میں  
ان کے ساتھ شریک ہو جائے گا۔ شافعیہ میں سے رٹل اور حنابلہ میں  
سے صاحب الاقناع فرماتے ہیں کہ جب مفلس کے موال فروخت  
کر دیے جائیں تو دین مؤجل کے لئے اس میں سے کچھ بچ کر نہیں  
رکھا جائے گا۔

دوسرا جب دین مؤجل والے کا دین فوری ہو جائے تو وہ قرض  
خواہوں سے کچھ بھی رجوع نہیں کرے گا، اس سے کہ وہ تقسیم کے  
وقت ان کے ساتھ شرکت کا مستحق نہیں ہوگا، ورنہ فرماتے ہیں کہ  
قرض خواہوں نے ہتنا قبضہ کیا ہے حصوں کے اعتبار سے ان سے  
رجوع کرے گا۔

تیسرے پہلے قول کے مطابق مؤجل دیون والے فوری  
واجب الادا دیون والوں کے ساتھ مفلس کے مال میں شریک  
ہوں گے (۱)۔

(۱) اربعۃ فی علی غلیل ۲۶۷، شرح الکبیر مع الدوق ۳۶۶، بعض  
۳۳۵ شرح الاقناع ۳۸۳، نہایۃ الحاج ۳۰۵، شرح الصالح،  
حاشیہ اعلیٰ بی ۲۸۵، اربعۃ فی غلیل ۲۶۷۔

(۲) کتاب الاقناع ۳۳۳، مطالب الولی ۳۰۰۔

میں مفلس کے جو دیون لوگوں پر ہیں، اگر وہ وہاں سے مل سکیں تو وہ اس کے مفلس قرار دیے جانے کی وجہ سے فوری وجہ سے اس سے نہیں ہوں گے۔ اس سلسلہ میں ہمارے علم کے مطابق کوئی اختلاف نہیں ہے<sup>(۱)</sup>۔

چوتھا اثر: اگر قرض خواہ اپنا عین مال پالے تو وہ اس حد تک اس کے لینے کا مستحق ہوگا:

جب مفلس پر قرض کر دیا جائے اور کوئی قرض خواہ اپنا عین مال پالے جسے اس نے مفلس کے ہاتھ فروخت کیا تھا اور اس پر اسے قبضہ کر دیا تھا<sup>(۲)</sup> تو اس کے وہاں لینے کا زیادہ حق دار ہوگا یا نہیں؟ اس سلسلہ میں علماء کے دو قول ہیں:

۲۵- قول اول: یہ ہے کہ اس کا حق وخت کرنے والا اس کی شرائط کے ساتھ اس کے وہاں لینے کا زیادہ حق دار ہوگا۔ یہ امام مالک، امام شافعی، امام احمد، اوزاعی، بخاری، اسحاق، ابو ثور اور ابن المذہب کا قول ہے۔ یہی قول صحابہ میں سے حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور تابعین میں عروہ بن الزبیر سے مروی ہے۔

۲۶- قول دوم: یہ امام ابو حنیفہ اور مالک کا قول ہے اور تابعین میں سے حضرت ابو ہریرہ کی مرفوع حدیث سے استدلال کیا ہے: "من ادرك ماله بعيه عند رجل أو إنسان قد أفلس فهو أحق به من غيره"<sup>(۳)</sup> (جو شخص اپنا مال بیوی ہو کسی

ایسے آدمی کے پاس پالے جو مفلس ہو گیا ہو تو وہ اس مال کا دعوہ اس کے مقابلہ میں زیادہ حق دار ہے)۔

۲۷- قول اول: یہ ہے کہ یہ ایسا عقد ہے جو قائل کے ذریعہ فتح ہوتا ہے، لہذا اس میں غرض ملنے کے ساتھ ہی وہ اس کی وجہ سے فتح قرار دیا جائے گا۔ جیسا کہ (جہلم میں) "مستم فیہ کی دینی دھور ہو جائے۔ اس کا استدلال یہ بھی ہے کہ اگر عقد میں رہن کی شرط لگا دے اور وہ رہن پر کرنے سے باز ہو جائے تو وہ فتح کا مستحق ہوگا۔ حالانکہ رہن قیمت کا اہم حصہ ہے تو اگر غرض اس کے پر کرنے سے باز ہو جائے تو یہ رہن دہی فتح کا مستحق ہوگا (۱)۔

۲۸- قول دوم: یہ امام ابو حنیفہ اور مالک کا قول ہے اور تابعین میں سے ابن یزید، ابو ہریرہ اور ابن شبرمہ کا قول ہے، اور حضرت علی سے منقول ہے کہ وہ اس کا مستحق نہیں ہے، بلکہ وہ اس کی قیمت میں قرض خواہوں کے ساتھ ہند کا شریک ہے۔

۲۹- قول اول: یہ ہے کہ یہی فقہاء کے تعلقی اصول کا تقاضا ہے، چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ جب وہ اگر اصول کے خلاف ہو تو اسے رد کر دیا جائے گا، جیسا کہ حضرت عمر بن الخطابؓ نے فرمایا: "لا ندع کتاب ربنا وسنة نبينا لحديث امرأة" (ہم ایک عورت کی حدیث کی وجہ سے اپنے رب کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتے)۔

۳۰- قول دوم: یہ ہے کہ اس میں بھی کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے حدیث مرفوعہ مروی ہے: "إنما رجل مات أو أفلس فلو وجد بعض عروانه ماله بعيه فهو أسوة العرواء"<sup>(۲)</sup> (کوئی آدمی

جو مرے سے مرفوعہ کی ہے (بخاری ۶۲/۵، مع مشکوٰۃ، ص ۹۳) = (فتح مبین، ص ۹۳)

(۱) ابنی ۴۱۰/۳، نیل المصاب ۱۲۱/۱، شرح المصاب مع حاشیہ القیو ۲۹۳/۳، حاشیہ المدنی علی المشرع الکبیر ۲۸۲/۳۔

(۲) حدیث: "إنما رجل مات أو أفلس فلو وجد بعض عروانه ماله بعيه"

(۱) کتاب القناع شرح لوطی ص ۳۳۷۔

(۲) لیکن اگر اس نے قرض کو فروخت نہیں دیا تھا تو پھر وہ اس کا مستحق ہے اس لئے کہ وہ اس کے ہاں ہے (بواہر المحمد)۔

(۳) المشرع الکبیر مع حاشیہ ۲۸۲/۳، شرح المصاب ۲۹۳/۳، ابنی ۴۱۰/۳، فتح مبین ص ۹۳، بواہر المحمد ص ۳۳۷، شرح المصاب مع حاشیہ القیو ص ۲۹۳، حاشیہ المدنی علی المشرع الکبیر ۲۸۲/۳۔

## افلاس ۲۷

معاوضات میں فتح کے، رمیدہ بننے میں مان کو، پس پینے کا حق ہے، جیسے قرض اور سلم، اس کے برخلاف بیہ نکاح، قتل عمد کے دم کی طرف سے صلح اور طلع میں رجوع کا حق نہیں ہے۔

”مختلفہ کے طریقہ کار سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ اس سلسلہ میں ان کا قول شافعیہ کے قول کی طرح ہے۔ اگرچہ ہم نے یہ نہیں دیکھا کہ انہوں نے اس کی صراحت کی ہے مین جس چیز میں رجوع کیا جائے گا اس میں انہوں نے عین قرض و بیع سلم کے ماس اہل اور اجارہ پر، ایسے گئے مین کو ثاب میں پیش کیا ہے، جس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے۔

ب۔ مالایہ نے وارث کے لئے اور اس کے سے جس کا شمس کھجے یا جس پر اسے صدقہ یا چاہے یا جو اس کے خوالہ یا چاہے ان کے لئے رجوع کو جائز قرار دیا ہے۔

اور ان چیزوں میں رجوع سے انکار کیا ہے جن میں رجوع ممکن نہیں ہے، مثلاً حق نکاح (عورت کا عاں ہونا)، اہد، سر کوئی عورت اپنے شوہر سے مال پر طلع کرے پھر وہ بدل طلع ادا کرنے سے قبل مفلس ہو جائے تو اس سے طلع کرنے، لے شہر کو حق نکاح میں رجوع کرنے کا حق نہ ہوگا، اس لئے کہ وہ اس سے نکل چکی ہے اور وہ بدل طلع کی بھولی کے سلسلہ میں قرض خواہوں کے ساتھ حصہ دار بنے گا، اور جیسا کہ اگر قصاص کی طرف سے صلح کرنے کے بعد جرم مفلس ہو جائے تو مقتول کے، یا، کو قصاص لینے کا حق نہ ہوگا، اس لئے کہ معافی کے بعد یہ چیز شرعاً رہتی، بلکہ وہ صلح کے عوض کی بھولی کے سلسلہ میں قرض خواہوں کے ساتھ حصہ دار ہوں گے (۱)۔

(۱) اشرح الکبیر ص ۱۱۵، الفریقۃ ۲۸۳، الفریقۃ ۲۸۲، کشف القناع ۲۵۳، مطالب ولی الفی ۲۸۳، نہایہ لکھنؤ ۲۶۳، الفیوی ۲۹۳۔

مر جائے یا مفلس ہو جائے اور اس کا کوئی قرض خواہ اپنا مال جینہ پالے تو وہ دوسرے قرض خواہوں کے ساتھ برابر ہوگا۔

وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث دوسری حدیث سے مانج ہے، اس لئے کہ وہ عام اصول کے موافق ہے اور اس لئے بھی کہ ذمہ باقی ہے اور اس کا حق ذمہ میں ہے (۱)۔

خرید ری کے علاوہ کسی دوسرے عقد کے ذریعہ بیوں کے قبضہ کردہ مال میں رجوع:

۲۷ سطر میں دہر نے جس مال پر یہ خرید کے مالہ دہی، دہر سے دہر کے ذریعہ قبضہ کیا، اس میں رجوع کے قائلین کا اختلاف ہے:

الف۔ شافعیہ نے اس قول کو عام رکھا ہے کہ اسے تمام خالص مالی

= لہو مالہ ماہ کو ان دہر نے دہر کے ذریعہ الجہد میں ان ہی الفاظ کے ساتھ نقل کیا ہے اور کہا کہ اس حدیث کو زہری نے ابو بکر بن عبد الرحمن سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اور ابو ہریرہ نے انہوں میں اس کے تقریب الفاظ کے ساتھ اسے ذکر کیا ہے اور کہا کہ خصاص نے اسے انہوں کی سند کے ساتھ روایت کیا ہے لیکن ہم نے اس حدیث کو ان الفاظ کے ساتھ سننا دیکھا کہ ان مراجع میں نہیں پایا جو ہمارے پاس ہیں، البتہ عینی سے اس میں کی ایک حدیث نقل کی ہے اور اس کی نسبت دہر نے نقل کی طرف کی ہے اور اس کے الفاظ ہیں: ”ثمما وجل باع سلعة فافترکها عند وجل لہ الدس لہو مالہ ہی خر ماہ“ (جس شخص نے بھی کوئی سامان فروخت کیا، اس سے پھر اسے اس شخص کے پاس لایا جو مفلس ہو گیا ہو تو اس کا مال اس کے قرض خواہوں کے درمیان تقسیم کر دیا جائے گا) پھر انہوں نے دہر نے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث زہری سے مستند ثابت نہیں ہے بلکہ مرسل ہے اور اس کے نقل کرنے کے بعد کہا کہ میں کہتا ہوں کہ مرسل ہم (حنفیہ) کے نزدیک حجت ہے اور خصاص اور دہر نے اسے مستند ذکر کیا ہے (دہر نے) مجھ ۲۸۷/۲، ص ۲۸۷، دار المعرفۃ، حنا یہ پاشی فتح القدر ۲۱۰/۸ طبع دار المعرفۃ، حنا یہ پاشی شرح الہدایہ ۲۷۶/۸ طبع دار الفکر۔

(۲) ج ۲، فتح القدر ۲۸۸/۲، فتح القدر ۲۱۰/۸۔

عین مال میں رجوع کرنے کی شرطیں:

مفس کے پاس موجود عین مال کے اندر رجوع کو جائز قرار دینے والوں نے جو شرطیں عامہ کی ہیں وہ سب درج ذیل ہیں:

شرط اول:

۲۸- یہ مفس تجر سے قبل اس مالک ہو جو تجر کے بعد نہیں ملے۔ اگر وہ تجر کے بعد اس مالک ہو، تو اس صورت میں فرست کنندہ اس کا یہ وہ مستحق نہیں ہے۔ اگرچہ اسے تجر کا علم نہ ہو، یہ اس لئے کہ سے فی حال اس کے ثمن کے مطالبہ کا حق نہیں ہے۔ اس سے فتح کا اختیار نہیں ہے۔

۲۹- یہ ایک قول یہ ہے کہ یہ شرط نہیں ہے، اس لئے کہ حدیث عام ہے، اور ایک قول یہ ہے کہ حالت اولیٰ اور نہ حالت اولیٰ کے حکم میں فرق ہے (۱)۔

شرط دوم:

۲۹- حنا بلہ فرماتے ہیں کہ سامان بعینہ باقی ہو اور اس کا بعض حصہ تلف نہ ہو، بلکہ اگر پورا سامان یا اس کا کوئی جز تلف ہو جائے جیسے کہ اگر گھر کا کچھ حصہ منہدم ہو جائے یا باٹ کا پھل تلف ہو جائے تو فروخت کنندہ کو رجوع کا حق نہ ہوگا، اور اگر خسروا ہوں کے نہ ہوگا۔

ن کا استدلال نبی ﷺ کے اس قول سے ہے: "من ادرك ماله بعينه عند رجل أو إنسان قد أفلس فهو احق به من غيره" (۲) (جو شخص کسی سے آدمی کے پاس جو مفس ہو یا جو اپنا مال بعینہ پا لے تو وہ دوسرے کے مقابلہ میں اس کا زیادہ مستحق ہوگا)۔

(۱) مفس ۳۰/۳، حاشیہ الدرر ۳/۲۸۲، الفروع ۵/۲۸۲۔

(۲) حدیث: "من ادرك ماله بعينه عند رجل أو إنسان قد أفلس فهو احق به" کی تخریج (نظر نمبر: ۲۵) میں گزر چکی۔

دفرماتے ہیں کہ بعینہ کا لفظ اسی کا تقاضا کرتا ہے کہ اس لئے بھی کہ اگر وہ اسے بعینہ پا لے اور لے لے تو اس دونوں کے درمیان جھگڑا قائم ہو جائے گا۔

اور مالکیہ اور شافعیہ کے نزدیک اس کے پورے کا تلف ہو جائے رجوع کرنے سے مانع ہوگا، اور بعض حصے کا تلف ہونا رجوع سے مانع نہ ہوگا، اس سلسلہ میں ان کے نزدیک کچھ تفصیل ہے، جس کے سنے اس کے باب کی طرف رجوع کیا جائے (۱)۔

شرط سوم:

۳۰- یہ ہے کہ مفس کے پاس سامان اسی حال میں ہو جس حال میں اس نے خریدے تھا، پس اگر وہ عین سامان اس کے اسے خریدنے کے بعد اس حالت سے بدل گیا جس حالت میں اسے مفس نے خریدے تھا (حنا بلہ فرماتے ہیں کہ ایسی تبدیلی ہو جو اس کے مام کو ختم کر دے) تو یہ اس کے رجوع سے مانع ہوگا، مثلاً اگر گندم کو پیسے دیا یا پیسے کو کاٹ دیا یا سیندھ سے کوہن کر دیا یا تر کھجور خشک ہوئی یا نکری کو پھن کر دیا اور دینا یا یا سوکے کو بن دیا یا کپڑے کو کاٹ کر رت بنالیا (تو پھر رجوع کرنا جائز نہ ہوگا) اور یہ مالکیہ اور حنا بلہ کے نزدیک ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ اس لئے کہ اس نے اپنا عین مال نہیں پایا۔

اور شافعیہ فرماتے ہیں کہ اگر اس تبدیلی سے قیمت میں اضافہ نہ ہو تو وہ رجوع کرے گا اور مفس کو کچھ نہیں ملے گا، اور اگر قیمت کم ہو جائے تو اگر فروخت کنندہ رجوع کر لے تو اس کو کچھ نہ ملے گا، اگر قیمت زیادہ ہو جائے تو ظاہر روایت یہ ہے کہ اسے فروخت کیا جائے گا اور مفس کو اس کی قیمت کا اضافی حصہ ملے گا (۲)۔

(۱) انہی ۳/۱۳، شرح المساج ۳/۲۹۳، بلوغ المالک ۴/۵۵۴۔

(۲) الفروع ۵/۲۸۲، انہی ۳/۱۶، شرح المساج بحاشیہ القیولی ۲/۲۰۹۔

شرط چہارم:

۳۱- یہ ہے کہ بیع میں مفلس کے نزدیک کوئی ایسا منافعہ نہ ہو جو اس کے ساتھ متصل ہو جیسے کہ مویا ہونا اور برہا ہونا اور نئے حمل کا ہو جانا (جب تک کہ بچہ نہ جنم دے) اور یہ امام احمد کے مذہب کے ایک قول میں مذکور ہے۔

اور مالکیہ و شافعیہ کا قول "اور امام احمد سے دوسری روایت یہ ہے کہ کسی ریونی جو متصل ہو اور اس سے پیدا ہونی ہو وہ رجوع سے مائع نہیں ہے و شریہ اس سے نفع نکلے گا البتہ مالکیہ اس صورت میں قرض ٹوہوں کو یہ اختیار دیتے ہیں کہ یا قودر یہ اگر کو سامان سے دیں یہ اس کی وقیمت دے دیں جس میں اس سے ا سے فرحت یا ہے (۱)۔

اور بخلاف اس صورت کے جب صفت میں نقص پیدا ہو کہ وہ رجوع سے مائع نہیں ہے (۲)۔

میں و ذریعہ جو ملحد ہو وہ رجوع سے مائع نہیں ہے اور وہ جیسے کہ چل اور بچہ اور یہ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد کا قول ہے، خود اس کی وجہ سے بیع میں نقص واقع ہو یا نہ ہو جب کہ وہ صفت کا نقص ہو اور جو ذریعہ ملحد ہو وہ مفلس مشتری کی ملکیت ہوگی (۳)۔

شرط پنجم:

۳۲- یہ کہ سامان کے ساتھ غیہ کا بیع متعلق نہ ہو مثلاً یہ کہ خریدار نے اس کو سبہ کر دیا یا فروخت کر دیا یا اسے وقف کر دیا تو اس میں رجوع نہیں ہے، اس لئے کہ اس نے عینہ اپنے سامان کو مفلس کے پاس

نہیں پایا۔ لہذا وہ نفس میں داخل نہیں ہے (۱)۔

اور مالکیہ مرہون کے بارے میں فرماتے ہیں کہ قرض دینے والے کو یہ حق ہے کہ جس دیں میں عین کو رہن رکھا گیا ہے، اس کو دکر کے رہن کو چھڑالے اور اس کو لے لے اور جو کچھ اس نے دیا ہے اس کے سلسلہ میں وہ قرض خواہوں کے حصہ میں شریک ہو جائے (۲)۔

شرط ششم:

۳۳- اور وہ شافعیہ کی طرف سے ہے، و ذرا مانتے ہیں کہ عین ہو جسے اگر عین ہو تو اسے اس عین کے قبضہ کرنے میں جو عین ہے قرض خواہوں پر مقدم کیا جائے گا اور یہ جیسے اگر گائے کو دنت کے بدلے میں فروخت کیا یا بچہ شریہ از مفلس ہو گیا تو فروخت کنندہ دنت کو لے گا، اور بیع یعنی گائے کو وہ پس نہیں لے گا (۳)۔

شرط ہفتم:

۳۴- شافعیہ فرماتے ہیں کہ رجوع کے وقت قیمت فوری واجب ہو، لہذا اس چیز میں رجوع نہیں ہے جس کی قیمت مؤجل ہو اور ابھی ادائیگی کا وقت نہ ہوا ہو، اس لئے کہ فی حق مطالبہ کا حق نہیں ہے۔

و ذرا بل فرماتے ہیں کہ اگر عین مؤجل ہو تو سامان میں رجوع کرنا فوراً مند نہیں ہوگا۔ وقت کے آنے تک موقوف رہے گا، اس وقت فروخت کنندہ فسخ (ج) ترک میں سے کسی ایک کو اختیار کرے گا

(۱) المغنی ۴/۳۱۴، ۴/۳۲۲، ۴/۳۲۴، ۴/۳۲۵، ۴/۳۲۶، ۴/۳۲۷، ۴/۳۲۸، ۴/۳۲۹، ۴/۳۳۰، ۴/۳۳۱، ۴/۳۳۲، ۴/۳۳۳، ۴/۳۳۴، ۴/۳۳۵، ۴/۳۳۶، ۴/۳۳۷، ۴/۳۳۸، ۴/۳۳۹، ۴/۳۴۰، ۴/۳۴۱، ۴/۳۴۲، ۴/۳۴۳، ۴/۳۴۴، ۴/۳۴۵، ۴/۳۴۶، ۴/۳۴۷، ۴/۳۴۸، ۴/۳۴۹، ۴/۳۵۰، ۴/۳۵۱، ۴/۳۵۲، ۴/۳۵۳، ۴/۳۵۴، ۴/۳۵۵، ۴/۳۵۶، ۴/۳۵۷، ۴/۳۵۸، ۴/۳۵۹، ۴/۳۶۰، ۴/۳۶۱، ۴/۳۶۲، ۴/۳۶۳، ۴/۳۶۴، ۴/۳۶۵، ۴/۳۶۶، ۴/۳۶۷، ۴/۳۶۸، ۴/۳۶۹، ۴/۳۷۰، ۴/۳۷۱، ۴/۳۷۲، ۴/۳۷۳، ۴/۳۷۴، ۴/۳۷۵، ۴/۳۷۶، ۴/۳۷۷، ۴/۳۷۸، ۴/۳۷۹، ۴/۳۸۰، ۴/۳۸۱، ۴/۳۸۲، ۴/۳۸۳، ۴/۳۸۴، ۴/۳۸۵، ۴/۳۸۶، ۴/۳۸۷، ۴/۳۸۸، ۴/۳۸۹، ۴/۳۹۰، ۴/۳۹۱، ۴/۳۹۲، ۴/۳۹۳، ۴/۳۹۴، ۴/۳۹۵، ۴/۳۹۶، ۴/۳۹۷، ۴/۳۹۸، ۴/۳۹۹، ۴/۴۰۰، ۴/۴۰۱، ۴/۴۰۲، ۴/۴۰۳، ۴/۴۰۴، ۴/۴۰۵، ۴/۴۰۶، ۴/۴۰۷، ۴/۴۰۸، ۴/۴۰۹، ۴/۴۱۰، ۴/۴۱۱، ۴/۴۱۲، ۴/۴۱۳، ۴/۴۱۴، ۴/۴۱۵، ۴/۴۱۶، ۴/۴۱۷، ۴/۴۱۸، ۴/۴۱۹، ۴/۴۲۰، ۴/۴۲۱، ۴/۴۲۲، ۴/۴۲۳، ۴/۴۲۴، ۴/۴۲۵، ۴/۴۲۶، ۴/۴۲۷، ۴/۴۲۸، ۴/۴۲۹، ۴/۴۳۰، ۴/۴۳۱، ۴/۴۳۲، ۴/۴۳۳، ۴/۴۳۴، ۴/۴۳۵، ۴/۴۳۶، ۴/۴۳۷، ۴/۴۳۸، ۴/۴۳۹، ۴/۴۴۰، ۴/۴۴۱، ۴/۴۴۲، ۴/۴۴۳، ۴/۴۴۴، ۴/۴۴۵، ۴/۴۴۶، ۴/۴۴۷، ۴/۴۴۸، ۴/۴۴۹، ۴/۴۵۰، ۴/۴۵۱، ۴/۴۵۲، ۴/۴۵۳، ۴/۴۵۴، ۴/۴۵۵، ۴/۴۵۶، ۴/۴۵۷، ۴/۴۵۸، ۴/۴۵۹، ۴/۴۶۰، ۴/۴۶۱، ۴/۴۶۲، ۴/۴۶۳، ۴/۴۶۴، ۴/۴۶۵، ۴/۴۶۶، ۴/۴۶۷، ۴/۴۶۸، ۴/۴۶۹، ۴/۴۷۰، ۴/۴۷۱، ۴/۴۷۲، ۴/۴۷۳، ۴/۴۷۴، ۴/۴۷۵، ۴/۴۷۶، ۴/۴۷۷، ۴/۴۷۸، ۴/۴۷۹، ۴/۴۸۰، ۴/۴۸۱، ۴/۴۸۲، ۴/۴۸۳، ۴/۴۸۴، ۴/۴۸۵، ۴/۴۸۶، ۴/۴۸۷، ۴/۴۸۸، ۴/۴۸۹، ۴/۴۹۰، ۴/۴۹۱، ۴/۴۹۲، ۴/۴۹۳، ۴/۴۹۴، ۴/۴۹۵، ۴/۴۹۶، ۴/۴۹۷، ۴/۴۹۸، ۴/۴۹۹، ۴/۵۰۰، ۴/۵۰۱، ۴/۵۰۲، ۴/۵۰۳، ۴/۵۰۴، ۴/۵۰۵، ۴/۵۰۶، ۴/۵۰۷، ۴/۵۰۸، ۴/۵۰۹، ۴/۵۱۰، ۴/۵۱۱، ۴/۵۱۲، ۴/۵۱۳، ۴/۵۱۴، ۴/۵۱۵، ۴/۵۱۶، ۴/۵۱۷، ۴/۵۱۸، ۴/۵۱۹، ۴/۵۲۰، ۴/۵۲۱، ۴/۵۲۲، ۴/۵۲۳، ۴/۵۲۴، ۴/۵۲۵، ۴/۵۲۶، ۴/۵۲۷، ۴/۵۲۸، ۴/۵۲۹، ۴/۵۳۰، ۴/۵۳۱، ۴/۵۳۲، ۴/۵۳۳، ۴/۵۳۴، ۴/۵۳۵، ۴/۵۳۶، ۴/۵۳۷، ۴/۵۳۸، ۴/۵۳۹، ۴/۵۴۰، ۴/۵۴۱، ۴/۵۴۲، ۴/۵۴۳، ۴/۵۴۴، ۴/۵۴۵، ۴/۵۴۶، ۴/۵۴۷، ۴/۵۴۸، ۴/۵۴۹، ۴/۵۵۰، ۴/۵۵۱، ۴/۵۵۲، ۴/۵۵۳، ۴/۵۵۴، ۴/۵۵۵، ۴/۵۵۶، ۴/۵۵۷، ۴/۵۵۸، ۴/۵۵۹، ۴/۵۶۰، ۴/۵۶۱، ۴/۵۶۲، ۴/۵۶۳، ۴/۵۶۴، ۴/۵۶۵، ۴/۵۶۶، ۴/۵۶۷، ۴/۵۶۸، ۴/۵۶۹، ۴/۵۷۰، ۴/۵۷۱، ۴/۵۷۲، ۴/۵۷۳، ۴/۵۷۴، ۴/۵۷۵، ۴/۵۷۶، ۴/۵۷۷، ۴/۵۷۸، ۴/۵۷۹، ۴/۵۸۰، ۴/۵۸۱، ۴/۵۸۲، ۴/۵۸۳، ۴/۵۸۴، ۴/۵۸۵، ۴/۵۸۶، ۴/۵۸۷، ۴/۵۸۸، ۴/۵۸۹، ۴/۵۹۰، ۴/۵۹۱، ۴/۵۹۲، ۴/۵۹۳، ۴/۵۹۴، ۴/۵۹۵، ۴/۵۹۶، ۴/۵۹۷، ۴/۵۹۸، ۴/۵۹۹، ۴/۶۰۰، ۴/۶۰۱، ۴/۶۰۲، ۴/۶۰۳، ۴/۶۰۴، ۴/۶۰۵، ۴/۶۰۶، ۴/۶۰۷، ۴/۶۰۸، ۴/۶۰۹، ۴/۶۱۰، ۴/۶۱۱، ۴/۶۱۲، ۴/۶۱۳، ۴/۶۱۴، ۴/۶۱۵، ۴/۶۱۶، ۴/۶۱۷، ۴/۶۱۸، ۴/۶۱۹، ۴/۶۲۰، ۴/۶۲۱، ۴/۶۲۲، ۴/۶۲۳، ۴/۶۲۴، ۴/۶۲۵، ۴/۶۲۶، ۴/۶۲۷، ۴/۶۲۸، ۴/۶۲۹، ۴/۶۳۰، ۴/۶۳۱، ۴/۶۳۲، ۴/۶۳۳، ۴/۶۳۴، ۴/۶۳۵، ۴/۶۳۶، ۴/۶۳۷، ۴/۶۳۸، ۴/۶۳۹، ۴/۶۴۰، ۴/۶۴۱، ۴/۶۴۲، ۴/۶۴۳، ۴/۶۴۴، ۴/۶۴۵، ۴/۶۴۶، ۴/۶۴۷، ۴/۶۴۸، ۴/۶۴۹، ۴/۶۵۰، ۴/۶۵۱، ۴/۶۵۲، ۴/۶۵۳، ۴/۶۵۴، ۴/۶۵۵، ۴/۶۵۶، ۴/۶۵۷، ۴/۶۵۸، ۴/۶۵۹، ۴/۶۶۰، ۴/۶۶۱، ۴/۶۶۲، ۴/۶۶۳، ۴/۶۶۴، ۴/۶۶۵، ۴/۶۶۶، ۴/۶۶۷، ۴/۶۶۸، ۴/۶۶۹، ۴/۶۷۰، ۴/۶۷۱، ۴/۶۷۲، ۴/۶۷۳، ۴/۶۷۴، ۴/۶۷۵، ۴/۶۷۶، ۴/۶۷۷، ۴/۶۷۸، ۴/۶۷۹، ۴/۶۸۰، ۴/۶۸۱، ۴/۶۸۲، ۴/۶۸۳، ۴/۶۸۴، ۴/۶۸۵، ۴/۶۸۶، ۴/۶۸۷، ۴/۶۸۸، ۴/۶۸۹، ۴/۶۹۰، ۴/۶۹۱، ۴/۶۹۲، ۴/۶۹۳، ۴/۶۹۴، ۴/۶۹۵، ۴/۶۹۶، ۴/۶۹۷، ۴/۶۹۸، ۴/۶۹۹، ۴/۷۰۰، ۴/۷۰۱، ۴/۷۰۲، ۴/۷۰۳، ۴/۷۰۴، ۴/۷۰۵، ۴/۷۰۶، ۴/۷۰۷، ۴/۷۰۸، ۴/۷۰۹، ۴/۷۱۰، ۴/۷۱۱، ۴/۷۱۲، ۴/۷۱۳، ۴/۷۱۴، ۴/۷۱۵، ۴/۷۱۶، ۴/۷۱۷، ۴/۷۱۸، ۴/۷۱۹، ۴/۷۲۰، ۴/۷۲۱، ۴/۷۲۲، ۴/۷۲۳، ۴/۷۲۴، ۴/۷۲۵، ۴/۷۲۶، ۴/۷۲۷، ۴/۷۲۸، ۴/۷۲۹، ۴/۷۳۰، ۴/۷۳۱، ۴/۷۳۲، ۴/۷۳۳، ۴/۷۳۴، ۴/۷۳۵، ۴/۷۳۶، ۴/۷۳۷، ۴/۷۳۸، ۴/۷۳۹، ۴/۷۴۰، ۴/۷۴۱، ۴/۷۴۲، ۴/۷۴۳، ۴/۷۴۴، ۴/۷۴۵، ۴/۷۴۶، ۴/۷۴۷، ۴/۷۴۸، ۴/۷۴۹، ۴/۷۵۰، ۴/۷۵۱، ۴/۷۵۲، ۴/۷۵۳، ۴/۷۵۴، ۴/۷۵۵، ۴/۷۵۶، ۴/۷۵۷، ۴/۷۵۸، ۴/۷۵۹، ۴/۷۶۰، ۴/۷۶۱، ۴/۷۶۲، ۴/۷۶۳، ۴/۷۶۴، ۴/۷۶۵، ۴/۷۶۶، ۴/۷۶۷، ۴/۷۶۸، ۴/۷۶۹، ۴/۷۷۰، ۴/۷۷۱، ۴/۷۷۲، ۴/۷۷۳، ۴/۷۷۴، ۴/۷۷۵، ۴/۷۷۶، ۴/۷۷۷، ۴/۷۷۸، ۴/۷۷۹، ۴/۷۸۰، ۴/۷۸۱، ۴/۷۸۲، ۴/۷۸۳، ۴/۷۸۴، ۴/۷۸۵، ۴/۷۸۶، ۴/۷۸۷، ۴/۷۸۸، ۴/۷۸۹، ۴/۷۹۰، ۴/۷۹۱، ۴/۷۹۲، ۴/۷۹۳، ۴/۷۹۴، ۴/۷۹۵، ۴/۷۹۶، ۴/۷۹۷، ۴/۷۹۸، ۴/۷۹۹، ۴/۸۰۰، ۴/۸۰۱، ۴/۸۰۲، ۴/۸۰۳، ۴/۸۰۴، ۴/۸۰۵، ۴/۸۰۶، ۴/۸۰۷، ۴/۸۰۸، ۴/۸۰۹، ۴/۸۱۰، ۴/۸۱۱، ۴/۸۱۲، ۴/۸۱۳، ۴/۸۱۴، ۴/۸۱۵، ۴/۸۱۶، ۴/۸۱۷، ۴/۸۱۸، ۴/۸۱۹، ۴/۸۲۰، ۴/۸۲۱، ۴/۸۲۲، ۴/۸۲۳، ۴/۸۲۴، ۴/۸۲۵، ۴/۸۲۶، ۴/۸۲۷، ۴/۸۲۸، ۴/۸۲۹، ۴/۸۳۰، ۴/۸۳۱، ۴/۸۳۲، ۴/۸۳۳، ۴/۸۳۴، ۴/۸۳۵، ۴/۸۳۶، ۴/۸۳۷، ۴/۸۳۸، ۴/۸۳۹، ۴/۸۴۰، ۴/۸۴۱، ۴/۸۴۲، ۴/۸۴۳، ۴/۸۴۴، ۴/۸۴۵، ۴/۸۴۶، ۴/۸۴۷، ۴/۸۴۸، ۴/۸۴۹، ۴/۸۵۰، ۴/۸۵۱، ۴/۸۵۲، ۴/۸۵۳، ۴/۸۵۴، ۴/۸۵۵، ۴/۸۵۶، ۴/۸۵۷، ۴/۸۵۸، ۴/۸۵۹، ۴/۸۶۰، ۴/۸۶۱، ۴/۸۶۲، ۴/۸۶۳، ۴/۸۶۴، ۴/۸۶۵، ۴/۸۶۶، ۴/۸۶۷، ۴/۸۶۸، ۴/۸۶۹، ۴/۸۷۰، ۴/۸۷۱، ۴/۸۷۲، ۴/۸۷۳، ۴/۸۷۴، ۴/۸۷۵، ۴/۸۷۶، ۴/۸۷۷، ۴/۸۷۸، ۴/۸۷۹، ۴/۸۸۰، ۴/۸۸۱، ۴/۸۸۲، ۴/۸۸۳، ۴/۸۸۴، ۴/۸۸۵، ۴/۸۸۶، ۴/۸۸۷، ۴/۸۸۸، ۴/۸۸۹، ۴/۸۹۰، ۴/۸۹۱، ۴/۸۹۲، ۴/۸۹۳، ۴/۸۹۴، ۴/۸۹۵، ۴/۸۹۶، ۴/۸۹۷، ۴/۸۹۸، ۴/۸۹۹، ۴/۹۰۰، ۴/۹۰۱، ۴/۹۰۲، ۴/۹۰۳، ۴/۹۰۴، ۴/۹۰۵، ۴/۹۰۶، ۴/۹۰۷، ۴/۹۰۸، ۴/۹۰۹، ۴/۹۱۰، ۴/۹۱۱، ۴/۹۱۲، ۴/۹۱۳، ۴/۹۱۴، ۴/۹۱۵، ۴/۹۱۶، ۴/۹۱۷، ۴/۹۱۸، ۴/۹۱۹، ۴/۹۲۰، ۴/۹۲۱، ۴/۹۲۲، ۴/۹۲۳، ۴/۹۲۴، ۴/۹۲۵، ۴/۹۲۶، ۴/۹۲۷، ۴/۹۲۸، ۴/۹۲۹، ۴/۹۳۰، ۴/۹۳۱، ۴/۹۳۲، ۴/۹۳۳، ۴/۹۳۴، ۴/۹۳۵، ۴/۹۳۶، ۴/۹۳۷، ۴/۹۳۸، ۴/۹۳۹، ۴/۹۴۰، ۴/۹۴۱، ۴/۹۴۲، ۴/۹۴۳، ۴/۹۴۴، ۴/۹۴۵، ۴/۹۴۶، ۴/۹۴۷، ۴/۹۴۸، ۴/۹۴۹، ۴/۹۵۰، ۴/۹۵۱، ۴/۹۵۲، ۴/۹۵۳، ۴/۹۵۴، ۴/۹۵۵، ۴/۹۵۶، ۴/۹۵۷، ۴/۹۵۸، ۴/۹۵۹، ۴/۹۶۰، ۴/۹۶۱، ۴/۹۶۲، ۴/۹۶۳، ۴/۹۶۴، ۴/۹۶۵، ۴/۹۶۶، ۴/۹۶۷، ۴/۹۶۸، ۴/۹۶۹، ۴/۹۷۰، ۴/۹۷۱، ۴/۹۷۲، ۴/۹۷۳، ۴/۹۷۴، ۴/۹۷۵، ۴/۹۷۶، ۴/۹۷۷، ۴/۹۷۸، ۴/۹۷۹، ۴/۹۸۰، ۴/۹۸۱، ۴/۹۸۲، ۴/۹۸۳، ۴/۹۸۴، ۴/۹۸۵، ۴/۹۸۶، ۴/۹۸۷، ۴/۹۸۸، ۴/۹۸۹، ۴/۹۹۰، ۴/۹۹۱، ۴/۹۹۲، ۴/۹۹۳، ۴/۹۹۴، ۴/۹۹۵، ۴/۹۹۶، ۴/۹۹۷، ۴/۹۹۸، ۴/۹۹۹، ۴/۱۰۰۰، ۴/۱۰۰۱، ۴/۱۰۰۲، ۴/۱۰۰۳، ۴/۱۰۰۴، ۴/۱۰۰۵، ۴/۱۰۰۶، ۴/۱۰۰۷، ۴/۱۰۰۸، ۴/۱۰۰۹، ۴/۱۰۱۰، ۴/۱۰۱۱، ۴/۱۰۱۲، ۴/۱۰۱۳، ۴/۱۰۱۴، ۴/۱۰۱۵، ۴/۱۰۱۶، ۴/۱۰۱۷، ۴/۱۰۱۸، ۴/۱۰۱۹، ۴/۱۰۲۰، ۴/۱۰۲۱، ۴/۱۰۲۲، ۴/۱۰۲۳، ۴/۱۰۲۴، ۴/۱۰۲۵، ۴/۱۰۲۶، ۴/۱۰۲۷، ۴/۱۰۲۸، ۴/۱۰۲۹، ۴/۱۰۳۰، ۴/۱۰۳۱، ۴/۱۰۳۲، ۴/۱۰۳۳، ۴/۱۰۳۴، ۴/۱۰۳۵، ۴/۱۰۳۶، ۴/۱۰۳۷، ۴/۱۰۳۸، ۴/۱۰۳۹، ۴/۱۰۴۰، ۴/۱۰۴۱، ۴/۱۰۴۲، ۴/۱۰۴۳، ۴/۱۰۴۴، ۴/۱۰۴۵، ۴/۱۰۴۶، ۴/۱۰۴۷، ۴/۱۰۴۸، ۴/۱۰۴۹، ۴/۱۰۵۰، ۴/۱۰۵۱، ۴/۱۰۵۲، ۴/۱۰۵۳، ۴/۱۰۵۴، ۴/۱۰۵۵، ۴/۱۰۵۶، ۴/۱۰۵۷، ۴/۱۰۵۸، ۴/۱۰۵۹، ۴/۱۰۶۰، ۴/۱۰۶۱، ۴/۱۰۶۲، ۴/۱۰۶۳، ۴/۱۰۶۴، ۴/۱۰۶۵، ۴/۱۰۶۶، ۴/۱۰۶۷، ۴/۱۰۶۸، ۴/۱۰۶۹، ۴/۱۰۷۰، ۴/۱۰۷۱، ۴/۱۰۷۲، ۴/۱۰۷۳، ۴/۱۰۷۴، ۴/۱۰۷۵، ۴/۱۰۷۶، ۴/۱۰۷۷، ۴/۱۰۷۸، ۴/۱۰۷۹، ۴/۱۰۸۰، ۴/۱۰۸۱، ۴/۱۰۸۲، ۴/۱۰۸۳، ۴/۱۰۸۴، ۴/۱۰۸۵، ۴/۱۰۸۶، ۴/۱۰۸۷، ۴/۱۰۸۸، ۴/۱۰۸۹، ۴/۱۰۹۰، ۴/۱۰۹۱، ۴/۱۰۹۲، ۴/۱۰۹۳، ۴/۱۰۹۴، ۴/۱۰۹۵، ۴/۱۰۹۶، ۴/۱۰۹۷، ۴/۱۰۹۸، ۴/۱۰۹۹، ۴/۱۱۰۰، ۴/۱۱۰۱، ۴/۱۱۰۲، ۴/۱۱۰۳، ۴/۱۱۰۴، ۴/۱۱۰۵، ۴/۱۱۰۶، ۴/۱۱۰۷، ۴/۱۱۰۸، ۴/۱۱۰۹، ۴/۱۱۱۰، ۴/۱۱۱۱، ۴/۱۱۱۲، ۴/۱۱۱۳، ۴/۱۱۱۴، ۴/۱۱۱۵، ۴/۱۱۱۶، ۴/۱۱۱۷، ۴/۱۱۱۸، ۴/۱۱۱۹، ۴/۱۱۲۰، ۴/۱۱۲۱، ۴/۱۱۲۲، ۴/۱۱۲۳، ۴/۱۱۲۴، ۴/۱۱۲۵، ۴/۱۱۲۶، ۴/۱۱۲۷، ۴/۱۱۲۸، ۴/۱۱۲۹، ۴/۱۱۳۰، ۴/۱۱۳۱، ۴/۱۱۳۲، ۴/۱۱۳۳، ۴/۱۱۳۴، ۴/۱۱۳۵، ۴/۱۱۳۶، ۴/۱۱۳۷، ۴/۱۱۳۸، ۴/۱۱۳۹، ۴/۱۱۴۰، ۴/۱۱۴۱، ۴/۱۱۴۲، ۴/۱۱۴۳، ۴/۱۱۴۴، ۴/۱۱۴۵، ۴/۱۱۴۶، ۴/۱۱۴۷، ۴/۱۱۴۸، ۴/۱۱۴۹، ۴/۱۱۵۰، ۴/۱۱۵۱، ۴/۱۱۵۲، ۴/۱۱۵۳، ۴/۱۱۵۴، ۴/۱۱۵۵، ۴/۱۱۵۶، ۴/۱۱۵۷، ۴/۱۱۵۸، ۴/۱۱۵۹، ۴/۱۱۶۰، ۴/۱۱۶۱، ۴/۱۱۶۲، ۴/۱۱۶۳، ۴/۱۱۶۴، ۴/۱۱۶۵، ۴/۱۱۶۶، ۴/۱۱۶۷، ۴/۱۱۶۸، ۴/۱۱۶۹، ۴/۱۱۷۰، ۴/۱۱۷۱، ۴/۱۱۷۲، ۴/۱۱۷۳، ۴/۱۱۷۴، ۴/۱۱۷۵، ۴/۱۱۷۶، ۴/۱۱۷۷، ۴/۱۱۷۸، ۴/۱۱۷۹، ۴/۱۱۸۰، ۴/۱۱۸۱، ۴/۱۱۸۲، ۴/۱۱۸۳، ۴/۱۱۸۴، ۴/۱۱۸۵، ۴/۱۱۸۶، ۴/۱۱۸۷، ۴/۱۱۸۸، ۴/۱۱۸۹، ۴/۱۱۹۰، ۴/۱۱۹۱، ۴/۱۱۹۲، ۴/۱۱۹۳، ۴/۱۱۹۴، ۴/۱۱۹۵، ۴/۱۱۹۶، ۴/۱۱۹۷، ۴/۱۱۹۸، ۴/۱۱۹۹، ۴/۱۲۰۰، ۴/۱۲۰۱، ۴/۱۲۰۲، ۴/۱۲۰۳، ۴/۱۲۰۴، ۴/۱۲۰۵، ۴/۱۲۰۶، ۴/۱۲۰۷، ۴/۱۲۰۸، ۴/۱۲۰۹، ۴/۱۲۱۰، ۴/۱۲۱۱، ۴/۱۲۱۲، ۴/۱۲۱۳، ۴/۱۲۱۴، ۴/۱۲۱۵، ۴/۱۲۱۶، ۴/۱۲۱۷، ۴/۱۲۱۸، ۴/۱۲۱۹، ۴/۱۲۲۰، ۴/۱۲۲۱، ۴/۱۲۲۲، ۴/۱۲۲۳، ۴/۱۲۲۴، ۴/۱۲۲۵، ۴/۱۲۲۶، ۴/۱۲۲۷، ۴/۱۲۲۸، ۴/۱۲۲۹، ۴/۱۲۳۰، ۴/۱۲۳۱، ۴/۱۲۳۲، ۴/۱۲۳۳، ۴/۱۲۳۴، ۴/۱۲۳۵، ۴/۱۲۳۶، ۴/۱۲۳۷، ۴/۱۲۳۸، ۴/۱۲۳۹، ۴/۱۲۴۰، ۴/۱۲۴۱، ۴/۱۲۴۲، ۴/۱۲۴۳، ۴/۱۲۴۴، ۴/۱۲۴۵، ۴/۱۲۴۶، ۴/۱۲۴۷، ۴/۱۲۴۸، ۴/۱۲۴۹، ۴/۱۲۵۰، ۴/۱۲۵۱، ۴/۱۲۵۲، ۴/۱۲۵۳، ۴/۱۲۵۴، ۴/۱۲۵۵، ۴/۱۲۵۶، ۴/۱۲۵۷، ۴/۱۲۵۸، ۴/۱۲۵۹، ۴/۱۲۶۰، ۴/۱۲۶۱، ۴/۱۲۶۲، ۴/۱۲۶۳، ۴/۱۲۶۴، ۴/۱۲۶۵، ۴/۱۲۶۶، ۴/۱۲۶۷، ۴/۱۲۶۸، ۴/۱۲۶۹، ۴/۱۲۷۰، ۴/۱۲۷۱، ۴/۱

”مفسر کے فرہشت کے جاے ہا لے ہا ہا کے ہوا سے  
فرہشت نہیں یہا جائے گا۔ ہوا ہا تے ہیں کہ ہا کی ہوا یہا کے ہا ہا ہا  
حق ہا سے متعلق ہے، لہذا اسے دوسرے پر مقدم رکھا جائے گا  
گرچہ حق مؤجل ہو جیسے کہ مرتبین (۱)۔



۳۵- یہ حنا بد کی طرف سے ہے، وہ فرماتے ہیں کہ شرط یہ ہے کہ فرہشت کنندہ نے اس کی قیمت کے کچھ حصہ پر قبضہ نہ کیا ہو ورنہ تو رجوع کے سلسلہ میں اس کا حق ساقط ہو جائے گا، وہ فرماتے ہیں کہ قیمت کے کچھ حصہ سے (خریدار کو) بری کر دینا اس پر قبضہ کرنے کی طرح ہے۔

ن کا استدلال اس روایت سے ہے جسے دارقطنی نے حنبلت  
 ابوہریرہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ: ”لیمّا رجل باع  
 سمعة، فادرك سلعته بعينها عند رجل قد افلس، ولم  
 يكن قبض من ثمنها شيئاً، فبقي له، وإن كان قبض من  
 ثمنها شيئاً فهو أسوة الهرماء“ (۲) (جس آدمی نے کوئی سامان  
 فروخت کیا پھر اپنا سامان عینہ اس آدمی کے پاس پایا جو مفلس  
 اور اس نے اس کی قیمت کے کچھ حصہ پر قبضہ نہ کیا ہو تو وہ سامان اس کا  
 ہوگا اور اگر وہ اس کی قیمت کے کچھ حصہ پر قبضہ کر چکا ہو تو وہ قرض  
 خواہوں کے ساتھ برادر کا حق دار ہوگا)۔

( ) نهمه کتاب ۲۸۳۳ کتابخانه ۲۵۳۳

(۲) حدیث: ”ایہا رجل باع سلعة فأدرك سلعة بعينها عند رجل قد أفلس...“ کی روایت دوقطبی نے کی ہے اس کی تائید اسامیل بن عیاش ہیں، دوقطبی کہتے ہیں کہ اسامیل بن عیاش حضرت ابوہریرہؓ سے ہیں اور یہ حدیث دہری سے مستناداً بت نہیں ہے بلکہ وہ مرسل ہے (سخن الدوقطبی ص ۳۹، ۴۰ طبع دارالمحاضرات)۔

اور امام شافعی اپنے جدید قول میں فرماتے ہیں کہ فروخت کنندہ کو اس کا حق ہے کہ وہ اپنے دیر میں سے باقی کے مقابلہ میں بیع کا جو حصہ ہے اسے واپس لے لے، اور امام مالک فرماتے ہیں کہ اسے اختیار ہے۔ اگر ہو چاہے تو قیمت کا بقیہ حصہ یا اسے لوٹا کر پورے سامان کو واپس لے لے، اور اگر ہو چاہے تو قرض قبول کرے کے ساتھ حصہ دار بن جائے اور رجوع نہ کرے (۱)۔

13

۳۶۔ یہ شرط مالکیہ کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ شرط یہ ہے کہ قرض خود ہوں نے اس شخص کا بدلہ جو مفلس پر ہے بائع کو دیا ہو، بعد گرانہوں نے اس کو بدلہ لے لیا ہو (سرچہ چنماں سے لیا ہو) تو فروخت کنندہ اسے نہیں لے سکتا ہے، اسی طرح اگر وہ لوگ فروخت کنندہ کے لئے قیمت کے ضامن بن جائیں اور اعتماد کے لائق ہوں یہ وہ اس کے لئے کوئی قابل اعتماد ذیل دے دیں (تو فروخت کنندہ اسے نہیں لے سکتا ہے)۔

اور ثانیہ اور حائل فرماتے ہیں کہ فسخ کے سلسلہ میں اس کا حق ساتھ نہ ہوگا، اگرچہ قرض خود اس سے کہیں کہ فسخ نہ کرے، مگر لوگ قیمت کے سلسلہ میں ترک میں تمہیں مقدم رکھیں گے۔ تاہم حائل کے عمومی وجہ سے دیا فرماتے ہیں اور ثانیہ اس وجہ سے فرماتے ہیں کہ اس میں احسان ہے اور وہ قرض خود کے طلب ہونے کا اندیشہ ہے، لیکن اگر قرض خود مفلس کو قیمت دیں اور وہ سے فروخت کنندہ کو دے، تو فسخ سے متعلق اس کا حق ساتھ ہو جائے گا (۴)۔

(۱) انشی سر ۳۰، کتاب الفصاح ۲۶، نهایة الحاج ۴۸، ۵۷، ۶۳،  
جدید الجوه ۲/۴۸۸، الدوقی علی المشرع الكبير ۶/۲۸.

(۲) اثری در ۱۳۸۲، نهاده که در ۱۳۸۳ و ۱۳۸۴ کشف و اکتفا شد ۲۵۰۰

شرط دوم:

۳۷- یہ کہ مفلس اس کے لینے تک زندہ ہو اور اس پر حجر کے بعد اس کا انتقال ہو جائے تو رجوع کے سلسلہ میں فرحت کنندہ کا حق ساقط ہو جائے گا۔ یہ امام مالک اور امام احمد کا مذہب ہے، اس لئے کہ حدیث ہے: "لأن مات فصاحب المتاع أسوة العرماء" (۱) (پس اگر وہ مر جائے تو سامان و الاقرض خواہوں کے ساتھ برہم کا شریک ہوگا)۔ اور ایک روایت میں ہے: "أبما امرئ مات، وعنده مال امرئ بعينه، القضي منه شيئاً أو لم يقتض فهو أسوة العرماء" (۲) (جس شخص کا انتقال ہو جائے اور اس کے پاس کسی آدمی کا مال بعینہ ہو خواہ اس نے اس کی قیمت میں سے کچھ وصول پایا ہو یا نہیں تو وہ قرض خواہوں کے ساتھ برہم کا شریک ہوگا)۔ وہ صراحت فرماتے ہیں کہ یہ اس لئے بھی کہ اس کے ساتھ غیر مفلس کا حق تحقق ہو یا ہے، "وہ روایت میں ہیں، جیسے کہ مال

(۱) حدیث: "لأن مات فصاحب المتاع أسوة العرماء" کی روایت ابو داؤد نے ابو بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام سے ابن القاضی کی ہے "أن رسول الله ﷺ قال، ألبما رجل باع متاعاً، فأفلس بدي ابتاعه، ولم يقض المدي باعه من ثمنه شيئاً، فوجد متاعه بعينه فهو أحق به، وإن مات المشتري فصاحب المتاع أسوة لعرماء" (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر کوئی شخص کوئی سامان فروخت کرے پھر خریدنے والا مفلس ہو جائے اور فروخت کرنے والا اپنے سامان کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول نہ کر سکا ہو اور وہ عید اپنا سامان پالے تو وہی اس کا سودا حق دار ہے اور خریدنے والا انتقال ہو چکا ہو تو سامان کا ان کے قرض خواہوں کے ساتھ برہم کا شریک ہوگا)۔ منقول کی کہتے ہیں کہ یہ حدیث مرسل ہے اور ابو بکر بن عبد الرحمن کا بھی ہیں (عون المعبود ۳۰۹ طبع ہند)۔

(۲) حدیث: "ألبما امرئ مات وعنده مال امرئ بعينه،" کی روایت ابن ماجہ اور دیگر قاضی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً کی ہے اور ابن دہان کی سند میں یحییٰ بن عبدی ہیں جن کے بارے میں دارقطنی نے کہا کہ وہ صحیف اللہ میں ہیں (سنن ابن ماجہ ۴۰۹۷ طبع بیروت، سنن الدارقطنی ۳۰۹ طبع دار المعاصی)۔

مرہون (کہ اس سے مرثون کا حق تعلق ہو جاتا ہے)، اور جیسا کہ اگر مفلس اس کو فروخت کرے (تو اس کا حق تم ہو جاتا ہے)۔  
"امام ثانی فرماتے ہیں کہ اس سے نسخ کرنے اور عین کو پسینے کا حق ہے۔ اس لئے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی مرفوع حدیث ہے: "أبما رجل مات أو أفلس فصاحب المتاع أحق بمتاعه، إذا وجدته بعينه" (۱) (جو شخص بھی مر جائے یا مفلس ہو جائے تو سامان و الاقرض سامان کا زیادہ مستحق ہے اگر وہ اسے عینہ پالے)۔

شرط یا دوم:

۳۸- یہ کہ فرحت کنندہ بھی زندہ ہو، پس اگر وہ رجوع کرنے سے قبل مر جائے تو حنابلہ کے نزدیک ایک قول کے مطابق رجوع کا حق نہیں ہے، اور "الانساف" میں ہے کہ وارثین کو رجوع کرنے کا حق ہے (۲)۔

شرط یا دوم:

۳۹- ثانیہ کا صحیح قول یہ ہے کہ اس سے یہ حق ہے کہ حجر کا علم ہونے کے فوراً بعد رجوع کر لے اور اگر رجوع کرنے میں تاخیر کرے، یہ

(۱) اسی ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵



دعویٰ کرے کہ اسے اس کی واقعیت نہیں تھی کہ رجوع فوراً ہوتا ہے تو اس کی بیعت قبول کی جائے گی، اور اگر رجوع کے بعد مال کے تصحیح کر لے تو صحیح صحیح نہ ہوگی، اور اگر یہ معلوم ہو جائے تو فتح سے متعلق اس کا حق باطل ہو جائے گا۔

اور ب کے نزدیک اس شرط کے ٹکانے کی وجہ یہ ہے کہ وہ عیب کی بنیاد پر رو کرنے کی طرح ہے، اور وہوں میں جامع مصلحت رکھنا دفع کرنا ہے۔

ورثا معیہ کا وہ قول جو مقابلہ کا مذہب ہے وہ یہ ہے کہ رجوع تاخیر کے ساتھ ہے، وافر فرماتے ہیں کہ وہ ایسا ہے جیسے باپ اپنے بیٹے کو بہہ کرنے کے بعد رجوع کرے (۱)۔

عین قیمت کا رجوع کرنا:

۳۰- اگر قرض خواہ نے مفلس سے کوئی چیز ذمہ میں خرید لی، اور قیمت نقد کروے اور سامان پر قبضہ نہیں کیا یہاں تک کہ مفلس پر حرامانہ کیا گیا تو کیا قرض خواہ اس نقد کو واپس لے سکتا ہے جو اس نے اسے بطور مسلم کے دیا تھا؟ مالک یہ فرماتے ہیں کہ ہاں اگر اس کا عین بینہ سے یہ کسی طبعی علامت سے ثابت ہو جائے تو رجوع کرے گا، ضمن کو بیچ پر قیاس کرتے ہوئے۔

مالک یہ میں سے اہم فرماتے ہیں کہ رجوع نہیں کرے گا، اس لئے کہ معاویہ میں ہے: ”من وجد سلعته“ (جو شخص اپنا سامان تجارت پائے) (۲)، اور ”من وجد متاعه“ (جو شخص

(۱) نہایت اگتاج ۳۲۵-۳۲۶، کشاف القناع ۳۲۹۔

(۲) حدیث: ”من وجد سلعته...“ کی روایت مسلم نے حضرت ابو ہریرہ سے اس لفظ میں کی ہے: ”إذا أفلس الرجل فوجد الرجل عهده سلعة معيه فهو أحق به“ (اگر کوئی مفلس ہو جائے تو ایک شخص اس کے پاس پائے، اس میں عہد پائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے) (صحیح مسلم ۱۱۹۳، طبع عسکری بیروت)۔

اپنا سامان پائے) (۱)، اور نقدیں (سونا چاندی) پر عرف میں اس کا اطلاق نہیں ہوتا ہے، یعنی نقدیں پر ”متاع“ اور ”سلعة“ کا اطلاق عرف میں نہیں پایا جاتا ہے (۲)۔

پھر مالک یہ فرماتے ہیں کہ اگر بیع فاسد کرے اور حاکم اسے فتح کر دے، اور فروخت کنندہ مفلس ہو جائے تو خریدار قیمت کا زیادہ مستحق ہے، شرطیکہ قیمت موجود ہو، اور فروخت نہ ہوئی ہو (۳)۔

”اس مسئلہ میں اگر عہد سب کی تصریح نہیں مل سکی۔“

عین کے خریدار کو اس کے لینے کا حق ہے، اگر فروخت کنندہ پر افلاس کی وجہ سے اس پر قبضہ دلانے سے قبل حرامانہ ہو جائے:

۳۱- حنابلہ نے صراحت کی ہے کہ اگر کسی شخص نے کوئی عین فروخت کیا، یا پھر اس پر (شریہ ارکو) قبضہ دلانے سے قبل مفلس ہو گیا تو خریدار قرض خواہوں کے مقابلہ میں اس کا زیادہ مستحق ہے، اس لئے کہ وہ اس کی عین طہیت ہے، اور یہ بات حنابلہ کے یہاں ہر حال میں صادق آتی ہے، خود سامان ان چیزوں میں سے ہوتا جن کو پورے طور پر مصلیٰ کے حق میں نہ دے سکتے ہیں، جیسے گھر، کار، یا ہوتی ہے جیسے کہ مانی، تو ملی جانے والی چیز (میلیں) (موزونی چیزیں) (۴)۔

”اور اگر عہد سب میں اس مسئلہ کا تذکرہ مسمیٰ نہیں پایا۔“

(۱) حدیث: ”من وجد متاعه...“ کی روایت مسلم نے حضرت ابو ہریرہ سے

اس لفظ میں کی ہے: ”إذا أفلس الرجل فوجد الرجل عهده سلعة معيه فهو أحق به“ (صحیح مسلم ۱۱۹۳، طبع عسکری بیروت)۔

(۲) الخراج فی ۵/۲۸۲، الدرر السنی ۸۳۔

(۳) المشرع الكبير والدرر السنی ۳۹۰، جوہر والکیل ۲/۷۷۔

(۴) کشاف القناع ۳۲۷۔

کیا رجوع کے لئے کسی حاکم کا فیصلہ ضروری ہے:

۴۲- عین میں رجوع کرنے کے لئے حنا بلہ کے مذہب اور ثانیہ کے صحیح قول کی رو سے کسی حاکم کے فیصلہ کی ضرورت نہ ہوگی، یہ حضرت فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ نفس سے ثابت ہے<sup>(۱)</sup>۔

اور اگر کسی حاکم نے فتح کے ممنوع ہونے کا فیصلہ یا تو ثانیہ کے نزدیک اس کا فیصلہ نہیں ٹوٹے گا، وہ فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسئلہ اجتہادی ہے اور اس میں اختلاف قوی ہے اس لئے کہ نفس میں جس طرح یہ احتمال ہے کہ وہ اپنے عین سلمان کا ریا دوستی ہے اسی طرح اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ وہ اس کی قیمت کا ریا دوستی ہے، مگر چہ بہ احتمال زیادہ ظاہر ہے۔

اور حنا بلہ کے نزدیک اس کے فیصلہ کو تو راجح ہے، صاحب معنی سے امام احمد کی ایک صراحت غلطی کی ہے کہ اگر کسی حاکم نے یہ فیصلہ کیا کہ سامان والا ترص ثوبوں کے ساتھ نہ لے ہوگا، پھر مقدمہ اسے حاکم کے سامنے پیش ہو جو نہ ٹھٹھ پر عمل کرے کے ظہر یہاں حال ہے تو اس کے سے اس کے فیصلہ کو تو راجح ہے<sup>(۲)</sup>، یعنی اگر معاملہ اس درجہ کا ہو تو اس میں کسی حاکم کے فیصلہ کی ضرورت نہیں ہے۔

وہ چیز جس سے رجوع ثابت ہوتا ہے:

۴۳- رجوع قول سے ثابت ہوتا ہے اور وہ اس طور پر کہ وہ یوں کہنے میں نے بیچ کو بیخ کر دیا یا اسے اٹھا دیا یا اسے توڑ دیا یا اسے باطل

(۱) کشاف الفقہ ۴۲۹، نہایہ الکناج ۴۶۸، شرح النہج علی المہاج

۴۳۳۔

(۲) نہایہ الکناج ۴۶۸، کشاف الفقہ ۴۲۹۔

کر دیا یا اسے ربا یا مٹا فعیہ اور حنا بلہ نے اس کی صراحت کی ہے، حنا بلہ فرماتے ہیں کہ اگر ایسا کہے گا تو اس کا رجوع صحیح ہو جائے گا اگرچہ عین پر قبضہ نہ کرے۔ عین اور اس طرح رجوع یا پھر عین تلف ہو گیا تو وہ فروخت کنندہ کے مال سے تلف ہوگا بسبب تک کہ یہ نہ ظاہر ہو کہ وہ اس کے رجوع سے قبل تلف ہوا ہے یا وہ ایسی حالت میں تھا کہ رجوع کرنے کی مستحضرانہ میں سے کسی شرط کے نہ پائے جانے کی وجہ سے یا کسی مانع رجوع کی وجہ سے اس میں رجوع صحیح نہیں ہوتا ہے، جیسا کہ آقا تھا اور اس کی رہنمائی یہ لوماتھ اور اس کو تلو ر بنائی<sup>(۱)</sup>۔

اور جہاں تک فعل کے ذریعہ رجوع کا تحقق ہے تو ثانیہ نے (اپنے صحیح قول کے مطابق) حنا بلہ نے اس کی صراحت کی ہے کہ رجوع اپنے تصرف سے صحیح نہ ہوگا جو عینیت کو منتقل کرنے والا ہو، جیسے کہ بیع، خدادادہ اس سے رجوع کی نیت کرے، صاحب مطالب ولی انہی فرماتے ہیں: یہاں تک کہ اگر رجوع کی نیت سے عین لے لے تو بھی رجوع ثابت نہ ہوگا، اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے رجوع ثابت نہ جائے گا جیسے کہ خیال کی مدت میں بیع کرنا<sup>(۲)</sup>، اور ہمیں مالکیہ کی کوئی صراحت اس سلسلہ میں نہیں ملی۔

مفلس کے مال میں دھیرے کے کسی عین کا ظہر ہونا:

۴۴- اگر مفلس کے مال میں کوئی ایسی چیز ظاہر ہوئی جو دھیرے کی تھی تو وہ اس کے مالک کی ہوگی۔

اور اگر مفلس نے اسے جبرماندہ ہونے سے قبل فروخت کر دیا پھر کوئی اس کا مستحق نکل آیا (اور قیمت تلف ہوئی) تو خریدار قرض

(۱) نہایہ الکناج ۴۶۸، کشاف الفقہ ۴۲۹۔

(۲) مطالب ولی ائیں ۸۲، نہایہ الکناج ۴۶۸۔

خو ہوں کے ساتھ ایک قرض خواہ کی طرح شریک ہوگا، خواہ قیمت اس پر تجربہ مانڈ ہونے سے قبل تلف ہوئی ہو یا اس کے بعد، اس لئے کہ اس کا دین اس تمام دیون میں سے ہے جو مفلس کے ذمہ میں اس کے افلاس کے قبل سے ثابت ہے۔

اور اگر قیمت تلف نہیں ہوئی ہے تو جیسا کہ شافعیہ نے اس کی صراحت کی ہے، اور حنابلہ کے کلام سے کچھ میں آتا ہے خریدار اس کا زیادہ مستحق ہے، اس لئے کہ وہ اس کا مین مال ہے<sup>(۱)</sup>۔

زمین میں تعمیر کرنے یا پودا لگانے کے بعد اسے واپس لیا: ۳۵- شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک اگر زمین کا خریدار مفلس ہو جائے اور اس پر تجربہ مانڈ ہو جائے اور اس نے اس میں پودا لگایا ہو یا کوئی عمارت تعمیر کی ہو تو یہ اس میں فروخت کنندہ کے رجوع کرنے سے مانع نہ ہوگا، اور ایسی ہتھی جو بار بار کائی جاتی ہے اور اس کی جھبائی رہتی ہے وہ اس سلسلہ میں فروخت کی طرح ہے۔

پھر اگر فریقین (ایک طرف سے فروخت کنندہ اور دوسری طرف سے مفلس کے ساتھ قرض خواہ لوگ) کھاڑنے پر راضی ہو جائیں یا فروخت کنندہ اس کا شمار کرے، اور دوسرے فریق اس کا مطالبہ کریں تو میں اس کا حق ہے، اس لئے کہ وہ مفلس کی ملکیت ہے، فروخت کنندہ کا اس میں کوئی حق نہیں ہے اور انسان کو اپنی ملکوتی شے کے لینے سے نہیں روکا جاسکتا اور ایسی صورت میں کھودنے کے بعد زمین کو براہ کرم ضروری ہے اور کھاڑنے کے سبب سے جو نقصان پہنچے گا اس کا تاوان مفلس کے مال میں واجب ہوگا، اس لئے کہ یہ ایسا نقص ہے جو مفلس کے ملک کو لگ کرے کی وجہ سے واقع ہوا ہے، لہذا یہ اس پر

ہوگا اور شافعیہ کے نزدیک لینے والے کو اس سلسلہ میں قرض خواہوں کے حقوق پر مقدم کیا جائے، اس لئے کہ وہ مال کی تحصیل کی مصدقہ کی خاطر ہے، اور حنابلہ کے نزدیک وہ اس کے ساتھ حصہ دار ہوگا، اور مفلس اور قرض خواہ لوگ الٹا کرنے سے انکار کریں تو انہیں اس پر مجبور نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ یہ رکنا حق کی بنیاد پر ہے اور اس صورت میں لینے والے کو یہ حق ہے کہ وہ پورا۔۔۔ رقیعہ کی قائم ہونے کی حالت میں جو قیمت ہے، جو قیمت اسے کر اس کا مالک بن جائے، اس لئے کہ اس نے صاحب حق ہونے کی حالت میں پودا لگایا ہے یا عمارت بنائی ہے اور اس کو حق ہے کہ اگر وہ چاہے تو اسے کھاڑ لے اور نقص کے تاوان کے ساتھ اسے قرض خواہوں کو دے دے۔ پس اگر لینے والا پورا۔۔۔ رقیعہ کا مالک بنے سے انکار کرے، اور نقص کا تاوان اسے کرنے سے انکار کرے تو خاتم روایت کی رو سے شافعیہ کے نزدیک، "قول مقدم کی رو سے حنابلہ کے نزدیک سے رجوع کا حق نہیں ہے، اس لئے کہ اس صورت میں رجوع کرنے میں قرض خواہوں کا ضرر ہے، اور نہ رکنا۔۔۔ سے رائل میں یا جاسکتا۔

دوسری طرف کا، اور قول یہ ہے کہ سے رجوع کرنے کا حق ہے، زمین اس کی ملکیت میں باقی رہے، اور فروخت اور عمارت مفلس کی ہوگی<sup>(۱)</sup>۔

اور ہمارے علم و اطلاع کے مطابق مالکیہ اور حنفیہ نے اس مسئلہ سے بحث نہیں کی ہے۔

کرایہ دار کا مفلس ہو جانا:

۳۶- مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک اگر کسی نے اپنے کسی مین کو

(۱) شرح المنہاج ۳/۲۹۶، نہایہ ۳/۲۳۵ اور اس کے بعد کے صفحات، شرح المنتقى ۳/۲۸۲، کتاب الفتن ۳/۳۱۳، المصنف ۳/۲۶۶، ۳/۲۸۳

(۲) نہایہ ۳/۳۶۳، اسراج الوہاب ۳/۲۲۵ طبع معصنی لکھنؤ، کتاب الفتن ۳/۳۶۳، مہیۃ الدولی مع الشرح الکبیر ۳/۲۷۵۔

نقد اہمت پر کر یہ پرویدہ اس سے اس اہمت پر قبضہ نہیں کیا، یہاں تک کہ یہ پرویدہ اس کے عین کی وجہ سے تجرباً نڈ ہو گیا تو اس صورت میں مالک کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو فتح کے ویرید میں کو وہیں کر لے اور اگر چاہے تو قرض خواہوں کے لئے اسے چھوڑ دے اور پوری اہمت کے سلسلہ میں و قرض خواہوں کے ساتھ حصہ دار بن جائے۔

اور اس نے فتح کو اختیار کیا اور کچھ مدت گزر چکی تھی تو مالک نے اور شافعیہ فرماتے ہیں کہ مالک گزرے ہوئے یا مبیعت میں قرض خواہوں کے ساتھ شریک ہوگا اور باقی ماندہ مدت میں اجارہ فتح ہو جائے گا۔

در حنا بد فرماتے ہیں کہ اس حال میں فتح کے سلسلہ میں اس کا حق ساتھ ہو جائے گا، اس لئے کہ ان کا مذہب ہے کہ سامان کے بعض حصہ کا تلف ہو جانا رجوع سے مانع ہے (۱)۔

چارہ پرویدہ والے کا مفلس ہو جانا:

۷۳- اگر کسی خاص گھر کو کوئی اجارہ پر دے پھر مالک مفلس ہو جائے تو اجارہ باقی رہے گا اور اس کے مفلس ہونے سے فتح نہیں ہوگا، اس لئے کہ وہ لازم ہے، اور خواہ کرایہ دار نے عین پر قبضہ کیا ہو یا نہ کیا ہو، اور اگر قرض خواہ اس مہین گھر کو کوئی احوال فروخت کرنے کا مطالبہ کرے تو کر یہ پر باقی رہتے ہوئے اسے فروخت کیا جائے گا، اور اگر جارہ کی مدت کے گزرنے تک اس کی فروختی کو مؤثر کرے پھر ان کا اتفاق ہو جائے تو جائز ہے۔

میں نے کسی سے ہی گھر کو کرایہ پر یا جس کے مساف تادیے گئے تھے، وہ گھر کر یہ، کو حوالہ کرنا، مالک کے ساتھ پھر کرایہ پر دینے والا

قبضہ کرنے سے قبل مفلس ہو گیا تو یہ قرض خواہوں کے ساتھ برابر ہوگا، اس لئے کہ اس کا حق کسی عین کے ساتھ متعلق نہیں ہوا (۱)۔

اور مالک نے اور شافعیہ فرماتے ہیں کہ اگر ذمہ میں کسی عمل کا التزام کرنے والا مفلس ہو گیا اور اس نے کرایہ دار کو کوئی عین پر دے کر دیا تاکہ وہ اسے استعمال کرے اور اس سے اپنا حق وصول کرے تو اس عین میں اس کو مقدم رکھا جائے گا اس عین کی طرح جسے عقد میں متعین کر دیا گیا ہو، پھر شافعیہ فرماتے ہیں کہ اگر اس نے عین کو اس کے سپرد نہ کیا ہو اور اہت کرایہ پر دینے والے کے ہاتھ میں باقی ہو تو کرایہ دار کو فتح کرنے کا اختیار ہے، اور وہ اہت کو وہیں لے لے گا، اور اگر اہت تلف ہوئی ہو تو اسے مہمت کی مدت مثل کے قدر قرض خواہوں کے ساتھ شریک کیا جائے گا اور اس میں سے اس کا حصہ نکال کر اس کے سپرد نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ مسم فیہ کی طرف سے عوض لینا ناممکن ہے، اس لئے کہ ذمہ میں اجارہ کا ہونا منافع میں سلم ہے، لہذا اس کے لئے بعض وہ منفعت حاصل ہوگی جس کا التزام یا کیا ہے، اور وہ بغیر کسی ضرر کے منقسم ہو جائے جیسے سورطل کا ٹھکانا، ورنہ تو (جیسے کہ کپڑے کا سینا) فتح ہو جائے گا اور اسے شریعت کی ہوئی اہت میں حصہ دیا جائے گا (۲)۔

اور ہم نے ان مسائل میں حنفیہ کا کوئی حکام نہیں پایا۔

مفلس پر حجر کے اثرات میں سے پانچوں اثرات: حاکم کا اس کے مال کو فروخت کرنا:

۷۸- افلاس کی وجہ سے جس پر تجرباً نڈ ہے حاکم اس کے مال کو مام

(۱) کتاب الفہام ۲/۲۳۶-۲۳۷، مطالب بودی ۳/۲۹۳، نہایہ

الکلیج ۳/۲۸۸

(۲) نہایہ الکلیج ص ۲۸۸، اشیر علی ۳/۲۸۸

(۱) شرح لمہاج و صلیہ اقلیولی ۳/۲۹۳، نہایہ الکلیج ۳/۲۸۸، حافیہ

الدردی ۳/۲۶۶، ۲۸۸، کتاب الفہام ۳/۲۶۶

کہ دوزیا، و احتیاط پر مبنی ہے اور وہاں اس کے طلب کرنے والے وہ اس کی قیمت کے جانتے والے زیادہ ہوں گے۔

۷۔ مفلس کے لئے اس کے مال میں سے کچھ چھوڑ دیا جائے گا، اس سلسلہ میں تفصیلی حکام آرہا ہے۔

۸۔ "حاکم کسی چیز کی بیع کو مقدم اور مؤخر کرنے میں ایک قسم کی ترتیب کا لحاظ کرے گا جس سے مصلحت پوری ہوگی، پس وہ آسان کو مقدم کرے گا پھر اس کے بعد والے کو، جس اعتبار سے مفلس کو زیادہ رعایت حاصل ہو، اس لئے کبھی بعض کی بیع پر اکتفا کرے گا، پس رہن کی بیع سے شروع کرے گا اور مرتہن کو اس کے دین کے بقدر دے گا، اور جو قیمت بچ جائے گی وہ قرض خواہوں پر لوٹا دے گا اور اگر مرتہن کے دین میں سے کچھ بچ گیا تو قرض خواہوں کے ساتھ اس کا حساب لگائے گا۔

پھر حاکم کھانے کی ترچیزوں وغیرہ کو فروخت کرے گا جو جلدی سے شراب ہو جاتی ہیں، اس لئے کہ اس کو باقی رکھنا اسے تلف کر دے گا۔ اور شافعیہ نے اسے رہن کی بیع پر مقدم رکھا ہے۔

پھر وہ جانور کو فروخت کرے گا، اس لئے کہ وہ تلف کا نشانہ بنتا ہے اور اس کے باقی رہنے میں شرف و رفعت کی شہرت پڑتی ہے۔

پھر وہ سامانوں "مذنیجہ کو فروخت کرے گا، اس سے کہ اس پر ضائق ہونے کا خطرہ ہوتا ہے، و لوگوں کے ہاتھ اس تک پہنچ سکتے ہیں۔

پھر اخیر میں جائیداد غیر منقولہ کو فروخت کرے گا، مالک یہ فرماتے ہیں کہ اس کے بارے میں مادہ و مادہ کی تائید ضرور ہے۔

اور شافعیہ نے صراحت کی ہے کہ یہ ترتیب دیون کے علاوہ میں اور ان چیزوں میں جن میں مساوی حلدی سرایت کرتا ہے (جو جلدی شراب ہو جاتی ہیں) اور اس میں سے دیون پر لوٹ مار یا حکم وغیرہ کے

بوجھبھار میں موافقت کرے، والے فقہاء کے علاوہ، فقہاء کے نزدیک فروخت کر دے گا تاکہ اس پر وہ سب دیون "اے جائیں اور وہ صرف اس صورت میں فروخت کرے گا سب کہ وہ دین کی جنس سے نہ ہو، اور فروخت کرنے کے وقت حاکم مفلس کی مصلحت کی رعایت کرے گا۔

بن قدامہ نے دین و عین امور کو ذکر کیا ہے اور ان کے علاوہ دوسرے حضرات نے بھی ذکر کیا ہے:

۱۔ نقد بید (شہ کی سنے) کے بدلے فروخت کرے گا، اس لئے کہ وہ زیادہ سہولت سے فراہم ہوتا ہے، اور اگر شہر میں متحدہ سنے ہوں تو زیادہ درجہ سنے کے بدلے فروخت کرے گا، اور اگر تمام سنے برابر ہوں تو دین کی جنس کے بدلے بیچے گا۔

۲۔ فروخت کرتے وقت مفلس کو حاضر کرنا مستحب ہے، انہوں نے فرمایا: تاکہ وہ اپنی قیمت کو گن لے اور محفوظ کر لے تاکہ اس کے دل کے لئے زیادہ اطمینان کا باعث ہو اور دوسری وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے عمدہ اور گھٹیا سامان کو زیادہ جاننے والا ہے، لہذا جب وہ موجود ہوگا تو اس کے بارے میں بات چیت کرے گا اور اس میں لوگوں کی رغبت بڑھ جائے گی۔

۳۔ فروخت کرتے وقت قرض خواہوں کو حاضر کرنا بھی مستحب ہے، اس لئے کہ ان کے لئے فروخت کیا جا رہا ہے اور بسا اوقات وہ ان میں سے کسی چیز کے خریدنے کی رغبت کریں گے اور اس کی قیمت بڑھا کر دیں گے تو یہ سب کے لئے اور مفلس کے لئے زیادہ بہتر ہوگا، ورنہ کی خوش دلی کا رعبہ ہوگا "رتبت سے اور ہوگا ورنہ باتوں میں سے کوئی ایسا مال جو نہ پالے گا تو وہ اسے لے لے گا۔

۴۔ چیز کو اس کے بازار میں فروخت کرنا مستحب ہے، اس لئے

مفلس کے لئے اس کے مال میں سے کیا کیا چیزیں  
چھوڑی جائیں گی:

۴۹- مفلس کے لئے اس کے مال میں سے درج ذیل چیزیں  
چھوڑی جائیں گی:

الف- پٹرے:

مفلس کے لئے اس کے استعمال کے پٹروں میں سے ایک  
بہڑا اتفاق چھوڑا جائے گا<sup>(۱)</sup>، اور حنفی نے کہا ہے کہ وہ جوڑے  
چھوڑے جائیں گے اور ان دونوں کے علاوہ جو کپڑے ہوں گے  
فرخت نہ رہے جائیں گے، اور حنفی فرماتے ہیں کہ جس کپڑے کی  
نی اناں نہ درست نہیں، اسے فرخت نہ دیا جائے گا مثلاً گرمی میں  
جاڑے کے کپڑے، اور مالکیہ فرماتے ہیں کہ اس کے جمعہ کے دونوں  
کپڑوں کو فرخت کر دیا جائے گا، اگر ان کی قیمت زیادہ ہو اور اس  
کے لئے اس سے کم درجے کے کپڑے خریدے جائیں گے اور یہ اسی  
مفہم میں ہے جس کی حنابلہ اور شافعیہ نے صراحت کی ہے کہ گر  
کپڑے اونچے معیار کے ہوں کہ اس جیسا آدمی اس جیسے کپڑے نہیں  
پہنتا ہو تو ان میں فرخت نہ دیا جائے گا اور اس کے لئے کم سے کم  
کپڑے چھوڑ دئے جائیں گے جو اس کے لئے کافی ہو جائیں، اور  
مالکیہ اور شافعیہ فرماتے ہیں کہ جس طرح اس کے لئے کپڑے

مسطح ہونے کا خطرہ ہو، مستحب ہے۔

اور مالکیہ نے درج ذیل امور کا بھی ذکر کیا ہے:

ز- قاضی کے نزدیک جو دین بینہ سے ثابت ہو اس میں مفلس  
کو بینہ کے بارے میں آگاہ کرنے کے بعد ہی فرخت کرے گا  
اور مطالبہ کرنے والے قرض و روں میں سے ایک کو آگاہ کرنے  
فالحق ہے، اس سے کہ ایک کو دوسرے فریق کے بینہ کے بارے  
میں ترجیح فالحق ہے، ورنہ ایک قرض خود سے قسم لے گا کہ اس نے  
اپنے دین میں سے کسی حصہ پر قبضہ نہیں کیا ہے، ورنہ اس کو حوالہ دیا ہے  
اور نہ سے ساقط کیا ہے ورنہ اس کے ورنہ میں اب تک باقی ہے۔

ح- اور یہ کہ وہ تین دنوں کا خیال لے کر فرخت کرے گا تاکہ  
ہر سالانہ میں زیادہ قیمت طلب کی جا سکے، سوائے اس سالانہ کے جو  
تافعیہ کی وجہ سے شرب ہو جائے۔

ط- اور شافعیہ کہتے ہیں کہ جس مثل سے کم میں فرخت نہیں کرے گا،  
اور وہ حنابلہ کا مذہب ہے جیسا کہ مطالبہ ملی انبی میں ہے، ورنہ بعض  
شافعیہ کہتے ہیں کہ اس کو زیادہ سے زیادہ ملنے والی قیمت پر فرخت  
کرے گا۔ ان سمجھوں کا کہنا ہے کہ اگر اس سالانہ کو کوئی ایسا خونی منہ  
ظاہر ہو جائے جو اس سے زیادہ قیمت دینا چاہتا ہو جس پر فرخت  
کیا گیا ہے (اور یہ خیال کی مدت میں ہو، اور اسی میں سے خیال مجلس بھی  
ہے) تو بیع کو فسخ کرنا درست ہے، ورنہ لے کے ہاتھ فرخت نہ کرنا  
محظوب ہوگا، اور خیال کی مدت کے بعد فسخ لازم نہ ہوگا، لیکن شریعہ کے  
سے اتنا مستحب ہوگا۔

ی- ورنہوں سے یہ بھی فرمایا کہ نقد ہی کے بدلے فرخت  
کرے گا، ورنہ صحت قیمت پر فرخت نہیں کرے گا، اور بیع کو اس وقت  
تک یہ نہیں کرے گا جب تک کہ قیمت پر قبضہ نہ کر لے<sup>(۱)</sup>۔

(۱) اہل حقانی علی غلیل ۵/۲۷۰، الدرر ۳/۲۷۰-۲۷۱، نہلیہ لکھاج

۳۴۱۰-۳۱۲، اسی ۳۳۳-۳۳۴، مطالبہ ۱۷/۳۹۹-۳۹۸  
۳۹۸، وردیچکھنے فتح القدیر ۸/۲۰۷، الفتاویٰ الہدیہ ۵/۶۳، الدرر ۵/۱۳۲  
وحاشیہ ۵/۹۸، بولاق ۱۳۲۶ھ

(۱) الدرر (جیسا کہ لمصباح میں ہے) کہ وہ ہے جسے انسان پہنتا ہے اور اس کی  
ضرورتوں میں آئے جانے میں اس کے لئے کافی ہو جائے ہے اور اس کی جمع  
دوست ہے جیسے کہ فلس و درطوس۔ ابن مالک یہ بتاتی ہے اسے مذہب (۵/۱۰۰)  
استعمال کے کپڑے کے تعبیر کیا ہے۔

کی قیمت کے کچھ حصے سے ایسا گھر خریداجائے گا جس میں وہ رات گزار سکے اور باقی قرض خواہوں پر صرف کیا جائے گا۔<sup>(۱)</sup>

د- کارٹڈر کے اہزار:

حتابلہ اور بعض مالکیہ فرماتے ہیں کہ مفلس کے لئے اس کی صنعت و حرفت کے اوزار چھوڑ دیے جائیں گے پھر اس میں مالکیہ فرماتے ہیں کہ اہزار اس صورت میں چھوڑ دیئے جائیں گے، جب کہ ان کی قیمت کم ہو جیسے کہ لوہار کا ہتھوڑا، اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اسے بھی فروخت کر دیا جائے گا اور ثانیہ نے صراحت کی ہے کہ اسے فروخت کیا جائے گا۔<sup>(۲)</sup>

۵- تجارت کا راس المال:

حتابلہ اور ثانیہ میں سے ابن مرتب فرماتے ہیں کہ مفلس کے لئے کچھ راس المال چھوڑ دیا جائے گا جس سے وہ تجارت کرے، مگر وہ اس کے بغیر اچھی طرح نہ کما سکتا ہو۔ رٹی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ وہ اس سے معمولی چیزیں لیتے ہیں، ربوہ وکس۔ حنفیہ اور مالکیہ کی اس سلسلہ میں کوئی صراحت ہمیں نہیں مل سکی۔<sup>(۳)</sup>

۶- ضروری خوراک:

مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک مفلس کے لئے اس کے مال میں سے اتنی ضروری خوراک بھی چھوڑ دی جائے گی جو اس کے لئے اور اس کے اہل عیال کے لئے کافی ہو جس سے جسم قائم رہتا ہے۔ حنفیہ

چھوڑے جائیں گے اسی طرح اس کے اہل عیال کے لئے بھی چھوڑے جائیں گے۔<sup>(۱)</sup>

ب- کتابیں:

اور اگر وہ عالم ہو، و کتابوں سے مستغنی نہ ہو سکتا ہو، ثانیہ کے نزدیک اور ایک قول کی رو سے مالکیہ کے نزدیک اس کے لئے دو کتابیں چھوڑ دی جائیں جن کی، سے شرعی علم، و علم آلہ میں ضرورت پڑتی ہو، و مالکیہ کے نزدیک مقدم قول یہ ہے کہ کتابیں بھی فروخت کی جائیں گی۔<sup>(۲)</sup>

ج- رہائشی گھر:

امام مالک اور (صحیح قول کی رو سے) امام ثانی اور شریع فرماتے ہیں کہ مفلس کا گھر فروخت کیا جائے گا اور اس کے بدلہ میں اس کے لئے کرایہ پر مکان لیا جائے گا۔ اسے ابن المذہب نے اختیار کیا ہے، اس لئے کہ نبی ﷺ نے اس شخص کے قرض خواہوں سے جو پہلوں کی خریداری میں مصیبت کا شکار ہو گیا تھا، فرمایا: "خذوا ما وجدتم، ولبس لکم، لا ذلک"۔<sup>(۳)</sup> (تمہیں جو مل جائے وہ لے لو اور تمہارے لئے اس کے سوا کچھ نہیں ہے)۔

دوسرے اور اسحاق کا قول جو حنفیہ اور ثانیہ کا بھی ایک قول ہے کہ اس کا وہ گھر فروخت نہیں کیا جائے گا جس میں رہنے کا وہ محتاج نہ ہو۔ اگر گھر نہیں ہو، عہدہ ہو تو اسے فروخت کیا جائے گا، و اس کے لئے اس

(۱) حاشیہ من جامعہ ص ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵

## انکاس ۵۰

مفلس پر) بحال طریقے پر خرچ کرے، اور وہ دینی مقدر ہے جو اس جیسے آدمی پر خرچ کی جاسکتی ہے، یہاں تک کہ اس کا مال تقسیم ہو جائے اور یہ اس لئے کہ تقسیم سے قبل اس کے مال سے اس کی طبیعت تم نہیں ہوتی ہے۔ انی طرح اس لوگوں پر بھی خرچ کیا جائے گا جن کا نفقہ مفلس پر لازم ہے یعنی بیوی اور رشتہ دار اگرچہ (بیوی یا رشتہ دار) حجر کے نافذ ہونے کے بعد ہوئے ہوں، اس لئے کہ نبی ﷺ کا قول ہے کہ: "ابداً بفسک ثم بمس تعول" (تم اپنی ذات سے شروع رہو پھر اس لوگوں سے دن کی تم پر ورش کرتے ہو)۔ اور یہ اس وقت ہے جب کہ مفلس پہ لائق حامل مانے کے، رعبہ مستغنی نہ ہو (۲)۔

۱۰ رخصتی کی تاب قناعتی خانیہ میں ہے: "مفلس پر اس کے کھانے پینے اور پہننے کی چیزوں میں تنگی نہیں کی جائے گی اور اس کے لئے عرف کے مطابق بقدر کفاف مقرر کیا جائے گا (۳)۔

اور تقسیم کے بعد کے بارے میں پہلے گذر چکا کہ اس کے لئے کتنا نفقہ چھوڑا جائے گا۔

مقدار میں نہیں جس سے خوش حالی کی رہائی نہ ہو۔ مالکیہ فرماتے ہیں کہ اس کے لئے اس کی بیویوں، اولاد، اور المومنین کے لئے وہ نفقہ چھوڑ جائے گا جو اس پر واجب ہے۔ تثنی مقدار میں جس سے قسم تمام رہے، اور یہ اس صورت میں ہے جب کہ وہ اس لوگوں میں سے ہو جس کے سے مدامن نہ ہو مین، اور وہ ایسا نہ ہو جو جس سے وہ مامان ہو یا اس کے سے یہ ممکن ہو کہ اپنے آپ کو کھڑا کرے یا لکائے تو اس صورت میں اس کے لئے کچھ نہیں چھوڑا جائے گا۔

پھر مالکیہ فرماتے ہیں کہ اس کے لئے اور مذکورہ بالا لوگوں کے سے تثنی مقدار میں نفقہ چھوڑا جائے گا جو ان کے لئے اس وقت تک کے سے کافی ہو سکے جب تک غور و خوض کے بعد اس کے لئے اسباب معیشت کے حاصل ہو جائے۔ کی توقع ہو، مین ثانیہ کے بریک اس کے سے تقسیم کے دن کی خوراک کے مابعد کچھ خوراک نہیں چھوڑی جائے گی اور اس پر کسی قرین رشتہ دار کا نفقہ بھی، جب نہ ہوگا، اس کے سے وہ تک دست ہے، اس حالت کے نہ خلاف جو تقسیم سے قبل اس کی تھی، اور ثانیہ کے بریک بھی تقسیم کے بعد قرین رشتہ دار کا نفقہ ساتھ ہو جائے گا (۴)۔

(۱) حدیث ۴۱۰۰ ابداً بفسک ثم بمس تعول "کی روایت مسلم نے حضرت جابر سے مروی ہے ان الفاظ میں کی ہے "ابداً بفسک فمصیق عیب، فان فضل شيء فلا ملک لان فضل من اهدک شيء لادعی قریبک لان فضل من ذی قریبک شيء لهدک، و حکم، بقول، فین مینک و من مینک و من حکم،" (تم اپنی ذات سے شروع کرو، اگرچہ اس پر صدقہ کرو، پھر اگر کچھ بچ جائے تو اپنے مال و عیال پر خرچ کرو، اگر اپنے مال و عیال سے بچ جائے تو اپنے قریب داروں پر خرچ کرو، اور اگر اپنے قریب داروں سے بھی بچ جائے تو یوں اور یوں خرچ کرو یہی کہتے ہیں کہ آپ کا مال نہ مانے، دائیں اور بائیں طرف تھا) (صحیح مسلم ۶۹۲-۶۹۳ عینی لکھی)۔

(۲) نہایت مختصراً ۳۷۱ شرح الصحاح ۳۷۱، القلیوبی ۲۹۰، کشف القناع ۳۳۲، القلیوبی المندب ۳۳۲، المشرع الکبیر صحیحہ ۳۳۲، ۳۳۳، شرح الجملہ لولائی ۵۵۶، دفعہ ۰۰۰۔

حجر کی مدت میں اور مفلس کے مال کو قرض خواہوں پر تقسیم کرنے سے قبل اس پر اور اس کے اہل و عیال پر خرچ کرنا: ۵۰۔ صاحبین کے قول کی رو سے حنفیہ کے نزدیک اور ثانیہ اور حنابلہ کے نزدیک اور یہی مالکیہ کے مذہب کا قضا ہے جیسا کہ پہلے گذرا، حکم پر واجب ہے کہ وہ مفلس کے مال سے اس پر (یعنی

(۱) المشرع الکبیر صحیحہ المدنی ۳۷۱، نہایت مختصراً ۳۷۱، شرح الصحاح مع جامع القلیوبی ۲۹۰-۲۹۱، عینی ۳۳۲، مطالب ولی النبی ۳۹۰، ۳۹۱۔



مفلس کے مال کو اس کے قرض خواہوں کے درمیان تقسیم کرنے میں جلدی کرنا:

۵۱- مالک نے صراحت کی ہے کہ مفلس کے مال کو تقسیم کرنے میں تاخیر کرنا مناسب نہیں ہے، اور شافیہ اور حنابلہ نے فرمایا کہ مقررہ قرض کے ذمہ کو بری کرنے کے لئے تقسیم کرنے میں جلدی کرنا مستحب ہے تاکہ اس پر قرض کا زمانہ دور نہ ہو اور تاکہ حق کا اس کے مستحق تک پہنچانا مؤثر نہ ہو۔ اور اس کی تقسیم میں تاخیر کرنا مال منول اور قرض خواہوں کے ساتھ ظلم ہے، شافیہ فرماتے ہیں کہ جلدی کرنے میں حد سے زیادتی نہیں کی جائے گی تاکہ کم قیمت کے ذریعہ اس میں لالچ نہ کی جائے، اور مالک نے فرماتے ہیں کہ اگر اس کا اندیشہ ہو کہ مفلس پر موجود قرض خواہوں کے علاوہ دوسروں کا بھی دین ہے تو کاشی اپنی صواب دہ سے تقسیم میں تاخیر کرے گا<sup>(۱)</sup>۔

اور شافیہ نے صراحت کی ہے کہ حاکم پر یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ انتظار کرے تاکہ تمام مال کی فروخت تکلیف ہو، بلکہ ان کے نزدیک حاکم کے لئے مستحب ہے کہ جو چیز اس کے قبضہ میں آئے اسے بتدریج تقسیم کرے، لہذا اگر قرض خواہ اس کا مطالبہ کریں تو واجب ہے اور اگر حاصل شدہ شی کے کم ہونے کی وجہ سے یہ مشکل ہو تو تقسیم کو مؤخر کرے گا یہاں تک کہ اتنی مقدار جمع ہو جائے جس کی تقسیم آسان ہو تو اس کو تقسیم کرے گا، اور اگر قرض خواہ اس سے مطالبہ کریں تو اس پر لازم نہ ہوگا<sup>(۲)</sup>۔

کیا تقسیم سے قبل قرض خواہوں کی پوری تعداد کا معلوم کرنا ضروری ہے؟:

۵۲- مالک نے شافیہ اور حنابلہ نے اس کی صراحت کی ہے کہ قاضی مفلس کے قرض خواہوں کو اس کا مکلف نہیں بنائے گا کہ وہ یہ ثابت کریں کہ ان کے سوا کوئی اور قرض خواہ نہیں ہے، اور یہ اس لئے کہ حرمشہدہ ہو چکا ہے تو اگر وہ اس کو قرض خواہ ہوتا تو ضرور ظاہر ہو جاتا اور یہ اس سب کے برابر ایک ترکہ کی تقسیم کے برخلاف ہے اس سے کہ قاضی اس وقت تک تقسیم نہیں کرے گا جب تک کہ میں یہ پیش کر دے کہ مکلف نہ رہے جو اس کی ہمس تعداد کی ہو، ایسی دے گا<sup>(۳)</sup>۔

تقسیم کے بعد کسی قرض خواہ کا ظاہر ہونا:

۵۳- اگر حاکم مفلس کا مال اس کے قرض خواہوں کے درمیان تقسیم کر دے پھر اس کے بعد کوئی ایسا قرض خواہ ظاہر ہو جس کا دین خیر سے قبل کا تھا تو وہ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ حصہ کے لحاظ سے شریک ہوگا اور تقسیم میں تیزی جائے گی پس اگر ان میں سے کسی نے اس چیز کو تلف کر دیا جو اس نے لیا تھا تو وہ اس سے بھی رجوع کرے گا جیسا کہ حنفیہ، مالکیہ، شافیہ اور حنابلہ نے اس کی صراحت کی ہے، پھر شافیہ نے کہا کہ اگر لینے والا تنگ دست ہو تو اس نے جو کچھ لیا ہے اسے معدوم کی طرح قرار دیا جائے گا، اور ظاہر ہونے والا قرض خواہ اور قرض خواہوں کے ساتھ شریک ہوگا۔

اور مالکیہ فرماتے ہیں کہ اگر ان لوگوں نے تقسیم کر دیا اور ان میں سے قرض خواہ کا علم نہ ہو تو وہ قرض خواہ ان میں سے ہر ایک سے اس مقدار میں رجوع کرے گا جو اس کے حصہ میں آیا

(۱) نہایہ المحتاج ۱۱۵ ص ۱۵۳، طحاوی ۲۷۱-۲۷۲، نہایہ المحتاج ۱۱۶ ص ۱۱۶، کثاب القناع ۳۳۷ ص

(۲) نہایہ المحتاج ۱۱۵ ص ۱۵۳، طحاوی ۲۷۱-۲۷۲، نہایہ المحتاج ۱۱۶ ص ۱۱۶، کثاب القناع ۳۳۷ ص

یعنی قبضہ کیا ہوا ہو، پس اگر اس کی قیمت اس کے دیں کے برابر ہو تو وہ قیمت اس کے لئے خاص ہوگی، اس لئے کہ اس کا حق عین رہن کے ساتھ اور رہن کے ذمہ سے متعلق ہے اور رہن کی قیمت سے جو زائد ہوگا اسے مال کی طرف لوٹا دیا جائے گا، اور جو کم ہوگا اس میں اس قرض خواہ کو دوسرے قرض خواہوں کے ساتھ لاحق کر دیا جائے گا<sup>(۱)</sup>۔

مالیہ مزید فرماتے ہیں کہ کارٹہ اس چیز کا قرض خواہوں سے زیادہ مستحق ہے جو اس کے قبضہ میں ہے جب کہ کام مکمل ہونے کے بعد ہی مصنوع کا مالک مفلس ہو جائے یہاں تک کہ وہ اس سے پی پوری امتداد وصول کر لے۔ اس لئے کہ جب وہ ہی اس کے قبضہ میں ہے تو رہن کی طرح ہے۔ (مالک کے) مفلس ہوجانے کی صورت میں جس شخص کے قبضہ میں وہ ہے وہ اس کا زیادہ مستحق ہے، ورنہ اگر وہ اسے اس کے مالک کے مفلس ہونے سے قبل اس کے برابر کرے۔ یہ اس کا مالک کام کے مکمل ہونے سے قبل مفلس ہو جائے تو وہ اس کا زیادہ مستحق نہیں ہوگا<sup>(۲)</sup>۔

مالیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے کوئی چوپایہ یا اسی طرح کی کوئی چیز جیسے شتی کر ایہ پرلی اور مفلس ہو گیا تو اگر یہ دار کے سامانوں میں سے جو سامان اس پر لاگایا ہے اس چوپائے یا کشتی کا مالک اس کا زیادہ مستحق ہے، وہ اسے اپنے چوپائے کے کرایہ میں لے لے گا اور چہ اس سامان کا مالک اس کے ساتھ نہ ہو جب تک کہ کھانے ہوئے سامان پر اس کا مالک (اور دوسرے درجے) انہوں نے قبضہ نہ کر لے اور یہ مکان وغیرہ کو رہنے پر لینے والے کے برخلاف ہے کہ اس صورت میں مکان کا مالک اس میں موجود سامان کا زیادہ مستحق دار

ہے اور کسی کی طرف سے کسی دوسرے سے نہیں لے گا، اور اگر وہ لوگ اس کو جانتے تھے تو وہ ان سے اپنے حصہ کی قدر رجوع کرے گا، بین وہ تک دست کی طرف سے صاحب مال سے لے گا اور غائب کی طرف سے حاضر سے لے گا اور مردہ کی طرف سے زندہ سے لے گا، یعنی اس حصہ وہ ہیں جس میں ان میں سے ہر ایک نے قبضہ کیا ہے، اور شافعیہ کے ایک قول کی رو سے تقسیم ہر حال میں ٹوٹ جائے گی جیسا کہ اس صورت میں جب کہ ترک کی تقسیم کے بعد کوئی ورثہ ظاہر ہو<sup>(۱)</sup>۔

مفلس کے مال کو اس کے قرض خواہوں کے درمیان تقسیم کرنے کا طریقہ:

۵۴- الف- مفلس کے مال سے ان لوگوں کو اجرت دینا شروع کیا جائے گا جو اس میں ایسا عمل کرتے ہیں جس میں مال کی مصالحت ہو یعنی دیکھ بھال کرنے والا، دلال، حفاظت کرنے والا، اٹھانے والا، ماپنے والا، اور وزن کرنے والا وغیرہ۔ قرض خواہوں کے بین پر مقدم رکھے جائیں گے، یہ بات غالب میں سے صاحب لافعات نے ذکر کی ہے، اور مالکیہ میں سے درویر نے، فرمایا ہے کہ اس بیعتی کی پہچانی کرنے والے کو جس کا مالک مفلس ہو گیا ہے مرتبہ پر مقدم کیا جائے گا، اور انہوں نے کہا کہ یہ اس لئے کہ اگر وہ نہ ہو تو بیعتی سے نفع نہیں اٹھ سکے گا<sup>(۲)</sup>۔

ب- پھر اس شخص سے شروع کیا جائے گا جس کا رہن لازم ہو

(۱) الفتاویٰ الجہد یہ ۵/۳۷، المشرح الکبیر وصاحبہ الدسولی ۳/۲۷۶، ۲۷۷، الفرائدی ۵/۲۷۵، نہایۃ المحتاج ۳/۳۱۶-۳۱۷، کتاب المحتاج ۳/۳۳۸۔  
(۲) کتاب المحتاج ۳/۳۶۳، مطالب ولی اللہ ۳/۳۷۵، المشرح الکبیر علی ظہیل ۳/۳۸۸، نہایۃ المحتاج ۳/۱۷۱۔

(۱) کتاب المحتاج ۳/۳۶۳۔

(۲) حاشیہ الدسولی ۳/۲۸۸۔

نہیں ہوگا۔ ورنہ یہ ہے کہ ساری کا قبضہ حمل و نقل کی وجہ سے، مکان و مکان کے قبضہ سے زیادہ دھڑکی ہے<sup>(۱)</sup>۔

اور مالک یہ بھی فرماتے ہیں کہ اسی طرح کسی چوپائے وغیرہ کو اگر یہ پرینے والا اس کا زیادہ مستحق ہے یہاں تک کہ وہ اس سے اتنا نفع حاصل کر لے جتنا اس نے نقد رائیہ دیا ہے، تو چوپایہ متعین ہو یا غیر متعین، الودیعہ رائیہ متعین ہے تو سب تک رائیہ پرینے والے کے مفلس ہونے سے قبل اس پر قبضہ نہ کر لے اس کا زیادہ مستحق نہ ہوگا<sup>(۲)</sup>۔

ج۔ پھر جو شخص نہ مال عینہ پالے تو وہ اسے ان شرائط کے ساتھ لے لے گا جن کا ذکر پہلے کیا ہے اسی طرح جس کی رائیہ پرینے والی ہوئی چیز بحیثیت موجود ہو جس کو اس سے مفلس نے رائیہ پرینا ہو تو اسے اس چیز کو اپنے دائرہ کو فتح کرنے کا حق ہے، اس اختلاف اور تفصیل کے مطابق جو پڑ پڑی<sup>(۳)</sup>۔

۱۔ پھر مفلس کے حاصل ہونے والے مال اس کے قرض خواہوں کے درمیان تقسیم کئے جائیں گے۔

اور یہ اس صورت میں ہے جب کہ سارے دیون نقد ہوں۔ اسی طرح جب کہ وہ سب سامان ہوں اور جنس اور صفت میں مفلس کے مال کے موافق ہوں تو قیمت لگانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، بلکہ ان میں سے ہر ایک کے سامان کا مجموعی دیون سے جو تناسب ہے اس کے بقدر پنا پنا حصہ لیں گے<sup>(۴)</sup>۔

پس اگر کل یا بعض دیون سامان ہوں اور مفلس کا مال نقد ہو تو تقسیم کے دن سامانوں کی جو قیمت ہو وہ قیمت لگائی جائے گی اور

(۱) اشراح الکبیر و حاشیہ الدوسلی ۲۸۹ ص ۲۸۹۔

(۲) حاشیہ مرجع۔

(۳) کتاب القناع ۳۳۶ ص ۳۳۶۔

(۴) حاشیہ الدوسلی علی اشراح الکبیر ۲۸۱ ص ۲۸۱، کتاب القناع ۳۳۵ ص ۳۳۵۔

قرض خواہ اپنے سامانوں کی قیمت کے بقدر حصہ لے گا، اس کے لئے اس قیمت سے اس کے سامانوں کے ہم جنس و ہم صفت سامان خریدے جائیں گے، اور اگر کوئی مایع نہ ہو تو باہمی رضامندی سے جس کا بیجا جائز ہے جیسا کہ اگر اس کا، یہ سوا ہو، و تقسیم میں اس کی جگہ پر چاہی آئے تو اس کے لئے اس کو بیجا بز نہ ہوگا جو اس کی جگہ پر گیا، اس لئے کہ یہ احادیث صرف کا سبب ہے گا (بیجا بز ہے)، اس تفصیل کی صراحت مالکیہ نے کی ہے۔

اور اگر مفلس یا حاکم نے ان میں سے بعض کے دیون کو دے دیا، بعض کے دیون کو دے دیا یا اس میں سے بعض کا دین مذکور ہو رہی کے تقاضا سے زائد ادا کر دیا تو وہ سب قرض خواہ اپنے دین کے تناسب سے اس مال میں جو اس نے لیا ہے اس کے ساتھ شریک ہوں گے<sup>(۱)</sup>۔

مفلس کے مال کی تقسیم کے بعد اس سے کیا مطالبہ کیا جائے گا:

۵۵۔ مفلس کے دو دیون ساتھ نہیں ہوں گے جو اس کے مال سے پورے ادا نہ ہو سکے بلکہ وہ اس کے ذمہ میں باقی رہیں گے۔

پھر اگر وہ اس پر کوئی زمین یا جائیداد غیر معقولہ ہو جس کی منفعت کی وصیت اس کے لئے کی گئی ہو یا جو اس کے سے ملت ہو تو اسے اس کو رائیہ پرینے کا پابند بنایا جائے گا، منفعت کے بدل کو دیون میں صرف کیا جائے گا اور اسے بار بار کرنا پڑے گا یہاں تک کہ دین سے پوری طرح فراغت حاصل ہو جائے، تاہم یہ محتاجہ نے اس فی صراحت کی ہے۔

(۱) حاشیہ الدوسلی علی اشراح الکبیر ۲۸۲ ص ۲۸۲، القناع علی غیل ۵ ص ۵، حاشیہ القناع ۳۳۳ ص ۳۳۳، مطالب ولی امی ۳۳۳ ص ۳۳۳۔

یا جاتا ہے<sup>(۱)</sup>۔

پھر مالکیہ اور حنبلیہ فرماتے ہیں کہ مفلس کو کھانا پینا دینا واجب ہے۔  
 عینہ یا صدقہ کے قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا تاکہ اسے کسی سے  
 احسان کے برائے اشت کرنے پر مجبور نہ کیا جائے جسے وہ پسند نہیں کرتا ہے  
 اور نہ قرض لینے پر مجبور کیا جائے گا۔ ان طرح سے پنی بیوی سے طلع  
 کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا اگرچہ بیوی (ہر طلع) شریعت کے تحت اس  
 لئے کہ اس میں اس کو ضرر ہے اور نہ سے اس قصاص کی طرف سے دیت  
 لینے پر مجبور کیا جائے گا جو اس کے لئے اس پر یا اس کے مورث پر کسی  
 جنایت کے مرتکب ہونے کی وجہ سے واجب ہوا ہو اس لئے کہ یہ اس  
 مقصد سے منسلک کو ختم کر دے گا جس کے لئے قصاص مشروع ہو ہے،  
 پھر اگر وہ اپنے اختیار سے کچھ مال لے کر محاب کرے تو وہ اس ثابت  
 ہو جائے گا کہ اس سے قرض خواہوں کے حقوق تحقق ہو چکے ہیں۔  
 ۱۔ رخصت کا مذہب یہ ہے کہ سے مائے پر مجبور نہیں کیا جائے گا اور  
 اہل سے اس کے دیون کو ادا کرنے کے لئے قاضی اسے جوارہ  
 پر نہیں لگائے گا<sup>(۲)</sup>۔

مفلس کا حجر کس چیز سے ختم ہوتا ہے:

۵۶۔ ثانیہ کے نزدیک (اور حنبلیہ بھی اس صورت میں انہیں کے  
 مثل میں جب کہ مفلس پر کچھ دین بقی رہ جائے) مفلس کے مال کو  
 قرض خواہوں کے درمیان تقسیم کرنے سے اس سے حجر ختم نہیں  
 ہوتا، ثانیہ فرماتے ہیں کہ اگر قرض خواہ اس کے حجر کے ختم کرنے پر  
 اتفاق نہیں کرے تو مفلس کو بری کر دیں تو بھی اس سے حجر ختم نہ ہوگا،  
 بلکہ صرف قاضی کے ختم کرنے پر ہی حجر ختم ہوگا، اس سے کہ وہ قاضی

رہا اس صورت میں مفلس کو مانے کا تکلف بنانا کہ باقی دیون کو  
 کرنے کے لئے پے پے کو جوارہ پر لگانے کا ثانیہ نے دیون کی وہ  
 قسمیں دی ہیں:

۱۔ وہ دین جس کی وجہ سے مفلس گارہوا ہو جیسے کہ غاصب  
 اور جاب و جہر جنایت کرنے والا تو یہ شخص کو مانے کا پابند بنایا  
 جائے گا خواہ پے پے کو جوارہ پر لگا کر ہو، اور اگرچہ وہ اس کی وجہ  
 سے ذلیل ہو بلکہ سب سے اس کی حالت ہو کی تو ایسا رسا اس پر  
 لازم ہوگا۔ وہ حضرت فرماتے ہیں کہ اس لئے کہ معصیت سے نکلنے  
 کے مقصد میں مرد مت پر نظر نہیں ڈالی جائے کی اور وہ یہ ہے  
 کہ معصیت سے توبہ کرنا واجب ہے، تو پچھلے دیون کے حقوق میں اس  
 کرنے پر موقوف ہوتی ہے۔

۲۔ وہ دیون جن کی وجہ سے مفلس گارہوا ہو تو اس ذمیت کے  
 دیون کو اس کے سے نما کر اپنے آپ کو ادا کرنا لازم نہیں  
 ہے (۱)۔

اور مالکیہ نے مطلقاً یہ فرمایا کہ مفلس پر کمانے کو لازم نہیں  
 کیا جائے گا، خواہ وہ اس پر قادر ہو اگرچہ اس نے دین کے متد میں  
 اپنے اس کی شرط لگائی ہو، و فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ  
 دین صرف اس کے دوسرے سے تحقق ہے<sup>(۲)</sup>۔

۳۔ حنبلیہ سے مطلقاً یہ کہا کہ صحت و حرمت جانے والے مفلس  
 کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اپنے آپ کو اپنے لائق صحت و حرمت میں  
 اہمیت پر لگائے ورنہ اس کی ذلیل یہ ہے کہ منافع متد کے نتیجے  
 ہوئے میں عین کے قائم مقام ہیں، لہذا اس کو مجبور کیا جائے گا کہ  
 منافع پر عقد کرے جیسا کہ اس کی مرضی کے بغیر اس کا مال فرخت

(۱) کتاب الفتن ۳۹۸

(۲) کتاب الفتن ۳۹۸، شرح الکبیر و حاشیہ الدرستی ۳۷۰، الفتاویٰ

الہندیہ ۵/۳۳، الفتاویٰ لبر از یہ ۲۲۳، الفتن ۵/۱۹۹۔

(۱) فیہ الجمع ۳۱۹، ۳۲۰

(۲) حاشیہ الدرستی ۳۷۰

اور خفیہ کے برائے ایک م نے اس مسئلہ کے حکم کے سلسلہ میں کوئی صورت نہیں پائی۔ انہوں نے سید (مرسید) کو یہ جواب دیا کہ اگر قرض کا قرض کرنے کے سلسلہ میں فرمایا کہ تمام ابو یوسف کے نزدیک قاضی کے فیصلہ کے بغیر اس سے حرج ختم نہ ہوگا (۱)۔

حجر کے ختم ہونے کے بعد مفلس پر جو دیون لازم ہوں:

۵۷۔ جب مفلس کا حرج اس کے مال کو تقسیم کر دینے یا قاضی کے اس سے حرج کو ختم کر دینے سے ختم ہو جائے، اس غنیمت کے مطابق جو پہلے گذری اور اس پر کچھ یہ باقی رہ جائے، پھر اس سے حرج کے ختم ہونے کے بعد اس پر دوسرے دیون لازم ہو جائیں اور اس کو نیا مال حاصل ہو تو قرض خواہوں کے مطالبہ پر اس پر دوبارہ حرج مانڈ ہوگا۔ دنا بد فرماتے ہیں کہ پہلے حرج ۱۰ لے اپنے باقی دیون کے ساتھ دوسرے حرج والوں کے ساتھ ان کے تمام دیون کے ساتھ شریک ہوں گے۔ اس لئے کہ وہ لوگ اس کے ذمہ میں اپنے حقوق کے ثابت ہونے میں برابر ہیں، لہذا اشتقاق میں بھی برابر ہوں گے (۲)۔

لیکن مالک نے تفصیل کی ہے، چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ پہلے لوگ دوسروں کے ساتھ اس مال میں شریک ہوں گے جو مستقل سبب کی بنیاد پر حاصل ہوا ہو مثلاً وراثت، صلہ رحمی، جنایت کا ناکانہ اور وصیت وغیرہ اور پہلے قرض خواہ دوسروں کے ساتھ قیمتوں میں شریک نہیں ہوں گے جب تک اس نے دوسروں سے یہ ہے اور نہ اس نے مال میں شریک ہوں گے جو ان قیمتوں کے بدلہ میں حاصل ہو

کے ثابت رہے اس سے ثابت ہوتا ہے، لہذا اس کے ختم کے بغیر ختم نہ ہوگا، اور اس لئے بھی کہ اس میں نظر و احتیاط کی ضرورت ہے، اور اس لئے بھی کہ دوسرے قرض خواہ کے ظاہر ہونے کا احتمال ہے اور تمام دیون سے بری ہونے کا انتظار نہیں کیا جائے گا بلکہ سب باقی دیون کے سلسلہ میں اس تک دقتی ثابت ہو جائے گی کہ اس سے حرج کو ختم کر دیا جائے گا جیسا کہ تک و ست پر اصلانہ حرج مانڈ نہیں کیا جاتا ہے، شافعیہ میں سے قلیو بی فرماتے ہیں کہ راجح قول یہ ہے کہ مالک کے حکم کے مکمل ہونے تک وہ مجبور باقی رہے گا۔

اور دنا بد نے صورت کی ہے کہ مفلس پر اگر قرض خواہوں کا کچھ باقی نہ ہو تو حرج اس سے ختم ہو جائے گا۔ حاکم کی طرف سے حرج کے ختم کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، وہ فرماتے ہیں کہ چونکہ جس صورت سے حرج مانڈ ہو وہ ختم ہو چکی ہے۔

اور مالک نے کہا کہ ایک جو دنا بد کا، اس قول ہے جسے صاحب المعنی نے دیکھا ہے کہ مفلس کا حرج محض اس کے موجود مال کو تقسیم کر دینے سے ختم ہو جائے گا۔ مالک نے فرماتے ہیں کہ اس سے قسم لی جائے گی کہ اس سے کچھ نہیں چھپا ہے، اس وقت ختم ہوگا اگرچہ حاکم کے فیصلہ کے حیر ہو۔

پھر مالک نے دنا بد فرماتے ہیں کہ جب مفلس سے حرج ختم ہو جائے، پھر ثابت ہو کہ اس کے پاس تقسیم شدہ مال کے علاوہ بھی مال ہے یا اس نے حرج کے ختم ہونے کے بعد مال کمایا ہے تو قرض خواہوں کے مطالبہ پر اس پر دوبارہ حرج مانڈ کیا جائے گا، اس صورت میں حرج سے قبل اس کا تصرف صحیح ہوگا، اور اس کے حرج کے ختم ہونے کے بعد اس پر دوبارہ حرج مانڈ نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اس کے لئے مال ثابت نہ ہو یا نیا مال حاصل نہ ہو (۱)۔

(۱) شرح المساجع مع حاشیہ اقلیو بی ۲، ۳۹۱، کتاب المساجع لاس حجر ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶



حضرات فرماتے ہیں کہ وہ فتح ہے اور یہاں پر دوسرے قول بھی  
میں جن کی تحصیل آگے آرہی ہے۔

”رہن میں سے ایک یہ ہے کہ اقالہ میں یہاں مستثنیٰ کے لفظ  
سے واقع ہوتا ہے، مثلاً فریقین میں سے ایک کا کہنا: ”افسی“ (مجھ  
سے بیچ کا اقالہ کرو) بخلاف بیچ کے کہ وہ صرف ماضی کے لفظ سے  
ہوتی ہے۔ اس لئے کہ استقبال کا لفظ حقیقت میں ہوا تاؤ کرنے کے  
لئے ہے اور فتح میں بھاؤ تاؤ کا معمول ہے، لہذا یہ لفظ پٹی حقیقت پر  
محمول کیا جائے گا، لہذا یہاں واقع نہیں پایا جائے گا، بخلاف اقالہ  
کے، اس لئے کہ اس میں بھاؤ تاؤ کا معمول نہیں ہے، لہذا اس میں  
لفظ کو اینجا پر محمول کیا جائے گا<sup>(۱)</sup>۔

ب- فتح:

۳- اقالہ اس بات میں فتح سے الگ ہے کہ فتح عقد کے تمام حکام  
اور آثار کو ختم کرنا ہے، اور اسے یوں سمجھنا ہے کہ مستقبل کے اعتبار سے  
اس کا جوہر میں ہوا، اور اقالہ کو بعض حضرات نے فتح شمار کیا ہے، اور  
دوسرے حضرات نے اسے فتح قرار دیا ہے<sup>(۲)</sup>۔

اقالہ کا شرعی حکم:

۴- اقالہ عقد کی حالت کے اعتبار سے مستحب یا واجب ہے، لہذا اگر  
فریقین میں سے کوئی ایک امام ہو تو اقالہ مستحب ہوگا، اس سے کہ  
رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے جس کو ابوہریرہؓ نے روایت کیا ہے:  
”من اقال مسلماً بیعہ اقال اللہ عشرتہ“<sup>(۳)</sup> (جو شخص کسی

(۱) بدائع الصنائع ۵/۳۰۶

(۲) فتح القدیر ۱/۸۹۷، ۸۹۸

(۳) حدیث سے ”من اقال مسلماً“ کی روایت ابوہریرہؓ (۳۸/۳۸۷) مع عزت  
عبید دواس نے کی ہے اور ابن قسطلانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے جیسا کہ

## اقالہ

تعریف:

۱- اقالہ کا معنی لغت میں انھما اور دور کرنا ہے، اسی معنی میں اہل  
عرب کا یہ قول ہے: اقال اللہ عشرتہ (اللہ اس کی لہجہ کو صاف  
کرے) جب کوئی کسی کے گرنے پر اس کو اٹھائے۔

ی معنی میں فتح میں اقالہ کرنا ہے اس لئے کہ یہ عقد کو ختم کرنا  
ہے<sup>(۱)</sup>۔

اور اقالہ فقہاء کی اصطلاح میں فریقین کی باہمی رضامندی سے  
عقد کو ختم کرنا اور اس کے حکم اور آثار کو باطل کرنا ہے<sup>(۲)</sup>۔

متعدتہ الفاظ:

ب- فتح:

۲- اقالہ چند امور میں فتح سے الگ ہوتا ہے:

ان میں سے ایک یہ ہے کہ فقہاء کا اقالہ کے بارے میں اختلاف  
ہے، چنانچہ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ وہ فتح ہے، اور دوسرے

(۱) مصباح صبر ۵۰۰ (قبل)۔

(۲) یہاں پر مختلف مذاہب میں اقالہ کی متعدد تعریضیں ہیں۔ کئی نے مذکورہ  
بالا تعریف کو اختیار کیا ہے اس لئے کہ یہ تعریف اس کی صورت و کیفیت بیان  
کرنے کے سلسلہ میں فقہاء کی آراء کو سب سے زیادہ جامع ہے دیکھئے البحر  
الائق شرح کفر مدقائق ۱/۱۰۶، مع اللہ العسی علی شرح البحر المحمدی مسکین  
۵۸۵/۲، مجمع لا سیر شرح ملتقى الاخر ۲/۲۵۳، الخرش علی مختصر فطیل مع حاشیہ  
الحدوی ۵/۶۹۹، والامام فی ۱/۶۷، الفی لابن قدامہ ۳/۳۵۳۔

## اقالہ ۵-۶

ان دونوں میں سے ایک کی طرف سے یجاب وردہ سے کسی طرف سے قبول ایسے لفظ کے ذریعہ پائے جائیں جس سے اقالہ سمجھ جاتا ہے۔ رکن پورا ہو جائے گا، اور وہ مجلس میں قبول کرنے پر موقوف ہے۔ قبول کے ذریعہ سر اٹھایا ہو یا عمل کے ذریعہ لالہ ہو۔

وردہ کی طرف سے قبول یجاب کے بعد ہوگا یا سوال کے مقدم ہو جانے کے بعد یا وردہ فریق کے محسوس قائل میں یا اس کے علم کی مجلس میں اپنی چیز پر قبضہ کر لینے سے ہوگا اس سے کہ غائب کے حق میں علم کی مجلس حاضہ کے حق میں تلفظ کی مجلس کی طرح ہے۔ یس حاضہ سے اقالہ، اقالہ کی مجلس کے بعد وہ میں صحیح نہ ہوگا (ک)۔

۱۰ الفاظ جن سے اقالہ ہو جاتا ہے:

۶- اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اقالہ لفظ اقالہ یا اس کے ہم معنی لفظ سے صحیح ہو جاتا ہے، اسی طرح اس میں بھی اختلاف نہیں ہے کہ وہ ایسے دو الفاظ سے صحیح ہو جاتا ہے جو دونوں ماضی ہوں۔

لیکن اختلاف اس لفظ کے سینے میں ہے جس سے اقالہ صحیح ہو جاتا ہے جب کہ ان میں سے ایک ماضی ہو اور دوسرا مستقبل، چنانچہ امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کا مذہب یہ ہے کہ اقالہ یہ ہے وہ الفاظ سے صحیح ہو جاتا ہے جن میں سے ایک مستقبل مردہ ماضی ہو، مثلاً اگر اس نے یوں کہا کہ تم مجھ سے اقالہ کرو اور مردہ نے جواب میں کہا کہ میں نے تم سے اقالہ کیا یا پہلے نے مردہ سے یوں کہا کہ میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں کہ تم مجھے اقالہ کرو۔ اس نے جواب میں کہا کہ میں نے تم سے اقالہ کیا تو ان دونوں حضرات کے نزدیک اقالہ ان دونوں الفاظ سے صحیح ہو جائے گا جیسے کہ نکاح صحیح ہو جاتا ہے۔

مسند سے اس کی بیچ میں اقالہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی بخشش اور نماز کو معاف کرے گا۔

اس حدیث سے اقالہ کی مشروعیت اور اس کا مستحب ہونا معلوم ہوتا ہے، اس لئے کہ اقالہ کرنے والوں کے لئے قیامت کے دن ثواب کا وعدہ ہے۔

وردہ جس کی بیچ کا اقالہ ہو جائے اس کا مسلمان ہونا شرط نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کا اگر غائب حکم ہونے کی وجہ سے کیا ہے۔ ورنہ تو غیر مسلم کے قائل میں بھی ثواب ثابت ہے، اور یہ حدیث: "من اقال مادماً" (جس نے کسی مادماً کی بیچ کا اقالہ کیا) کے لفظ کے ساتھ بھی رد ہوتی ہے۔

اور اقالہ اس وقت واجب ہوتا ہے جب کہ مقدمہ دیا بیچ فاسد کے بعد ہو، اس لئے کہ بیچ اگر فاسد یا مردہ ہو تو فریقین میں سے ہر ایک پر لازم ہے کہ اپنے کو حرام سے بچانے کے لئے اپنے راس مال کی طرف رجوع کرے، اس لئے کہ ممکن حد تک معصیت کا اہتمام کرنا واجب ہے، اور یہاں اقالہ یا فتح ہی کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔

اسی طرح یہ مناسب ہے کہ اقالہ اس صورت میں بھی واجب ہو جب کہ فرطت کنندہ، خریدار کو دھوکہ دینے والا ہو اور غبن معمولی ہو، اور یہاں پر غبن میں معمولی ہونے کی قید لگائی گئی، اس لئے کہ صحیح قول کی رو سے غبن فاحش میں لونا نا واجب ہے، اگر فرطت کنندہ نے اسے دھوکہ دیا ہو۔

۱۱- قیام کا رکن:

۵- اقالہ کے رکن یجاب اور قبول میں جو اس پر ملامت کریں، تو آمر مٹاؤ کی غرض میں ہے (۹۸۱ طبع المکتبۃ النجادیہ)۔  
(۱) سبیل السلام للصلواتی ۳۲-۳۳ ۹۸۱ شرح المحتار علی الہدایہ سبیل برقی ۶۸۶، المحرر المرقی ۱۱۰ ۱۱۱۔

(۱) البدیع ۲، ۳۹۳ مجمع الزہیر ۵۲، المحرر المرقی ۱۱۰۔



## اقالہ ۷

اور باوجود یہ۔ اقالہ امام ابو یوسف کے نزدیک بیچ ہے، لیکن انہوں نے اقالہ کو بیچ کا حکم نہیں دیا ہے، اس لئے کہ بیچ کرنا اقالہ میں جاری نہیں ہوتا ہے، لہذا لفظ (مستقبل) کو تحقیق پر محمول کیا یا خلاف بیچ کے۔

اور امام محمد فرماتے ہیں کہ قال صرف ایسے وہ الفاظ سے منع ہوتا ہے جنہیں ماضی سے تعبیر کیا جائے، اس لئے کہ وہ بیچ کی طرح ہے لہذا مشابہت کی وجہ سے، سے بیچ کا حکم دیا جائے گا۔ اور اس کی صورت یہ ہے کہ اس دو باب میں سے ایک ہے کہ میں نے اقالہ یا اور دوسرا کہے کہ میں نے قبول کیا، یا میں راضی ہوا، یا میں نے پسند کیا۔ یا اسی کی طرح کوئی دوسرا لفظ استعمال کرے (۱)۔

اور اقالہ "لا سحتک" (میں نے تجھ سے بیچ لیا) اور "تارکت" (میں نے چھوڑ دیا) کے لفظ سے بھی صحیح ہو جاتا ہے جیسا کہ لفظ "مما صحت" اور لفظ "بیع" سے، اور ہر اس لفظ سے صحیح ہو جاتا ہے جو باہم لین دین پر دلالت کرے، اس لئے کہ مقصود معنی ہے، اور ہر وہ لفظ جس سے معنی تک پہنچا جائے وہ کافی ہو جائے گا (۲)۔ بخلاف حنا بلہ میں سے تافضی کے (کہ وہ فرماتے ہیں) کہ جو لفظ عقد کی صلاحت رکھتا ہے وہ اسے کھولنے اور ختم کرنے کی صلاحت نہیں رکھتا، اور جو عقد کو ختم کرنے کی صلاحت رکھتا ہے وہ عقد کی صلاحت نہیں رکھتا۔ اور اقالہ بیچ کی طرح ہاتھوں ہاتھ لین دین سے منعقد ہو جاتا ہے جیسا کہ شرط پر کرنے فرقت کنندہ سے کہا کہ میں نے تجھ سے اقالہ کیا اور فرقت کنندہ نے اسے قیمت لیا دی، اور کوٹنے کی

کتابت اور آثار سے بھی صحیح ہو جاتا ہے (۱)۔

## اقالہ کی شرائط:

۷۔ اقالہ کے صحیح ہونے کے لئے درج ذیل امور شرط ہیں:

الف۔ اقالہ کرنے والے، انوں فریق کی رضا مندی اس سے کہ وہ ایک عقد لازم کو ختم کرنا ہے لہذا فریقین کی رضا مندی ضروری ہے۔

ب۔ اقالہ مجلس اس لئے کہ اس میں بیچ کے معنی موجود ہیں، لہذا اس کے لئے مجلس ضروری ہے جیسا کہ بیچ کے سے شرط ہے۔

ج۔ تصرف بیچ کے قابل ہو جیسے کہ بیچ اور اجارہ، پس اگر تصرف بیچ کے قابل نہ ہو جیسے کہ نکاح اور طلاق، تو اقالہ صحیح نہ ہوگا (۲)۔

۱۔ اقالہ کے وقت محل کا باقی رہنا پس اگر اقالہ کے وقت محل مالاک ہو چکا ہو تو اقالہ صحیح نہ ہوگا بلکہ اقالہ کے وقت قیمت کا باقی رہنا شرط نہیں ہے (۳)۔

۲۔ بیچ صرف کے اقالہ میں صرف کے دونوں بدل پر (دونوں فریق کا) قبضہ کرنا، اور یہ ان حضرات کے نزدیک ہے جو کہتے ہیں کہ اقالہ بیچ ہے، اس لئے کہ دونوں بدل پر قبضہ کرنا اللہ تعالیٰ کے حق کے طور پر واجب ہوا ہے، اور یہ حق بندے کے ساتھ کرنے سے ساقط نہیں ہوتا ہے۔

۳۔ بھی بی بی بیچ میں بھی ثمن مثل سے زیادہ ہو، اگر زیادہ ہوگا تو اقالہ صحیح نہ ہوگا (۴)۔

(۱) البحر الرائق ۱/۱۱۰ شرح ۵۹۱ علی الہدایہ بہامش فتح القدیر ۶/۴۸۷۔

(۲) ابن ماجہ ۵/۴۳۳۔

(۳) البدیع ۷/۳۳۰۔

(۴) البدیع ۷/۳۳۰۔ البحر الرائق ۱/۱۱۰۔

(۱) بدیع المنایح ۷/۲۹۳ البحر الرائق ۱/۱۱۰ مجمع الزہیر ۴/۵۳، شرح الہدایہ بہامش فتح القدیر ۶/۴۸۷۔

(۲) شرح المنایح علی الہدایہ ۶/۴۸۷ البحر الرائق ۱/۱۱۰ کتاب الفتح ۳۰۳۔

س کی شرعی حقیقت:

۸- اقالہ کی حقیقت یہ ہے کہ اس میں فقہاء کے مختلف نقطہ نماے نظر ہیں:

اول: یہ کہ وہ فسخ ہے کہ اس کی وجہ سے عاقدین کے حق میں اور دوسروں کے حق میں عقد ختم ہو جاتا ہے، اور یہ ثانویہ، حنا بلہ، مرثدہ بن حسن کا قول ہے (۱)۔

اس قول کی وجہ یہ ہے کہ لغت میں اقالہ انھوں نے کام ہے، دعا میں نہ جاتا ہے: "انہم افسی عشر اشی" (۱)۔ فقہ میری تقریروں کو اٹھ دے، اور اصل یہ ہے کہ تصرف کا شرعی معنی وہی ہے جو اس لفظ کا لغوی معنی ہے، اور عقد کو انھوں نے اسے فسخ کرنا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ بیع اور اقالہ دونوں لگ الگ نام ہیں، لہذا دونوں کے اقسام بھی لگ لگ ہو گئے ہیں جب کہ اقالہ رفع عقد ہے تو بیع نہیں ہوتا ہے، اس سے کہ بیع ثابت ہے اور رفع (انھما) نہیں ہے، اور ان دونوں کے درمیان تضاد و منافات ہے، لہذا اس صورت میں اقالہ فسخ محض ہوگا، لہذا یہ تمام لوگوں کے حق میں ظاہر ہوگا۔

دوم: یہ کہ وہ عاقدین اور ان کے علاوہ دوسروں کے حق میں بیع ہے، مگر جب اس کا بیع قرار دینا ضروری ہو تو وہ فسخ ہوگا، یہ امام ابو یوسف اور امام مالک کا قول ہے، اور اس کی ایک مثال یہ ہے کہ اقالہ تلہ میں اس پر قبضہ کرنے سے قبل واقع ہو، اس قول کی وجہ یہ ہے کہ بیع کا معنی مال کا مال سے تبادلہ کرنا ہے، اور وہ بدل کا لینا دینا ہے اور یہ پایا گیا، لہذا اقالہ بیع ہو، اس لئے کہ بیع کا معنی اس میں پایا جا رہا ہے، اور عقود میں معانی (اور حقائق) کا اعتبار ہے، الفاظ اور عبارات کا نہیں (۲)۔

(۱) ایسی ۳۵۳، اختیار ۱۸۳۔

(۲) المدخل ۷۲، ۳۹۳، الفرائض ۱۶۱/۵، المدخل ۷۲، ۷۱۔

سوم: یہ کہ وہ عاقدین کے حق میں فسخ ہے اور ان کے علاوہ دوسروں کے حق میں بیع ہے، یہ امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔ اس قول کی وجہ یہ ہے کہ لفظ اقالہ سے فسخ اور زائد سمجھا جاتا ہے، لہذا اقلہ ایک کی غی کرتے ہوئے اس میں دوسرے معنی کا حتم نہیں ہوگا، اور لفظ کی حقیقت پر عمل کرنا اصل ہے، اور عاقدین کے علاوہ دوسروں کے حق میں اسے بیع قرار دیا گیا ہے، اس لئے کہ اس میں ایجاب قبول کے ساتھ مالی عوض کے ذریعہ ملک کو منتقل کرنا ہے، لہذا غیر عاقدین کے حق میں اسے بیع قرار دیا گیا تاکہ اس کا حق ساتھ ہونے سے محفوظ رہے، اس لئے کہ عاقدین پہلے عاقدین کے حق کو ساتھ کرنے کا اختیار نہیں رکھتے ہیں (۳)۔

اقالہ کی حقیقت میں فقہاء کے اختلاف کے اثرات:

اقالہ کی حقیقت میں فقہاء کے اختلاف پر بہت سے حالات میں تفسیق، بیع میں کچھ اثرات مرتب ہوتے ہیں، جن میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

اول: ضمن سے کم یا زیادہ پر اقالہ:

۹- اگر عاقدین اقالہ کریں، اور پہلے ضمن کو، کرنا کریں، پہلے ضمن سے ریا، دوسری یا پہلے جنس کے علاوہ دوسرے جنس کا ذکر کریں، خود وہ کم ہو یا ریا، دیا پہلے ضمن کو اور صار رکھیں تو ان تمام صورتوں میں اقالہ پہلے ضمن پر ہوگا، اور اس سے ریا، ضمن کی تعیین یا ضمن کا اوصاف رکھنا، دوسرے ضمن کی تعیین اقالہ کے فسخ ہونے کے قول کی بنیاد پر باطل ہے، خواہ اقالہ قبضہ سے قبل ہو یا بعد میں اور خود بیع ہی منقول ہو یا غیر منقول، اس لئے کہ فسخ عقد اول کو رفع کرنے کا نام ہے، عقد ضمن

(۱) اختیار ۱۸۳۔

اس پر ہو ہے، لہذا اس کا فتح بھی شمس اہل پر ہی ہوگا، اور فتح کا حکم قبضہ سے پہلے یہ قبضہ کے بعد ہی وجہ سے "مقتول اور غیر مقتول کی وجہ سے ملک ملک نہیں ہوتا ہے، اور زیادہ اور کم کا مقرر کرنا اور دوسری جنس اور اوصاف کا تذکرہ باطل ہو جائے گا اور اقالہ صحیح رہے گا، اس لئے کہ سب چیزیں کا تذکرہ اقالہ میں موثر نہیں ہوتا<sup>(۱)</sup>، "وہ بھی وجہ یہ ہے کہ اقالہ اس عقد کا نھما، ورتق سما ہے جو ہو یا ہو، اس کا ایسا نہیں ہے جو بھی نہ ہو ہو اس لئے کہ جوئی ثابت نہ ہو اس کا ایسا محل ہے<sup>(۲)</sup>۔

دوسرا اقالہ مقرر کئے ہوئے شمس اول کے مثل سے ہوتا ہے اس چیز سے نہیں جو اس کے بدل کے طور پر دیا یا ہو، یہاں تک کہ اگر شمس اس دینار ہو، اور اس سے اس کے عوض درہم، یہ ہے، پھر دونوں سے اقالہ کیا جب کہ دماغ تھے ہو گئے تو (اقالہ کے بعد تیرا)، مانع کو واپس لے گا، اس کے درہم کو نہیں، اس لئے کہ اقالہ کو جب فتح قرار دیا گیا، ورتق یعنی اس چیز پر ہوتا ہے جس پر عقد ہوتا ہے تو شمس اس کے خلاف شرط کا باطل ہوگا<sup>(۳)</sup>۔

دوم ذرا قالد کے ذریعہ جوئی لومانی جائے اس میں حق شفعہ: ۱۰- قیاس کا تقاضا یہ ہے کہ جب اس اقالہ کو فتح مطلق قرار دیا جائے تو اقالہ کی بنیاد پر جوئی لومانی ہی اس میں شفعہ کو حق شفعہ حاصل نہ ہو، "وہ یہ ضمیمہ میں سے امام محمد اور امام غزالی اصل پر قیاس ہے، اس لئے کہ اقالہ امام محمد کے نزدیک صحیح ہے، لہذا یہ کہ اس کا فتح قرار دینا ممکن نہ ہو تو اس صورت میں اسے فتح قرار دیا جائے گا۔

"درہام غزالی سے یہ مروی ہے کہ اقالہ تمام لوگوں کے حق میں فتح ہے، لیکن اگر تمام ضمیمہ اور کسی طرح بقید دوسرے مذاہب، لے اقالہ کے درمیان واپس کی جانے والی میں شفعہ کو حق شفعہ دیتے ہیں۔

تو اس اعتبار سے کہ دو عاقدین کے حق میں فتح ہے، دوسرے کے حق میں فتح ہے جیسا کہ دو امام ابو حنیفہ کے ایک ہے یا اس عاقد سے کہ عاقدین کے حق میں فتح ہے جیسا کہ دو امام ابو یوسف کے نزدیک ہے، فراموش کنندہ اور شریعہ کے درمیان فتح کے اقالہ کے بعد شفعہ اسے حق شفعہ کی جگہ پر لے گا، جس جس شخص نے کوئی گھر شریعہ اور اس گھر کا شفعہ تھا، جس اس نے شفعہ کو چھوڑ دیا، پھر وہوں نے فتح کا اقالہ یا یا یا صواب اس نے شریعہ تو اس کے محل میں کوئی گھر نہیں تھا، پھر اس کے محل میں ایک گھر بنایا یا پھر، دونوں نے فتح کا اقالہ یا تو شفعہ اسے شفعہ کی جگہ پر لے گا، درہام ابو حنیفہ کی اصل پر اقالہ غیر عاقدین کے حق میں فتح ہوگا، اور شفعہ عاقدین کے علاوہ ہے، لہذا یہ اقالہ اس کے حق میں فتح ہوگا، جس کو مستحق ہوگا، درہام ابو یوسف کی اصل پر اقالہ سب کے حق میں فتح ہوگا، یہ شمار کیا جائے گا اور شفعہ کے حق میں اسے فتح قرار دینے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے، اور اس شفعہ کو شفعہ کی بنیاد پر لیے کا حق ہے، اگر وہ چاہے تو پہلی فتح کی بنیاد پر، اگر وہ چاہے تو اس فتح کی بنیاد پر جو اقالہ کے ذریعہ حاصل ہوئی ہے یا کسی اور سے معنی کی بنیاد پر، ان دونوں میں سے جس سے چاہے لے سکتا ہے، شریعہ اس کے (اس کے) خریدنے کی بنیاد پر یا فراموش کنندہ سے، اس لئے کہ اقالہ کے درمیان اس نے سے خریدنے سے شریعہ ہے اس حیثیت سے کہ اقالہ شریعہ کی طرف سے فراموش کنندہ کے ہاتھ فتح ہوگا، اور اس حیثیت سے کہ وہ فتح فتح ہے تو صرف خریدار سے لیا جائے گا، اس کا فتح غلط نہیں ہو سکتا ہے، جب کہ شفعہ راہی ہو، اس سے کہ اس

(۱) المدخل ۵/۳۳۹۶

(۲) شرح السنائی علی الہدایہ بمائش فتح القدر ۱/۳۵۵۸۷

(۳) المدخل ۵/۳۳۹۶

کو خریدنے کا حق ہے<sup>(۱)</sup>۔

نہیں یا ہے کہ وہ انوں مذہب کے صحیح قول کی رو سے غیر عاقلین میں  
وارد ہونے کے علاوہ اقالہ کا حق کے حاصل ہے۔

بہر حال دو اقالہ جو وکیل بالبیع اور وکیل بالشراء کی طرف سے ہوتو  
اس کا یا حکم ہے<sup>(۲)</sup> ان حضرات نے اس کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔  
"وہ وکیل کا متولی اگر کوئی چیز اس کی قیمت سے کم میں خریدے تو  
اس کا اقالہ صحیح نہیں ہوگا"<sup>(۱)</sup>۔

اقالہ کا مکمل:

۱۳- اقالہ کا مکمل وہ عقود میں جو یقین کے حق میں لازم ہوں اور جو  
خیار کی بنا پر فسخ کے قابل ہوں، اس لئے کہ اس عقود کا فسخ کرنا معتمد  
کرنے والے انوں فریق کے تفاق کے بغیر ممکن نہیں ہے، اور اس  
میان پر اقالہ رکن وکیل عقود میں صحیح ہے:

نقہ ہذا بہت بزرگت، اجارہ، رہن (رہن کے اعتبار سے، اس  
لئے کہ یہ رہن کی اجارت پر یا پھر رہن کے پانچ "کرایہ" پر  
موقوف ہوتا ہے)، بیع، قلم، صلح۔

۱۴- وہ عقود جن میں اقالہ صحیح نہیں ہے تو وہ غیر لازم عقود ہیں جیسے  
کہ اجارہ، وصیت، ہبہ، یا وہ لازم عقود جو خیار کی بنیاد پر فسخ  
کے قابل نہیں ہیں، مثلاً "تف" و "کراج" خیار کی بنیاد پر ان میں سے  
کسی کو فسخ کرنا جائز نہیں ہے<sup>(۲)</sup>۔

وکیل کا اقالہ:

۱۱- جو شخص بیع کا مالک ہے وہ اقالہ کا بھی مالک ہے، لہذا موقوف کا  
اپنے وکیل کی بیع کا اقالہ سادہ و درست ہے۔ بیع کے وکیل کا اقالہ بھی  
صحیح ہے جب کہ ثمن پر قبضہ کرنے سے قبل مکمل ہو جائے۔ پس اگر  
وکیل ثمن پر قبضہ کرنے کے بعد اقالہ کرے تو وہ مکمل کے لئے ثمن کا  
ضامن ہوگا اس سے کہ یہ صورت میں وکیل کا اقالہ سادہ خود اپنے  
سے خریدنا یا خریدنا جائے گا۔ اور امام ابوحنیفہ، امام محمد کے نزدیک  
وکیل بالبیع کے اقالہ سے خریدار سے ثمن سادہ ہو جائے گا اور بیع وکیل  
کے لئے لازم ہوگا، اور امام ابو یوسف کے نزدیک یہ خریدار سے ثمن  
بالکل سادہ ہوگا، اور امام ابوحنیفہ اور امام محمد کے قول کی رو سے وکیل  
بالسلم کی طرف سے اقالہ صحیح ہوگا جیسے کہ بری کرنا صحیح ہے، اس میں  
امام ابو یوسف کا اختلاف ہے، اور وکیل بالسلم کے اقالہ سے مراد سلم  
کے خریداری کا وکیل ہے بخلاف اس وکیل کے جو عین کے خریدنے سے  
کے سے وکیل بنایا گیا ہو۔

وکیل بالشراء کا اقالہ با تفاق صحیح جائز نہیں ہے، وکیل بالبیع کا حکم  
اس کے حد تک ہے، اور امام مالک کے نزدیک وکیل بالبیع کا اقالہ  
مطلقاً جائز ہے۔

ثانویہ ورنہ ابدالہ کا اس پر تفاق ہے کہ آئینی کے حق میں عقود اور  
فسوخ میں وکیل بنانا صحیح ہے، اور اس بنیاد پر ان کے نزدیک ابتداء  
میں بھی اقالہ کا وکیل بنانا صحیح ہوگا، خود اس میں یہ نہیں کہ اقالہ فسخ ہے ان  
سب کے مذہب کے مطابق یہ یہ کہ وہ بیع ہے۔

کی کے ساتھ یہ بات بھی یاد رہے کہ ثانویہ اور ابدالہ نے یہ ذکر  
۱۲- المدخل ۱۸۹، ۲۷۹، ۳۹۹، ۴۰۹، ۴۱۹، ۴۲۹، ۴۳۹، ۴۴۹، ۴۵۹، ۴۶۹، ۴۷۹، ۴۸۹، ۴۹۹، ۵۰۹، ۵۱۹، ۵۲۹، ۵۳۹، ۵۴۹، ۵۵۹، ۵۶۹، ۵۷۹، ۵۸۹، ۵۹۹، ۶۰۹، ۶۱۹، ۶۲۹، ۶۳۹، ۶۴۹، ۶۵۹، ۶۶۹، ۶۷۹، ۶۸۹، ۶۹۹، ۷۰۹، ۷۱۹، ۷۲۹، ۷۳۹، ۷۴۹، ۷۵۹، ۷۶۹، ۷۷۹، ۷۸۹، ۷۹۹، ۸۰۹، ۸۱۹، ۸۲۹، ۸۳۹، ۸۴۹، ۸۵۹، ۸۶۹، ۸۷۹، ۸۸۹، ۸۹۹، ۹۰۹، ۹۱۹، ۹۲۹، ۹۳۹، ۹۴۹، ۹۵۹، ۹۶۹، ۹۷۹، ۹۸۹، ۹۹۹، ۱۰۰۹، ۱۰۱۹، ۱۰۲۹، ۱۰۳۹، ۱۰۴۹، ۱۰۵۹، ۱۰۶۹، ۱۰۷۹، ۱۰۸۹، ۱۰۹۹، ۱۱۰۹، ۱۱۱۹، ۱۱۲۹، ۱۱۳۹، ۱۱۴۹، ۱۱۵۹، ۱۱۶۹، ۱۱۷۹، ۱۱۸۹، ۱۱۹۹، ۱۲۰۹، ۱۲۱۹، ۱۲۲۹، ۱۲۳۹، ۱۲۴۹، ۱۲۵۹، ۱۲۶۹، ۱۲۷۹، ۱۲۸۹، ۱۲۹۹، ۱۳۰۹، ۱۳۱۹، ۱۳۲۹، ۱۳۳۹، ۱۳۴۹، ۱۳۵۹، ۱۳۶۹، ۱۳۷۹، ۱۳۸۹، ۱۳۹۹، ۱۴۰۹، ۱۴۱۹، ۱۴۲۹، ۱۴۳۹، ۱۴۴۹، ۱۴۵۹، ۱۴۶۹، ۱۴۷۹، ۱۴۸۹، ۱۴۹۹، ۱۵۰۹، ۱۵۱۹، ۱۵۲۹، ۱۵۳۹، ۱۵۴۹، ۱۵۵۹، ۱۵۶۹، ۱۵۷۹، ۱۵۸۹، ۱۵۹۹، ۱۶۰۹، ۱۶۱۹، ۱۶۲۹، ۱۶۳۹، ۱۶۴۹، ۱۶۵۹، ۱۶۶۹، ۱۶۷۹، ۱۶۸۹، ۱۶۹۹، ۱۷۰۹، ۱۷۱۹، ۱۷۲۹، ۱۷۳۹، ۱۷۴۹، ۱۷۵۹، ۱۷۶۹، ۱۷۷۹، ۱۷۸۹، ۱۷۹۹، ۱۸۰۹، ۱۸۱۹، ۱۸۲۹، ۱۸۳۹، ۱۸۴۹، ۱۸۵۹، ۱۸۶۹، ۱۸۷۹، ۱۸۸۹، ۱۸۹۹، ۱۹۰۹، ۱۹۱۹، ۱۹۲۹، ۱۹۳۹، ۱۹۴۹، ۱۹۵۹، ۱۹۶۹، ۱۹۷۹، ۱۹۸۹، ۱۹۹۹، ۲۰۰۹، ۲۰۱۹، ۲۰۲۹، ۲۰۳۹، ۲۰۴۹، ۲۰۵۹، ۲۰۶۹، ۲۰۷۹، ۲۰۸۹، ۲۰۹۹، ۲۱۰۹، ۲۱۱۹، ۲۱۲۹، ۲۱۳۹، ۲۱۴۹، ۲۱۵۹، ۲۱۶۹، ۲۱۷۹، ۲۱۸۹، ۲۱۹۹، ۲۲۰۹، ۲۲۱۹، ۲۲۲۹، ۲۲۳۹، ۲۲۴۹، ۲۲۵۹، ۲۲۶۹، ۲۲۷۹، ۲۲۸۹، ۲۲۹۹، ۲۳۰۹، ۲۳۱۹، ۲۳۲۹، ۲۳۳۹، ۲۳۴۹، ۲۳۵۹، ۲۳۶۹، ۲۳۷۹، ۲۳۸۹، ۲۳۹۹، ۲۴۰۹، ۲۴۱۹، ۲۴۲۹، ۲۴۳۹، ۲۴۴۹، ۲۴۵۹، ۲۴۶۹، ۲۴۷۹، ۲۴۸۹، ۲۴۹۹، ۲۵۰۹، ۲۵۱۹، ۲۵۲۹، ۲۵۳۹، ۲۵۴۹، ۲۵۵۹، ۲۵۶۹، ۲۵۷۹، ۲۵۸۹، ۲۵۹۹، ۲۶۰۹، ۲۶۱۹، ۲۶۲۹، ۲۶۳۹، ۲۶۴۹، ۲۶۵۹، ۲۶۶۹، ۲۶۷۹، ۲۶۸۹، ۲۶۹۹، ۲۷۰۹، ۲۷۱۹، ۲۷۲۹، ۲۷۳۹، ۲۷۴۹، ۲۷۵۹، ۲۷۶۹، ۲۷۷۹، ۲۷۸۹، ۲۷۹۹، ۲۸۰۹، ۲۸۱۹، ۲۸۲۹، ۲۸۳۹، ۲۸۴۹، ۲۸۵۹، ۲۸۶۹، ۲۸۷۹، ۲۸۸۹، ۲۸۹۹، ۲۹۰۹، ۲۹۱۹، ۲۹۲۹، ۲۹۳۹، ۲۹۴۹، ۲۹۵۹، ۲۹۶۹، ۲۹۷۹، ۲۹۸۹، ۲۹۹۹، ۳۰۰۹، ۳۰۱۹، ۳۰۲۹، ۳۰۳۹، ۳۰۴۹، ۳۰۵۹، ۳۰۶۹، ۳۰۷۹، ۳۰۸۹، ۳۰۹۹، ۳۱۰۹، ۳۱۱۹، ۳۱۲۹، ۳۱۳۹، ۳۱۴۹، ۳۱۵۹، ۳۱۶۹، ۳۱۷۹، ۳۱۸۹، ۳۱۹۹، ۳۲۰۹، ۳۲۱۹، ۳۲۲۹، ۳۲۳۹، ۳۲۴۹، ۳۲۵۹، ۳۲۶۹، ۳۲۷۹، ۳۲۸۹، ۳۲۹۹، ۳۳۰۹، ۳۳۱۹، ۳۳۲۹، ۳۳۳۹، ۳۳۴۹، ۳۳۵۹، ۳۳۶۹، ۳۳۷۹، ۳۳۸۹، ۳۳۹۹، ۳۴۰۹، ۳۴۱۹، ۳۴۲۹، ۳۴۳۹، ۳۴۴۹، ۳۴۵۹، ۳۴۶۹، ۳۴۷۹، ۳۴۸۹، ۳۴۹۹، ۳۵۰۹، ۳۵۱۹، ۳۵۲۹، ۳۵۳۹، ۳۵۴۹، ۳۵۵۹، ۳۵۶۹، ۳۵۷۹، ۳۵۸۹، ۳۵۹۹، ۳۶۰۹، ۳۶۱۹، ۳۶۲۹، ۳۶۳۹، ۳۶۴۹، ۳۶۵۹، ۳۶۶۹، ۳۶۷۹، ۳۶۸۹، ۳۶۹۹، ۳۷۰۹، ۳۷۱۹، ۳۷۲۹، ۳۷۳۹، ۳۷۴۹، ۳۷۵۹، ۳۷۶۹، ۳۷۷۹، ۳۷۸۹، ۳۷۹۹، ۳۸۰۹، ۳۸۱۹، ۳۸۲۹، ۳۸۳۹، ۳۸۴۹، ۳۸۵۹، ۳۸۶۹، ۳۸۷۹، ۳۸۸۹، ۳۸۹۹، ۳۹۰۹، ۳۹۱۹، ۳۹۲۹، ۳۹۳۹، ۳۹۴۹، ۳۹۵۹، ۳۹۶۹، ۳۹۷۹، ۳۹۸۹، ۳۹۹۹، ۴۰۰۹، ۴۰۱۹، ۴۰۲۹، ۴۰۳۹، ۴۰۴۹، ۴۰۵۹، ۴۰۶۹، ۴۰۷۹، ۴۰۸۹، ۴۰۹۹، ۴۱۰۹، ۴۱۱۹، ۴۱۲۹، ۴۱۳۹، ۴۱۴۹، ۴۱۵۹، ۴۱۶۹، ۴۱۷۹، ۴۱۸۹، ۴۱۹۹، ۴۲۰۹، ۴۲۱۹، ۴۲۲۹، ۴۲۳۹، ۴۲۴۹، ۴۲۵۹، ۴۲۶۹، ۴۲۷۹، ۴۲۸۹، ۴۲۹۹، ۴۳۰۹، ۴۳۱۹، ۴۳۲۹، ۴۳۳۹، ۴۳۴۹، ۴۳۵۹، ۴۳۶۹، ۴۳۷۹، ۴۳۸۹، ۴۳۹۹، ۴۴۰۹، ۴۴۱۹، ۴۴۲۹، ۴۴۳۹، ۴۴۴۹، ۴۴۵۹، ۴۴۶۹، ۴۴۷۹، ۴۴۸۹، ۴۴۹۹، ۴۵۰۹، ۴۵۱۹، ۴۵۲۹، ۴۵۳۹، ۴۵۴۹، ۴۵۵۹، ۴۵۶۹، ۴۵۷۹، ۴۵۸۹، ۴۵۹۹، ۴۶۰۹، ۴۶۱۹، ۴۶۲۹، ۴۶۳۹، ۴۶۴۹، ۴۶۵۹، ۴۶۶۹، ۴۶۷۹، ۴۶۸۹، ۴۶۹۹، ۴۷۰۹، ۴۷۱۹، ۴۷۲۹، ۴۷۳۹، ۴۷۴۹، ۴۷۵۹، ۴۷۶۹، ۴۷۷۹، ۴۷۸۹، ۴۷۹۹، ۴۸۰۹، ۴۸۱۹، ۴۸۲۹، ۴۸۳۹، ۴۸۴۹، ۴۸۵۹، ۴۸۶۹، ۴۸۷۹، ۴۸۸۹، ۴۸۹۹، ۴۹۰۹، ۴۹۱۹، ۴۹۲۹، ۴۹۳۹، ۴۹۴۹، ۴۹۵۹، ۴۹۶۹، ۴۹۷۹، ۴۹۸۹، ۴۹۹۹، ۵۰۰۹، ۵۰۱۹، ۵۰۲۹، ۵۰۳۹، ۵۰۴۹، ۵۰۵۹، ۵۰۶۹، ۵۰۷۹، ۵۰۸۹، ۵۰۹۹، ۵۱۰۹، ۵۱۱۹، ۵۱۲۹، ۵۱۳۹، ۵۱۴۹، ۵۱۵۹، ۵۱۶۹، ۵۱۷۹، ۵۱۸۹، ۵۱۹۹، ۵۲۰۹، ۵۲۱۹، ۵۲۲۹، ۵۲۳۹، ۵۲۴۹، ۵۲۵۹، ۵۲۶۹، ۵۲۷۹، ۵۲۸۹، ۵۲۹۹، ۵۳۰۹، ۵۳۱۹، ۵۳۲۹، ۵۳۳۹، ۵۳۴۹، ۵۳۵۹، ۵۳۶۹، ۵۳۷۹، ۵۳۸۹، ۵۳۹۹، ۵۴۰۹، ۵۴۱۹، ۵۴۲۹، ۵۴۳۹، ۵۴۴۹، ۵۴۵۹، ۵۴۶۹، ۵۴۷۹، ۵۴۸۹، ۵۴۹۹، ۵۵۰۹، ۵۵۱۹، ۵۵۲۹، ۵۵۳۹، ۵۵۴۹، ۵۵۵۹، ۵۵۶۹، ۵۵۷۹، ۵۵۸۹، ۵۵۹۹، ۵۶۰۹، ۵۶۱۹، ۵۶۲۹، ۵۶۳۹، ۵۶۴۹، ۵۶۵۹، ۵۶۶۹، ۵۶۷۹، ۵۶۸۹، ۵۶۹۹، ۵۷۰۹، ۵۷۱۹، ۵۷۲۹، ۵۷۳۹، ۵۷۴۹، ۵۷۵۹، ۵۷۶۹، ۵۷۷۹، ۵۷۸۹، ۵۷۹۹، ۵۸۰۹، ۵۸۱۹، ۵۸۲۹، ۵۸۳۹، ۵۸۴۹، ۵۸۵۹، ۵۸۶۹، ۵۸۷۹، ۵۸۸۹، ۵۸۹۹، ۵۹۰۹، ۵۹۱۹، ۵۹۲۹، ۵۹۳۹، ۵۹۴۹، ۵۹۵۹، ۵۹۶۹، ۵۹۷۹، ۵۹۸۹، ۵۹۹۹، ۶۰۰۹، ۶۰۱۹، ۶۰۲۹، ۶۰۳۹، ۶۰۴۹، ۶۰۵۹، ۶۰۶۹، ۶۰۷۹، ۶۰۸۹، ۶۰۹۹، ۶۱۰۹، ۶۱۱۹، ۶۱۲۹، ۶۱۳۹، ۶۱۴۹، ۶۱۵۹، ۶۱۶۹، ۶۱۷۹، ۶۱۸۹، ۶۱۹۹، ۶۲۰۹، ۶۲۱۹، ۶۲۲۹، ۶۲۳۹، ۶۲۴۹، ۶۲۵۹، ۶۲۶۹، ۶۲۷۹، ۶۲۸۹، ۶۲۹۹، ۶۳۰۹، ۶۳۱۹، ۶۳۲۹، ۶۳۳۹، ۶۳۴۹، ۶۳۵۹، ۶۳۶۹، ۶۳۷۹، ۶۳۸۹، ۶۳۹۹، ۶۴۰۹، ۶۴۱۹، ۶۴۲۹، ۶۴۳۹، ۶۴۴۹، ۶۴۵۹، ۶۴۶۹، ۶۴۷۹، ۶۴۸۹، ۶۴۹۹، ۶۵۰۹، ۶۵۱۹، ۶۵۲۹، ۶۵۳۹، ۶۵۴۹، ۶۵۵۹، ۶۵۶۹، ۶۵۷۹، ۶۵۸۹، ۶۵۹۹، ۶۶۰۹، ۶۶۱۹، ۶۶۲۹، ۶۶۳۹، ۶۶۴۹، ۶۶۵۹، ۶۶۶۹، ۶۶۷۹، ۶۶۸۹، ۶۶۹۹، ۶۷۰۹، ۶۷۱۹، ۶۷۲۹، ۶۷۳۹، ۶۷۴۹، ۶۷۵۹، ۶۷۶۹، ۶۷۷۹، ۶۷۸۹، ۶۷۹۹، ۶۸۰۹، ۶۸۱۹، ۶۸۲۹، ۶۸۳۹، ۶۸۴۹، ۶۸۵۹، ۶۸۶۹، ۶۸۷۹، ۶۸۸۹، ۶۸۹۹، ۶۹۰۹، ۶۹۱۹، ۶۹۲۹، ۶۹۳۹، ۶۹۴۹، ۶۹۵۹، ۶۹۶۹، ۶۹۷۹، ۶۹۸۹، ۶۹۹۹، ۷۰۰۹، ۷۰۱۹، ۷۰۲۹، ۷۰۳۹، ۷۰۴۹، ۷۰۵۹، ۷۰۶۹، ۷۰۷۹، ۷۰۸۹، ۷۰۹۹، ۷۱۰۹، ۷۱۱۹، ۷۱۲۹، ۷۱۳۹، ۷۱۴۹، ۷۱۵۹، ۷۱۶۹، ۷۱۷۹، ۷۱۸۹، ۷۱۹۹، ۷۲۰۹، ۷۲۱۹، ۷۲۲۹، ۷۲۳۹، ۷۲۴۹، ۷۲۵۹، ۷۲۶۹، ۷۲۷۹، ۷۲۸۹، ۷۲۹۹، ۷۳۰۹، ۷۳۱۹، ۷۳۲۹، ۷۳۳۹، ۷۳۴۹، ۷۳۵۹، ۷۳۶۹، ۷۳۷۹، ۷۳۸۹، ۷۳۹۹، ۷۴۰۹، ۷۴۱۹، ۷۴۲۹، ۷۴۳۹، ۷۴۴۹، ۷۴۵۹، ۷۴۶۹، ۷۴۷۹، ۷۴۸۹، ۷۴۹۹، ۷۵۰۹، ۷۵۱۹، ۷۵۲۹، ۷۵۳۹، ۷۵۴۹، ۷۵۵۹، ۷۵۶۹، ۷۵۷۹، ۷۵۸۹، ۷۵۹۹، ۷۶۰۹، ۷۶۱۹، ۷۶۲۹، ۷۶۳۹، ۷۶۴۹، ۷۶۵۹، ۷۶۶۹، ۷۶۷۹، ۷۶۸۹، ۷۶۹۹، ۷۷۰۹، ۷۷۱۹، ۷۷۲۹، ۷۷۳۹، ۷۷۴۹، ۷۷۵۹، ۷۷۶۹، ۷۷۷۹، ۷۷۸۹، ۷۷۹۹، ۷۸۰۹، ۷۸۱۹، ۷۸۲۹، ۷۸۳۹، ۷۸۴۹، ۷۸۵۹، ۷۸۶۹، ۷۸۷۹، ۷۸۸۹، ۷۸۹۹، ۷۹۰۹، ۷۹۱۹، ۷۹۲۹، ۷۹۳۹، ۷۹۴۹، ۷۹۵۹، ۷۹۶۹، ۷۹۷۹، ۷۹۸۹، ۷۹۹۹، ۸۰۰۹، ۸۰۱۹، ۸۰۲۹، ۸۰۳۹، ۸۰۴۹، ۸۰۵۹، ۸۰۶۹، ۸۰۷۹، ۸۰۸۹، ۸۰۹۹، ۸۱۰۹، ۸۱۱۹، ۸۱۲۹، ۸۱۳۹، ۸۱۴۹، ۸۱۵۹، ۸۱۶۹، ۸۱۷۹، ۸۱۸۹، ۸۱۹۹، ۸۲۰۹، ۸۲۱۹، ۸۲۲۹، ۸۲۳۹، ۸۲۴۹، ۸۲۵۹، ۸۲۶۹، ۸۲۷۹، ۸۲۸۹، ۸۲۹۹، ۸۳۰۹، ۸۳۱۹، ۸۳۲۹، ۸۳۳۹، ۸۳۴۹، ۸۳۵۹، ۸۳۶۹، ۸۳۷۹، ۸۳۸۹، ۸۳۹۹، ۸۴۰۹، ۸۴۱۹، ۸۴۲۹، ۸۴۳۹، ۸۴۴۹، ۸۴۵۹، ۸۴۶۹، ۸۴۷۹، ۸۴۸۹، ۸۴۹۹، ۸۵۰۹، ۸۵۱۹، ۸۵۲۹، ۸۵۳۹، ۸۵۴۹، ۸۵۵۹، ۸۵۶۹، ۸۵۷۹، ۸۵۸۹، ۸۵۹۹، ۸۶۰۹، ۸۶۱۹، ۸۶۲۹، ۸۶۳۹، ۸۶۴۹، ۸۶۵۹، ۸۶۶۹، ۸۶۷۹، ۸۶۸۹، ۸۶۹۹، ۸۷۰۹، ۸۷۱۹، ۸۷۲۹، ۸۷۳۹، ۸۷۴۹، ۸۷۵۹، ۸۷۶۹، ۸۷۷۹، ۸۷۸۹، ۸۷۹۹، ۸۸۰۹، ۸۸۱۹، ۸۸۲۹، ۸۸۳۹، ۸۸۴۹، ۸۸۵۹، ۸۸۶۹، ۸۸۷۹، ۸۸۸۹، ۸۸۹۹، ۸۹۰۹، ۸۹۱۹، ۸۹۲۹، ۸۹۳۹، ۸۹۴۹، ۸۹۵۹، ۸۹۶۹، ۸۹۷۹، ۸۹۸۹، ۸۹۹۹، ۹۰۰۹، ۹۰۱۹، ۹۰۲۹، ۹۰۳۹، ۹۰۴۹، ۹۰۵۹، ۹۰۶۹، ۹۰۷۹، ۹۰۸۹، ۹۰۹۹، ۹۱۰۹، ۹۱۱۹، ۹۱۲۹، ۹۱۳۹، ۹۱۴۹، ۹۱۵۹، ۹۱۶۹، ۹۱۷۹، ۹۱۸۹، ۹۱۹۹، ۹۲۰۹، ۹۲۱۹، ۹۲۲۹، ۹۲۳۹، ۹۲۴۹، ۹۲۵۹، ۹۲۶۹، ۹۲۷۹، ۹۲۸۹، ۹۲۹۹، ۹۳۰۹، ۹۳۱۹، ۹۳۲۹، ۹۳۳۹، ۹۳۴۹، ۹۳۵۹، ۹۳۶۹، ۹۳۷۹، ۹۳۸۹، ۹۳۹۹، ۹۴۰۹، ۹۴۱۹، ۹۴۲۹، ۹۴۳۹، ۹۴۴۹، ۹۴۵۹، ۹۴۶۹، ۹۴۷۹، ۹۴۸۹، ۹۴۹۹، ۹۵۰۹، ۹۵۱۹، ۹۵۲۹، ۹۵۳۹، ۹۵۴۹، ۹۵۵۹، ۹۵۶۹، ۹۵۷۹، ۹۵۸۹، ۹۵۹۹، ۹۶۰۹، ۹۶۱۹، ۹۶۲۹، ۹۶۳۹، ۹۶۴۹، ۹۶۵۹، ۹۶۶۹، ۹۶۷۹، ۹۶۸۹، ۹۶۹۹، ۹۷۰۹، ۹۷۱۹، ۹۷۲۹، ۹۷۳۹، ۹۷۴۹، ۹۷۵۹، ۹۷۶۹، ۹۷۷۹، ۹۷۸۹، ۹۷۹۹، ۹۸۰۹، ۹۸۱۹، ۹۸۲۹، ۹۸۳۹، ۹۸۴۹، ۹۸۵۹، ۹۸۶۹، ۹۸۷۹، ۹۸۸۹، ۹۸۹۹، ۹۹۰۹، ۹۹۱۹، ۹۹۲۹، ۹۹۳۹، ۹۹۴۹، ۹۹۵۹، ۹۹۶۹، ۹۹۷۹، ۹۹۸۹، ۹۹۹۹، ۱۰۰۰۹، ۱۰۰۱۹، ۱۰۰۲۹، ۱۰۰۳۹، ۱۰۰۴۹، ۱۰۰۵۹، ۱۰۰۶۹، ۱۰۰۷۹، ۱۰۰۸۹، ۱۰۰۹۹، ۱۰۱۰۹، ۱۰۱۱۹، ۱۰۱۲۹، ۱۰۱۳۹، ۱۰۱۴۹، ۱۰۱۵۹، ۱۰۱۶۹، ۱۰۱۷۹، ۱۰۱۸۹، ۱۰۱۹۹، ۱۰۲۰۹، ۱۰۲۱۹، ۱۰۲۲۹، ۱۰۲۳۹، ۱۰۲۴۹، ۱۰۲۵۹، ۱۰۲۶۹، ۱۰۲۷۹، ۱۰۲۸۹، ۱۰۲۹۹، ۱۰۳۰۹، ۱۰۳۱۹، ۱۰۳۲۹، ۱۰۳۳۹، ۱۰۳۴۹، ۱۰۳۵۹، ۱۰۳۶۹، ۱۰۳۷۹، ۱۰۳۸۹، ۱۰۳۹۹، ۱۰۴۰۹، ۱۰۴۱۹، ۱۰۴۲۹، ۱۰۴۳۹، ۱۰۴۴۹، ۱۰۴۵۹، ۱۰۴۶۹، ۱۰۴۷۹، ۱۰۴۸۹، ۱۰۴۹۹، ۱۰۵۰۹، ۱۰۵۱۹، ۱۰۵۲۹، ۱۰۵۳۹، ۱۰۵۴۹، ۱۰۵۵۹، ۱۰۵۶۹، ۱۰۵۷۹، ۱۰۵۸۹، ۱۰۵۹۹، ۱۰۶۰۹، ۱۰۶۱۹، ۱۰۶۲۹، ۱۰۶۳۹، ۱۰۶۴۹، ۱۰۶۵۹، ۱۰۶۶۹، ۱۰۶۷۹، ۱۰۶۸۹، ۱۰۶۹۹، ۱۰۷۰۹، ۱۰۷۱۹، ۱۰۷۲۹، ۱۰۷۳۹، ۱۰۷۴۹، ۱۰۷۵۹، ۱۰۷۶۹، ۱۰۷۷۹، ۱۰۷۸۹، ۱۰۷۹۹، ۱۰۸۰۹، ۱۰۸۱۹، ۱۰۸۲۹، ۱۰۸۳۹، ۱۰۸۴۹، ۱۰۸۵۹، ۱۰۸۶۹، ۱۰۸۷۹، ۱۰۸۸۹، ۱۰۸۹۹، ۱۰۹۰۹، ۱۰۹۱۹، ۱۰۹۲۹، ۱۰۹۳۹، ۱۰۹۴۹، ۱۰۹۵۹، ۱۰۹۶۹، ۱۰۹۷۹، ۱۰۹۸۹، ۱۰۹۹۹، ۱۱۰۰۹، ۱۱۰۱۹، ۱۱۰۲۹، ۱۱۰۳۹، ۱۱۰۴۹، ۱۱۰۵۹، ۱۱۰۶۹، ۱۱۰۷۹، ۱۱۰۸۹، ۱۱۰۹۹، ۱۱۱۰۹، ۱۱۱۱۹، ۱۱۱۲۹، ۱۱۱۳۹، ۱۱۱۴۹، ۱۱۱۵۹، ۱۱۱۶۹، ۱۱۱۷۹، ۱۱۱۸۹، ۱۱۱۹۹، ۱۱

اقالہ میں فاسد شرائط کا اثر:

صرف میں اقالہ:

۱۳- اگر ہم اقالہ کو فتح قرار دیں تو وہ فاسد شرائط سے باطل نہیں ہوتا بلکہ پیش شرط جو جائز ہے اور اقالہ صحیح ہو جائے گا۔

۱۴- متحدہ صرف میں اقالہ فتح میں اقالہ کی طرح ہے یعنی اس میں جد ہونے سے قبل فریقین کی جانب سے (بدلین پر) قبضہ کرنا شرط ہے جیسا کہ متحدہ صرف کی ابتدا میں ہوتا ہے۔

پس فتح کے اقالہ میں تردد یہ ہوئے دشمن سے زیادہ کی شرط طائمانی جائے تو اقالہ پہلے شمس پر ہی ہوگا، اس لئے کہ زیادہ فتح کرنا مامون ہے اور شرط باطل ہو جائے گی، اس لئے کہ وہ رہا کے مشابہ ہے، اور اس میں متعقدین میں سے ایک کا نفع ہے جس کا حق مقدمہ معاملہ میں وجہ سے حاصل ہو رہا ہے اور وہ عوض سے خالی ہے۔

پس اگر فریقین نے صرف کا اقالہ کیا اور جد ہونے سے قبل (بدلین پر) قبضہ کر لیا تو اقالہ صحیح ہوگا اور اگر قبضہ کرنے سے قبل دونوں جدا ہو گئے تو اقالہ باطل ہو جائے گا خواہ اسے فتح قرار دیا جائے یا فتح۔

کی طرح اگر شمس دل سے کم کی شرط طائمانی جائے (تو یہ شرط بھی باطل ہوگی)، اس وجہ سے کہ کم پر فتح مامون ہے، اس لئے کہ فتح متحدہ ایسی جہت پر متحدہ کو متم کرے مامون ہے جس پر وہ پہلے موجود تھا، اور کم پر فتح کرنا مامون نہیں ہے، اس لئے کہ اس میں اس چیز کو ایسا مانا ہے جو ثابت علی میں تھی، اور یہ محال ہے کہ نقصان ثابت نہیں تھا، اس کا متم کرنا بھی محال ہوگا، والا یہ کہ بیچ میں کوئی عیب پیدا ہو جائے تو اس صورت میں کم پر اقالہ جائز ہے، اس لئے کہ کبھی عیب کی وجہ سے نوبت ہونے والی شئی کے مقابلہ میں قرار دی جائے گی۔

اسے فتح قرار دینے کی صورت میں تو اس لئے کہ یہ ضرور متحدہ صرف ہو یا، لہذا انہوں نے انہوں کو قبضہ کرنا ضروری ہونا جب کہ اقالہ مستعمل ہے ہوا تو جو چیزیں بیوت کو حلال کرتی ہیں وہ اسے حلال کریں گی، اور جو چیزیں بیوت کو حرام کرتی ہیں وہ انہیں حرام کریں گی، اس لئے اگر قبضہ سے قبل (عائدین کی) جدائی ہو جائے گی تو اقالہ صحیح نہ ہوگا۔

۱۵- متعقدین کے حق میں اسے فتح قرار دینے کی صورت میں تو اس لئے کہ پیسہ کے حق میں فتح جدید ہے، اور قبضہ کا اشتقاق شریعت کا حق ہے، اور وہ یہاں پر تیسرے ہے، لہذا اس حکم کے حق میں اسے فتح جدید قرار دیا جائے گا، جس میں دونوں طرف سے قبضہ ضروری ہوگا، اور فتح صرف میں دونوں بدل کا ملاک ہو جانا اقالہ سے مافع شمار نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ فتح صرف میں اقالہ کے بعد قبضہ سے ہوئے نقد کا لونا لازم نہیں ہے بلکہ قبضہ سے ہوئے نقد کا یہ اس کے خصل کا لونا لازم ہے، لہذا اقالہ کا تعلق دونوں بدل کے عین سے نہیں ہوا، اس لئے بدلین کے ملاک ہونے سے اقالہ باطل نہ ہوگا (۱)۔

۱۶- یہ مامون جو ضمیمہ اور مامون محمد وغیرہ کے قول کے مطابق ہے جو اقالہ کو فتح قرار دیتے ہیں، لیکن جو حضرات اس کے قائل ہیں کہ اقالہ فتح ہے نہ کہ قول کے مطابق وہ فاسد شرائط سے باطل ہو جاتا ہے، اس سے کہ فتح فاسد شرائط سے باطل ہو جاتی ہے، پس جب دشمن میں اضافہ کرے گا تو وہ اس سے نئی فتح کرنے والا ہوگا، اور اگر کم فی شرط کھائے گا تو بھی اسی طرح ہوگا (۱)۔

(۱) المصنوع ۱۲/۸۰، البدایہ ۱۲/۱۰۲، ۱۲/۱۰۳، ۱۲/۱۰۸، شرح المنہاج ۱/۱۰۲، ۱/۱۰۳، ۱/۱۰۸، ۱/۱۰۹، ۱/۱۱۰، ۱/۱۱۱، ۱/۱۱۲، ۱/۱۱۳، ۱/۱۱۴، ۱/۱۱۵، ۱/۱۱۶، ۱/۱۱۷، ۱/۱۱۸، ۱/۱۱۹، ۱/۱۲۰، ۱/۱۲۱، ۱/۱۲۲، ۱/۱۲۳، ۱/۱۲۴، ۱/۱۲۵، ۱/۱۲۶، ۱/۱۲۷، ۱/۱۲۸، ۱/۱۲۹، ۱/۱۳۰، ۱/۱۳۱، ۱/۱۳۲، ۱/۱۳۳، ۱/۱۳۴، ۱/۱۳۵، ۱/۱۳۶، ۱/۱۳۷، ۱/۱۳۸، ۱/۱۳۹، ۱/۱۴۰، ۱/۱۴۱، ۱/۱۴۲، ۱/۱۴۳، ۱/۱۴۴، ۱/۱۴۵، ۱/۱۴۶، ۱/۱۴۷، ۱/۱۴۸، ۱/۱۴۹، ۱/۱۵۰، ۱/۱۵۱، ۱/۱۵۲، ۱/۱۵۳، ۱/۱۵۴، ۱/۱۵۵، ۱/۱۵۶، ۱/۱۵۷، ۱/۱۵۸، ۱/۱۵۹، ۱/۱۶۰، ۱/۱۶۱، ۱/۱۶۲، ۱/۱۶۳، ۱/۱۶۴، ۱/۱۶۵، ۱/۱۶۶، ۱/۱۶۷، ۱/۱۶۸، ۱/۱۶۹، ۱/۱۷۰، ۱/۱۷۱، ۱/۱۷۲، ۱/۱۷۳، ۱/۱۷۴، ۱/۱۷۵، ۱/۱۷۶، ۱/۱۷۷، ۱/۱۷۸، ۱/۱۷۹، ۱/۱۸۰، ۱/۱۸۱، ۱/۱۸۲، ۱/۱۸۳، ۱/۱۸۴، ۱/۱۸۵، ۱/۱۸۶، ۱/۱۸۷، ۱/۱۸۸، ۱/۱۸۹، ۱/۱۹۰، ۱/۱۹۱، ۱/۱۹۲، ۱/۱۹۳، ۱/۱۹۴، ۱/۱۹۵، ۱/۱۹۶، ۱/۱۹۷، ۱/۱۹۸، ۱/۱۹۹، ۲/۱، ۲/۲، ۲/۳، ۲/۴، ۲/۵، ۲/۶، ۲/۷، ۲/۸، ۲/۹، ۲/۱۰، ۲/۱۱، ۲/۱۲، ۲/۱۳، ۲/۱۴، ۲/۱۵، ۲/۱۶، ۲/۱۷، ۲/۱۸، ۲/۱۹، ۲/۲۰، ۲/۲۱، ۲/۲۲، ۲/۲۳، ۲/۲۴، ۲/۲۵، ۲/۲۶، ۲/۲۷، ۲/۲۸، ۲/۲۹، ۲/۳۰، ۲/۳۱، ۲/۳۲، ۲/۳۳، ۲/۳۴، ۲/۳۵، ۲/۳۶، ۲/۳۷، ۲/۳۸، ۲/۳۹، ۲/۴۰، ۲/۴۱، ۲/۴۲، ۲/۴۳، ۲/۴۴، ۲/۴۵، ۲/۴۶، ۲/۴۷، ۲/۴۸، ۲/۴۹، ۲/۵۰، ۲/۵۱، ۲/۵۲، ۲/۵۳، ۲/۵۴، ۲/۵۵، ۲/۵۶، ۲/۵۷، ۲/۵۸، ۲/۵۹، ۲/۶۰، ۲/۶۱، ۲/۶۲، ۲/۶۳، ۲/۶۴، ۲/۶۵، ۲/۶۶، ۲/۶۷، ۲/۶۸، ۲/۶۹، ۲/۷۰، ۲/۷۱، ۲/۷۲، ۲/۷۳، ۲/۷۴، ۲/۷۵، ۲/۷۶، ۲/۷۷، ۲/۷۸، ۲/۷۹، ۲/۸۰، ۲/۸۱، ۲/۸۲، ۲/۸۳، ۲/۸۴، ۲/۸۵، ۲/۸۶، ۲/۸۷، ۲/۸۸، ۲/۸۹، ۲/۹۰، ۲/۹۱، ۲/۹۲، ۲/۹۳، ۲/۹۴، ۲/۹۵، ۲/۹۶، ۲/۹۷، ۲/۹۸، ۲/۹۹، ۳/۱، ۳/۲، ۳/۳، ۳/۴، ۳/۵، ۳/۶، ۳/۷، ۳/۸، ۳/۹، ۳/۱۰، ۳/۱۱، ۳/۱۲، ۳/۱۳، ۳/۱۴، ۳/۱۵، ۳/۱۶، ۳/۱۷، ۳/۱۸، ۳/۱۹، ۳/۲۰، ۳/۲۱، ۳/۲۲، ۳/۲۳، ۳/۲۴، ۳/۲۵، ۳/۲۶، ۳/۲۷، ۳/۲۸، ۳/۲۹، ۳/۳۰، ۳/۳۱، ۳/۳۲، ۳/۳۳، ۳/۳۴، ۳/۳۵، ۳/۳۶، ۳/۳۷، ۳/۳۸، ۳/۳۹، ۳/۴۰، ۳/۴۱، ۳/۴۲، ۳/۴۳، ۳/۴۴، ۳/۴۵، ۳/۴۶، ۳/۴۷، ۳/۴۸، ۳/۴۹، ۳/۵۰، ۳/۵۱، ۳/۵۲، ۳/۵۳، ۳/۵۴، ۳/۵۵، ۳/۵۶، ۳/۵۷، ۳/۵۸، ۳/۵۹، ۳/۶۰، ۳/۶۱، ۳/۶۲، ۳/۶۳، ۳/۶۴، ۳/۶۵، ۳/۶۶، ۳/۶۷، ۳/۶۸، ۳/۶۹، ۳/۷۰، ۳/۷۱، ۳/۷۲، ۳/۷۳، ۳/۷۴، ۳/۷۵، ۳/۷۶، ۳/۷۷، ۳/۷۸، ۳/۷۹، ۳/۸۰، ۳/۸۱، ۳/۸۲، ۳/۸۳، ۳/۸۴، ۳/۸۵، ۳/۸۶، ۳/۸۷، ۳/۸۸، ۳/۸۹، ۳/۹۰، ۳/۹۱، ۳/۹۲، ۳/۹۳، ۳/۹۴، ۳/۹۵، ۳/۹۶، ۳/۹۷، ۳/۹۸، ۳/۹۹، ۴/۱، ۴/۲، ۴/۳، ۴/۴، ۴/۵، ۴/۶، ۴/۷، ۴/۸، ۴/۹، ۴/۱۰، ۴/۱۱، ۴/۱۲، ۴/۱۳، ۴/۱۴، ۴/۱۵، ۴/۱۶، ۴/۱۷، ۴/۱۸، ۴/۱۹، ۴/۲۰، ۴/۲۱، ۴/۲۲، ۴/۲۳، ۴/۲۴، ۴/۲۵، ۴/۲۶، ۴/۲۷، ۴/۲۸، ۴/۲۹، ۴/۳۰، ۴/۳۱، ۴/۳۲، ۴/۳۳، ۴/۳۴، ۴/۳۵، ۴/۳۶، ۴/۳۷، ۴/۳۸، ۴/۳۹، ۴/۴۰، ۴/۴۱، ۴/۴۲، ۴/۴۳، ۴/۴۴، ۴/۴۵، ۴/۴۶، ۴/۴۷، ۴/۴۸، ۴/۴۹، ۴/۵۰، ۴/۵۱، ۴/۵۲، ۴/۵۳، ۴/۵۴، ۴/۵۵، ۴/۵۶، ۴/۵۷، ۴/۵۸، ۴/۵۹، ۴/۶۰، ۴/۶۱، ۴/۶۲، ۴/۶۳، ۴/۶۴، ۴/۶۵، ۴/۶۶، ۴/۶۷، ۴/۶۸، ۴/۶۹، ۴/۷۰، ۴/۷۱، ۴/۷۲، ۴/۷۳، ۴/۷۴، ۴/۷۵، ۴/۷۶، ۴/۷۷، ۴/۷۸، ۴/۷۹، ۴/۸۰، ۴/۸۱، ۴/۸۲، ۴/۸۳، ۴/۸۴، ۴/۸۵، ۴/۸۶، ۴/۸۷، ۴/۸۸، ۴/۸۹، ۴/۹۰، ۴/۹۱، ۴/۹۲، ۴/۹۳، ۴/۹۴، ۴/۹۵، ۴/۹۶، ۴/۹۷، ۴/۹۸، ۴/۹۹، ۵/۱، ۵/۲، ۵/۳، ۵/۴، ۵/۵، ۵/۶، ۵/۷، ۵/۸، ۵/۹، ۵/۱۰، ۵/۱۱، ۵/۱۲، ۵/۱۳، ۵/۱۴، ۵/۱۵، ۵/۱۶، ۵/۱۷، ۵/۱۸، ۵/۱۹، ۵/۲۰، ۵/۲۱، ۵/۲۲، ۵/۲۳، ۵/۲۴، ۵/۲۵، ۵/۲۶، ۵/۲۷، ۵/۲۸، ۵/۲۹، ۵/۳۰، ۵/۳۱، ۵/۳۲، ۵/۳۳، ۵/۳۴، ۵/۳۵، ۵/۳۶، ۵/۳۷، ۵/۳۸، ۵/۳۹، ۵/۴۰، ۵/۴۱، ۵/۴۲، ۵/۴۳، ۵/۴۴، ۵/۴۵، ۵/۴۶، ۵/۴۷، ۵/۴۸، ۵/۴۹، ۵/۵۰، ۵/۵۱، ۵/۵۲، ۵/۵۳، ۵/۵۴، ۵/۵۵، ۵/۵۶، ۵/۵۷، ۵/۵۸، ۵/۵۹، ۵/۶۰، ۵/۶۱، ۵/۶۲، ۵/۶۳، ۵/۶۴، ۵/۶۵، ۵/۶۶، ۵/۶۷، ۵/۶۸، ۵/۶۹، ۵/۷۰، ۵/۷۱، ۵/۷۲، ۵/۷۳، ۵/۷۴، ۵/۷۵، ۵/۷۶، ۵/۷۷، ۵/۷۸، ۵/۷۹، ۵/۸۰، ۵/۸۱، ۵/۸۲، ۵/۸۳، ۵/۸۴، ۵/۸۵، ۵/۸۶، ۵/۸۷، ۵/۸۸، ۵/۸۹، ۵/۹۰، ۵/۹۱، ۵/۹۲، ۵/۹۳، ۵/۹۴، ۵/۹۵، ۵/۹۶، ۵/۹۷، ۵/۹۸، ۵/۹۹، ۶/۱، ۶/۲، ۶/۳، ۶/۴، ۶/۵، ۶/۶، ۶/۷، ۶/۸، ۶/۹، ۶/۱۰، ۶/۱۱، ۶/۱۲، ۶/۱۳، ۶/۱۴، ۶/۱۵، ۶/۱۶، ۶/۱۷، ۶/۱۸، ۶/۱۹، ۶/۲۰، ۶/۲۱، ۶/۲۲، ۶/۲۳، ۶/۲۴، ۶/۲۵، ۶/۲۶، ۶/۲۷، ۶/۲۸، ۶/۲۹، ۶/۳۰، ۶/۳۱، ۶/۳۲، ۶/۳۳، ۶/۳۴، ۶/۳۵، ۶/۳۶، ۶/۳۷، ۶/۳۸، ۶/۳۹، ۶/۴۰، ۶/۴۱، ۶/۴۲، ۶/۴۳، ۶/۴۴، ۶/۴۵، ۶/۴۶، ۶/۴۷، ۶/۴۸، ۶/۴۹، ۶/۵۰، ۶/۵۱، ۶/۵۲، ۶/۵۳، ۶/۵۴، ۶/۵۵، ۶/۵۶، ۶/۵۷، ۶/۵۸، ۶/۵۹، ۶/۶۰، ۶/۶۱، ۶/۶۲، ۶/۶۳، ۶/۶۴، ۶/۶۵، ۶/۶۶، ۶/۶۷، ۶/۶۸، ۶/۶۹، ۶/۷۰، ۶/۷۱، ۶/۷۲، ۶/۷۳، ۶/۷۴، ۶/۷۵، ۶/۷۶، ۶/۷۷، ۶/۷۸، ۶/۷۹، ۶/۸۰، ۶/۸۱، ۶/۸۲، ۶/۸۳، ۶/۸۴، ۶/۸۵، ۶/۸۶، ۶/۸۷، ۶/۸۸، ۶/۸۹، ۶/۹۰، ۶/۹۱، ۶/۹۲، ۶/۹۳، ۶/۹۴، ۶/۹۵، ۶/۹۶، ۶/۹۷، ۶/۹۸، ۶/۹۹، ۷/۱، ۷/۲، ۷/۳، ۷/۴، ۷/۵، ۷/۶، ۷/۷، ۷/۸، ۷/۹، ۷/۱۰، ۷/۱۱، ۷/۱۲، ۷/۱۳، ۷/۱۴، ۷/۱۵، ۷/۱۶، ۷/۱۷، ۷/۱۸، ۷/۱۹، ۷/۲۰، ۷/۲۱، ۷/۲۲، ۷/۲۳، ۷/۲۴، ۷/۲۵، ۷/۲۶، ۷/۲۷، ۷/۲۸، ۷/۲۹، ۷/۳۰، ۷/۳۱، ۷/۳۲، ۷/۳۳، ۷/۳۴، ۷/۳۵، ۷/۳۶، ۷/۳۷، ۷/۳۸، ۷/۳۹، ۷/۴۰، ۷/۴۱، ۷/۴۲، ۷/۴۳، ۷/۴۴، ۷/۴۵، ۷/۴۶، ۷/۴۷، ۷/۴۸، ۷/۴۹، ۷/۵۰، ۷/۵۱، ۷/۵۲، ۷/۵۳، ۷/۵۴، ۷/۵۵، ۷/۵۶، ۷/۵۷، ۷/۵۸، ۷/۵۹، ۷/۶۰، ۷/۶۱، ۷/۶۲، ۷/۶۳، ۷/۶۴، ۷/۶۵، ۷/۶۶، ۷/۶۷، ۷/۶۸، ۷/۶۹، ۷/۷۰، ۷/۷۱، ۷/۷۲، ۷/۷۳، ۷/۷۴، ۷/۷۵، ۷/۷۶، ۷/۷۷، ۷/۷۸، ۷/۷۹، ۷/۸۰، ۷/۸۱، ۷/۸۲، ۷/۸۳، ۷/۸۴، ۷/۸۵، ۷/۸۶، ۷/۸۷، ۷/۸۸، ۷/۸۹، ۷/۹۰، ۷/۹۱، ۷/۹۲، ۷/۹۳، ۷/۹۴، ۷/۹۵، ۷/۹۶، ۷/۹۷، ۷/۹۸، ۷/۹۹، ۸/۱، ۸/۲، ۸/۳، ۸/۴، ۸/۵، ۸/۶، ۸/۷، ۸/۸، ۸/۹، ۸/۱۰، ۸/۱۱، ۸/۱۲، ۸/۱۳، ۸/۱۴، ۸/۱۵، ۸/۱۶، ۸/۱۷، ۸/۱۸، ۸/۱۹، ۸/۲۰، ۸/۲۱، ۸/۲۲، ۸/۲۳، ۸/۲۴، ۸/۲۵، ۸/۲۶، ۸/۲۷، ۸/۲۸، ۸/۲۹، ۸/۳۰، ۸/۳۱، ۸/۳۲، ۸/۳۳، ۸/۳۴، ۸/۳۵، ۸/۳۶، ۸/۳۷، ۸/۳۸، ۸/۳۹، ۸/۴۰، ۸/۴۱، ۸/۴۲، ۸/۴۳، ۸/۴۴، ۸/۴۵، ۸/۴۶، ۸/۴۷، ۸/۴۸، ۸/۴۹، ۸/۵۰، ۸/۵۱، ۸/۵۲، ۸/۵۳، ۸/۵۴، ۸/۵۵، ۸/۵۶، ۸/۵۷، ۸/۵۸، ۸/۵۹، ۸/۶۰، ۸/۶۱، ۸/۶۲، ۸/۶۳، ۸/۶۴، ۸/۶۵، ۸/۶۶، ۸/۶۷، ۸/۶۸، ۸/۶۹، ۸/۷۰، ۸/۷۱، ۸/۷۲، ۸/۷۳، ۸/۷۴، ۸/۷۵، ۸/۷۶، ۸/۷۷، ۸/۷۸، ۸/۷۹، ۸/۸۰، ۸/۸۱، ۸/۸۲، ۸/۸۳، ۸/۸۴، ۸/۸۵، ۸/۸۶، ۸/۸۷، ۸/۸۸، ۸/۸۹، ۸/۹۰، ۸/۹۱، ۸/۹۲، ۸/۹۳، ۸/۹۴، ۸/۹۵، ۸/۹۶، ۸/۹۷، ۸/۹۸، ۸/۹۹، ۹/۱، ۹/۲، ۹/۳، ۹/۴، ۹/۵، ۹/۶، ۹/۷، ۹/۸، ۹/۹، ۹/۱۰، ۹/۱۱، ۹/۱۲، ۹/۱۳، ۹/۱۴، ۹/۱۵، ۹/۱۶، ۹/۱۷، ۹/۱۸، ۹/۱۹، ۹/۲۰، ۹/۲۱، ۹/۲۲، ۹/۲۳، ۹/۲۴، ۹/۲۵، ۹/۲۶، ۹/۲۷، ۹/۲۸، ۹/۲۹، ۹/۳۰، ۹/۳۱، ۹/۳۲، ۹/۳۳، ۹/۳۴، ۹/۳۵، ۹/۳۶، ۹/۳۷، ۹/۳۸، ۹/۳۹، ۹/۴۰، ۹/۴۱، ۹/۴۲، ۹/۴۳، ۹/۴۴، ۹/۴۵، ۹/۴۶، ۹/۴۷، ۹/۴۸، ۹/۴۹، ۹/۵۰، ۹/۵۱، ۹/۵۲، ۹/۵۳، ۹/۵۴، ۹/۵۵، ۹/۵۶، ۹/۵۷، ۹/۵۸، ۹/۵۹، ۹/۶۰، ۹/۶۱، ۹/۶۲، ۹/۶۳، ۹/۶۴، ۹/۶۵، ۹/۶۶، ۹/۶۷، ۹/۶۸، ۹/۶۹، ۹/۷۰، ۹/۷۱، ۹/۷۲، ۹/۷۳، ۹/۷۴، ۹/۷۵، ۹/۷۶، ۹/۷۷، ۹/۷۸، ۹/۷۹، ۹/۸۰، ۹/۸۱، ۹/۸۲، ۹/۸۳، ۹/۸۴، ۹/۸۵، ۹/۸۶، ۹/۸۷، ۹/۸۸، ۹/۸۹، ۹/۹۰، ۹/۹۱، ۹/۹۲، ۹/۹۳، ۹/۹۴، ۹/۹۵، ۹/۹۶، ۹/۹۷، ۹/۹۸، ۹/۹۹، ۱۰/۱، ۱۰/۲، ۱۰/۳، ۱۰/۴، ۱۰/۵، ۱۰/۶، ۱۰/۷، ۱۰/۸، ۱۰/۹، ۱۰/۱۰، ۱۰/۱۱، ۱۰/۱۲، ۱۰/۱۳، ۱۰/۱۴، ۱۰/۱۵، ۱۰/۱۶، ۱۰/۱۷، ۱۰/۱۸، ۱۰/۱۹، ۱۰/۲۰، ۱۰/۲۱، ۱۰/۲۲، ۱۰/۲۳، ۱۰/۲۴، ۱۰/۲۵، ۱۰/۲۶، ۱۰/۲۷، ۱۰/۲۸، ۱۰/۲۹، ۱۰/۳۰، ۱۰/۳۱، ۱۰/۳۲، ۱۰/۳۳، ۱۰/۳۴، ۱۰/۳۵، ۱۰/۳۶، ۱۰/۳۷، ۱۰/۳۸، ۱۰/۳۹، ۱۰/۴۰، ۱۰/۴۱، ۱۰/۴۲، ۱۰/۴۳، ۱۰/۴۴، ۱۰/۴۵، ۱۰/۴۶، ۱۰/۴۷، ۱۰/۴۸، ۱۰/۴۹، ۱۰/۵۰، ۱۰/۵۱، ۱۰/۵۲، ۱۰/۵۳، ۱۰/۵۴، ۱۰/۵۵، ۱۰/۵۶، ۱۰/۵۷، ۱۰/۵۸، ۱۰/۵۹، ۱۰/۶۰، ۱۰/۶۱، ۱۰/۶۲، ۱۰/۶۳، ۱۰/۶۴، ۱۰/۶۵، ۱۰/۶۶، ۱۰/۶۷، ۱۰/۶۸، ۱۰/۶۹، ۱۰/۷۰، ۱۰/۷۱، ۱۰/۷۲، ۱۰/۷۳، ۱۰/۷۴، ۱۰/۷۵، ۱۰/۷۶، ۱۰/۷۷، ۱۰/۷۸، ۱۰/۷۹، ۱۰/۸۰، ۱۰/۸۱، ۱۰/۸۲، ۱۰/۸۳، ۱۰/۸۴، ۱۰/۸۵، ۱۰/۸۶، ۱۰/۸۷، ۱۰/۸۸، ۱۰/۸۹، ۱۰/۹۰، ۱۰/۹۱، ۱۰/۹۲، ۱۰/۹۳، ۱۰/۹۴، ۱۰/۹۵، ۱۰/۹۶، ۱۰/۹۷، ۱۰/۹۸، ۱۰/۹۹، ۱۱/۱، ۱۱/۲، ۱۱/۳، ۱۱/۴، ۱۱/۵، ۱۱/۶، ۱۱/۷، ۱۱/۸، ۱۱/۹، ۱۱/۱۰، ۱۱/۱۱، ۱۱/۱۲، ۱۱/۱۳، ۱۱/۱۴، ۱۱/۱۵، ۱۱/۱۶، ۱۱/۱۷، ۱۱/۱۸، ۱۱/۱۹، ۱۱/۲۰، ۱۱/۲۱، ۱۱/۲۲، ۱۱/۲۳، ۱۱/۲۴، ۱۱/۲۵، ۱۱/۲۶، ۱۱/۲۷، ۱۱/۲۸، ۱۱/۲۹، ۱۱/۳۰، ۱۱/۳۱، ۱۱/۳۲، ۱۱/۳۳، ۱۱/۳۴، ۱۱/۳۵، ۱۱/۳۶، ۱۱/۳۷، ۱۱/۳۸، ۱۱/۳۹، ۱۱/۴۰، ۱۱/۴۱، ۱۱/۴۲، ۱۱/۴۳، ۱۱/۴۴، ۱۱/۴۵، ۱۱/۴۶، ۱۱/۴۷، ۱۱/۴۸، ۱۱/۴۹، ۱۱/۵۰، ۱۱/۵۱، ۱۱/۵۲، ۱۱/۵۳، ۱۱/۵۴، ۱۱/۵۵، ۱۱/۵۶، ۱۱/۵۷، ۱۱/۵۸، ۱۱/۵۹، ۱۱/۶۰، ۱۱/۶۱، ۱۱/۶۲، ۱۱/۶۳، ۱۱/۶۴، ۱۱/۶۵، ۱۱/۶۶، ۱۱/۶۷، ۱۱/۶۸، ۱۱/۶۹، ۱۱/۷۰، ۱۱/۷۱، ۱۱/۷۲، ۱۱/۷۳، ۱۱/۷۴، ۱۱/۷۵، ۱۱/۷۶، ۱۱/۷۷، ۱۱/۷۸، ۱۱/۷۹، ۱۱/۸۰، ۱۱/۸۱، ۱۱/۸۲، ۱۱/۸۳، ۱۱/۸۴، ۱۱/۸۵، ۱۱/۸۶، ۱۱/۸۷، ۱۱/۸۸، ۱۱/۸۹، ۱۱/۹۰، ۱۱/۹۱، ۱۱/۹۲، ۱۱/۹۳، ۱۱/۹۴، ۱۱/۹۵، ۱۱/۹۶، ۱۱/۹۷، ۱۱/۹۸، ۱۱/۹۹، ۱۲/۱، ۱۲/۲، ۱۲/۳، ۱۲/۴، ۱۲/۵، ۱۲/۶، ۱۲/۷، ۱۲/۸، ۱۲/۹، ۱۲/۱۰، ۱۲/۱۱، ۱۲/۱۲، ۱۲/۱۳، ۱۲/۱۴، ۱۲/۱۵، ۱۲/۱۶، ۱۲/۱۷، ۱۲/۱۸، ۱۲/۱۹، ۱۲/۲۰، ۱۲/۲۱، ۱۲/۲۲، ۱۲/۲۳، ۱۲/۲۴، ۱۲/۲۵، ۱۲/۲۶، ۱۲/۲۷، ۱۲/۲۸، ۱۲/۲۹، ۱۲/۳۰، ۱۲/۳۱، ۱۲/۳۲، ۱۲/۳۳، ۱۲/۳۴، ۱۲/۳۵، ۱۲/۳۶، ۱۲/۳۷، ۱۲/۳۸، ۱۲/۳۹، ۱۲/۴۰، ۱۲/۴۱، ۱۲/۴۲، ۱۲/۴۳، ۱۲/۴۴، ۱۲/۴۵، ۱۲/۴۶، ۱۲/۴۷، ۱۲/۴۸، ۱۲/۴۹، ۱۲/۵۰، ۱۲/۵۱، ۱۲/۵۲، ۱۲/۵۳، ۱۲/۵۴، ۱۲/۵۵، ۱۲/۵۶، ۱۲/۵۷، ۱۲/۵۸، ۱۲/۵۹، ۱۲/۶۰، ۱۲/۶۱، ۱۲/۶۲، ۱۲/۶۳، ۱۲/۶۴، ۱۲/۶۵، ۱۲/۶۶، ۱۲/۶۷، ۱۲/۶۸، ۱۲/۶۹،

اقالہ کا اقالہ:

۱۵- اقالہ کا اقالہ، اقالہ کو لغو رہا ہے اور اصل عقد کی طرف لوٹنا ہے، اور یہ مخصوص حالات میں صحیح ہے، پس اگر وہ دونوں بیع کا اقالہ کریں، پھر اقالہ کا اقالہ کریں تو اقالہ تم ہو جائے گا اور بیع لوث سے ہو گا۔

اور جو نے اقالہ کے اقالہ سے مسلم فیہ پر قبضہ کر لے سے قبل مسلم کے اقالہ کا تشہید کیا ہے کہ وہ صحیح نہیں ہوتا ہے، اس لئے کہ مسلم فیہ (صحیح) دین ہے جو اپنے اقالہ سے ساتھ ہو گیا، پس اگر یہ اقالہ بیع ہو جائے تو وہ مسلم فیہ (صحیح) لوث آئے گا جو ساتھ ہو چکا ہے حالانکہ ساتھ ہونے والا نہیں لوث ہے (۲)۔

جو چیز اقالہ کو باطل کرتی ہے:

۱۶- اقالہ وجوہ میں ۳ کے بعد جن حالات میں باطل ہوتا ہے ان میں سے چند درجہ دیئے ہیں:

الف- بیع کا ملاک ہونا: پس اگر بیع اقالہ کے بعد اور سپرد کرنے سے قبل ملاک ہو جائے تو اقالہ باطل ہو جائے گا، اس لئے کہ اس کی ایک شرط بیع کا باقی رہنا ہے، اس لئے کہ اقالہ رفع عقد کا نام ہے اور بیع عقد کا مکمل ہے، بخلاف ثمن کے ملاک ہونے کے کہ وہ اقالہ سے مانع نہیں ہے، اس لئے کہ وہ عقد کا مکمل نہیں ہے، اسی بنا پر قبضہ سے قبل بیع کے ملاک ہو جانے سے بیع باطل ہو جاتی ہے، ثمن کے ملاک ہو سکتا ہے۔

اور یہ اس صورت میں ہے جب کہ ثمن ۱۰۰ اتیم میں سے نہ ہو،

(۱) البحر الرائق ۱/۱۱۱۔

(۲) المدنی ۷/۳۹۷، المہذب للشیخ زکی ۱/۳۸۶، کشاف الفقہاء ۱/۳۰۴، طہذیب ۵/۵۷۔

اور اگر ۱۰۰ اتیم میں سے ہو اور ملاک ہو جائے تو اقالہ باطل ہو جائے گا۔

لیکن اقالہ کے صحیح ہونے کے لئے بیع کے باقی رہنے کی شرط لگانے پر مسلم فیہ (صحیح) پر قبضہ کرنے سے قبل بیع مسلم کے اقالہ کا اثر نہیں ہوتا ہے، اس لئے کہ وہ صحیح ہے خود اس امام عین ہو یا یں، اور خود وہ مسلم فیہ کے پاس موجود ہو یا ملاک ہو چکا ہو اس لئے کہ مسلم فیہ اگرچہ حقیقت میں دین ہے مین وہ عین کے حکم میں ہے۔ یہاں تک کہ اس پر قبضہ کرنے سے قبل اس کا بدلہ نہ ہو جائے (۱)۔

ب- بیع کا بدلہ جانا: مثلاً یہ بیع میں کسی زیادتی ہو جو اصل سے ملحقہ ہو اور اصل سے وجوہ میں آئے، جیسا کہ اگرچہ پابندی اقالہ کے بعد بچہ بنے تو اس کی وجہ سے اقالہ باطل ہو جائے گا، اسی طرح وہ زیادتی ہے جو اصل سے متصل ہو اور اصل سے پیدا نہ ہو، جیسے کہ کپڑا کا رنگنا۔

د- مال فیہ کے برابر ایک اقالہ بیع کی ذات کے بدلنے سے باطل ہو جائے گا، خود وہ تبدیلی کیسی ہی ہو مثلاً چو پائے کا سونا ہو جائے یا دھوا ہو جائے، بخلاف حنا بلہ کے (۲)۔

اقالہ کرنے والے دونوں فریق کا اختلاف:

۱۷- کبھی اقالہ کرنے والے دونوں فریق کے درمیان بیع کے صحیح ہونے یا اس کی حیثیت یا ثمن یا خود اقالہ کے سلسلہ میں اختلاف واقع ہو جاتا ہے۔

تو اگر بیع کے صحیح ہونے پر ان دونوں کا اتفاق ہو پھر اس کی کیفیت

(۱) البحر الرائق ۱/۱۱۳، شرح الصواعق علیٰ مہذب ۱/۳۸۶، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، کشاف

الفتاویٰ ۳/۲۰۳۔

(۲) مجمع الزوائد ۵/۵۵، البحر الرائق علی مہذب ۵/۸۸، کشاف الفقہاء ۳/۳۰۳،

۲۵۰، بیوہ الجہد ۲/۲۳۳۔

کے سلسلہ میں دونوں کے درمیان اختلاف ہو جائے تو دونوں سے قسم لی جائے، جس پر ایک پے فریق کے قول کی نگی اور اپنے قول کے ثابت پر قسم کھاے گا۔

وہ قسم لینے سے وہ صورت مستثنیٰ ہے کہ اگر وہ دونوں مدت کا اقالہ کریں پھر شمس و مقدم میں سے دونوں کے مابین اختلاف ہو جائے تو قسم نہیں لی جائے گی بلکہ فریق وخت کنندہ کا قول معتبر ہوگا، اس لئے کہ وہ قرض واکرنے والا ہے۔

وہ سرفرہ صحت کنندہ و شریہ رکے، درمیان اختلاف ہو کر شریہ اس پر کہے گا میں نے سے شمس و ل سے کم میں فرہ صحت کنندہ کے ساتھ اس کے نقد شمس دینے سے قبل فرہ صحت کر دیا، اس کی وجہ سے نقد قاسم ہوئی، و فرہ صحت کنندہ کہے کہ بلکہ ہم دونوں نے اس کا اقالہ کیا ہے تو اقالہ کے حکم کے سلسلہ میں شریہ کا قول اس کی قسم کے ساتھ قبول یا جائے گا۔

وہ سرفرہ صحت کنندہ ہی پر بخوبی کرے کہ اس نے اسے شریہ اس سے اس شمس سے کم میں شریہ ہے جس میں اس نے اسے فرہ صحت یا تھا، و شریہ کا اقالہ کا بخوبی کرے تو ایک سے اس کے فریق کے بخوبی کے خلاف قسم لی جائے گی (۱)۔



# تراجم فقہاء

جلد ۵ میں آنے والے فقہاء کا مختصر تعارف



ابن ابیہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۲۸ میں گذر چکے۔

ابن بکر: یہ یحییٰ بن عبداللہ ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۲۸ میں گذر چکے۔

## الف

آوی (۱۲۱۷-۱۲۷۰ھ)

یہ محمود بن عبداللہ شہاب الدین۔ ابو الشاہ حسینی آوی ہیں۔ فہرست  
محدث، فقیہ، ادیب، لغوی تھے۔ بعض دیگر علم میں بھی ان کو شہرت  
حاصل تھی، بغداد کے باشندے تھے، سلفی عقیدہ اور مجتہد تھے۔  
سن ۱۲۲۸ھ میں اپنے شہر بغداد میں منصب افتاء کی ذمہ داری قبول  
کی اور پھر معزول کئے گئے تو علم کے لئے یکسوئی اختیار کر لی۔  
بعض تصانیف: ”روح المعانی“ تفسیر قرآن میں، ”الاحیاء  
المواتیة والاسئلة الإبرائیة“، ”المحرقة العیبة“ اور  
”كشف الطرة عن العرة“۔

[معجم المؤلفین ۱۲/۵۷۵: الاعلام ۸/۵۳]

آوی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۲۷ میں گذر چکے۔

برہیم اتھلی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۲۷ میں گذر چکے۔

ابن رستم (?-۴۱۱ھ)

یہ برہیم بن رستم، ابو بکر مزی، خز، الشہجیہ کے رہنے والے  
ہیں، فقیہ ہیں، امام محمد بن الحسن کے شاگرد ہیں، انبوی نے امام  
ابو حنیفہ کے شاگرد امام محمد اور دیگر اصحاب سے علم حاصل کیا، اور امام

بن ابی سلی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۲۸ میں گذر چکے۔

بن رشد:

تراجم فقہاء

بن لقاسم

مالک، ثوری، حماد بن سلمہ وغیرہ سے حدیث کی ناحت کی۔ ظلیعہ  
ماموں رشید سے اس پر منصب قضاء پیش کیا تو وہ اس کو قبول کرنے  
سے باز رہے۔ بعض محدثین نے انہیں فقہ کہا ہے، اور بعض نے منکر  
احد ہیث کہا ہے۔

ابن عبد السلام مالکی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۵ میں گزر چکے۔

ابن عدوان (۶۶۳-۷۴۹ھ)

یہ محمد بن احمد بن عثمان بن محمد بن عدلان شافعی مصری ہیں،  
ابن عدلان کے نام سے مشہور ہیں، یہ فقیہ اصولی و رمحوی ہیں۔  
انہوں نے ابن المکری قرطبی اور ابن الجاس وغیرہ سے علم حاصل کیا  
اور علم میں مہارت حاصل کی، حدیث کا درس دیا، فتویٰ دیا، مناظرہ کیا  
اور متعدد مقامات میں درس و تدریس کی خدمت انجام دی۔ ہنوی  
فرماتے ہیں کہ، "فقہ اور امام تھے، فقہ میں ضرب المثل تھے۔"

بعض تصانیف: "شرح مطول علی مختصر العربی" جو  
نہ مکمل ہے۔

[شذرات الذہب ۱/۱۶۴؛ الدرر الکامنه ۳/۱۴۹۵؛ مجمع  
المؤمنین ۸/۲۸۸]

ابن العربی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۵ میں گزر چکے۔

ابن عقیل حنبلی:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۷ میں گزر چکے۔

ابن عمر:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۶ میں گزر چکے۔

ابن القاسم:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۷ میں گزر چکے۔

بن رشد:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۲ میں گزر چکے۔

بن سیرین:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۳ میں گزر چکے۔

بن شبرمہ:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۶ میں گزر چکے۔

بن لثخنہ:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۵۷ میں گزر چکے۔

بن عباس:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۴ میں گزر چکے۔

بن عبد البر:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۶ میں گزر چکے۔

بن عمرو

تراجم فقہاء

ابو الخطاب

بن عمرو: یہ عبد اللہ بن عمرو ہیں:

ابو بکر السدیق:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۷۶ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گزر چکے۔

بن قدامہ:

ابو بکر (؟ - ۵۲ھ)

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۳۸ میں گزر چکے۔

یہ سیح بن انارث بن کلدہ، ابو بکر ثقفی صحابی ہیں، طائف کے باشندے ہیں، ان سے ۳۲ حدیثیں مروی ہیں، بصرہ میں اس کی وفات ہوئی، انہیں ابو بکر اس لئے کہا گیا کہ وہ طائف کے قلعہ سے چٹنی کے ذریعہ اتر کر آنحضور ﷺ کے پاس آئے۔ اور وہ ن حضرات میں سے ہیں جو جنگ جمل کے دن اور جنگ صفین کے زمانے میں فتنہ سے الگ تھلک رہے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی، اور ان سے ان کی روایت کرنے والے روایت کی۔

[لڑا ص ۳/۵۷۱: أسد الغابہ ۵/۳۸: الأعلام ۹/۱۷]

ابو ثور:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۳ میں گزر چکے۔

ابو حفص العکبری:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۳ میں گزر چکے۔

ابو ضینہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گزر چکے۔

ابو الخطاب:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گزر چکے۔

بن لمسیب: یہ سعید بن لمسیب ہیں:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۹ میں گزر چکے۔

بن لہند:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۰ میں گزر چکے۔

بن نجیم: یہ عمر بن امیر انجم ہیں:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۱ میں گزر چکے۔

بن وہب:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۲ میں گزر چکے۔

بو بکر ساری (الجصاص):

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۵۶ میں گزر چکے۔

ابودود

تراجم فقہاء

ابومسعود ہمدانی

ابودود:

روایت کی۔

ب کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گزر چکے۔

[تذکرۃ الحفاظ ۱۳۴: تہذیب ۱۵/۵: ۲۰۳: لا علام

[۲۷۱/۴

یوانزیر کی (؟ - ۱۲۸ھ)

ابوسعید الخدری:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۵ میں گزر چکے۔

ابو طالب الحنفی: یہ احمد بن حمید ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۶۵ میں گزر چکے۔

ابو علی بن ابی ہریرہ (؟ - ۳۴۵ھ)

یہ حسن بن حسین بن ابی ہریرہ، ابو علی، ثمالی فقیہ ہیں۔ انہوں نے علم فقہ و الہاس دین ربیع اور ابو اسحاق مروزی سے حاصل کیا۔ عراق میں ثمالیہ کی امامت میں حاصل تھی، ان کی بری قدرت و ہمت و ہوش و بخت تھی۔

بعض تصانیف: "شرح مختصر المراسی" و "فرائد میں ان کے کچھ شامل ہیں۔

[طبقات الشافعیہ ۲: ۴۰۶: فہرست لائبریری ۵/۴: لا علام

[۲۰۴/۲

ابوقلابہ: یہ عبداللہ بن زید ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۶ میں گزر چکے۔

ابومسعود البدری:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۶۶ میں گزر چکے۔

یہ محمد بن مسلم بن قیس، ابو الزبیر کی اسدی ہیں، انہوں نے چاروں عہدہ (عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن الزبیر اور عبداللہ بن عمر بن العاص)، عائشہ، جابر، سعید بن جبیر اور حاذق وغیرہ سے حدیث کی روایت کی، اور ان سے عشاء نے جو ان کے ساتھ میں ہیں، یہ زہری اور یحییٰ بن سعید انساری وغیرہ نے روایت کی۔ یعلیٰ بن عطاء فرماتے ہیں کہ ابو الزبیر نے ہم سے حدیث بیان کی، وہ عقل میں تمام لوگوں سے زیادہ کامل اور منسوب حاذق و لے تھے۔ ان معین اور نسانی فرماتے ہیں کہ وہ ثقہ ہیں۔ ابو زرہ اور ابو حاتم فرماتے ہیں کہ وہ قاطع حجت نہیں ہیں۔ ابو ابن سعد فرماتے ہیں کہ وہ ثقہ و شرط سے حدیث بیان کرے لے تھے۔

[تہذیب ۱۵/۵: تذکرۃ الحفاظ ۱۲۶/۱

یوالزناد (۶۵ - ۱۳۱ھ)

یہ عبداللہ بن کوان، ابو عبد الرحمن قرظی مدنی ہیں، ابو الزناد کے نام سے مشہور ہیں۔ وہ بڑے محدثین میں سے ہیں۔ لکھ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو الزناد کو اس حال میں دیکھا کہ ان کے پیچھے تین سو تابعین تھے جو فقہ، علم، شعر اور صرف کے طلبہ تھے، اور نسیان ان میں میر المؤمنین فی الحدیث کہا کرتے تھے۔ مصعب زہری فرماتے ہیں کہ وہ اہل مدینہ کے فقیہ تھے۔ انہوں نے حضرت انس، عائشہ اور سعید بن المسیب وغیرہ سے روایت کی، اور ان سے ان کے دونوں بیٹے عبد الرحمن اور ابو القاسم نے اور صالح بن کیسان وغیرہ نے

ابو ہریرہ

تراجم فقہاء

نس بن مالک

ابو ہریرہ:

ابو یوسف:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۷ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۷ میں گزر چکے۔

یو وکل (۱-۸۲ھ) اور ایک قول اس کے علاوہ ہے)

ابن بن حب:

یہ فقہ بن سلمہ، ابو یکل، مدنی کوئی، باناتا بعین میں سے ہیں۔ انہوں نے ہی علیہ السلام کا زمانہ پایہ بین ملاقات نہ ہو سکی۔ انہوں نے حضرت ابو بکر عمر غلام علی و، ابن مسعود رضی اللہ عنہم و میرہ سے روایت کی۔ وراں سے نکش، حصین بن عبد الرحمن، اور عید بن مسروق ثری و میرہ نے روایت کی۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ وہ ثقہ تھے، بہت حدیث جانتے والے تھے۔ ابن حبان نے ان کو ثقات میں شمار کیا ہے، انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۶۶ میں گزر چکے۔

احمد بن حنبل:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۸ میں گزر چکے۔

اسحاق بن راہویہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۹ میں گزر چکے۔

[تہذیب المعجم ج ۳/۶۱۴]

اسماء بنت ابی بکر الصدیق:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۹ میں گزر چکے۔

یو وکل (۱-۶۸ھ) اور ایک قول (۷۵ھ)

کعبہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۰ میں گزر چکے۔

امام الحرمین:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۶۸ میں گزر چکے۔

ام سلمہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۰ میں گزر چکے۔

یہ حارث بن مالک ہیں، "را ایک قول یہ ہے کہ یہ عوف بن حارث بن اسید ہیں۔ کہا گیا ہے کہ وہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے، ان کے ہاتھ میں فتح مکہ کے دن بنی فصرہ، بنی لیث اور بنی سعد کا جھنڈا تھا، وہ شام میں یرموک کی جنگ میں شریک ہوئے، اور مکہ کے پڑوس میں ایک سال رہے، "میں ان کا انتقال ہوا۔ انہوں نے علیہ السلام اور حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، اور ان سے ان کے دونوں بیٹے عبدالملک اور وقار، نیز عید اللہ و رعنا، بن یہ رو غیرہ نے روایت کی۔

[لہ ص ۴/۴۱۵: أسد الغابہ ۳/۱۹۵: تہذیب المعجم ج ۳]

[۲۷۰/۲]

انس بن مالک:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۷۶ میں گزر چکے۔

ابوزری

تراجم فقہاء

التسوی

ابوزری:

بلال:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۵۱ میں گذر چکے۔

ن کے حالات ج ۳ ص ۷۰۷ میں گذر چکے۔

البہوتی: یہ منصور بن یونس ہیں:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۵۲ میں گذر چکے۔

ب

ابوزری (؟-۸۲۷ھ)

ت

یہ محمد بن محمد بن شہاب بن یوسف ترمذی توارثی ہیں۔ یہ ارجی کے نام سے مشہور ہیں، حنفی فقیہ، درمستی میں علم میں سبقت لے گئے۔ انہوں نے اپنے والد سے علم حاصل کیا اور اپنے ملک میں مشہور ہوئے، وہ ”تیمورلنگ“ کے کفر کا نونی پتے تھے۔

بعض تصانیف: ”الفتاویٰ البواریدہ“، ”شرح مختصر انعموری“، فقہ حنفی کی ازمنہ میں، ”مسک الحج“، ”اداب انقصاء“ اور ”الحامع الوحیر“۔

[انوار البیہ رص ۱۸۷: شذرات الذہب ۷/۱۸۳: معجم المحدثین ۱/۲۲۳: الأعلام ۷/۲۷۴]

بشر مرسی:

ن کے حالات ج ۴ ص ۴۴۸ میں گذر چکے۔

لبغوی: یہ حسین بن مسعود ہیں:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۵۳ میں گذر چکے۔

التسوی (؟-۱۲۵۸ھ)

یہ علی بن عبد السلام بوکس ماگلی تافسی ہیں، مدینہ شہر کے جاتے ہیں، توارثی فقیہ تھے، مغرب میں فاس کے باشندے ہیں، انہوں نے شیخ محمد بن عبد الیم برجمد بن الحاج غیرہ سے علم حاصل کیا۔

بعض تصانیف: ”المنہج فی شرح التہفہ“، شرح ”الشامل“، ”جمع فتاویٰ“ اور ”شرح الشیخ التاودی“ پر حاشیہ ہے۔

[شجرۃ اہل الذکیہ ص ۳۹۷: معجم المحدثین ۷/۱۲۲:

ہدیۃ العارفین ۱/۷۷۵]



حماد

تراجم فقہاء

زبیدی

حماد: یہ حماد بن ابی سیمان ہیں:  
ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۰ میں گزر چکے۔

ر

الرافعی: یہ عبدالکریم بن محمد ہیں:  
ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۴ میں گزر چکے۔

ر: یہ:  
ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۴ میں گزر چکے۔

الربی: یہ احمد بن حمزہ ہیں:  
ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۵ میں گزر چکے۔

الربیانی:  
ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۵ میں گزر چکے۔

ز

الزبیدی (۱۱۳۵ - ۱۲۰۵ھ)  
یہ محمد بن محمد بن محمد، ابو الفیض، حسینی زبیدی ہیں، مرتضیٰ کے لقب

خ

الخطیب شہینی:  
ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۱ میں گزر چکے۔

خلیل: یہ خلیل بن سحاق ہیں:  
ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۲ میں گزر چکے۔

د

دردیہ:  
ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۳ میں گزر چکے۔

دسوقی:  
ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۳ میں گزر چکے۔



نزلشی

تراجم فقہاء

سالم بن ہبصہ

سے مشہور ہیں، وہ لغوی، نحوی، محدث، اصولی، مؤرخ ہیں، ان کو متعدد علوم میں مہارت تھی۔ ان کی اصل (عراق میں) واسط سے ہے، وہاں کی ولادت نہ ہوتا ہے ”بلگرام“ میں ہے، وہ ان کی نشوونما میں کے مقام پر یہ ہیں۔

بعض تصانیف: ”فاح العروس فی شرح القاموس“، ”اتحاف السادة المتقين شرح إحياء علوم الدين“، ”أسانيد الكتب الستة“ اور ”عقود الجواهر المنیعة فی ادلة مذهب الإمام ابی حنیفہ“۔

[ہدیۃ الحارثین ۲/۴۷۷، مجمع الموفین ۱۱/۲۸۲؛ لا ۲۹۷/۷]

نزلشی:

ن کے حالات ج ۲ ص ۵۸۵ میں گزر چکے۔

نفر:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۶ میں گزر چکے۔

نکریہ انصاری:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۶ میں گزر چکے۔

نہری:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۷ میں گزر چکے۔

س

السائب بن یزید (؟-۹۱ھ)

یہ سائب بن یزید بن عید بن تمامہ کنڈی صحابی ہیں، ان کی ولادت حرات سے کچھ قبل ہوئی، نبی کریم ﷺ کے حجۃ الوداع کے موقع پر وہ اپنے والد کے ساتھ تھے، حضرت عمرؓ نے انہیں مدینہ کے بازار کا عامل مقرر کیا تھا، اور وہ مدینہ میں وفات پانے والے سب سے آخری صحابی ہیں۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے چند احادیث روایت کی ہیں، وہ اپنے والد یزید، اور عمر، عثمان، و عبد اللہ بن سعدی وغیرہ سے روایت کی ہے، وہ ان سے رمی اور یحییٰ بن سعید الصاری وغیرہ نے روایت کی ہے، ان کی ۲۲ روایتیں ہیں۔

[لأصا ۲/۱۲؛ أسد الخفا ۲/۲۵۶؛ الأعلام ۳/۱۱۰]

سالم بن عبد اللہ بن عمر:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۸۶ میں گزر چکے۔

سالم بن ہبصہ (؟-۱۲۵ھ)

یہ سالم بن ہبصہ بن معید اسدی رقی امیر ہیں، یہ محدث تابعی ہیں، شاعر تھے۔ ابن حجر نے لأصابہ میں نہری کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ یہ صحابی ہیں، و مشقی ہیں۔ انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کی اور محمد بن مروان کی طرف سے ”رقہ“ کے کورز بنائے گئے، رقیہ یا

اسمخسی

تراجم فقہاء

شیخ تقی مدین بن تیمیہ

تیس سال تک مسلسل اس عہدے پر فائز رہے، اور شام کے آئینی

عبداللہ بن مرید وغیرہ نے روایت کیا۔

دور خدمت میں وفات پائی۔

[الاصابہ ۸/۲: ۸۶؛ تہذیب التہذیب ۴/۲۳۶؛ لا علام

۴۷۳: ۲]

[تہذیب میں عسیر ۶: ۵۶؛ لاصابہ ۶/۲: اللام ۱۱۶۳]

اسمخسی:

ایوگی:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۸ میں گزر چکے۔

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۹ میں گزر چکے۔

سعد بن نبی وقاص:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۸ میں گزر چکے۔

ش

سعید بن جبیر:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۹ میں گزر چکے۔

شارح المئتی: یہ محمد بن احمد الفتوحی ہیں:

ن کے حالات ج ۳ ص ۴۸۹ میں گزر چکے۔

سعید بن المسیب:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۹ میں گزر چکے۔

شیک: یہ شریک بن عبداللہ فتوحی ہیں:

ن کے حالات ج ۳ ص ۴۸۱ میں گزر چکے۔

سفیان شوری:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۵۵ میں گزر چکے۔

الشعس:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۷۲ میں گزر چکے۔

سمرة بن جندب (? - ۶۰ھ)

یہ سمرة بن جندب بن ملال بن جراح نزاری صحابی ہیں، بیمار

مرد رہیں، انہوں نے مدینہ منورہ میں نشوونما پائی اور پھر

بصرہ میں سکونت اختیار کی۔ زیادہ جب کوفہ جاتے تو انہیں وہاں اپنا

نام بٹا دیتے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے اور حضرت ابو سعید خدری

روایت کی، اور ان سے ان کے دونوں بیٹے سلیمان اور سعد نیز

الشوکانی: یہ محمد بن علی الشوکانی ہیں:

ن کے حالات ج ۲ ص ۵۹۰ میں گزر چکے۔

شیخ تقی الدین ابن تیمیہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۲۹ میں گزر چکے۔

صاحب الطریقۃ الحمدیۃ: دیکھئے: امیر کوئی۔  
ان کے حالات ج ۳ ص ۴۶۹ میں گذر چکے۔  
کشف المصنون اور الاغلام میں ان کو امیر قلی لکھا ہے۔

ص

صاحب الکافی: یہ الحاکم الشہید ہیں:  
ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۷ میں گذر چکے۔  
صاحب مراقی الفلاح: دیکھئے: الشرنبلالی۔  
ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۱ میں گذر چکے۔  
صاحب مطالب اولی الہی: دیکھئے: الرحبانی۔  
ان کے حالات ج ۲ ص ۵۸۴ میں گذر چکے۔

صاحب الرائع: یہ موسیٰ بن احمد النجاوی ہیں:  
ان کے حالات ج ۲ ص ۵۸۰ میں گذر چکے۔

صاحب البدیع: دیکھئے: کاسانی۔  
ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۶ میں گذر چکے۔

صاحب البز زیہ:  
دیکھئے: البزازی۔

صاحب التتمہ: یہ عبدالرحمن بن مامون التونی ہیں:  
ان کے حالات ج ۲ ص ۶۰۰ میں گذر چکے۔

صاحب الخا صمد:  
دیکھئے: صمد بن خاری۔

الصنعانی (۱۰۹۹ - ۱۱۸۲ھ)

یہ محمد بن اسماعیل بن صلاح بن محمد، ابوہریرہ، کھلائی پھر صنعانی  
ہیں، اپنے اسلاف کی طرح امیر کے لقب سے مشہور ہیں، مجتہد  
ہیں، ان کا لقب ”المؤید باللہ“ ابن المتوکل علی اللہ ہے۔ انہوں نے  
زید بن محمد بن حسن، صلاح بن حسین، عیش، ابو عبد اللہ بن علی، زبیر  
وغیرہ سے علم حاصل کیا، اور صنعاء اور مدینہ کے تاجرانہ سے حدیث

صاحب الدرر:  
دیکھئے: درر بن خضر۔

صاحب الشرح الصغیر: دیکھئے: الدرودیر۔  
ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۳ میں گذر چکے۔

طہر بخاری

تراجم فقہاء

عبد الملک بن یعلیٰ

پڑھی، اور تمام علوم میں مہارت حاصل کی۔

الطبرکی: یہ احمد بن عبد اللہ الطبرکی ہیں:

بعض تصانیف: "توضیح الأفكار شرح تفیح الأنظار"،  
"سبل السلام شرح بلوغ المرام من أدلة الأحکام"،  
"المواقف فی المواقف" اور "إرشاد القاد إلى تیسیر  
الاجتهاد"۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۰ میں گزر چکے۔

[لہر الخ ۱۳۳۲: لا علام ۲۶۳/۶: فہر المکتبہ  
ل ر م یہ ۵۰۶]

ع

ماشاء:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۵ میں گزر چکے۔

ط

عبد الرحمن بن عوف:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۲ میں گزر چکے۔

طہر بخاری (۴۸۲-۵۴۲ھ)

یہ طہر بن احمد بن عبد الرحمن بن حسین، ممتاز محدثین بخاری ہیں۔  
حنفیہ کے بڑے فقیہ ہیں۔ انہوں نے اپنے والد ۱۰۰ نیز تمام بن  
امام عطاء، الإمام بن عبد بن مراد بن اسحاق وغیرہ سے علم حاصل  
کیا۔ بخاری کے رہنے والے تھے۔

عبد اللہ بن احمد بن حنبل:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۸۶ میں گزر چکے۔

بعض تصانیف: "خلاصة الفتاویٰ"، "خرابة الوقعات"  
اور "انصاب"۔

عبد اللہ بن عباس:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۲ میں گزر چکے۔

[الغناء البیہ ص ۸۴: الجواهر المصیہ ۲۶۵/۱: لا علام  
۳۱۸/۳]

عبد الملک بن یعلیٰ، قاضی بصرہ (؟ - ۱۰۰ھ کے بعد  
وفات پائی)

یہ عبد الملک بن یعلیٰ یعنی بصری قاضی بصرہ ہیں۔ ابن حجر  
"الترغیب" میں فرماتے ہیں: یہ تھے ہیں، جو تھے طبقہ میں شامل ہیں۔  
یاس بن معاذ نے حبیب بن شمیم سے کہا کہ "ترجم فتوٰی چاہو تو

طہر:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۴ میں گزر چکے۔

عروہ بن الزبیر

تراجم فقہاء

اغزوں

عبد الملک بن یعلیٰ کی طرف رجوع کرو۔ یہ یہ بن مارہان کہتے ہیں کہ  
عبد الملک بن یعلیٰ نے (جو بصرہ کے قاضی تھے) فرمایا: جو شخص بغیر  
مذہب کے تین جمعہ چھوڑ دے تو اس کی شہادت جائز نہیں ہوگی۔

العنبر بنی:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۵ میں گزر چکے۔

عیسیٰ بن دینار (؟ - ۲۱۲ھ)

[اخبار القضاة ۱۵/۲: تقریب الہدیہ ۱/۵۲۳: شرح اب  
القاضی لکھنؤ ۳/۳۳۸]

یہ عیسیٰ بن دینار بن واقد اور یک قوس: بن مسیب، ابو محمد،  
قرطبی، مالکی ہیں، اپنے زمانے میں اندلس کے فقیہ اور اس کے ایک  
مشہور عالم تھے۔ امام رازی فرماتے ہیں کہ عیسیٰ عام و رزید تھے،  
اس نے متعدد حج کئے۔ "المیں" "طلیطل" کا مصنف تھا، فیصلہ کے  
لئے "قرطبہ میں مشورہ کے لئے آیا، اس نے علم حدیث کی  
طلب میں سفر کیا۔

عروہ بن الزبیر:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۳ میں گزر چکے۔

عزمدین بن عبدالسلام:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۳ میں گزر چکے۔

بعض تصانیف: "کتاب الہدیہ" اس جلد میں ہے۔

[شجرة النور الزكية ص ۶۳: الدیباۃ الذہب ص ۸۷: الأعلام

۲۸۶/۵]

عطیہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۷۸ میں گزر چکے۔

عکرمہ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۷۸ میں گزر چکے۔

غ

علی بن ابی طالب:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۷۹ میں گزر چکے۔

اغزائی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۸۱ میں گزر چکے۔

عمر بن الخطاب:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۷۹ میں گزر چکے۔

عمر بن عبدالعزیز:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۸۰ میں گزر چکے۔

قاضی ابویعلیٰ

تراجم فقہاء

الیث بن سعد

القلع بنی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۸۵ میں گزر چکے۔

ق

ک

قاضی ابویعلیٰ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۸۳ میں گزر چکے۔

اکا سانی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۸۶ میں گزر چکے۔

قاضی حسین:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۸ میں گزر چکے۔

الکرخی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۸۶ میں گزر چکے۔

قاضی عیاض:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۸۳ میں گزر چکے۔

عبد بن عجر:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۹ میں گزر چکے۔

قدادی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۸۴ میں گزر چکے۔

قدوری:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۸۴ میں گزر چکے۔

ل

القرنی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۸۴ میں گزر چکے۔

الیث بن سعد:

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۸۸ میں گزر چکے۔

القرطبی:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۸ میں گزر چکے۔

مالک

تراجم فقہاء

محمد بن نصر المروزی

بھی کہا گیا ہے۔ طبری کہتے ہیں کہ محمد بن صفوان بن درست ہے، اور ابن عبد البر کہتے ہیں: صفوان بن محمد انثر شعاع ہے۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ وہ انصار کے کس قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور منسری کہتے ہیں کہ وہ قبیلہ ہن کے بنی مالک کی اولاد سے ہیں۔

[تہذیب النبہ ص ۲۳۱/۹: لڑکا ص ۳۳۳/۳: سید الخاں ص ۳۲۰/۴]

مالک:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۸۹ میں گزر چکے۔

محمد بن مسلمہ (۳۵ ق ھ - ۴۳، اور ایک قول ۴۶ ھ، ان کی عمر ۷۷ سال کی تھی)

مبارودی:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۹۰ میں گزر چکے۔

متوفی:

ن کے حالات ج ۲ ص ۶۰۰ میں گزر چکے۔

محبوب:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۹۰ میں گزر چکے۔

لکھنؤ: یہ عبدالسلام بن تیمیہ ہیں:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۴۳ میں آ میں گئے۔

محمد بن حسن:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۹۱ میں گزر چکے۔

محمد بن نصر المروزی (۲۰۲-۲۹۴ ھ)

محمد بن صفوان (؟-؟)

یہ محمد بن نصر، ابو عبد اللہ مروزی ہیں، فقہ حدیث کے امام ہیں،

احکام میں صحابہ اور ان کے بعد کے لوگوں کے اختلاف سے سب سے

یہ محمد بن صفوان، ابو حنیفہ، انصاری صحابی ہیں، اور صفوان بن محمد





الموفق:

الموفق:

دیکھئے ابن قدامہ۔

تراجم فقہاء

النیسابوری

ہجرت کے بعد انصار میں سب سے پہلے پیدا ہونے والے بچے ہیں۔ انہوں نے نبی ﷺ اور اپنے ماموں عبداللہ بن رواحہ، عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے، اور ان سے ان کے بیٹے محمد نے اور شعبی اور ساک بن حرب نے روایت کی ہے۔ ان سے ۱۲۴ احادیث مروی ہیں۔ حضرت معاویہؓ کے ساتھ صفین میں شریک ہوئے۔ اور دمشق کے قاضی بنائے گئے۔

[لأصابہ ۵۵۹/۳: أسد الغابہ ۲۲/۵: الأعلام ۳/۹]

ن

النووی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۹۵ میں گذر چکے۔

النعمانی:

دیکھئے ابن ابیہم النعمانی۔

النیسابوری:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۷۳ میں گذر چکے۔

النعمان بن بشیر (۲-۶۵ھ)

یہ نعمان بن بشیر بن سعد بن ثعلبہ، ابو عبد اللہ خزرجی، انصاری، امیر، خطیب اور شاعر ہیں، مدینہ کے اجلہ صحابہ میں سے ہیں، وہ




(تقریبی نقشہ)

علامات حرم، مواقعیت احرام

تقریری نقش و اثر  
مواظبت و اعلام حرم



طریقہ شدہ  ذمہ الخلیفہ یا آغا علی (الملک) کے مہتممات

4-11-61

433

اہل شام و مصر اور یری یا بحری  
راستہ سے اس کے بالقائیل  
آنے والوں کی میقات

مزات عرق (اہل عراق کی میقات)

مسلمان

کی شکل

23

نثر ان المنازل (النجدي ميقات)

مجلس (مجلس)

اعلام (مردم)

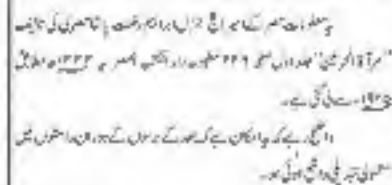
1

## معلومات

۱۔ کہہ دیتے ہیں کہ ان کی رائے ہے کہ ان کے لیے مسافت بہت دور ہے۔  
 ۲۔ کہہ دیتے ہیں کہ ان کی رائے ہے کہ ان کے لیے مسافت بہت دور ہے۔  
 ۳۔ کہہ دیتے ہیں کہ ان کی رائے ہے کہ ان کے لیے مسافت بہت دور ہے۔  
 ۴۔ کہہ دیتے ہیں کہ ان کی رائے ہے کہ ان کے لیے مسافت بہت دور ہے۔  
 ۵۔ کہہ دیتے ہیں کہ ان کی رائے ہے کہ ان کے لیے مسافت بہت دور ہے۔  
 ۶۔ کہہ دیتے ہیں کہ ان کی رائے ہے کہ ان کے لیے مسافت بہت دور ہے۔  
 ۷۔ کہہ دیتے ہیں کہ ان کی رائے ہے کہ ان کے لیے مسافت بہت دور ہے۔  
 ۸۔ کہہ دیتے ہیں کہ ان کی رائے ہے کہ ان کے لیے مسافت بہت دور ہے۔  
 ۹۔ کہہ دیتے ہیں کہ ان کی رائے ہے کہ ان کے لیے مسافت بہت دور ہے۔  
 ۱۰۔ کہہ دیتے ہیں کہ ان کی رائے ہے کہ ان کے لیے مسافت بہت دور ہے۔

یہ سچ ہے کہ میرا دل لالہ اور صوفیہ کا ہے۔ میری نگاہیں  
میرا آئینہ ہیں۔ میں ہوں مگر وہ نہیں ہے۔ میرا دل لالہ اور صوفیہ کا ہے۔  
1926ء سے لے کر آج تک ہے۔  
وفاقیہ کو کہہ دو کہ وہاں ہے کہ جس کے پاس ہے وہاں ہے۔  
میرا دل لالہ اور صوفیہ کا ہے۔

علامات حرم، مواقیف احرام



# (تقریبی نقشہ) علامات حرم، مواقیت احرام

## معلومات

1. کہ جس وقت کہ وہیں وقت کی طرف سے ہو گئی ہو وہ یہ ہے۔
2. کہ اگر وہیں ہو گئے کہ وہ یہ ہے۔
3. کہ یہ ہے۔
4. کہ یہ ہے۔
5. کہ یہ ہے۔
6. کہ یہ ہے۔
7. کہ یہ ہے۔
8. کہ یہ ہے۔
9. کہ یہ ہے۔
10. کہ یہ ہے۔
11. کہ یہ ہے۔
12. کہ یہ ہے۔
13. کہ یہ ہے۔
14. کہ یہ ہے۔
15. کہ یہ ہے۔

یہ معلومات صرف احرام کے لئے ہیں۔  
اگر وہیں ہو گئے کہ وہ یہ ہے۔  
اگر وہیں ہو گئے کہ وہ یہ ہے۔



ذوالحجہ یا یارہی (اہل مدینہ کی میقات)

